بِسۡمِ اَللّٰہِ اَلرَّحۡمٰنِ اَلرَّحِیمِ

منظر ایلیاء Shia Books PDF

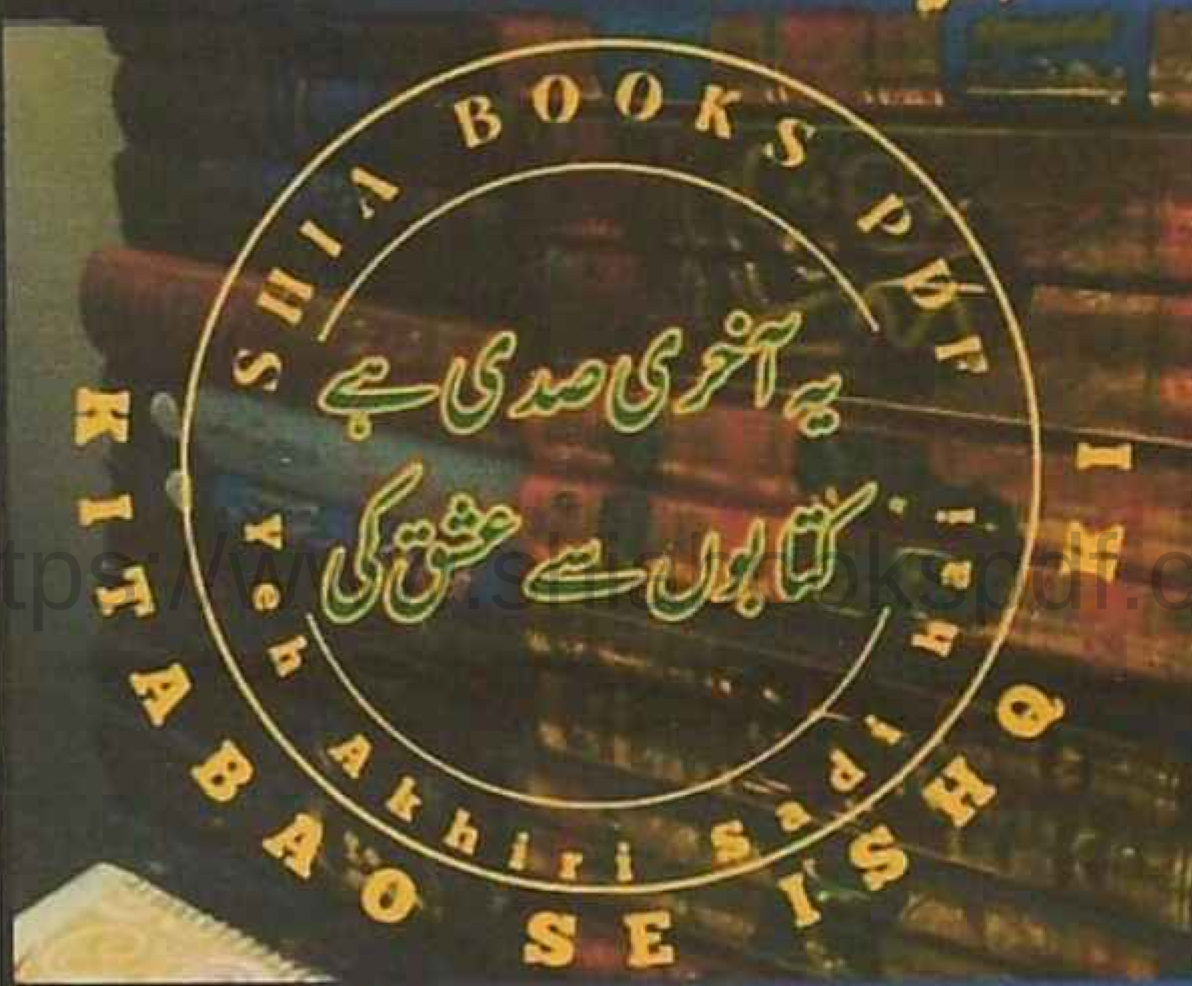

https://www.shiabookspdf.com

MANZAR AELIYA
9391287881
HYDERABAD INDIA

بحار الانوار

فضائل امیرالمومنین علیہ السلام

جلد ۳۵_۳۶

تالیف

https://www.shiabookspd

علامہ باقر مجلسیؒ

مترجم پروفیسر سیّد امداد حسین کاظمی

ناشر

ولایت مشن پبلیکیشنز رجسٹرڈ

بحار الانوار

جلد ۳۵_۳۶

تالیف

علامہ باقر مجلسیؒ

فہرست مضامین

بحار الانوار جلد ۳۵	
باب ۱ آپؑ کی تاریخ ولادت، حلیہ اور ان کی خوبیاں:	۱
باب ۲ آپ کے اسماء کا بیان اور ان کی وجوہات:	۲۴
باب ۳ آپؑ کا نسب اور آپؑ کے والدین کے احوال (علیہم السلام):	۳۸
باب ۴ انما ولیکم اللہ کی آیت کا آپؑ کی شان میں نازل ہونا	۹۸
باب ۵ انما یرید اللہ۔۔۔۔ کی آیت کا آپؑ کی شان میں نازل ہونا	۱۱۳
باب ۶ سورہ ہل اتیٰ کا نزول	۱۲۵
باب ۷ آیت مباہلہ۔	۱۳۷
باب ۸ اللہ تعالیٰ کا فرمان (آپؑ کے گھر میں ستارے کا اترنا)	۱۴۵
باب ۹ سورۃ توبہ کا نازل ہونا اور امیر المومنینؑ کا اہل مکہ پر تلاوت کرنا ابو بکر کا واپس لوٹنا اور علیؑ کا حج اکبر پر اذان ہونا	۱۵۱
باب ۱۰ (جب آپ نے عیسیٰ بن مریمؑ کو مثال میں پیش کیا تو قوم ہنسنے لگی)	۱۶۸
باب ۱۱ (اور اسے یاد رکھنے والے کان یاد رکھتے ہیں)	۱۷۵
باب ۱۲ بے شک آپؑ قرآن میں السابق (سبقت لے جانے والے) ہیں اور ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی (پہلوں میں سے ایک بڑا گروہ اور بعد والوں میں سے تھوڑے لوگ)	۱۷۹
باب ۱۳ آپؑ مومن اور ایمان، دین اور اسلام، سنت اور سلام اور خیر البریہ در قرآن ہیں اور آپ کے دشمن کفر، نافرمانی اور گناہ ہیں	۱۸۳

https://www.shiabookspdf.com

باب ۱۴ (بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے اعنقریب رحمان ان کے لیے محبت قرار دے گا)	۱۹۵
باب ۱۵ آپؑ سبیل، صراط، میزان اور قرآن ہیں	۲۰۰
باب ۱۶ اللہ کا قول: وہ جو ساری رات سجدے اور قیام کی حالت میں رہتے ہیں	۲۰۷
باب ۱۷ (آیت مناجات)	۲۰۸
باب ۱۸ آپؑ قرآن میں شاہد و مشہود ہیں	۲۱۳
باب ۱۹ آپؑ کے بارے میں قرآن میں ذکر، نور، ہدایت، پرہیزگاری کا عنوان دیا گیا	۲۱۹
باب ۲۰ آپؑ قرآن میں صادق، مصدق، صدیق ہیں	۲۲۹
باب ۲۱ آپؑ اللہ کا فضل، رحمت اور نعمت ہیں	۲۳۸
باب ۲۲ آپؑ امام مبین ہیں	۲۴۱
باب ۲۳ آپؑ کے پاس کتاب کا علم ہے	۲۴۲
بحار الانوار جلد ۳۶	
باب ۲۴ آپ علیہ السلام نباء العظیم ہیں اور آیت الکبریٰ ہیں	۲۴۹
باب ۲۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا والدین ہونا اور امیر المومنین صلوت اللہ علیہا کا والدین ہونا	۲۵۲
باب ۲۶ آپؑ اللہ تعالیٰ کی رسی ہیں اور مضبوط گرہ ہیں اور یہی ہے جس کو تھاما جاتا ہے	۲۶۰
باب ۲۷ وہ بعض حدیثیں جو نازل ہوئیں آپ علیہ السلام کے جہاد کے بارے میں زائد ان پر جو آگے آئیں گی آپ کی شجاعت کے باب میں	۲۶۶
باب ۲۸ بے شک آپؑ صالح المومنین ہیں (مومنوں کی اصلاح کرنے والے)	۲۷۱
باب ۲۹ فرمان اللہ تعالیٰ کا۔ جو پھر جائے تم میں سے اپنے دین سے سو عنقریب اللہ لے آئے گا ایسی قوم کہ وہ محبت کرے گا ان سے اور وہ محبت کریں گے اس سے وہ مہربان ہونگے مومنوں پر اور تیز ہونگے کافروں پر وہ اللہ کے راستہ میں جہاد کریں گے اور وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہیں کریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ وسعت والا	۲۸۵

https://www.shiabookspdf.com

ہے بڑے علم والا ہے	
باب ۳۰ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کیا تم نے کر دیا ہے حجاج کو پانی پلانے کو اور مسجد حرام کے تعمیر کرنے کو برابر اس شخص کے جو ایمان لایا اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا۔ وہ اللہ کے ہاں برابر نہیں ہو سکتے	۲۷۸
باب ۳۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو بیچتے ہیں اپنے نفس کو اللہ کی رضا کے لیے	۲۸۴
باب ۳۲ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہہ دیجئے یہ میرا راستہ ہے میں بلاتا ہوں اللہ کی طرف میں ہدایت پر ہوں اور وہ جس نے میری اتباع کی اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور وہ جس نے تیری اتباع کی مومنوں میں سے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان اسی نے تائید کی آپ کی یعنی مدد سے اور مومنوں سے	۲۸۸
باب ۳۳ آپ علیہ السلام اللہ کا کلمہ ہیں اور آپؑ ہی کے بارے میں "لقدر ضی اللہ" نازل ہوا ہے	۲۹۲
باب ۳۴ اللہ تعالیٰ کا قول ہے ہم نے ان کے لئے لسان صدق علیؑ کو بنایا اور فرمان خداوندی ہے کہ میرے لئے لسان صدق بنا دے بعد والے لوگوں کیلئے اور اللہ کا قول ہے خوشخبری دو ان کو جو ایمان لائے کہ ان کے لئے مرتبہ صدق ہے	۲۹۴
باب ۳۵ جو آپ علیہ الصلوٰت والسلام کے ایثار کے بارے میں نازل ہوئیں	۲۹۶
باب ۳۶ آپ علیہ السلام ہی جنت اور جہنم کے درمیان اعلان کرنے والے ہوں گے اور اعراف والے ہوں گے اور تمام وہ چیزیں جو آخرت میں آپؑ کے بلند درجے پر دلالت کرتی ہیں	۳۰۰
باب ۳۷ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ان کو ٹھہراؤ ان سے سوال کی جائیگا	۳۱۰
باب ۳۸ اس میں وہ تمام آیات جمع ہیں جو آپ صلوٰت اللہ علیہ کی شان میں نازل ہوئیں	۳۱۳
باب ۳۹ اللہ تعالیٰ کا ان پر نص کرنا حدیث لوح اور حدیث خواتیم سے اور جو ان پر نص کی سابقہ کتابوں میں اور ان کے علاوہ	۳۸۳
باب ۴۰ رسول اللہؐ کے امیر لمومنینؑ کے بارے میں ارشادات	۴۰۷
باب ۴۱ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کی نص و فرمان	۵۱۳
باب ۴۲ نصوص امام حسنؑ و امام حسینؑ	۵۲۰
باب ۴۳ نص و فرمان امام علی بن حسین صلوات اللہ علیہا	۵۲۳
باب ۴۴ فرمان امام الباقر صلوات اللہ علیہ	۵۲۶
باب ۴۵ وہ فرامین جو امام صادق صلوات اللہ علیہ سے وارد ہوئے ہیں	۵۳۰

https://www.shiabookspdf.com

باب ا

آپؑ کی تاریخ ولادت، حلیہ اور آپؑ کی خوبیاں

ا۔ (مناقب شہر ابن آشوب) مغیرہ نے بیان کیا ہے کہ علیؑ شیر کی مانند بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت تھے آپ کا قد میانہ تھا اور فیروز آبادی مقروری نے کہا خوبصورت چہرہ، متناسب قد اور شیر کی طرح چست کیونکہ وہ ان سے زیادہ قبضہ و دسترس والے ہیں اور جزری نے ان کے شانوں کی مدح میں کہا ہے کہ ہڈیوں کے چوڑے سروں والے کہنیوں یا کندھوں اور گھٹنوں کی ہڈیوں کی طرح اور جوھری نے کہا ان کے ہڈیوں کے سرے نرم تھے جو کہ مڑ سکتے ہوں میں کہتا ہوں شاید یہاں مراد بازو کی ہڈی کا کندھے کی جانب سے ختم ہونا ہے اور غضبناک شیر سے مراد وہ ہے جو اپنے شکار پر حملہ کرنے میں صبر نہیں کرتا اس کا یہ کہنا کہ اس سے بھی سخت مراد کہ شیر سے سخت یا انسان سے یا دونوں سے اور وہ اپنے غیر پر سخت و شدید تھے۔

۲۔(کشف الغمہ) خطیب ابو موید الخوارزمی نے ابو اسحاق سے روایت کیا ہے کہ میں نے علیؑ کو دیکھا کہ سر سفید، داڑھی گھنی اور قد میانہ تھا سفید سر سفید داڑھی گھنی، اور چہرے سے جیسے نور چھلکتا ہو اور ابن مندرہ نے بیان کیا کہ وہ شیر کی مانند، خوبصورت آنکھوں والے اور میانہ قد سفید سر اور داڑھی والے محمد بن حبیب البغدادی صاحب المحبر الکبیر نے اس میں اضافہ کیا ہے خوبصورت چہرہ گھنے بالوں والے جو کہ الانزاع البطین سے مشہور ہیں جبکہ صورت میں وہ کہتا ہے کہ انزع سے اور دونوں اطراف سے بال کھلے ہوئے اور بالوں سے خالی کنپٹیاں اور انزع یعنی دور سے مراد خواہشات سے دور اور گناہوں کے ارتکاب سے دور اور علم سے بھرا ہوا

اس لیے آپ کو انیس بطین کے لقب سے نوازا گیا بعض سے اسے ظاہر کیا اور بعض سے پوشیدہ رکھا اس کے حساب سے کہ ان کا علم جس

https://www.shiabookspdf.com

سے حق الیقین کو جانا جاسکے جبکہ جوان کے علوم سے ظاہر ہوا تو وہ الصباح سے مشہور ہوا، اور اس کا چرچا آفاق میں پھیلا، ہوا کے چلنے سے زیادہ اور جس سے پوشیدہ کیا تو کہا کہ آپ نے اسے پوشیدہ علم سے ملایا اگر اس کو عیاں کیا تو تم شدید اضطراب کا شکار ہو جاؤ گے اور جو آپ کی صفات میں ہمارے دوست نے روایت کیا ہے کہ جب ہم نے السعید بدر الدین لولو صاحب موصل سے کہا کہ وہ صحیح احادیث چنیں اور امیر المومنینؑ کے فضائل نکالیں اور آپ کی صفات بیان کریں انہوں نے بارہ شمعیں روشن کی میں وہ لے کر آپؑ کے مشہد پر گیا اور میں نے اسے دیکھا وہ آدمیوں کا چوتھائی سیاہ وسفید آنکھوں والے خوبصورت چہرے والے جیسا کہ چودھویں کی رات کا حسین چاند، چوڑے شانوں والے، چوڑی کلائیوں والے اور ان کی گردن چاند کی کیتلی کی طرح بالوں سے خالی داڑھی گھنی کہ شانے چھپ جائیں اور شیر کی طرح ہوشیار جس کو وہ پکڑلیں تو سانس نہ لے سکے اور ہاتھ ایسا کہ جب جنگ کی طرف چلیں تو پہل کریں وہ جواں مرد ثابت ہوں شجاع ہیں جوان کو ملے اس پر منصور ہوں اور اسی طرح کا بیان کمال الدین بن طلحہ نے اپنی کتاب مطالب السول والظاہر، علی بن عیسی نے ان سے نقل کیا ہے اور اسی طرح ان کا ذکر صاحب فصول مہمہ نے کیا ہے اس کے علاوہ جوالانزع البطین کی تفسیر میں کہا گیا ہے اور ایسے آدمی کہ مربوع الخلق نہ زیادہ لمبے اور نہ زیادہ چھوٹے اور کراد کی جمع کردوس کی ہے اور وہ ہر دو جوڑ کی ہڈیاں ہوتی ہیں جو آپس میں ملتی ہیں جیسے شانوں کی ہڈیاں، گھٹنوں کی ہڈیاں ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ مکہ میں ۱۳رجب ۳۰عام الفیل جمعہ کے دن کعبہ میں ظاہر ہوئے اور شہید ہو کہ جمعہ کی رات ۲۱رمضان کو شہادت پائی اس وقت چالیس ہجری تھا اور آپکی عمر مبارک (۶۳) ترسٹھ برس تھی ان کی والدہ فاطمہؑ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف ہے اور وہ پہلے ہاشمی ہیں جو اسلام میں دو ہاشمیوں کی اولاد ہیں اور ان کی قبر غری میں نجف الکوفہ میں ہے

۳۔(الکافی) وہ عالم الفیل کے ۳۰برس بعد پیدا ہوئے اور ان کی ماں فاطمہؑ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف ہیں اور وہ پہلے ہاشمی ہیں جن کے والد اور والدہ دونوں ہاشمی ہیں

۴۔ (الکافی) حسین بن محمد نے محمد بن یحییٰ الفارسی نے ابو حنفیہ محمد یحییٰ نے ولید بن ابان سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن مسکان سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ابو عبداللہ الصادقؑ نے فرمایا کہ فاطمہؑ بنت اسد ابو طالبؑ کے پاس انہیں نبیؐ کی ولادت کی خوشخبری دینے کیلئے تشریف لائیں تو انہوں نے کہ صبر کرو میں بھی تمہیں نبوت کے سوا اسی طرح کی خوشخبری دینے آؤں گا اور کہا گیا کہ (ستبا) السبت سے مراد تیس سال ہیں رسول اللہؐ اور علیؑ کے درمیان تیس سال کا فرق تھا

۵۔ (الکافی) لبعض ہمارے صحابہ نے ابن محبوب عن عمر بن ابان الکلبی سے انہوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی کہ میں نے ابو

عبداللہ الصادقؑ کو فرماتے سنا کہ جب رسول اللہؐ کی ولادت ہوئی تو حضرت آمنہؑ کیلئے فارس کے آتشکدے اور شام کے محلات دکھائے گئے تو فاطمہؑ بنت اسد امیر المومنینؑ کی والدہ ابو طالبؑ کے پاس آئیں خوش خبری دینے کیلئے مسکراتے ہوئے اور جو حضرت آمنہؑ نے ان سے کہا انہیں بتایا تو جناب ابو طالبؑ نے فرمایا تم ان کی اس بات سے تعجب کر رہی ہو جبکہ تم اس کے وصی اور اس کے وزیر کو پیدا کرنے والی ہو۔

۶۔ (المصباحین) ابن عیاش سے روایت ہے کہ ۱۳ رجب نبوت سے ۱۲ سال قبل امیر المومنینؑ کی کعبہ میں ظہور کا دن ہے اور عتاب بن اسید سے روایت ہے کہ امیر المومنینؑ ۱۳ رجب بروز جمعہ ۳۰ عام الفیل کو مکہ میں بیت اللہ میں ظاہر ہوئے اور نبیؐ اس وقت ۲۸ برس کے تھے اور نبوت سے ۱۲ سال پہلے پیدا ہوئے اور صفوان الجمال نے ابو عبداللہ الصادقؑ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ ہفتہ کے دن ۷ شعبان کو ظاہر ہوئے۔

۷۔ (ثواب الاعمال) روایت ہے کہ ۱۳ رجب ہمارے مولا ابوالحسن علی بن ابی طالبؑ کی نبوت سے ۱۲ برس پہلے کو میں نبوت سے ۱۲ سال قبل ظہور کا دن ہے۔

الشہید رحمتہ اللہ نے اپنے دروس میں فرمایا علیؑ بن ابی طالب بن عبدالمطالب بن ہاشم کی اولاد ہیں اور ان کی ماں فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہیں اور ان کا بھائی پہلا ہاشمی ہے جو دو ہاشمیوں سے پیدا ہوا آپ جمعہ کے روز ۱۳ رجب اور روایت ہے کہ ساتویں مہینہ میں شعبان کو پیدا ہوئے اور نبی کی ولادت کے تیس سال بعد پیدا ہوئے۔

https://www.shiabookspdf.com

میں کہتا ہوں اور کہا گیا ہے کہ آپؑ ۲۳ شعبان کو پیدا ہوئے اور فصول المحۃ میں علی بن محمد المالکی نے کہا ہے کہ ابو طالبؑ کی اولاد میں طالبؑ سب سے بڑے تھے اور عقیلؑ پھر جعفرؑ پھر علیؑ اور ہر آخری پہلے سے بڑا ہے ۱۰ سال اور ام ہانی اور ان کا نام فاختہ ہے اور ان سب کی ماں فاطمہؑ بنت اسد ہیں اس کے موافق ہی احمد بن الخوازمی نے کتاب المناقب میں لکھا ہے کہ وہ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ حرام کے اندر پیدا ہوئے اور یہ جمعہ کا دن اور ۱۳ رجب ہجرت سے ۲۳ سال اور کہا گیا ۲۵ سال پہلے پیدا ہوئے اور بعثت سے ۱۲ سال پہلے اور کہا گیا ۱۰ سال پہلے اور ان سے پہلے کوئی بھی بیت اللہ کے اندر پیدا نہیں ہوا اور یہ وہ فضیلت ہے جو اللہ نے خاص کر ان کے اعلیٰ مرتبہ اور ان کی بزرگی کے اظہار کیلئے ان کو عطا فرمائی اور وہ ہاشمیوں میں سے پہلے ہاشمی ہیں جن کو دو ہاشمیوں نے جنم دیا اور یہ رسول اللہؐ کے حضرت خدیجہؑ سے نکاح کے تین سال بعد کی بات ہے اور اس وقت رسول اللہ کی عمر ۲۸ برس تھی مالکی کا کلام ختم ہو گیا۔

۸۔ علل الشرائع:۔ معانی الاخبار: الغیبہ النعمانیہ الدقاق نے اسدی سے اسد نے نخعی سے اس نے نوفلی سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے مفضل سے اس نے ثابت بن دینار سے اس نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ یزید بن قعنب نے کہا کہ میں عباس بن

عبد المطالب کے پاس تھے اور ساتھ ہی عبد العزی کا فریق تھا ہم بیت اللہ الحرام کے پاس ہی تھے کہ فاطمہؑ بنت اسد امیر المومنینؑ کی والدہ آ گئیں انہوں نے کعبے کے کنڈے کو پکڑا اور کہا اے اللہ میں تجھ پر ایمان رکھتی ہوں اور تیری طرف سے آنے والے رسولوں اور کتابوں پر ایمان رکھتی ہوں اور میں اپنے جد ابراہیم الخلیلؑ کے کلام کی تصدیق کرتی ہوں بے شک اس نے یہ آزاد گھر بنایا میں تجھے اس کا واسطہ جس نے یہ گھر بنایا اور تجھے میرے بطن میں موجود مولود کا واسطہ مجھ پر اس کی ولادت آسان فرما یزید بن قعنب نے کہا کہ ہم نے دیکھا کہ بیت اللہ اپنی پشت سے کھل گیا ہے اور فاطمہؑ اس میں داخل ہو گئی اور ہماری نظروں سے غائب ہو گئیں ہم نے چابی بردار کو بلا بھیجا کہ وہ ہمارے لیے دروازہ کھولے پس دروازہ نہ کھلا ہمیں معلوم ہو گیا کہ یہ اللہ کے امور میں سے امر ہے پھر وہ چوتھے دن نکلیں اور ان کے ساتھ امیر المومنینؑ تھے پھر انہوں نے کہا مجھے مجھ سے پہلی عورتوں پر فضیلت دی گئی ہے کہ کیونکہ آسیہ بنت مزاحم اللہ کی چھپ کر عبادت کرتی تھی اور وہ پسند نہیں کرتا کہ اس کی مجبوری کی حالت میں عبادت کی جائے اور مریم بنت عمران کو سوکھی کھجوریں کھانا پڑیں اپنے ہاتھوں سے حالانکہ وہ اس سے پہلے جنتی کھجوریں کھاتی ہیں پس میں بیت اللہ میں داخل ہوئی اور میں نے جنتی پھل کھائے جب میں نے نکلنے کا ارادہ کیا تو ندا دینے والے نے مجھے ندا دی اے فاطمہؑ اس کا نام علیؑ رکھنا پس وہ علیؑ ہے اور بے شک اللہ علی العلی فرماتا ہے کہ میں نے اسکا نام اپنے نام سے رکھا ہے اور اسے اپنے ادب سے تادیب کیا ہے اور اس کو اپنے علم پر کھڑا کیا ہے یہ وہی ہے جو میرے گھر سے بتوں کو توڑے گا یہ وہی ہے جو میرے گھر کی پشت پر اذان دے گا اور میری پاکی و بزرگی بیان کرے گا پس جس نے اس سے محبت اور اسکی اطاعت کی اس کیلئے طوبیٰ ہے جس نے اسکی نافرمانی کی اس سے بغض رکھا اس کے لیے ہلاکت ہے اور علامہ نے کشف الیقین اور کشف الحق میں یہی روایت کتاب بشائر المصطفیٰ سے بیان کی ہے یزید بن قعنب سے ہی اور اس کے آخر میں یہ اضافہ کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ علیؑ پیدا ہوئے اور رسول اللہ تیس برس (۳۰) کے تھے اور رسول اللہؐ ان سے شدید محبت کرتے تھے اور مجھ سے کہا علیؑ کا جھولا میرے بستر کے نزدیک بنا دیجئے اور آپ کی تربیت رسول اللہؐ نے کی اور وہ علیؑ کو وقت غسل غسل دیتے تھے اور پینے کے وقت دودھ دیتے تھے اور ان کی نیند کے وقت جھولا جھلاتے تھے اور ان کی بیداری کے وقت ان کو اپنے سینے پر سلایا کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ یہ میرا بھائی، ولی اور میرا مددگار ہے اور میرا وصی میری پشت، میرا مددگار، میرا وصی، اور میری بیٹی کا شوہر میری وصیت کا امین، میرا خلیفہ ہے اور آپ انہیں ہمیشہ اٹھائے رکھتے مکہ کی پہاڑیوں، گھاٹیوں اور وادیوں پر۔

۹۔روضۃ الواعظین: جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ سے میلاد امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا آہ آپ نے مجھے میرے بعد سنت مسیح پر پیدا ہونے والے بہترین بچے کے بارے میں پوچھا ہے بے شک اللہ نے

https://www.shiabookspdf.com

مجھے اور علیؑ کو ایک ہی نور سے خلق کیا اور عام مخلوق کو خلق کرنے سے پانچ لاکھ سال پہلے خلق فرمایا ہم اللہ کی تسبیح و تقدیس بیان کیا کرتے تھے جب اللہ نے آدم کو خلق کیا ہم کو اس کے صلب میں ٹھہرایا میں آدم کے دائیں پہلو میں اور علیؑ بائیں پہلو میں پھر ہم کو پاکیزہ اصلاب سے پاکیزہ ارحام میں منتقل کرتا رہا اور جب وہ اترا اسی طرح یہاں تک کہ اللہ نے مجھے پاکیزہ پشت سے ظاہر کیا اور وہ عبداللہ بن عبدالمطالب تھے اور پاکیزہ رحم کے سپرد کیا وہ آمنہ تھیں پھر علیؑ کو اللہ نے پاکیزہ پشت میں اتارا اور وہ ابو طالبؑ تھے اور ان کو بھی پاکیزہ رحم سپرد کیا اور وہ فاطمہ نبت اسد تھیں اور اے جابر اس سے پہلے کہ علیؑ اس دنیا میں ظاہر ہوتے ان کے زمانے میں ایک عبادت گزار راہب جس کو المشرم بن دعیب بن الشیقتام کہا جاتا تھا اور وہ ایک سو نوے سال سے اللہ کی بندگی میں مصروف تھا اور اللہ سے کوئی سوال نہیں کیا تھا پھر اسنے رب سے سوال کیا کہ وہ اسے اپنا ولی دکھادے پس اللہ نے ابو طالبؑ کو ان کی طرف بھیجا جب ان کو المشرم نے دیکھا تو ان کی پیشانی پر کھڑے ہو کر بوسہ دیا اور ان کو اپنے سامنے بٹھایا اور کہا اللہ تجھ پر رحم کرے آپ کون ہیں انہوں نے فرمایا میں اہل قیامہ میں سے ہوں اس نے کہا کون سے قیامہ سے فرمایا مکہ میں سے اس نے کہا کن میں سے آپ نے فرمایا عبد مناف میں سے اسے کہا کون سے عبد مناف میں سے آپ نے فرمایا نبی ہاشم میں سے پھر راہب ان کی طرف لپکا اور ان کی پیشانی کو دوبارہ بوسا دیا اور کہا اللہ کا شکر ہے کہ جس نے مجھے میرا سوال عطا کیا اور مجھے موت نہ دی کہ اپنا ولی مجھے دکھادیا پھر اس نے کہا کہ تیرے لیے خوشخبری کہ اللہ علی الاعلی نے میری طرف الہام کیا ہے ابو طالبؑ نے کہا وہ کیا ہے کہا کہ جو بچہ تیرے صلب سے نکلے گا وہ اللہ کا ولی ہوگا اس کا نام مبارک ہوگا اور اسکا ذکر بلند ہوگا وہ متقیوں کا امام اور رب العالمین کے رسولؐ کا وصی ہوگا اگر تو اس بچے کو پائے تو اسے میرا اسلام دے دینا اور کہنا کہ بے شک مشرم آپکو سلام دیتا تھا اور وہ گواہی دیتا ہے کے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسولؐ ہیں اور آپ انکے حقیقی وصی ہیں اللہ محمدؐ کے ذریعے نبوت کو تمام کرے گا اور آپکے ذریعے وصائیت کو تمام کرے گا پس ابو طالبؑ روئے پس جب علیؑ کا نور اس دنیا میں ظاہر ہونے والا تھا تو زمین کانپنے لگی اور زلزلہ آ گیا یہاں تک کہ قریش اس شدت سے گھبرا گئے اور وہ کہنے لگے اٹھو اپنے معبود کے پاس کوہ ابو قیس پر یہاں تک کہ ہم ان سے سوال کریں کہ کیا اترا ہے جب وہ کوہ ابو قیس پر جمع ہو گئے تو شدید زلزلہ آیا یہاں تک کہ چٹانوں کی چوٹیاں ہل گئیں اور ان کا معبود منہ کے بل گر پڑا جب انہوں نے یہ دیکھا کہنے لگے کہ ہم میں طاقت نہیں ہے جو ہمارے ساتھ ہوا ہے تو ابو طالبؑ پہاڑ پر چڑھے اور وہ ان کی طرح سکتے میں نہ تھے اور کہا اے لوگو! اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس رات وہ واقعہ رونما کیا ہے اور اللہ نے ایسا نور ظاہر فرمایا ہے کہ اگر تم اس کی اطاعت نہ کروگے اور اسکی ولایت پر نہ ٹھہروگے اور اسکی امامت کی گواہی نہ دوگے تو جہاں تم ہو یہاں نہ رہ سکوگے اور پورے ارض پر کوئی جگہ تمہارا مسکن نہ رہ سکے گی وہ کہنے لگے اے ابو طالبؑ ہم تیری گفتگو پر ایمان لاتے ہیں پس ابو طالبؑ روئے اور اپنے ہاتھ اللہ کی

https://www.shiabookspdf.com

طرف اٹھائے اور کہا اے میرے معبود اے میرے سردار میں محمدؐ کی محمودیت، علیؑ کی عالیت، فاطمہؑ کی پاک دامنی کا واسطہ دیتا ہوں کہ ہم پر فضل اور بلندی اور رحمت عطا فرما اس اللہ کی قسم جس نے ان کو شگافتہ کیا اور مخلوق کو روزی دی عربوں نے یہ کلمات لکھ لیے اور وہ جاہلیت کے زمانے میں اپنی مشکلات کے وقت ان کو پکارتے تھے حالانکہ وہ اسے اس کی حقیقت کو نہیں جانتے تھے اور جس رات میر المومنینؑ کا ظہور ہوا تو آسمان ان کے نور سے سفید ہو گیا اور ستاروں کی روشنی کمزور پڑ گئی تو قریش یہ سب دیکھ کر حیران ہو گئے وہ ایک دوسرے سے چہ مگوئیاں کرنے لگے اور کہنے لگا آسمان پر کوئی حادثہ ہوا ہے پس ابو طالبؑ مکہ کے بازاروں اور گلیوں میں سے نکلے اور وہ کہہ رہے تھے اے لوگو کہ اللہ کی حجت پوری ہو گئی اور لوگ ان سے پوچھ رہے تھے جو انہوں آسمان پر دیکھا اور ستاروں کی روشنی کم پڑنے کی وجہ بھی پوچھنے لگے تو انہوں نے ان سے کہا کہ خوشخبری کہ اس رات میں اللہ کے ولیوں میں سے ولی ظاہر ہوا ہے اللہ اس میں بھلائی کی خصلتوں کو پورا کرے گا اور ان کے ذریعے وصیوں کا خاتمہ کرے گا اور وہ متقیوں کے امام دین کے ناصر مشرکوں کو ختم کرنے والے منافقوں کے لیے غضب عابدوں کی زینت، اللہ کے رسولؐ کے وصی ہدایت کے امام بلند ستارہ، چراغ ظلمت، شرک کو دور کرنے والے نفس الیقین، دین کا سرتاج ہونگے اور آپؑ کے یہ الفاظ مکمل نہیں ہوئے تھے کہ صبح ہو گئی اور جب صبح ہو گئی تو وہ اپنی قوم سے چالیس روز تک غائب ہو گئے جابر کہتا ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہؐ وہ کہاں غائب ہو گئے فرمایا کہ وہ مثرم کی تلاش میں نکل گئے اور وہ جبل الکارم کی گھاٹی میں اور اس نے کہا تھا کہ آپ مجھے زندہ یا مردہ اسی گھاٹی میں پائیں گے جب ابو طالبؑ اس گھاٹی میں داخل ہوئے تو مثرم کو مردہ جسامت میں پایا جو کہ کفن میں پلٹا ہوا تھا قبلہ کی طرف اور وہاں دو اژدھا ایک سفید اور ایک سیاہ تھے ان سے تمام تکلیفوں کو دور کر رہے تھے جب انہوں نے ابو طالبؑ کو دیکھا تو غائب ہو گئے گھاٹی میں ابو طالبؑ داخل ہوئے اور کہا اے اللہ کے ولی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں تو اللہ نے مثرم کو اپنی قدرت سے زندہ کر دیا تو وہ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کھڑا ہو گیا اور وہ کہہ رہا تھا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں اسکا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اور بے شک علیؑ اللہ کے ولی اور اسکے امام ہیں اور اللہ کے نبی کے بعد امام ہیں تو ابو طالبؑ نے کہا خوشخبری ہو علیؑ زمین پر طلوع ہو گئے ہیں تو اس نے کہا اس رات کی کیا نشانی ہے جس میں علیؑ تشریف لائے۔ ابو طالب نے کہا جب ایک تہائی رات گزر گئی اسی وقت چار عورتیں داخل ہوئیں اور ان پر سفید ریشم کی طرح لباس تھے اور ان کی خوشبو مشک سے پاکیزہ تھی انہوں نے فاطمہ بنت اسدؑ سے کہا اے اللہ کی ولی تجھ پر سلام ہو فاطمہ نے ان کو جواب دیا اور وہ ان کے سامنے بیٹھ گئیں اور ان کے پاس چاندی کا تشت تھا کہ امیر المومنینؑ کی ولادت ہوئی جب ان کی ولادت ہو گئی تو میں ان کی طرف بڑھا اور وہ تو طلوع ہوئے سورج کی طرح تھے اور وہ زمین پر سجدہ کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے میں

https://www.shiabookspdf.com

گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتاہوں کہ علیؑ محمد رسول اللہؐ کے وصی ہیں اور محمدؐ کے ذریعے اللہ نبوت کا خاتم کرے گا اور میرے ذریعے وصیت کو تمام کرے گا اور مومنوں کا امیر ہوں ان چاروں میں سے ایک نے ان کو زمین سے اٹھالیا اور اپنی گود میں رکھا جب علیؑ نے ان کے چہرے کو دیکھا تو اپنی زبان سے انہیں صدا دی اے اماں آپ پر سلام ہو اس نے کہا اے بیٹے آپ پر بھی سلام ہو آپ نے کہا میرے والد آدم کی کیا خبر ہے اس نے کہا وہ اللہ کے ہاں اٹھتے بیٹھتے ہیں جب میں نے یہ سنا تو میرے دل میں آیا کہ میں کہوں ! اے بیٹے کیا میں تیرا باپ نہیں ہوں آپ نے کہا کیوں نہیں لیکن میں اور آپ بھی تو آدم کے صلب سے ہیں اور یہ میرا اماں حوا ہیں جب میں نے سنا تو میں اپنی چادر سے اپنا سر ڈھانپ لیا اور گھر کے ایک کونے میں بیٹھ گیا حیاء حوا کی وجہ سے پھر دوسری آگے بڑھی اور اس نے علیؑ کو پکڑا جب علیؑ نے ان کی طرف دیکھا تو کہا اے میری بہن آپ پر سلام ہو اسنے کہا آپ پر بھی سلام ہو اے میرے بھائی آپؑ نے کہا میرے چچا کیسے ہیں وہ کہنے لگی وہ ٹھیک ہیں اور آپ کو سلام دے رہے ہیں میں نے کہا اے بیٹے یہ کونسی بہن ہے اور کون سا چچا ہے فرمایا یہ مریم بنت عمران ہیں اور میرا چچا عیسی بن مریم ہیں پس ان میں سے ایک اور نے پکڑ لیا اور جو اس کے ساتھ کپڑا تھا اس میں لپیٹ لیا ابو طالبؑ نے کہا میں نے کہا اگر اس کو طہارت دینی ہو تو تو ان پر دوڑ کر جاتا ہوں کیونکہ عرب اپنی اولاد کو خوب پاک کرتے تھے تو وہ کہنے لگیں اے ابو طالب یہ بچہ پاک و پاکیزہ ہے اس کو آزادی سے وہ بھی نہیں چھو سکتا دنیا میں سوائے اس آدمی کے جو اللہ اور اس کے رسول ملائکہ اہل آسمان و زمین کا مبغوض ترین ہے دوزخ اس کی مشتاق ہے میں نے کہا وہ کون ہے انہوں نے کہا ابن ملجم المرادی اللہ کی اس پر لعنت ہو وہ ان کو محمدؐ کی وفات کے تیس سال بعد کوفہ میں قتل کردے گا میں ابھی ان کی باتیں سن رہا تھا کہ محمد بن عبداللہ نے ان کے ہاتھوں سے علیؑ کو لے لیا اور اپنے ہاتھ میں رکھا اور ان سے گفتگو کی اور ہر چیز کے بارے پوچھا پس محمدؐ نے علیؑ کے ساتھ اس راز میں بات کی جوان دونوں میں تھا پھر وہ عورتیں غائب ہوگئی پس میں نے انہیں نہیں دیکھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا اگر میں دوسری عورتوں کو بھی جان لیتا اللہ نے علیؑ کو الہام کیا تو علیؑ نے کہا اے میرے والد پہلی عورت حوا تھیں اور دوسری عورت مریم بنت عمران تھیں اور جس مجھے کپڑے میں لپیٹا وہ آسیہ بنت مزاحم تھیں اور جو صاحب مشک یعنی عطر کی شیشی والی تھیں وہ ام موسی بن عمران تھیں پس اب مثرم کے پاس جائیں اسے خوشخبری دیجئے اور جو آپ نے دیکھا ہے اسے بتائیں پس وہ فلاں جگہ فلاں گھاٹی میں ہے پس میں نکلا یہاں تک کہ تمہارے پاس آگیا اور اس نے دو اژدھوں کا وصف بھی بیان کیا اور جب وہ اپنے بھائی محمدؐ اور مجھ سے مناظرہ کرکے فارغ ہوگئے تو اپنی جگہ میں واپس آگئے پس میں تمہارے پاس آگیا کہ جس پر مقرر کیا گیا ہوں تمہیں وہ خوشخبری دوں اور جسے دیکھا اور اپنے بیٹے علیؑ سے مشاہدہ کیا مثرم رو یا اور پھر اسنے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ کیا پھر لیٹ گیا اور کہا مجھے میری اوڑھنی سے لپیٹ دو پس میں نے

لپیٹ دیا پس وہ ایسے میت ہو گیا اور تین مرتبہ کھڑے ہو کر ابو طالبؑ نے کہا مجھ سے کلام کر کوئی جواب نہ آیا پس وہ دہشت زدہ ہو گئے وہ دونوں اژدھے نکلے انہوں نے مجھ سے کہا اے ابو طالبؑ آپ پر سلام ہو میں نے ان دونوں کو جواب دیا پھر دونوں نے مجھ سے کہا حق اللہ کے ولی کیساتھ بھلائی سے خلق کیا ہم اس کی دیکھ بھال کے زیادہ حق دار ہیں میں نے ان دونوں سے کہا تم دونوں کون ہو کہنے لگے ہم اس کے عمل صالح ہیں اللہ نے ہمیں بھلائی سے خلق کیا ہم اس سے تکلیفوں کو دور کرتے ہیں قیامت تک کیلئے جب قیامت ہو گی ہم میں سے ایک اس کا قائد ہو گا اور دوسرا اس کے پیچھے آئے گا اور اس کو جنت کی طرف رہنمائی کرے گا پھر ابو طالبؑ مکہ کی طرف چل پڑے فرمایا جابر نے کہا اے اللہ کے رسولؐ اللہ اکبر، اللہ اکبر لوگ کہتے ہیں کہ ابو طالبؑ کافر تھے آپ نے فرمایا اے جابر اللہ ہی غیب جانتا ہے جب میں شب معراج عرش کے قریب گیا میں نے چادر نور دیکھی میں نے کہا اے میرے معبود یہ انور کیسے ہیں پس آپ نے کہا اے محمدؐ یہ عبد المطلبؑ ہے یہ ابو طالبؑ ہے یہ تمہارا باپ عبد اللہؑ ہے اور یہ تمہارا بھائی طالبؑ ہے میں کہا اے میرے معبود انہوں یہ درجات کیسے حاصل کیے فرمایا کہ اپنے ایمان کی عظمت کے باعث۔

(الفضائل ابن شاذان) حسن بن احمد بن یحیٰ عطاء نے احمد بن محمد بن اسماعیل فارسی نے اس نے عمر بن روق الخطابی سے اس نے حجاج بن منھال سے اس نے حسن بن عمران سے اس نے شاذان بن الولا سے اس نے عبد العزیز سے اس نے عبد الصمد سے اس نے مسلم بن خالد سے اس نے جابر سے اسی طرح روایت کی ہے

https://www.shiabookspdf.com

۱۰۔ (اعلام الوری۔ الارشاد) علیؑ بن ابی طالبؑ بن عبد المطالب بن ہاشم بن عبد مناف جو تمام مخلوق کے سردار ہیں ان پر سب سے بڑھ کر صلوات و سلام اور درود ہو ان کی کنیت ابو الحسن ہے مکہ میں ۱۳ رجب ۳۰ عام الفیل کو جمعہ کے دن بیت اللہ الحرام میں پیدا ہوئے۔ ان کے علاوہ نہ ان سے پہلے اور نہ بعد میں کوئی بھی کعبہ میں پیدا نہیں ہوا ہے یہ اللہ کی طرف سے ان کی عزت ان کے نام کی بلندی اور ان کے مقام کی تعظیم ہے اور ان کی والدہ، فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف ہیں اور امیر المومنین اور ان کے بھائی پہلی اولاد ہیں جو دونوں ہاشمیوں میں سے ہیں اور اس کیساتھ انہوں نے تربیت رسول اللہ کی گود میں دو شریفوں سے حاصل کی علامہ نے کشف الیقین میں بھی اس کے ساتھ ملتا ذکر کیا ہے۔

۱۱۔ (المناقب ابن شہر آشوب) سنت کے شیخ القاضی ابو عمرو عثمان بن احمد سے ایک طویل خبر میں روایت ہے کہ جب فاطمہ بنت اسدؑ کعبہ میں تھیں تو علیؑ نے ان سے کلام کیا تو ان پر غشی طاری ہو گئی اور تب تمام بت منہ کے بل گر پڑے پس انہوں نے اس بات کا ذکر ابو طالبؑ سے کیا تو انہوں نے کہا یہ وہی ہے جو مجھ سے اسد نے طائف کے راستے میں کہا تھا اور شعبہ نے قتادہ نے انس نے عباس بن

عبد المطلب سے جو روایت کی یہ اور حسن بن محبوب نے امام صادقؑ سے روایت کی ہے اور مختصر حدیث یہ ہے کہ بیت اللہ اپنی پشت سے کھل گیا فاطمہؑ اس میں داخل ہو گئیں پھر بند ہو گیا آپ اس میں تین دن رہیں اور جنتی پھل کھائے جب نکلیں تو علیؑ نے کہا اے نانا آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں اور پھر انہوں نے کہا (شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ تحقیق مومنین فلاح پا گئے۔ رسول اللہ نے فرمایا وہ تمہارے ذریعے فلاح پا گئے اللہ کی قسم تم ان کے امیر ہو تم ان کو اپنے علم سے چلاتے ہو اور اللہ کی قسم تم اللہ کی دلیل ہو اور اللہ کی قسم وہ تمہاری وجہ سے ہدایت پائیں گے اور رسول اللہؐ نے اپنی زبان ان کے منہ میں رکھی تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے پس اسی دن سے اس دن کا نام یوم الشرویہ پڑا اور جب علیؑ نے رسول اللہؐ کی طرف دیکھا اور ہنسے تو آپ کی طرف اشارہ کیا آپؐ نے فاطمہؑ سے کہا اسے پہچانو تو اسی دن سے کا نام یوم العرفہ پڑ گیا اور جب تیرا دن ہوئے تو لوگوں میں ابو طالبؑ نے اذان دی یعنی ان کو میرے پاس لاؤ آج میرے بیٹے علیؑ کا ولیمہ ہے اور یہ ذی الحجہ کی دس تاریخ کا اور تین سو اونٹ جمع کیے جو ذبح کیے اور ہزار گائے اور بکریاں اور کہا کہ ولیمہ کھاؤ اور بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرو اور میرے بیٹے علیؑ کو سلام کرو پس لوگوں نے ایسا ہی کیا اور اس سے سنت جاری ہوئی ان کی ماں نے انہیں نبیؐ کے سامنے رکھ دیا آپؐ نے اپنی زبان سے ان کا منہ کھولا اور انہیں گھٹی دی اور ان کے دائیں کان میں اذان بائیں میں اقامت کہی پس انہوں نے شہادتیں جان لیں اور ابو علی بن حمام نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جب علیؑ ظاہر ہوئے تو ابو طالبؑ نے علیؑ اور فاطمہؑ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینہ پر رکھا اور سنگریزوں والی وادی میں نکلے اور صدا دی۔ اے رب رات کے اندھیرے اور روشن چاند کے پیدا کرنے والے اپنے اٹل فیصلے سے ہمارے لیے واضح کر دے ہم اس بچے کا نام کیا رکھیں کہ آسمان کی طرف سے ایک بادل کی طرح چیز آئی جو کہ ابو طالبؑ کے سینے پہ رکی پس آپ نے اسکو علیؑ کیساتھ اپنے سینہ پر لگا لیا وہ ایک سبز تختی جیسی ہو گئی اس پہ لکھا تھا، میں نے تم دونوں کو پاک و پاکیزہ، برگزیدہ اور وصی بچے سے نوازا ہے اس کا نام علیؑ ہے جو کہ العلی سے مشتق ہے کہا کہ پھر اس لوح کو بیت اللہ میں لٹکا دیا اور وہ وہیں رہی یہاں تک کہ اسے ہشام بن عبد الملک نے اتار لیا پھر اہلبیتؑ کے افراد کو جمع کیا اور کہا کہ یہ پاکیزہ بچہ پاکیزہ نسل سے اور پاک جگہ پر پیدا ہونے والا پس یہ کرامت کسی غیر کے ہاں کیسے پائی جاتی ہے پس معزز ترین جگہ حرم ہے اور معزز حرم مسجد ہے اور معزز مسجد کعبہ ہے اس میں آپ کے سوا کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا اور اس میں ولادت کا مقصود اشرف ہے یہ ولادت دنوں کے سردار یعنی جمعہ کے دن حرمت والے مہینے میں اور حرمت والے گھر میں امیر المومنینؑ کے سوا کس کیلئے ہے۔

۱۲۔ (کتاب الروضہ، روضہ الواعظین) مجاہد نے ابو عمرو سے اور ابو سعید خدری سے کہ ان دونوں نے کہا کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ جب سلمان فارسی اور ابوذر الغفاری و مقداد بن اسود، عمار بن یاسر حذیفہ بن الیمان، ابو ہیثم بن الیہان، خزیفہ بن ثابت، ابو طفیل

https://www.shiabookspdf.com

عامر بن وائلہ داخل ہوئے اور رسول اللہؐ کے سامنے مباحثہ کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہمارے آبا اور مائیں آپ پر قربان ہم نے قوم سے آپ کے بھائی اور آپ کے چچازاد کے متعلق سنا ہے کہ اس نے ہمیں غمگیں کر دیا ہے اور ہم آپ سے ان کو جواب دینے کی اجازت طلب کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا وہ کیا کہتے ہیں میرے بھائی اور میرے ابن عم کے بارے میں انہوں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ علیؑ کو سلام میں سبقت لئے جانے پر کیا فضیلت حاصل ہے وہ تو اسلام کو پانے کے وقت بچہ تھا اور اس طرح کی باتیں آپ نے فرمایا کیا اس بات نے تمہیں غمگیں کیا ہے وہ کہنے لگے جی آپ نے فرمایا اللہ کی قسم کیا تم پچھلی کتابوں کا علم رکھتے ہو کہ بے شک ابراہیم کے باپ ان کو لے کر سرکش قوم کے ملک سے بھاگ گئے اور ان کی ماں نے ان کو نہر کے کنارے رکھ دیا جس کو حزران کہا جاتا ہے سورج کے غروب ہونے سے لیکر رات کے چھا جانے تک جب اس کو زمین پر پھیلا دیا تو وہ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتا اور اشہد ان لا الہ الا اللہ کہتا ہوا کھڑا ہو گیا اور ان کی ماں ان کو دیکھ رہی تھی پس وہ ان سے بہت خوفزدہ ہو گئیں پھر ان کے آگے بڑھے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے تو وہ کہا جو اللہ نے کہا ہے (اس طرح ہم نے ابراہیم کو آسمان وزمین کے بادشاہیاں دکھائیں تاکہ وہ پرہیزگاروں میں سے ہو جائیں جب رات چھا گئی تو انہوں نے ستارہ دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے) یہاں تک انہوں نے کہا کہ جس سے تم شرک کرتے ہو میں اس سے بری ہوں اور تم جانتے ہو کہ فرعون موسی بن عمران کی تلاش میں حاملہ عورتوں کے پیٹ پھاڑتا اور بچوں کو ذبح کرتا تھا تاکہ وہ موسی کو قتل کر دے جب موسی پیدا ہوئے تو ہم نے اسے حکم دیا یعنی اس کی ماں کو نیچے سے موسی کا اٹھالو اور اس کو تابوت میں ڈال کر تابخت پانی میں بہا دو اور وہ اس بات سے ڈر گئی اور کہا اے بیٹے میں تمہارے غرق ہونے سے ڈرتی ہوں تو انہوں نے کہا ماں مت ڈر واللہ مجھے تیری طرف پلٹا دے گا تو وہ حیران ہو گئی یہاں تک کہ موسی نے ان سے کلام کیا اور ان سے کہا اور کہا اے ماں مجھے تابوت میں رکھ دو اور تابوت کو پانی میں بہا دو تو انہوں نے کہا اس نے وہی کر دیا جس کا انہیں حکم کر دیا وہ پانی میں ہی بہے یہاں تک وہ ساحل پر آ گئے اور ان کو ان کی ماں کی طرف لوٹا دیا ایک آیا کے ذریعے وہ کھانا نہیں کھاتے اور نہ پانی پیتے اور کہا جاتا ہے کہ ان کی عمر اس وقت سات دن تھی یا کہا جاتا ہے کہ سات ماہ اور اللہ عزوجل نے ان کے بچپن کی حالت میں ہی کہا ہے (جب تمہاری بہن چل رہی تھی تو اس نے کہا کیا میں تمہاری اس کی طرف نہ کروں جو اس کی کفالت کرے تو ہم نے تمہیں تمہاری ماں کی طرف پلٹا دیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور غم نہ کر) اور اسی طرح ابن مریم نے مریم کو پکارا اور کہا (الا تحزنی قد جعل ربک تحتک سیریا) تو انہوں نے اپنی ماں سے گفتگو کی اور کہا جب مریم نے اس کی طرف اشارہ کیا تو انہوں نے کہا (ہم اس سے کیسے بات کریں جو ابھی جھولے میں بچہ ہے تو عیسیٰؑ نے فرمایا میں اللہ کا بندہ ہوں اور مجھے کتاب دی گئی ہے اور مجھے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے) پس وہ اپنی ولادت کے وقت نبی بنا کر کتاب دے کر بھیجے گئے اور انہوں نے نمازوں زکواۃ کی گواہی اپنی تین دن

کی زندگی میں دی اور اپنی ولادت کے دوسرے دن ان سے گفتگو کی اور تم سب جانتے ہو کہ اللہ نے مجھے اور علی بن ابی طالبؑ کو ایک ہی نورسے پیدا کیا ہم صلب آدم میں اللہ کی تسبیح بیان کرتے تھے ہر دور ہر زمانہ ہماری تسبیح سنتا عبد المطلبؑ تک اور ہمارا نور ہمارے آباء کے چہروں سے ظاہر ہوتا ہے اور ہماری ماؤں سے یہاں تک کہ ہم اس نور سے سے لکھے ہوئے ظاہر ہوتے ہیں۔اور جب میرے بابا اور میرے چچا قریش کے مجمع میں بیٹھے ہوتے تو ہمارا نور ان کی پیشانیوں میں چمک رہا ہوتا پھر ہمارا نور تقسیم ہو گیا آدھا عبد اللہؑ میں چلا گیا اور آدھا میرے چچا ابو طالبؑ میں اور وہ اپنی پشتوں سے ہماری تسبیح سنتے تھے یہاں تک کہ جنگلی درندے ان دونوں کے لیے سلامتی تھے ان کے نور کی وجہ سے۔جبرائیلؑ علیؑ کی ولادت کے وقت اترے اور کہا اے اللہ کے حبیب اللہ العلی الاعلیٰ آپ پر سلام بھیجا ہے اور آپ کو علیؑ کی ولادت کی مبارک دیتا ہے یہ آپ کی نبوت کے ظہور اور وحی کے اعلان اور آپ کی رسالت کو پھیلانے والا ہے کہ میں نے تمہاری مدد تمہارے بھائی، وزیر، داماد، خلفیہ سے کی جو تمہاری تکلیف پر شدید ہے اور تمہارے ذکر کو بلند کرنے ولا ہے پس اٹھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے اس کا استقبال کرو بے شک وہ دائیں ہاتھ والوں میں سے ہے اور اس کی شیعہ روشن پیشانیوں والے ہیں پس میں جلدی سے اٹھا میں نے علیؑ کی ماں فاطمہ بنت اسدؑ کو انہیں لاتے ہوئے پایا اور وہ عورتوں کے درمیان تھیں اور عورتیں ان کے گرد تھیں میرے دوست جبرائیل نے کہا اے محمدؐ ہم نے آپؐ کے اور ان کے درمیان پردہ رکھا ہے جب انہوں نے علیؑ کو رکھا تو میں نے وہی کیا جس کا مجھے کہا گیا تھا پھر انہوں نے مجھ سے کہا اے محمدؐ اپنا ہاتھ بڑھائیں۔پس میں اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا ان کی ماں کے قریب کہ علیؑ میرے ہاتھوں پہ تھا پس اس کا دایاں ہاتھ دائیں کان میں رکھا اور وہ اذان دے رہے تھے اور دین حنیف پر قائم تھے اور اللہ کی وحدانیت کی گواہی دے رہے تھے اور میری رسالت کی پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے اللہ کے رسولؐ آپ پر سلام ہو اور مجھ سے کہا اے اللہ کے رسول میں پڑھوں میں نے کہا پڑھو اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میں محمدؐ کی جان ہے انہوں نے اس صحیفہ سے ابتداء کی جسے اللہ نے آدمؑ پر نازل کیا تھا اور شروع سے لیکر آخر تک اسے تلاوت کیا اگر شیثؑ موجود ہوتے اور وہ پڑھتے تو گویا انہوں نے شیث سے اسے سیکھا۔پھر انہوں نے نوحؑ کا صحیفہ پھر ابراہیمؑ کا صحیفہ پھر موسیٰؑ کی توریت پڑھی اور اگر موسیٰؑ کی موجودگی میں وہ پڑھتا تو گویا کہ اس نے موسیٰؑ سے سیکھا پھر داؤد کی زبور کی تلاوت کی اور اگر داؤدؑ کی موجودگی میں پڑھتا تو گویا اس نے داؤدؑ سے اسے سیکھا پھر انہوں نے عیسیٰؑ کی انجیل پڑھی اگر عیسیٰؑ کی موجودگی میں وہ پڑھتا تو گویا کہ اس نے اس کے لیے سکھایا پھر میرے لیے قرآن پڑھا اول سے لیکر آخر تک جو اللہ نے مجھ پر نازل فرمایا ہے۔میں نے اسے اپنا جیسا ہی یاد پایا پھر وہ مجھ سے مخاطب ہوئے اور میں ان سے مخاطب ہوا اس طرح جیسے انبیاء و اوصیاء سے مخاطب ہوتے ہیں پھر وہ اپنے بچپن کی حالت میں لوٹ آئے اور اس طرح ان کی نسل سے گیارہ امام آئیں گے پھر تم غمگیں کیوں ہو اور اہل شک اور اہل شرک

https://www.shiabookspdf.com

کا قول تمہیں تکلیف کیوں دیتا ہے کہ تم جانتے ہوں کہ میں نبیوں سے افضل ترین ہوں اور میرا وصی وصیوں کا افضل ترین ہے اور جب میرے باپ (آدم) نے میرا نام علیؑ کا نام فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، اور ان کی اولاد کے نام پایا عرش پہ لکھے ہوئے دیکھے نور کیسا تھ تو اس نے کہا اے میرے معبود، سردار کیا تم نے ایسی مخلوق کو پیدا کیا ہے جو تمہیں مجھ سے زیادہ پیاری ہے تو اللہ نے فرمایا اے آدم اگر یہ نام نہ ہوتے تو میں یہ بلند آسمان، بچھی ہوئی زمین، مقرب فرشتے، نبی مرسل اور اے آدم تجھے بھی پیدا نہ کرتا جب آدم نے نافرمانی کی اور اس نے ہمارے حق کا واسطہ دیا تو اس کی توبہ قبول ہوئی اور اس کی خطاء معاف ہوئی اور ہم ہی وہ کلمات ہیں جو آدمؑ نے اپنے رب سے سیکھے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی اور اسے بخش دیا تو اللہ نے کہا اے آدم مبارک ہو یہ اسماء تیری اولاد اور نسل سے ہیں تو آدم نے اپنے رب کی تعریف کی اور فرشتوں پر فخر کیا اور یہ ہمارے رب کا فضل ہمارے لیے اور ہم پر ہے اور سلمانؓ ان کے ساتھی کھڑے ہوئے اور وہ کہہ رہے تھے ہم کامیاب ہیں تو رسول اللہؐ نے فرمایا: تم ہی کامیاب ہو اور تمہارے لیے ہی جنت خلق کی گئی اور اور ہمارے اور تمہارے دشمنوں کیلئے آگ پیدا کی گئی

۱۳۔ (المناقب ابن شہر آشوب) علیؑ بیت اللہ الحرام میں ۱۳ رجب جمعہ کے دن الفیل کے تیس سال بعد پیدا ہوئے اور ابن صمام نے روایت کی ہے کہ انتیس سال بعد۔

https://www.shiabookspdf.com

روضہ الواعظین: محمد بن فضیل سے روایت ہے کہ اس نے ابو حمزہ الثمالی سے اس نے کہا کہ میں نے علی بن الحسینؑ کو فرماتے سنا: فاطمہ بنت اسدؑ نے دروازہ کھٹکھٹایا اور وہ طواف کر رہی تھیں اور وہ کعبہ میں داخل ہو گئی تو امیر المومنینؑ پیدا ہوئے عمرو بن عثمان نے کہا کہ میں نے یہی حدیث سلمہ بن فضیل سے ذکر کی تو اس نے کہا کہ مجھ سے محمد بن اسحاق نے اپنے چچا موسیٰ بن بشارت سے یہی روایت کی ہے کہ علی بن ابی طالب کعبہ میں پیدا ہوئے میں کہتا ہوں کہ بعض باتیں ان کے حلیہ کے بارے میں آنے والے باب میں آئیں گی۔

۱۴۔الطرائف: احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں زازان سے اس نے سلمان فارسیؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے دوست رسول اللہؐ کو فرماتے سنا ہے کہ میں اور علیؑ اللہ کے سامنے چودہ ہزار سال پہلے نور تھے جب اللہ نے آدم کو خلق کیا تو اس نور کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا پس ایک حصہ میں اور دوسرا علیؑ ہیں۔ یہی حدیث ابن شیر دیہ نے فردوس میں روایت کی ہے اور ابن معازلی نے مناقب میں ان دونوں نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب اللہ نے آدم کو خلق کیا اس نور کو ان کے صلب میں قرار دیا اور یہی نور ایک ہی تھا عبد المطلبؑ کے صلب میں آ کر تقسیم ہو گیا مجھ میں نبوت اور علیؑ میں خلافت اور ابن مغازلی نے اسے ایک اور طریقہ سے روایت کیا ہے جابر بن عبد اللہ نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ یہاں تک اللہ نے اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا ایک حصہ عبد اللہؑ میں اور ایک

حصہ ابو طالبؑ میں پس مجھے نبی بنایا اور علیؑ کو وصی بنایا۔ ابن عباس نے سلمان رویہ الفردوس جیسی ہی روایت کی ہے میں کہتا ہوں کہ العلامہ رحمۃ اللہ اپنی کتاب کشف الحق میں اپنی اسناد کیساتھ یہ روایت ذکر کی ہیں۔

۱۵۔ الطراف: ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اللہ کے اس قول (اور پہلے سبقت لے جانے والے) کے بارے میں مجاہد سے روایت کی ہے کہ علیؑ سے بہتر کون ہے اور جو اللہ نے ان کیلئے بنایا ہے اور ان کو بھلائی میں بڑھایا قریش میں ان کے لیے بڑی سخت آزمائش کی ہے اور ابو طالبؑ کثیر العیال تھے اور رسول اللہؐ نے اپنے چچا عباس جو کہ بنو ہاشم میں وسعت والے تھے سے کہا اے عباس آپؐ کے بھائی ابو طالبؑ زیادہ اولاد والے ہیں اور تو نے دیکھا ہے کہ لوگوں نے انہیں کسی طرح کی آزمائشیں پہنچائی ہیں آؤ ہم چلتے ہیں تا کہ ان سے ان کے اولاد کا بوجھ ہلکا کریں میں ان کے بیٹیوں میں سے ایک لے لیتا ہوں اور ایک تم لے لو ہم ان دونوں کو ان سے لے لیتے ہیں ہم چل پڑے اور ابو طالبؑ کے پاس آ گئے ہم نے کہا ہم آپ سے ایک عیال کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتے ہیں تا کہ لوگوں سے وہ غلط فہمی جس میں وہ ہیں دور ہو جائے تو ابو طالبؑ نے کہا عقیلؑ کو میرے لیے رہنے دو پس نبیؐ نے علیؑ کو لے لیا اور عباس نے جعفرؑ کو لے لیا ور علیؑ نبی کے ساتھ ہی رہے یہاں تک کہ اللہ نے انہیں نبوت دی اور علیؑ نے ان کی پیروی کی اور ان پر ایمان لے آئے اور جعفرؑ عباس کے پاس ہی رہے یہاں تک کہ اسلام لے آئے پھر وہ ان سے بے نیاز ہو گئے (عیون اخبار الرضا) اسناد کیساتھ دارم نے امام رضاؑ سے انہوں نے اپنے آباء سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ لوگ مختلف شجروں سے خلق ہوئے ہیں اور تم ایک ہی شجرہ سے پیدا ہوئے میں اس کی جڑ ہوں تو اس کا تنا ہے حسنؑ اور حسینؑ اس کی ٹہنیاں ہیں اور ہمارے شیعہ اس کے پتے ہیں جو ان ٹہنیوں میں سے کسی ٹہنی کیساتھ پیوست ہو گیا اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۶۔ (امالی شیخ الطوسی) مفید نے جعفی سے اس نے جعفر بن محمد بن الحسین سے انہوں نے احمد عبد المغم سے اس نے عبد اللہ بن محمد سے انہوں نے جعفر بن محمد سے نہوں نے جابر سے فرمایا کہ جعفر بن محمد ہم سے احمد بن عبد لمغم نے اس نے عمرو بن شمر سے اس نے جابر سے اس نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں اے علیؑ میں تمہیں وہ خوشخبری نہ دوں میں تمہیں عطا نہ کرو ں؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں اے اللہ کے رسولؐ آپ نے فرمایا میں اور تم ایک ہی طینت سے پیدا ہوئے ہیں تو اس میں سے کچھ بچ گیا پس اس سے ہمارے شیعہ خلق ہوئے جب قیامت کا دن ہو گا لوگ اپنی ماؤں کے نام سے پکارے جائیں گے سوائے تمہارے شیعوں کے کہ وہ آباء کے نام سے اپنی پاکیزہ ولادت کی وجہ سے پکارے جائیں گے۔

۱۷۔ (کشف الیقین:) محمد بن جریر الطبری نے محمد بن عبد اللہ نے عمران بن محسن نے یونس بن زیاد نے الربیع بن کامل نے فضل ابن

ربیع کے چچازاد نے اس سے منصور سے روایت کی ہے کہ امام جعفر بن محمدؑ کے پاس تھا اس نے کہا میں نے امام جعفر بن محمد بن علیؑ سے مروان الحماد کے عہد میں سجدہ شکر کے بارے میں پوچھا جو کہ علی امیر المومنینؑ نے کہا تھا کہ اس کا سبب کیا ہے تو انہوں نے مجھے اپنے بابا محمد بن علی سے روایت کی کہ مجھے علیؑ بن الحسین نے بتایا اپنے بابا حسینؑ سے انہوں نے اپنے بابا علی بن ابی طالبؑ سے کہ رسول اللہؐ کو بعض امور میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جب ان کو اس سے ان کو اس سے سامنا ہوا تو وہ مسجد میں آئے تو رسول اللہؐ نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو وہ رسول اللہؐ سے ملے پھر ان سے ان کے حالات کا پوچھا تو علیؑ نے بتانا شروع کیا اور رسول اللہؐ سن کر خوش ہو رہے تھے اور چمک اٹھے رسول اللہؐ نے فرمایا اے ابوالحسنؑ میں تمہیں خوشخبری نہ دوں انہوں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان کتنی ہی بھلائیاں ہیں جو آپ نے مجھے دیں تو آپ نے فرمایا کہ وقت زوال جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور اس نے مجھے کہا کہ اے محمدؐ آپ کا چچازاد علیؑ تمہارے پاس آنے والا ہے اور اللہ ان کے ذریعے مسلمانوں کی اچھی آزمائش کرنے والا ہے اور انہوں نے یہ کہا ہے اور مجھے بتایا ہے کہ جو تم نے مجھے بتایا ہے اور مجھ سے کہا کہ آدم کی اولاد میں سے ھ انہوں نے نجات پائی جنہوں نے شیث سے محبت کی جو کہ اپنے باپ کے وصی ہیں اور آدم نے شیث سے اور شیث نے آدم سے اور آدم نے اللہ سے نجات پائی اور جس نے سام بن نوحؑ اپنے باپ کے وصی سے محبت کی نجات پائی اور نوح نے سام کے ذریعے اور سام نے نوح کے ذریعے اور نوح نے اللہ سے اور اے محمدؐ جس نے ابراہیم کے بیٹے جو کہ اپنے باپ کے وصی تھے ان سے محبت کی نجات پائی اور اسماعیلؑ نے ابراہیمؑ کے ذریعے نجات پائی اور ابراہیم نے اللہ کے ذریعے اے محمدؐ جس نے یوشع بن نون جو کہ موسیٰ کے وصی ہیں ان سے محبت کی نجات پائی اور یوشع نے موسیٰ سے اور موسیٰ نے اللہ سے نجات پائی اور اے محمدؐ جس نے شمعون صظاد عیسیٰؑ کے وصی سے محبت کی اس نے نجات پائی اور شمعون نے عیسیٰؑ کے ذریعے اور عیسیٰؑ نے شمعون کے ساتھ اللہ سے نجات پائی اے محمدؐ جس نے علیؑ سے محبت کی جو کہ تیری زندگی میں آپؐ کا وزیر ہے اور آپ کی وفات کے بعد آپ کے وصی ہیں علیؑ کیساتھ اور علیؑ نے آپکے ذریعے اور آپ نے اللہ کے ذریعے نجات پائی اے محمدؐ اللہ نے آپکو سید الانبیاء بنایا ہے اور علیؑ کو سید الاوصیاء بنایا ہے اور ان میں سے بہترین بنایا ہے اور تمہاری اولاد میں سے آئمہ کو وارث بنایا ہے پس علیؑ نے سجدہ کیا اور زمین کو بوسہ دیا اللہ کے شکر کیلئے اور اللہ نے محمدؐ علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کے نور کو خلق کیا جو اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اس کی بزرگی بیان کرتے ہیں اور اس کی تحلیل اس کے عرش کے سامنے بیان کرتے ہیں آدم کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے جب اللہ نے ہمارے فضیلت ہمارے خلق اور ہماری منزلت کو واضح کرنا چاہا تو اس نور کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ایک حصے کو عبداللہ بن عبدالمطلبؑ میں رکھا اور اس سے محمدؐ نبیوں کے سردار ہیں اور رسولوں کے خاتم ہیں اور ان میں نبوت رکھی اور دوسرے نور کو ابو طالبؑ بن عبدالمطلب بن

https://www.shiabookspdf.com

ہاشم بن عبد مناف میں رکھا ان سے امیر المومنین علیؑ ہیں اور سید الوصیین ہیں اور اللہ کے رسولؐ نے انہیں اپنا ولی وصی اور خلفیہ اپنی بیٹی کا شوہر اپنے دین کا قاضی اپنی دکھ تکلیف کو دور کرنے والا ان کے وعدے پورا کرنے والا اپنے دین کا مددگار بنایا۔

۱۸۔(الخرائج والجرائح) محمد بن اسماعیل البرمکی نے عبداللہ بن وامر سے اس نے حمامی سے محمد بن فضل ثور بن یزید سے اس نے خالد بن سعد سے اس نے سعدان سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں اور علیؑ آدمؑ کی خلقت سے چودہ ہزار سال پہلے اللہ کے سامنے نور تھے جب اللہ نے آدمؑ کو خلق کیا تو اس نور کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور اسے آدمؑ کے صلب میں قرار دیا پھر انہیں زمین پر اتار دیا پھر اس کو سفینہ میں رکھا نوحؑ کے صلب میں پھر ابراہیمؑ کے ساتھ یہ آگ میں گیا پس ایک حصہ میں ہوں اور ایک علیؑ اور سچا نور ہمارے ساتھ ہی رہتا ہے ہم جہاں بھی ہوں مناقب خوازرمی میں سلمان سے اسی طرح کی روایت یہاں تک کہی ہے کہ ایک حصہ علیؑ ہے

(جامع النوائد، تاویل الآیات الظاہرہ) شیخ ابو جعفر طوسی سے اپنی اسناد کیا ساتھ فضل بن شاذان اس نے اپنے مردوں سے انہوں نے امام موسی بن جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ ہے بے شک اللہ تبارک نے اپنے نور سے اپنے عظمت و جلالت والے نور سے محمدؐ و علیؑ کو پیدا کیا اور یہ وہی نور ہے جو کہ طور پر موسیؑ کیلئے تجلی بنا پس وہ ٹھہر نہ سکا اور نہ موسیؑ طاقت رکھتا تھا اس کے دیدار کی یہاں تک کہ بے ہوش ہو کر گر پڑا اور یہ نور محمدؐ و علیؑ کا نور تھا جب اللہ نے محمدؐ کو خلق کرنے ارادہ کیا تو نور کے دو حصہ کیے پہلے حصے سے محمدؐ کو اور دوسرے حصے سے علی بن ابی طالبؑ کو خلق کیا اسی نور سے ان دونوں کے علاوہ کسی کو خلق نہیں کیا ان دونوں کو اپنے ہاتھوں سے خلق کیا اور ان دونوں میں خود روح کو پھونکا اور ان دونوں کو ان دونوں کی صورت دی اور ان دونوں کو اپنے لیے امین بنایا اور اپنی مخلوق پر گواہ اور اپنی مخلوق پر خلیفہ اور انکے لیے آنکھ بنایا اور ان کی طرف اپنی زبان بنایا ان کے سپرد اپنا علم کیا اور دونوں کا علم بیان ہے اور اپنے غیب پر انکو ظاہر فرمایا اور ان سے ہی اپنی مخلوق کی ابتداء کی اور ان کی وجہ سے بادشاہی کا خاتمہ کرے گا پھر نور محمدؐ سے فاطمہؑ کو بنایا جس طرح ان کو نور کے چراغوں سے چنا اور وہ ایک پشت سے دوسری پشت اور ایک صلب سے دوسرے صلب میں منتقل ہوتے ہے اور اونچے درجے میں ایک رحم سے دوسرے رحم میں منتقل ہوتے رہے کسی بھی نجاست کے بغیر بلکہ وہ منتقل ہوتے ہے نہ کہ پانی یا نطفہ کی طرح بلکہ وہ انوار ایک صلب سے دوسرے صلب میں منتقل ہوتے ہے پاکیزہ ارحام سے پاکیزہ ارحام میں کیونکہ میں وہ برگزیدہ ترین ہیں جسے اس نے اپنے لیے چنا ہے کیونکہ نہ وہ دیکھتا ہے نہ بولتا ہے اس کی کیفیت جانتا ہے پس یہ بولنے والے پہنچانے والے اور اس کے امر میں کام آنے والے ہیں ان کے ذریعے ہی اس کی قدرت ظاہر ہوتی ہے اور ان کے ذریعے ہی تم اس کی آیات و معجزات دیکھتے ہو اور ان سے اور ان میں اس کی عبادت ہے اور انہیں کے ذریعے اس کے امر کی اطاعت کی جاتی ہے اگر وہ نہ ہوتے تو اللہ کی پہچان نہ ہوتی اور نہ رحمن کی عبادت کا طریقہ جانا جاتا پس اللہ

https://www.shiabookspdf.com

جانتا ہے کہ اپنے امر کا اجراء کیسے کرنا ہے اور کس میں کرنا ہے (جو وہ کرتا ہے اس سے پوچھا نہیں جاتا اور وہ پوچھے جاتے ہیں) ۔

۱۹۔(کنز جامع الفوائد وتاویل الآیات الظاہرہ) محمد بن عباس نے مرفوعاً محمد بن زیاد سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ ابن مہران نے عبد اللہ بن عباس سے اللہ کے اس قول کے بابت پوچھا (انا لنحن الصافون وانا لنحن) کو ابن عباسؓ نے کہا کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ علی بن ابی طالبؑ آ گئے رسول اللہؐ انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا خوش آمدید اسے کہ جسے اللہ نے آدم سے چودہ ہزار سال پہلے خلق فرمایا تو ہم نے کہا یارسول اللہؐ کیا باپ سے پہلے بیٹا ہو سکتا ہے تو آپ نے کہا ہاں بے شک اللہ نے مجھے علیؑ کو آدم سے اتنا عرصہ پہلے خلق فرمایا اور اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا اور آدھے سے مجھے اور آدھے سے علیؑ کو خلق کیا تمام اشیاء سے پہلے پھر تمام اشیاء کو خلق فرمایا اور وہ تاریک تھیں ان کو میرے اور علیؑ کے نور سے خلق فرمایا اور پھر ہمیں عرش کے دائیں جانب ٹھہرایا پھر ملائکہ کو خلق پھر ہم نے تسبیح کی تو ملائکہ نے بھی تسبیح کی ہم نے تہلیل کی تو ملائکہ نے بھی تہلیل کی اور ہم نے تکبیر کہی تو ملائکہ نے بھی تکبیر کہی یہ میری اور علی کی تعلیم تھی اور یہ بات اللہ کے علم میں پہلے ہی تھی کہ وہ میرے اور علیؑ کے محب کو دوزخ میں نہیں دے گا اور میری اور علیؑ کے دشمن کو جنت میں نہیں ٹھہرائے گا علیؑ کے شیعوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو طاہر الوالدین نہ ہو پرہیزگار پاکیزہ اور اللہ پر ایمان رکھنے والا نہ ہو اور جب کسی کا باپ اپنے اہل سے واقع ہونے کا ارادہ کرتے تو ایک فرشتہ آتا ہے ان فرشتوں میں سے جن کے ہاتھوں میں جنت کی صراحیاں ہوتی ہیں تو وہ اس پانی سے اس کے پینے والے برتن میں ڈال دیتا ہے پس وہ اس پانی کو پی لیتا ہے اور ایمان اس کے دل میں آگ آتا ہے جس طرح کھیتی لگتی ہے پس وہ اپنے نبیؐ اور اپنے وصی علیؑ میری بیٹی زہرہؑ، پھر حسنؑ، پھر حسینؑ، اور اس کی اولاد میں سے آئمہؑ کی طرف سے دلیل پر ہوتے ہیں میں نے کہا یارسول اللہؐ امام کون ہیں فرمایا مجھ سے گیارہ اور ان کے باپ علی بن ابی طالبؑ ہیں پھر نبی فرمایا اس اللہ کی حمد جس نے علیؑ کی محبت کو ایمان کا سبب بنایا۔

https://www.shiabookspdf.com

۲۰۔ (امالی الشیخ الطوسی) ایک گروہ نے ابن مفضل سے اس نے محمد بن سعید سے اور رازق اللہ بن سلیمان سے اور اس نے حسن بن علی المازری سے اس نے عبد الرزاق کے غلام سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں درخت ہوں اور فاطمہؑ اس کا تنا ہیں اور علیؑ اس کی شاخ ہیں اور حسنؑ، حسینؑ اس کا ٹہنیاں ہیں اور رازق اللہ نے اس میں اضافہ کیا ہے کہ ہمارے شیعہ اس درخت کے پتے ہیں اس کی اصل بھی جنت میں ہے۔

۲۱۔(امالی الشیخ الطوسی) مفید نے علی بن الحسن البصری سے روایت کی ہے اس نے احمد بن ابراہیم اس نے محمد بن علی الاحمر سے اس نے نصر بن علی سے اس نے عبد الوہاب بن عبد الحمید سے اس نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا: میں

اور علیؑ عرش کے دائیں جانب تھے اور ہم نے آدم سے ہزار سال پہلے اللہ کی تسبیح بیان کی جب آدم کی تخلیق ہوئی تو اللہ نے ہمیں اسکے صلب میں قرار دیا پھر ہمیں ایک صلب سے دوسرے اور اسی طرح پاک اصلاب میں قرار دیتا رہا اور پاک ارحام میں یہاں تک کہ ہم صلب عبدالمطلبؑ تک پہنچ گئے ہمیں دو حصوں میں تقسیم کیا آدھا عبداللہؑ میں رکھا اور آدھا ابو طالبؑ میں اور نبوت و رسالت مجھ میں رکھی اور وصیت اور قضاوت علیؑ میں رکھی پھر ہمارے نام اپنے نام سے مشتق رکھے پس اللہ محمود ہے اور میں محمدؐ ہوں اور اللہ العلی ہے یہ علیؑ ہے میں نبوت اور رسالت کیلئے ہوں اور علیؑ وصایت و قضاوت کیلئے ہیں۔

۲۲۔(امالی الشیخ الطوسی) ابن حشیش نے علی بن القاسم بن یعقوب سے اس محمد بن الحسین المطاع سے اس نے احمد بن حسن القواس سے اس نے محمد بن سلمہ ابو سحی سے اسنے یزید بن ہارون سے حماد بن مسلمہ سے اس نے ثاقب سے اس نے انس بن مالک سے روایت کی رسول اللہؐ ایک دن خچر پر سوار ہوئے اور کہا اے انس خچر کو پکڑ اور اسے فلاں جگہ لے جاؤ تم علیؑ کو زمین پر بیٹھا پاؤ گے ان کو میری طرف سے سلام کہنا اور ان کو خچر پر سوار کر کے یہاں لے آؤ انس کہتا ہے کہ میں گیا اور علیؑ کو ویسے ہی پایا جیسا رسول اللہؐ نے بتایا تھا میں نے انہیں خچر پر سوار کرایا اور آیا جب ان کی نظر رسول اللہؐ پر پڑی تو انہوں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ آپ پر سلام ہو آپ نے فرمایا اے ابوالحسنؑ تم پر بھی سلام ہو بیٹھ جاؤ یہ وہ جگہ ہے جہاں ستر نبی مرسل بیٹھے اور جتنے انبیاء بھی بیٹھے ہیں ان سے بہتر ہوں اور اس جگہ پر ستر نبیوں کے بھائی بیٹھے تم ان سب سے بہتر ہو انس کہتا ہے میں نے بادل کو دیکھا کہ جس نے ان پر سایہ کیا ہوا ہے اور انکے سر کے قریب آگیا ہے نبیؐ نے اپنا ہاتھ بادل کی طرف بڑھایا اور اس سے آپ نے انگور نکالے اور فرمایا اے بھائی کھاؤ یہ اللہ کی طرف سے میرے اور تمہارے لیے ہیں انس کہتا ہے میں نے کہا یا رسول اللہؐ علیؑ آپ کا بھائی ہے آپ نے فرمایا ہاں علیؑ میرا بھائی ہے میں نے کہا یا رسول اللہؐ مجھے بتائے کہ علیؑ آپ کا بھائی کیسے ہے آپؐ نے فرمایا اللہ نے عرش کے نیچے آدم کی خلقت سے تین ہزار سال قبل پانی خلق کیا اور اس کو سبز لؤلؤ میں ٹھہرایا اور پھر اس پانی کو اپنے علم سے اس سبز موتی میں ٹھہرایا اور پھر آدم کو خلق کیا تو وہ پانی اس موتی سے نکال کر آدم کے صلب میں قرار دیا کہ اللہ نے انہیں اپنی طرف قبض کر لیا پھر وہ پانی شیث کے صلب میں منتقل ہو گیا اور اسی طرح یہ پانی ایک پشت سے دوسری پشت میں منتقل ہوتا گیا یہاں تک کہ عبدالمطلبؑ کی پشت میں آگیا پھر اللہ نے اس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ایک حصہ عبداللہؑ میں اور دوسرا ابو طالبؑ میں قرار دیا پس ایک آدھے پانی سے میں ہوں اور دوسرے سے علیؑ پس علیؑ دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے پھر رسول اللہ نے پڑھا (پس وہی اللہ ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا اور اسے نسب دامادی میں تبدیل کیا بے شک تیرا رب قدرت والا ہے)

۲۳۔(الخصال) ابن الولید نے محمد بن خالد ہاشمی سے اس نے حسن بن حماد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے آباء سے روایت کی ہے

https://www.shiabookspdf.com

کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں اور علیؑ آدمی کی خلقت سے چودہ ہزار سال پہلے اللہ کے سامنے نور تھے اللہ نے آدم کو پیدا کیا یہ نور آدم کے صلب میں چلا گیا اللہ تعالیٰ نور کو ایک سے دوسرے اصلاب میں منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ اس کو عبدالمطلبؑ کے صلب میں قرار بخشا پھر اس کو عبدالمطلبؑ کے صلب سے نکالا اور اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا پس ایک حصہ عبداللہ کے صلب میں چلا گیا اور ایک علیؑ کا حصہ ابو طالبؑ کے صلب میں چلا گیا میں علیؑ سے ہوں اور علیؑ مجھ سے ہے اس کا گوشت میرا گوشت ہے اس کا خون میرا خون ہے پس جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اس سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور مناقب خوارزمی میں اس کی اسناد امام حسین بن علیؑ اور ان کے والد گرامیؑ سے ہے۔

۲۴۔(علل الشرائع) احمد بن الحسین نیشاپوری اس نے محمد بن اسحاق بن ابراہیم سے اس نے عرفہ سے اسنے وکیع سے اس نے محمد بن اسرائیل سے اس نے ابو صالح سے اس نے ابوذرؓ سے کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا میں اور علیؑ ایک ہی نور سے پیدا ہوئے ہم آدم کی تخلیق سے ایک ہزار سال پہلے عرش کی دائیں جانب اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہوئے جب اللہ نے آدم کو خلق کیا تو ہمارا نور اس کے صلب میں چلا گیا اور جنت میں رہا اور ہم اس کے صلب میں تھے اس سے ترک اولیٰ ہوا اور ہم اس کے صلب میں تھے اور نوح سفینہ میں سوار ہوئے اور ہم اس کے صلب میں تھے اور ابراہیم کو آگ میں پھینکا ہم اس کے صلب میں تھے اور اللہ ہمیں اسی طرح پاکیزہ اصلاب سے منتقل کرتا رہا پاکیزہ ارحام میں یہاں تک عبدالمطلبؑ تک پہنچ گئے پس اللہ نے ہمیں دو حصوں میں تقسیم کر دیا مجھ کو عبداللہؑ کے صلب میں قرار اور علیؑ کو ابو طالبؑ کے صلب میں قرار دیا مجھ میں نبوت کو رکھا اور ہم دونوں کے اسماء اپنے نام سے مشتق رکھے پس عرش کا مالک محمود ہے میں محمدؐ ہوں اور اللہ الاعلی ہے اور یہ علیؑ ہے۔

۲۵۔(علل الشرائع) ابراہیم بن ہارون الہیثمی سے اس نے عیسیٰ بن مہران سے اس نے الشران سے اس نے اسماعیل بن علیہ سے اس نے اسلم بن سیرۃ العجل سے اس نے انس بن مالک سے اسنے معاذ بن جبل سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو دنیا کی تخلیق سے سات ہزار سال قبل خلق کیا میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ آپ کدھر تھے فرمایا عرش کے سایہ میں ہم اس کی تسبیح و تقدیس اور بزرگی بیان کرتے تھے میں نے کہا کہ کس مثال میں فرمایا کہ نور کی شکل میں یہاں تک کہ جب اللہ نے ہماری صورتوں کو خلق کرنا چاہا ہمیں نور کے ستون بنا دیا پھر ہمیں آدم کے صلب میں قرار دیا پھر ہمیں آباء کے اصلاب اور ماؤں کے ارحام میں منتقل کرتا رہا پس ہمیں شرک کی نجاست اور کفر کی گندگیوں نے نہیں چھوا ہماری وجہ سے لوگ خوش قسمت ہوئے اور دوسرے ہماری وجہ سے بد بخت ہوئے جب ہم عبدالمطلب، کے صلب میں آ گئے اللہ نے اس نور کا نکالا اور دو حصوں میں تقسیم کر دیا اسکا آدھا عبداللہؑ میں

https://www.shiabookspdf.com

اور آدھا ابو طالبؑ میں قرار دیا پھر جو میرا آدھا تھا اسے آمنہؑ میں نکالا اور جو آدھا علیؑ کے لیے نکالا اسے فاطمہؑ بنت اسد میں قرار دیا پس مجھے آمنہؑ سے نکالا اور علیؑ کو فاطمہؑ سے نکالا پھر اللہ نے ایک ستون کو مجھ میں پلٹایا اور فاطمہ کو مجھ سے نکالا اور ایک عہد کو علیؑ میں پلٹایا اور حسنؑ و حسینؑ کو نکالا پس علیؑ کا نور اس کے بیٹے حسن میں چلا گیا پس میرا نور بیٹے حسینؑ میں چلا گیا پس میں قیامت تک ان کی اولاد میں سے آئمہؑ میں منتقل ہوتا رہے گا۔

۲۶۔(عیون اخبار الرضا) انہیں اسناد سے نبیؐ نے علیؑ سے فرمایا کہ لوگ کئی اشجار سے ہیں اور تو اور میں ایک شجرہ سے ہیں۔

(عیون اخبار الرضا) محمد بن عمر الحافظ نے حسن بن عبد اللہ بن محمد التمیمی اس نے اپنے باپ سے اسنے امام رضاؑ سے آپ نے اپنے آباء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں اور علیؑ ایک ہی نور سے ہیں۔

۲۷۔(امالی الشیخ الطوسی) ابن الصلت نے ابن عقدہ سے اس نے محمد بن المنذر سے اس نے احمد بن یحیٰ سے اس نے موسیٰ بن القاسم سے اس نے امام علی بن جعفرؑ سے آپؑ نے امام موسیٰؑ الکاظم سے آپؑ نے اپنے آباء علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے اور میرے ساتھ علیؑ کو ایک پشت سے دوسری پشت سے آدم کے صلب سے یہاں تک کہ ہمیں ہمارے بابا کے صلب سے نکالا پس وہ اس کو اس سے ایسے سبقت دے گیا فضیلت میں اور اپنی درمیانی انگلی اور انگشت سبابہ کو ملایا اور وہ نبوت ہے آپ سے کہا گیا یا رسول اللہؐ وہ کون ہے فرمایا علی بن ابی طالبؑ ہیں

https://www.shiabookspdf.com

۲۸۔(امالی الشیخ الطوسی) محمد بن احمد بن الحسن بن شاذان نے احمد بن ایوب سے اس نے عمرو بن الحسن القاضی سے اس نے عبد اللہ بن محمد سے اس نے اپنے آباء اس نے سفیان بن عینیہ سے اس نے زہری سے اس نے عائشہ سے ابن شاذان نے کہا ہمیں سہل بن احمد نے اس نے احمد بن عمر الربیعی سے اس نے ذکریا بن یحیٰ سے اس نے ابو داؤد سے اس نے شعبہ سے اس نے انس بن مالک اس نے عباس بن عبد المطلب سے ابن شاذان نے کہا مجھ سے ابراہیم بن علی نے اپنی اسناد سے اس نے امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمدؑ نے اپنے آباء سے کہ عباس بن عبد المطلب اور یزید بن قعنب اور بنو ہاشم کے فریق عبد العزیٰ کے فریق کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے بیت اللہ الحرام کے جانب میں بیٹھے تھے کہ فاطمہ بنت اسد امیر المومنینؑ کی والدہ آگئیں وہ بیت اللہ کی دیوار کیساتھ کھڑی ہوئیں انہوں نے اسکا کنڈا پکڑا اور اسے کھٹکھٹایا اور کہا اے میری رب میں تجھ پر ایمان رکھتی ہوں اور جو تمہاری طرف سے رسول اور تیرے آنے والے انبیاء اور ہر نازل شدہ کتاب پر ایمان رکھتی ہوں اور میں اپنے جدا ابراہیم کے کلام کی تصدیق کرتی ہوں تیرا یہ آزاد اگھر تعمیر کیا اور جس نے اسے تعمیر کیا اور اس مولود کا صدقہ جو کہ میرے بطن میں ہے وہ جو مجھ سے بات کرتا ہے اور اپنی باتوں سے مجھے مانوس کرتا ہے اور میں یقین رکھتی ہوں کہ یہ تیرے دلائل

میں سے ایک ہے کہ مجھ پر اسکی ولادت آسان فرمایا عباس بن عبد المطلب نے کہا کہ جب فاطمہ بنت اسدؑ نے یہ دعا مانگی۔ ہم نے دیکھا کہ بیت اللہ اپنی پشت کی جانب سے کھل گیا فاطمہؑ اس میں داخل ہو گئیں اور ہماری نظروں سے غائب ہو گئیں پھر وہ شگاف اللہ کے حکم سے بند ہو گیا۔ پس ہم نے بھیجا کہ دروازہ کھول سکیں اور کچھ عورتیں ان کی طرف بھیج سکیں پس دروازہ نہ کھل سکا پس ہم جان گئے کہ یہ اللہ کے امور میں سے امر ہے اور فاطمہؑ اللہ کے گھر میں تین دن تک باقی رہے اور اہل مکہ آپس میں اس کی باتیں کر رہے تھے اور پردہ دار عورتیں اپنے گھروں میں اسکی باتیں کر رہی تھیں جب تین دن گزر گئے تو دروازہ اسی جگہ سے کھل گیا جہاں سے وہ داخل ہوئیں تھیں پس فاطمہؑ نکلیں اور ان کے ہاتھوں پر علیؑ تھے پھر انہوں نے کہا اے لوگو! کہ اللہ نے مجھے اپنی مخلوق سے چن لیا اور مجھ کو مجھ سے پہلی والی ہونے والی برگزیدہ عورتوں میں سے برگزیدہ کیا پس اللہ نے آسیہ بنت مزاحم کو چن لیا وہ اللہ کی عبادت پوشیدہ جگہ میں کرتی تھیں اللہ اس جگہ میں عبادت کو پسند نہیں کرتا سوائے مجبوری کی حالت میں اور اللہ نے مریم بنت عمران کو چن لیا اور ان پر عیسیٰ کی ولادت آسان فرمائی اور تو وہ زمین کی خشک کھجوریں کھاتی تھیں حتیٰ کہ کھجوریں انہوں نے کھائیں اور اللہ نے مجھے چن لیا اور مجھے ان دونوں پر فضیلت دی اور مجھے پہلے گزرنے والی تمام عورتوں پر فضیلت دی کہ میرا بیٹا اس کے پاک گھر میں ظاہر ہوا اور اس میں تین دن تک مہمان رہی ہوں میں نے جنتی پھل کھائے ہیں جب میں نے چاہا کہ میں نکلوں اور میرا بچہ علیؑ میرے ہاتھوں پر ہے تو ندا دینے والے نے یہ ندا دی اور کہا اے فاطمہؑ اس کا نام علیؑ رکھنا پس میں العلی الاعلیٰ ہوں اور میں نے اسکو اپنی قدرت اور بلند عظمت اپنے عدل سے خلق کیا ہے اور اس کا نام میں نے اپنے نام سے مشتق رکھا ہے اور اسے اپنے آداب سکھائے ہیں اور نیا معاملہ اس کے سپرد کیا ہے اور یہ میرے گھر میں ظاہر ہوا ہے یہ پہلا ہے جو میرے گھر کے اوپر آذان دے گا اور بتوں کو توڑے گا اور ان کو ان کے منہ کے بل گرائے گا اور میری عظمت بزرگی اور تہلیل بیان کرے گا یہ میرے نبی اور حبیب کے بعد امام ہے اور میری مخلوق میں سے برگزیدہ میرے رسول محمدؐ کا وصی ہے پس جو اس کی نصرت کرے اور اس سے محبت کرے اس کے لیے طوبیٰ ہے اور جو اس کی نافرمانی کرے اور اسے چھوڑے اس کیلئے ہلاکت ہے جب ابو طالبؑ نے انہیں دیکھا تو خوش ہوئے اور علیؑ نے کہا اے میرے والد محترم آپ پر سلام ہو اور پھر کہا کہ رسول اللہؐ داخل ہوئے اور علیؑ ان کیلئے جھکے اور مسکرائے اور کہا اے اللہ کے رسولؐ آپ پر سلام ہو پھر وہ اللہ کے حکم سے گویا ہوئے اور کہا (شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے تحقیق وہ مومن فلاح پا گئے جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرتے ہیں آخری آیات تک۔۔۔) رسول اللہؐ نے فرمایا بے شک وہ تمہارے ذریعے سے فلاح پا گئے ہیں۔ اور انہوں نے تمام آیات پڑھیں اللہ کے اس فرمان تک اور یہی لوگ وارث ہیں جو کہ فردوس کا وارث پائیں گے اور اسمیں ہمیشہ رہیں گے) تو رسول اللہؐ نے فرمایا اے مومنوں کے امیر اللہ کی قسم آپ ان کے امیر

https://www.shiabookspdf.com

مومنین اور اللہ کی قسم آپ ان کی دلیل ہیں اور آپکے ذریعے وہ ہدایت پائیں گئے اور اس ذی الحجہ کو ابو طالبؑ نے تمام لوگوں کو واضح بلا وے کے ذریعے جمع کیااور کہاکہ ہمارے پاس ٹھہرو کہ میرے بیٹے علیؑ کا ولیمہ ہے اور کہاکہ انہوں نے تین سو اونٹ نحر کیے اور ایک ہزار گائے اور بکریاں اور یہ بہت بڑا ولیمہ تھااور کہااے لوگوں جو میرے بیٹے کا ولیمہ کھانا چاہے وہ سات سات مرتبہ اللہ کے گھر کا طواف کرے اور میرے بیٹے کے پاس جاؤ اور اسے سلام کہو۔ پس اللہ نے اس کو بزرگی عطا کی ہے ابو طالبؑ کے اس قول کی وجہ سے اسے یوم النحر قرار دیا ہے یہ ایسا بیان ہے جو خبر کی مخالفت پوشیدہ نہیں رکھتا کیونکہ تو اریخ میں گزر چکا ہے۔

۲۹۔(کنزالکراجکی) محمد شین نے روایت کی ہے اور مصنفوں نے لکھا ہے کہ ابو طالبؑ اور ان کی زوجہ فاطمہ بنت اسدؑ کہ اللہ ان دونوں سے خوش ہوا کہ جب انہوں نے رسول اللہؐ کی کفالت کی اور انکی پیشانی سے بشارت یافتہ ہوئے اور ان کی روشنی سے خوش ہوئے اور انہیں بیٹا بنالیا کیونکہ ان کے ہاں بیٹا نہیں تھا پھر انہوں نے آپ کی بڑی عمدہ پرورش فرمائی پس فاطمہؑ نے دیکھا کہ اللہ ان کو اولاد دے گا تو آپ نے ان سے کہااے اماں اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے قربانی دو اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ وہ تجھ سے راضی ہو جائے گا اور اسکو تجھ سے قبول کرے گا پس فاطمہؑ نے ان کے حکم کو پورا کیا اور ایک قربانی کو قربان کیا۔ خالص اللہ کے لیے اور اس سے سوال کیا کہ اسے بیٹا عطا فرمائے۔ پس اللہ نے ان کی دعا کو قبول فرمایا اور ان کی نذر کو پوری فرمایا اور انہیں پانچ اولادیں عطا فرمائیں عقیلؑ پھر طالبؑ، پھر جعفرؑ، پھر ان کی بہن ہیں فاختہ جو کہ ام ہانی سے مشہور ہیں اور اولاد کی نعمت عطا ہونے سے پہلے ایک اور حدیث جو آئی ہے وہ یہ ہے کہ ایک دن وہ بیٹھی ہوئی تھیں عرب کی بوڑھی عورتوں کیساتھ اور قریش کی فواطم کیساتھ بیٹھی ہوئی تھیں جن میں فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخدوم آپ کی دادی جان اور فاطمہ بنت زاہدۃ بن الاحم خدیجہ کی ماں فاطمہ بنت عبداللہ بن الرزام اور فاطمہ بنت حارث غرض کہ وہ تمام فواطم جو آپ کے ساتھ ملتی ہیں یا تعلق رکھتی ہیں کہ رسول اللہؐ اپنے روشن نور اپنی درخشاں پیشانی کے ساتھ تشریف لے آئے اور ان کے پیچھے بعض کاہن بھی آرہے تھے جو آپ میں طویل فراست دیکھ رہے تھے یہاں تک کہ وہ ان مستورات تک آئے اور ان سے پوچھا یہ کون ہے تو انہوں نے کہاکہ یہ عزت و شرف اور بزرگی والے محمدؐ ہیں تو ان کاہنوں نے انہیں خبر دی جو وہ ان کے بلند مرتبے سے جانتے اور ان کو ان کے مستقبل قریب میں ہونے والے معاملے کے متعلق بشارت دی کہ وہ عنقریب نبی معبوث ہونگے اور بلند مرتبہ حاصل کریں گے اور اسنے کہا جو اس کی کفالت کرے گی تو اس کی کفالت ایسا بچہ کرے گا جس کا عنصر اس کے عنصر سے ہوگا اور یہ اسے اپنے راز اور صحبت سے خاص کرے گا تو فاطمہؑ بنت اسد نے کہامیں اس کی کفالت کروں گی اور میں اس کے چچا کی زوجہ ہوں اس نے کہا اگر تو جو کہہ رہی ہے اس میں سچی ہے تو تو عنقریب ایک عالم بچہ کو جنم دے گی جو اپنے رب کا مطیع ہوگا اور اس کا نام تین حروف پر ہوگا جیسے کہ نبیؐ اور وہ

https://www.shiabookspdf.com

اس کی اکثر اور تھوڑے کاموں میں مدد کرے گا یہاں تک کہ اس نے دشمنوں پر اس کی تلوار اور اس کے اولیاء پر اس کا باپ ہو جائیگا اس سے پریشانیاں دور ہو جائیگی اور تاریکی کے بادل چھٹ جائیں گے اس کے بہادری رعب سے جھولے والے نوزائیدہ بچے بھی رعب زدہ ہونگے اور اس کے بڑے فضائل و مناقب ہوں گے اور بڑی قدر و منزلت ہو گی وہ نبی کی اطاعت میں انکی طرف ہجرت کریں گے اور وہ اپنی جان سے ان کی نصرت میں جہاد کریں گے وہ ان کا وصی اور ان کے حجرے میں دفن کرنے والا ہو گا حضرت علیؑ کی ماں نے کہا کہ میں کاہن کے اس قول سے پریشان ہوئی کہ جب رات ہوئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ شام کی پہاڑیاں تھیں میں اس کی طرف رینگتے ہوئے بڑھی اور اس میں سے بہت خوفناک آوازیں آرہی تھیں پس میں جلدی چلی اور آگے بڑھی اور اس کے قریب مکہ پہاڑ تھے بس اس طرح کی چیخیں وہاں سے بھی سنائی دیں اور ابو قیس گھوڑے کی طرح کپکپا رہا تھا اور اس کی تیزی اس کے دائیں اور بائیں طرف سے گر رہی تھی اور ان کیساتھ چار سفید لوہے کی تلواریں تھیں جن کی سرخی پر زردی نمایاں تھی ایسے ہی گھوڑے تھے پس جب پہلا مکہ میں داخل ہوا تو اس کی تلوار پانی میں گر گئی اور دوسرا ہوا میں ہی رہا اور تیسرا زمین پر گرا اور ٹوٹ گیا اور چوتھا میرے ہاتھ میں ہی رہا یہ ابھی میرے پاس ہی تھا کہ وہ شیر کا بچہ بن گیا پس اور واضح ہوا تو وہ شیر بن گیا وہ میرے ہاتھ سے نکلا اور پہاڑ کے قریب پہنچ گیا اور لوگ اس کے خوف سے ڈر رہے تھے کہ محمدؐ آگئے اور وہ آپؐ کے قدموں پر گر گیا ایک ہرن کی طرح پس مجھے گھبراہٹ نے آگھیرا پس میں مفسروں اور مخبروں سے اس کاہن کے متعلق پوچھا پس میں نے اس کاہن کو پالیا اور اسے اپنے خواب سے آگاہ کیا اس نے مجھ سے کہا کہ تم چار بچوں اور ان کے بعد ایک بیٹی ان کی بہن کو جنم دو گی ان میں سے ایک غرق ہو گا اور دوسرا جنگ میں قتل ہو گا اور تیسرا مر جائے گا اور چوتھا خلق کا امام ہو گا صاحب تلوار ہو گا اور اس کا حق بڑے فضل والا ہے اور وہ معبوث ہونے والے نبی کی بڑی اچھی اطاعت کرے گا فاطمہؑ بن اسد نے کہا کہ میں اس کے متعلق مسلسل پریشان رہی کہ اللہ نے مجھے تین بیٹے عطا کئے عقیلؑ، طالبؑ، اور جعفرؑ پھر جب علیؑ آئے تو ایک لوہے کا ستون تھا جو میرے سر سے بلند ہوا پھر ہوا میں بلند ہوا یہاں تک کہ آسمان تک پہنچ گیا پھر وہ میری طرف واپس آیا میں نے کہا یہ کیا ہے میں نے کہا یہ کیا ہے مجھ سے کہا گیا کہ یہ اہل کفر کا قاتل ہے اور نصرت کے میثاق والا ہے اور وہ اللہ کے نبی کیلئے اس کی مدد ہے اور اس کی دشمنوں پر اس کی تلوار ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ وہ فاطمہؑ بنت اسد عادت کے مطابق کعبہ میں داخل ہوئیں کہ وہ اچانک ان کی ولادت کے وقت کعبہ میں داخل ہو گئیں پس امیر المومنین کعبہ میں ظاہر ہوئے اور یہ نصف رمضان کی بات ہے اور رسول اللہؐ کی عمر اس وقت تیس سال تھی آپ کو ان سے کمال درجہ کی محبت تھی آپ نے حکم دیا کہ ان کا جھولا انکے بستر کے ساتھ لگا جائے اور وہ اکثر آپ کو اپنے سینہ پر بیٹھا لیتے اور اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے تھے اور آپ ان سے بے پناہ محبت فرماتے اور کہتے تھے یہ میرا بھائی میرا صفی، وصی اور میرا مددگار ہے

https://www.shiabookspdf.com

اور رسول اللہؐ کی شادی خدیجہؑ سے ہونے کے بعد جب خدیجہؑ کو آپؐ کی علیؑ سے محبت کا پتہ چلا تھا آپ ان کا بناؤ سنگھار اور ان کا لباس تبدیل فرماتی لوگ کہتے تھے کہ یہ محمدؐ کا بھائی اور تمام مخلوق میں سے اسکا پیارا ہے خدیجہؑ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور خدیجہؑ کی محبت وعنایات صبح وشام اور دن رات ابو طالبؑ کے گھر کو پہنچتی تھیں پھر قریش نے انہیں ہلاک کرانے والی آزمائش پہچائی ابو طالبؑ بہت زیادہ مال واولاد والے تھے اور ان کو بھی وہی تکلیف پہنچی جو قریش کو پہنچی مراد قحط اور رفقہ ہے پس رسول اللہؐ نے اپنے چچا عباس بن عبد المطلب کو بلایا اور ان سے کہا اے چچا بے شک آپ کے بھائی ابو طالبؑ کثیر العیال ہیں اور خستہ حال ہیں اور ان کو بھی لوگوں کی طرح تکلیف پہنچی ہے اور رشتہ دار صلہ رحمی کے مستحق ہیں ہمیں ان کے پاس جانا چاہیے تا کہ ہم ان کی مدد کر سکیں اور ہم ان کا کچھ بوجھ اٹھالیں اور ان سے ان کا بوجھ ہلکا کر دیں ہمیں ان سے ایک ایک بیٹا لے لینا چاہئے تو عباس نے کہا کہ ہاں میں بھی اس میں بہتری اور بھلائی دیکھ رہا ہوں بے شک اللہ بہترین فضل والا ہے اور رحم کرنے والا اور جوڑنے والا ہے۔

پس وہ ابو طالبؑ کو ملے انہیں صبر کی نصیحت کی اور ان کے آباء کی فضیلت کا ذکر کیا اور ان سے کہا ہم چاہتے ہیں کہ آپؑ سے بعض بوجھ لے لیں پس اپنی اولاد میں سے کچھ ہمیں دے دو جو تمہارا بوجھ ہلکا کر دیں ابو طالبؑ نے کہا تم میرے لیے عقیل اور طالب کو چھوڑ دو اور جو چاہتے ہو لے لو پس عباس نے جعفرؑ کو لے لیا اور رسول اللہؐ نے علیؑ کو لے لیا انہوں نے ان کو اپنے لیے چن لیا اور ان کو اپنے اہم کام کیلئے منتخب کر لیا اور رسول اللہؐ اپنی وحی کے طریقوں میں جب بھی کوئی ندا دینے والا ندا دیتا یا آپکے گرد سے کوئی آواز سنائی دیتا یا کوئی کپکپاہٹ طاری ہوتی یا کوئی خواب دیکھا یا جاتا تو آپ سب سے پہلے حضرت خدیجہؑ اور علیؑ کو خبر دیتے تھے اور ان دونوں کو ان حالات سے راز دار بناتے اور خدیجہؑ ان کو ثابت قدمی اور صبر کی تلقین کرتی تھیں اور علیؑ ان کو مبارک باد اور خوشخبری دیتے تھے اور کہتے تھے اے میرے چچازاد عبد المطلبؑ نے جھوٹ نہیں کہا اور تیرے بارے میں کاہنوں نے بھی سچ کہا تھا اور یہ معاملہ اسی طرح رہا یہاں تک کہ آپ کو تبلیغ کا حکم ہوا پس جو عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لائیں وہ خدیجہؑ تھیں اور مردوں میں سے امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ تھے اور اس وقت ان کی عمر دس سال تھی۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۲

آپؑ کے اسماء کا بیان اور ان کی وجوہات

(معانی الاخبار) الطالقانی نے جلوری سے اپنے مغیرہ بن محمد سے اس نے رجاء بن سلمہ سے اس نے عمرو بن شجر سے اس نے جابر الجعفی سے اس نے امام ابو جعفر محمد بن علی الباقرؑ سے روایت کی جب امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نہروان سے واپس آئے تو آپؑ نے مسجد کوفہ میں خطبہ دیا اور آپؑ کو خبر پہنچی کہ معاویہ آپؑ پر سب وشتم کرتا ہے اور آپؑ کے اصحاب کو قتل کرتا ہے آپؑ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اللہ کی حمد وثناء کے بعد رسول اللہؐ پر سلام بھیجا اور انعامات کا ذکر کیا جو اللہ نے اپنے نبیؐ پر نازل فرمائے پھر فرمایا اگر اللہ کی کتاب میں یہ آیت نہ ہوتی (اما نعمۃ ربک فحدث) اے اللہ! تیری ان نعمتوں کی حمد ہے جنہیں شمار نہیں کیا جاسکتا اور تیرے اس فضل کا جسے بھلایا نہیں جاسکتا کہ اے لوگو! مجھ تک خبر پہنچی ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میری اجل قریب ہے اور گویا کہ تم میرے معاملے کو بھلا چکے ہو اور میں بھی تم میں وہی چھوڑ کر جارہا ہوں جو رسولؐ چھوڑ کر گئے تھے یعنی کتاب اللہ اور میری اہل بیتؑ اور یہ اہل بیتؑ نجات کی طرف ہدایت دینے والے خاتم النبیینؐ اللہ کے منتخب بندوں کے سردار اور برگزیدہ نبیؐ کی ہے اے لوگو! تم میرے بعد کسی ایسے بندے کو نہ سن سکو گے جو میرے جیسی باتیں کہے میں رسول اللہؐ کا بھائی اور ان کے چچا کا بیٹا ہوں اور ان کی منتقم تلوار ہوں ان کی نصرت کا ستون ہوں اور ان کے انتقام کی سختی ہوں میں جہنم کی چکی کو چلانے والا ہوں میں رحم مادر میں بچوں کی صورتیں بنانے والا ہوں، میں روحوں کا قبض کرنے والا ہوں میں سواروں سے لڑائی کرنے والا ہوں اور مخلوق میں سے سب سے افضل بندے کا داماد ہوں۔ میں سید الوصیاء ہوں

https://www.shiabookspdf.com

اور سب سے بہتر نبی کا وصی ہوں میں علم کے شہر کا دروازہ ہوں اور رسول اللہؐ کے علم کا امین اور وارث ہوں میں بتولؑ کا شوہر ہوں جو کائنات کی عورتوں کی سردار، آگ سے آزاد، پاک و پاکیزہ، ذکیہ، ہادیہ، اللہ کے حبیبؐ کی پیاری اور رسول اللہؐ کی خوشبو ہے اس کے نواسے سب نواسوں سے افضل اور میرے بیٹے سب بیٹوں سے افضل، کیا تم میں سے کوئی ہے جو میری کہی بات کا انکار کر سکے؟ اہل کتاب کے فرمانبردار کہاں ہیں میرا نام انجیل میں ایلیاء ہے اور تورات میں بریا ہے اور زبور میں اریا ہے اور ہندوؤں کے نزدیک کبکبر ہے اور رومیوں کے نزدیک بطرس ہے اور فارسیوں کے ہاں جبتر ہے اور ترکیوں کے ہاں بشیر ہے اور زنجیوں کے ہاں جبتر ہے اور کھنہ کے ہاں بوی ہے اور حبشیوں کے ہاں تبریک ہے اور میری ماں کے نزدیک حیدر ہے اور ضئر کے ہاں میمون ہے اور عربوں کے ہاں علیؑ ہے اور اھل ارمن کے ہاں فریق اور میرے باپ کے نزدیک ظھیر ہے۔

اور جان لو کہ قرآن میں میرے مخصوص نام ہیں کوشش کرو کہ ان پر غلبہ پالو تاکہ دین میں رہ سکو اللہ فرماتا ہے (اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ) میں ہی وہ سچا ہوں اور میں دنیا و آخرت میں ندا دینے والا ہوں اللہ عزو جل فرماتا ہے (اور ان کے درمیان ندا دینے والا ندا دے گا کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو) میں وہ ندا دینے والا ہوں اور فرمایا (اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے اعلان ہے) میں وہ اعلان ہوں اور میں احسان کرنے والا ہوں جیسے کہ اللہ فرماتا ہے (بے شک اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے) اور میں بڑے دل والا ہوں اور اللہ فرماتا ہے (بے شک اس میں بڑے دل والوں کے لئے نصیحت ہے) اور میں ذکر کرنے والا ہوں اللہ فرماتا ہے (وہ لوگ جو اٹھتے ، بیٹھتے اور لیٹتے اللہ کا ذکر کرتے ہیں) اور ہم صاحبان اعراف ہیں میں اور میرا چچا اور میرا بھائی اور میرے چچا کا بیٹا، اس اللہ کی قسم جو دانے کو شگافتہ کرنے والا ہے ہم سے محبت کرنے والا دوزخ میں نہیں جاسکے گا اور نہ ہم سے بغض رکھنے والا جنت میں داخل ہو سکے گا اللہ فرماتا ہے (اعراف پر ایسے مرد ہوں گے جو سب کو ان کی پیشانیوں سے پہچان لیں گے) اور میں رسول اللہ کا داماد ہوں اللہ فرماتا ہے (وہ اللہ جس نے پانی سے بشر پیدا کیا اور اسے نسب اور مہر بنایا) اور میں غور سے سننے والا کان ہوں اللہ فرماتا ہے (تاکہ اسے نصیحت والے کان یاد رکھیں) اور میں خاص رسول اللہ کا ہوں اور اللہ فرماتا ہے (اور وہ شخص جو صرف ایک ہی شخص کا ہے)

اور میری اولاد میں سے اس امت کا ھادی ہے اور پس جان لو کہ میرے بغض کے ساتھ منافق پہچانا جاتا ہے اور میری محبت سے مومن آزمایا جاتا ہے یہ نبی امی کا وعدہ ہے کہ تجھ سے مومن محبت کرے گا اور منافق بغض رکھے گا اور میں دنیا میں اور آخرت میں رسول اللہؐ کے پرچم کا وارث ہوں اور میں اپنے شیعہ کا حد سے تجاوز ہوں اللہ کی قسم! مجھ سے محبت رکھنے والا پیاسا نہ ہوگا اور میرا دوست ڈرے گا نہیں اور میں مومنوں کا دوست ہوں اور اللہ میرا دوست ہے جان لو کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ معاویہ مجھ پر سب و شتم کرتا ہے اے اللہ

https://www.shiabookspdf.com

اس پر شدید عذاب بھیج اور لعنت کو اس کے حقدار پر بھیج آمین۔اے جہانوں کے رب و اسماعیلؑ کے رب اور ابراہیمؑ کو معبوث کرنے والے بے شک تو بزرگ و برتر ہے پھر آپؑ منبر سے نیچے تشریف لائے اور دوبارہ اس پر جلوہ افروز نہیں ہوئے کہ آپؑ کو ابن ملجم نے شہید کر دیا اللہ کی لعنت ہو اس پر

اور ارمن کے ہاں فریق: الفریق: ایسا جس سے لوگ ہیبت زدہ ہوں اور میرے باپ کے ہاں ظہیر فرمایا: ان کے والد نے اپنے بچے اور اپنے بھائیوں کے بچے اکھٹے کیے اور انہیں زمین پر بچھاڑنے کے لیے چھوڑ دیا اور علیؑ نے سب کو پیچھے چھوڑ دیا اور وہ بچے تھے پھر انہوں نے اپنے بھائیوں کے بڑے بچوں اور چھوٹوں کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کیا اور اپنے چچا کے چھوٹے بڑے بچوں کو پیچھے چھوڑ دیا تو ان کے والد نے کہا علیؑ ظاہر ہونے والا ہے پس اس لیے ان کا نام ظہیر پڑ گیا اور عربوں کے ہاں علیؑ ہے جابر نے کہا کہ اہل معرفت نے علیؑ کا نام علیؑ ہونے میں اختلاف کیا ہے ایک گروہ نے کہا کہ آدمؑ کی اولاد میں سے کسی بچے کا اس سے پہلے علیؑ نام نہیں رکھا گیا نہ عرب میں نہ عجم میں سوائے اس کے کہ کوئی باپ اپنے بیٹے سے کہے کہ میرا بیٹا علیؑ ہے صرف بلندی کے لیے نہ کہ یہ اس کا نام تھا اور یہ نام لوگوں نے صرف ان کے دور میں یا ان کے بعد رکھا اور دوسرے گروہ نے کہا کہ علیؑ کا نام علیؑ اس بلندی کی وجہ سے رکھا گیا کہ ہر مبارزہ کرنے والے پر بلندی لے گئے اور ایک گروہ نے کہا کہ علیؑ کا نام علیؑ اس لیے رکھا گیا کہ جنت میں ان کا گھر تمام منازل سے بلند ہے حتیٰ کہ انبیاءؑ کے گھروں سے بھی اور کسی نبیؑ کا گھر علیؑ کے گھر سے بلند نہیں ہے اور ایک گروہ نے کہا کی علیؑ کا نام علیؑ اس لیے رکھا گیا کہ وہ رسول اللہؐ کی پشت پر اللہ کی اطاعت میں بتوں کو توڑنے کے لیے بلند ہوئے جو کہ کعبہ کی چھت پر تھے اور ایک گروہ نے کہا کہ علیؑ کا نام علیؑ اس لیے رکھا گیا کہ ان کی شادی بلند و بالا آسمان پر ہوئی اور اللہ کی مخلوق میں سے کسی کی بھی شادی اس کے علاوہ وہاں نہیں ہوئی اور ایک گروہ نے کہا علیؑ کا نام علیؑ اس لیے ہوا کہ وہ رسول اللہؐ کے بعد تمام لوگوں سے علم میں بلند ہیں اور انہی اسناد کے ساتھ یہی روایت علل الشرائع میں موجود ہے۔

آپؑ کا یہ کہنا کہ میں جہنم کا مالک اور اس پر حاکم ہوں اور کفار کو وہاں پہنچانے والا ہوں اور آپؑ کا یہ کہنا کہ میں ارواح کو قبض کرنے والا ہوں اور میں ان کے قبض کرنے کے وقت موجود ہوتا ہوں اور یہ میرے حکم سے ہوتی ہیں اور یہ حقیقت کو اٹھائے ہوئے ہے۔

اور ابطال بطل کی جمع ہے جس کے معنی شجاع کے ہیں

پھر فرمایا کہ تمام اسماء برابر ہیں یعنی (علیؑ، ابوی، ظہیر، حیدرہ) ان کے معانی غیر عرب کے ہاں بھی بلند کے ہیں

ابن عمر نے روایت کی ہے کہ میں نبیؐ کے ساتھ مدینہ میں کھجوروں کے باغ میں تھا اور آپؐ نے علیؑ کو طلب کیا جب ہم باغ کے آخری کنارے پر پہنچے تو علیؑ ظاہر ہوئے پس آپؐ نے علیؑ کیطرف دیکھا وہ زمین میں کام کر رہے تھے اور آپؑ کا چہرہ مبارک غبار آلود تھا کہ آپؐ

https://www.shiabookspdf.com

نے فرمایا کمینے لوگوں کو کیا ہے کہ وہ تمہیں ابو تراب نہ کہیں میں نے علیؑ کو دیکھا ان کا چہرہ مبارک سرخ تھا اور ان کا رنگ تبدیل ہو گیا اور وہ اس پر شدید ہو گئے تو نبیؐ نے فرمایا اے علیؑ کیا تو راضی نہیں ہے فرمایا ہاں یا رسول اللہؐ پس آپؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تو میرا بھائی، میرا وزیر، میرا خلیفہ میرے بعد میرے اہل میں سے ہے تو میرے دین کا قاضی اور میرا ذمہ ادا کرنے والا ہے جس نے تجھ سے زندگی میں محبت کی تو جنت اس کے لیے لکھ دی گئی ہے اور جس نے میرے زندگی کے بعد تجھ سے محبت کی تو اللہ نے اس کے لیے امن امان کی مہر لگا دی اور جس نے تیری زندگی کے بعد تجھ سے محبت کی تو اللہ نے اس کے دین و دنیا میں امن و امان کی مہر لگا دی اور بڑی مصیبت والے دن (قیامت) میں بھی امن کی مہر لگا دی اور اے علیؑ جو تجھ سے بغض کی حالت میں مرا پس اے علیؑ وہ جہالت اور کفر کی موت مرا اللہ اس کا حساب لے گا۔

قطان نے ابن ذکریا القطان سے اس نے ابن حبیب سے اس نے ابن بہلول سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابوالحسن سے اس نے سلیمان بن مہران سے اس نے عبایہ بن ربعی سے روایت کی ہے کہ میں نے عبداللہ بن عباس سے کہا کہ رسول اللہؐ نے علیؑ کو ابو تراب کنیت کیوں دی؟ اس نے کہا کیوں کہ وہ زمین کے مالک اور اس کے اہل پر رسول اللہؐ کے بعد حجت ہیں اور ان کی ہی وجہ سے زمین کی بقاء ہے اور انہی کی وجہ سے زمین کا سکون ہے میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا کہ جب قیامت کا دن ہو گا اور کافر دیکھے گا اسے جو اللہ نے علیؑ کے شیعہ کے لیے جزاء و ثواب تیار کر رکھا ہو گا تو وہ کہے گا (اے کاش میں ترابی ہوتا) یعنی میں علیؑ کا شیعہ ہوتا اور اسی کے بارے میں اللہ کا قول ہے کہ (اور کافر کہے گا کہ اے کاش میں تراب ہوتا)

https://www.shiabookspdf.com

میں نے اپنے باپ سے اس نے علی سے اس نے اپنے آباء سے اس نے برقی سے اس نے ابو قتادۃ القمی سے مرفوعاً ابو عبداللہ الصادقؑ سے روایت کی ہے اور اسی طرح کی روایت ہم نے قطان سے اس نے ابن ذکریا سے اور آخر تک جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں یہ روایت کی ہے کہ اس آیت کا نزول علیؑ کے ابو تراب ہونے کی وجہ تسمیہ ہے کیونکہ ان کے شیعہ ان کے احکامات پر عمل کرنے کی وجہ سے ترابی کا نام دیئے جائیں گے جیسا کہ آیت میں مذکور ہے اور آپؑ کو ان کے آقا و قائد اور ان کے امور کے مالک ہونے کی وجہ سے انہیں ابو تراب کا نام دیا گیا اور یہ ان کے ابو تراب ہونے کی شہادت کے لیےؑ ہے یا انہوں نے یہ وصف انہیں ان کی مدح کی جہت سے دیا ہو نہ کہ ایسے جیسے ناصبی کہ ان پر اللہ کی لعنت ہو کہتے ہیں جس طرح کہ وہ آپؑ کی شان گھٹانے کے لیے یہ صفت دیتے ہیں پس آیت میں مراد یہ ہے کہ اے کاش میں ترابی ہوتا اور باپ جو ہوتا ہے وہ نسب میں عمومی طور پر مسلسل آتا ہے اور تراب سے جو آیا ہے وہ محذوف ہے جس طرح کہ تمیم اور قریش ان کے بیٹوں کے لیے آتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپؑ کے مصحف میں یہ اتربیاء ہی ہوں جس طرح بعض روایات میں ہے کہ اے

کاش میں ترابی ہوتا۔

علی بن عیسیٰ نے جو مسجد کوفہ میں مجاور تھے اس نے علی بن محمد بن نبدار سے اس نے اپنے والد سے اس نے محمد بن علی المقری سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے مالک بن عطیہ سے اس نے ثویر بن سعید سے اس نے اپنے باپ سے اس نے سعید بن علاقہ سے اس نے حسن بصری سے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ منبر کوفہ پر تشریف لائے اور فرمایا اے لوگو! مجھے نسب دو پس جو مجھے جانتا ہے وہ مجھے نسب دے ورنہ میں خود کو نسب دوں گا میں زید بن عبد مناف بن عامر بن عمرو بن المغیرہ بن زید بن کلاب ہوں تو ابن الکواء کھڑا ہوا اور آپؑ سے کہا یہ کیا ہے ہم اس کے علاوہ آپؑ کا نسب نہیں جانتے کہ آپؑ علیؑ ابن ابی طالبؑ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف بن قصی بن کلاب ہیں تو آپؑ نے فرمایا کہ میرے باپ نے اپنے دادا قصی کے نام پر مجھے زید کا نام دیا اور میرے باپ کا نام عبد المناف ہے پس کنیت اسم پر غالب آگئی اور عبد المطلب کا نام عامر تھا پس لقب نام پر غالب آگیا اور ہاشم کا نام عمرو تھا پس لقب نام پر غالب آگیا اور عبد المناف کا نام مغیرہ تھا پس لقب نام پر غالب آگیا اور قصی کا نام زید تھا پس عربوں نے ان کے مکہ سے دور شہر میں جمع ہونے کی وجہ سے ان کو قصی کا نام دیا پس لقب نام پر غالب آگیا۔

https://www.shiabookspdf.com

ابو حامد احمد بن حسین نے عبد المومن بن خالف سے اس نے حسن بن مہران اصفہانی سے اس نے حسن بن حمار سے اس نے ابو القاسم بن ابان سے اس نے ابو بکر الهذلی سے اس نے حسن بن ابی الحسن بصری سے اس جیسی ہی روایت کی ہے اور اس کے آخر میں یہ اضافہ کیا ہے کہ عبد المطلبؑ کے اس نام میں ان میں سے عبد المطلب، شیبہ اور عامر ہیں۔

اور تین اسناد کے ساتھ امام رضاؑ سے روایت ہے آپؑ نے اپنے آباء علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے علیؑ اللہ نے تجھے تیرے اہل، تیرے شیعہ اور تیرے شیعوں سے محبت کرنے والوں اور تیرے شیعوں سے محبت رکھنے والوں سے محبت رکھنے والوں کو معاف کر دیا ہے میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ تم الانزع البطین ہو یعنی شرک سے دور اور علم سے بھرا ہوا۔ منصوری سے اس نے اپنے باپ کے چچا سے اس نے ابو الحسنؑ الثالث سے انہوں نے اپنے آباءؑ سے اسی طرح کی روایت کی ہے خدری نے کہا کہ الانزع کے معنی ہیں کہ جس کے بال پیشانی سے اوپر اور سر کے آگے سے نہ ہوں اسے الانزع کہا جاتا ہے۔

الانزع البطین: اس کے معنی شرک سے دور اور شکم کا علم اور ایمان سے بھرا ہونا ہے القطان نے ابن زکریا القطان سے اس نے ابن حبیب سے اس نے ابن بہلول سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابو الحسن العبدی سے اس نے سلیمان بن مہران سے ان نے عبایہ بن ربعی سے کہا کہ ایک آدمی ابن عباسؓ کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ مجھے الانزع البطین علیؑ ابن ابی طالبؑ کے بارے میں بتاؤ کہ لوگوں نے

ان کے بارے میں اختلاف کیا ہے تو ابن عباسؓ نے اس سے کہا اے شخص تو مجھے اس شخص کے بارے میں پوچھتا ہے کہ رسول اللہؐ کے بعد اس سے افضل روئے زمین پر چلنے والا کوئی اور نہیں ہے اور وہ رسول اللہؐ کے بھائی ان کے چچازاد ان کے وصی ان کے خلیفہ ہیں اور بے شک وہ شرک سے دور اور علم سے بھرے ہوئے ہیں اور میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو کل کی نجات چاہتا ہے تو وہ آج علیؑ کے دامن کو یعنی انزع کے دامن کو پکڑ لے۔

ابراہیم بن ہاشم نے عمرو بن عثمان سے اس نے عمرو بن البرید سے اس نے ابو عبد اللہ الصادقؑ سے روایت کی ہے میں اس دن امام صادقؑ کے پاس تھا کہ جس دن آپؑ نے فرمایا کہ ایک آدمی جو کہ لمبی کھجور کی مانند تھا وہ رسول اللہؐ کے پاس آیا اس کا نام ہام بن فیم تھا اس نے رسول اللہؐ سے درخواست کی کہ اس کو قرآن کی تعلیم دیں آپؐ نے علیؑ سے فرمایا اے علیؑ اس کو سکھاؤ اور اس کے ساتھ ملو تو ہام نے کہا اے اللہ کے رسولؐ یہ کون ہیں؟ جسے آپؐ نے مجھے سکھانے کا حکم دیا ہے اور ہم گروہ جنات ہم سوائے نبیؑ اور نبی کے وصی کے کسی کی پیروی نہیں کرتے تو نبی اکرمؐ نے فرمایا اے ہام تو نے آدمؑ کا وصی کسے پایا اس نے کہا شیث بن آدمؑ کو آپؐ نے فرمایا تم نے نوحؑ کا وصی کسے پایا اس نے جواب دیا سام بن نوحؑ کو آپؐ نے پوچھا تم نے ابراہیمؑ کا وصی کسے پایا اس نے جواب دیا اسحاق بن ابراہیمؑ کو آپؐ نے فرمایا تم نے موسیٰؑ کا وصی کسے پایا اس نے کہا یوشع بن نون کو آپؐ نے فرمایا تم نے عیسیٰؑ کا وصی کسے پایا اس نے کہا شمعون بن حمون کو جو کہ مریمؑ کا چچازاد تھا رسول اللہ اس سے فرمایا کیا یہ انبیاء کے اوصیاء نہیں تھے تو اس نے کہا یا رسول اللہؐ یہ دنیا کے زاہد ترین لوگ تھے اور ان میں سے رغبت شدہ تھے اللہ کی طرف سے آخرت میں تو نبیؐ نے فرمایا تم نے محمدؐ کا وصی کسے پایا ہام نے کہا وہ الیاء محمدؐ کا چچازاد ہے آپؐ نے فرمایا وہ علیؑ ہے میرا وصی، میرا بھائی وہ لوگوں میں سے زاہد ترین ہے دنیا میں اور اللہ میں اللہ کا مرغوب ہے ہام نے امیر المومنینؑ کو سلام کیا اور آپؑ سے سورتیں سیکھی پھر اس نے کہا مجھے ان سورتوں کے بارے میں بتائیں کہ میں ان سے نماز پڑھوں آپؑ نے فرمایا ہاں اے ہام قرآن کا تھوڑا قرآن کا زیادہ ہے پھر اس نے رسول اللہؐ اور امیر المومنینؑ کو سلام کیا اور چلا گیا اور اس کے بعد نہیں دیکھا گیا یہاں تک کہ رسول اللہؐ اس دنیا سے تشریف فرما گئے پھر جنگ صفین میں یوم ھریر کے دن وہ امیر المومنینؑ کے پاس جنگ میں آیا اور آپؑ سے کہا اے وصی محمدؐ ہم نے انبیاء کی کتب میں پایا کہ جس کے سر کے آگے سے بال نہیں ہیں اور جو محمدؐ کا وصی ہے وہ لوگوں میں سے سب سے بہترین ہے اپنے سر سے کپڑا ہٹائیے پس آپؑ نے اپنے سر مبارک سے اپنا عمامہ ہٹایا اور فرمایا اے ہام اللہ کی قسم میں وہی ہوں۔

تاریخ بلاذری میں ابو سنجیلہ نے کہا ہے کہ میں اور سلمان ربدہ سے گزرے ابوذرؓ کے پاس گئے تو ابوذرؓ نے کہا کہ عنقریب فتنہ برپا ہوگا اگر تم اس کو پاؤ تو تم اللہ کی کتاب اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی پیروی کرنا بے شک میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا کہ علیؑ وہ پہلا ہے جو

https://www.shiabookspdf.com

مجھ پر ایمان لایا اور قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کرے گا اور وہ مومنوں کا سردار ہے۔
اور نبیؐ نے فرمایا کہ اے علیؑ تم مومنین کے سردار اور ظالموں کے سردار کا مال ہو۔
ابوالفرج: حدیث میں بیان کیا ہے کہ معلی بن طریف نے کہا کہ تمہارے پاس اللہ کے اس قول کے بارے میں کیا ہے کہ تمہارے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی (النحل) تو بشار نے کہا اس سے مراد پابند مکھی ہے اس نے کہا افسوس ابو معاذ النحل سے مراد بنو ہاشم ہیں ان کے پاس لوگوں کے لیے شفاء ہے یعنی علم ہے۔
امام رضاؑ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ علیؑ اس کا امیر ہے تو امیر کا نام النحل ہوا اور کہا جاتا ہے کہ نبیؐ کا ایک لشکر سے آمنا سامنا ہوا قلعہ بنی تغل میں تو اہل قلعہ نے ان سے جنگ کی یہاں تک کہ ان کا اسلحہ ختم ہو گیا پس انہوں نے ان کی طرف مکھیوں یا بھڑوں کا چھتہ پھینک دیا تو نبیؐ کا لشکر اس سے عاجز آگیا پس امیر المومنینؑ آ گئے اور مکھیاں ان کے قابو میں آ گئیں اس لیے آپؑ کا نام امیر النحل پڑا اور کہا جاتا ہے کہ آپؑ نے غار میں مکھیوں کا چھتہ پایا پس علیؑ نے اس کا قصد کیا اور اس سے بہت سارا شہد نکال لیا پس اس لیے رسول اللہؐ نے امیر النحل اور یعسوب کا لقب دیا اور جناب امیرؑ آخرت کے سردار (یعسوب الاخرۃ) ہیں اور یہ شرف میں ہے اور یعسوب شہد کی مکھیوں کا تذکرہ ہے اور ان کا سردار ہے اور تمام مکھیاں ان کی اتباع کرتی ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

جزری نے کہا: الیعسوب سے مراد سردار، رئیس اور پیشوا ہے اور اس کی اصل مکھیوں کی انتہاء ہے اور میں نے ابن اسعور کے صحیفے میں آٹھ مقامات پر علیؑ کا نام دیکھا اور میں نے کتاب الکافی میں دس مقامات پر آپؑ کا نام دیکھا اس کی تفصیل یہ ہے۔
ابو بصیر نے ابو عبداللہ الصادقؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (کہ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی (علیؑ اور اس کے بعد اماموںؑ کی ولایت کے بارے میں) پس وہ عظیم کامیابی پر فائز ہو) اس طرح نازل ہوئی (اصول کافی)
ابو بصیر نے ابو عبداللہ الصادقؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (کہ تم عنقریب اسے جان جاؤ گے کہ کھلی گمراہی میں کون ہے) اے جھوٹوں کے گروہ کہ تمہارے پاس میرے رب کا حکم آچکا ہے علیؑ اور اس کے بعد آئمہؑ کے بارے میں اس طرح نازل ہوئی ہے (اصول کافی)

ابو بصیر نے ابو عبداللہ الصادقؑ سے روایت اللہ کے اس قول کے بارے میں کی ہے (کہ سائل نے واقع ہونے والے عذاب کا سوال کیا کافروں کے لیے علیؑ کی ولایت کے بارے میں جو ان سے دور ہونے والا نہیں ہے) پھر عمار بن مروان نے منخل سے اس نے آپؑ سے روایت کی ہے کہ جبرائیلؑ یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے (اے لوگو جنہیں کتاب دی گئی اس پر ایمان لاؤ جو ہم نے اپنے بندے پر

علیؑ کے بارے میں نازل کی ہے وہ نور مبین ہے) (اصول کافی)

جابر نے امام صادقؑ سے روایت کی ہے کہ اس آیت کو جبرائیلؑ حضرت محمدؐ پر اس طرح لے کر نازل ہوئے (پس اکثر لوگ اکڑ گئے علیؑ کی ولایت سے مگر وہ کافر ہیں) (اصول کافی)

جابر نے امام صادقؑ سے روایت کی ہے کہ اس آیت کو جبرائیلؑ یوں لے کر نازل ہوئے (اگر وہ اس طرح کریں کی جس طرح انہیں علیؑ کے بارے میں نصیحت کی جاتی ہے تو یہ ان کے لیے بہتر ہے) (اصول کافی)

اور آپؑ سے ہی روایت ہے کہ جبرائیلؑ اس آیت کو یوں لے کر نازل ہوئے (اور کہہ دیجئے کہ حق تمہارے پاس آ پہنچا ہے تمہارے رب کی طرف سے علیؑ کے بارے میں پس جو چاہے ایمان لے آئے پس جو چاہے کفر کرے بے شک ہم نے آل محمدؐ پر ظلم کرنے والوں لے لیے آگ تیار کر رکھی ہے) (اصول کافی)

اور آپؑ سے روایت ہے کہ جبرائیلؑ اس آیت کو یوں لے کر نازل ہوئے (بیشک جن لوگوں نے آلؑ محمدؐ پر ظلم کیا اللہ انہیں ہر گز معاف نہیں کرے گا اور انہیں سوائے جہنم کے راستے کے کسی راستے کی طرف ہدایت نہیں دے گا وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے) (اصول کافی)

https://www.shiabookspdf.com

اور آپؑ سے ہی روایت ہے کہ جبرائیلؑ یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے (اے لوگو رسول تمہارے رب کے طرف سے علیؑ کے بارے میں حق کے ساتھ آئے ہیں تم ان پر ایمان لاؤ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم علیؑ کی ولایت کا انکار کرو گے تو بے شک جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے وہ اللہ ہی کا ہے) (اصول کافی جلد ا صفحہ ۴۲۴)

محمد بن سنان نے امام رضاؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (مشرکوں پر علیؑ کی ولایت بار گراں ہے جس کی طرف تم ان کو بلاتے ہو) اے محمدؐ علیؑ کی ولایت سے اور کتاب محظوطہ میں اسی طرح ہے (اصول کافی جلد ا صفحہ ۴۱۸)

امام ابوالحسنؑ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (ہم نے آپؐ پر یہ قرآن علیؑ کی ولایت کے ساتھ آہستہ آہستہ نازل کیا ہے) اور میں نے اللہ کی نازل شدہ کتاب میں پایا امام باقرؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا (جو انہوں نے اپنی جانوں سے خریدا ہے وہ اس کی نسبت کتنا برا ہے جو اللہ نے اتارا ہے علیؑ کے بارے میں)

اور آپؑ سے ہی اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے کہ (جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے تمہاری طرف علیؑ کے بارے میں کیا اتارا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں)

اور آپؑ سے ہی روایت ہے (وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا علیؑ کی ولایت کے بارے میں وہ طاغوت کے دوست ہیں) فرمایا جبرائیل اس آیت کو لے کر یوں نازل ہوئے اور آپؑ سے ہی اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے (بے شک وہ لوگ اسے کہ جسے ہم نے روشن نشانیوں میں سے اتارا اسے چھپاتے ہیں علیؑ ابن ابی طالبؑ کے بارے میں) آپؑ نے فرمایا جبرائیل یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے۔

عیسیٰ بن عبداللہ نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (اے رسولؐ جو ہم نے تمہاری طرف اتارا ہے اسے پہنچاو علیؑ کے بارے میں اور اگر تم نے یہ نہ کیا تو میں تمہیں دردناک عذاب دوں گا) پس میرے دشمن نے علیؑ کا نام مٹاڈالا۔ التہصذیب اور دعاء الغدیر میں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ھدایت کرنے والے پرہیزگار اور مومنوں کے امیر امامؑ ہیں جن کا تو نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے (بے شک وہ ہمارے نزدیک ام الکتاب میں بلند وحکمت والے ہیں)

اور امام جعفر صادقؑ نے اپنے آباء سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا ایک دن عمر نے رسول اللہؐ سے کہا کہ آپؑ ہر وقت علیؑ سے یہ کہتے رہتے ہیں کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰؑ سے تھی پس اللہ نے ہارون کا ذکر ام القرآن میں کیا ہے اور علیؑ کا ذکر نہیں کیا آپؐ نے فرمایا اے غلیظ اے جاہل تو نے اللہ کو یہ کہتے نہیں سنا کہ یہ علیؑ کا راستہ ہی سیدھا راستہ ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

موسیٰ بن جعفرؑ نے اپنے آباءؑ سے انہوں نے اپنے جد امجدؐ سے روایت کی ہے کہ یہ علیؑ کا راستہ سیدھا راستہ ہے۔

اور روایت جابر میں بھی قرآت اس کے جیسے ہی ہے۔

ابو بکر الشیرازی نے اپنی کتاب میں اسناد کے شعبہ سے اس نے قتادۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے حسن بصری کو اس کی قرات یہ کرتے ہوئے سنا کہ یہ علیؑ کا راستہ سیدھا ہے میں نے کہا اس کے کیا معنی ہیں اس نے کہا یہ علی ابن ابی طالبؑ کا راستہ ہے اور اس کا راستہ سیدھے دین کا راستہ ہے پس ان کی پیروی کرو اور اس سے متمسک رہو یہ واضح ہے جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں ہے۔

ابو بصیر نے امام صادقؑ سے اس خبر کے بارے میں روایت کی ہے کہ ابراہیمؑ نے اللہ سے دعا کی کہ وہ ان کے لیے بعد میں آنے والوں کو سچی زبان بنائیں پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اور ہم نے انہیں اسحاقؑ ویعقوبؑ عطا کئے اور دونوں کو نبیؑ بنایا اور ہم نے انہیں اپنی رحمت سے عطا کیا اور ان کے لیے علی کو لسان صدق بنایا)

اور مصحف ابن مسعود میں ہے علیؑ کے بارے میں حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بارے میں حق کے سوا کچھ نہیں کہتے اور کہا گیا ہے کہ اولاد آدمؑ میں اس سے قبل نہ نام کسی کا نہیں سوائے اس کے کہ کوئی یہ کہے میرا یہ بیٹا علی ہے جس سے مراد بلندی ہے اس کا نام نہیں اور کہا گیا کہ وہ جنگ میں بلند ہو جیسا کہ اللہ کا قول ہے (اور تم اعلون ہو) اور العلی: (جرات منداور تیز رفتار گھوڑا) جو ہر شدید سے زیادہ شدید ہو میں

کہتا ہوں اس کی ذکر کی وجہ جو کہ روایت جابر میں گزری ہے پھر کہا اور کہا گیا کہ یہ اللہ کے اسم سے مشتق ہے اللہ کہ یہ قول کہ وہ العلی العظیم ہے اور کہا گیا کیوں کہ اس کے لیے ہر چیز میں بلندی ہے اسلام کے ساتھ، نسب میں، علم پر، زھد پر، سخاوت پر، جہاد پر، اہل پر، اولاد پر، اور سسرال پر۔

اور ایک روایت میں ہے کہ نبیؐ نے ان کو مرتضیٰ کا نام دیا کیونکہ جبرائیل ان کی طرف نازل ہوئے اور کہا اے محمد بے شک اللہ تعالی نے علیؑ کو فاطمہؑ کے لیے چن لیا ہے اور فاطمہؑ کو علیؑ کے لیے چن لیا ہے۔

اور ابن عباسؓ نے کہا علیؑ تمام معاملات میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی پیروی کرتے تھے اس لیے ان کا نام مرتضیٰ ہے اور جابر الجعفی نے کہا ہے کہ الحیدر اور وہ باریک ترین اشیاء میں بھی دور اندیشی سے کام لینے والے ہیں اور کہا گیا وہ شیر ہیں اور آپؑ نے فرمایا میں وہ ہوں کہ جس کی ماں نے اس کا نام حیدر رکھا ہے۔

ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ جب مسلمان طلحہ سے جنگ کرتے ہوئے بزدلی سے پیچھے ہٹے تو امیر المومنینؑ ان کی طرف بڑھے اس نے کہا تم کون ہو؟ آپؑ نے اپنا نقاب الٹ دیا اور فرمایا میں تلوار ہوں میں علیؑ ابن ابی طالبؑ ہوں۔

اور میں نے اہل تبدیل کے رد میں ایک کتاب دیکھی ہے کہ مصحف امیر المومنینؑ میں ہے اے کاش کہ میں ترابی ہوتا یعنی شیعہ اور کتاب میں جو اللہ نے آل محمدؐ کے دشمنوں کے بارے میں نازل کیا ہے (کہ اس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا) وہ بنی عدہ کا ایک شخص ہوگا اور علیؑ اس کو عذاب دیں گے اور وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کاٹے گا اور العاض یعنی کافر جو بنی تمیم سے ہوگا کہے گا (اے کاش میں تراب ہوتا) یعنی اصحاب علیؑ میں سے ہوتا۔

https://www.shiabookspdf.com

البخاری، مسلم، طبری، ابن البیع، ابو نعیم اور ابن مردویہ سے ہے کہ بعض امراء نے سہل بن سعد سے کہا کہ علیؑ کو گالی دو تو انہوں نے کہا وہ اس سے اکڑ گیا تو اس نے کہا اب تو علیؑ کو گالی دینے سے اکڑ گیا ہے تو کہو کہ اللہ ابو تراب پر لعنت کرے تو اس نے کہا اللہ کی قسم میں نے سنا ہے کہ یہ نام انہیں رسول اللہؐ نے دیا تھا اور ان کا پسندیدہ نام ہے۔

طبری، ابن اسحاق، ابن مردویہ سے روایت ہے کہ عمار نے کہا کہ ہم نبیؐ کے ساتھ غزوۃ العشیرہ میں گئے جب ہم نے راستے میں پڑاؤ کیا تو ہم سو گئے تو ہم نے رسول اللہؐ کے کلام کو جو انہوں نے علی ابن ابی طالبؑ کے لیے فرمایا جب انؑ کو سجدے کی حالت میں ان کا چہرہ مبارک خاک آلودہ دیکھا تو فرمایا آپؑ جانتے ہیں کہ بد بخت کون ہیں؟ بد بخت لوگ دو ہیں ایک احمیر ثمود جس نے ناقہ صالح ذبح کیا اور اس امت کا بد بخت وہ ہے جو اس کو خضاب کرے گا پھر اپنا ہاتھ مبارک علیؑ کی ریش مبارک پر رکھ دیا (مراد قاتل امیر المومنینؑ ابن ملجم لعین)

اور حسنؑ بن علیؑ سے روایت ہے ان سے یہ پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا بے شک اللہ جو بناتا ہے اسے سمجھتا ہے جس طرح کہ ملائکہ کو بناتا ہے ۔اور ہم سے ابوالعلاء الہمدانی نے بیان کیا اسناد کے ساتھ لیث سے اس نے مجاہد سے اس نے ابن عباسؓ سے کہ علیؑ جلال کی حالت میں نکلے پس انہوں نے مٹی کو سرہانہ بنایا اور سو گئے پس رسول اللہؐ نے ان کو پالیا تو جگایا اور فرمایا اٹھو اے ابوتراب جب مہاجر و انصار میں مواخات قائم کی گئی تو آپؑ نے علیؑ کے ساتھ کسی اور کے درمیان رشتہ مواخات قائم نہ کیا تو آپؑ اداس ہو گئے تو رسولؐ نے فرمایا اے علیؑ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ھارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔

اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ ان کی کنیت ابوتراب اس لیے ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کی سب سے پہلے جو مٹی سے سر نکالے گا وہ تم ہو اے علیؑ اور نبیؐ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے جب ہم علیؑ کو امیر المومنین کہتے ہیں تو اس کی مدح کرتے ہیں۔

اور انہیں اسلحہ قریش کہا جاتا تھا اس لیے کہ وہ خورد کو زیادہ سر پر پہنتے تھے۔ خورد: آہنی ٹوپی جو جنگ کے وقت سر پر پہنتے ہیں۔

اور امیر المومنینؑ نے فرمایا میں اللہ کے دشمنوں پر اس کی تلوار اور اس کے دوستوں پر اس کی رحمت ہوں۔

ابن البیع نے اصول حدیث اور خرکوشی نے نبیؐ کے شرف میں اور شیرویہ نے الفردوس میں اپنی اسناد کے ساتھ روایت کی ہے کہ حسنؑ و حسینؑ نبیؐ کی زندگی میں یہ کہتے تھے اے اس کے باپ اور حسنؑ کہتے تھے یا ابوالحسینؑ اور حسینؑ کہتے تھے یا اباالحسنؑ جب رسول اللہؐ وفات پا گئے تو تب انہوں نے آپ کو اے ہمارے باپ کہہ کر پکارا اور امیر المومنینؑ سے روایت ہے کہ مجھے حسنؑ اور حسینؑ نے باپ کہہ کی نہیں پکارا جب تک کہ رسول اللہؐ وفات نہیں پا گئے۔

https://www.shiabookspdf.com

اور کہا گیا کہ ابوالحسن، حسنؑ کے نام سے مشتق ہے۔ النظنزی نے الخصائص میں داؤد بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ میں نے ایک بزرگ کو خچر پر دیکھا کہ لوگ اس سے دہشت زدہ تھے میں نے کہا یہ کون ہے؟ وہ کہنے لگے یہ شاہ عرب ہے یہ علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔ صاحب کتاب الانوار نے کہا ہے کہ ان کے لیے اللہ کی کتاب میں تین سو نام ہیں جو احادیث میں ہیں۔ اور اہل آسمان انہیں شمساطیل کہتے ہیں اور زمین میں جمعائیل اور لوح میں قنسوم اور قلم میں منصوم اور عرش پر معین اور رضوان جنت کے ہاں امین اور حور عین کے نزدیک اصب اور مصحف ابراہیمؑ میں حزبیل اور عبرانی میں بلقیاطیس اور سریانی میں شروحیل اور تورات میں ملیا اور زبور میں اریا اور انجیل میں بریا اور صحیفوں میں حجر العین اور قرآن میں علیا اور نبیؐ کے نزدیک ناصر اور عرب کے ہاں ملیا اور ہندوؤں کے ہاں کبکرا اور لنکرا کہا گیا اور روم کے ہاں بطرس اور ارمن کے ہاں فریق اور کہا گیا اطفاروس اور صقلاب کے ہاں فیروق اور فارس کے ہاں فیروز کہا گیا اور ترک کے ہاں شبیرا وغیرہ کہا گیا راجا اور خزر کے ہاں برین اور نبط کے ہاں کریا اور دیلم کے ہاں نبی اور زنج کے ہاں حبین اور شیاطین کے ہاں مدمر اور مشرکین

کے ہاں سرخ موت اور مومن کے ہاں سفید بادل اور ان کے والد کے نزدیک حرب اور کہا گیا ظہیر اور ان کی والدہ کے ہاں حیدرہ اور کہا گیا اسد اور ان کے ظئرؑ کے نزدیک میمون اور اللہ کے ہاں علیؑ ہے۔

اور متوکل نے زید بن حارث المجنون سے علیؑ کے بارے میں پوچھا تو اس نے حروف تہجی کے اعتبار سے کہا کہ وہ اللہ کا عدل واحسان کیساتھ امر ہیں اللہ کے ادیان کے علوم کو کھولنے والے ہیں اور قرآن کی سورتوں کو تلاوت کرنے والے ہیں شیاطین کے پردے لیے لیے ثاقب، قرآن کے احکام کو جمع کرنے والے، انسانوں اور جنوں کے درمیان حاکم، ہر جھوٹ اور بہتان سے دور، جو وضاحت مانگے اس کے لیے دلیل، اپنے رب کا پوشیدہ اور اعلانیہ ذکر کرنے والے، اپنے رب کی طرف رات کی تاریکی میں رغبت کرنے والے، بغیر نقصان کے بھاری، عورتوں کے پردوں کے ڈھانپنے والے، اللہ واحد کے احسان کے شکر کرنے والے، لڑائی جھگڑے کے دن صبر کرنے والے، اپنی تلوار سے سروں کو کاٹنے والے، سرکشوں اور کافروں پر غلبہ پانے والے، جس کا علم اہل زمانہ پر بلند ہے، بہادروں پر اللہ کی مدد سے غلبہ پانے والے، سروں اور جسموں کو شگافتہ کرنے والے، قوی اور مضبوط اعضاء والے، اللہ کے اوامر کا لازم وملزوم، بہترین عورت سے تزویج یافتہ، ایمان سے پیار رکھنے والے کا ولی، دلیل مانگنے والے کی ہدایت حق کی طرف کرنے والے، جو احسان سے مانگے اسے آسانیاں دینے والے۔

https://www.shiabookspdf.com

حمیدی نے الجامع بین الصحیحین میں متفق علیہ حدیث نمبر ۲۱ میں مسند سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی سہل بن سعد کے آیا اور کہا فلاں امیر مدینہ علیؑ کا منبر پر ذکر کرتا ہے اس نے پوچھا وہ کیا کہتا ہے؟ اس آدمی نے کہا وہ انہیں ابوتراب کہتا ہے پس سہل مسکرایا اور کہا یہ نام تو اللہ کے نبیؐ نے ان کو دیا تھا اور یہ ان کا محبوب ترین نام ہے پس حدیث کی عظمت جاننے کے لئے میں نے کہا اے ابوعباس یہ کیسے ہوا اس نے کہا علیؑ فاطمہؑ کے پاس گئے اور پھر وہاں سے نکلے اور مسجد میں لیٹ گئے پس رسول اللہؐ نکلے اور دیکھا کہ ان کی چادر ان کے پشت سے ڈھل گئی ہے اور ان کی پشت پر مٹی لگی ہوئی ہے آپؐ ان کی پشت سے مٹی ہٹا رہے تھے اور فرمارہے تھے اور دو مرتبہ فرمایا بیٹھ جاؤ اے ابوتراب۔

مسند احمد بن حنبل میں عبداللہ بن احمد نے اپنے والد سے اس نے علی بن بحر سے اس نے عیسیٰ بن یونس سے اس نے محمد بن اسحاق سے اس نے یزید بن محمد بن خثیم المحاربی سے اس نے محمد بن خثیم بن زید سے اسنے عمار بن یاسر سے روایت کی ہے کہ میں اور علیؑ غزوہ ذوالعشیرہ میں ساتھ تھے جب رسول اللہؐ وہاں اترے اور وہاں ٹھہرے ہم نے بنی مدلج میں سے لوگ دیکھے کہ وہ اپنے چشمے کے قریب کھجور کے باغ میں کام کررہے ہیں علیؑ نے فرمایا اے ابوالقیظان آؤ ہم ان کو دیکھیں وہ کیسے کام کرتے ہیں پاس ہم ان کے پاس آئے اور کچھ وقت ان

کے کام کی طرف دیکھا پھر ہم پر نیند طاری ہو گئی پس میں اور علیؑ کھجوروں کے باغ کی طرف نکل گئے اور لیٹ گئے پھر ہم نے مٹی جمع کی اور سو گئے پس اللہ کی قسم ہم کو تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ رسول اللہؐ ہمیں حرکت دے رہے تھے اور ہمیں اس گھاس والی زمین سے اٹھا رہے تھے اس دن رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا اے ابو تراب کیونکہ ان پر مٹی تھی فرمایا میں تم دونوں کو دو بدبخت لوگوں کے متعلق بتاؤں؟ ہم نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہؐ، آپؐ نے فرمایا قوم ثمود کا شخص جس نے ناقہ صالحؑ ذبح کیا اور دوسرا جو اے علیؑ وہ جو تیرے سر پر ضرب لگائے گا یہاں تک کہ اس سے تیری ریش مبارک خون سے خضاب ہو جائے گی۔

اور مناقب فقیہ ابوالحسن بن المغازلی سے پہلی حدیث روایت ہے کہ مسند احمد بن حنبل سے ہے، احمد بن محمد بن عبدالواہاب نے مرفوعاً عمار سے روایت کی ہے اور دوسری وہ ہے جسے بخاری نے روایت کیا ہے جو کہ روایت السید نے جو حمیدی سے روایت کی ہے اس کے موافق ہے پس اس نے یحییٰ اس نے محمد بن الصلت سے روایت کی ہے بخاری میں یہ دوسری روایت ہے اور تیسری روایت صحیح مسلم سے ہے جو کہ قاضی ابویوسف بن رباح سے مرفوعاً سہل بن سعد سے مروی ہے۔

میں کہتا ہوں ابن الاثیر نے جامع الاصول عن الصحیحین سے حمیدی کی سی روایت ابو تراب کے وجہ تسمیہ میں کی ہے اور ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں کہا ہے وہ ابوالحسن علی بن ابی طالبؑ ہیں ان کا نام عبد مناف بن عبدالمطلب اور عبدالمطلب کا نام شیبہ بن ہاشم ہے اور ہاشم کا نام عمرو بن عبد مناف ہے اور ان کی کنیت ابوالحسن غالب ہے اور ان کا بیٹا حسنؑ ان کو رسول اللہؐ کی زندگی میں ابوالحسین کہہ کر پکارتے تھے اور انہیں حسینؑ ابوالحسن کہہ کر پکارتے تھے اور وہ ان کو یہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ ان دونوں کے باپ ہیں جب رسول اللہؐ وفات پا گئے ان دونوں نے انہیں اپنا دونوں کا باپ کہہ کر پکارا اور رسول اللہؐ نے انہیں ابو تراب کی کنیت دی انہیں سویا ہوا پایا مٹی میں انکی چادر ان سے گر گئی پس آپؐ آئے یہاں تک کہ ان کے سر کے پاس بیٹھے اور ان کو جگایا اور ان کی پشت سے مٹی صاف کرنا شروع کی اور ان سے کہہ رہے تھے بیٹھ جاؤ بے شک تم ابو تراب ہو ان کو سب سے زیادہ یہ کنیت پسند تھی اور جب ان اس سے پکارا جاتا تھا تو وہ خوش ہو جاتے تھے پس بنوامیہ کے خطباء اس کنیت سے انہیں منبروں سے گالیاں دیتے تھے انہوں نے اسے ان کے لیے نقص اور عیب بنا ڈالا جس طرح کہ حسن بصری نے کہا ہے اور ان کا پہلا نام جو ان کی ماں نے رکھا تھا (حیدرہ) ان کے باپ کے نام یعنی اسد بن ہاشم کے نام پر تھا اور حیدرؑ کے معنی اسد کے ہیں پس ان کے باپ نے ان کا نام تبدیل کر دیا اور ان کا نام علیؑ رکھا اور کہا گیا ہے کہ قریش آپؑ کو حیدرؑ کا نام دیتے تھے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور اس پر اس دن کا واقعہ جب آپؑ مرحب کے مقابلے میں یہ رجز پڑھتے ہوئے گئے اور مرحب نے کہا (میں وہ ہوں کہ جس کی ماں نے اس کا نام مرحب رکھا ہے) آپؑ نے جواباً فرمایا (میں وہ ہوں جس کی ماں نے اس کا نام حیدرؑ رکھا

https://www.shiabookspdf.com

ہے) دلالت کرتا ہے کہ انہیں رسول اللہؐ کی زندگی میں ہی امیر المومنین کالقب دے دیا گیا تھامہاجرین وانصار انہیں اس نام سے مخاطب کرتے تھے رسول اللہ کا یہ کہنا کہ (آپؑ دین کے سردار اور ظالم کے سردار کامال ہیں) اور دوسری روایت میں کہ (یہ مومنین کا سردار اور روشن پیشانی والوں کا قائد ہے) اور یعسوب سے مراد مذکر شہد کی مکھی اور اس کا امیر ہے یہ دونوں روایتیں احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں روایت کی ہیں اور اپنی کتاب فضائل صحابہ میں بھی اور اس کو الحافظ ابونعیم الاصفہانی نے اپنی کتاب حلیۃ الاولیاء میں بھی روایت کیا ہے اور وہ رسول اللہؐ کی وفات کے بعد وصی رسول اللہؐ پکارے گئے ان کی وصائیت ارادی کی وجہ سے ہمارے اصحاب اس کا انکار نہیں کرتے مگر وہ کہتے ہیں کہ وہ وصیت خلافت کی نہیں تھی بلکہ بعد میں آنے والی نئی باتوں کی تھی جن سے ان کو دوچار ہونا تھا

(۱) ہم آنے والی روایات میں یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ رسول اللہؐ کی زندگی میں انہیں امیر المومنینؑ کہا جاتا تھا۔

(۲) شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید المعتزلی

میرا سوال ہے کہ آنیوالے نئے حادثات سے کیا مراد ہے؟ جو نبیؐ کے بعد ہوں گے اگر یہ دین کے متعلق تھے اور اس کے تمام ہونے کے بارے میں تھے تو یہ نص قرآنی کے خلاف ہیں جس طرح کہ ظاہر ہے اور اگر یہ مسلمانوں کے امور کی دیکھ بھال اور دین کے احکامات کی دیکھ بھال میں اور ان کے درمیان ان کے نفاذ کے متعلق تھے تو اس کا معنی خلافت ہے لیکن تعصب اور عناد دونوں چیزیں حق کو پہچاننے سے روکتی ہیں اور اس کے اقرار سے روکتی ہیں اللہ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۳

آپؐ کا نسب اور آپؐ کے والدین کے احوال (علیہم السلام)

میں کہتا ہوں کہ ان دونوں کے فضائل احوال عبدالمطلبؑ کے باب میں اور احوال عبداللہؑ و آمنہؑ کے باب میں گزر چکے ہیں
https://www.shiabookspdf.com
ابن المتوکل نے محمد العطار سے اس نے سویل سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے عمرو بن ثابت سے اس نے حبیب بن ابی ثابت سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ اپنے چچا ابو طالبؑ کے پاس آئے اور وہ کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے تو آپؐ نے فرمایا اے چچا آپؑ نے میری یتیمی میں میری کفالت کی اور مجھے بچپن میں پالا اور میری جوانی میں میری مدد کی پس اللہ میری طرف سے آپ کو بہترین جزاء عطا فرمائے پھر علیؑ کو ان کے غسل کا حکم دیا۔

العطار نے اپنے والد سے اس نے ابن عیسیٰ سے اس نے حسین بن سعید سے اس نے علی بن جعفر سے اس نے محمد بن عمر البحر جانی سے روایت کی ہے کہ امام صادق جعفر بن محمدؑ نے فرمایا کہ پہلی جماعت تھی کہ رسول اللہؐ نماز پڑھتے تھے اور امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ ان کے ساتھ تھے ابو طالبؑ اور جعفرؑ ان کی ہمت بڑھاتے تھے اور فرماتے تھے اے بیٹے اپنے بازو اپنے چچا زاد کے ساتھ ملاؤ (یعنی جعفرؑ سے کہا) جب رسول اللہؐ نے انہیں اپنے ساتھ محسوس کیا تو ان دونوں سے تھوڑا آگے بڑھ گئے اور ابو طالبؑ خوش ہوتے ہوئے چلے گئے اور وہ کہہ رہے تھے کہ بے شک علیؑ اور جعفرؑ میرا مضبوط سہارا ہیں زمانے کی مصیبت اور پریشانی کے وقت اللہ کی قسم میں نبی کو تنہا نہیں چھوڑوں گا اور نہ ان کو میری اعلیٰ حسب والی اولاد میں سے کوئی تنہا چھوڑے گا تم دونوں ان کو مت چھوڑو اور دونوں اپنے چچا کے بیٹے کی

مدد کرو میری ماں اور باپ کا بھائی ان میں سے ہے اور فرمایا پہلی جماعت اس دن ہوئی تھی میں کہتا ہوں اسے السید نے الطرائف میں ابو ہلال العسکری سے پہلی دو حدیثوں کی مانند روایت کیا ہے۔

وضاحت: (اپنے بازو اپنے چچازاد کیساتھ ملاؤ) جس طرح کہ یہ ہلکا سا حکم تھا کہ تم تلاوت کرو یعنی ان کا بازو مکمل کرو بے شک امیر المومنینؑ ان کا ایک بازو تھے اور ان کے ذریعے (یعنی جعفرؑ کے ذریعے) دونوں بازو مکمل ہونے تھے اور یہ شدت کی طرف بھی اشارہ ہے بے شک بازو جانب اور طرف کا معنی بھی دیتا ہے اور پہلا زیادہ واضح اور ظاہر ہے۔

امام صادقؑ نے اپنے آباء علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ ایک دن امیر المومنینؑ صحن میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ ان کے گرد جمع تھے پس ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا اے امیر المومنینؑ کہ آپؑ کو اللہ نے اتنا مقام دیا ہے اور آپؑ کے والد آگ میں عذاب دیئے جائینگے تو امیر المومنینؑ نے فرمایا خاموش ہو جاؤ اس اللہ کی قسم جس نے محمدؐ کو نبیؐ بنا کر مبعوث کیا اگر میرے باپ ہر گناہ گار کی شفاعت کریں تو اللہ ان کی شفاعت قبول کرے گا میرا باپ عذاب دوزخ میں ہو اور اس کا بیٹا جنت و دوزخ تقسیم کرنے والا ہو؟ اس اللہ کی قسم جس نے محمدؐ کو نبی بنا کر مبعوث کیا بے شک میرے والد کا نور قیامت والے دن تمام مخلوق کے نور کو بجھادے گا سوائے پانچ نوروں کے نور محمدؐ، میرے نور، فاطمہؑ کے نور اور حسنؑ و حسینؑ کے نور اور حسینؑ کی اولاد میں سے نو نوروں کے، بے شک میرے والد کا نور ہمارے نوروں میں سے ہے جسے اللہ نے آدمؑ کی خلقت سے ہزار سال پہلے خلق کیا۔

https://www.shiabookspdf.com

حسین بن عبید اللہ نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن ہمام سے انہوں نے علی بن الحسین الھمدانی سے انہوں نے محمد البرقی سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے مفضل بن عمر سے انہوں نے آپؑ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

وضاحت: شیخ کی روایت ان کے اس قول کے بعد (میرے نور کو اور فاطمہؑ کے نور کو اس کو ملا کر یہ پانچ نور ہیں جبکہ اگر علیؑ و محمدؐ کا نور ایک ہے اور اسی طرح حسنؑ و حسینؑ کا نور ایک ہے اور اس طرح نور کے برابر ہونے میں عدم توسط ہے اور احتمال ہے کہ ان کا قول ہو اور (نو نوروں کے سوا) جو کہ پانچ پر معطوف ہے۔

ابن مسرور نے محمد الحمیری سے اس نے اپنے باپ سے اس نے برقی سے اس نے اپنے باپ سے اس نے خلف بن حمار سے اس نے ابوالحسن العبدی سے اس نے اعمش سے اس نے عالعیہ بن ربعی سے اس نے عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ علیؑ ایک دن روتے ہوئے رسول اللہؐ کے پاس آئے اور وہ کہہ رہے تھے (انا للہ وانا الیہ راجعون) تو رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا اے علیؑ خاموش ہو جاؤ تو علیؑ نے فرمایا یا رسول اللہؐ میری ماں فاطمہؑ بنت اسد وفات پا گئی ہیں کہا کہ نبیؐ روئے اور کہا اے علیؑ اللہ تیری ماں پر رحم فرمائے جبکہ اگر وہ تیری ماں تھی تو

میری بھی ماں تھی میرا یہ عمامہ اور میرے یہ لباس لے ان کو اس کا کفن دو اور عورتوں کو حکم دے کہ ان کو اچھا غسل دیں اور ان کو مت نکالنا یہاں تک کہ میں آجاؤں ان کا معاملہ میری طرف ہے کہا کہ کچھ دیر کے بعد رسول اللہؐ آئے اور علیؑ کی ماں فاطمہؑ کو گھر سے اٹھایا اور نبیؐ نے ان کی نماز جنازہ ایسے پڑھی کہ پہلے کبھی کسی کی نہ پڑھی تھی پھر اس پر چالیس تکبیریں پڑھی پھر قبر میں داخل ہوئے اور لیٹ گئے پھر انہوں نے علیؑ سے کہا داخل ہو جاؤ اور حسنؑ سے کہا داخل ہو جاؤ پس وہ دونوں قبر میں داخل ہوئے جب وہ اس چیز سے کہ جس کے لیے ان کی ضرورت تھی فارغ ہو گئے پھر فرمایا اے علیؑ نکل جاؤ اے حسنؑ نکل جاؤ پس وہ دونوں نکل گئے پھر نبیؐ بڑھے یہاں تک کہ ان کے سر کے پاس پہنچ گئے پھر فرمایا اے فاطمہؑ میں محمدؐ اولاد آدمؑ کا سردار اور فخر ہوں اگر تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے منکر نکیر آئیں اور تجھ سے پوچھیں تو تو کہہ اللہ میرا رب ہے محمدؐ میرا نبیؐ ہے اسلام میرا دین ہے قرآن میری کتاب ہے اور میرا بیٹا میرا امام و ولی ہے پھر فرمایا اے اللہ فاطمہؑ کو اس قول پر ثابت رکھنا پھر آپؐ قبر سے باہر تشریف لائے اور ان پر مٹی ڈالی پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں کو مارا اور کہا کہ اس اللہ کی قسم کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے کہ فاطمہؑ نے میرے دائیں ہاتھ کا بائیں ہاتھ سے ٹکرانا سنا ہے پس عمارؓ کھڑے ہوئے اور کہا اے اللہ کے رسولؐ آپؐ پر میرے ماں باپ قربان آپؐ نے ان پر نماز جنازہ ایسے پڑھا ہے کہ اس سے پہلے کسی پر نہیں پڑھا آپؐ نے فرمایا اے ابو القیظان وہ اس کی اہل ہیں مجھ سے بے شک ابو طالبؑ کی ان میں سے کثیر اولاد ہے اور ان کی زیادہ بہتر ہے اور ہماری بہتر تھوڑی ہے وہ ان کو بھوکا رکھتی تھیں اور مجھے پیٹ بھر کر کھلاتی تھیں اور میرے بالوں کو تیل لگاتی تھیں اور جب کہ ان کے بالوں کو سوکھا رکھتی تھیں عمار نے کہا آپؐ نے ان کے جنازے پر چالیس تکبیریں کیوں پڑھیں اے رسول اللہؐ آپؐ نے فرمایا ہاں عمار میں دائیں طرف متوجہ ہوا تو میں نے ملائکہ کی چالیس صفیں دیکھیں میں نے ہر صف کے لئے ایک تکبیر کہی عمار نے کہا اور آپؐ ان کی قبر میں لیٹے اور ہم نے آپؐ سے کوئی آواز و حرکت نہیں سنی فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ برہنہ جمع ہونگے اور میں اللہ سے اتنی دیر دعا مانگتا رہا کہ انہیں ڈھانپے ہوئے نکالے اور اس اللہ کی قسم میں اس وقت تک ان کی قبر سے نہیں نکلا جب تک میں نے دو چراغ نور والے ان کے سرہانے اور دو نور کے چراغ ان کے ہاتھوں کے برابر اور دو نور کے چراغ ان کے قدموں کی طرف نہیں دیکھ لئے اور دو موکل فرشتے ان کی قبر میں دیکھے جو کہ قیامت تک ان کے لیے بخشش طلب کریں گے۔

اور ابن عباسؓ نے اس جیسی ہی روایت ایک طویل روایت میں کی ہے اور اس کے آخر میں ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے عمارؓ بے شک ملائکہ سے قبر کے کنارے بھر گئے ہیں اور ان کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا گیا ہے اور ان کے لیے جنت کے بچھونوں میں سے بچھونا بچھایا گیا ہے اور ان کے لئے جنت کی خوشبو بھیجی گئی ہے پس وہ روح و ریحان اور جنت نعیم میں ہیں اور ان کی قبر جنت کے باغوں میں سے

https://www.shiabookspdf.com

ایک باب

سعد نے البرقی سے اس نے اپنے باپ سے اس نے خلف بن حماد سے اس نے ابو حسن العبدی سے اس نے اعمش سے اس نے عبادیہ بن ربعی سے اس نے عبداللہ بن عباسؓ سے اس نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابو طالبؑ نے رسول اللہؐ سے کہا اے بھتیجے کیا اللہ نے تمہیں بھیجا ہے آپؐ نے فرمایا ہاں انہوں نے کہا مجھے نشانی دکھاؤ آپؐ نے فرمایا کہ میرے لیے اس درخت کو بلا آ آپؑ نے اسے بلایا وہ آ گیا یہاں تک کہ اس نے آپؐ کے سامنے سجدہ کیا پھر چلا گیا ابو طالبؑ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم سچے ہو اے علیؑ اپنے بازو اپنے چچازاد کیساتھ ملاؤ

ابن الولید نے حسن بن مستیل سے اس نے حسن بن علی بن فضال سے اس نے مروان بن مسلم سے اس نے ثابت بن دینار سے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے ان سے پوچھا کہ اے رسول اللہؐ کے چچازاد مجھے ابو طالبؑ کے بارے میں بتاؤ کیا وہ مسلمان تھے تو انہوں نے کہا یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ مسلمان نہ ہوں جبکہ وہ کہتے تھے کہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارا بیٹا جھوٹا نہیں ہمارے ہاں وہ جھوٹوں کے قول سے بے عیب ہیں بے شک ابو طالبؑ کی مثال اصحاف کہف جیسی ہے جہاں انہوں نے ایمان چھپایا پس اللہ ان کو دو اجر عطا فرمائے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

میں کہتا ہوں اسے السید فخار بن معد الموسوی نے شاذان بن جبرائیل سے اپنی اسناد کے ساتھ ابن الولید سے روایت کیا ہے الطالقانی نے احمد الصمدانی سے اس نے منذر بن محمد سے اس نے جعفر بن سلیمان سے اس نے عبداللہ بن الفضل سے اس نے امام صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ابو طالبؑ کی مثال اصحاب کہف جیسی ہے جیسا کہ انہوں نے ایمان چھپایا پس اللہ نے ان کو دوگنا اجر دیا۔

علی نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ھشام بن سالم سے اس نے امام صادقؑ سے اسطرح کی روایت کی ہے۔

محمد بن یحییٰ نے سعید بن عبداللہ سے اس نے ہمارے اصحاب میں سے ایک گروہ سے اس نے احمد بن ہلال سے اس نے امیہ بن علی القسیمی سے اس نے درست بن اب منصور سے کہ انہوں نے ابوالحسن الاولؑ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہؐ ابو طالبؑ سے حجت زدہ تھے آپؑ نے فرمایا نہیں ہاں مگر وہ وصیتوں کے سپرد دار تھے ان کو نبیؐ نے دی تھیں اس نے کہا کیا آپؑ نے کہا ہے کہ آپؐ نے انہیں وصیتیں دی تھیں کہ وہ ان کے ذریعے حجت زدہ نہ تھے آپؑ نے فرمایا کہ اگر وہ محجوج نہ ہوتے تو ان کو وصیت نہ دی جاتی اس نے کہا میں نے پوچھا کہ ابو طالبؑ کا حال کیا تھا آپؑ نے فرمایا کہ وہ نبیؐ کے ساتھ رہے جو ان کے ساتھ آیا اور آپؐ نے ان کو وصیتیں دیں اور وہ ان کے دن میں ہی مر گئے۔

وضاحت: کیاابو طالبؑ رسول اللہؐ کے لیے امام یا حجت تھے؟ توامامؑ نے اس کا جواب نفی میں دیا یہ علت بیان کرتے ہوئے کہ وہ وصیتوں کے امین تھے جو کہ انہوں نے ان کو دیں ناں کہ انہوں نے نے وصیت کی اور اپنا خلیفہ بنایا۔

اور کتاب کمال الدین میں بھی اسی طرح کی روایت ہے۔

وضاحت: یعقوب الکلینی نے فرمایا یہی بات درست ہے اور اس جیسی روایت کی ہے کہ مگر اس میں ہے کہ رسول اللہؐ ابی طالبؑ کے لئے حجت تھے اور اس طرح حدیث کے آخر میں ہے کہ ابو طالبؑ کا کیا حال ہے اور ظاہر ہے کہ وہ دونوں میں سے ایک بات کے ایک ہونے کی گواہی دے رہا ہے۔

میں کہتا ہوں اگر کوئی امانت کا سپر دار ہے وہ ابو طالبؑ ابن عبد المطلبؑ ہے جو انہوں نے آخری وقت میں ادا کیں بلکہ یہ ظاہر اور غالب ہے کہ وہ عیسیٰؑ کے بارہویں وصی ہیں اور ابو طالبؑ آخری وصی ہیں جو نبیؐ کے پاس وصیتوں کو ادا کرنے کے لیے تشریف لائے اور اگر نبیؐ پر ابو طالبؑ حجت ہوتے تو وہ امانتوں کو سپرد کرنے کے لیے نبیؐ کے پاس تشریف نہ لاتے بلکہ نبیؐ پر واجب ہوتا کہ وہ امانتیں لینے کے لیے ابو طالبؑ کے پاس جاتے اور کعبہ کی زیارت کے لیے جایا جاتا ہے وہ زیارت کرنے کے لیے نہیں آتا تاکہ ان پر حجت رہے بلکہ جس طرح سپرد کی ہوئی امانتیں ان کے صاحب کے سپرد کی جاتی ہیں پس سائل یہ بات نہ سمجھا اور اس نے سوال دہرایا کہ وصیتوں کا پہنچانا ان پر حجت ہونی چاہیے؟ تو آپؑ نے فرمایا انہوں نے وصیتیں مذکور وجہ سے ادا کیں اور یہ ان کے حجت ہونے کے لیے لازمی نہیں ہے بلکہ اس کی نفی کرتے ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

اور آپؑ کا یہ کہنا (ان کے دن سے فوت ہوئے) اس سے مراد اقرار کا دن نہیں بلکہ وصیتیں ادا کرنے کا دن ہے اور یہ ان کا تعلق ہے اور اس سے مراد غالب اقرار ہے میرے نزدیک غالب وجہ خبر کے جائز ہونے کی ہی ہے کہ رسولؐ ابو طالبؑ کی حجت کی وجہ سے مغلوب و محجوج ہیں کہ وہ ایمان میں ہدائیت کی طرف قاصر تھے اور ایمان نہیں لائے؟ آپؑ نے فرمایا معاملہ اس طرح نہیں کہ کیونکہ وہ ایمان لائے اور وہ قائم رہے اور اس طرح کیوں نہ ہو اور حال یہی ہے کہ ابو طالبؑ اوصیاء میں سے تھے اور وہ انبیاء کے وصیتوں کے امین تھے اور ان کو نبیؐ کے لیے اٹھانے والے تھے سائل نے کہا یہ ہی زیادہ وجہ ہے کہ (ابو طالبؑ) انکی ان (رسول اللہؐ) پر حجت ہونے کی اور علیؑ پر حجت ہونے کی کیونکہ علم نبوت اسی وجہ سے ہے اور انہوں نے اقرار نہیں کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ اگر وہ اقرار کرنے والے نہ ہوتے تو وہ وصیتیں ان کو ادا نہ کرتے اور اسی سے معنی مراد ہیں اگر وہ ان پر حجت ہوتے اور ان کے تابع ہوتے تو ابو طالبؑ ان کو وصیتیں ادا نہ کرتے بلکہ چاہیے یہ تھا کہ یہ ابی طالبؑ کے پاس ہوں جبکہ وصیتیں جس کا میں نے ذکر کیا ہے پہلی وصیت کے بعد اور اختلاف تعبیر اس پر دلالت کرتا ہے اور وصیتوں کا

ادا کرنا اور وہ وصیتوں کو ادا کرنے میں سبقت لے جانے والے تھے اور ان کے اقرار کے اظہار تھا اور ان کا ادا کرنا یہ خلاف وقت تھا کہ حجت جو ہے مجوض کے پاس ادا کرنے آئے بلکہ وہ اس پر مقدم تھے یا وہ اس کو ادا کرنے کے بعد ان کی موت پر متفق ہو گئے تھے اور حجت جو ہوتی ہے وہ اپنی موت کے وقت مجوج کو علم دیتی ہے یا کہ باقی وصیتیں ان کے سپرد کی پس اپنی موت کے دن انہوں نے اس ادائیگی کی تکمیل کی۔

ہم سے ابو محمد الحسن بن محمد بن یحییٰ بن الحسن بن جعفر بن عبید اللہ بن الحسین بن علی بن الحسینؑ بن علی بن ابی طالبؑ سے کہ نبیؐ عقیلؓ سے کہتے تھے میں تم سے محبت کرتا ہوں تمہارے لیے محبت اور ابو طالبؑ کی وجہ سے محبت کرتا ہوں۔

اور بارش والی حدیث میں گزرا ہے کہ جب نبیؐ نے دعا فرمائی تو وہ ہنس پڑے اور ان کی دعا قبول ہو گئی آپؐ نے فرمایا کہ اگر آج میرے چچا ابو طالبؑ زندہ ہوتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں ان کو قول کون سنائے گا تو عمر کھڑا ہوا اور کہا اے اللہ کے رسولؐ شاید آپ ارادہ رکھتے ہیں اور جو اونٹنی نے اپنی پشت پر اٹھایا ہوا ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا یہ ابو طالبؑ کا قول نہیں بلکہ یہ حسان بن ثابت کا قول ہے تو علیؑ کھڑے ہوئے اور فرمایا یا رسول اللہؐ گویا آپؐ کی مراد ان کا یہ قول ہے کہ آپؐ کے پر نور چہرے سے بارش مانگی جاتی ہے جو کہ یتیموں کے لئے بہار ہیں اور بے سہاروں کی عصمت ہیں بنو ہاشم کے فقراء ان سے لذت حاصل کرتے ہیں اور وہ ان کے پاس نعمتوں اور فضیلتوں میں ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

اور جزری نے کہا ہے کہ ابو طالبؑ اپنے قصیدے میں قریش کو نبیؐ کے معاملے میں لعن طعن کرتے ہیں کہ تم جھوٹ بولتے ہو اور بیت اللہ محمدؐ پر فخر کرتا ہے۔

اب ذرا اس کی اطلاع اور اس فنون علم کا سمندر دیکھیں کہ پہلے تو وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ شعر حسان بن ثابت کا ہے نہ ابو طالبؑ کا اور دوسرا وہ حالات نہیں جانتا تھا ہم تسلیم کرتے ہیں کہ فرض کریں کہ شعر ابو طالبؑ کا ہی ہو لیکن حالات کے مناسب نہیں پھر عجب ہے کہ وہ ان چھوٹے معاملات کو سمجھنے میں عاجز ہے تو وہ بڑے معاملات کو کیسے حل کرے گا؟ اور اسے زمین میں اللہ کی حجت اور اللہ کے رسول کا خلیفہ گمان کیا جائے۔

ابو عمرو نے ابن عقدہ سے اس نے احمد بن یحییٰ سے اس نے عبدالرحمن سے اس نے ابو اسحاق سے اس نے عباس بن محمد بن عباس سے اس نے اپنے بعض اہل سے اس نے عباس بن عبد المطلبؑ سے روایت کی ہے کہ جب ابو طالبؑ کی وفات کا وقت آیا تو نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ آپؑ ایک جملہ کہہ دیں تو میں قیامت کے دن آپؑ شفاعت کروں گا (لا الہ الا اللہ) تو آپؑ نے فرمایا اگر وہ تیرے پاس نہ ہوتا اور میرے پاس تیرے باپ کا بیٹا نہ ہوتا تو میں تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا اگر یہ سوال تم میری زندگی میں مجھ سے کرتے تو میں ضرور پورا کر دیتا

اس نے کہا کہ وہ ان کے پاس جمیلہ بنت حرب لکڑیاں اٹھانے والی (ابو لہب کی بیوی) اور وہ کہہ رہی تھی اے ابو طالبؑ اپنے بزرگوں کے دین پر مرو اس نے کہا جب اس کی آواز ہلکی ہوئی اور اس سے کوئی چیز باقی نہ رہی تو کہا اپنے ہونٹوں کو حرکت دی عباس کہتے ہیں میں نے غور سے سنا تو انہوں نے ہلکے سے کہا (لا الہ الا اللہ) تو عباس نے نبیؐ سے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے جو تم نے ان سے کہا انہوں نے وہ کہہ دیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا میں نے ان سے نہیں سنا۔

گویا وہ یہ کہنا چاہ رہا ہے کہ وہ اپنی ساری زندگی میں باطل پر تھے اور جب موت آئی تو پلٹ گئے۔۔۔؟ اور شاہد کہ صحت خبر کی تقدیر پر ہے کہ رسول اللہؐ نے انہیں اظہار اسلام کی تکلیف دی اپنے علم کے ساتھ یہ ثابت کرنے کے لیے کہ قوم جان جائے کہ وہ مسلمان ہیں اور وہ اس سے ڈر رہے تھے کہ اس کے بعد زندہ رہیں اور ان کے لیے ان کی مدد اور نصرت ممکن نہ رہے جب وہ اس سے مایوس ہو گئے تو ایمان کا ظاہر کر دیا۔

حسن بن محمد بن یحییٰ العلوی سے اپنے دادا سے اس نے بکر بن عبد الوھاب سے اس نے عیسیٰ بن عبد اللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فاطمہ بنت اسدؑ جو کہ مہاجرہ اور بیعت کرنے والی تھیں ان کو ابی قطیعہ کے مقابل روحاء میں دفن کیا اور کہا رسول اللہؐ نے ان کو اپنی قمیض کا کفن پہنایا اور ان کی قبر میں اترے اور ان کی لحد میں لیٹے جب ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے ماں باپ میں چھوٹا ہی تھا کہ وفات پا گئے ان دونوں یعنی فاطمہ بنت اسدؑ اور ابو طالبؑ نے مجھے لے لیا پس یہ مجھ پر وسیع تھے اور مجھے اپنی اولاد پر ترجیح دیتے تھے اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اللہ ان کی قبر کو کشادہ کر دے۔

https://www.shiabookspdf.com

حسن بن محمد العلوی نے اپنے دادا سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے اس نے ابو عبد اللہ الصادقؑ سے روایت کی ہے کہ فاطمہؑ بنت اسد نے رسول اللہؐ کو وصیت کی تو آپؐ نے ان کی وصیت کو قبول فرمایا اور انہوں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ میں اپنی اس کنیز کو آزاد کرنا چاہتی ہوں تو رسول اللہؐ نے فرمایا آپؑ جو بھی کوئی بھلائی آگے بھیجیں گی اسے عنقریب پا لیں گی جب وہ وفات پا گئیں تو رسول اللہؐ نے اپنی قمیض اتاری اور فرمایا ان کو کفن دو اس قمیض میں اور آپؐ ان کی لحد میں لیٹ گئے اور فرمایا جو میری قمیض ہے تو یہ قیامت کے لیے ان کے لیے امان ہے اور میرا قبر میں لیٹنا ان کی قبر کی کشادگی کا باعث ہے۔

ابن موسیٰ نے کلینی سے اس نے حسن بن محمد سے اس نے محمد بن یحییٰ سے ان سنے ابو حنیفہ محمد بن یحییٰ سے اس نے ولید بن ابان سے اس نے محمد بن عبد اللہ بن مسکان سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو عبد اللہ الصادقؑ سے روایت کی ہے کہ فاطمہؑ بنت اسد رسول اللہؐ کی ولادت کی خوشخبری دینے کے لیے ابو طالبؑ کے پاس آئیں تو ابو طالبؑ نے ان سے کہا کہ صبر کرو میں بھی تمہیں ایسی ہی خوشخبری دینے

کے لیے آؤں گا سوائے نبوت کے اور کہا کہ سبت سے مراد تیس سال ہیں اور رسول اللہؐ اور علیؑ ابن ابی طالبؑ کے درمیان تیس سال کا فرق تھا۔

المکتب الوراق، الہمدانی سب نے علی سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے مفضل سے اس نے ابو عبداللہ الصادقؑ سے روایت کی ہے کہ ابو طالبؑ جملوں کے حساب سے ایمان لائے پھر فرمایا بے شک ابو طالبؑ کی مثال اصحاب کہف جیسی ہے انہوں نے ایمان کو چھپایا تو اللہ نے ان کو دو گنا اجر عطا کیا۔

علی بن محمد بن عبداللہ و محمد بن یحییٰ نے محمد بن عبداللہ سے اس نے مرفوعاً ابو عبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ ابو طالبؑ جملوں کے حساب سے ہر زبان میں اسلام لائے۔

محمد بن عبداللہ نے احمد اور عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے اس نے عبداللہ بن المغیرہ سے اس نے اسماعیل بن ابی زیاد سے اس نے ابو عبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا ابو طالبؑ جملوں کے حساب سے ایمان لائے اور ہاتھ سے ۶۳ پختہ کئے۔

تفسیر الوکیع میں ہے کہ مجھ سے سفیان نے اس نے منصور سے اس نے ابراہیم سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابو ذر الغفاریؓ سے روایت کی ہے کہ اس اللہ کی قسم کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں کہ ابو طالبؑ اس وقت تک فوت نہیں ہوئے یہاں تک کہ وہ حبشی زبان میں اسلام لے آئے اور اس خبر کا بھی احتمال ہے کہ انہوں نے اپنا اسلام کچھ مصلحتوں کے تحت اس زبان میں ظاہر فرمایا اور انہوں نے فرمایا اے محمدؐ کیا تم حبشہ کو سمجھتے ہو آپؐ نے فرمایا اے چچا جان بے شک اللہ نے مجھے تمام کلام سکھائے ہیں انہوں نے کہا (یا محمد اسدن لمصافا قاطالاھا) یعنی اے محمدؐ میں سچے دل سے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں پس رسولؐ روئے اور فرمایا کہ اللہ نے ابو طالبؑ کے ذریعے میری آنکھیں ٹھنڈی کر دیں۔

ابو الفرج محمد بن المظفر بن نفیس المصری نے محمد بن احمد الداوری سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں ابو القاسم الحسین بن روح کے پاس تھا کہ ایک آدمی نے اس سے سوال کیا کی عباس کا نبیؐ سے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ تمہارا چچا ابو طالبؑ جملوں کے حساب سے اسلام لایا اور اپنے ہاتھ سے ۶۳ پختہ کئے۔

وضاحت: شاید کہ اس سے مراد کہ ابو طالبؑ نے نبیؐ کے سامنے اپنا اسلام وعدوں کے بغیر ان کے حساب کے علاوہ ظاہر کیا کیونکہ انہوں نے پہلے الف ظاہر کیا جو کہ واحد پر دلالت کرتا ہے پھر لام جو کہ نہیں پر دلالت کرتا ہے اسی طرح کیونکہ وہ قریش سے ڈرتے تھے جس طرح کہ تو جانتا ہے اور کہا گیا ہے احتمال ہے کہ وہ عاقد (یعنی پختہ وعدے والا) وہ عباس ہے جیسا کہ اس کی خبر نبیؐ نے دی ہے پس یہ ظاہر

https://www.shiabookspdf.com

ہوا کہ ان کے اسلام کے اظہار جملوں کے حساب سے ہے جب تم ان وعدوں کی وضاحت کرتے ہو تو وہ تمام نہیں ہوتا مگر تم اعداد کے ہونے سے جس پر عقود دلالت کرتے ہیں جو کہ ہر حرف پر اس حساب سے دلالت کرتے ہیں۔

اور کہا گیا ہے اصل خبر کی حالت میں اس کی کئی وجوہ ہیں ایک یہ ہے کہ انہوں نے اپنی شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) پس درمیان والی انگشت خنصر وہ بنصر اور اس کا درمیان والی انگلی پر ابہام یہ ۶۳ پر دلالت کرتا ہے اہل عقود کی اصطلاح میں اور جملوں کے حساب سے یہی مراد ہے اور دلیل وہ ہے جو شیبہ کی روایت میں ہے نے ذکر کیا ہے قتادہ سے حسنؑ سے ایک طویل خبر میں ہم اس میں سے ضرورت کی بات نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ جب ابو طالبؑ وفات کے وقت تھے تو انہوں نے رسول اللہ ؐ کو بلوایا جب وہ آئے تو ابو طالبؑ روئے اور کہا اے محمدؐ میں دنیا سے جا رہا ہوں اور مجھے تمہارے غم کے سوا اور کوئی غم نہیں ہے رسول اللہؐ نے فرمایا اے چچا جان آپؑ میرے دشمنوں کی تکلیف سے ڈرتے ہیں اور اپنے رب کے عذاب سے نہیں ڈرتے؟ پس ابو طالبؑ ہنسے فرمایا اے محمدؐ آپ نے مجھے بلایا ہے اور میں امین تھا اور اپنے ہاتھ سے ۶۳ پختہ کئے اور اپنی تسبیح والی انگلی سے اشارہ کیا وہ کہہ رہے تھے (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) پس علیؑ کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ اکبر اس اللہ کی قسم جس نے آپ کو نبیؐ بنا کر مبعوث کیا کہ آپؐ کے چچا کے حق میں آپ کی شفاعت قبول ہوئی اور آپؐ کے ذریعے ہی انہوں نے ہدایت پائی اور جعفرؑ کھڑے ہوئے اور کہا اے ہمارے بزرگ آپ ہماری جنت میں بھی سرداری کریں گے جس طرح کہ آپؑ نے دنیا میں سرداری کی اور جب ابو طالبؑ وفات پا گئے اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی (کہ اے ایمان والو میری زمین بہت وسیع ہے پس صرف میری عبادت کرو)

اور یہ اس کا بہترین حل ہے لیکن جملوں کا اطلاق حساب العقود پر نہیں ہوتا۔

اور انہیں میں سے ہے کہ انہوں نے اس کلمہ (لا) اور (الا) کا اشارہ کیا اور اس سے مراد کلمہ توحید ہے اور عمدہ اس میں ہے اور اصل چیز نفی واثبات ہے۔

اور اسی میں ہے کہ ابو طالبؑ اور ابو عبد اللہؑ ان دونوں کو اخفاء تقاء کا حکم دیا گیا پس انہوں نے عقود کے حساب سے کلمہ کی طرف اشارہ کیا اور اپنی تسبیح والی انگلی سے تسبیح بیان کی پس یہ پوشیدہ بات ہے اور اسرار میں سے ہے۔

اور یہی ہمارے شیخ البھائی کہ اللہ ان کی قبر کو منور کرے ان سے روایت ہے۔

اور اسی سے اشارہ ہے کہ وہ ۶۳ زبانوں میں اسلام لائے اور یہی وہ ظرف ہے جو مرفوعاً محمد بن عبد اللہ سے اسی قول کے متعلق ہے اور اس سے مراد یہ بھی ہے کہ ابو طالبؑ ہمارے نبیؐ کی نبوت کو بعثت سے پہلے ہی جان چکے تھے جعفرؑ کے ذریعے۔

https://www.shiabookspdf.com

اور اس سے مراد (۶۳) ابو طالبؑ کے اسلام کے اظہار کے وقت ان کی عمر ہے۔

رسول اللہؐ نے اعلان نبوت پیر کے دن کیا اور علیؑ منگل والے دن ایمان لائے پھر خدیجہؑ بنت خویلد زوجہ رسول اللہؐ ایمان لائیں پھر ابو طالبؑ داخل ہوئے اور وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ان کے ایک طرف علیؑ تھے اور ابو طالبؑ کے ساتھ جعفرؑ تھے تو ابو طالبؑ نے ان سے کہا اپنے بازو کو اپنے ابن عم سے ملاؤ پس جعفرؑ رسول اللہؐ کے بائیں طرف کھڑے ہوئے پس رسول اللہؐ ان کے درمیان چاند تھے اور رسول اللہؐ، علیؑ، جعفرؑ ، زید بن حارثہ اور خدیجہؑ نماز پڑھ رہے تھے یہاں تک کہ اللہ نے آیت نازل فرمائی۔

ابن الولید نے صفار سے اس نے ایوب بن نوح سے اس نے عباس بن عامر سے اس نے علی بن ابی سارۃ سے اس نے محمد بن مروان سے اس نے ابو عبد اللہؑ سے روایت کی ہے کہ ابو طالبؑ نے ایمان کو چھپایا جب ان کی وفات کا وقت آیا تو اللہ نے رسول اللہؐ کی طرف وحی کی اس سے نکل جاؤ کہ اب یہاں تمہارا مددگار نہیں ہے (مراد یہ کہ مکہ سے نکل جاؤ)

پس آپؐ نے ہجرت کی مدینہ کی طرف

احمد بن الضائع نے محمد بن ایوب سے اس نے صالح بن اسباط سے اس نے اسماعیل بن محمد اور علی بن عبد اللہ سے اس نے ربیع بن محمد السلیمی سے اس نے سعد بن ظریف سے اس نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ میں نے امیر المومنینؑ کو فرماتے سنا کہ اللہ کی قسم میرے والد میرے دادا عبد المطلب، ہاشم اور عبد المناف نے قطعاً کبھی بھی بتوں کی پرستش نہیں کی تو کہا گیا کہ وہ کس کی پرستش کرتے تھے آپؑ نے فرمایا کہ وہ بیت اللہ سے متصل تھے اور دین ابراہیمؑ کے ساتھ منسلک تھے۔

https://www.shiabookspdf.com

ابراہیم بن ہاشم نے علی بن اسباط سے اس نے بکر بن جناح سے اس نے ایک آدمی سے اس نے ابو عبد اللہ الصادقؑ سے روایت کی کہ جب فاطمہؑ بت اسد کا انتقال ہوا تو علیؑ رسول اللہؐ کے پاس آئے رسول اللہؐ نے پوچھا اے ابو الحسنؑ کیا ہوا تو آپؑ نے فرمایا میری ماں وفات پا گئی ہیں تو رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ کی قسم میری ماں پھر وہ روئے اور فرمایا ہائے میری ماں پھر علیؑ سے فرمایا یہ میری قمیض ہے انہیں اس میں کفن دو یہ میری چادر ہے انہیں اس میں کفن دو اور جب تم فارغ ہو جاؤ تو میرے پاس آؤ جب رسول اللہؐ نکلے تو ان پر ایسے نماز جنازہ ادا فرمایا کہ اس سے پہلے کبھی اس طرح کا نماز جنازہ ادا نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی اس کے بعد کسی کا پڑھا گیا پھر آپؐ ان کی قبر میں اترے اور ان کی قبر میں لیٹ گئے پھر ان سے فرمایا اے فاطمہؑ انہوں نے کہا لبیک یا رسول اللہ کیا جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا آپؐ نے اسے سچ پایا پھر وہ بولیں ہاں اللہ آپؐ کو بہترین جزاء عطا فرمائے اور ان کی مناجات قبر میں طویل ہو گئی جب نکلے تو کہا گیا یا رسول اللہ آپؐ نے کچھ ایسے کام کئے ہیں جو اس سے پہلے کبھی نہیں کئے کی ان کے کفن کے لیے انہیں کپڑے دیئے اور ان کی قبر میں داخل ہوئے اور طویل مناجات اور طویل دعا فرمائی

آپؐ نے فرمایا کہ میرا ان کو کفن دینا اس لیے ہے کہ میں نے ان کو ایک دن کہا کے جس دن لوگ قبروں سے نکال کر جمع کئے جائینگے تو وہ برہنہ ہوں گے تو انہوں نے کہا ہائے پردہ اور چیخیں پس میں نے انہیں اپنے کپڑے پہنائے اور اپنی دعا میں میں نے اللہ سے مانگا کہ ان کا کفن نہ اتارے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو گئیں پس انہوں نے میری دعا قبول فرمائی اور میرا قبر میں داخل ہونا اس لیے ہے کہ ایک دن میں نے ان سے کہا کہ جب میت قبر میں داخل ہوتی ہے اور لوگ وہاں سے چلے جاتے ہیں تو دو فرشتے منکر اور نکیر سوال کرنے کے لیے قبر میں داخل ہوتے ہیں تو انہوں نے فرمایا ہائے اللہ کی مدد تو میں اپنے رب سے مسلسل دعا مانگتا رہا کہ اللہ نے ان کی قبر کو جنت کے باغات میں سے ایک باغ بنا دیا۔

رسول اللہؐ کے چچا ابو طالبؑ ۶۴ سال ۸ ماہ اور ۲۴ دن کی عمر میں فوت ہوئے

اور صحیح روایت ہے کہ ابو طالبؑ رسول اللہؐ کی بعثت کے دسویں سال کے آخر میں فوت ہوئے پھر خدیجہؑ ابو طالب کی وفات کے تین دن بعد فوت ہوئیں اور رسول اللہؐ نے اسے عام الحزن کا نام دیا۔

روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ معراج سے واپس آئے تو ام ہانی کے ہاں ٹھہرے جو کہ ابو طالبؑ کی بیٹی تھیں اور انہیں بتایا تو انہوں نے کہا کہ جب آپؐ لوگوں کو بتائیں گے تو وہ آپؐ کے سچ کی تکذیب کریں گے ابو طالبؑ نے اس رات ان کو کھو دیا تھا اور وہ انہیں ڈھونڈ رہے تھے پھر انہوں نے بنی ہاشم کو جمع کیا پھر ان کو تلواریں دیں اور کہا کہ تم مجھے دیکھو کہ میں آیا ہوں اور میرے ساتھ محمدؐ نہ ہوں تو تم اپنے ہمسائے (قریش میں سے) کو مارو اور اللہ کی قسم اگر انہوں نے محمدؐ کو قتل کر دیا تو ہم بھی زندہ نہیں رہیں گے پس وہ ان کی تلاش میں نکلے اور وہ کہہ رہے تھے کہ اگر رسول اللہؐ فجر تک نہ ملے تو بڑی مصیبت ہو گی تو جب وہ براق سے اترے اور انہیں ام ہانی کے گھر دروازے پر مل گئے اور انہوں نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے آؤ اور انہوں نے ان کو اپنے سامنے مسجد میں داخل کیا اور اپنی تلوار کو حجر اسود کے قریب سونت کر کھڑے ہو گئے اور کہا اے بنی ہاشم اپنی تلواریں نکال لو اور کہا اگر میں ان کو نہ دیکھتا تو نہ ہم میں سے کوئی سفر کرنے والا باقی رہتا اور نہ ہی کوئی زندہ تو قریش نے اس دن سے ان کو چھپانے کے ڈر سے منع رہنے کا عہد کر لیا پھر ان کو محمدؐ نے بتایا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے لئے بیت المقدس کے بارے میں بیان کرو آپؐ نے فرمایا میں رات کے وقت مسجد میں داخل ہوا تو جبرائیل آئے اور انہوں نے کہا اس طرف دیکھئے اور وہ گھر کی طرف دیکھ رہا تھا (یعنی بیت المقدس) پھر ان کے لئے ان کے واسطے قافلہ کی جوان کے اور شام کے درمیان تھا تعریف بیان کی۔

فاطمہؑ بنت اسد سے روایت ہے کہ جب وفات عبد المطلبؑ کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنی اولاد سے کہا کہ محمدؐ کی کفالت کون کرے گا؟ وہ کہنے لگے وہ ہم میں سے زیادہ عقلمند ہیں آپ ان سے کہیں کہ وہ خود انتخاب کریں پس عبد المطلبؑ نے کہا اے محمدؐ تمہارا دادا قیامت کی

طرف سفر کو جا رہا ہے یعنی تمہارے چچا اور پھوپھیاں تمہاری کفالت کرنا چاہ رہی ہیں انہوں نے تمام کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ ابو طالبؑ کی طرف بڑھایا پس عبد المطلبؑ نے ان سے کہا اے ابو طالبؑ میں تمہاری دیانت وامانت جانتا ہوں پس اس کے ساتھ ایسے ہو جاؤ جیسے تھے انہوں نے فرمایا کہ جب عبد المطلبؑ وفات پا گئے تو ابو طالبؑ نے ان کو لے لیا اور میں ان کی خدمت کرتی تھی اور وہ مجھے ماں کہتے تھے اور انہوں نے فرمایا کہ ہمارے گھر کے باغ میں کھجوریں تھیں اور وہ ان کھجوروں کا پہلا ثمر تھا اور محمدؐ کی عمر کے چالیس بچے تھے کہ وہ ہمارے باغ میں روزانہ آتے تھے اور جو کھجوریں گر جاتی تھیں وہ اٹھا لیتے تھے اور میں نے کبھی محمدؐ کو نہیں دیکھا کہ وہ کسی بچے کے ہاتھ سے کھجور چھینتے جبکہ دوسرے ایک دوسرے پر جھپٹتے تھے اور میں ہر روز محمدؐ کے لیے کھجوریں چن لیتی تھی ایک دن اتفاق سے ایسا ہوا کہ میں اور میری خادمہ دونوں ہی انہیں چننا بھول گئیں اور محمدؐ سوئے ہوئے تھے بچے آئے اور تمام گری ہوئی کھجوریں اٹھالیں اور چلے گئے اور میں نے محمدؐ سے حیا کی خاطر چہرے پر چادر ڈال دی پھر فاطمہؑ فرماتی ہیں کہ جب محمدؐ بیدار ہوئے اور باغ میں داخل ہوئے اور زمین پر کوئی کھجور نہیں پائی اور وہ نکل گئے تو کنیز نے ان سے کہا کہ ہم آپؐ کے لیے چننا بھول گئے اور بچے داخل ہوئے اور تمام کھجوریں کھا گئے جو گری ہوئی تھیں پس محمدؐ باغ میں داخل ہوئے اور کھجور کے درخت کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا اے درخت میں بھوکا ہوں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے درخت کو دیکھا کہ اس نے اپنی کھجوروں والی شاخ ان کے آگے رکھ دی یہاں تک کہ محمدؐ جتنی چاہتے تھے اس سے کھجوریں کھا چکے پھر وہ اپنی جگہ پر بلند ہو گئی فاطمہؑ فرماتی ہیں کہ مجھے تعجب ہوا اور ابو طالب گھر سے باہر تھے اور ہر دن جب گھر واپس آتے اور دروازہ کھٹکھٹاتے تو میں خادمہ سے کہتی اور وہ دروازہ کھول دیتی پس اس دن ابو طالبؑ نے دروازہ کھٹکھٹایا پس میں اس طرف لپکی دروازہ کھولا اور تمام واقعہ ان سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ بے شک وہ نبیؐ ہیں اور تم کچھ مدت بعد ان کے وزیر کو جنم دو گی پس جس طرح انہوں نے فرمایا تھا میں نے علیؑ کو جنم دیا۔

https://www.shiabookspdf.com

بے شک درندے حضرت ابو طالبؑ سے بھاگتے تھے پس ان کا سامنا طائف کے راستے میں ایک شیر سے ہوا تو وہ آپؑ کے سامنے لیٹ گیا اور دم ہلانے لگا ابو طالبؑ نے فرمایا تمہیں تمہارے خالق کا واسطہ اپنا حال بیان کرو شیر نے کہا بے شک آپؑ اللہ کے شیر کے والد ہیں اور نبیؐ کے مددگار ہو اور ان کی تربیت کرنے والے ہو پس ابو طالبؑ رسول اللہؐ کی محبت میں مزید بڑھ گئے اور ایمان میں بڑھ گئے اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ نبیؐ نے فرمایا میں اور علیؑ ایک ہی نور سے خلق کیے گئے ہم نے آدمؑ کی تخلیق سے ہزار سال پہلے عرش کے دائیں جانب اللہ کی تسبیح بیان کی۔

القاضی معتمار نے اپنی تفسیر میں ابن عباسؓ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ ابو طالبؑ اور یہودی کے درمیان ملک شام میں ایک مکالمہ ہوا

یہودی نے کہا تم ہم پر فخر کرتے ہو جب کہ تمہارے بھائی کا بیٹا لوگوں سے مکہ میں سوال کرتا ہے پس ابو طالبؑ غضبناک ہوئے تجارت کو چھوڑا اور مکہ آ کے بچوں کو کھیلتے دیکھا اور محمدؐ ان میں تھے آپ نے ان سے کہا تو کون ہے اور تمہارا باپ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا میں محمدؐ بن عبداللہؑ ہوں میں یتیم ہوں نہ میرا باپ ہے اور نہ ماں پس ابو طالبؑ نے ان کو گلے سے لگایا اور ان کو بوسہ دیا پھر انہیں مصری جبہ پہنایا اور ان کے سر میں کنگھی کی اور ان کی چادر میں دینار رکھے اور ان کے سامنے کھجوریں رکھ دیں اور کہا اے بچو آؤ اور کھاؤ پھر انہوں نے چار کھجوریں پکڑیں اور ام کشبہ کی طرف گئے اور انہوں نے کہا شاید کہ وہ تمہارا باپ ابو طالبؑ ہے؟ انہوں نے کہا میں نہیں جانتا میں نے ایک بزرگ کو دیکھا جب ابو طالبؑ گزر گئے تو اس نے کہا محمدؐ کیا یہ تھا وہ؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اس نے کہا یہ تمہارا باپ ابو طالبؑ ہے پس نبیؐ ان کی طرف تیزی سے دوڑے اور ان سے لپٹ گئے اور کہا اے ابو جان اللہ کا شکر کہ جس نے مجھے آپ کو دکھلا دیا مجھے اس ملک میں اپنے پیچھے مت چھوڑیں پس ابو طالبؑ نے ان کو اٹھا لیا۔

اور زاعی نے کہا ہے کہ نبیؐ عبدالمطلبؑ کی گود میں تھے اور ان کی عمر ۱۰۲ برس تھی اور رسول اللہؐ کی عمر آٹھ برس تھی انہوں نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور کہا محمدؐ یتیم ہیں پس ان کی پرورش کرو اور یہ تنگ دست ہے اسے غنی کرو پس میری وصیت کو یاد رکھنا ابو لہب نے کہا میں ان کے لیے ہوں تو آپؑ نے فرمایا اپنا شر ان سے دور رکھو عباسؓ نے کہا میں ہوں آپؑ نے فرمایا تم غصیلے ہو شاید کہ اسے اذیت دو ابو طالبؑ نے فرمایا میں ان کے لیے ہوں تو آپؑ نے فرمایا ہاں تم اس کے لیے ہو اے محمدؐ ان کے بات سنیے رسول اللہؐ نے فرمایا اے بابا آپؑ غم نہ کیجیے بے شک یہ میرے پالنے والے ہیں میں ان کو نہیں چھوڑوں گا پس ابو طالبؑ نے ان کو اپنی گود میں لے لیا اور ان کے امر کے ساتھ کھڑے ہوئے ان کی اپنے مال اور جان سے حفاظت فرمائی اور ان کو مشرک اور یہود سے جو ان کے دشمن تھے ان سے بچایا اور ان کے علاوہ ان کے چچا کے بیٹوں سے اور عرب سے جو کہ ان کو عطا ہونے والی نبوت سے حسد کرتے تھے اور یہ اشعار کہے ترجمہ: اے عبدالمناف میں تجھے اپنے بعد وصیت کرتا ہوں جو اپنے باپ کے بعد موحد ہے اور فرمایا میں نے طالب کی کفایت کرنے والے کو وصیت کی جو کہ عبدالمناف بڑے تجربہ والے ہیں اے حبیب کے بیٹے اپنے اقارب کی عزت کر اور ابو طالبؑ نے ان کی تمثیل راہب سے سن کر بیان کی ہے مجھے لازم و واجب کی وصیت نہ کرو میں عجب و غریب خبریں سنی ہیں ہر عالم و راہب سے کہ راہب کے قول پر اللہ کا شکر ہے۔

ابو سعید واعظ نے اپنی کتاب شرف المصطفیٰ میں روایت کی ہے کہ جب عبدالمطلبؑ کی وفات کا وقت آیا انہوں نے اپنے بیٹے ابو طالب کو بلایا اور ان سے کہا کہ اے میرے بیٹے تم محمدؐ سے میری شدید محبت و الفت کو جانتے ہو اب دیکھنا ہے کہ تم اس کی حفاظت کس طرح کرتے ہو تو ابو طالبؑ نے ان سے فرمایا اے ابا جان مجھے محمدؐ کے بارے میں وصیت نہ کیجیے یہ میرا بیٹا اور میرے بھائی کا بیٹا ہے جب عبدالمطلبؑ وفات

https://www.shiabookspdf.com

پا گئے تو ابو طالبؑ ان کو اپنی سب اولاد اپنے مال اپنی جان اور اپنے سب گھر والوں پر ترجیح دیتے تھے۔

طبری اور بلاذری نے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (اس چیز کا اعلان کرو جس کا حکم دیا گیا ہے) نبیؐ باہر آئے اور اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلایا اور جب یہ آیت نازل ہوئی (بے شک جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو) وہ آپؐ کے خلاف جمع ہو گئے ابو طالبؑ بوڑھے ہو چکے تھے پس عتبہ اور ولید کھڑے ہوئے اور ابو جہل اور عاص بن ربیع ابو طالبؑ کے پاس آئے اور کہنے لگے بے شک تمہارا بھتیجا ہمارے خداؤں کو برا بھلا کہتا ہے اور ہمارے دین میں سے عیب نکالتا ہے اور ہمارے آباؤ اجداد کو گمراہ اور بے وقوف کہتا ہے یہ تم اس کو روک لو یا اس کو ہمارے حوالے کر دو ابو طالبؑ نے ان سے نرم لہجے میں گفتگو کی اور ان کو اچھے طریقے سے پلٹا دیا پس رسول اللہؐ اپنے مقصد پر ڈٹے رہے یعنی اللہ کے دین کی طرف بلاتے رہے بعض لوگ اسلام لے آئے وہ دوبارہ جمع ہو کر ابو طالبؑ کے پاس آئے بے شک تم بزرگ اور عزت دار اور صاحب منزلت ہو اور ہم تمہارے پاس آئے تھے کہ تم اپنے بھتیجے کو منع کرو لیکن تم نے نہیں کیا اور اللہ کی قسم ہم اس پر صبر کر رہے ہیں کہ وہ ہمارے آباء کو گالیاں دیتا ہے اور ہمارے آباء کو بے وقوف کہتا ہے اور ہمارے معبودوں میں سے عیب نکالتا ہے یا تم اس کو روک لو یا پھر ہمارے اور تمہارے درمیان جنگ ہوگی تاکہ دونوں گروہوں میں سے ایک گروہ ہلاک ہو جائے۔ تو ابو طالبؑ نے نبیؐ سے فرمایا کہ یہ لوگ تمہارا شکوہ کیوں کرتے ہیں تو نبیؐ نے فرمایا میں ان کو ایک کلمہ کی طرف بلانا چاہتا ہوں کہ جس پر یہ چلتے تھے (لا الہ الا اللہ) وہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے اور کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے (کہ ہمارا معبود ایک بناتا ہے بے شک یہ عجیب چیز ہے)۔

https://www.shiabookspdf.com

ابن اسحاق نے کہا کہ ابو طالبؑ نے ان سے راز میں کہا مجھ پر وہ بوجھ نہ ڈالو کہ جس کو اٹھانے کی میں طاقت نہیں رکھتا رسول اللہؐ نے گمان کیا انہوں نے ان کو تنہا چھوڑنے اور ان کی مدد نہ کرنے کا ارادہ کیا ہے پس آپؐ نے فرمایا اے چچا اگر یہ میرے دائیں ہاتھ پہ سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں تو بھی میں یہ بات ہر گز نہیں چھوڑوں گا کہ یہ مجھے تنہا چھوڑ دیں یا مجھے قتل کر دیں پھر آپؐ روئے پھر اٹھ کھڑے ہوئے ابو طالبؑ نے فرمایا تم اپنا کام جاری رکھو اللہ کی قسم میں تم کو ہر گز تنہا نہیں چھوڑوں گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے دین حنیف کی طرف بلانے کا حکم دیا ہے اور وہ ان سے غصے کی حالت میں نکلے پس ابو طالبؑ نے ان کو بلایا اور ان کو تسلی دی اور ان کی نصرت کا وعدہ کیا اور پھر یہ اشعار کہے کہ اللہ کی قسم وہ ان کے جمع ہونے سے کوئی خطرہ نہیں یہاں تک کہ ہم زمین میں دفن ہو جائیں پس تو اپنے معاملے کا اظہار کر اور اس کی خوشخبری دے کہ تجھ سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں اور تم نے ہم کو بلایا اور ہم نے گمان کیا کہ تم نصیحت کرنے والے ہو پس تم نے سچ کہا ہماری طرف مبارک قدم لے کر آئے اور تو نے ایک ایسے دین کی بات کی ہے جسے میں جانتا ہوں کہ یہ دنیا کے تمام دینوں سے بہتر ہے اس روایت کو طبری اور واحدی نے اپنی اسناد کے

ساتھ روایت کیا ہے۔

اور کتاب النبوۃ میں ابن بابویہ نے امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہے کہ قریش جمع ہو کر ابو طالبؑ سے کہنے لگے اس کو تم ہم سے روکو گے یا ہم روکیں وہ ہم سے گفتگو نہ کرے اور ہم اس سے نہیں کرتے وہ ہم سے نہ جھگڑے ہم اس سے نہیں جھگڑتے کیونکہ یہ دعوت دلوں کے درمیان نفرت اور دشمنی کو بو رہی ہے اور عداوت پھیلا رہی ہے تو ابو طالبؑ نے فرمایا اے بھتیجے تم نے سنا تو رسول اللہؐ نے فرمایا اگر میرے چچا کے بیٹے میری دعوت قبول کر کے اور میری نصیحت کو قبول کر لیں تو یہ انصاف ہو گا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں دین حنیف اور ملت ابراہیم کی طرف بلاؤں پس جس نے مجھ سے قبول کر لیا تو اس کے لیے اللہ کے ہاں خوشنودی اور جنت میں رہائش ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو میں اس سے قتال کروں گا یہاں تک کہ اللہ میرے اور اس کے درمیان فیصلہ کر دے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے وہ کہنے لگے اس سے کہو کہ ہمارے معبودوں کو گالی دینے اور برا کہنے سے باز رہے پس آیت نازل ہوئی (کہ تم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کا حکم دیتے ہو) وہ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم ہم تم کو اور تمہارے معبود کو گالیاں دیں گے پھر آیت نازل ہوئی پھر وہ کہنے لگے کہ ان سے کہو کہ وہ ہمارے معبود کی عبادت کرے اور ہم اس کے معبود کی عبادت کرتے ہیں پھر سورۃ کافرین نازل ہوئی وہ کہنے لگے کہ اس سے کہو کہ کیا اللہ نے ہماری طرف خاص کر بھیجا یا تمام لوگوں کی طرف بھیجا ہے تو فرمایا کہ تمام لوگوں کی طرف بھیجا ہے سفید و کالے کی طرف اور ان کی طرف جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہیں اور ان کی طرف جو سمندروں کی تہہ میں ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ نبی کعبہ میں داخل ہوئے اور نماز پڑھی تو ابو جہل نے کہا کہ کون ہے جو اس کی نماز خراب کرے گا پس ابن زبعری کھڑا ہوا اور غلاظت اور خون جمع کیا اور ان پر ڈال دیا پس ابو طالبؑ آئے اور اپنی تلوار سونت لی اور انہوں نے بھاگنا شروع کر دیا آپؑ نے فرمایا اگر تم میں سے ایک بھی کھڑا رہا تو اللہ کی قسم میں اس کی گردن تلوار سے اڑا دوں گا اور پھر فرمایا اے بھتیجے یہ کام کرنے والا کون ہے آپؐ نے فرمایا یہ اللہ کا بندہ پس ابو طالبؑ نے اس او جھڑی اور خون کو پکڑا اور اس پر ڈال دیا

جب قریش نے دیکھا کہ ان کا معاملہ بلند ہو رہا ہے انہوں نے کہا ہم محمدؐ کو دیکھتے ہیں کہ دن بدن ان کی بزرگی میں اضافہ ہو رہا ہے اور بے شک وہ جادوگر ہے یا پاگل ہے اس بات پر انہوں نے پختہ عہد کر لیا کہ اگر ابو طالبؑ مر جائیں تو وہ قبائل قریش کو ان کے قتل پر ضرور جمع کریں گے پس یہ بات ابو طالب تک پہنچی تو انہوں نے بنو ہاشم اور ان کے حلیفوں کو جمع کیا اور ان کو رسول اللہؐ کے بارے میں وصیت کی کہ بے شک ہمارا بھتیجا جیسا کہ یہ کہتا ہے تو ہمارے آباء و علماء نے ہمیں خبر پہنچائی ہے کہ محمدؐ سچے اور امین نبیؐ ہوں گے پس ان کی شان بلند اور ان کا مقام اعلیٰ ہو گا ان کے رب کے پاس پس اس کی دعوت کو قبول کرو اور اس کی نصرت پر جمع ہو جاؤ اور اس کے دشمن کو اس کے حوزہ سے

پیچھے اٹھا پھینکو یہ رہتے زمانے تک تمہارے لیے شرف ہے اور یہ اشعار کہے: میں تم کو بہترین اور گواہ نبیؐ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں اور اپنے بیٹے علیؑ اور اس کے بہترین چچا عباسؓ کو اور شیر حمزہؓ کو کہ جس کی تلوار سے لوگ ڈرتے ہیں اور جعفرؓ کو کہ لوگوں کے علاوہ تم ان کی مدد کرو اور میں تمام بنو ہاشم کو ان کی نصرت کی وصیت کرتا ہوں کہ وہ دوسرے قبیلوں سے اس کی سرداری میں لڑیں اور آپ نے بھائی حمزہ کو ان کی اتباع پر ابھارا جب حمزہؓ غصے میں اپنی کمان لے کر آگے بڑھے شکار سے واپسی پر اور نبی کو اپنی بہن کے گھر بخار میں پایا اور حمزہ کی بہن رو رہی تھیں حمزہؓ نے پوچھا کیا ماجرا ہے اس نے کہا اے ابو عمارۃ ابھی تک بخار ہے کہ جو تمہارے بھتیجے محمدؐ کو ابو الحکیم بن ہشام کی طرف سے اذیت دی گئی ہے کہ اس نے محمدؐ کو وہاں بیٹھے ہوئے پایا پس اسے اذیت دی اسے گالیاں دیں اور انہیں ناپسندیدہ باتیں کہیں اگر تمہیں کہیں ہوتیں تو تم کیا کرتے پس وہ وہاں سے چلے اور مسجد میں داخل ہوئے اور اس کے سر شدید زخمی کر دیا اور وہ ان کے سسرالی رشتہ دار تھے ابو جہل نے کہا ابو عمارہ اس کو چھوڑ دو تا کہ وہ زندہ رہے پھر حمزہؓ واپس پلٹے نبیؐ کی طرف اور کہا میں نے ان کے ساتھ ہونے والے سلوک کا بدلہ لے لیا ہے تو نبیؐ راضی نہ ہوئے اور فرمایا اے چچا آپ بھی ان میں سے ہو پس حمزہؓ اسلام لے آئے پس قریش جان گئے کہ رسول اللہؐ نے ان سے عہد لے لیا ہے کہ وہ عنقریب ان کو منع کرے گا ابن عباسؓ نے کہا کہ آیت نازل ہوئی (کہ جو مر چکا ہے پس ہم اسے زندہ کریں) ابو طالبؑ خوش ہو گئے ان کے اسلام کی وجہ سے اور یہ اشعار کہے اے ابو العلی دین احمدؐ پر قائم رہو اور دین کے لیے مظہر بن جاؤ میں نے تمہیں صابر پایا ہے اور جو اپنے رب کے دین کی طرف سے آئے اس کی حفاظت کر حق کے ساتھ اور سچائی کے ساتھ اے حمزہؓ کافر نہ ہو پس جب تم نے کہا کہ تم مومن ہو تو میں خوش ہو گیا پس تم رسول اللہؐ کے لیے مددگار ہو جاؤ پس قریش نے تمہارے پاس آنے والے آدمی کو پکارا ہے تم کہو کہ وہ جادوگر نہیں ہے اور اپنے بیٹے طالب سے فرمایا تمہارا بزرگ نصیحت کرنے والا ہے جو وہ کہتا ہے وہ تیرے لیے کسی کام کی اصلاح ہے جو اسے تکلیف دینا چاہے تو اس سے تلوار زنی کر یہاں تک کہ وہ موت کا ذائقہ چکھے یہ میری موت کے بعد میری امید ہے یہ تم میں مضبوط ہدایت کے ساتھ موجود رہے گا اے میرے بیٹے اس کے لیے مضبوط بن جاؤ بے شک میں تمہارے دادا سے ملنے والا ہوں آہ کہ ان کی جدائی کے لیے افسوس باقی ہے اور جب میں انہیں نہیں دیکھتا تو میری روح بلندیوں کی طرف اٹھتی ہے کیا تم دیکھتے ہو کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں اور جھنڈا (لواء الحمد) اس کے سامنے ہے اور میرا بیٹا علیؑ اس جھنڈے کو گلے سے لگائے ہوئے ہے کیا تم اسے میری شفاعت کرتے ہوئے اور میری عبرت پر رحم کرتے ہوئے دیکھ رہے ہو افسوس کہ میرا وقت قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔

اور نجاشی کی طرف لکھا کچھ اشعار پس نجاشی اسلام لے آیا اور وہ جعفرؓ اور عمر بن العاص کا مذاکرہ سن چکا تھا اور یہ آیت نازل ہوئی (اور

https://www.shiabookspdf.com

جب وہ رسول کی طرف نازل ہونے والے کلام کو سنتے ہیں) اس آیت تک (احسان کرنے والوں کا اجر)

عکرمہ اور عروہ ابن الزبیر ان دونوں کی حدیث میں ہے کہ جب قریش نے دیکھا کہ ان کا امر قبائل میں پھیل رہا ہے اور حمزہؑ اسلام لے آئے ہیں اور عمرو بن العاص نجاشی سے ان کے مطالبے میں خالی ہاتھ آیا ہے پس وہ اس معاملے میں جمع ہوئے اور یہ مکر کیا کہ وہ رسول اللہؐ کو قتل کر دیں اعلانیہ طور پر۔

جب یہ بات ابو طالبؑ نے دیکھی تو انہوں نے بنو عبدالمطلب کو جمع کیا اور اس بات پر متفق کیا کہ وہ رسول اللہؐ کیساتھ گھاٹی میں جمع ہو جائیں پس قریش دار الندوہ میں جمع ہوئے اور بنی ہاشم کے خلاف ایک معاہدہ لکھا کہ وہ نہ ان سے کلام کریں گے نہ ان سے شادیاں کریں گے اور نہ ان سے خرید و فروخت کریں گے اس پر چالیس مہریں لگائیں اور اسے جوف کعبہ میں لٹکا دیا

ابو جہل، عاص بن وائل، نضر بن حارث بن کلدہ اور عقبۃ بن ابی معیط یہ راستوں میں گھومتے تھے اور اگر کسی کے پاس کوئی کھانا ہوتا تو انہیں شک پڑتا کہ یہ بنو ہاشم کو پہنچانا چاہتا ہے وہ اس سے چھین لیتے اسے دھمکیاں دیتے پس اس دوران حضرت خدیجہؑ نے آپؐ پر اپنا سارا مال خرچ کر دیا۔

https://www.shiabookspdf.com

اور ابو طالبؑ کے قصیدے میں سے اشعار ہیں: عبداللہؑ کے فرزند شروع ہی سے ہم میں صادق وامین رہے ہیں اور قوم کی تمام ناراضگیوں کے باوجود وہ بات سچی ثابت ہوئی۔ تم یہ وہم و گمان نہ کرنا کہ ہم محمدؐ کا ساتھ چھوڑ دیں گے چاہے ہم میں سے کوئی دور ہو یا نزدیک نبو ہاشم کے مضبوط بازو ان کا دفاع کریں گے جنہیں شرف میں پروردگار نے سنوارا ہے جو بہترین سنوارنے والا ہے۔ اور جب نبیؐ لیٹ جاتے تھے تو سو جاتے تھے ابو طالبؑ ان کے پاس آتے اور ان کو ادھر سے اٹھا کر اپنے بیٹے علیؑ کو ان کی جگہ لٹا دیتے تھے اور اپنے بیٹے یا اپنے بھائی کے بیٹوں کو ادھر لٹا دیتے تھے تو علیؑ نے فرمایا اے ابا جان میں رات کو مقتول ہوں گا ابو طالبؑ نے فرمایا اے میرے بیٹے صبر کر صبر ہر جگہ قبائل کی گزر گاہ ہے ہم نے تجھے آزمایا ہے اور آزمائش شدید ہے برگزیدہ باپ کے برگزیدہ فرزند کی فداکاری کے لیے تو علیؑ نے فرمایا کیا آپ مجھے محمدؐ کی نصرت میں صبر کی تلقین کرتے ہیں اللہ کی قسم میں نے پریشانی کا اظہار نہیں کیا لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ میری نصرت کو دیکھیں اور جان لیں کہ میں ہر وقت آپ کی اطاعت میں رہتا ہوں اور محمدؐ کی مدد خشنودی خدا کے لیے ہے ہدایت یافتہ نبیؐ تعریف کیے گئے ہیں

اور وہ موسم عمرہ رجب موسم حج کے لیے امن نہ پاتے تھے پس وہ ان مہینوں میں خرید و فروخت کرتے تھے اور نبیؐ ہر موسم میں قبائل عرب کے ہاں گھومتے تھے اور ان سے کہتے تھے تم مجھ سے میرے جانب کو منع کرتے ہو یہاں تک کہ میں تم کو اللہ کی کتاب سناتا ہوں اور

اللہ پر تمہارا ثواب جنت قرار دیتا ہوں؟ اور ابو لہب ان کے جواب میں کہتا تھا یہ میرا بھتیجا ہے اور جادوگر ہے پس ان کو بڑی مشکل آ پہنچی اور انہوں نے قریش کو ابو طالبؑ کے پاس بھیجا کہ ہم سے محمدؐ کو دور کر لو یہاں تک ہم اسے قتل کر دیں گے اور ہم تم کو غلام بنالیں گے پس ابو طالبؑ نے اپنا قصیدہ کہا جس میں وہ کہتے ہیں (درخشندہ چہرے والا جس کے رخ زیبا کا واسطہ دے کر بارش کی دعا کی جاتی ہے) جب انہوں نے یہ قصیدہ سنا تو ان سے مایوس ہو گئے۔ پس آپؐ شعب ابی طالبؑ میں چار سال تک رہے۔

اور کتاب شرف المصطفیٰ میں ہے کہ اللہ نے دیمک کو بھیجا اور اس نے معاہدے کی دستاویز کو ختم کر دیا اور چاٹ کھایا پس جبرائیلؑ نازل ہوئے اور نبیؐ کو اس کی خبر دی پس نبیؐ نے ابو طالبؑ کو بتایا پس ابو طالبؑ قریش کے پاس مسجد میں آئے وہ ان کو دیکھ کر کہنے لگے ہم جانتے ہیں کہ تم اپنے بھتیجے کو ہمارے حوالے کرنے آئے ہو انہوں نے کہا اللہ کی قسم میں اس لیے نہیں آیا میرے بھتیجے نے مجھے مطلع کیا ہے اور وہ جھوٹ نہیں بولتا اس نے مجھے تمہارے معاہدے کے بارے میں آگاہ کیا ہے اگر وہ سچ ہے تو تمہیں چاہیے کہ اللہ سے ڈرو اور جو تم نے قطع رحمی اور ظلم کا آغاز کیا ہوا ہے اس سے باز آ جاؤ اور اگر یہ بات غلط ہوئی تو میں اسے تمہیں دے دوں گا پس وہ اس معاہدے کی طرف آئے تو دیکھا دیمک اسے چاٹ چکی ہے اس پر صرف اللہ اور محمدؐ کا نام باقی تھا پس ابو طالبؑ نے ان سے کہا اللہ سے ڈرو اور اس ظلم سے باز آ جاؤ وہ خاموش ہوئے اور متفرق ہو گئے پس آیت نازل ہوئی (انہیں اپنے رب کے راستے کی طرف بلاؤ) آپؐ نے فرمایا میں ان کو کیسے بلاؤں انہوں نے ترک دعوت کا معاہدہ کیا ہوا ہے پس آیت نازل ہوئی (اللہ جسے چاہتا ہے اسے مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثبت کیے رہتا ہے) پس نبیؐ نے شعب ابی طالبؑ سے نکلنے کے لیے ابو طالبؑ سے فرمایا پس قریش کے سات افراد اکٹھے ہوئے اس معاہدے کو ختم کرنے کے بارے میں اور وہ مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف جس نے نبیؐ پر طائف سے واپسی پر ظلم کیا تھا زہیر بن امیہ المخزومی ابو طالبؑ کا داماد انکی بیٹی عاتکہ کا شوہر اور ہشام بن عمرو لوی بن غالب، ابو البختری بن ہشام، زمعہ بن الاسود بن عبد المطلب اور کہا کہ ساتوں کو اللہ نے جلا دیا اور عزم پختہ کیا کہ وہ اپنے کاتب کا ہاتھ کاٹ دیں گے اور وہ منصور بن عکرمہ بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار تھا انہوں نے اس کو پہلے ہی شل پایا وہ کہہ اٹھے اللہ نے اسے کاٹ دیا پس نبیؐ نے دعوت میں کہا اور اسی میں ابو طالبؑ نے کہا کہ اشعار کا ترجمہ: کیا سمندری سفر کرنے والوں کو دور دراز سے یہ خبر موصول ہوئی کہ ہمارے پروردگار نے ہم پر کیسا فضل و کرم فرمایا اور خدا تو اپنے سب بندوں پر فضل و کرم فرمانے والا ہے پس ان کو خبر دو کہ اس معاہدے کو دیمک نے چاٹ لیا ہے اور جس چیز میں خدا راضی نہ ہو وہ یقیناً برباد ہو کر رہے گی وہ دستاویز مسلسل جھوٹ بہتان اور جادوگری پر مشتمل تھی لیکن ظاہر ہے جادو زندگی بھر نہیں چل سکتا اور نہ اسے عروج و کمال نصیب ہو سکتا ہے اور انہوں نے یہ اشعار بھی کہے حلف نامہ کی دستاویز جو کہ عداوت اور تنگ نظری کا مجموعہ تھی ان کے لیے اس صحیفہ میں بھی تو

https://www.shiabookspdf.com

عبرت ہے خداوند عالم نے ان کفار کی نافرمانی اور عناد پر مبنی تحریر کو مٹا ڈالا اور یہ لوگ محمدؐ سے مسلسل عداوت رکھے ہوئے تھے اور دشمنی پہ جمع رہے چنانچہ انہوں نے جو باتیں کہیں تھیں وہ لغو ثابت ہوئیں اور جو بھی کوئی حق کے خلاف بات کرے گا اس کا جھوٹ واضح ہو جائے گا عبداللہؑ کا فرزند ہمارے درمیان صادق وامین رہے ہیں اور قوم کی تمام ناراضگیوں کے باوجود سچی بات ثابت ہوئی۔

اور انہوں نے اشعار میں فرمایا پے در پے رنج وغم اور فکر کی وجہ سے میری راتیں طویل ہوتی جا رہی ہیں اور میرے آنسو اسی طرح بہہ رہے ہیں جیسے مشکیزہ سے پانی بہتا ہے کیونکہ قصی کی اولاد اپنی عقلوں سے کھیل رہی ہے، اور کیا ایسے کھیل کے بعد دانشمندی واپس آسکتی ہے قصی کے خاندان والوں نے بنی ہاشم کو اسی طرح الگ کر رکھا ہے جیسے تندور والے چھوٹی چھوٹی لکڑیوں کو الگ کر دیتے ہیں اور یہ لوگ محمدؐ سے کہہ رہے ہیں کہ تمہاری باتیں غلط ہیں یہ بہت بودی اور واہیات بات ہے جبکہ محمدؐ تو ان کے پاس حق کا پیغام لے کر آئے انہوں نے کوئی غلط بات نہیں کی البتہ خاندان بنی ہاشم اور خاندان مطلب کے لوگوں نے ہمارا ساتھ دیا ہمارے یہ بھائی ہمارے دائیں بازو کی طرح ہیں جب ہم پریشانیوں میں گرے تو انہوں نے ہمیں تقویت پہنچائی اے قصی کے خاندان والو کیا تمہیں یہ خبر نہیں ہے کہ اہل عرب کن حالات سے گزر رہے ہیں تم صاحبان شرف وکرامت لوگ ہو ان لوگوں کا ساتھ مت دو جو پست ہمت ہیں اور اعلیٰ باتوں سے دور ہیں اور احمدؐ کے ساتھ کیا سلوک کیا جبکہ اس سے تمہاری قرابت بھی ہے اور نسبی رشتہ بھی ہے ہم اور وہ لوگ جو سواریوں پر بیت اللہ اور مکہ میں حج کے لیے آتے ہیں غلاف کعبہ سے وابستہ ہیں یاد رکھو اگر تم نے محمدؐ کو گزند پہنچانے کی کوشش کی تو تمہیں نیزے کی انیوں اور تلواروں کی دھار کا سامنا کرنا پڑے گا پھر تم سب گروہ اپنے گھوڑوں اور بلند وبالا نیزوں سمیت اپنے گھروں کے سامنے بکھرے پڑے ہوگے۔

https://www.shiabookspdf.com

حسن بن احمد بن یحییٰ العطار سے احمد بن محمد اسماعیل سے اس نے عمر بن روق الخطابی سے اس نے سالم سے اس نے خالد بن السری سے اس نے جابر بن عبداللہ الانصاری سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے علیؑ کے میلاد کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا واہ واہ اے جابر تو نے عجیب اور مسیحؑ کی طرح پیدا ہونے والے بہترین کے بارے میں پوچھا ہے بے شک اللہ نے علیؑ کے نور کو میرے نور سے خلق کیا اور میرا نور اس کے نور سے خلق ہوا اور ہم دونوں اسی واحد نور سے ہیں اور ہم کو تہوں والے آسمان سے پہلے پیدا کیا اور بچھی ہوئی زمین سے پہلے خلق کیا طول وعرض، تاریکی اور روشنی، بحر وہوا سے پچاس ہزار سال پہلے خلق کیا پھر اللہ نے اپنی تسبیح بیان کی پس ہم نے بھی اس کی تسبیح بیان کی اس نے اپنی پاکی بیان کی پس ہم نے بھی اس کی پاکی بیان کی اور اس نے اپنی بزرگی بیان کی پس ہم نے بھی اس کی بزرگی بیان کی پس اللہ نے اس کے لیے ہمارا شکریہ ادا کیا پس اللہ نے میری تسبیح سے آسمان وزمین اور سمندر پیدا کیے اور علیؑ کی تسبیح سے ملائکہ مقربین پیدا کیے پس ملائکہ مقربین اس دن سے لے کر قیامت تک جتنی تسبیح بیان کریں گے وہ علیؑ اور اس کے شیعوں کے لیے ہے اے جابر اللہ

عزوجل نے ہمیں منتقل کیا اور صلب آدمؑ میں ڈال دیا پس میں نے اس کے دائیں جانب قرار پکڑا اور علیؑ نے بائیں پہلو میں قرار پکڑا پھر اللہ نے ہمیں صلب آدمؑ سے پاکیزہ اصلاب میں میں منتقل کیا میں اور علیؑ ایک ہی صلب میں منتقل ہوتے رہے اور ہم اس طرح ہی نازل ہوتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک طاہر پشت میں طلوع کیا اور وہ عبدالمطلبؑ کی پاکیزہ پشت تھی پھر اللہ نے مجھے ایک پاکیزہ پشت میں ظاہر کیا اور وہ عبداللہؑ کی پشت تھی اور مجھے ایک بہترین رحم کے سپرد کیا وہ آمنہؑ تھیں جب میں ظاہر ہوا تو ملائکہ نے عرض کی اے ہمارے سردار تیرے ولی کا کیا حال ہے علیؑ کا کہ ہم اسے اس ظاہر نور کے ساتھ نہیں دیکھ رہے ان کی مراد محمدؐ تھی پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ اپنے ولی وہ جانتا ہوں اور ان پر تم سے زیادہ شفیق ہوں پس اللہ تعالیٰ نے علیؑ کو ایک پاکیزہ پشت میں ظاہر کیا اور وہ بنی ہاشم میں سے میرے باپ کے بعد بہترین پشت تھی اور ان کو ایک بہترین رحم کے سپرد کیا اور یہ فاطمہ بنت اسدؑ تھیں۔

اس سے پہلے کہ وہ رحم میں جاتے کہ اس زمانے میں ایک زاہد وعابد انسان تھا جسے مثرم کہتے تھے مثرم بن رعیب بن الشیقبان اور وہ اللہ کے بندوں میں سے ایک تھا اس نے اللہ کی دو سو ستر برس عبادت کی پس اللہ تعالیٰ سے اس نے کچھ نہیں مانگا یہاں تک کہ اللہ نے اس کے دل میں حکمت ڈال دی اور اپنے رب کی حسن اطاعت ڈال دی پس اس نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ اسے اپنا ولی دکھا دے پس اللہ تعالیٰ نے ابوطالبؑ کو وہاں بھیجا پس جب مثرم نے ابی طالبؑ کو دیکھا ان کے لیے کھڑا ہوا اور ان کے سر کو بوسہ دیا اور ان کے سامنے بیٹھ گیا پھر کہا آپؑ کون ہو اللہ آپ پر رحم کرے تو انہوں نے فرمایا میں تہامہ میں سے ایک فرد ہوں تو اس نے کہا کون سے تہامہ میں سے انہوں نے کہا عبد مناف میں سے اس نے کہا کون سے عبد مناف میں سے انہوں نے کہا ہاشم میں سے پس وہ آگے بڑھا اور اس نے آپؑ کے سر کو دوبارہ بوسہ دیا اور کہا اللہ کا لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے موت نہیں دی اور اپنا ولی مجھے دکھا دیا پھر کہا اے بندے تمہارے لیے خوشخبری ہے اللہ اعلیٰ نے مجھے الہام کیا ہے جس میں ایک بشارت ہے پس ابوطالبؑ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا جو بچہ تیری پشت سے پیدا ہوگا وہ اللہ عزوجل کا ولی، امام المتقین، رب العالمین کے رسول کا وصی ہوگا پس اگر تو اس بچے کو پالے تو اسے میری طرف سے سلام دینا اور اسے کہنا کہ مثرم تمہیں سلام دے رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں ان کے ذریعے نبوت تمام ہوگی اور علیؑ کے ذریعے وصائیت تمام ہوگی رسول اللہؐ نے فرمایا پھر ابوطالبؑ روئے اور کہا کہ اس بچے کا نام کیا ہوگا اس نے کہا ان کا نام علیؑ ہوگا ابوطالبؑ نے کہا میں اس حقیقت کو کہ جسے تم بیان کر رہے ہو نہیں جانتا سوائے برہان اور کھلی دلیل کے ساتھ مثرم نے کہا تم کیا چاہتے ہو آپؑ نے فرمایا کہ میں چاہ رہا ہوں کہ جان لوں جو تم نے کہا ہے وہ حق ہے اور اللہ نے تمہیں الہام کیا ہے اس نے کہا تم کیا چاہتے ہو کہ اللہ سے سوال کروں کہ وہ تمہیں اس جگہ پر کیا کھلائے؟ ابوطالبؑ نے فرمایا میں اسی وقت جنت سے کھانا کھانا

https://www.shiabookspdf

چاہتا ہوں آپ ؑ نے فرمایا پس راہب نے اپنے رب سے دعا کی تو جابر کہتا ہے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ ابھی راہب کی دعا مکمل نہیں ہوئی تھی کہ ایک تھال جس میں جنتی پھل تھے کھجور، انار اور انگور تھے ظاہر ہوا پس ابو طالب ؑ نے مثرم کے پاس سے انار کھایا پھر آئے فاطمہ بنت اسد ؑ کے پاس جب انہوں نے اس کو (اس نور کو رحم کے) سپرد کر دیا تو زمین شدید کانپنے لگی اور سات دن کانپتی رہی حتیٰ کہ قریش کو اس کی شدت سے خوف آنے لگا اور وہ گھبرا گئے اور کہنے لگے اپنے معبود ذورۃ کے پاس کوہ ابو قبیس پر چلتے ہیں یہاں تک کہ اس سے اپنے سکون کا سوال کرتے ہیں کہ جو ہمارے ساتھ ہو رہا ہے جب وہ جبل ابو قبیس پر جمع ہوئے اور وہ کانپ رہا تھا اور شدید کانپ رہا تھا تو ان کا معبود ان کے منہ پر آن پڑا جب انہوں نے یہ دیکھا تو کہنے لگے ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے پھر ابو طالب ؑ پہاڑ پر چڑھے اور ان سے کہا اے لوگو جان لو کہ آج وہ عظیم حادثہ و واقعہ رونما ہوا ہے اور وہ پیدا ہوا ہے اگر تم ان کی اطاعت کرو گے اور اس کے مستحق امامت کی گواہی دو گے اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو اس ارضِ تہامہ میں نہیں رہ سکو گے وہ کہنے لگے اے ابو طالب ؑ ہم تمہاری والی ہی بات کہیں گے پس وہ روئے اور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے اور کہا اے میرے معبود اے میرے سردار میں تم سے محمد ؐ کی محمودیت اور علی ؑ کی علوویت اور فاطمہ ؑ کی پاکدامنی کے صدقے میں مانگتا ہوں کہ تو تہامہ پر اپنا فضل و رحمت فرما۔ جابر کہتا ہے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ ابو طالب ؑ کا کلام ختم نہیں ہوا تھا کہ زمین کو سکون آ گیا اور پہاڑوں کو سکون آ گیا اور لوگ اس سے تعجب کرنے لگے۔ جابر کہتا ہے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور مخلوق کو پیدا کیا عربوں نے ان الفاظ و کلمات کو لکھ لیا اور وہ اپنی مشکلات کے وقت انہی کلمات کو زمانہ جاہلیت میں پکارتے تھے وہ انہیں نہیں جانتے تھے اور نہ ہی ان کی حقیقت کو پہچانتے تھے پس علی ؑ ابن ابی طالب ؑ ظاہر ہوئے پس جس رات علی ؑ ظاہر ہوئے اس رات زمین روشن ہو گئی ستاروں کی چمک بڑھ گئی قریش اس کو دیکھ کر تعجب میں پڑ گئے وہ ایک دوسرے سے چیخ چیخ کر کہنے لگے کہ آسمان پر کوئی حادثہ ہوا ہے کیا تم آسمان کے مشارق میں نہیں دیکھتے کہ اس کی روشنی کو اور ستاروں کی بڑھتی ہوئی چمک کو؟ پس آپ ؑ نے فرمایا کہ ابو طالب ؑ مکہ کی گلیوں اور بازاروں میں نکلے اور کہہ رہے تھے کہ اے لوگو کہ آج کی رات کعبہ میں اللہ کی حجت اور اس کا ولی ظاہر ہوا ہے تو لوگ ان سے آسمان پر نظر آنے والے مناظر کی وجہ پوچھنے لگے تو انہوں نے فرمایا کہ مبارک ہو کہ اس رات اللہ کے ولیوں میں سے ایک ولی پیدا ہوا ہے کہ اللہ اپنی تمام بھلائی کی اس پر مہر لگائے گا اور تمام شر اس سے دور لے جائے گا اور ان کو شرک و شبہات سے بچائے رکھے گا اور وہ یہی ذکر کر رہے تھے کہ صبح ہو گئی اور وہ کعبہ میں داخل ہوئے اور کہہ رہے تھے اے گہری تاریکی اور گزر جانے والے روشن چاند کے رب اپنے اٹل فیصلے سے ہمیں اس بچے کے نام سے مطلع فرما پس انہوں نے ندا دینے والے کو سنا جو کہہ رہا تھا ہم نے تمہیں ایک پاک بچے سے مخصوص کیا اور طاہر و مطہر اور رضی سے کہ جس کا نام علی ؑ ہے اور یہ اعلیٰ سے مشتق ہے جب انہوں

نے یہ سنا تو وہ کعبہ سے نکلے اور اپنی قوم سے چالیس دنوں کے لیے غائب ہو گئے جابر کہتا ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو وہ کہاں غائب ہو گئے تھے آپ نے فرمایا وہ مثرم کے پاس علیؑ کی ولادت کی خوشخبری سنانے گئے تھے اور مثرم مر چکا تھا وہ جبل لکام میں مر چکا تھا کیونکہ اس نے عہد لیا تھا کہ جب یہ مولود پیدا ہو تو وہ جبل لکام میں آئیں اگر وہ زندہ ہوں تو انہیں خوشخبری دیں اور اگر مر جائیں تو اسے ڈرائیں

جابر نے کہا اے اللہ کے رسولؐ وہ ان کی قبر کو کیسے پہچانے اور ان کی میت کو کیسے ڈرایا تو آپؐ نے فرمایا اے جابر جو تم سنو تو اسے چھپاؤ یہ اللہ تعالیٰ کے رازوں میں سے ہے اور اس کے علم کے خزانوں میں سے ہے بے شک مثرم نے ابو طالبؑ کو ایک گھاٹی کا بتایا تھا جو کہ جبل لکام میں ہے اور ان سے کہا تھا کہ تم مجھے زندہ یا مردہ اسی میں پاؤ گے جب ابو طالبؑ اس گھاٹی میں پہنچے اور اس میں داخل ہوئے تو مثرم مردہ تھا اس کا جسم کفن میں بند اور کپڑے سے لپٹا ہوا تھا اور ادھر دو اژدھے تھے ایک چاند کی طرح سفید اور دوسرا تاریک رات سے زیادہ کالا اور دونوں غار میں تھے پس ابو طالبؑ غار میں داخل ہوئے اور اسے سلام کیا پس اللہ نے مثرم کو زندہ کر دیا وہ کھڑا ہوا اور اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرا اور وہ گواہی دے رہا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول اور علیؑ اللہ کے ولی اور ان کے بعد امامؑ ہیں پھر مثرم نے ان سے کہا اے ابو طالبؑ مجھے خوشخبری دو میرا دل اس کے متعلق بے تاب تھا کہ اللہ نے تمہارے آنے کے ذریعے مجھ پر احسان کیا ہے پس ابو طالبؑ نے ان سے کہا خوشخبری ہو کہ علیؑ اس زمین پر تشریف لے آئے ہیں اس نے کہا کہ اس رات جس میں وہ ظاہر ہوئے اس کی علامت کیا تھی انہوں نے کہا وہ تمام بیان کرو جو اس رات واقعہ ہوا تھا ابو طالبؑ نے فرمایا ہاں میں نے اس کو دیکھا ہے جب رات کا تہائی گزر گیا تو فاطمہ بنت اسدؑ کو اضطراب محسوس ہوا پس میں نے ان پر نجات والے اسم پڑھے پس وہ اللہ کے حکم سے سکون میں آ گئیں تو میں نے ان سے کہا میں تمہارے لیے تمہاری سہیلیوں کو تمہاری مدد کے لیے بلاتا ہوں وہ کہنے لگی جیسی تمہاری مرضی پس میں نے عورتوں کو ان کے پاس جمع کیا تو ندا دینے والے نے ندا دی اے ابو طالبؑ انہیں ادھر ہی رکھو بے شک اللہ کے ولی کو پاکیزہ ہاتھ ہی چھو سکتے ہیں ابھی ندا دینے والے کی ندا مکمل نہ ہوئی تھی کہ چار عورتیں ظاہر ہوئیں پس وہ داخل ہوئیں اور انہوں نے ریشم کے کپڑے پہن رکھے تھے اور ان کی خوشبو پاکیزہ تھی قیمتی مشک سے تو انہوں نے فاطمہؑ سے کہا اے ولیہ اللہ آپؑ پر سلام ہو پس فاطمہؑ نے ان کو اس کا جواب دیا پس وہ ان کے سامنے بیٹھ گئیں اور ان کے پاس چاندی کا برتن یا صراحی تھی ابھی تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ امیر المومنینؑ ظاہر ہوئے جب وہ ظاہر ہوئے تو وہ ان کے پاس آئیں اور وہ اس وقت ایسے تھے جیسے طلوع ہونے والا سورج پس علیؑ نے زمین پر سجدہ کیا اور وہ کہہ رہے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور میں اللہ کے نبی کا وصی ہوں جس کے ذریعے

https://www.shiabookspdf.com

نبوت کا اختتام ہوگا اور میرے ذریعے وصائیت کا پس ان میں سے ایک نے انہیں اپنی گود میں اٹھالیا جب اس نے اٹھالیا تو علیؑ نے ان کے چہرے کی طرف دیکھا اور کہا اے میری ماں آپؑ پر میرا اسلام ہو اس نے کہا اے میرے بیٹے تجھ پر بھی سلام ہو تو علیؑ نے کہا میرے والد کا کیا حال ہے انہوں نے کہا کہ اللہ کی نعمتوں میں خیریت سے ہیں جب میں نے یہ سنا تو دل میں خیال آیا کہ کہوں کہ اے بیٹے کیا میں تیرا باپ نہیں تو اس نے کہا کیوں نہیں لیکن میں اور آپؑ صلب آدمؑ سے ہیں یہ میری ماں حواؑ ہیں جب میں نے یہ سنا تو اپنی چادر سے اپنا منہ ڈھانپ لیا اور جھکا لیا اور خود حیا کی وجہ سے دور چلا گیا پھر دوسری قریب آئی اور ان کے پاس مشک سے بھری ہوئی صراحی تھی انہوں نے علی کو پکڑا جب علیؑ نے ان کے چہرے کی طرف دیکھا تو کہا اے میری بہن آپؑ پر سلام ہو انہوں نے کہا اے میرے بھائی آپؑ پر بھی سلام ہو علیؑ نے کہا میرے چچا کا کیا حال ہے انہوں نے کہا وہ خیریت سے ہیں اور آپ کو سلام کہہ رہے تھے میں نے کہا اے بیٹے یہ کون ہیں اور تیرا چچا کون ہے؟ تو علیؑ نے فرمایا یہ مریم بنت عمرانؑ ہیں اور میرے چچا عیسیٰؑ ہیں پس انہوں نے جوان کے پاس برتن میں خوشبو تھی ان کو ملا پھر ان کو تیسری نے پکڑا اور ان کو اس کپڑے میں لپیٹا جو اس کے پاس تھا ابو طالبؑ نے کہا میں نے کہا کہ اگر اس کو پاک کرنا ہے تو یہ ان کے لیے ہلکا ہے اور اس لیے کہ عرب اپنی اولاد کو ان کی ولادت کے دن ہی پاک کرتے ہیں وہ کہنے لگی یہ بچہ پاک و پاکیزہ ہے کیونکہ یہ لوہے کو نہیں چکھے گا سوائے اس شخص کے ہاتھوں کہ جس سے اللہ، ملائکہ، آسمان، زمین، اور پہاڑ بغض رکھتے ہیں اور وہ بد بختوں کا سردار ہے میں نے ان سے کہا وہ کون ہے؟ وہ کہنے لگیں وہ عبدالرحمن ابن ملجم لعین ہے اور وہ ان کو محمدؐ کی وفات کے تیس سال بعد کوفہ میں قتل کرے گا ابو طالبؑ نے کہا کہ میں ان کی بات کو سن رہا تھا کہ انہیں محمد بن عبداللہؐ میرے بھتیجے نے ان کے ہاتھوں سے پکڑ لیا اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں رکھا اور ان کے ساتھ گفتگو کی اور ان سے ہر شے کے بارے میں پوچھا محمدؐ علیؑ سے اور علی محمدؐ سے ان رازوں کے بارے میں بات کر رہے تھے جوان دونوں کے درمیان تھے پھر وہ عورتیں غائب ہو گئیں میں نے ان کو نہیں دیکھا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ اے کاش میں دوسری دو عورتوں کو بھی جان لیتا اور علیؑ مجھ سے زیادہ جانتا تھا میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو علیؑ نے مجھ سے کہا یا با جان جو پہلی تھیں وہ میری ماں حوا تھیں اور دوسری جنہوں نے مجھے خوشبو لگائی وہ مریم بنت عمران تھیں اور تیسری جنہوں نے مجھے کپڑے پہنائے وہ آسیہ تھیں اور چوتھی صراحی والی موسیٰؑ کی ماں تھیں پھر علیؑ نے کہا کہ مثرم سے ملیے اور ان کو بتائیے اور خوشخبری دیجیے جو آپ نے دیکھا ہے آپؑ ان کو فلاں فلاں گھاٹی میں فلاں فلاں جگہ پر پائیں گے اور جب وہ مجھ سے اور میرے بھتیجے سے گفتگو سے فارغ ہوئے تو اپنے بچپن میں واپس آ گئے پس اے مثرم میں تیرے پاس آ گیا اور تم سے سارا قصہ کھول کر بیان کر دیا جو میں نے دیکھا اپنے بیٹے علیؑ سے ابو طالبؑ نے کہا جب مثرم نے سنا تو بہت زیادہ رویا پھر کچھ دیر سوچا پھر اپنا سر لپیٹا اور مجھ سے کہا میری اوڑھنی مجھے پر دے دو پس میں تے ان

https://www.shiabookspdf.com

کی اوڑھنی سے انہیں ڈھانپ دیا پس وہ لیٹ گیا کہ وہ مردہ تھا اور میں ان کے پاس تین دن ان سے بات کرتا رہا تو اس نے مجھے جواب نہیں دیا پس میں اس سے خوفزدہ ہو گیا اور وہ دونوں اژدھے نکلے اور کہنے لگے کہ اللہ کے ولی سے جا کر ملیے کہ کسی کی نسبت آپ ان کی کفالت کے زیادہ حقدار ہیں میں نے ان دونوں سے کہا تم دونوں کون ہو؟ وہ کہنے لگے ہم اس کے نیک اعمال ہیں ہمیں اللہ نے اس صورت میں جسے تم دیکھ رہے ہو خلق کیا ہے ہم اس کی تکلیفوں سے حفاظت کرتے ہیں دن رات اور قیامت تک کریں گے جب قیامت آئے گی تو ہم میں سے ایک اس کے آگے ہو گا جو جنت کی طرف لے جائے گا پھر ابو طالبؑ مکہ کی طرف چلے گئے۔

جابر بن عبد اللہ کہتا ہے کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا جو تم نے مجھ سے سوال کیا میں نے کھول کر بیان کر دیا پس تم پر اس کی حفاظت واجب ہے اللہ کے نزدیک علیؑ کا مقام بلند ہے اور وہ مقام ہے جو ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین کو بھی نہیں عطا ہوا اور اس کی محبت تمام مسلمانوں پر واجب ہے بے شک وہ جنت ودوزخ کا تقسیم کرنے والا ہے۔

حیدر الحسینی نے شیخ جمال الدین محمد بن عبد الرشید الاصفہانی سے اس نے احمد العطار ھمدانی سے اس نے امام رکن الدین احمد بن محمد بن اسماعیل الفارسی سے اس نے فاروق الخطابی سے اس نے حجاج بن منہال سے اس نے حسن بن عمران سے اس نے شاذان بن العلاء سے اس نے عبد العزیز بن عبد الصمد سے اس نے ابو زبیر سے اس نے جابر سے اسی طرح کی روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ الصادقؑ نے فرمایا کی جب ابو طالب کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے قریش کو جمع کیا اور ان کو وصیت کرتے ہوئے کہا کی اے گروہ قریش تم اللہ کی مخلوق میں سے پسندیدہ ہو اور عرب کا دل ہو اور اللہ کی زمین کا خزانہ اور اس کے حرم کے اہل ہو تم میں مال کا سردار اور بہت زیادہ بہادر ہے اور تم میں شجاعت میں وسیع اور بڑھنے والا ہے کہ جان لو کہ عرب میں فخر کرنے کے لیے تم نے کچھ نہیں چھوڑا ہے کہ تم نے اس شرف کو لے لیا ہے اور تمام بزرگی تم نے پائی ہے پس اس فضیلت کی وجہ سے تمہارا لوگوں پر حق ہے اس کے لیے تمہاری طرف وسیلہ ہے اور لوگ تمہارے لیے جنگ اور تمہاری جنگ پر ہیں میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اسے یاد رکھو میں تمہیں اس بچے کی تعظیم کے لیے کہتا ہوں کہ اس میں رب کی مرضیاں ہیں اور روزی کمانے کے لیے ذریعے ہیں اور اپنے ارحام سے ملو تو اس کے ملنے میں اور اس کے عدد کی زیادتی ہے پس نافرمانی اور سرکشی کو چھوڑ دو کہ اس میں تم سے پہلی قومیں ہلاک ہوئیں دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرو اور سائل کو عطا کرو پس اس میں زندگی اور موت کے لیے شرف ہے تم پر سچ بولنا اور امانت کو ادا کرنا واجب ہے پس اس میں ہی تہامہ کی عزت اور آنکھ کا عیب ہے اور لوگوں کے خلاف ہونے سے بچو اور ان پر اچھے کاموں کی وجہ سے فضیلت حاصل کرو پس ان دونوں میں خاص لوگوں کے لیے محبت اور عام لوگوں کے لیے عزت اور گھر والوں کے لیے قوت ہے پس میں تمہیں محمدؐ سے اچھے سلوک کی وصیت کرتا ہوں یہ قریش میں سے

https://www.shiabookspdf.com

امین اور عرب میں سے صدیق ہیں اور تمام خوبیاں جن کی میں نے تمہیں وصیت کی ہے ان میں موجود ہیں یہ تمہارے پاس وہ حکم لے کر آیا ہے کہ جس کو دلوں نے قبول کیا اور زبان نے انکار کیا دشمنی کے خوف سے اور اللہ کی قسم گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ عرب کے سردار اور اطراف کے عزت داروں کو اور لوگوں میں سے کمزوروں کو کہ وہ اس کی دعوت کو قبول کر رہے ہیں اور اس کے کلام کی تصدیق کر رہے ہیں اور اس کے امر کی تعظیم کر رہے ہیں پس اس سے موت کی سختیاں بھاگ رہی ہیں پس قریش کے سردار اور ان کے بت ناپید ہو چکے ہیں اور ان کے کمزور پالنے والے بن گئے ہیں اے گروہ قریش تمہارے باپ اور ماں کے بیٹے تمہارے سوا اس سے محبت کرنے والے بن جاؤ اس کی جنگ کی مدت اور اس کی سپردگی میں تاخیر نہ کرو اور پھر دوسری روایت میں کہا کہ جب عبدالمطلبؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے بلایا اور کہا کہ جب تک تم محمدؐ کی بات سنو گے اور ان کے امر کی اتباع کرو گے اس وقت تک سب سے بہتر رہو گے پس اس کی اطاعت کرو تو ہدایت پا جاؤ گے۔

اور میں کہتا ہوں کہ سید فاضل السعید شمس الدین ابو علی فخار بن معد الموسوی نے ایک کتاب ایمان ابی طالبؑ کے اثبات میں تالیف کی ہے اور اس میں خاص اور عام طریقوں سے بہت ساری روایات ذکر کی ہیں اور وہ ہمارے بڑے محدثین میں سے ہیں اور کئی طریقوں سے کتب معتبرہ سے روایات کی ہیں ہم ان کا طریقہ آخری جلد میں درج کریں گے اس کتاب کی انشاء اللہ تعالیٰ اور ہم نے ان کی کتاب سے بہت ساری روایات ذکر کی ہیں ہم سے ہمارے بزرگ ابو عبداللہ محمد بن ادریس نے ابو الحسن علی بن ابراہیم سے اس نے حسن بن جمھور سے اس نے اپنے باپ سے اس نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے اس نے مسمع کردین سے اس نے ابو عبداللہ الصادقؑ سے انہوں نے اپنے آباء سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ اللہ نے آپکو چھ چیزوں سے جوڑا : وہ شکم جس میں آپؐ کو آمنہؑ بنت وہب نے اٹھایا اور وہ صلب کہ جس میں اس نے آپ کو عبداللہ بن عبدالمطلبؑ میں اتارا اور وہ گود جس میں ابو طالبؑ نے آپکی کفالت کی اور وہ گھر عبدالمطلبؑ کا جس نے تیری پرورش کی اور تیرا زمانہ جاہلیت میں جو بھائی تھا کہا گیا یا رسول اللہؐ اس کا فعل کیا تھا فرمایا وہ سخی، کھانا کھلانے والا، اور دولت سے سخاوت کرنے والا

اور الشیخ ابو عبداللہ نے انہیں اسناد سے انہوں نے محمد بن الحسن سے انہوں نے کچھ مردوں سے انہوں نے مرفوعاً ادریس اور علی بن اسباط سے سب نے ان دونوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ الصادقؑ نے فرمایا کہ اللہ نے نبیؐ کی طرف وحی کی کہ میں نے اس صلب پر کہ جس میں آپؐ کو اتارا اس پر آگ حرام کر دی اور جس شکم میں آپؐ کو اٹھایا اور وہ گود جس میں تیری کفالت کی، اہل بیت کہ جنہوں نے آپؐ کی مدد کی پس عبداللہ بن عبدالمطلبؑ وہ صلب ہیں جس میں سے آپؐ کو نکالا اور وہ شکم جس نے آپؐ کو اٹھایا وہ آمنہؑ بنت وہب ہیں اور وہ گود

جس نے ان کی کفالت کی فاطمہ بنت اسدؑ ہیں اور وہ گھر والے کہ جنہوں نے ان کی مدد کی وہ ابو طالبؑ ہیں۔

ابو جعفر نے اپنی اسناد کیساتھ اپنے مردوں سے اسنے حماد بن عثمان سے اسنے امام ابو عبداللہ جعفر بن محمدؑ سے روایت کی ہے کہ ابو طالب اس وقت تک فوت نہیں ہوئے کہ جب تک رسول اللہؐ نے اپنی رضامندی ظاہر نہ فرمائی اسناد کیساتھ حماد سے اسنے ابو عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے تحقیق دیکھا کہ ابو طالبؑ جملوں کے کلام سے اسلام لائے میں کہتا ہوں کہ السید نے فرمایا، کہ آپؑ کا کہنا ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اس سے مراد ہے ہم یقین رکھتے ہیں کیونکہ کہا جاتا ہے کہ فلاں اس مسئلہ کو ایسے دیکھتا ہے یعنی وہ یہ اعتقاد رکھتا ہے۔

محمد بن ادریس نے اپنی اسناد کے ساتھ ابو جعفر سے انہوں نے مرفوعاً ایوب بن نوح سے اس نے عباس بن عامر سے اس نے ربیع بن محمد سے اس نے ابو اسلام بن ابی حمزہ سے اس نے معروف بن خربوز سے اس نے عامر بن واثلہ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیؑ نے فرمایا جب میرے والد کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے رسول اللہؐ کی نبوت کی شہادت دی اور اس کے بعد اس دنیا میں سب سے پسندیدہ چیز کے متعلق مجھے مطلع کیا

https://www.shiabookspdf.com

عبدالحمید التقی نے اپنی اسناد کے ساتھ ابو علی الموضع سے اسنے حسن سکونی سے اسنے احمد بن محمد بن سعید سے اس نے زبیر بن بکار سے اس نے ابراہیم منذر سے اسنے عبدالعزیز ابن عمران سے اسنے ابراہیم بن اسماعیل سے اسنے ابو حبیبہ سے اسنے داوئد سے اسنے عکرمہ سے اسنے ابن عباس سے روایت کی کہ ابو بکر رسول اللہ کے پاس آئے ابو قحافہ کیساتھ اور وہ ان کے آگے چل رہے تھے جبکہ وہ بزرگ اور نابینا تھے تو رسول اللہؐ نے فرمایا ابو بکر سے: تم بزرگ کو چھوڑ دو کہ ہم اسے لے آئیں تو اس نے کہا یا رسول اللہؐ میں چاہتا ہوں کہ اللہ سے اجر لوں جبکہ اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ کو حق کیساتھ نبی مبعوث کیا ہے کہ میں نے اپنے والد کے اسلام سے زیادہ آپ کے چچا ابو طالبؑ کے اسلام سے خوش ہوں میں آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا واسطہ دے کر) یعنی ابو طالبؑ کا (آپ سے التماس کرتا ہوں تو رسول اللہؐ نے فرمایا تو نے سچ کہا اس حدیث کو ابو الفرج الاصفہانی ابو شبد سے اسنے غلامی سے اسنے عباس بن بکار سے اس نے ابو بکر الھذلی سے اسنے عکرمہ سے اسنے ابو صالح سے اسنے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ابو بکر ابو قحافہ کو لیکر رسول اللہؐ کے پاس آئے اور آگے یہی حدیث روایت کی ہے ابو علی الموضع نے اسناد کیساتھ محمد بن الحسن العلوی سے اس نے عبدالعزیز بن یحیٰ سے اسنے احمد بن محمد العطارؒ سے اسنے حفص بن العمر الحارث سے اسنے عمر بن ابی زائدہ سے اسنے عبداللہ بن ابی الصیفی سے اسنے شعبی سے مرفوعاً امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ اللہ کی قسم عبد مناف بن عبدالمطلب ابو طالبؑ مومن مسلمان تھے انہوں نے بنی ہاشم کے خوف سے اپنا ایمان چھپایا ہوا تھا کہ قریش ان کی مخالفت وعداوت کریں گے اور ابو علی الموضع نے کہا ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ ابو طالبؑ کا مرتبہ کیا ہے کہ ابو طالبؑ عظمت سے

بھر پور اور اللہ کی رحمت کی بارش اور تاریکی میں روشنی میں اور آپ کو اھل الحفاظ نے کھودیا اور آپکا جنازہ ولی نعمت نے پڑھا اور آپ سے آپ کے رب کے رضوان ملے آپ طاھد کیلیے بہترین تھے۔ اگر وہ کافر ہوتے تو امیر المومنین کبھی بھی ان کی موت کے بعد ان کا مرتبہ نہ کیلیئے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رضوان کہہ کر نہ پکارتے۔

ابو علی الموضح سے اسناد کیساتھ اسنے کیا کہ اس روایت تو اتر کیساتھ امام علی بن الحسینؑ سے ابو طالبؑ کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ ایمن تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں تو ان سے کہا گیا کہ ایک قوم ان کو کافر گمان کرتی ہے تو نہوں نے کیا تعجب ہے کہ وہ علی بن ابی طالبؑ اور رسول اللہ پر طعن کرتے ہیں کیونکہ اللہ نے قرآن میں مومنہ عورت کو کافر کیساتھ رہنے سے منع فرمایا ہے اور اس میں کسی کو کوئی شک نہیں کہ بنت اسدؑ پہلے ایمان لانے والی عورتوں میں سے ہیں اور وہ ابو طالبؑ کی وفات تک ان کے ہاں ہی رہیں۔

حسن بن معینہ نے عبداللہ بن جعفر بن محمد الدورنسیتی سے اسنے اپنے والد سے اسنے اپنے دادا سے اسنے محمد بن علی بن بابویہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالحسن امعیدی سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبایعثہ بن ربعی سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ بو طالب سے قریش کے مجمع میں نبیؐ کا فضل دکھانے کیلیئے کیا اے بھتیجے کیا اللہ نے تمھیں بھیجا ہے فرمایا ہاں کہ انبیا صاحب معجزہ ہوتے ہیں ہمیں نشانی دکھلاؤ فرمایا: کہ اس درخت کو پکاریئے اور اسے کہیے کہ محمد بن عبداللہ فرمار ہے ہیں کہ آگے آؤ بس ابو طالب نے انہیں بھلایا وہ آگے بڑھا یہاں تک کہ ان کے سامنے سجدہ کیا پھر اس کو جانے کا حکم دے دیا اور وہ چلا گیا بس ابو طالب نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ سچے ہیں پھر اپنے بیٹے سے کہا اے علی اپنے چچازاد کے ساتھ مل جاؤ۔

ابو الفرج کی طرف اسناد کے ذریعے ہم سے ھارون بن موسیٰ نے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے علی بن احمد سے انہوں نے اپنا چچا سے انہوں نے ابو عبداللہ السارق سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین کو بھلا لگتا تھا کہ وہ ابو طالب کے شعر کہیں اور انہیں تدوین کریں اور انہوں نے فرمایا اس کو سمجھو اور اس کو اپنی اولاد کو سکھاؤ کیونکہ وہ اللہ کے دین پر تھے اور ان میں بہت زیادہ علم تھا۔

ابو الفضل بن شاذان بن جبریل نے کراجکی سے انہوں نے طاھر بن موسیٰ سے انہوں نے مزاحم بن عبدالوارث سے انہوں نے ابو بکر بن عبدالعزیز سے انہوں نے عباس بن علی سے انہوں نے علی بن عبداللہ سے انہوں نے جعفر بن عبدالواحد سے انہوں نے عباس بن فضل سے انہوں نے اسحاق بن عیسیٰ سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے باپ کو کہتے ہوئے سنا اسنے مہاجر غلام بنی نوفل کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ابو طالبؑ بن عبدالمطلبؑ کو کہتے سنا کہ محمدؐ نے فرمایا کہ بے شک ان کے رب نے ان کو صلہ رحمی کیلیئے بھیجا اور یہ کہ وہ ایک اللہ کی عبادت کریں اور اس کیساتھ تو کسی کی عبادت نہ کریں اور میرے نزدیک محمدؐ صادق اور امین ہیں

https://www.shiabookspdf.com

مجھ سے یہ حدیث نصر بن علی نے ذاکر بن کامل سے اسنے علی بن احمد الحداد سے اسنے احمد بن عبد اللہ محافظ سے اسنے احمد بن فارس المعبدی سے اسنے علی بن سراج سے اسنے جعفر بن عبد الواحد سے اسنے محمد بن عبار سے اسنے اسحاق بن عیسیٰ سے اسنے بنی نوفل کے غلام مہاجر سے روایت کی ہے۔

کہ میں نے ابو رافع کو کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے ابو طالبؑ کو کہتے ہوئے سنا کہ محمدؐ نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ اللہ نے ان کو صلہ رحمی کا حکم دیا ہے اور ایک اللہ کی عبادت کا حکم دیا ہے اور اس کے ساتھ کسی اور کی عبادت سے منع کیا ہے اور میرے نزدیک محمدؐ سچے اور امین ہیں

محمد بن ادریس نے اپنی اسناد کیساتھ ابو الفرج سے انہوں نے احمد بن ابراھیم سے انہوں نے ھارون بن عیسیٰ سے انہوں نے جعفر بن عبد الواحد سے انہوں نے عباس بن الفضل سے انہوں نے اسحاق بن عیسیٰ سے اسنے اپنے باپ سے کہ میں نے بنی نوفل کے غلام مہاجر کو کہتے ہوئے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا میں نے ابو رافع کو کہتے ہوئے سنا کو ابو طالبؑ کو ہم نے فرماتے ہوئے سنا کہ محمدؐ نے مجھ سے بیان کیا ہے اللہ نے مجھے صلہ رحمی کیلئے بھیجا ہے اور ایک اللہ کی عبادت کیلئے اس کے ساتھ کسی اور اس کی عبادت نہ کرے اور شریک نہ ٹھہرانے کیلئے بھیجا ہے اور محمدؐ سب سے سچے اور امین ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

یحیٰ بن محمد بن ابی زید نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن ابی الغنائم سے انہوں نے الشریف علی بن محمد الصوفی سے انہوں نے حسین بن احمد البصری سے انہوں نے یحییٰ بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو علی بن ھمام سے انہوں نے جعفر بن محمد الفزاری سے انہوں نے عمران بن معاف سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے اسنے عاصم بن حمید سے اسنے ابو بصیر سے اسنے امام باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ ابو طالب بن عبد المطلبؑ سے کہ ابو طالبؑ مسلمان اور مومن فوت ہوئے اور ان کے دیوان میں ان کے شعر ان کے ایمان پر دلالت کرتے ہیں پھر ان کی محبت ان کی تربیت ان کی نصرت اور رسول اللہؐ کے دشمنوں سے دشمنی اور ان کے دوستوں سے دوستی اور جو رب کی طرف سے آیا ہے اس کی تصدیق کرنا اور ان کا اپنے بچوں علیؑ اور جعفرؑ کو حکم دینا کہ رسول اللہؐ جو فرماتے ہیں اس پر ایمان و اسلام لائیں اور بے شک وہ بہترین مخلوق ہیں اور بے شک وہ حق اور صراط مستقیم کی طرف بلاتے ہیں اور وہ اللہ رب العالمین کے رسول ہیں اور یہ بات ان دونوں کے دلوں میں ثبت کرنا اور جب رسول اللہؐ کا ان کو بلانا اور دونوں کا اسی وقت لبیک کہنا یہ سب باتیں ان کے ایمان پر دلالت کرتی ہیں اگر تم منصف ہو تو یہ تمھارے لیے کافی ہے اور ان کی اطاعت کی اور اپنے آپ کو صرف کر دیا اور ان کے دشمنوں سے دشمنی اور دوستوں سے دوستی رکھی بغیر کسی حاجت کے بغیر کسی مال اور بغیر کسی جاہ کے لالچ کے کیونکہ ان کا خاندان ان کا دشمن تھا اور ان کی کسی چیز میں رغبت نہیں تھی سوائے اس کہ اللہ کی طرف سے نازل کردہ میں ان کی رغبت تھی۔

میں کہتا ہوں کہ اس روایت سے ظاہر ہے جس طرح کہ انہوں نے اس کے بعد فرمایا کہ یہ حدیث امام ابو جعفر باقرؑ سے مروی ہے اور اس میں ابو طالبؑ کا حال اچھے طریقے سے بیان کیا گیا ان کا ایمان پر قائم رہنا اور یہ حدیث ایمان ابو طالبؑ کی معرفت کیلئے کافی ہے کہ اللہ نے ان کو جنت میں ٹھکانہ دیا اس کیلئے جو منصب عقلمند عاقل اور ادیب ہے

اور محمد نے اپنی جماعت سے سنا ہے ایک مذاکرہ کہ جس میں وہ آئمہ راشدین سے روایات کرتے ہیں آل محمدؐ سے کہ وہ سوال کرتے ہیں نبیؐ کے قول سے جو کہ تمام روایت کی صحت پر متفق ہیں کہ میں اور ہاشم کی کفالت کرنے والا جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح جنت میں ہوں گے اور انہوں نے ان کی یتیمی میں ان کی کفالت کی اور ان پر شفیق ہی رہے

السید عبد الحمید نے عبد السمیع سے اسنے جعفر بن ہاشم سے اسنے اپنے دادا سے انہوں نے ابو الحسن علی بن محمد الصوفی سے انہوں نے حسن بن محمد بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے دادا یحییٰ بن الحسن سے مرفوعاً رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ انہوں عقیل بن ابی طالبؑ سے فرمایا کہ اے عقیلؑ میں تجھ سے دو محبتیں کرتا ہوں ایک محبت تمہارے لئے اور ایک محبت ابو طالبؑ کیلئے کیونکہ وہ تم سے محبت کرتے تھے

ابو الفضل شاذان بن جبرائیل نے کراجکی سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ قریش کو ایک ہلاک کردینے والی آزمائش پہنچی اور ابو طالبؑ وافر مال اور کثیر اولاد والے تھے ان کو بھی وہی تکلیف پہنچی جو قریش کو قحط اور فاقہ کی تکلیف پہنچی پس اسی وقت رسول اللہؐ نے اپنے چچا عباس کو بلایا اور ان سے کہا اے ابو الفضل آپکے بھائی کثیر العیال اور اس وقت کمزور حال والے ہیں اور قوت میں کمزور ہیں اور انہیں بھی یہ آزمائش پہنچی ہے اور رشتہ دار مہربانی کے حقدار ہیں اور مشکل کی گھڑی میں بوجھ اٹھانے کے حقدار ہیں آؤ ان کی طرف چلیں تاکہ ہم کی مدد کریں جس حالت میں وہ ہیں ہم ان کا کچھ بوجھ اٹھا لیتے ہیں اور ان کے عیال کا بوجھ ہلکا کر دیتے ہیں ہم میں سے ہر ایک ان کا ایک ایک بیٹا لے لیتا ہے تاکہ ان کی پریشانی میں آسانی آسکے عباس نے کہا جی میں بھی یہی دیکھ رہا ہوں اور آپ صحیح بات کر رہے ہیں بے شک یہ اللہ کا فضل ہے اور صلہ رحمی یہی ہے پس وہ ابو طالبؑ کو ملے اور ان کو صبر کی تلقین کی اور ان کے آباء کی فضیلت کا ذکر کیا اور ان سے کہا کی ہم آپ سے کچھ بوجھ ہلکا کرنا چاہتے ہیں پس ہم کو اپنی کچھ اولاد دے دیجیے کہ جو آپ سے بوجھ ہلکا کر دے ابو طالبؑ نے فرمایا کہ تم میرے لیے عقیلؑ اور طالبؑ کو چھوڑ دو اور جو دل میں آئے کرو پس عباس نے جعفرؑ کو لے لیا اور رسول اللہؐ نے علیؑ کو لے لیا اور ان کو اپنے لئے منتخب کر لیا اور اپنے اہم کام کیلئے ان کو چن لیا اور اپنے پوشیدہ اور اعلانیہ میں ان پر بھروسہ کیا اور وہ ان کی مرضیوں کی طرف بڑھنے والے اور تمام حالات میں حق گوئی کی موافقت کرنے والے تھے

ایک دوسرے طریقے سے روایت کی گئی کہ بے شک ابو طالبؑ نے نبیؐ سے کہا کہ جب وہ انہوں نے ان سے اس بارے میں پوچھا کہ تم

https://www.shiabookspdf.com

میرے عقیلؑ کو چھوڑ دو اور جو جانتے ہو وہ لے لو اور انہوں نے طالبؑ کا ذکر نہیں کیا

الشیخ الفقیہ شاذان نے اپنی اسناد کیساتھ کراجکی سے روایت کی ہے کہ ابو جہل ہشام نبیؐ کے پاس آیا اور اس کے پاس پتھر تھا اور وہ چاہتا تھا کہ جب رسول اللہؐ سجدہ میں جائیں تو وہ آپکو مارے ابو جہل نے اپنا ہاتھ اٹھایا پس وہ ہاتھ پتھر پر خشک ہو گیا اس نے ہاتھ پلٹایا تو پتھر اس کے ہاتھ سے چپک گیا تو مشرکین میں سے اس کے ساتھیوں نے کہا کیا تو ڈر گیا کہنے لگا نہیں کہ میں نے سانڈ کی طرح یا اونٹ کی طرح ایک جا نور دیکھا جو اپنی دم کو بار بار اٹھا رہا تھا اور اسی بابت ابو طالبؑ نے اشعار کہے کہا کیا تم ہمارے بھائی کے بیٹے کو درد پہنچاتے ہو اور تم سرکشی سے باز آجاؤ اور اگر نہیں تو میں ڈرتا ہوں کہ تمہارے گھروں میں شر پھیل جائیگا مشرق و مغرب کے رب نے ماضی میں تمہارے لئے کتنی عبر تیں رکھی ہوئیں ہیں جس طرح تم سے پہلے قوم عاد و ثمود نے اسے چکھا کل تم کو بھی اسے چکھنا ہو گا کہ جب عرش کے مالک کی اونٹنی پانی ما نگے گی ان کے ذریعہ ان پر سانڈ یا اونٹ کو بھی غصہ آنا ہے اللہ کی طرف سے پتھر مارنے کے سب کل کو تمہیں بھی اپنی پشت کی سخت ہڈی پر ہندی تلوار کا مزہ چکھنا پڑے گا اور اس چمٹ جانے والے پتھر میں تمہارے لئے عجیب تر باتیں ہیں جو کہ ان کہ پہلو میں صابر اور صادق اور متقی کیلئے کھڑا تھا تو اللہ نے اس کو اس کے ہاتھ میں ثبت کر دیا احمق اور خائن کے خیال کے الٹ

میں کہتا ہوں کہ کراجکی نے بھی یہ خبر اس طرح روایت مرسل نقل کی ہے پھر السید نے کہا کہ مجھے عبد الحمید نے اپنی اسناد کیساتھ الشریف الموضح سے مرفوعا روایت کی ہے کہ کہ ابو طالبؑ نے اپنے بیٹے علیؑ کو نبیؐ کی اطاعت اور مدد پر ابھارتے تھے اور علیؑ نے فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا اے بیٹے اپنے چچازاد سے مل جاؤ تم ان کی وجہ سے ہر آنے والی سختی سے محفوظ رہو گے پھر مجھ سے کہا (شعر ترجمہ) محمدؐ کیساتھ ملنے میں مضبوطی ہے اے علیؑ تیرے ہاتھ ان کی صحبت میں ہی رہیں

اور مجھ سے شاذان بن جبرئیل نے کراجکی سے اسنے محمد بن علی بن صخر سے اسنے عمر بن محمد بن سیف سے اسنے محمد بن محمد بن سلمان سے روایت کی ہے کہ میں اپنے اسلام سے پہلے نبیؐ کی مدد میں ابو طالبؑ کیساتھ تھا ایک دن ابو طالبؑ کے گھر کے نزدیک سخت گرمی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ابو طالبؑ نکلے اور مجھ سے کہا اے ابو الغضنفر کیا تم ان دو لڑکوں کو دیکھا ہے یعنی نبیؐ اور علیؑ کو میں نے کہا کہ جب سے میں یہاں بیٹھا ہوں میں نے ان کو نہیں دیکھا تو ابو طالبؑ نے کہا کہ اٹھو اور ان کو تلاش کریں کہ ان کو قریش سے امن نہیں ہے وہ کہتا ہے کہ ہم چلے یہاں تک کہ ہم مکہ کے گھروں سے نکلے پھر اس کے پہاڑوں میں سے اس ایک پہاڑ پر پہنچے پھر ہم اس پر چڑھے اس کی چوٹی تک کہ نبیؐ اور علیؑ اس کے دائیں طرف کھڑے سورج کے جھکاؤ والی طرف کھڑے رکوع اور سجدہ کر رہے تھے

روایت ہے کہ ابو طالبؑ نے اپنے بیٹے جعفرؑ سے کہا اپنا بازو اپنے چچازاد کے ساتھ ملاؤ پس وہ علیؑ کے پہلو میں کھڑے ہو گئے پس نبیؐ نے

https://www.shiabookspdf.com

اپنے ساتھ ان کو محسوس کیااور ان سے آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ آگے بڑھے اور جو کر رہے تھے اس سے فارغ ہو گئے پھر وہ ہماری طرف آئے تو میں نے دیکھا کی ابوطالبؑ کے چہرے پر خوشی نمایاں تھی

عبدالحمید نے اپنی اسناد کیساتھ عمران بن حصین کی طرف موفوعا روایت کی ہے کہ اللہ کی قسم جعفرؑ کا اسلام ان کے باپ کی وجہ سے ہے اور یہ اس طرح ہے کہ ابوطالبؑ گزرے اوران کیساتھ جعفرؑ تھے اور رسول اللہؐ کے پاس آئے تو علیؑ رسول اللہؐ کے دائیں طرف تھے تو ابوطالبؑ نے جعفرؑ سے کہا اپنے چچازاد کے بازو سے ملو پس جعفرؑ آئے اور نبیؐ کیساتھ نماز پڑھی جب نماز مکمل ہو گئی تو نبیؐ نے جعفرؑ سے کہا اے جعفرؑ تو نے اپنے چچازاد کا بازو سے بازو ملایا ہے اللہ اس کے عوض تمہیں دو بازو عطا کرے گا جن کے ذریعہ تم جنت میں اڑو گے پس ابوطالبؑ نے یہ اشعار کہے بے شک علیؑ اور جعفرؑ میری مضبوطی

واقدی نے اپنی اسناد کیساتھ روایت کی ہے کہ جب نبیؐ کے اصحاب زیادہ ہو گئے اور ان کا امر غالب ہونے لگا تو یہ قریش پر بہت شاق گزرا اور انہوں نے ایک دوسرے کا انکار کیا اور کہنے لگے کہ محمدؐ نے ہمارے لوگوں پر جادو کر دیا ہے اور ان کو ان کے دین سے نکال دیا ہے اور ہر قبیلہ اپنے قبیلہ میں موجود مسلمانوں کو پکڑ لیتا اور ان کو عذاب دیتا یہاں تک کہ وہ محمدؐ کے دین سے واپس پلٹ آتے اور بعض نہیں پلٹتے تھے

https://www.shiabookspdf.com

پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی (کیا اللہ کی زمین وسیع نہیں ہے تم اس میں ہجرت کر جاؤ)

پس مسلمانوں کی ایک جماعت حبشہ کی طرف نکلی ان کے آگے یعنی پیشوا جعفر بن ابی طالبؑ تھے پس وہ نجاشی شاہ حبشہ کے پاس ٹھہرے پس وہ ان کے پاس بزرگی، عظیم منزلت اور اچھے آداب کیساتھ تھے قریش کو یہ معلوم ہوا تو انہوں نے نجاشی کے پاس عمرو بن العاص عمارۃ بن الولید بن المغیرہ المخزومی کو بھیجا جب عمرو بن العاص اور عمارۃ بن الولید نجاشی کے اصحاب کی وجہ سے نجاشی تک پہنچ گئے عمرو بن العاص آگے بڑھا اور کہا اے بادشاہ یہ لوگ ہماری قوم کے بے وقوف ہیں ان پر محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلبؑ نے جادو کر دیا ہے پس ان کو اپنے سے دور کر دے ان کا ساتھی گمان کرتا ہے کہ نبیؐ ہے اور وہ تیرے دین کو نسخ کرنے آیا ہے پس نجاشی ان کی بات کی طرف متوجہ نہ ہوا اور اس بات پر راضی نہ ہوا جو کہ قریش نے بھیجا تھا اور جعفرؑ اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ زیادہ عزت اور احسان کیساتھ پیش آتا رہا پس ابوطالبؑ نے نجاشی کی مدح میں یہ اشعار کہے کاش میں سمجھ سکتا کہ حبشہ میں جعفر طیارؑ اور عمرو کا کیا حال ہے اور کتنے تعجب کی بات ہے نبیؐ کی مخالفت وہ کر رہے ہیں جو ان کے قرابتدار بھی ہیں پتہ نہیں کہ نجاشی نے جعفرؑ اور اس کے ساتھیوں کیساتھ اچھا سلوک کیا یا وہ بد سرشت رکاوٹ بن گیا جب یہ اشعار کے نجاشی تک پہنچے وہ بہت خوش ہوا لیکن اس کے دل میں یہ لالچ پیدا نہ ہوا کہ ابوطالب نے ان کی اشعا

رکے ذریعے مدح کی ہے پس وہ ان کی عزت اور احترام اور زیادہ کرنے لگا جو ابو طالبؑ کو نجاشی کی خوشی کا پتہ چلا اس کو اس کی طرف بلاتے ہوئے اور نبیؐ کی اتباع پر ابھارتے ہوئے اس نے اشعار کہے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کو یہ بات جان لینی چاہیے کہ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کی طرح محمدؐ بھی نبی ہیں جس طرح وہ لوگ پیغام ہدایت لائے تھے اس طرح یہ لوگ بھی پیغام ہدایت لائے ہیں تمام انبیاء اللہ کے حکم سے لوگوں کو ہدایت بھی کرتے ہیں اور ان کی حفاظت بھی اور تم لوگوں نے تو اپنی کتابوں میں ان کے بارے میں سچی کتابیں پڑھ ہی لی ہیں لہذا کسی کو خدا کا شریک نہ قرار دو بلکہ اسلام قبول کرو اور حق کا راستہ تو اتنا روشن ہے کہ اس میں کوئی تاریکی نہیں الشیخ عبد الرحمن بن محمد بن العوزی اور وہ ان میں سے تھا جو ابو طالبؑ کو کافر خیال کرتے تھے اسنے اپنی اسناد کیساتھ واقدی سے روایت کی ہے کہ ابو طالبؑ نا محمدؐ سے صبح دور ہوتے تھے نا شام اور ان کی دشمنوں سے حفاظت کرتے تھے اور روتے تھے کہ کہیں وہ انہیں چھپا نہ لیں ایک دن جب وہ (ابو طالبؑ) ان کو (محمدؐ کو) نہیں پا رہے تھے اور یہاں تک کہ شام آگئی اور انہوں نے انہیں نہیں دیکھا پس ابو طالبؑ مکہ کی گلیوں اور وادیوں میں انکو تلاش کرنے نکل پڑے انہوں نے اپنے بیٹوں اور غلاموں کو جمع کیا اور ان سے کہا میں نے آج محمدؐ کو شام ہونے تک بھی نہیں پایا ہے اور مجھے گمان ہے کہ قریش نے انہیں چھپا لیا ہے اور قید کر لیا ہے اور یہی وجہ باقی رہ گئی ہے کیونکہ اس کا سبب وہ ہے جو وہ لے کر آئے ہیں (یعنی ہدایت) پس انہوں نے اپنے غلاموں میں سے 20 افراد چنے اور کہا جاؤ اور مکہ کے باسیوں کو شمار کرو تم میں سے ہر شخص جائے اور قریش کے سرداوں کے پاس کے پاس جا کر ان کی جانب میں بیٹھ جائے اگر میں آؤں اور محمدؐ میرے ساتھ ہوں تو بات نہ بتانا اور اپنی مقرر کردہ جگہوں پر ہی رہنا یہاں تک کہ میں تمہارے پاس آکر کھڑا ہو جاؤں اور اگر میں آؤں اور محمدؐ میرے ساتھ نہ ہو تو تم میں سے ہر ایک اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے سردار کو قتل کر دے پس جاؤ اور اپنے ٹھکانوں پر جا کر ٹھہرو اور ابو طالبؑ نے بھی جس طرف جانا چاہتے تھے وہ چل پڑے اور ان کیساتھ ان کی قوم کے چند لوگ تھے پس انہوں نے ان کو مکہ کے نشیب میں چٹان کی ایک جانب نماز پڑھتے پایا پس وہ ان کی طرف بڑھے ان کو بوسہ دیا اور ان کے ہاتھ سے پکڑا اور کہا اے میرے بھتیجے میں تھک گیا ہوں کہ تم اپنی قوم کے پاس آؤ میرے ساتھ چلیے پس انہوں نے ان کے ہاتھ سے پکڑا اور مسجد میں آئے جبکہ قریش اپنے گروہ میں کعبہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ ابو طالبؑ آئے ہیں اور ان کے ہاتھ میں محمدؐ کا ہاتھ ہے تو وہ کہنے لگے یہ ابو طالبؑ ہیں جو محمدؐ کیساتھ آئے ہیں ان کی بڑی شان ہے جو وہ ان کے پاس کھڑے ہوئے اور ان کے چہرے سے غصے کے آثار نمایاں تھے انہوں نے اپنے غلاموں سے کہا جو تمہارے ہاتھوں میں ہے اسے نمایاں کرو تو ہر ایک نے جو اس کے ہاتھ میں تھا نمایاں کر دیا جب انہوں نے تلواریں دیکھیں کہنے لگے یہ کیا ہے اے ابو طالب؟

https://www.shiabookspdf.com

انہوں نے کہا تم دیکھتے ہو کہ میں نے محمدؐ کو دودن سے نہیں دیکھا تھا پس میں ڈر گیا کہ تم نے اسے چھپالیا ہے پس میں نے انہیں حکم دیا کہ جہاں تم کو دیکھیں تو تمہارے پاس بیٹھیں اور میں نے ان سے کہا کہ اگر میں آواز دوں میرے ساتھ محمدؐ نہ ہو تو تم میں سے ہر کوئی اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے شخص کو قتل کر دے گا اور کسی کو اجازت نہ دینا اٹھنے کی خواہ وہ ہاشمی ہی ہو وہ کہنے لگے تو کیا تم ایسا کرنے والے تھے تو انہوں نے کہا اس کے رب کی قسم اور اپنا ہاتھ کعبے کی طرف بلند اور یہ اشعار کہتے ہوئے چل دیئے اے میرے بیٹے جاؤ تم پر کوئی تنگی نہیں ہے اور آپ سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں خدا کی قسم یہ سب مل کر آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتے کہ جب تک میں زمین میں دفن نہ ہو جاؤں آپ نے مجھے دعوت دی ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ مخلص بھی ہیں اور سچے بھی امانتدار بھی آپ نے ایسا دین پیش کیا ہے جس کے بارے میں مجھے علم ہے کہ یہ کائنات کے ادیان و مذہب کے درمیان سب سے اچھا دین ہے اس نے بیان کیا کہ قریش ان کے پاس غصہ میں بے تاب ہو کر واپس آئے مگر انہوں نے ان کی طرف توجہ ہی نہ کی

میرے مشائخ محمد بن ادریس اور ابوالفضل شاذان بن جبرائیل اور ابوالعز محمد بن علی نے اپنی اسناد کے زریعے شیخ مفید محمد بن محمد بن النعمان سے مرفوعا روایت کی ہے کہ جب ابو طالبؑ نے وفات پائی تو امیر المومنینؑ نبی کے پاس آئے اور انہیں اپنے باباؑ کی موت کی خبر دی پس ان کو بہت زیادہ غم اور صدمہ پہنچا پھر انہوں نے امیر المومنینؑ سے کہا اے علیؑ جاؤ ان کو غسل دو ان کو حنوط کرو اور ان کو کفن دو جب ان کا جنازہ اٹھاؤ تو مجھے بلانا پس امیر المومنینؑ نے ایسا ہی کیا جب ان کی چارپائی اٹھی تو نبیؐ نے ان کی چارپائی اپنے کندھوں پر اٹھالی اور غمگین ہوئے اور فرمایا آپؑ پر رحم ہو اور بہترین اجر ملے اے چچا آپ نے مجھے کمسنی میں پالا اور میری کفالت کی اور بڑے ہو کر میری دیکھ بھال کی اور مدد کی پھر لوگوں کی طرف بڑھے اور کہا کہ اللہ کی قسم میں اپنے چچاؑ کی ایسی شفاعت کروں گا کہ جس سے اہل ثقلین تعجب کریں گے۔

ابو عبداللہ نے اپنی اسناد کیساتھ ابوالفرج سے اسنے ابی بشر سے اسنے محمد بن ہارون سے اسنے ابو حفص سے اسنے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ سبیعی نے کہا جب قبائل ہوسم نامی جگہ پر اکٹھے ہوئے اور قریش بھی ان میں تھے اور انہوں نے گمان کیا کہ آپ جادوگر ہیں تو ابو طالبؑ نے کہا قریش نے گمان کیا ہے کہ محمدؐ جادوگر ہیں انہوں نے جھوٹ کہا ہے۔

الحمید بن تقی نے اپنی اسناد کے ذریعے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ میں نے امیر المومنینؑ علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہؐ قریش کے گروہ کے قریب سے گزرے اور انہوں نے ایک ایک جانور زبح کیا ہوا تھا جسے ظہیر ماخصیرہ کہہ رہے تھے اور اس کو آدھا آدھا بانٹ رہے تھے تو آپ نے ان کو سلام نہ کیا یہاں تک کہ آپ دارالندوۃ تک پہنچ گئے وہ کہنے لگے ہمارے پاس سے یتیم عبداللہ گزرا ہے اور اس نے ہم پر سلام نہیں کیا کیا تم میں سے کون ہے جو جائے اور اس کی نماز خراب کر کے آئے عبداللہ بن الزبعری

نے کہا میں یہ کروں گا پس اس نے او جھڑی اور خون لیا اس کے اوپر ڈال دیا کہ ابو طالبؑ آ گئے آپ نے فرمایا اے چچا میں کون ہوں؟ آپ نے فرمایا کیوں اے بھتیجے تو انہوں نے سارا واقعہ بیان کیا ابو طالبؑ نے کہا تم نے انہیں کہاں چھوڑا تھا آپ نے فرمایا ابطح پر پس انہوں نے اپنی قوم کو پکارا اے آل عبد المطلب اے آل ہاشم اے آل عبد مناف تم جہاں بھی ہو جلدی آگے بڑھو اور کہا کہ تم کتنے ہو وہ کہنے لگے ہم چالیس ہیں آپ نے فرمایا اپنا اسلحہ لے لو پس انہوں نے اپنا اسلحہ لے لیا اور ان کی طرف چل پڑے یہاں تک کہ ان کے پاس پہنچ گئے قریش نے جب ابو طالبؑ کو دیکھا تو انہوں نے متفرق ہونے کا ارادہ کیا تو ابو طالبؑ نے ان سے کہا اللہ کی قسم تم میں سے کوئی ٹھہرا نہ ہو ورنہ میں اس کی گردن اڑا دوں گا پھر آپ اس بڑے پتھر ابطح کے قریب آئے اور اس پر تین ضربیں لگائیں اور اس کے تین ٹکڑے کر دیا اور پھر کہا کہ اے محمدؐ اب پوچھو کہ آپ کون ہیں اور اشعار کہے پھر کہا اے محمدؐ آپ کے ساتھ یہ کس نے کیا ہے پس نبیؐ نے عبد اللہ بن الزلعبری کی طرف اشارہ کیا پس ابو طالبؑ نے اس کو بلایا اور اس کی ناک پر ایک ہاتھ مارا یہاں تک کے اس میں سے خون بہنے لگا پھر اس خون اور او جھڑی کو اس کے کندھوں پر ڈالنے کا حکم دیا پھر کہا اے بھتیجے کیا تم راضی ہو پھر کہا آپ نے پوچھا ہے کہ آپ کون ہو آپ محمدؐ بن عبد اللہ ہو اور ان کا نسب آدم تک پڑھا پھر فرمایا آپ ان میں سے زیادہ شرف والے اور بلند منصب والے ہیں اے گروہ قریش جو تم میں سے حرکت کرنا چاہتا ہے پس وہ کرے میں وہ ہوں جسے تم جانتے ہو پس اللہ نے سورۃ انعام کی آیات نازل کی (اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو آپ طرف سنتے ہیں اور ان کے دلوں میں زنگ اور کانوں میں سیسہ ہے) اور ایک دوسرے طریقے سے روایت ہے کہ جب ان پر یہ غلاظت ڈال دی گئی تو ان کی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہ آئیں اور انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اسے دور کیا پھر وہ ابو طالبؑ کے پاس آئیں اور کہا اے چچا میرے باپ کی آپ میں کیا حیثیت ہے تو انہوں نے کہا اے بیٹی آپ کا باپ ہم میں سے سردار ہے اور ہم ان کے مطیع ہیں وہ عزیز اور کریم ہیں کیا معاملہ ہے پس انہوں نے ان کا تمام معاملہ بتایا پس جو انہوں نے ان قریشیوں کے ساتھ کیا وہ کیا پھر وہ فاطمہؑ کے پاس آئے اور کہا اے بیٹی تمہارے باپ کی ہم میں یہ حیثیت ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

الشیخان ابو عبد اللہ محمد بن ادریس اور ابو الفضل شاذان بن جبرائیل نے اپنی اسناد کیساتھ ابو الفرج الاصفہانی سے روایت کی ہے کہ ہم سے ابو شبر نے اسنے محمد بن الحسن بن حماد سے اسنے محمد بن حمید سے اسنے اپنے باپ سے اسنے کہا ابو الجہم بن خدیفہ نے پوچھا کیا نبیؐ نے ابو طالبؑ کا جنازہ پڑھایا تو انہوں نے کہا اس دن نماز جنازہ کہاں تھا بے شک جنازہ تو ان کی موت کے بعد فرض ہوا ہے اور رسول اللہؐ بہت زیادہ غمگین ہوئے اور علیؑ کو ان کا امر قیام کا حکم دیا اور ان کا جنازہ پر آئے اور عباس اور ابو بکر نے ان کیلئے ایمان کی گواہی دی اور میں ان دونوں کی سچ کی گواہی دیتا ہوں کیونکہ وہ ایمان کو پوشیدہ کیے ہوئے تھے اگر وہ ظہور اسلام تک زندہ رہتے تو اپنا ایمان ظاہر کرتے

الشریف السنایۃ العلوی جو کہ الموضح سے معروف ہیں انہوں نے اپنی اسناد کیساتھ روایت کی ہے کہ جب ابو طالبؑ کا انتقال ہوا تو اس وقت میت پر نماز نازل نہیں ہوئی تھی تو نبی نے نہ ان پر اور نہ خدیجہؑ پر نماز پڑھی پس انہوں نے ایک طرف ابو طالبؑ کا جنازہ اٹھایا اور علیؑ جعفرؑ اور حمزہؓ نے اور وہ کھڑے ہوئے اور جنازہ اٹھایا اور ان کیلئے مغفرت طلب کی تو قوم نے کہا کہ ہم اپنے مردوں اور اپنے مشرکین اقارب کیلئے بخشش مانگتے ہیں اس گمان کیساتھ کہ ابو طالبؑ مشرک مر گئے ہیں کیونکہ انہوں نے ایمان چھپایا ہوا تھا پس اللہ نے ابو طالبؑ کی طرف سے اس کی نفی کر دی اور اپنے نبی اور ان تین مذکور افراد کو تنبیہ کی کہ اس کے قول میں غلطی کی (نبی اور ایمان والوں کے شایان شان نہیں کہ وہ مشرکین کیلئے دعائے مغفرت مانگے خواہ وہ قریبی ہی کیوں نہ ہو)

ہمارے شیخ ابو عبداللہ نے اپنی اسناد کیساتھ ابو الفرج الاصفہانی نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے محمد بن ہارون سے انہوں نے حسن بن علی الزعفرانی سے انہوں نے ابراہیم بن محمد الثقفی سے انہوں نے حسن ابن مبارک سے انہوں نے السید بن القاسم سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ ابو طالبؑ نے فرمایا بنی کنانہ کے جو لوگ عزت و شرف اہل جود و کرم اور کچھ کارنامے انجام دینے والے ہیں ان سب کو بتا دیجیے خداوند عالم کی طرف سے پیغمبر اسلامؐ تشریف لا چکے ہیں لہذا نیک اعمال کے ساتھ ان کا استقبال کرو (وہ خدا کے رسول احمد ہیں اور ان کا ساتھ دو کیونکہ خداوند عالم نے انہیں وہ لباس عطا کیا ہے جس کی شان و شوکت کبھی ختم نہ ہوگی)

https://www.shiabookspdf.com

اور مجھ سے السید السنایۃ الثقہ علی بن محمد العلوی نے بیان کیا کہ مجھے ابو عبداللہ بن صقیہ الہاشمی کو جو کہ بصرہ میں معلم تھے انہوں نے ابو طالبؑ کے یہ اشعار سنائے یقیناً خداوند عالم نے حضرت محمدؐ کو منزلت و کرامت سے سرفراز فرمایا ہے کہ خداوند عالم کی تمام مخلوقات میں سب سے بلند مرتبہ حضور اکرمؐ کی ذات گرامی کا ہے خدا نے ان کے جلال و قدر کیلئے ان کے نام کو بھی اپنے نام ہی سے مشتق کیا ہے چنانچہ وہ صاحب عرش محمود ہے اور یہ محمدؐ ہیں۔

اور مجھ سے محمد بن ادریس شاذان بن جبرائیل اور محمد بن علی الفویقی نے اپنی اسناد کیساتھ شیخ مفید سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جب ابو طالبؑ نے شام و بصرہ جانے کا ارادہ فرمایا تو رسول اللہؐ کو پیچھے نہ چھوڑا اور اپنے اصحاب مکہ پر اعتماد نہ فرمایا پس وہ سوار نہ ہوئے اور رسول اللہؐ کی ناقہ کی لگام پکڑے رہے اور روتے رہے اور ان کے باہر نکلنے پر غمگین رہے پس بادل چھا گئے اور ان سے بحیرا راہب ملا اس نے ان کی نبوت کی خبر دی اور ان سے متعلق کتابوں میں موجود بشارتوں سے آگاہ کیا اور ان کیلئے اور ان کے ساتھیوں کیلئے کھانا لے آیا اس بارے میں ابو طالبؑ نے کہا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ محمد مصطفیٰؐ جو کہ اپنی قوم کے امین ہیں میرے لیے اپنی اولاد سے بڑھ کر ہیں سواریوں پر جب سامان رکھا جا چکا تو وہ آ کے مجھ سے لپٹ گئے تو میں نے انہیں سینے سے لگا لیا۔ اس وقت میری آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب بہہ نکلا جو

موتیوں کی مانند سواریوں کے زینوں پر بکھیر رہا تھا میں نے ان کے بارے میں گہری قرابت کا بھی لحاظ رکھا ہے اور آباءواجداد کی وصیت کی بھی حفاظت کی میں نے ان کو عوت دی کہ وہ اپنے معزز اور صاحب جود و کرم چچا کیساتھ چلیں ہم ایک دور دراز کے سفر پر روانہ ہوئے جس کی منزل معین تھی کیونکہ بسااوقات طلب بہت بعید ہوتی ہے یہاں تک کہ جب قافلے کے لوگ شام کے ذرا قرب وجوار میں پہنچے اور راستے کے ٹیلے نمودار ہوئے وہاں بحیرا راہب سے ملاقات ہوئی جس نے سچی خبر سنائی جسے حسد کرنے والوں نے نظرانداز کردیا

ابو معد بن فخار بن احمد العلوی الموسوی نیک کہا کہ مجھ سے نقیب محمد بن علی بن حمزہ العلوی نے اپنی اسناد کے زریعے واقدی سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہؐ کے والد عبداللہ بن عبدالمطلبؑ نے وفات پائی تو رسول اللہؐ اس وقت دودھ پیتے تھے اور روایت ہے کہ عبداللہؑ وفات پاگئے تھے اور اس وقت وہ حمل ہی تھے اور یہ روایت ثابت ہے جب ان کا وضع حمل ہو گیا تو ان کی کفالت ان کے دادا عبدالمطلب نے ۸ سال تک کی جب ان کی موت کا وقت آیا تو انہوں نے ابو طالبؑ کو بلایا اور کہا اے بیٹے اپنے بھتیجے کی کفالت کر پس تو اس قوم کا سردار ہے اور ان کا عاقل ہے اور یہ وہ بچہ ہے جس کے بارے میں کاہنوں نے بتایا ہے اور ہم نے اخبار کے ذریعے معلوم کیا ہے کہ یہ تہامہ میں سے ہیں نبی کریم بن کر ظاہر ہوں گے اور جو اس کی علامات ہیں میں نے اس میں دیکھی ہیں پس اس کی عزت کرنا اور اس کو یہود سے بچانا بے شک وہ اس کے دشمن ہیں پس ابو طالبؑ عبدالمطلبؑ کی وصیت کی حفاظت اور ان کی بات کی پہرہ داری کرتے رہے اور انہوں نے یہ اشعار کہے کیا تم لوگوں نے نہیں دیکھا کہ جب میں سفر کا ارادہ کر چکا اور محمدؐ کو مکرم و محترم لوگوں میں چھوڑ کر جا رہا تھا جو ان کی پوری طرح حفاظت کرنے والے تھے جب سواریوں پر اسباب رکھے جا چکے تھے گویا رخصت کرنے کے بعد ان کو سلام

https://www.shiabookspdf.com

کرنے والا تھا لیکن جیسے ہی روانگی کا وقت آیا تو میں نے دیکھا کہ آپؐ کی آنکھوں میں آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہیں اور سواریوں کی مہار کو تھام رکھا ہے یہ دیکھتے ہی مجھے ان کے والد یاد آ گئے اور میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور میں نے ان سے کہا کہ چلو ایسے چچا کے ساتھ سفر کرنا تمہارے لیے موجب سلامتی رہے جو کسی بھی وقت تمہارے لیے جان کی بازی لگا دے گا اور جب ہم لوگ دمشق کے جنوب میں بصرہ نامی جگہ پر پہنچے تو کچھ بلند بالا مکانات سے بعض لوگوں نے ہمارے قافلے کو دیکھ لیا اور بحیرا نے ہماری ضیافت کیلئے بہت عمدہ کھانے پینے کا بندوبست کیا اور ہم لوگوں سے کہا کہ اپنے ساتھیوں کو بلاؤ تو ہم نے کہا کہ ہم میں سے ایک یتیم لڑکے کے سوا سب موجود ہیں تو اس نے کہا کہ اس کو ضرور بلاؤ کیونکہ ہم نے یہ کھانے کا بندوبست تو اسی منفرد شخصیت کی وجہ سے کیا ہے نہ آپ کے عام ساتھیوں کیلئے اس کے بعد بحیرا راہب نے حضورؐ کو سر سے لے کر پیروں تک دیکھ کر علامات نبوت کی نشاندہی کی اور تاکید کی کہ ان کی حفاظت کا پورا خیال کیجیے گا اور اس وقت کچھ لوگ اور بھی آ گئے جنہوں نے وہ تمام آثار نبوت دیکھ لیے مگر یہ کینہ پرور لوگ تھے جن میں دریس، تمام اور زبیر

نامی بد تر لوگ بھی تھے اور یہ لوگ محمدؐ کو قتل کر دینا چاہتے تھے لیکن بحیرا نے ان کے برے ارادوں کو بھانپ لیا اور ان پر جھپٹ پڑا اور پھر نہایت اچھے طریقے سے ان کو بھگا دیا تو روایت کی ایسی تشریح کی کہ سب کو یقین آگیا اور ان کو سمجھایا کہ تم لوگ بہت برے ارادے سے آئے تھے یہ سب باتیں علی الاعلان اس نے کہی تھیں اور ان کی روشنی کو کوئی تاریکی کے مانند نہیں قرار دیا جا سکتا۔

ہمارے شیخ ابن ادریس نے اپنی اسناد کیساتھ ابوالفرج الاصفہانی سے مرفوعا روایت کی ہے کہ ابو طالبؑ نے اپنے آباؤ اجداد کی مدح اور اپنی قوم کے قدیم لوگوں کا ذکر اور نبی کا ذکر کرتے ہوئے اشعار کہے اور کہا اگر کبھی پورے قریش کے لوگ اپنی اپنی قابل فخر باتوں کو جمع کر لیں تو جناب عبد مناف کے کارنامے سب سے ممتاز نظر آئیں گے اور جناب عبد مناف کے خاندان کے اشراف کو جمع کیا جائے تو جناب ہاشم سب سے بلند وار شرف نظر آئیں گے اور اگر جناب ہاشم کی اولاد فخر کرے تو جناب محمد مصطفیٰؐ کی ذات گرامی سب سے مکرم و محترم قابل فخر ہستی دیکھائی دے گی قریش کے برے بھلے لوگ اکھٹے ہو گئے ہیں لیکن کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے یہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے ہیں۔

شیخ محمد بن ادریس نے اپنی اسناد کیساتھ شیخ مفید سے مرفوعا ابورافع نبی کے غلام سے مرفوعا روایت کی ہے کہ ایک طویل قصہ جس میں بدر کا واقعہ ہے کہا کہ عبید معرکہ سے واپس رسول اللہؐ کی سواری کے قریب آیا اور کہا اللہ ابو طالبؑ پر رحم کرے اگر وہ زندہ ہوتے تو دیکھ لیتے کہ انہوں نے اپنے شعر میں سچ ہی کہا کہ ہم ان کی مدد و نصرت کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ ان کی نظروں کے سامنے جان دے دیں اور اپنے اہل و عیال سے جدا ہو جائیں۔

https://www.shiabookspdf.com

محمد بن ادریس نے اپنی متصل اسناد کیساتھ حسن بن جمہور نے اپنے باپ سے اسنے احمد بن قیتبہ سے اسنے صالح بن کیسان سے اسنے عبد اللہ بن رومان سے اسنے یزید بن الصعق سے اسنے عمر بن خارجہ سے اسنے عرفطہ سے روایت کی ہے کہ میں مکہ میں تھا کہ ایک قافلہ نجد کی طرف سے نمودار ہوا یہاں تک کہ کعبہ کے پاس آگیا اور اسی وقت ایک غلام نے قافلہ سے گرالیا یہاں تک کہ کعبہ کے پاس آکر اس کے غلاف سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا پھر پکارا اے اس کے رب مجھے آزاد کر دے پس ایک جسیم بزرگ اور اس پر بادشاہوں جیسا رعب اور حکماء جیسا وقار تھا اس نے کہا اے بچے تیرا ماجرا کیا ہے اس نے کہا کہ میرا باپ مر گیا ہے اور میں چھوٹا تھا اور اس نجدی شیخ نے مجھے غلام بنالیا اور میں سنا کرتا تھا کہ بے شک اللہ ظلم سے منع فرماتا ہے پس وہ نجدی آیا اور اسنے زمین پر گھسیٹنا شروع کر دیا اور اس کے ہاتھ سے کعبہ کے پردوں کو چھڑالیا اور وہ نجدی چلا گیا عمر بن خارجہ کہتا ہے کہ اس بزرگ کے لیے بڑی شان ہے پس اس نے اس کو سواری دیکر بھیجا تہامہ کے قریب یہاں تک کہ ابطح میں آگیا جب قریش بھر گئے تو ضوضا بلند ہوا پس کہنے والے نے کہا مجھے لات و عزیٰ کے بدلے آزاد کروالو اور

پھر کہا بلکہ مجھے تیرے کے بدلے یعنی منات کے بدلے آزاد کر والو توان میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا جو کہ خدیجہؑ بنت خویلد کا ماموں تھا جسے ورقہ بن نوفل کہا جاتا ہے اس نے کہا کہ تم میں ابراہیم کی باقیات، اسماعیل کی سلالت ہے تو انہوں نے کہا کہ کیا تمہاری مراد ابو طالبؑ ہے اس نے کہا وہی ہے پس وہ سب ان کے پاس گئے اور میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور کہنے لگے اے ابو طالبؑ قحط بہت زیادہ ہے اور بندے مر رہے ہیں پس ٹھہر واور ہمارے لیے بارش مانگو انہوں نے کہا ٹھہر و سورج کے زوال ہونے تک جب سورج زوال ہونے کے قریب تھا ابو طالبؑ آگے بڑھے اور ان کے گرد نبی ہاشم کے بچے تھے اور ان کے درمیان ایک بلوغ کے قریب پہنچنے والا بچہ تھا جیسا کہ آفتاب ان کے چہرے سے نور پھوٹ رہا تھا پس وہ بچہ آگے بڑھا یہاں تک کہ اس کی کمر کعبہ تک آ گئی انہوں نے اپنی انگلی اٹھائی اور وہ بچے ان کے پیچھے عاجزی سے کھڑے تھے پس بادل اٹھا ادھر اُدھر سے حتی کہ چھا گیا پس بجلی چمکی اور بارش برسنے لگی پس اسی بارے میں ابو طالبؑ نے نبیؐ کی مدح کرتے ہوئے اشعار کہے تھے (کہ اس درخشاں نورانی چہرے کے وسیلے سے بارش مانگی جاتی ہے)

اور مجھ سے بن ادریس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ثابت بن جابر سے کہا گیا کہ عرب کا سردار کون ہے؟ اس نے کہا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ سید العرب ابو طالب بن عبد المطلبؑ ہے

احنف بن قیس المتیمی سے کہا گیا تو نے یہ حکمت کہاں سے چنی ہے اور یہ حلم کہاں سے سیکھا گیا ہے تو اس نے کہا کہ زمانہ کا حکیم و حلیم کون ہے قیس بن عاصم المنقری قیس سے پوچھا گیا کہ تو نے کہاں سے حلم لیا اور یہ علم کہاں سے سیکھا اس نے کہا ایسے حکیم سے جس کی حکمت کم نہیں ہوتی وہ اکثم بن صیفی سے اور اکثم سے کہا گیا کہ تم نے یہ حکمت، سرداری، حلم اور بزرگ کہاں سے سیکھی تو اس نے کہا حلم کے حلیف سے عرب و عجم کے سردار سے ابو طالب بن عبد المطلبؑ سے نقیب محمد بن الحسن بن معیۃ العلوی سے اسنے سلار بن جیش الفراری سے اسنے امیر اابو النوارس الشاعر سے روایت کی ہے کہ میں وزیر یحییٰ بن ہبیرۃ وزیر کے پاس اہل علم کی مجلس میں حاضر تھا اور ان میں الشیخ ابو محمد بن الخشاب ایلغوی بھی تھا شیخ ابو الفرج بن الخوری اور دوسرے بھی تھے پس ابو طالب بن عبد المطلبؑ کے اشعار پر گفتگو شروع ہو گئی تو وزیر نے کہا کہ کتنا اچھا شعر تھا کہ اگر ایمان سے صادر ہوتا تو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں اللہ کی خوشنودی کیلئے جواب دوں گا میں نے کہا کہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایمان سے صادر نہیں ہوا تو اس نے کہا کہ اگر ایمان سے صادر ہوتا تو اسے چھپاتا نہ بلکہ اسے ظاہر کرتا اور ڈرتا بھی نہ تو میں نے کہا اگر وہ اسے ظاہر کرتا تو نبیؐ کا کوئی مددگار ہوتا راوی کہتا ہے کہ وہ خاموش رہا اسے کوئی جواب نہ ملا اور میرے لیے کچھ اس کے پاس عطیات تھے اسنے اسے قطع کیا اور میرے پاس اس کیلئے کچھ مدحت تھی جسے میں نے اسے دھو ڈالا۔

حسین بن محمد نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے احمد بن اسحاق سے سے انہوں نے بکر بن محمد الازری سے اسنے اسحاق بن جعفر سے اسنے

https://www.shiabookspdf.com

اپنے والد امام جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ ان سے کہا گیا کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ ابو طالبؑ کافر تھے انہوں نے فرمایا وہ جھوٹ بولتے ہیں وہ کیسے کافر ہو سکتے ہیں جب کہ انہوں نے کہا ہے (کہ وہ درخشاں چہرے والے جن کے وسیلے سے بارش مانگی جاتی ہے) جو کہ یتیموں اور بیواؤں کی پناہ گاہ ہے۔

علی نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن ابو عمیر سے انہوں نے ہشام بن حکم سے انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ مسجد حرام میں تھے اور انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے کہ مشرکین نے ان پر اونٹ کی اوجھری ڈال دی ان کے کپڑے اس سے بھر گئے پس وہ اسی طرح ابو طالب کے پاس آئے اور کہا اے چچا میری حیثیت آپ میں کیا ہے انہوں نے فرمایا یہ کیا ہے؟ اے بھتیجے پس انہوں نے ساری بات بتادی پس ابو طالبؑ نے تلوار پکڑی اور حمزہ کو بلایا اور ان سے کہا کہ تلوار پکڑو پھر قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور نبیؐ ان کے ساتھ تھے پس وہ قریش کے پاس آئے اور وہ کعبہ کے گرد تھے جب قریش نے انہیں دیکھا تو ان کے چہرے سے بھانپ گئے آپ نے حمزہ سے کہا حمزہ اوجھڑی پکڑو اور ان کے سرداروں پر ڈال دو پس انہوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ آخر میں پہنچ گئے پھر ابو طالبؑ نبیؐ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے بھتیجے تمہاری ہم میں یہ حیثیت ہے

علی نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن ابی نصر سے انہوں نے ابراہیم بن محمد الاشعری سے انہوں نے عبید بن زرارۃ سے انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جب ابو طالبؑ فوت ہوئے تو جبرائیل نازل ہوئے اور کہا اے محمدؐ مکہ سے نکل جائیے اب آپ کا اس میں کوئی مددگار نہیں ہے

https://www.shiabookspdf.com

حمید بن زیاد نے محمد بن ایوب سے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے اسباط بن سالم سے انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ جب آمنہ بنت وہبؑ دردزہ میں مبتلا ہوئیں تو ابو طالبؑ کی زوجہ فاطمہ بنت اسدؑ ان کے پاس آئیں اور اس وقت تک رہیں کہ جب تک حمل وضع نہ ہو گیا پس ان میں سے ایک نے دوسری سے کہا کیا تم دیکھ رہی ہو جو میں دیکھ رہی ہوں وہ کہنے لگیں تم کیا دیکھ رہی ہو انہوں نے کہا یہ نور جو کہ مشرق و مغرب میں پھیلا ہوا ہے اور وہ یہی باتیں کر رہیں تھی کہ ان دونوں کے پاس ابو طالبؑ آ گئے تو ان دونوں سے کہا تم دونوں کے ساتھ کیا معاملہ ہے؟ تم دونوں کون سی چیز سے تعجب کر رہی ہو تو فاطمہؑ نے ان کو اس نور کے متعلق بتایا جسے انہوں نے دیکھا تھا تو ابو طالبؑ نے ان سے کہا کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں وہ کہنے لگی کیوں نہیں، انہوں نے فرمایا کہ تم عنقریب ایسے بچے کو جنو گی جو اس پیدا ہونے والے کا وصی ہوگا

وضاحت: ابو طالب اور ان کا نام عمران

اور صاحب کتاب عمدۃ الطالب نے کہا ہے کہ ان کا نام عمران ہے

شیعہ ان کے اسلام پر متفق ہیں اور یہ کہ وہ پہلی ہی دعوت میں رسول اللہؐ پر ایمان لے آئے تھے اور انہوں نے کبھی بت کی پوجا نہیں کی تھی وہ ابراہیمؑ کے اوصیا میں سے تھے اور ان کا اسلام مذہب شیعہ میں مشہور ہے یہاں تک کہ مخالفین وہ سب اس کو ان کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اخبار خاص وعام ذرائع کیساتھ متواتر ہے

ہمارے بہت سارے محدثین وعلماء نے اس بارے میں علیحدہ علیحدہ کتابیں لکھی ہیں اور جو کتاب الرجال پڑھتا ہے اس پر یہ پوشیدہ نہیں ہے

ابن اثیر نے کتاب جامع الاصول میں کہا ہے کہ نبی کے چچاؤں میں حمزہؓ عباسؓ اور ابو طالبؑ کے علاوہ کسی نے سلام قبول نہیں کیا طبری نے کہا ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کا ایمان ابو طالبؑ پر اجماع ہے کیونکہ وہ ثقلین میں سے ایک ہیں جن سے اللہ کے نبیؐ نے تمسک رکھنے کا حکم دیا ہے

پھر ان کے علماء طبری اور دوسروں سے بعض خبریں اشعار جو ان کے ایمان پر دلالت کرتے ہیں نقل کیے ہیں

https://www.shiabookspdf.com

یحییٰ بن الحسن بن بطریق نے کتاب المستدرک میں رسول اللہؐ کے احوال راہبوں کی خبروں رہبان اور کاہنوں کی پیشگوئیوں کے بعد ان کا ذکر کیا ہے ابو طالبؑ کی رسول اللہؐ کی حمایت اور اس کے بارے میں ان کے اشعار اپنے اکابر علماء مورخین جیسے ابن اسحاق صاحب کتاب المغازی اور اس طرح کے دوسروں سے نقل کیے ہیں اور کہا کہ ان کے ایمان پر اور بہت سی چیزیں دلالت کرتی ہیں جن میں سے یہ کہ جب وہ بحیرا راہب سے ملے تو اس نے کہا تمہارے بھتیجے کے ساتھ یہ معاملہ پیش آنے والا ہے پس اس کے ساتھ واپس پلٹ جاؤ اور اس کی حفاظت کرو اور وہ ان کی حفاظت کرتے رہے یہاں تک کہ مکہ واپس لے آئے اور اس چیز کا انہوں نے اپنے اشعار میں ذکر کیا ہے

بے شک آمنہؑ کا بیٹا محمدؐ نبی ہے میرے نزدیک اولاد سے بڑھ کر ہے پس ان کی نبوت کا جس طرح چاہتے ہو اقرار کرو

انہی سے ان کا ایک قول ہے کہ جب راہب نے رسول اللہؐ کے سر پر بادل کا ٹکڑا دیکھا تو اس بارے میں کہا: جب اس نے ان کو اپنے گھر کے قریب بڑھتے ہوئے دیکھا کہ ان کو بادل کا ٹکڑا سورج کی گرمی سے بچائے ہوئے ہے جس طرح کہ اس نے ان کے سر کو سجدہ کی مانند اپنے سینے کے ساتھ لگایا ہوا ہے۔

یہاں تک اشعار کہ انہوں نے کہا یہ سب باتیں علی الاعلان نے کہی تھیں اور ان کی روشنی کو تاریکی کی مانند تو نہیں قرار دیا جا سکتا اور ان

اشعار کو ان کے ایمان پر دلیل بنایا ہے اور اسی طرح ان کا قول ہے بحیرا اسے واپس پلٹنے اور یہودیوں کے ذکر میں (وہ اس وقت تک نہیں پلٹے جب تک کہ انہوں نے ایسی باتوں کا مشاہدہ نہیں کیا جو ان کو منور کرنے والی ہیں اور ان لوگوں نے یہ دیکھ لیا کہ ہر شہر کے صاحبان علم وکتاب انفرادی اور اجتماعی طور پر سے ان کے آگے سر جھکا رہے ہیں) اور یہ ابو طالبؑ کی خوشی کی سب سے بڑی دلیل ان کے معجزات کا ذکر کرنا ہے اور اسی طرح انہوں نے عقیلؑ کو ان کی طرف بھیجا اور وہ شدید گرمی میں آ گئے اور ان سے کہا کہ آپکے چچا کے بیٹے کہتے ہیں اور گمان کرتے ہیں آپکو ان کو ان کی مسجد اور مجلس میں اذیت دیتے ہیں تو نبی نے ان سے کہا کیا تم اس سورج کو دیکھتے ہو کہنے لگے ہاں تو فرمایا میں اس سے زیادہ قدرت والا ہوں کہ تم میں سے اس طرف بلاؤ کہ تم اس میں سے ایک شعلہ بن جاؤ تو ابو طالبؑ نے ان سے کہا اس کے جواب میں ہی جناب ابو طالبؑ کا قول ہے (آپ اپنی بات زور وشور سے کہیے کوئی آپ کو گزند نہیں پہنچا سکتا آپ خوش رہیں آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں) اور تمام اشعار میں ان کی ایک بات رہی مجھے یقین ہے کہ آپ سچے بھی ہیں، مخلص بھی اور امانتدار بھی۔

اور پھر ان کا کہنا کہ آپ نے جو ایمان کی طرف بلایا ہے اور ان کا امین ہونا اور ان کے امر کو قبول کرنے کی نمایت ہے اور اس میں بعد کا شعر ہے (اور آپ نے ایسا دین پیش کیا ہے جسے میں جانتا ہوں کہ یہ دنیا کے بہترین دینوں میں سے ہے)

پھر اس کے بعد وہ قریش کے معاہدے والا قصہ کہ ابو طالبؑ نے کہا اے میرے بھتیجے یہ تم سے کس نے کہا ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا میرے رب نے مجھے بتایا ہے تو ان کے چچا نے کہا بے شک تمہارا رب بھی سچا ہے اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپ بھی سچے ہیں اور ان کا یہ کہنا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم نے محمدؐ کو موسیٰؑ کی طرح نبی بنایا ہے پس یہ ان کی نبوت کا اقرار ہے اور یہ بھی تاکید کی انہوں نے آپ کو موسیٰؑ سے تشبیہ دی ہے اور تاکید میں اپنا یہ جملہ بھی زائد کیا (کہ یہ پہلی کتابوں میں بات ذکر ہے) انہوں نے اس کا اعتراف کیا ہے کہ ان کی نبوت کی بشارت ہر صاحب کتاب نبیؑ نے دی ہے اور اس بات کا اعتراف کوئی نہیں کر سکتا سوائے اس کے کہ جو اسلام میں سبقت لے جانے والوں میں سے ہو اور ان کا اعتراف ان کے اس قول سے بھی ہوتا ہے (ان کے لیے مخلوق میں بھی صحبت ہے اور اللہ نے بھی ان کو اپنی محبت سے خاص کیا ہے) انہوں نے مخلوق اور اللہ کی محبت کا ان کے لیے ہونے کا اعتراف کیا ہے اور یہ اقرار کرنا ہے کہ وہ ہر ایک سے بہتر ہیں اور پھر اور بھی اشعار کہ جن میں ان کے ایمان کی دلیل موجود ہے اور بہت سارے اشعار اور واقعے ہیں جنہیں ہم نے اختصار کی خاطر چھوڑ دیا ہے

مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل میں سے اپنے باپ سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالبؑ اور ابو طالبؑ کا نام عبد مناف ہے عبد مناف بن عبد المطلب اور عبد المطلب کا نام شیبۃ الحمد ہے شیبۃ الحمد بن ہاشم اور ہاشم کا نام عمرو بن عبد مناف ہے اور عبد مناف کا نام المغیرۃ بن قصی

https://www.shiabookspdf.com

ہے اور قصی کا نام زید بن کلاب ہے کلاب کا نام مرۃ بن کعب بن لوئی بن غالب بن حسر بن مالک بن النصر بن کناۃ بن خزیمۃ بن مداکتہ ابن الیاس بن مصنر بن نزاد بن معد بن عدنان بن اد بن الھمیسع بن یشجب بن بیت بن قیدار بن اسماعیل اور اسماعیل پہلے ہیں جنہوں نے اپنی زبان عربی میں کھولی کہ جس میں قرآن نازل ہوا اور وہ پہلے ہیں جنہوں نے وحشی گھوڑے پر سواری کی اور وہ خلیل اللہ ابراہیم بن تارخ بن ناخور اور بعض روایات میں ناخر بن ساروع بن ارغو بن قالع (اور یہ بندوں کے درمیان زمین تقسیم کرنے والے ہیں) بن عامر اور ہو رنبی بن شالخ بن ارفخشمد اور یہ رافد ابن سام بن نوح ابن مالک ابن التوشلخ ابن اخنع اور یہ ادریس ہیں ادریس بن یرد ابن مہلائیل بن قیان بن انوش اور یہ طاہر ہیں شیث ہبہ اللہ ہیں اور انہیں شیث ابن آدم کہا جاتا ہے

اور انہیں میں سے ان کا ایک مرثیہ جناب خدیجہؑ اور ابو طالب علیہ السلام کے بارے میں ہے اے میری آنکھ اللہ تجھے ان دونوں کے بارے میں برکت دے ان فوت ہو جانے والوں کیلئے کہ جن دونوں کی مثال نہیں ہے سید بطحاء اور بطحاء کے انہیں پر اور عورتوں کی سردار کہ جس نے پہلے باقاعدہ نماز پڑھی انہوں نے دین محمدؐ کی اللہ کی راہ میں نصرت کی اور انہوں نے دین کے ساتھ وفاداری کرتے ہوئے اس کی دیکھ بھال کی اور ان ہی کا ایک مرثیہ ابو طالبؑ کے بارے میں ہے کہ ابو طالبؑ عصمت کے بادشاہ رحمت کی بارش اور تاریکی کا نور ہیں السید حیدر ان دو مرثیوں کے بارے میں کہا ہے کہ یہ مرثیے ایمان ابو طالبؑ کے مکمل ہونے پر دلیل ہیں کیونکہ علیؑ کی ذات کسی کافر کی مدح یا مرثیہ کہنے سے بالاتر ہے بلکہ اس کے بعض اشعار حضرت حمزہؓ سے افضل ہونے پر بھی دلالت کرتے ہیں

سید ابن طاؤس نے کہا ہے کتاب الطرائف میں: میں نے دیکھا ہے کہ مخالفین ابو طالبؑ جو کہ نبیؐ کے کفیل ہیں ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ کافر مرے ہیں وہ جھوٹ بولتے ہیں صحیح روایات ان کے ایمان کی ضمانت دیتی ہیں اور وہ عترت نبیؐ کی شہادت کو رد کرتے ہیں جن کے متعلق روایت ہے کہ وہ اللہ کی کتاب کو نہیں چھوڑیں گے اور میں نے اس عترتؑ کے علماء کو دیکھا ہے کہ وہ ایمان ابو طالبؑ پر متفق ہیں۔

میں انشاءاللہ ان کی کتب میں سے جو روایات ان کے محدثین کی طرف سے آئیں ہیں ایمان ابو طالبؑ کی صراحت کیلئے بیان کروں گا اور تمہارے لیے واضح کروں گا کہ ان کا ابو طالبؑ کے متعلق کافر کی گواہی دینا ان کے بیٹے علیؑ کیلئے اور نبی ہاشم کیلئے دشمنی ہے۔

انہی روایات میں سے ایک کتاب اخبار ابی عمرو محمد بن عبد الواحد الزہد الطبری کی ہے ابو العباس احمد بن یحییٰ بن تغلب نے ابن الاعرابی سے : اور تغلب نے ابن اعرابی سے کہ ابن عباس نے کہا کہ جب آیات نازل ہوئی (اپنے قریبوں کو ڈراؤ) تو علیؑ فرماتے ہیں کہ نبی نے مجھ سے کہا اے علیؑ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراوں پس میرے لیے کھانا بناؤ اور گوشت پکاؤ علیؑ

انہیں گنا وہ چالیس آدمی تھے آپؐ نے فرمایا میں نے کھانا تیار کیا جو دو تین آدمیوں کیلئے تھا فرمایا مجھ سے کہ مصطفیؐ نے فرمایا اسے لے آؤ فرمایا کہ آپؐ نے اس میں سے ہڈی کو پکڑا اور اسے اپنے دندان مبارک سے کھینچا اور اس کو دیگچے میں ڈال دیا اور فرمایا کہ وہ سب آئے اور انہوں نے کھایا ابھی آدھا کھانا ختم نہیں ہوا تھا کہ سب سیر ہو گئے فرمایا پھر میں دودھ لے کر آیا فرمایا کہ انہوں نے دودھ پیا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے کہ ہر ایک نے ہر ایک آدمی کے برابر دودھ پیا اور پیالہ ابھی آدھا نہیں ہوا تھا فرمایا کہ رسولؐ کھڑے ہوئے اور بولنے کا ارادہ کیا تو ابو جہل نے اعتراض کیا اور کھڑا ہو گیا کہ ہمیں اس کلام کیلئے بلایا تھا پھر کہنے لگا کھڑے ہو جاؤ وہ کھڑے ہو گئے اور سب چلے گئے فرمایا کہ اگلے دن فرمایا اے علیؑ میرے لیے اسی طرح کھانا اور پانی تیار کرو فرمایا کہ میں نے تیار کیا اور ان کی طرف ان کو بلانے کیلئے گیا فرمایا کہ وہ سب آ گئے اور جب کھا پی چکے تو رسول اللہؐ بولنے کیلئے اٹھے پس ابو جہل نے پھر بات کاٹ لی اور فرمایا کہ ابو طالبؑ نے اس سے فرمایا اے بد فطرت خاموش ہو جا اور پھر نبیؐ سے فرمایا اے میرے سردار کھڑے ہو جایئے اور جو چاہتے ہیں بولئے اور اپنے رب کا پیغام پہنچا یئے بے شک آپ صادق و مصدق ہیں فرمایا کہ نبیؐ نے فرمایا ان کو کہ اگر میں تم سے کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے فرمایا کہ وہ کہنے لگے کہ ہاں بے شک آپ امین اور صادق ہیں فرمایا کہ آپ نے ان سے فرمایا پس ایک اللہ جبار کی اخلاص کیساتھ عبادت کرو اور ان نجس بتوں کو چھوڑ دو اور گواہی دو کہ تمہیں تمہاری طرف اور مخلوق کی طرف اللہ کا رسولؐ ہوں بے شک میں تمہارے پاس دنیا و آخرت کی عزت لے کر آیا ہوں فرمایا کہ پھر وہ کھڑے ہوئے اور سب کے سب چلے گئے اور رشید نے کہا کہ ابو طالبؑ کے قول کی تصدیق اللہ نے قرآن میں کی (کہ آپ اپنے رب کی رسالت پہنچایئے بے شک آپ صادق و مصدق ہیں) یہ ان کے ایمان کی گواہی کافی ہے اور اہل اسلام پر شگاف حق ہے۔

اور اسی طرح حمیدی نے اپنی کتاب الجامع الصحیح میں مسند عبد اللہ بن عمر اور ابن حمزہ سے اس نے سالم سے اسنے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ شاید میں شاعر کا قول ذکر کر رہا تھا اور نبی بارش کی دعا مانگ رہے تھے اور میں ان کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا کہ اتنی بارش ہوئی کہ تمام جوہڑ اور تالاب بھر گئے اور اسی سے یہ شعر ہیں (اور وہ درخشاں چہرے جن کے وسیلہ سے بارش مانگی جاتی ہے جو یتیموں کی بہار ہیں اور بیواؤں کا سہارا ہیں اور یہ ابو طالبؑ کا قول ہے اور اسی حدیث کی تخریج اپنی اسناد کیساتھ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار سے اپنے باپ ہی کی ہے کہ میں نے ابن عمر کو ابو طالبؑ کے اشعار گنگناتے ہوئے سنا جہاں اس نے راویوں کے درمیان ابو طالبؑ کا مشہور قصیدہ (لامیۃ) گنگنا رہا تھا

اور اسی طرح ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اللہ کے اس قول کی تفسیر یوں بیان کی ہے کہ (وہ اس سے روکتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو ہی ہلاک کر

تے ہیں اور وہ نہیں سمجھتے) عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ قریش ابو طالبؑ کے پاس جمع ہوئے اور ان سے کہنے لگے کہ اے ابو طالبؑ محمدؐ کو ہمارے سپرد کر دو کہ یہ ہمارا دین خراب کرتا ہے اور ہمارے معبودوں کو گالی دیتا ہے اور یہ ہمارے بیٹے ہیں تم ان میں سے جس کو چاہو اپنا بیٹا بنالو پھر انہوں نے عمارۃ بن الولید کو بلایا اور وہ بہت خوش تھا ابو طالبؑ نے اس سے کہا کہ تم نے ایسی اونٹنی دیکھی ہے جو دوسروں کی فصلوں میں چرے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا پھر وہ ان کے پاس سے چلے گئے اور نبیؐ کے پاس آ گئے اور ان کو پیاسوں کی طرح دیکھا اور ان کو قریش کی گفتگو کا پتہ چلا تو تو انہوں نے کہا اے محمدؐ غم نہ کرو اور پھر کہا (شعر ترجمہ) اللہ کی قسم وہ ہرگز آپ تک نہیں پہنچ سکیں گے کہ جب تک میں مٹی میں دفن نہ ہو جاؤں پس آپ جس طرح چاہتے ہیں خوشی سے اپنا پیغام پھیلائیں اور خوش رہیں اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھیں آپ نے مجھے دعوت دی ہے اور میں آپ کو نصیحت کرنے والا سمجھتا ہوں اور آپ نے مجھے نصیحت کی اور آپ اس سے پہلے بھی امین تھا اور آپ نے میرے سامنے ایسا دین پیش کیا ہے کہ جو میں جانتا ہوں کہ یہ دنیا کے تمام ادیان سے بہتر ہے اور ثعلبی نے روایت کی ہے کہ ان اشعار کو ابو طالبؑ سے نقل کرنے میں مقاتل، عبد اللہ بن عباس، القاسم بن محصرۃ اور عطاء بن دینار متفق ہیں

اسی طرح کتاب (نهاية الطوب ونماية السؤول في مناقب آل الرسول) میں جو روایت آئی ہے یہ حنبلی علماء فقہاء میں سے ایک ہے اس کا نام ابراہیم بن علی بن محمد الدینوری ہے اس نے مرفوعاً حسن ابن علی بن ابو عبد اللہ الازری فقیہ سے روایت کی ہے کہ مجھ سے محمد بن صالح نے اسنے اپنے باپ سے اسنے عبد الکریم الخبرری سے اور اس نے حسن بن علی سے اور اسی طرح عبد اللہ بن عمر البرقی نے الکریم الخبرری سے اس نے طاؤس سے اسنے عبد اللہ بن عباسؓ سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس میں سے میں اپنی ضرورت کے مطابق لکھ رہا ہوں وہ اس میں کہتا ہے کہ نبیؐ نے عباسؓ سے کہا کہ اللہ نے مجھے امر کے اظہار کا حکم دیا ہے جو آپ مجھے خبر دے سکتے ہیں دیجیے تو عباسؓ نے آپ سے کہا اے بھتیجے جان لو کہ قریش لوگوں میں سے سب سے زیادہ حسد کرنے والے ہیں تمہارے باپ کے بیٹوں سے اور نی کی یہی خصلت ہے اور یہ بڑی مصیبت ہوگی اور وہ ہم کو ایک ہی کمان سے پھنکیں گے لیکن اپنے چچا ابو طالبؑ کے قریب ہو جاؤ وہ تمہارے بڑے چچا ہیں وہ تمہیں مدد دیں گے تمہیں تنہا نہیں چھوڑیں گے اور ہر آن تمہاری حفاظت کریں گے پس وہ دونوں ان کے پاس آئے جب ان دونوں کو ابو طالبؑ نے دیکھا اور کہا بے شک تمہارے پاس ظن اور خبر ہے جو تم دونوں اس وقت آئے ہو عباسؓ نے ان کو بتایا جو نبیؐ نے کہا تھا جو عباسؓ نے نبیؐ کو جواب دیا تھا پس ابو طالبؑ نے ان کی طرف دیکھا اور ان سے کہا اے میرے بھتیجے جاؤ بے شک تم بڑی منزلت والے ہو اور اعلیٰ آبا والے ہو اور کوئی زبان تمہاری طرف نہیں دراز ہو گی کہ میں اسے کھینچ لوں گا تیز تلوار سے اور اسے لوہے کی تلوارت کھینچ ڈالوں گا اور میرے باپ تمام کتابوں کے پڑھنے والے تھے انہوں نے کہا تھا کہ بے شک میرے صلب میں سے ایک نبیؐ ہو گا

https://www.shiabookspdf.com

اور میں چاہتا ہوں کہ وہ زمانہ پاؤں اور ان پر ایمان لاؤں میرے بیٹوں میں سے جو وہ زمانہ پالے پس وہ اس پر ایمان لائے۔ پھر ذکر کیا کہ انہوں نے اپنے نبیؐ کی رسالت کا اظہار کلام ابو طالبؑ سے ہوا اور ان کی گواہی دی یہ صورت ہے کہ انہوں نے یعنی آپ نے اکیلے نماز پڑھی پھر خدیجہؑ آئیں اور انہوں نے آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی اور پھر علیؑ آئے اور انہوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی

اور زمخشری نے اپنی کتاب الکتاب میں ایک اور شعر کا اضافہ کیا ہے جو کہ ابو طالبؑ سے مروی ہے اور آپ نے ایسا دین پیش کیا ہے کہ جس کے بارے میں جانتا ہوں کہ یہ دنیا کے تمام ادیان سے بہتر ہے اور اگر مجھے ملامت یاد دھمکیوں کی پرواہ نہ ہوتی تو آپ مجھے اس کا کھل کر اظہار کرنے والا پاتے۔

اور اسی طرح اس حنبلی صاحب نے اپنی کتاب میں محمد بن اسحاق سے اسنے عبداللہ بن مغیرہ بن معقب سے روایت کی ہے کہ ابو طالبؑ نے ایک دن رسول اللہؐ کو کھو دیا اور انہوں نے گمان کیا کہ کہیں قریش نے انہیں چھپا لیا ہے پس انہوں نے نبی ہاشم کو بلایا اور کہا اے نبی ہاشم میں گمان کرتا ہوں کہ بعض قریش نے محمدؐ کو چھپا لیا ہے اور انہیں قتل کر دیا ہے پس تم میں سے ہر کوئی اپنی تیز تلوار لے اور وہ قریش کے سرداروں کے پہلو میں جا کر بیٹھ جائے اور جب میں کہوں محمدؐ کی تلاش کر لی ہے تو تم میں سے ہر آدمی اپنے پہلو والے آدمی کو قتل کر دے پس رسول اللہؐ ابو طالبؑ کے اجتماع کے پاس پہنچے اور وہ صفا کے نزدیک گھر میں تھے پس وہ ابو طالبؑ کے پاس مسجد میں آئے جب ابو طالبؑ نے ان کو دیکھا تو ان کے ہاتھ سے پکڑا پھر کہا اے گروہ قریش میں نے محمدؐ کو کھو دیا اور میں گمان کیا کہ کسی نے ان کو چھپا کر قتل کر دیا ہے پس مین نے ہر نوجوان کو حکم دیا کہ وہ قریش کے سرداوں کے پہلو میں بیٹھ جائے اور جب میں کہوں کہ میں نے محمدؐ کو تلاش کر چکا ہوں تو ہر سردار کو جو تمہارے پہلو میں ہے اسے قتل کر دینا اور میں نے ان جوانوں کو حکم دیا تھا کہ اپنی تلواریں لے لو پس اے نبی ہاشم جو تمہارے ہاتھوں میں ہے اسے واضح کرو پس قریش نے ان کی طرف دیکھا اور قریش رسول اللہؐ سے ڈر گئے پھر ابو طالبؑ نے یہ اشعار کہے قریش جہاں کہیں بھی ہوں اپنے دلوں میں جو بات چھپائے ہوئے ہوں محض دھوکہ ہے اور ان سب کو یہ بتا دیا جائے کہ دھیمی آواز والے گھوڑوں کی دیکھ بھال کرنے والے بھی پیچھے پیچھے آ رہے ہیں میں دل کی محبت اور حمیر کی پاکیزگی کے ساتھ محمدؐ اور انکے خاندان کی حفاظت و نگرانی کرنے والا ہوں اور میں کسی بھی حالت میں اپنے فرزند اپنے جگر کے ٹکڑے کا ساتھ چھوڑنے والا نہیں ہوں چاہے اس کی بارش میں مجھ پر ہولناک جنگ ہی کیوں نہ مسلط کر دی جائے قریش کے تمام لوگ جو محمدؐ کے قتل پر آمادہ ہیں یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ بات بہت غلط ہے میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ قریش ہر گز اپنے منصوبے میں کامیاب نہیں ہو سکتے اور ان کی یہ بات کسی بھی طرح درست نہیں میرا بھتیجا میرے جگر کا ٹکڑا اس کی آبرو بہت بڑی ہے محمدؐ دنیا سے رخصت کر دیے جائیں اور میرے بیٹے باقی رہیں اور زندہ

https://www.shiabookspdf.com

رہیں ؟اے خدا کے رسولؐ آپ کی ذات تو پورے قریش کیلیے وجہ افتخار ہے اور آپ کی پیشانی چاند کی طرح روشن ہے (جامع الدیوان نے بھی اس واقع کا یوں ہی ذکر کیا ہے اور پھر اسی طرح اشعار جمع کیے ہیں) پھر السید لکھتے ہیں کہ میں نے ابو طالبؑ کو فرماتے سنا کہ میں نے اپنے بھتیجے محمدؐ کو جو کہ سچے ہیں کہتے سنا ہے کہ اللہ نے تمھیں کس چیز کے ساتھ مبعوث کیا ہے تو آپ نے فرمایا صلہ رحمی نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے کیلیے اور اسی طرح صاحب کتاب نے اپنی اسناد کیساتھ عروہ بن عمر الثقفی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا میں نے ابو طالبؑ کو کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے امین بھتیجے محمدؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے شکر کرو تمہیں اور رزق دیا جائیگا اور کفران نعمت نہ کرو تمہیں عذاب دیا جائے گا اور اسی طرح صاحب کتاب نے اپنی اسناد کیساتھ سعید بن جبنۃ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابو طالبؑ بیمار ہوئے تو نبیؐ نے ان کی عیادت فرمائی اور اسی طرح حسلی نے اپنی کتاب میں اسناد کیساتھ عطار بن ابی رباح سے اس نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ابو طالبؑ کے جنازے کو اٹھایا اور کہا اے چچا آپؑ کو اللہ بہتر بدلہ دے اور آپ پر رحم کرے اور اسی طرح انہوں نے اپنی اسناد کیساتھ اسحاق بن عبداللہ بن الحارث سے اس نے عباس بن عبد المطلبؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے عرض کی یارسول اللہؐ آپ ابو طالبؑ کیلیئے کیا امید رکھتے ہیں فرمایا کہ میں اپنے رب سے خیر کی امید رکھتا ہوں۔

https://www.shiabookspdf.com

اور جو اہلبیت علیہم السلام اور ابو طالبؑ کے متعلق تعصب ہے عجیب تر ہے کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے آیت : (بے شک آپ اپنے محبوب کو ہدایت نہیں دے سکتے) وہ ابو طالبؑ کے بارے میں ہے اور ابو المجد بن چشارۃ الواعث والواسطی نے اپنی کتاب اسباب نزول القرآن مین ان الفاظ میں لکھا ہے (بے شک آپ اپنے محبوب کو ہدایت نہیں دے سکتے) : وہ کیسے کہتا ہے کہ یہ ابو طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی اور یہ سورۃ آخر قرآن میں ہے مدینہ میں نازل ہوئی اور ابو طالبؑ اسلام کے آغاز میں ہی وفات پا گئے اور نبیؐ مکہ میں تھے بے شک یہ آیت حارث بن نعمان بن عبد المناف اسکے اسلام لانے کو پسند فرماتے تھے نبیؐ یہ اس کے بارے میں نازل ہوئی تو اس نے ایک دن نبیؐ سے کہا ہم جانتے ہیں کہ آپ حق پر ہیں اور حق لے کر آئے ہیں لیکن ہم کو آپ کی پیروی سے ایک بات روکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ عرب ہم سے ہماری زمین کو چھین لیں گے کیونکہ وہ زیادہ اور ہم کم ہیں اور ہم میں ان سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہے بس آیت نازل ہوئی اور نبیؐ اس کی طرف میلان کی وجہ سے اسکے اسلام کو ترجیح دیتے تھے

السید رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں اور معرفت رکھنے والوں میں سے کسی کے لیے ان روایات واشعار کے ہوتے ہوئے جائز نہیں کہ وہ ابو طالبؑ کے ایمان کا انکار کرے اور ہم ان کی علی بن ابی طالبؑ کیلیئے وصیت بھی پیش کر چکے ہیں محمدؐ کے ساتھ رہنے کے بارے میں

اور ابو طالبؑ کا یہ کہنا کہ وہ تمہیں بھلائی کی طرف ہی بلائیں گے اور نبیؐ کا یہ فرمانا : اے چچا اللہ آپ کو بہترین بدلہ دے اور نبیؐ کا یہ کہنا کہ اگر آج وہ زندہ ہوتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں اگر نبیؐ یہ نہ جانتے ہوتے کہ بے شک ابو طالبؑ ایمان کی حالت میں وفات پا گئے ہیں تو ان کیلئے دعا نہ کرتے اور نہ ان کی آنکھیں نبیؐ کی وجہ سے ٹھنڈی ہوتیں اور اگر نبیؐ کی عترتؑ کی ان کے ایمان کے بارے میں گواہی نہ ہوتی جس طرح کی نبیؐ کی عترتؑ کے بارے میں گواہی ہے کہ وہ قرآن کو نہیں چھوڑیں گے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ عترتؑ ایمان ابو طالبؑ کے باطن کے بارے میں بھی جانتی ہے اور اہل بیتؑ کے شیعہ اس بات پر جمع ہیں اور اس کے بارے میں ان کی کئی تصنیفات ہیں اور ہم نے نہ دیکھا ہے اور نہ سنا ہے کہ جو مسلمانوں نے ایمان ابو طالبؑ کے بارے میں روایت کی ہیں اور جو ان میں سے جانتے ہیں کہ وہ ایک کم تربیت اور کمتر خبر کی وجہ سے ان کے ایمان کا انکار کرتے ہیں اور انکا ایمان ابو طالبؑ سے انکار کرنا ان کی نبی ہاشم سے عداوت کی وجہ سے ہے

اور ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں لکھا ہے کہ : لوگوں نے ابو طالبؑ کے اسلام کے بارے میں اختلاف کیا ہے امامیہ اور اکثر زیدیہ فرقے کا کہنا ہے کہ وہ مسلمان فوت ہوئے اور ہمارے بعض معتبر بزرگوں نے بھی اس کی تائید کی ہے جس میں سے شیخ ابو القاسم البلخی ،اور ابو جعفر الاسکافی اور ان دونوں کے علاوہ بھی بہت سے ہیں اور اکثر لوگوں ،اہل حدیث اور ہمارے بصری بزرگوں اور دسروں نے کہا کہ وہ اپنی قوم کے دین پر فوت ہوئے اور وہ اس پر ایک مشہور حدیث روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ان کی موت کے وقت ان سے کہا اے چچا کلمہ کہہ دیجیے کل کو میں اللہ کے سامنے آپ کیلئے گواہی دوں گا تو انہوں نے کہا کہ اگر عرب یہ نہ کہتے کہ ابو طالبؑ موت کے وقت مصیبت زدہ ہو گیا تو میں آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا اور روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں اپنے بزرگوں کے دین پر ہوں اور کہا جاتا ہے انہوں نے کہا میں عبد المطلبؑ کے دین پر ہوں اور اس کے علاوہ بھی کئی روایات ہیں اور بہت سارے محدثین نے اللہ کا یہ قول بیان کیا ہے کسی مومن یا نبی کی شان شایان نہیں کہ وہ کسی مشرک کیلئے مغفرت طلب کریں خواہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں اس کے بعد کہ بات واضح ہو جائے کہ وہ جہنمی ہیں اور ابراہیم کی اپنے باپ کیلئے استغفار صرف ان کے ساتھ وعدے کی ادائیگی تھی جب ان کو یہ بات واضح ہو گئی کہ وہ اللہ کے دشمن ہیں تو انہوں نے ان سے بیزاری اختیار کی) یہ آیت ابو طالب کے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ رسول اللہؐ نے ان کی موت کے بعد ان کیلئے مغفرت طلب کی تھی اور وہ اللہ کا قول بھی روایت کرتے ہیں (بے شک آپ اپنے محبوب کو ہدایت نہیں دے سکتے) یہ آیت ابو طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی اور وہ روایت کرتے ہیں کہ علیؑ رسول اللہؐ کے پاس ابو طالبؑ کی موت کے بعد آئے اور ان سے کہا کہ آپ کا چچا فوت ہو گیا ہے مجھے اس کے بارے میں حکم دیجیے اور انہوں نے کوئی روایت نقل ہی نہیں کی کہ

https://www.shiabookspdf.com

انہوں نے انہیں نماز پڑھتے دیکھااور نماز مومن اور کافر کے درمیان فرق ہے اور بے شک علیؑ اور جعفرؑ نے ان کی چھوڑی ہوئی اشیاء سے کچھ نہ لیا اور نبی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اللہ نے مجھ سے ان کے عذاب میں تخفیف کا وعدہ کیا ہے اس کے سبب کہ جو انہوں نے میرے حق میں کہااور وہ تھوڑی تھوڑی آگ میں ہیں اور وہ آپ سے یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ ان سے کہا گیا کہ آپ اپنے ماں باپ کیلئے بخشش طلب کریں؟ آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں ان دونوں کیلئے بخشش طلب کروں تو میں ابو طالبؑ کیلئے بخشش مانگوں گا کیونکہ انہوں نے میرے لیے وہ کیا جوان دونوں نے نہ کیااور بے شک عبداللہؑ، آمنہؑ اور ابو طالبؑ جہنم کے حجرات میں سے حجروں میں ہیں (استغفر اللہ) اس کے برعکس لوگ جو یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ مسلمان تھے وہ اس کے برعکس روایات پیش کرتے ہیں اور وہ ان حدیثوں کی سند امیر المومنینؑ کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ آپ چھ کے بارے میں شفاعت کر سکتے ہیں اس پیٹ کے بارے میں جس نے آپ کو اٹھایا آمنہ بنت وہب کے اور اس صلب میں کہ جس میں آپ کے اللہ نے آپکو اتارا وہ عبداللہ بن عبد المطلبؑ کا ہے اور وہ گود جس نے آپ کی کفالت کی وہ ابو طالبؑ ہیں اور وہ گھر جس نے آپ کو پناہ دی وہ عبد المطلبؑ ہیں اور آپ کا زمانہ جاہلیت میں جو بھائی تھا کہا گیا یار سول اللہؐ اس کا نام کیا تھا فرمایا وہ سخی تھا وہ کھانا کھلاتا تھا اور انعامات سے سخاوت کرتا تھا اور وہ دریا جس نے تمہیں دودھ پلایا حلیمہ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے تمام نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ نے ہمیں پاکیزہ اصلاب سے منتقل کیا ہے اور پاکیزہ ارحام میں تو اس طرح واجب ہے کہ ان کے تمام آباؤ اجداد شرک سے دور ہوں کیونکہ اگر وہ بتوں کی پوجا کریں تو وہ پاکیزہ نہیں ہو سکتے وہ کہتے ہیں کہ کیا قرآن میں ابراہیمؑ اور ان کے باپ آزر کا ذکر نہیں ہوا اور اس کے گمراہ اور مشرک ہونے کا تذکرہ نہیں ہے پس وہ ہمارے مذہب میں طعن و تشنیع کا باعث نہیں ہے کیونکہ آزر ابراہیم کا چچا تھا اور ان کا والد تارخ بن ناخور تھا اور چچا کو باپ کا نام دیا گیا تھا جیسے (فرمایا کہ کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ کی موت کا وقت آیا اور انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے وہ کہنے لگے ہم تمہارے معبود اور آپ کے آباء کے معبود کی عبادت کریں گے) پھر اس آیت میں اسماعیلؑ کو بھی شمار کیا گیا حالانکہ وہ ان کے آباء میں سے نہیں تھے بلکہ ان کے چچا تھے پھر کہا اور وہ اپنے آباء کے اسلام کے بارے میں نصیحت کرتے ہیں اور جو حدیث امام جعفر بن محمد الصادقؑ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا اللہ قیامت کے دن عبد المطلبؑ کو یوں مبعوث فرمائے گا کہ ان پر انبیاء جیسا نور اور بادشاہوں جیسا رعب ہوگا۔

اور عباسؓ بن عبد المطلبؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اور وہ مدینہ میں تھے آپ سے کہا گیا اے اللہ کے رسولؐ آپ ابو طالبؑ کے بارے میں کیا امید رکھتے ہیں فرمایا کہ میں ان کے لئے بھلائی کی امید رکھتا ہوں اور ایک شیعہ محدث سے روایت ہے کہ اور وہ ابان ابی

https://www.shiabookspdf.com

محمود ہیں کہ انہوں نے امام علی بن موسیٰ الرضاؑ کو خط لکھا کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں مجھے ابو طالبؑ کے ایمان پر شک ہے تو انہوں نے یہ جواباً آیت لکھی (اور جو ہدایت واضح ہو جانے کے بعد رسولؐ کو تکلیف دیتا ہے اور مومنوں کے راستے کے علاوہ کوئی راستہ تلاش کرتا ہے) اور اس کے بعد لکھا: اگر تو ایمان ابو طالبؑ کا اقرار نہیں کرے گا تو تیرا ٹھکانہ آگ ہے۔

اور امام محمد بن علی الباقرؑ سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابو طالبؑ گھٹنے گھٹنے آگ میں ہیں تو انہوں نے فرمایا اگر ابو طالبؑ کا ایمان کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور تمام مخلوق کا ایمان کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو ان کا ایمان بھاری ہو گا۔ پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ امیر المومنینؑ اپنی زندگی میں عبد اللہؑ، آمنہؑ اور ابو طالبؑ کیلئے حج کا حکم دیتے تھے پھر انہوں نے اپنی وصیت میں انکے حج کی وصیت کی اور روایت کی کہ ابو بکر قحافہ کے ساتھ نبیؐ کے پاس آئے عام الفتح میں اور وہ ان کے آگے چل رہے تھے اور وہ نابینا اور بوڑھے تھے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم اس بوڑھے کو چھوڑ دیتے کہ ہم اسے لے آتے تو انہوں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ میں نے ارادہ کیا کہ اللہ انہیں اجر دے پس اس اللہ کی قسم جس نے آپکو حق کے ساتھ معبوث کیا میں اپنے باپ کے اسلام کی نسبت آپ کے چچا ابو طالبؑ کے ایمان پر بہت زیادہ خوش ہوا تھا میں آپ سے آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے وسیلے سے التماس کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا تو نے سچ کہا۔

https://www.shiabookspdf.com

اور روایت ہے کہ امام علی بن الحسینؑ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا عجیب بات ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو مسلمان عورت کو کافر کے نکاح میں قرار دینے سے منع فرمایا ہے اور فاطمہ بنت اسدؑ اسلام میں سبقت لے جانے والوں میں سے تھیں اور وہ اپنی وفات تک ابو طالبؑ کی عقد میں رہیں۔

اور زیدیہ فرقے سے ایسی حدیثیں محدثین نے روایت کی ہیں جن کی سند ابو طالبؑ سے اور ابو رافع رسول اللہؐ کے غلام سے ملتی ہیں کہ میں نے ابو طالبؑ کو مکہ میں کہتے ہوئے سنا کہ میرے بھتیجے محمدؐ نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ مجھے اللہ نے صلہ رحمی کیلئے بھیجا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے اور میرے نزدیک محمدؐ صادق و امین ہیں۔

لوگوں کا کہنا ہے کہ نبیؐ کا یہ فرمان (میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا ان دو انگلیوں کی طرح جنت میں ہو گا) اس سے مراد ابو طالبؑ ہیں اور امامیہ کا کہنا ہے کہ عام لوگوں کی یہ روایت کہ جعفرؑ اور علیؑ نے ابو طالبؑ کے ترکہ میں سے کوئی چیز نہ لی یہ من گھڑت روایت ہے اور مذہب اہل بیتؑ اس کے خلاف ہے بے شک مسلمان ان کے نزدیک کافر کی وراثت پاتا ہے اور کافر مسلمان کی وراثت نہیں پاتا اگرچہ نسبت میں اس کا اس سے کتنا اعلیٰ رشتہ ہی ہو اور وہ کہتے ہیں کہ ابو طالبؑ کیلئے رسول اللہؐ کی محبت مشہور ہے اگر وہ کافر ہوتے تو اس کی

محبت ان کیلئے جائز نہ ہوئی اللہ کے قول کے تحت: تم ایسی قوم نہیں پاؤ گے جو اللہ پر اور قیامت کے ان پر ایمان رکھے اور وہ اللہ اور اس کے رسول کے دشمن سے محبت کرے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی عقیلؑ کے بارے میں حدیث مشہور ہے کہ میں تم سے دو محبتیں کرتا ہوں ایک تم سے محبت اور دوسری محبت ابو طالبؑ کی کیونکہ وہ تجھ سے محبت کرتے تھے اور وہ کہتے ہیں کہ ابو طالبؑ کا وہ خطبہ نکاح جو انہوں نے محمدؐ کے نکاح کے وقت دیا مشہور ہے اور ان کا کہنا کہ (اس اللہ کی حمد کہ جس نے ہمیں ذریت ابراہیمؑ واسماعیلؑ میں قرار دیا اور ہمارے لئے اس شہر کو محترم اور اس گھر کا حج کیا جانے والا بنایا اور ہمیں لوگوں پر حاکم بنایا پھر کہ محمد بن عبد اللہؐ کا قریش میں سے کوئی نوجوان نیکی، فضل، طاقت، عقل اور ذہانت میں ان جیسا نہیں ہے اور اگرچہ ان کے پاس مال قلیل ہے بس مال عنقریب زائل ہونے والا ہے) اور اس کے بعد بھی ان کا خطبہ بڑا جلیل اور عظمت والا ہے۔

امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمدؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اصحاب کہف نے ایمان چھپایا اور شرک ظاہر کیا پس اللہ نے ان کو دو اجر عطا کیے اور بے شک ابو طالب نے بھی ایمان چھپایا اور پس اللہ نے انہیں دو اجر عطا فرمائے۔

اور حدیث صحیح میں مشہور روایت ہے کہ جس رات ابو طالبؑ نے وفات پائی تو جبرائیلؑ نے رسول اللہؐ سے کہا اس زمین سے نکل جایئے کہ آپ کا مدد گار اب اس دنیا میں نہیں رہا۔

https://www.shiabookspdf.com

جہاں تک گٹھنے گٹھنے آگ والی حدیث کا تعلق ہے تو تمام لوگ اسے ایک ہی بندے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں اور اس کا بغض علی بن ابی طالبؑ کیلئے خاص طور پر اور بنی ہاشم کیلئے عام طور پر مشہور ہے اور اس کے فسق کا قصہ پوشیدہ نہیں ہے۔

اور بہت ساری احادیث میں بہت ساری اسناد کیساتھ عباس بن عبد المطلبؓ اور ابو بکر بن قحافہ سے روایات ہیں کہ ابو طالبؑ نے اس وقت تک وفات نہیں پائی کہ انہوں نے کلمہ پڑھا۔

مشہور روایت ہے کہ ابو طالبؑ نے اپنی وفات کے وقت کچھ پوشیدہ کلام کیا پس ان کے بھائی عباس بن عبد المطلبؓ نے کان لگایا پھر اپنا اٹھایا اور رسول اللہؐ سے کہا اے بھتیجے تیرے چچا نے کلمہ کہا ہے لیکن کمزوری کی وجہ سے ان کی آواز آپ تک نہیں پہنچی۔

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ابو طالبؑ نے اس وقت تک وفات نہیں پائی کہ جب تک رسول اللہؐ ان سے راضی نہیں ہوئے۔

ابو طالبؑ کے اشعار اس پر دلالت کرتے ہیں کہ وہ مسلم ہیں اور منظوم و منثور کلام میں کوئی فرق نہیں ہے اور انہی اشعار میں سے ان کے اشعار ہیں: اور یہ لوگ ایسی بات کی تمنا کر رہے ہیں جسے کبھی پا نہیں سکتے اگرچہ اس کیلئے یہ ہر جگہ بھاگ دوڑ کر لیں پس تم ہم سے ایسی چیز

کا مطالبہ کر رہے ہو جس کا بھرپور جواب مضبوط نیزوں اور کاٹ داروں تلواروں سے دیا جائے گا تم لوگ یہ امید لگائے بیٹھے ہو کہ محمدؐ کو آسانی سے قتل کر دو گے ہم لوگ خون سے اپنے نیزوں کو رنگین نہیں کریں گے خدا کی قسم تم لوگوں کا یہ خیال بالکل غلط ہے یہ نظر آئے گا کہ بڑے بڑوں کی کھوپڑیاں خانہ کعبہ کے اطراف میں بکھری ہوں گی رشتے ختم ہو جائیں گے لوگ اپنی عائلی زندگی کو بھول جائیں گے اور حرمتیں پامال ہو کر رہ جائیں گی اب تک ہمارے ساتھ جو تمہاری ظلم و نافرمانی اور بغض و عداوت آگ چلی آ رہی ہے یہ محض مجرمانہ باتیں ہیں۔

اور صحیفہ کے معاملے میں ابو طالبؑ کے اشعار ہیں

لوئی بن غالب کی وہ تمام اولاد جو ہمارے درمیان رہتی ہے ان سب کو اور خاص طور میں ان میں سے نبی کعب کے قبیلہ والوں کو یہ بات اچھی طرح سمجھا دو کیا تم لوگ نہیں جانتے کہ ہم نے محمدؐ کو نبی پایا جس طرح سے کہ موسیٰؑ نبی تھے اور یہ بات تو قدیم آسمانی کتابوں میں لکھی ہوئی ہے اور جس شخص کو خداوند عالم اپنا محبوب قرار دے اس سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے اچھی طرح یاد رکھو کہ محمدؐ کی محبت لوگوں کے دلوں میں راسخ ہو کر رہے گی اور تم لوگوں نے جو حلف نامہ تیار کیا یہ عمل تمہارے لیے اسی طرح نقصان دے ہو گا جس طرح ناقہ صالح کو نقصان پہنچانا ان کی قوم کیلئے تباہ کن ثابت ہوا تھا اے سرداران قریش بیدار ہو جاؤ بیدار ہو جاؤ اس سے پہلے کہ تمہاری قبریں کھودی جائیں اور تمہاری عزت خاک میں ملا دی جائے اور قصوروالا اور بے قصور سب ایک ہو جائیں گیسوؤں کے ساتھ اور گھن بھی پس جائے چغل خوروں کی باتوں میں نہ آؤ ہمارا بائیکاٹ نہ کرو اور محبت و فریب کے جو رابطہ ہمارے درمیان ہیں ان کو قطع مت کرو اور ہمارے خلاف کھلی جارحیت نہ کرو اور معرکہ کارزار گرم نہ کرو کیونکہ چکھنے والوں کیلئے بعض اوقات جنگ و جدل کا مزہ بہت تلخ ہوتا ہے خداوند عز و جل رب کعبہ کی قسم ہم لوگ نبی محمدؐ کو نہیں چھوڑ سکتے چاہے زمانہ کی سختیاں کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو جائیں یہ بات یاد رکھو کہ جب بھی ہماری طرف سے اور تمہاری طرف سے تلواروں کے سامنے گردنیں نکلیں گی اور ہاتھ اٹھیں گے تو دھاردار شمشیریں اڑا کر رکھ دیں گی اس لیے کہ جب معرکہ کارزار گرم ہو گا اور نیزہ باری زور و شور پر ہو گی تو بڑے بڑے سردار زمین پر گرتے ہوئے نظر آئیں گے جنگ و جدل کے موقع پر گھوڑے زور و شور سے ہنہنا رہے ہوں گے اور بڑے بڑے سورماؤں کی کھوپڑیاں اڑ رہی ہوں گی کیا تم لوگوں کو یہ بات یاد نہیں کہ ہمارے جد بزرگوار حضرت ہاشم نے اپنے خاندان کی کمر کس طرح مضبوط کی اور اپنی اولاد کو دشمنوں سے مقابلہ کیلئے شمشیر زنی اور نیزہ بازی کی کتنی اچھی تعلیم دی ہے؟ یاد رکھو جنگ ہم سے تھک سکتی ہے مگر ہم جنگ سے نہیں تھک سکتے اور حالات چاہے کتنے ہی سخت

https://www.shiabookspdf.com

دو شوار ہو جائیں ہماری زبانوں پر حرف شکایت کبھی آ ہی نہیں سکتا جب بڑے بڑے سورماؤں کی ہمت صورتحال کی ہولناکیوں کی وجہ سے جواب دے جاتی ہے تب بھی ہم لوگ صاحب حمیت وغیرت اور اہل عقل ودانش ثابت ہوتے ہیں۔

اسی طرح ان کے اشعار ہیں کہ جب وہ عثمان بن مظعون کیلئے غضبناک ہوئے کہ قریش نے انہیں عذاب دیا اور ان کا مال ان سے لے لیا اے صحابی رسولؐ آپ اس تغیر پذیر زمانہ کو یاد کر کے رنجیدہ و غمگیں ہیں یا ان نادان لوگوں کو یاد کر کے کہ جن کا شیوہ ہی یہ ہے کہ جو شخص دین کی طرف بلائے اس پر ظلم کرتے ہیں ناراض ہیں یا یہ کہ جو لوگ اپنی روش بدلیں ظلم سے باز آ جائیں ورنہ انہیں ہمارے سامنے بہت ذلیل وخوار ہونا پڑے گا جو شخص ہمارے خلاف ظلم وبغاوت کرنا چاہے اسے یاد رکھنا چاہیے کہ ہم اسکے ظلم وستم کو روکنے کیلئے اپنے مضبوط ہاتھوں میں لچکدار نیزہ بھی اور چمکتی ہوئی کاٹ دار تلواریں بھی جن کے ذریعے پاگل لوگوں کی کھوپڑیوں کا علاج کیا جاسکتا ہے ان پر سختی کریں گے تو ان بد عقل لوگوں کے ہوش ٹھکانے آجائیں گے اس کے بعد یہ ہماری نرم روش کا اعتراف بھی کریں گے اگر یہ لوگ قرآن مجید پر ایمان لے آئیں جو کہ ایک آسمانی کتاب ہے جس طرح حضرت موسیٰؑ اور دوسرے انبیاء پر صحائف نازل ہوئے اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہؐ سجدہ کی حالت میں تھے ابو جہل ان کے پاس آیا اور اس کے ہاتھ میں پتھر تھا اس نے وہ پتھر رسول اللہؐ کے سر پر مار کر زخمی کرنا چاہا تو وہ پتھر اس کی ہتھیلی سے چمٹ گیا اور وہ مارنے کی استطاعت نہ رکھ سکا پس ابو طالبؑ نے اس بارے میں یہی کہا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

اے نبی غالب کے لوگوں غفلت سے چونکو اور تمہاری باتوں اور اعمال میں جو بغاوت ہے اس سے باز آجاؤ ورنہ مجھے اندیشہ ہے کہ مصائب وآلام تمہارے گھروں کا رخ کریں گے جس طرح تم سے قبل قوم ثمود اور قوم عاد مصائب وآلام میں گرفتار ہو چکی اور اس میں سے یہی ایک ثبوت ہے اور تم لوگوں کا معاملہ تو بہت ہی حیرت انگیز ہے جیسے تم چکنے پتھر بن چکے ہو اور ابو جہل نے جس کی موت اس کے سر پر آچکی ہے جس نے محمدؐ جیسے پاک اور متقی کے خلاف ظلم کا ہاتھ بلند کیا تو خداوند عالم نے اس ظالم اور کم عقل شخص کے ان ہاتھوں کو ہی خشک کر دیا ہے۔

مشہور ہے کہ عبداللہ مامون کہا کرتا تھا کہ ابو طالبؑ اپنے اس قول سے ایمان لائے تھے ہم نے رسول اللہؐ کی حفاظت کی جو اللہ کا پیغام لے کر آئے تھے ایسی آبدار تلواروں سے مقابلہ کیا جو برق کے مانند چمکدار تھیں ہماری ضرب ایسی تھی جو حیوانوں کو بھگا دینے والی تھی لوگوں کے ہجوم کا بھی مقابلہ کرنے والی تھی اور سرکشوں کا بھی خاتمہ کرنے والی تھی ہم ان تلواروں کے ذریعے سے خدا کے رسولؐ کی حفاظت و پاسبانی کر رہے تھے اور ہماری یہ پاسبانی ایک شفیق اور مخلص کی پاسبانی تھی ہم ان کے دشمنوں کی طرف اس طرح بڑھے جیسے غضبناک حالت میں شیر چنگھاڑتا ہوا اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔

پھر ابن ابو الحدید کہتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ سیرت کی کتابوں میں آیا ہے اور اکثر مورخین نے اس کا ذکر کیا ہے کہ جب عمرو بن العاص جعفر بن طالبؑ اور ان کے ساتھیوں کے خلاف چال چلنے کیلئے نجاشی کے پاس حبشہ کی طرف نکلا تو ابو طالبؑ نے یہ اشعار کہے میری بیٹی پوچھتی ہے کہ کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ جبکہ سفر میرے لیے انہونی بات نہیں ہے تو میں نے اپنی لخت جگر سے کہا کہ مجھے جانے دو میں جعفرؑ کی حمایت و نصرت کے لیے نجاشی کے پاس جانا چاہتا ہوں تاکہ میں وہاں پہنچ کر عمرو کی مکاریوں کا جواب بھی دے سکوں اور ان کے غرور کا سر بھی کچل سکوں میرا تعلق جناب ہاشم سے ہے اور غیب و شہود میں تھی الامکان اس بات کا خیال بھی رکھتا ہوں اور جو لوگ رات کے حوالہ سے یہ کہتے ہیں کہ اگر رات خوش نہ ہو تو ہمارے ہاں بارش نہیں ہوتی میں قریش کی اس بات سے نفرت کرتا ہوں اگر وہ ان کے نزدیک سرخ سونے جیسی قیمتی چیز ہی کیوں نہ ہو۔

وہ کہتے ہیں کہ عمرو کا نام دشمن ابن دشمن ہے کیونکہ اس کا باپ جب رسول اللہؐ کے پاس سے گزرتا مکہ میں تو وہ کہتا تھا اللہ کی قسم میں تم سے دشمنی رکھتا ہوں اور اسکی بارے میں آیت نازل ہوئی کہ بے شک آپ کا دشمن ہی ابتر ہے وہ کہتے ہیں بس ابو طالبؑ نے نجاشی کو اشعار لکھے جس میں اسے جعفرؑ اور ان کے ساتھیوں کی عزت کرنے پر ابھارا اور جو عمرو نے ان کے متعلق کہا ہے اس سے منہ پھیرنے کا کہا کاش میں سمجھ سکتا کہ حبشہ میں جعفرؑ اور عمرو کا کیا حال ہے پتہ نہیں نجاشی نے جعفرؑ اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا یا وہ بد فطرت عمرو رکاوٹ بن گیا۔

https://www.shiabookspdf.com

وہ کہتے ہیں کہ علیؑ سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والد ابو طالبؑ نے کہا اے بیٹے اپنے چچازاد کیساتھ مل جاؤ وہ تمہیں ہر سختی سے بچائے گا قریب والی سے بھی اور دور والی سے بھی پھر مجھ سے کہا (اشعار) اے بیٹے سب سے زیادہ پر اعتماد بات یہی ہے کہ تم محمد مصطفیؐ کے ساتھ رہو۔

وہ کہتے ہیں کہ ان کے شعر کی مناسبت ان کے اشعار سے بھی ہے

جب زمانہ کی سختیاں بڑھ جائیں اور معاملات بہت سخت ہو جائیں تو مجھے علیؑ اور حمزہؓ پر ہی اعتماد ہے دیکھو میرے بیٹوں میرے حقیقی بھائی کے بیٹے جو تمہارے چچازاد بھی ہیں کسی وقت ان کا ساتھ نہ چھوڑنا بلکہ مسلسل مدد و نصرت کرتے رہنا اور میں خداوند عالم کی قسم کھاتا ہوں کہ نہ تو میں نبیؐ کو چھوڑ سکتا ہوں اور نہ کوئی شریف نسب والا ان کو چھوڑ سکتا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ روایت میں آپ سے کہ جب ابو طالبؑ وفات پا گئے تو علیؑ رسول اللہؐ کے پاس آئے اور ان کی موت کی خبر دی وہ بڑے غمگین اور پریشان ہوئے پھر کہا جایئے اور ان کے غسل کا انتظام کیجیے اور جب ان کا جنازہ اٹھاؤ تو مجھے ضرور بتانا بس انہوں نے ایسا ہی کیا

رسول اللہؐ ان کے در پیش ہوئے اور وہ ان کا جنازہ اپنے سر پر اٹھائے ہوئے تھے تو انہوں نے کہا اے چچا اللہ آپ پر رحم کرے اور آپکو بہترین بدلہ دے آپ نے مجھے بچپن میں پالا اور میری چھوٹے کی پرورش کی اور میری بچپن اور جوانی میں پرورش کی پھر ان کی قبر تک ان کے ساتھ آئے اور کہا اللہ کی قسم میں آپکے لیے بخشش طلب کروں گا اور آپ کیلئے ایسی شفاعت کروں گا کہ تمام جہان تعجب کریں گے وہ کہتے ہیں مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ کسی کافر کو غسل دے اور نہ نبیؐ کے لیے جائز ہے کہ وہ کسی کافر کو بھلائی سے یاد کریں یا اسکے لیے بخشش اور شفاعت کا ذکر کریں اور انہوں نے ابو طالبؑ کا غسل علیؑ کے سپرد کیا کیونکہ طالبؑ اور عقیلؑ اس کے بعد اسلام لائے اور جعفرؑ حبشہ میں تھے اور اس وقت نماز جنازہ کا ابھی حکم نہیں ہوا تھا اور نہ ہی رسول اللہؐ نے خدیجہؑ کا جنازہ پڑھا بس اس وقت دعا ہی کا حکم تھا وہ کہتے ہیں ابو طالبؑ کے وہ اشعار بھی ہیں جن میں وہ اپنے بھائی حمزہؓ کے جن کی کنیت ابو لعیلی تھی ان کو اپنے اشعار میں مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں اور ان کے یہ اشعار مشہور ہیں اے محمدؐ آپ ہی وہ صاحب شرف و منزلت سعید و سردار نبیؐ ہیں جنہیں قوم کی قیادت کے لیے چن لیا گیا ہے آپ ان بلند مرتبہ صاحبان فضل و کرم کے آقا ہیں وہ بہترین خاندان جس کے سید و سردار جناب ہاشم جیسے سخی و فیاض اور منفرد و ممتاز انسان تھے کہ جب مکہ کے لوگوں کی زندگی قحط و خشک سالی کی وجہ سے نہایت سخت تھی تو آپ ہی نے سب کو کھانا کھلایا اور اسی وقت سے لوگوں کو ثرید کھلانے کی رسم جاری ہو گئی حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت بھی ہمارے ہی خاندان والوں کے ذمہ رہی ہے لوگوں کو انگور بھی کھلایا جاتا ہے پانی بھی پلایا جاتا ہے عرفات کا میدان ہو یا صفا اور مروہ یا خانہ خدا اور مسجد حرام کے مہمان سب کو ہم لوگ ہی پانی پلاتے ہیں میں نڈر اور بہادر انسان ہوں جب تک زندہ ہوں کون ہمارے خاندان یا نبی اکرمؐ پر ظلم کر سکتا ہے اور مکہ کی وادیوں میں خون ریزی نہیں دیکھی جا سکتی اور آپ کے خاندان کے افراد سب شجاعت میں شیر ہیں جو حملہ کر سکتے ہیں ہم نے تو آپکو ہمیشہ صادق و امین ہی پایا ہے کبھی آپ کی زبان سے خلاف حقیقت بات نہیں سنی اور نہ مبالغہ آرائی بلکہ جب آپ انتہائی کم سن تھے اس وقت سے ہمیشہ آپ نے سچی اور اچھی بات ہی کہی ہے۔

اور وہ کہتے ہیں کہ ان کے یہ اشعار بھی مشہور ہیں جن میں وہ محمدؐ کو مخاطب کرتے ہوئے اور ان کو دعوت کے اظہار پر ابھارتے ہیں (ترجمہ) حق کا جو پیغام آپ لے کر اٹھے ہیں اسی کی ادائیگی سے نہ تو آپکو وہ زبانیں روک سکتی ہیں جن سے ناشائستہ کلمات کہے جا رہے ہیں اور وہ نہ ہاتھ آپ کیلئے رکاوٹ بن سکتے ہیں جو آپؐ پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں چاہے جس قسم کی بھی آزمائش پیش آئے میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہوگا اور اگر کوئی معرکہ بھی پیش آئے تو میں آپ کو بچانے کیلئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دونگا اور ان کے اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں جو انہوں نے طالب ابن ابی طالبؑ کیلئے کہے۔

https://www.shiabookspdf.com

اگر دریافت کیا جائے کہ خاندان اور قبیلہ کے اعتبار سے دنیا میں سب سے بہتر کون ہے تو جواب یہی ہوگا بزرگی کے اعتبار سے جناب عبد مناف پھر جناب ہاشم کی ذات گرامی عزت وشرف کا نشان ہے اور خاندان بنی ہاشم کے لوگ تو اس قدر بلند مرتبہ ہیں جیسے آسمان کے ستارے انعام ونشرہ وغیرہ اور خاندان بنی ہاشم میں سب سے افضل احمد مجتبیٰ ہیں جو زمانہ فطرت کے بعد خدا کے رسولؐ کی حیثیت سے تشریف لائے اور ان کے یہ اشعار بھی ہیں کہ اللہ نے اپنے نبی محمدؐ کو عزت دی بس اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ عزت والے محمد مصطفیؐ ہیں اور انہوں نے ان کا نام اپنے نام سے چن کر رکھا بس عرش کا مالک محمود ہے اور یہ محمدؐ ہیں اور ان کا یہ قول بھی ہے اے لوگوں کے سامنے میرے بارے میں گواہی دینے والے سب کو بتادو کہ میں حضرت احمد مجتبیٰؐ کے دین پر ہوں اگر کوئی شخص دین کے معاملے میں گمراہ ہے تو رہے لیکن میں یقیناً ہدایت کے راستے پر ہوں

وہ کہتے ہیں بس یہ تمام اشعار تواتر کیساتھ آئے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ متواتر نہ ہوتے تو ان کا جمع ہونا ایک مشترک امر پر دلالت کرتا اور وہ محمدؐ کی تصدیق ہے اور ان کا مجموعہ متواتر ہے جس طرح کہ علیؑ کے قتل کردہ تمام شہواروں کا ذکر موجود ہے اور ان کا جمع ہونا متواتر ہے اور یہ ہمیں ان کی شجاعت کے علم سے فائدہ دیتا ہے جس طرح کہ حاتم کی سخاوت مشہور ہے وہ کہتے ہیں کہ اس تمام کو چھوڑ دیجیے آپکا قصیدہ لامیہ جو کہ مشہور ہے (عربی زبان کے عظیم شاعر امراؤالقیس کا قصیدہ قفانبک من ذکریٰ حبیب ومنزل) اسکے متعلق کیا کہتے ہیں ؟اگر ابو طالبؑ کے اشعار میں شک ہے تو اس قصیدہ میں بھی شک کیا جاسکتا ہے اور ہم ان میں سے کچھ قطعہ ذکر کررہا ہوں (میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں ہر اس شخص سے جو ہماری عیب جوئی کرے یا دین میں ایسی بات شامل کرے جس کا ہم نے کوئی اقدام نہ کیا ہو میں اس کی پناہ چاہتا ہوں جسے مکہ کے پہاڑوں ثور، شید عید اور حرا کو ان کی جگہ پر قائم کیا(اور ان کی پناہ چاہتا ہوں) کوہ حرا میں آتے اور جاتے ہیں۔ ہم ان کی مدد کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اپنے اہل وعیال سے اور کردیئے جائیں اور ان کے سامنے اپنی جان دے دیں یہاں تک کہ کینہ پرور لوگوں کو اپنے تیروں کے ذریعے ختم کردیں گے اور دشمن منہ کے بل زمین پر آگرے گا اور ایسے لوگ اٹھیں گے جو اسلحوں میں ڈوبے ہوئے ہوں گے اور سیل رواں کی طرح تم پر چھا جائیں گے اور خدا کی قسم میری نگاہیں دیکھ رہی ہیں کہ ہماری تلواریں قریش کے بزرگان کے ساتھ ٹکرانے والی ہیں ایسے بہادروں کے ہاتھوں میں ہوں گی جو شہاب ثاقب کی طرح اور یہ ہر لحاظ سے قابل اعتماد ہوں گے حق وحقیقت کی حمایت کرنے والے اور شجاع ہوں گے کچھ بھی ہو جائے ہم اپنے نبیؐ کو نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ قوم کا اپنے اعلیٰ سردار کا چھوڑنا نہایت بری بات ہے درخشندہ چہرے والا جس کے چہرہ انور کا واسطہ دے کر بارش کی دعا کی جاتی ہے جو یتیموں کی پناہ گاہ اور بیواؤں کا والی اور وارث ہے۔ بنی ہاشم کے ستم رسیدہ افراد اسی کی پناہ چاہتے ہیں کیونکہ وہ ان کے لیے ایک بڑی نعمت اور احسان ہے اور سچائی کا میزان ان

https://www.shiabookspdf.com

اس میں کوئی کمی نہ ہو گی جسے دیکھ کر خود ان کا نفس گواہی دے گا کہ یہ خدا کی قسم مجھے محمدؐ سے بے پناہ محبت ہے اور میں ان سے اس طرح محبت کرتا ہوں کہ یہ مجھ میں رچی بسی ہے میں ان کی حمایت میں اپنی جان کی بازی لگاتا رہوں گا اور بڑے بڑے سورماؤں اور سرداروں کا مقابلہ کرتا رہوں گا ان کی ذات ہمیشہ سے سرچشمہ جمال و کمال رہی ہے اور ہر محبت کرنیوالے کیلئے وہ باعث زینت ہے خداوند عالم اپنی مدد نصرت کے ذریعے ان کی تائید کرنے والا ہے اور انہوں نے ایسا دین پیش کیا ہے جو برحق ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔

اسی حدیث کیساتھ تو ایک اور حدیث ہے کہ ابو طالبؑ کی وفات کی رات جبرائیل نازل ہوئے اور کہا اے محمدؐ آپ کا رب آپکو سلام دے رہا ہے اور آپ سے کہہ رہا ہے کہ مکہ سے نکل جائیے کہ آپ کا مددگار فوت ہو گیا ہے اور یہ ان کے ایمان پر دلالت کرتا ہے کہ جو ان کی رسولؐ اللہ کی نصرت کی تائید کرتا ہے اور اس پر حضرت علیؑ کیلیے ان کا یہ قول بھی دلالت کرتا ہے کہ جب انہیں رسولؐ اللہ کیساتھ نماز پڑھتے دیکھا تو کہا اے میرے بیٹے یہ کیا ہے تو انہوں نے کہا یہ وہ دین ہے جس کی دعوت مجھے میرے چچازاد نے دی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اس کی اتباع کرو کیونکہ وہ تمھیں بھلائی کی طرف ہی بلائیں گے اور انہوں نے رسولؐ اللہ کی صداقت کا اعتراف کیا اور یہی ایمان کی حقیقت ہے اور ان کا دوسرا قول کہ جب وہ علیؑ کے پاس سے گزرے اور رسولؐ اللہ کی دائیں جانب علیؑ نماز پڑھ رہے تھے اور ان کیساتھ نماز پڑھ رہے تھے اور ان کیساتھ ان کا بیٹا جعفرؑ تھا تو اس سے کہا اے بیٹے اپنے بھائی کا بازو بن جاؤ اور جعفرؑ نے ان کیساتھ نماز پڑھی اور امیر المومنینؑ نے تائید کی یہاں تک کہ وہ اور جعفرؑ رسولؐ اللہ کے پیچھے ہو گئے اور روایت میں آیا ہے کہ یہ پہلی نماز باجماعت تھی جو اسلام میں ہوئی پھر ابو طالبؑ نے یہ اشعار کہے (بے شک علیؑ اور جعفرؑ میرے مضبوط سہارا ہیں) اور انہوں نے نبیؐ کی نبوت کا صریح الفاظ میں اعتراف یوں کیا (اللہ کی قسم میں نبی کو نہیں چھوڑوں گا) اس میں کوئی فاصلہ نہیں ہے کہ انہوں نے رسولؐ اللہ کی صفت اپنی نظم میں نبوت سے بیان کی ہے اور انہوں نے اپنی نثر میں اسکا اقرار کیا ہے اور اس پر انکے قصیدۃ لامیہ میں موجود ان کا یہ قول بھی دلالت کرتا ہے (کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا بیٹا جھوٹا نہیں ہے) بس انہوں نے رسولؐ اللہ کی تصدیق شہادت ظاہر کہ جو کسی تاویل کی محتاج نہیں اس سے کی ہے اور ہر صورت میں ان سے جھوٹ کی نفی کی ہے اور یہی حقیقت ایمان ہے اور اس طرح ان کا قول ہے کیا وہ نہیں جانتے کہ محمدؐ نبی امین اور رسولؐ ہیں کہ جن کا ذکر پہلی کتابوں میں ہے اور یہ وہ ایمان ہے کہ جس میں رسولؐ اللہ کی گواہی کا کوئی شبہ ہی نہیں اور روایت ہے کہ جب ابو طالبؑ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے اہل کو جمع کیا اور یہ اشعار کہے رسولؐ خدا کی نصرت کیلیے میں اپنے فرزند علیؑ اور پیغمبر کے چچا عباسؓ کو وصیت کرتا ہوں اور شیر جیسی شجاعت والے حمزہؓ کو جن کی ہیبت سے سب ڈرتے ہیں اور جعفرؑ کو وصیت کرتا ہوں کہ لوگوں کے مقابلے میں حضورؐ کا پورا ساتھ دینا اور ان کا دفاع کرنا اور جب بھی خطرات کا سامنا ہو تو تم لوگ ڈٹ کر مقابلہ کرنا اور اپنی جان

https://www.shiabookspdf.com

نثار کرنا میری جان اور میری اولاد سب تم پر قربان ہو بس وہ موت کے وقت بھی نبی کا اقرار کر رہے تھے اور اپنی موت سے قبل انہوں نے رسالت کا اقرار کیا اور یہ ان کے اللہ اور اسکے رسولؐ پر ایمان ہونے اور ان کی اور اسلام کی تصدیق میں تمام شبہات کو دور کرتا ہے۔

اور اہل معرفت کے درمیان انکا ایک قول مشہور ہے اور اسے حسن بن شبیر الامدی نے کتاب ملح القبائل میں ذکر کیا ہے (اشعار ترجمہ) تم لوگ آسانی سے امید لگائے بیٹھے ہو کہ محمدؐ کو آسانی سے قتل کر دو گے ہم لوگ خون سے اپنے نیزوں کو رنگین کریں گے خدا کی قسم تم لوگوں کا یہ خیال بالکل غلط ہے یہ نظر آئے گا کہ بڑے بڑوں کی کھوپڑیاں خانہ کعبہ کے اطراف میں بکھری پڑی ہوں گی رشتے ختم ہو جائیں گے لوگ اپنی عائلی زندگی بھول جائیں گے اور حرمتیں پامال ہو کر رہ جائیں گی اور بنی ہاشم کے لوگ لوہے میں ڈوبے ہوئے تمہاری طرف بڑھیں گے دفاع کریں گے اور ہر مجرم کو اس کے انجام تک پہنچائیں گے اب تک ہمارے ساتھ جو ظلم و نافرمانی کی روش چلی آ رہی ہے یہ محض مجرمانہ باتیں ہیں اس نبیؐ پر ظلم ڈھایا جو خدا کی طرف سے ہدایت کا پیغام لے کر آیا ہے اور بندوں کو اس طرف بلا رہا ہے یہ گمان نہ کرنا کہ ہم حضورؐ کا ساتھ چھوڑ دیں گے اور آپ جیسی شخصیت کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں میں نے یہ نظم صرف اس لیے کہی ہے کہ لوگوں پر اتمام حجت کر دوں تا کہ تم لوگ بغیر سوچے سمجھے جنگ و جدل نہ کریں اقرار نبوت تک یہ بات بھی اسی طرح واضح ہے جس طرح پہلی بیان کی گئی باتیں واضح ہیں اور انہوں نے اپنے اخلاص اور نصرت کا ثبوت دیا ہے اپنے قصیدہ لامیہ میں وہ کہتے ہیں (اللہ کی قسم یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم رسولؐ اللہ کا ساتھ چھوڑ دیں بلکہ ہم ان کی حمایت میں تم سے نیزوں اور تلواروں سے مقابلہ کریں گے ہم ان کی مدد و نصرت کریں گے یہاں تک کہ ان کی نظروں کے سامنے جان دیں گے اور اپنے اہل و عیال سے جدا ہو جائیں گے) ان کا ایک اور موثر ترین قول ہے جو انہوں نے رسولؐ اللہ کیلیے کہا ہے (خدا کی قسم یہ سب لوگ اس وقت تک آپ کے پاس نہیں پہنچ سکتے کہ جب تک میں زمین میں دفن نہ کر دیا جاؤں آپ اپنی بات زور شور سے کہیے آپ خوش رہیں اور آپکی آنکھیں ٹھنڈی رہیں مجھے کسی ملامت یا بے عزتی کا خوف نہیں ہے کیونکہ میرے آباؤ اجداد کی سخاوت و فیاضی مشہور ہے آپؐ نے مجھے دعوت دی ہے کہ مجھے یقین ہے کہ آپ صادق بھی ہیں اور امانت دار بھی) پس ایمان ابو طالبؑ پر ان یہ شعر ہی سب سے بڑی دلیل ہے جسے ہم نے ذکر کیا ہے " آپ نے مجھے دعوت دی ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ مخلص بھی ہیں سچے بھی اور دیانتدار بھی"

انہوں نے رسولؐ کی سچائی کی گواہی دی اور ان کی نبوت کا اور ان کے ناصح ہونے کا اعتراف کیا ہے اور یہ ان کے ایمان کی سچائی کا ثبوت ہے اور سید فخار نے ان احادیث کا رد کرنے کرنے بعد کہ جن کا ہم نے ذکر کیا ہے فرمایا ہے جہاں تک مخالفین یہ کہتے ہیں کہ نبیؐ اپنے چچا سے بہت محبت کرتے تھے اور وہ چاہتے تھے کہ وہ ایمان لے آئیں مگر انہوں نے ان کی یہ بات قبول نہیں کی بس اللہ نے ان کے بارے

https://www.shiabookspdf.com

میں یہ آیت نازل کی (تم اپنے محبوب کو ہدایت نہیں دے سکتے) بس وہ اس کے اسباب نزول سے جاہل ہیں اور اس کو رسول اللہ کے چچا کے اوپر ڈال دیا ہے کیونکہ اہل علم کے نزدیک اس آیت کا شان نزول معروف وماثور بات ہے اور اس لیے کہ نبیؐ کے رخسار مبارک پر حنین والے دن زخم آگیا بس وہ زمین پر گر گئے پھر کھڑے ہوئے اور انکے چہرے سے خون بہہ رہا تھا انہوں نے اپنا چہرہ صاف کیا اور کہا اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے یہ مجھے نہیں جانتے بس یہ آیت نازل ہوئی اور حنین نبیؐ کی ہجرت کے تین سال بعد واقع ہوئی اور ہجرت ابو طالبؑ کی وفات کے بعد ہوئی اور اس کے نزول کا ایک اور سبب روایت کیا گیا ہے اور وہ ہے کہ کچھ لوگوں نے ایمان نبیؐ ظاہر کیا اور انہوں نے ہجرت سے پہلے نبی کی اور مکہ میں ہی رہے کفر کی طرف رجوع کر لیا بس ان کی یہ خبر نبیؐ اور مسلمانوں تک پہنچی بس وہ ان کی حقیقت کے بارے میں اختلاف کرنے لگے ایک مسلمانوں کے گروہ نے کہا وہ مومن ہیں اور انہوں نے مجبوراً کفر ظاہر کیا ہے اور دوسرے گروہ نے کہا کہ وہ کافر ہیں کیونکہ وہ ہجرت کر کے مدینہ میں آکر ایمان پر قائم رہنے کی قدرت رکھتے تھے بس وہ تمام رسول اللہ کے پاس جمع ہوئے کہ وہ اشرف قوم چاہتے ہیں کہ آپ ان کے اسلام کے بارے میں ان کے رشتہ داروں کے سامنے فیصلہ فرمائیں بس رسولؐ اللہ نے انتظار کیا تاکہ اس کے موافق کچھ نازل ہو جب ان سے ان کے حال کے بارے میں پوچھا آپؐ نے فرمایا مجھے اس بارے میں وحی آئی ہے اور ان کے بارے میں نازل ہوا ہے (کہ تم اپنے محبوب لوگوں کو ہدایت نہیں دے سکتے) مراد ہے کہ آپ اپنے پسندیدہ لوگوں کے بارے میں فیصلہ یا ایمان کی گواہی نہیں دے سکتے لیکن اللہ کو ان کو نام دینے اور ان کے درمیان فیصلہ کرنے کا اختیار ہے اور وہی اس کا مستحق ہے اور یہ بھی ابو طالبؑ کی وفات کے ۲ سال بعد کی بات ہے اور جب منصف انصاف کیساتھ سوچے تو یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ کئی وجوہات کی بناء پر اس آیت کا شان نزول ابو طالبؑ کے بارے میں باطل ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ کی حکمت کے یہ بات مخالف ہے کہ وہ اپنے بندوں میں سے کسی کیلیے گدایت کو ناپسند کرے اور اس کے لیے گمراہی کو پسند کرے جس طرح کہ اس کی حکمت اس کی بھی اجازت نہیں دیتی کہ وہ گمراہی کا حکم دے اور رشد وہدایت سے روکے اور دوسری بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ بات بتادی ہے کہ نبیؐ اپنے چچا ابو طالبؑ سے محبت کرتے تھے اس آیت کی ہی رد ہے (کہ آپ اپنے محبوب کو ہدایت نہیں دے سکتے) تو یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ابو طالب مومن تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس آیت کی رو سے کافروں سے محبت رکھنے سے منع کیا ہے ارشاد ربانی ہے (اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے مومنوں کو نہیں دیکھو گے کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے دشمنوں سے دوستی رکھیں) اور ایک بات یہ ہے کہ جب یہ بات ثابت ہو جائے کہ یہ ابو طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے تو یہ ابو طالبؑ کی فضیلت اور ان کے مرتبہ پر دلالت کرتی ہے ان کے ایمان اور ہدایت کے بارے میں کہ ابو طالبؑ کی ہدایت مخلوق میں نہیں

https://www.shiabookspdf.com

بلکہ اللہ کی طرف سے ہے اور وہ اس کے حقدار ہیں کہ اے محمدؐ بے شک آپؐ اپنے محبوب ابو طالب کو خود ہدایت نہیں دے سکتے مگر اللہ نے ان کو ہدایت دی ہے بس ان کی دعوت ان پر سبقت لے گئی اور یہ بات ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ انہوں نے فصول مہمہ میں درج کیا ہے کہ امیر المومنینؑ کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ھاشم بن عبد مناف وہ اور ابو طالبؑ کا نسب ہاشم سے ہی ملتا ہے پھر انہوں نے اسلام قبول کیا اور ہجرت کی نبیؐ کیساتھ اور وہ ایمان کی طرف سبقت لے جانیوالوں میں سے پیش اور وہ نبی کو ماں جیسی پیاری تھیں جب وہ فوت ہوئیں تو نبیؐ نے ان کو اپنی قمیض کا کفن دیا اور اسامہ بن زید، ابوایوب انصاری، عمر اور اسود کو حکم دیا کہ ان کی قبر کھودیں جب وہ ان کی لحد تک پہنچ گئے تو نبیؐ نے اپنے ہاتھ سے قبر کھودی اور مٹی نکالی جب رسول اللہؐ فارغ ہو گئے تو آپؐ لیٹ گئے اور کہا کہ اللہ ہی ہے جو زندگی اور موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اے اللہ میرے ماں فاطمہ بنت اسدؑ کو بخش دے اور ان کی قبر کو وسیع فرما اپنے نبی محمدؐ اور ان سے پہلے آنے والے نبیوں کے صدقے بے شک تو رحم کرنے والا ہے) کہا گیا اے اللہ کے رسولؐ ہم نے آپ کو کسی کے ساتھ پہلے ایسا نہیں کرتا دیکھا تو رسولؐ اللہ نے فرمایا میں نے ان کو اپنی قمیض پہنائی تاکہ وہ جنتی لباس پہنیں اور ان کی قبر میں لیٹے تاکہ ان کی قبر میں سختی نہ ہو کیونکہ وہ ابو طالبؑ کے بعد اللہ کی بہترین مخلوق میں سے تھیں میں کہتا ہوں ان کی فضیلت اور ان کے حالات میں کتاب احوال النبیؐ اور امیر المومنینؑ کی ولادت کے باب میں ان کی بعض احادیث ذکر کر چکے ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

جب فاطمہ بنت اسدؑ کا انتقال ہوا تو علیؑ روتے ہوئے آئے نبیؐ نے ان سے فرمایا اللہ تجھے نہ رلائے تو کیوں رویا ہے فرمایا میری والدہ فوت ہو گیں اے اللہ کے رسولؐ تو آپؐ نے ان سے فرمایا کہ وہ میری بھی ماں ہیں اے علیؑ وہ اپنی اولاد کو بھوکا رکھتی تھی اور مجھے پیٹ بھر کر کھانا کھلاتی تھی اللہ کی قسم ابو طالبؑ کے گھر میں کجھور تھی اور بچے اس کی طرف سبقت لے جاتے تھے تاکہ ان کو چن لیں اور فاطمہ بنت اسدؑ چن لیتی تھیں اور جب میرے چچازاد چلے جاتے تو مجھے کھلاتی تھیں پھر رسولؐ اللہ ان کی قبر میں اترے اور ان کو اپنی قمیض کا کفن دیا اور وہ ان کے جنازے کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ قدم بڑی مشکل سے اٹھا رہے تھے اور انہوں نے ان کے جنازے پر ستر تکبیریں پڑھیں پھر ان کی قبر میں لیٹنے کے بعد اپنے بابرکت ہاتھوں سے ان کو ان کی قبر میں اتارا جب ان پر مٹی ڈال دی اور لوگوں نے وہاں سے جانا چاہا تو رسولؐ اللہ نے ان سے کہا تیرا بیٹا نہ جعفرؑ اور نہ عقیلؑ بلکہ آپ کا بیٹا علی بن ابی طالبؑ وہ کہنے لگے اے اللہ کے رسولؐ آپ نے وہ کام کیا ہے کہ ہم نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا آپ بھاری قدموں سے چلے اور ستر تکبیریں کہیں ان کو اپنی قمیض کا کفن دیا اور ان کی لحد میں لیٹے بھی اور آپ کا ان سے کہنا کہ تمہارا بیٹا نہ جعفرؑ اور نہ عقیلؑ ہیں رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ میرا بھاری قدموں سے چلنا تو یہ ملائکہ کی کثرت کی وجہ سے اور میری ستر تکبیریں کہنا تو یہ اس لیے کہ میں نے فرشتوں کی ستر صفیں دیکھیں اور میرا ان کی قبر میں لیٹنا تو میں نے قبر

کا عذاب ان کی زندگی میں ان کو بتایا تھا تو انہوں نے کہا ہائے کمزوری بس میں ان کی قبر میں اس تنگی سے بچانے کیلیے لیٹا ہوں اور میرا ان کو کفن دینا اس لیے ہے کہ میں نے ان کی زندگی میں قیامت کا ذکر کیا اور لوگوں کے قیامت والے دن ننگے جمع ہونے کو ذکر کیا تو انہوں نے کہا ہائے پردہ اس لیے میں نے ان کو اپنی قمیض کا کفن دیا تا کہ وہ قیامت والے دن پردہ میں آئیں اور میرا ان سے یہ کہنا کہ آپکا بیٹا نہ جعفرؑ نہ عقیلؑ تو اس لیے کہ جب ان کے پاس فرشتے آئے اور ان سے ان کے رب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اللہ میرا رب ہے انہوں نے کہا تیرا نبیؐ کون ہے انہوں نے کہا محمدؐ میرا نبی ہے انہوں نے کہا تمہارا اولی اور امام کون ہے تو انہوں نے یہ بات کہنے سے حیا کی کہ میرا بیٹا تو میں نے ان سے کہا کہیے کہ آپ کا بیٹا علی بن ابی طالبؑ پس اللہ نے اس سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی کر دیں۔

میں کہتا ہوں کہ ابن ابی الحدید نے کہا ہے کہ ان کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ھاشم بن عبد مناف بن قصی پہلی ہاشمی خاتون ہیں کہ جن کے ہاں ہاشمی بچے پیدا ہوئے علیؑ ان کا چھوٹا بیٹا تھا اور جعفرؑ ان سے دس سال بڑے تھے اور عقیلؑ جعفرؑ سے دس سال بڑے تھے اور طالبؑ عقیلؑ سے دس سال بڑے تھے اور فاطمہ بنت اسدؑ ان سب کی ماں تھیں اور فاطمہ بنت اسدؑ کی ماں فاطمہ بنت ھرم بن رواوت بن حجر بن عبد بن معیص بن وھب بن ثعلبہ بن وائلہ بن عمرو بن ودیعہ بن الحارث بن فہر تھیں فاطمہ بنت اسدؑ اولین مسلمانوں میں سے ہیں اور رسولؐ اللہ ان کی بہت تعظیم کرتے تھے اور ان کی عزت کرتے تھے اور انہیں ماں کہتے تھے پس فاطمہ بنت اسدؑ نے اپنی وفات کے وقت ان کو وصیت کی آپ نے ان کی وصیت کو قبول کیا اور ان کا نماز جنازہ پڑھا اور ان کی قبر میں اترے اس میں لیٹ گئے اور ان کو اپنی قمیض کا کفن دیا اور فاطمہؑ پہلی عورت ہیں جنہوں نے عورتوں میں سے آپکی بیعت کی اور ابو طالبؑ کی ماں فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم ہیں اور وہ ہمارے سردار نبیؐ کے والد عبد اللہ بن عبد المطلبؑ کی ماں ہیں اور یہ سگے بھائی تھے جبکہ عبد المطلبؑ کی دوسری اولاد دوسری ماؤں سے ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۴

انما ولیکم اللہ کی آیت کا آپؑ کی شان میں نازل ہونا

علی بن حاتم نے ابن احمد الہمدانی سے اسنے جعفر بن عبداللہ المحمدی سے اسنے کثیر بن عیاش اسنے ابوالجارود سے اسنے امام ابو جعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ تمہارا حاکم ایک اللہ ہے اور اس کا رسولؐ ہے اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے نماز قائم کرتے ہیں اور رکوع کی حالت میں زکوۃ دیتے ہیں فرمایا کہ یہود کا ایک گروہ اسلام لے آیا ان میں سے عبداللہ بن سلام، اسد اور ثعلبہ ابن یمین اور ابن صوریا ہیں یہ نبیؐ کے پاس آئے اور کہنے لگے اے اللہ کے نبیؐ موسیٰؑ نے یوشع بن نون کو وصیت کی آپ کو وصی کون ہے؟ آپ کے بعد ہمارا حکم کون ہے؟ پس یہ آیت نازل ہوئی پھر رسولؐ اللہ نے فرمایا اٹھو وہ کھڑے ہوئے اور مسجد میں آئے کہ ایک سائل نکل رہا تھا تو آپؐ نے فرمایا اے سائل کسی نے تمھیں کوئی چیز دی ہے؟ اسنے کہا ہاں یہ انگوٹھی فرمایا تم کو یہ کس نے دی ہے اسنے کہا مجھے اس نماز پڑھنے والے شخص نے دی ہے فرمایا کہ کس حال میں دی ہے اسنے کہا رکوع کی حالت میں بس نبیؐ و اہل مسجد نے تکبیر بلند کی پھر نبیؐ نے فرمایا علی بن ابی طالبؑ میرے بعد تمہارا اولی ہے مراد حاکم ہے وہ کہنے لگے ہم اللہ کی ربوبیت اسلام کے دین ہونے محمدؐ کی نبوت اور علی بن ابی طالبؑ پر راضی ہیں بس اللہ نے یہ آیت نازل کی (جو اللہ اور رسول اور صاحبانِ ایمان سے رو گردانی کریگا تو یاد رکھو کہ اللہ کا ہی گروہ غالب ہے)

عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے رکوع کی حالت میں چالیس انگوٹھیاں خیرات کیں کہ میرے متعلق بھی وہی نازل ہو جو علیؑ کے بارے میں ہوئی ہے مگر کچھ بھی نازل نہ ہوا (امالی الصدوق)

https://www.shiabookspdf.com

اھل اھواز کے نام جبر و تفویض کے مسئلہ میں جو امام ابوالحسن العسکریؑ نے خط لکھا اس میں کہا کہ ٹھیک بات رہی ہے جس کی تصدیق اس جیسی بات سے ہی ہوئی ہے کہ جو رسول اللہؐ نے فرمائی میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت اگر تم ان دونوں سے متمسک رہو گے تو میرے بعد گمراہ نہ ہو گے اور یہ دونوں جدا نہ ہوگیں یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آجائیں اور دوسری روایت انہیں معنوں کے ساتھ دوسرے الفاظ میں ہے " میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت اہل بیتؑ اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آجائیں اور اگر تم ان کو تھامے رہو گے تو میرے بعد گمراہ نہ ہو گے اور جب ہم اس کے شواہد کتاب اللہ میں پاتے ہیں تو وہ اللہ کا یہی قول ہے اور پھر اس پر علماء کی روایات کا اتفاق ہے کہ انہوں نے اپنی انگوٹھی سے خیرات کی اور وہ رکوع کی حالت میں تھے بس انہوں نے اسی وجہ سے اللہ کا شکر ادا کیا اور پھر یہ آیت نازل ہوئی اور پھر ہم نے رسول اللہؐ کو اپنے اصحاب سے علیؑ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا جس کا میں مولا ہوں اسکا علیؑ مولا ہے۔ اے اللہ جو اس سے محبت رکھے تو اس سے محبت رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ اور رسول اللہؐ کا قول ہے کہ علیؑ میرے دین کا قاضی میرے وعدوں کو پورا کرنے والا اور میرے بعد تم پر میرا خلیفہ ہے اور جب رسول اللہؐ نے انہیں مدینہ میں چھوڑا تو ان کا یہ فرمان: اے اللہ کے رسولؐ کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہو جو موسیٰؑ سے ھارونؑ کو تھی مگر یہ کہ میرے بعد نبی نہیں ہے؟ بس ہم جانتے ہیں کہ قرآن مجید اس خبر کی بھی تصدیق کرتا ہے اور ان شواہد کی تصدیق کرتا ہے پس امت پر اس کا اقرار لازم ہے کیونکہ یہ بات قرآن کے موافق اور قرآن اس بات کے موافق ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

شیخ مفید سے الکاتب سے انہوں نے زعفرانی سے انہوں نے ثقفی سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے عباس بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن الاسود الشکری سے انہوں نے عون بن عبید اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے ابورافع سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہؐ کے پاس گیا اور وہ سوئے ہوئے تھے اور گھر کے ایک طرف سانپ تھا بس میں نے ناپسند کیا کہ اسے ماروں بس نبیؐ بیدار ہو گئے بس میں نے گمان کیا کہ ان کی طرف وحی ہو رہی ہے بس میں زمین پر سانپ اور ان کے درمیان لیٹ گیا میں نے کہا کہ اگر اس سانپ کی طرف کوئی برائی ہوتی تو وہ میری طرف آتا بس نبیؐ بیدار ہوئے اور وہ تلاوت کر رہے تھے (انما ولیکم الدین) یہاں تک کہ آخر تک تلاوت فرمائی پھر فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے علیؑ پر اپنی نعمت تمام کی اور اللہ کے فضل کی وجہ سے اسکے لیے خوشخبری ہے پھر مجھ سے فرمایا کہ یہاں کیا ہے؟ بس میں نے انہیں سانپ والی بات بتائی تو انہوں نے مجھ سے

کہا اسے مار و بس میں نے ایسا ہی کیا پھر مجھ سے فرمایا اے ابو رافع تم کیا کہتے ہو اس قوم کے بارے میں جو علیؑ سے لڑائی کرے گی اور وہ باطل پر ہوں گے ان کیساتھ جہاد کرنا اللہ کا حق ہے کہ جس کا نام عزت والا ہے جو اس کی استطاعت نہ رکھے تو دل میں اسے برا جانے اور اس کے پیچھے کوئی چیز نہ ہو میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ دعا کیجیے کہ اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو اللہ مجھے ان سے جنگ کی قوت دے کہا کہ پھر نبیؐ نے دعا فرمائی اور کہا ہر نبی کا ایک امین ہوتا ہے اور بے شک میرا امین ابو رافع ہے میں کہتا ہو کہ ابن الطرق نے متدرک میں الحافظ سے اپنی اسناد کیساتھ عون سے اسی طرح کا قول کہ اس کے پیچھے کچھ نہیں ہے نقل کیا ہے میں کہتا ہوں کہ السیوطی نے الدر المنثور میں طبرانی اور ابو نعیم سے اپنی اسناد کیساتھ ابو رافع سے یہاں تک روایت کی ہے (علیؑ کو اللہ کے فضل سے عطا کردہ انعام پر مبارکباد ہو) پھر کہا: الخطیب نے المتفق میں اور المتفرق میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ علیؑ نے انگوٹھی رکوع کی حالت میں صدقہ کی تو نبیؐ نے سائل سے پوچھا تمہیں یہ انگوٹھی کس نے دی ہے ؟ تو اس نے کہا اس رکوع کرنے والے نے بس اللہ نے اس بارے میں آیت نازل کی (انما ولیکم اللہ) عبد الرزاق، عبد بن جمعد، ابن جرید، ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے اللہ کے اسی قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ یہ آیت علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور طبرانی نے اوسط میں ابن مردویہ سے اسنے عمار بن یاسرؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک سائل علیؑ کے پاس کھڑا ہو گیا اور وہ نماز میں تھے بس انہوں نے اپنی انگوٹھی اتاری اور سائل کو دے دی رسول اللہؐ تشریف لائے انہیں اس کا علم ہوا بس نبیؐ پر یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے اسے تلاوت کیا اور کہا میں جس کا میں مولا تھا بس اس کا علیؑ مولا ہے اے اللہ تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔ ابو الشیخ، ابن مردویہ اور ابن عساکر نے علی بن ابی طالبؑ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت رسول اللہؐ کے گھر میں نازل ہوئی پس وہ مسجد میں داخل ہوئے اور لوگ رکوع، سجود اور قیام کی حالت میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ادھر ایک سائل تھا آپؐ نے فرمایا اے سائل کسی نے تجھے کوئی شے عطا کی ہے ؟ اس نے کہا کہ صرف اس رکوع کرنے والے نے اور اس نے اشارہ علی بن ابی طالبؑ کی طرف کیا اس نے مجھے اپنی انگوٹھی دی ہے۔ ابن ابی حاتم، ابو الشیخ اور ابن عساکر نے سلمہ بن کھیل سے روایت کی ہے کہ علیؑ نے رکوع کی حالت میں انگوٹھی صدقہ کی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ابن جرید نے مجاہد اور سدی اور عتبہ بن حکیم سے اسی کی مانند روایت کی ہے (السیوطی کی روایات ختم ہو گیں یہ اس کی کتاب الدر المنثور سے لی گئی ہیں)

(انما ولیکم اللہ ورسول) میرے باپ نے صفوان سے انہوں نے ابان بن عثمان سے انہوں نے الثمانی سے انہوں نے امام ابو جعفر الباقرؑ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے پاس یہودی قوم کے کچھ لوگ تھے ان میں عبد اللہ بن سلام بھی تھا کہ یہ آیت

https://www.shiabookspdf.com

نازل ہوئی پس رسول اللہ مسجد میں تشریف لائے ان کو ادھر ایک سائل دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا کیا تمھیں کسی نے کوئی چیز دی ہے ؟ اس نے کہا جی ہاں اس نماز پڑھنے والے نے پس رسول اللہ ان کے پاس آئے اور وہ امیر المومنین تھے ۔ محمد بن جرید الصبری نے قاضی ابوالفرح المعانی سے انہوں نے محمد بن القاسم بن زکریا سے انہوں نے قاسم بن حشام سے یونس النشلی سے انہوں نے حسن بن الحسین سے انہوں نے معاذ بن مسلم سے انہوں نے عطاء بن السباب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے اللہ کے اس قول کے بارے میں ہی روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سلام اور اس کے چند ساتھی رسول اللہ کے پاس آئے اور عرض کی کہ ہمارے گھر دور ہیں اور ہم مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ کو ٹھکانہ نہیں پاتے جب ہماری قوم نے جان لیا کہ ہم نے ان کا دین چھوڑ دیا ہے اور اللہ اور اس کے رسول کی تصدیق کر دی ہے تو وہ ہمارے دشمن بن گئے بس اور انہوں نے ہمارے لیے عداوت ظاہر کر دی ہے اور انہوں نے قسم کھائی ہے کہ وہ ہم سے ملیں گے بھی نہیں اور ہم سے بات بھی نہیں کریں گے تو یہ بات ہم پر بہت گراں گزری ہے ابھی وہ آپ کے سامنے شکوہ ہی کر رہے تھے کہ آیت نازل ہوئی (انما ولیکم اللہ ورسول : بے شک تمہارا امدگار اللہ ہے رسول ہے اور وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور رکوع کی حالت میں زکواۃ دیتے ہیں) جب نبی نے ان کو یہ آیت تلاوت کر کے سنائی تو انہوں نے کہا کہ ہم اس بات پر راضی ہیں کہ جس پر اللہ اور اسکا رسول راضی ہیں اور ایمان والے راضی ہیں اور بلال نے عصر کی اذان دی بس نبی نکلے اور مسجد میں داخل ہوئے لوگ قیام ورکوع اور سجود کی حالت میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک مسکین سوال کر رہا تھا نبی نے فرمایا کسی تمہیں کسی نے کوئی شے دی ہے اس نے کہا جی ہاں فرمایا کیا دیا ہے ؟ اسنے کہا چاندی کی انگوٹھی فرمایا کس نے دی ہے ؟ اسنے کہا اس شخص نے جو قیام کی حالت میں ہے نبی نے فرمایا کہ کس حالت میں دی ہے اس نے کہا وہ رکوع میں تھا کہ اسنے مجھے یہ دی ہے ہم نے اسے دیکھا تو وہ امیر المومنین علی بن ابی طالب تھے ۔

خالد بن یزید نے معمر بن المکلی سے اسنے اسحاق بن عبداللہ بن محمد بن علی بن الحسین سے اسنے حسن بن زید سے انہوں نے اپنے باپ سے زید بن الحسن سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ میں نے عمار بن یاسر کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک سائل علی کے پاس کھڑا ہوا اور وہ رکوع کی حالت میں تھے انہوں نے اپنی انگوٹھی اتاری اور سائل کو دے دی بس رسول اللہ آئے تو ان کو اس بات کا پتہ چلا تو یہ آیت نازل ہوئی (انما ولیکم اللہ ورسول) رسول اللہ نے ہمیں یہ آیت سنائی اور کہا کہ جس کا میں مولا و حاکم ہوں اسکا علی مولا و حاکم ہے اے اللہ جو اس سے دوستی رکھے تو اس سے دوستی رکھ اور جو اس سے دوشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ (تفسیر العیاشی)

ابن ابی یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام ابو عبداللہ الصادق سے کہا کہ مجھے میرا دین بتایئے کہ جس کو اللہ نے چلایا ہے فرمایا کہ اسے

https://www.shiabookspdf.com

لاؤمیں نے کہامیں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور علیؑ اللہ کے ولی ہیں جو اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے میں اسکااقرار کرتاہوں اسنے کہاکہ پھر میں نے آئمہؑ کی توصیف بیان کی یہاں تک کہ امام ابو جعفر الصادقؑ تک پہنچ گیا۔

ابان نے کہاابن ابی لیعفور نے کہاکہ میں نے ان سے عرض کی کہ پہلے والی بات یعنی ان کی ولایت کے اقرار کیساتھ اور میں یہ گمان کرتاہوں کہ انہی کے بارے میں اللہ نے قرآن میں کہاہے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اولی الامر کی توامام ابو عبداللہؑ نے فرمایا ہے کہ دوسری آیت بھی پڑھو تو میں نے کہامیں آپؑ پر قربان کونسی آیت؟ فرمایا(انماولیکم اللہ ورسول۔۔۔)

ابو حمزہ الثمالی نے امام ابو جعفر الباقرؑ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے اور انکے پاس یہودیوں کی ایک جماعت تھی یافرمایاکہ پانچ یہودی تھے ان میں عبداللہ بن سلام بھی تھابس یہ آیت نازل ہوئی(انماولیکم اللہ ورسول) بس رسولؐ اللہ نے ان کو گھر میں ہی چھوڑااور مسجد کی طرف آگئے کہ ادھر ایک سائل تھارسولؐ اللہ نے اس سے فرمایاکہ تمہیں کسی نے کوئی چیز صدقہ کی ہے اس نے کہاجی ہاں اس نماز پڑھنے والے نے اور وہ علی علیہ السلام تھے۔

مفضل ابن صالح نے اپنے بعض ساتھیوں سے کہ کسی معصومؑ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی(انماولیکم اللہ ورسول) تو نبیؐ کو صدمہ ہوکہ قریش ان کو جھٹلائیں گے بس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی(یاایھاالرسول بلغ ماانزل الیک من ربک) بس آپ اسی وجہ سے خم والے دن کھڑے ہوئے

https://www.shiabookspdf.com

فضیل نے امام ابو جعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے(انماولیکم اللہ ورسول) کہ وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔

ابو جمیلہ نے اپنے بعض ساتھیوں سے ان دونوں میں سے(یعنی امام باقرؑ یاامام جعفرؑ) سے کسی ایک سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایااللہ نے میری طرف وحی کی ہے کہ مجھے اللہ نے چار لوگوں سے محبت کا حکم دیاہے علیؑ، ابوذرؓ، سلمانؓ اور مقدادؓ سے اللہ کا فرمان(انماولیکم اللہ ورسول) امت کااس بات پراجماع ہے کہ جب حضرت علیؑ نے انگوٹھی خیرات کی اور وہ رکوع کی حالت میں تھے تو یہ آیت نازل ہوئی اور اس بارے میں مفسرین کااختلاف نہیں ہے، ثعلبی، ماوردی، فیشری، قزوینی، الرازی نیشاپوری، الفلکی، الطوسی، الطبری نے اپنی تفاسیر میں السدی، مجاھد، الحسن، الاعمش، عتبہ بن ابی حکیم، غالب بن عبداللہ، قیس بن الربیع، عبادیہ الربعی، عبداللہ بن عباس، ابوذر الغفاریؓ سے روایات درج کی ہیں اور ابن ربیع نے اصول حدیث کی معرفت میں عبداللہ بن عبیداللہ بن عمر بن علی بن ابی طالب سے اسے روایت کیاہے اور واحدی نے اسباب نزول القرآن میں کلبی سے ابو صلح نے ابن عباسؓ سے اور السمعانی نے فضائل الصحابہ میں حمید الطویل سے اسنے انس سے اور سلمان بن احمد نے اپنی معجم اللوسط میں عمار سے ابو بکر البیھقی نے المقنف میں اور محمد الفتال نے التنویر

میں اور الروضہ میں عبداللہ بن سلام اور ابو صالح، شعبی، مجاھد، زرار بن اعین نے محمد بن علی سے اور نطنزی نے الخصائص میں ابن عباس سے اور ابان نے فلکی سے اسنے جابر انصاری سے اور ناصح المتیمی نے ابن عباس اور کلبی کے الفاظ مختلف ہیں لیکن معانی پر متفق ہیں اور اسباب نزول میں واحدی سے اسے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے عبداللہ بن سلام آیا اور اس کے ساتھ اس کی قوم کے چند افراد تھے اور مسجد میں آنے کے بعد شکوہ کیا اور کہا کہ جب ہماری قوم نے دیکھا کہ ہم اسلام لے آئے ہیں تو انہوں ہمیں چھوڑ دیا ہے نہ وہ ہم سے بولتے ہیں نہ ہمارے ساتھ بیٹھتے ہیں اور نہ ہم سے نکاح کرتے ہیں بس یہ آیت نازل ہوئی نبیؐ مسجد میں تشریف لائے اور ایک سائل کو دیکھا اور اس سے پوچھا کیا تمھیں کسی نے کوئی شے دی ہے؟ اسنے کہا جی ہاں چاندی کی انگوٹھی اور ایک روایت میں ہے کہ سونے کی انگوٹھی آپ نے فرمایا کس نے دی ہے اس نے کہا مجھے یہ انگوٹھی اس رکوع کرنے والے نے دی ہے جو امیر المومنینؑ تھے۔ کتاب ابو بکر الشیرازی میں ہے کہ جب سائل نے سوال کیا تو آپؑ نے اس کی طرف اشارہ کیا کہ وہ اسے اتار لے بس سائل نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور ان کے ہاتھ سے انگوٹھی اتار لی اور اسے دعا دی پس اللہ نے امیر المومنینؑ کی وجہ سے ملائکہ کو مبارک باد دی اور کہا اے ملائکہ کیا تم میرے بندے کو دیکھتے ہو کہ اس کا جسم عبادت میں ہے اور اس کا بدن میری طرف معلق ہے اور وہ اپنے مال سے میری رضا کی تلاش میں صدقہ دے رہا ہے میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں ان سے راضی ہوں اور ان کی پشت یعنی ان کی اولاد سے اور جبرائیل یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔ المصباح میں ہے کہ یہ صدقہ انہوں نے 24 ذی الحجہ کو دیا اور ابوذرؓ کی روایت ہے کہ وہ نماز ظہر ادا کر رہے تھے اور روایت ہے کہ وہ ظہر کے نوافل ادا کر رہے تھے۔ اسباب انزول میں واحدی نے اس آیت کے بارے میں کہا ہے (ومن یتول اللہ) یعنی جو اللہ سے محبت کرے (ورسولہ والدین آمنو) یعنی رسول اللہؐ اور علیؑ سے (کان حزب اللہ) یعنی شیعہ اس کا رسول کا ولی (ھم الغالبون) یعنی وہی بلند ہیں تمام بندوں پر بس اللہ نے اس آیت کا آغاز اپنے سے پھر اپنے نبیؐ پھر اپنے ولی سے اور اس طرح دوسری آیت میں ہے۔ اور حساب میں (انما ولیکم اللہ ------------) اس کا وزن ہے محمد مصطفیٰؐ رسول اللہؐ اور ان کے بعد المرتضیٰ علی بن ابی طالبؑ اور ان کی اولاد اور ان میں سے تمام اعداد کا حساب ایک ہے یعنی 3580 ہے۔

امام جعفر بن محمدؑ نے اپنے والد گرامیؑ سے انہوں نے اپنے داد علیہم اسلام سے روایت کی ہے کہ جب آیت نازل ہوئی (انما ولیکم اللہ ورسول) کہ رسول اللہؐ کے اصحاب میں سے کچھ صحابہ مسجد مدینہ میں جمع ہوئے اور وہ ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے تم اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ بعض نے کہا کہ اگر ہم اس آیت کا انکار کر دیں تو ہم نے ساری آیات کا انکار کر دیا اور اگر ہم اس پر ایمان لائیں تو ہم نے علی بن ابی طالبؑ کو اپنے پر مسلط کر لیا تو وہ کہنے لگے کہ ہم جانتے ہیں کہ محمدؐ اپنے قول میں سچے ہیں لیکن ہم کو جو حکم دیا گیا ہے کہ اسکی

https://www.shiabookspdf.com

اطاعت نہ کریں گے بس آیت نازل ہوئی(وہ اللہ کی نعمت کو جانتے ہیں پھر اس کا انکار کرتے ہیں) یعنی ولایت علیؑ سے اور ان میں سب سے زیادہ انکار کرنے والے ہیں) یعنی علیؑ کی ولایت سے۔

حسان بن ثابتؓ کے اشعار میں ہے کہ علیؑ کائنات کے امام ہیں وہ مخلوق کے لیے ہدایت کا سورج اور پرہیز گاری کا ٹھکانہ ہیں رسولؐ اللہ کے وصی اور بتولؑ کے شوہر ہیں مخلوق کے امام اور درخشاں آفتاب ہیں انہوں نے رکوع کی حالت میں انگوٹھی صدقہ کی کائنات کے امام کے فعل سے کوئی کام اچھا نہیں بس بندوں کے رب نے انہیں فضیلت دی اور ان کی شان میں ھل اتی نازل فرمائی اور یہ تمام اشعار حسان بن ثابت کے ہیں پھر کہا کہ حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہے جو کہ دیوان الحمیری میں ہیں: علیؑ امیر المومنین رسول اللہؐ جو کہ سراپا ہدایت ہیں ان کے بھائی اور تمام مخلوق میں سے افضل ہیں اور وہ پہلے ہیں جنہوں نے زکوۃ اپنے ہاتھ سے ادا کی اور پہلے ہیں جنہوں نے نماز پڑھی اور بھوک کی حالت میں روزہ رکھا جب سائل ان کے پاس آیا تو انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور بخل سے اور کنجوسی سے کام نہ لیا اور رکوع کی حالت میں انہوں نے انگوٹھی خیرات کی اور وہ ہمیشہ بھلائی کی طرف بلانے والے ہیں بس جبرائیل نے محمدؐ کو خوشخبری دی کہ ان کے اس بہترین عمل کے بارے میں وحی آئی ہے

https://www.shiabookspdf.com

اپنی اسناد کیساتھ جابر بن عبداللہ انصاری سے مرفوعاً روایت ہے کہ انہوں نے کہا ایک اعرابی رسول اللہؐ کے پاس آیا اور ہم اسوقت آپؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسنے اسلام کیا اور کچھ اشعار کہے (ترجمہ) میں آپ کے پاس آیا ہوں اور میری بیوی رو رہی ہے اور ماں اپنے بیٹے کو بھول چکی ہے اور میری ایک بہن ہے دو بیٹیاں ہیں اور بوڑھی ماں ہے اور قریب ہے کہ میں تنگدستی سے مجنون ہو جاؤں اور مجھے فقر و فاقہ نے شدید تکلیف دی ہے اور ہمارے لیے کوئی بھی کڑوی یا میٹھی چیز باقی نہیں ہے اور ہم آپ کے علاوہ کوئی ٹھکانہ نہیں دیکھتے اور مخلوق رسولؐ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں آسکتی جب نبیؐ نے سنا تو بہت زیادہ روئے اور کہا اپنے صحابہ سے: اللہ نے تمھاری طرف بدلہ بھیجا ہے اور یہ بدلہ اللہ کی طرف سے جنت میں بالا خانے ہیں جو کہ ابراھیم خلیل اللہ کے بالا خانے کے پڑوس میں ہے کون ہے جو اس فقیر کی مدد کرے تو راوی کہتا ہے کسی نے بھی جواب نہ دیا اور مسجد کی ایک جانب علی بن ابی طالبؑ ہمیشہ کی طرح نماز نافلہ میں مصروف تھے بس انہوں نے اپنا ہاتھ اعرابی کی طرف بڑھایا بس انہوں نے نماز کی حالت میں اپنا ہاتھ سے انگوٹھی اس کی طرف بڑھائی بس اعرابی نے وہ انگوٹھی لی اور وہ چلا گیا پھر جبرائیل نبیؐ کے پاس آئے اور کہا اے اللہ کے رسولؐ آپ پر سلام ہو اللہ آپ پر سلام بھیج رہا ہے اور کہہ رہا ہے اور پھر پڑھا(انما ولیکم اللہ ورسولہ۔۔۔۔۔)اور جو اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے منہ پھیرے اور ایمان والوں سے منہ پھیرے بے شک اللہ کا گروہ ہی غالب ہے) پھر رسولؐ اللہ کھڑے ہوئے اور کہا اے مسلمانوں کے گروہ آج کے دن کس نے اچھا عمل کیا ہے کہ وہ ہر

ایمان والے کا ولی بن گیا ہے تو وہ کہنے لگے یا رسولؐ اللہ آپکے چچازاد کے سوا کسی نے بھی آج کوئی اچھا عمل نہیں کیا انہوں نے نماز کی حالت میں اپنی انگوٹھی اعرابی کو صدقہ کی ہے تو نبیؐ نے فرمایا کہ علیؑ کیلیے جنت کا بالاخانہ فرض کر دیا گیا ہے پھر ان کو آیت سنائی راوی کہتا ہے کہ لوگوں نے اس دن اس اعرابی کو بہت صدقہ دیا پس وہ مڑا اور کہہ رہا تھا کہ میں ان پانچوں کو غلام ہوں جن کے بارے میں سورۃ طہ اور ھل اتی نازل ہوئی پس پڑھو اور جان لو اس کے بعد یاسین آتی ہے اور اس کے بعد حوامیم اور زمر ہیں بس میں ان کا غلام ہوں کہ جن کے بارے میں یہ سورتیں نازل ہوئیں اور جو ان کا انکار کرے میں اس کا دشمن ہوں۔

ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اپنی سند کیساتھ مرفوعاً روایت کی ہے کہ ہم زمزم کے پاس عبداللہ بن عباسؓ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ جو رسولؐ اللہ نے فرمایا تھا اسے کہہ رہے تھے کہ ایک عمامہ والا آدمی جس نے اپنا منہ لپیٹا ہوا تھا آیا بس ابن عباسؓ نے گفتگو بند کر دی اور ابن عباسؓ نے کہا میں تم سے اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ تم کون ہو اس نے اپنے چہرے سے عمامہ ہٹایا اور کہا اے لوگو جو مجھے جانتا ہے تو مجھے جان لے میں جندب بن حنان البدری ابوذر الغفاریؓ ہوں کہ میں نے رسولؐ اللہ سے دو باتیں سنیں کہ جنہیں خاموش کر دیا گیا اور میں نے ان کے ساتھ دو چیزوں کو دیکھا کہ اسے چھپا دیا گیا انہوں نے فرمایا علیؑ متقیوں کا قائد اور کفار کا قاتل ہے جو اس کی مدد کرے گا اس کی مدد کی جائے گی جو اس کو چھوڑے گا اسے چھوڑ دیا جائے گا میں نے ایک دن رسولؐ اللہ کے ساتھ ظہر کی نماز ادا کی سائل نے مسجد میں سوال کیا تو اس کو کسی نے کوئی شے نہ دی بس سائل نے اپنا آسمان کی طرف ہاتھ بڑھایا اور کہا اے اللہ گواہ رہنا کہ میں نے تیرے رسولؐ کی مسجد میں سوال کیا تو مجھے کسی نے کوئی شے نہیں دی اور علیؑ نماز میں رکوع کی حالت میں تھے انہوں نے اپنی خنصرہ (یعنی چھوٹی انگلی کیساتھ والی انگلی) دائیں ہاتھ سے بڑھائی اور اس میں انہوں نے انگوٹھی پہنی ہوئی تھی بس سائل بڑھا اور اس نے ان کی انگلی سے انگوٹھی اتار لی اور یہ وہ چیز ہے جو میں نے نبیؐ کو نماز پڑھاتے ہوئے دیکھی جب نبیؐ اپنی نماز سے فارغ ہوئے انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا اے اللہ میرے بھائی موسیٰؑ نے تجھ سے سوال کیا اور کہا (اے میرے رب میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے اور میری بات انہیں سمجھا دے اور میرے اہل میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا دے اس سے بڑی مشکل کو آسان فرما اور ان کو میرے کام میں شریک فرما) بس ان پر قرآن نازل ہوا ہم تمہاری بھائی کو تمہارا معاون بنا دیں گے اور تم دونوں کیلیے ایک مددگار بناتے ہیں اور تم تک ہماری نشانیاں نہیں پہنچتی اے اللہ میں محمدؐ تمہارا نبی اور اے اللہ میرا سینہ کشادہ فرما اور میرا معاملہ میرے لیے آسان فرما دے میرے اھل میں سے میرے بھائی علیؑ کو میرا وزیر بنا اور ان سے میری پشت کو مضبوط فرما۔ابوذرؓ نے کہا کہ ابھی رسول اللہؐ کا کلام ختم نہیں ہوا تھا کہ جبرائیل اللہ کی طرف سے نازل ہوئے اور کہا اے محمدؐ پڑھیے اللہ نے ان پر

https://www.shiabookspdf.com

نازل فرمایا(انما ولیکم اللہ ورسول۔۔۔۔)

میں کہتا ہوں السید ابن طاوس نے کہا الطرائف میں اسدی، عتبہ بن ابی حکیم اور غالب بن عبد اللہ نے روایت کی ہے کہ اس آیت سے مراد علی بن ابی طالبؑ ہیں کہ ان کے پاس سے ایک سائل گزرا اور وہ رکوع کی حالت میں تھے بس انہوں نے اسے انگوٹھی دے دی ار ثعلبی نے اسے اور کئی طریقوں سے روایت کیا ہے ان میں سے ایک مرفوعاً عبایہ بن ربعی سے کہ اسنے کہا کہ ہم عبد اللہ ابن عباس کے پاس بیٹھے تھے اور پہلے جیسی روایت کو ذکر کیا ہے۔

الشیخ امین الدینؒ الطبرسی نے کہا ہے کہ ہم سے السید الوالحمد مہدی بن نزار الحسنی نے انہوں نے ابو القاسم الحسکانی سے انہوں نے محمد بن القاسم الفقیہ الصیدلانی سے انہوں نے عبد اللہ بن محمد الشعرانی سے انہوں نے احمد بن علی بن زین الیاشانی سے انہوں مظفر بن الحسین الغاری سے انہوں نے السندی بن علی الوراق سے انہوں نے یحییٰ بن عبد الحمید الحمانی سے انہوں نے حسین بن ربیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عابہ سے اس کی مانند روایت کی ہے اور پھر کہا کہ ثعلبی نے یہ روایت اپنی تفسیر میں انہی اسناد سے روایت کی ہے اور ابو بکر الرازی نے اپنی کتاب احکام القرآن میں اس کے پیش نظر جو مغربی نے اس سے بیان کیا ہے روایت کی ہے اور رومانی اور طبری نے بھی کہ یہ آیت اس وقت علیؑ کے بارے میں نازل ہوی جب انہوں نے رکوع کی حالت میں انگوٹھی صدقے میں دی اور مجاھد اور السدی کا بھی یہی کہنا ہے اور امام ابو جعفر الباقرؑ اور امام ابو عبد اللہ الصادقؑ اور اہل بیتؑ کے تمام علماء سے بھی یہی مروی ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ یہ عبد اللہ بن سلام اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی اس وقت کہ جب انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور یہودیوں نے ان کا بائیکاٹ کر دیا اور عطار کی روایت میں ہے کہ عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ میں نے علیؑ کو رکوع کی حالت میں انگوٹھی خیرات کرتے ہوئے دیکھا بس ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

مناقب خوارزمی میں میں مرفوعاً ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن سلام اور اس کیساتھ اسکی قوم کے وہ افراد جو اسلام لے آئے تھے رسولؐ اللہ کے پاس آئے اور کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ ہمارے گھر دور ہوئے اور ہمارے لیے اس محفل یا مجلس کے کوئی اور مجلس نہیں ہے اور جب سے ہماری قوم کو پتہ چلا ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لے آئے ہیں انہوں نے ہمیں تنہا کر دیا ہے اور وہ اس بات پر جمع ہیں کہ وہ ہمارے پاس نہ بیٹھیں گے نہ ہم سے بات کریں گے تو یہ بات ہم پر بہت گراں ہے تو نبیؐ نے ان سے فرمایا (بے شک اللہ تمہارا ولی ہے اور رسولؐ تمہارے ولی ہیں اور وہ لوگ ولی ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکواۃ دیتے ہیں) پھر نبیؐ مسجد میں آئے اور لوگ قیام ور کوع میں مصروف تھے آپؐ نے ایک سائل کو دیکھا تو نبیؐ نے اس سے فرمایا کہ کسی نے تمہیں کوئی چیز دی ہے اسنے کہا جی

https://www.shiabookspdf.com

ہاں سونے کی انگوٹھی تو نبیؐ نے اس سے فرمایا کہ کس نے دی ہے اس نے کہا اس قیام کرنے والے نے اور اپنا ہاتھ علیؑ کی طرف بڑھایا نبیؐ نے فرمایا کس حالت میں دی تھی اس نے کہا کہ انہوں نے رکوع کی حالت میں عطا کی تھی نبیؐ نے تکبیر بلند کی اور پھر تلاوت فرمائی (جو اللہ اس کے رسول اور ایمان والوں سے رو گردانی کرے تو بے شک اللہ کا گروہ ہی غالب ہے) بس حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہے (اے ابو الحسنؑ آپ پر میرا دل اور میری جان فدا ہو آپؑ نے رکوع کی حالت میں انگوٹھی عطا کی اس لیے بہتر رکوع کرنے والے آپ پر ساری قوم کی جان قربان ہو اللہ نے آپکی ولایت کو بہترین قرار دیا اور اس کو شریعت کے محکمات میں سے قرار دیا ہے) میں کہتا ہوں اسکو علی بن عیسٰی نے کشف الغمہ میں ابن مردویہ سے سے ابن عباسؓ کی اسناد کے ساتھ اور ُالیسوطی نے درالمنثور میں ابن مردویہ نے کلبی کے ذریعے ابو صالح سے اور ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے اور ابن بطریق نے کتاب ما نزل من القرآن فی امیہ المامنین سے جو کہ حافظ ابو نعیم اصفہانی کی تالیف ہے ان کی اسناد ابو صالح اور ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے اور طبرسی نے اسے السید ابو الحمد نے حسکانی سے اس کی اسناد ابو صالح سے اسنے ابن عباسؓ سے اس طرح روایت کی ہے سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے انگوٹھی چاندی کی تھی۔

اسماعیل بن ابراہیم نے ابو الخطاب سے اسنے بزنطی سے اسنے ثعلبہ سے اسنے سلیمان بن ظریف سے اسنے محمد بن مسلم سے کہا کہ ہم امامؑ ابو جعفرؑ کے پاس دو صفوں میں بیٹھے ہوئے تھے اور وہ چارپائی پر تھے اور وہ ہمیں حدیث سکھا رہے تھے اور ہم ماشاءاللہ سرور و کیف میں تھے گویا کہ جنت میں ہوں اسی دوران اسلام الجعفی نے آنے کی اجازت طلب کی تو امام ابو جعفرؑ نے فرمایا اسے اجازت دے دو پس ہم غمگین و رنجیدہ ہوئے کہ ہم ایسی کیفیت میں تھے اسنے ہمیں اس سے نکال دیا ہے پس وہ داخل ہوا اور سلام کیا امام ابو جعفرؑ نے اسکے سلام کا جواب دیا پھر سلام نے کہا اے فرزند رسولؐ اللہ خثیمہ نے آپؑ سے اللہ کے اس قول (انما ولیکم اللہ و رسول) کے بارے میں روایت کی ہے کہ یہ آیت علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے آپ نے فرمایا خثیمہ نے سچ کہا ہے۔

الحسین بن الحکم نے امام جعفر صادقؑ سے (انما ولیکم اللہ و رسول) کے بارے میں روایت کی ہے کہ علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

جعفر بن محمد بن سعید نے منہال سے روایت کی ہے کہ میں نے علی بن الحسین اور عبداللہ بن محمد سے سوال کیا اللہ کے اس قول کے بارے میں (انما ولیکم اللہ و رسول) ان دونوں نے کہا کہ علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

الحسین بن سعید نے امام ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ ایک دن مسجد میں نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک فقیر گزرا تو رسولؐ اللہ نے اس سے فرمایا کیا تم کو کسی نے کوئی چیز صدقہ کی ہے؟ اسنے کہا کہ ہاں میں ایک رکوع والے آدمی کے پاس سے گزرا تو اس نے مجھے اپنی

https://www.shiabookspdf.com

انگوٹھی عطا کی اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا وہ علی بن ابی طالبؑ تھے بس یہ آیت نازل ہوئی (انما ولیکم اللہ ورسول) تو رسولؐ نے فرمایا کہ وہ میرے بعد علیؑ تمہارا حاکم ہے۔

ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت خاص طور پر علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اللہ کا یہ قول (جو اللہ اور اس کے رسولؐ اور صاحبان ایمان سے رو گردانی کرے گا تو بے شک اللہ کا ہی گروہ غالب ہے) اس سے مراد علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

زید بن حمزہ بن محمد بن علی بن زیاد العطار نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا جس نے اللہ سے محبت کی اس نے نبیؐ سے محبت کی اور جس نے نبیؐ سے محبت کی اس نے ہم سے محبت کی جس نے ہم سے محبت کی اسنے ہمارے شیعہ سے محبت کی بے شک ہم نبیؐ اور ہمارے شیعہ ایک ہی طینت سے ہیں اور ہم جنت میں ہوں گے جو ہم سے محبت کرے گا ہم اس سے بغض نہیں کریں گے اور جو ہم سے بغض رکھے گا ہم اس سے محبت نہیں کریں گے۔ اگر تم چاہو تو پڑھ لو (انما ولیکم اللہ ورسول)

حارثؒ نے کہا جو اللہ نے علیؑ کے بارے میں اتارا ہے وہ سچ ہے۔ کتاب الجمع صحاح الستہ میں سے صحیح نسائی سے ابن سلام سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہؐ کے پاس آیا اور کہا کہ جب ہماری قوم کو پتہ چلا کہ ہم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لے آئے ہیں تو انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا ہے اور قسم اٹھائی ہے کہ وہ ہم سے نہیں بولیں گے بس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی (انما ولیکم اللہ ورسول ــــــــ) پھر بلال نے ظہر کی اذان دی اور لوگ قیام و سجود کی حالت میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک سائل نے سوال کیا پس علیؑ نے اسے اپنی انگوٹھی عطا کی وہ رکوع کی حالت میں تھے پس سائل نے رسولؐ اللہ کو بتایا تو رسولؐ اللہ نے ہمیں یہ آیت سنائی (انما ولیکم اللہ رسول ــــــــــــــ الغالبون)

https://www.shiabookspdf.com

الشافعی ابن المغازلی نے پانچ طریقوں سے روایت کیا ہے ان میں سے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک سائل نبیؐ کے پاس سے گزرا اور اس کے ہاتھ میں انگوٹھی تھی آپؐ نے فرمایا یہ انگوٹھی تمہیں کس نے دی ہے اس نے کہا اس رکوع کرنے والے نے اور علیؑ نماز پڑھ رہے تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کی حمد جس نے اسے مجھ میں اور میرے اہل بیتؑ میں رکھا۔

الشافعی ابن المغازلی کی روایات میں سے اسے علی بن عباس کی طرف مرفوعاً روایت کی ہے کہ میں ابو مریم علی عبد اللہ بن عطار داخل ہوئے ابو مریم کہتا ہے کہ میں امام ابو جعفرؑ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابن عبد اللہ بن سلام گزرا تو میں نے کہا میں آپ پر قربان ہو جاؤں یہ اس کا بیٹا ہے جس کے پاس کتاب کا علم ہے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ تمہارا آقا علی بن ابی طالبؑ ہے کہ جس کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئی (و من عندہ علم الکتاب) 2 (انما ولیکم اللہ رسول ــــــــــــــ راکعون)

اور السدی نے تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ یہ آیت علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی میں کہتا ہوں کہ ابن بطریق نے العمدۃ میں روایات اسید اور اس کے علاوہ اپنی صحاح کی تمام اسناد کیساتھ اسے روایت کیا ہے جو تحقیق کرنا چاھتا ہے وہ اس کی طرف رجوع کرے میں کہتا ہوں جامع الاصول میں صحیح نسائی سے ابن سلام نے پہلی جیسی حدیث جسے السید نے روایت کیا ہے ایسی ہی روایت کی ہے کہ میں اور میری قوم کے افراد رسولؐ اللہ کے پاس آئے ہم نے کہا۔۔اور روایت کے آخر تک۔۔اور ابن بطریق نے المستدرک میں الحافظ ابو نعیم االاصفہانی سے اپنی اسناد کیساتھ زید بن الحسن سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں نے عمار بن یاسرؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ علیؑ کے پاس سائل کھڑا ہوا اور وہ رکوع کی حالت میں تھے بس انہوں نے اپنی انگوٹھی اتادی اور اسے دے دی رسولؐ اللہ تشریف لائے اور انہیں پتہ چلا بس یہ آیت نازل ہوئی (انما ولیکم اللہ ورسول) اور انہیں اسناد کیساتھ ضحاک نے ابن عباسؓ سے اللہ کے اسی قول (انما ولیکم اللہ ورسول) کے بارے میں روایت کی ہے کہ اس سے مراد علی بن ابی طالبؑ ہیں عبداللہ ابن سلام نے کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ میں نے علی بن ابی طالبؑ کو رکوع کی حالت میں انگوٹھی خیرات کرتے ہوئے دیکھا بس ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور انہیں اسناد کیساتھ کلبی سے اسے ابو صالح اور ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نماز کے لیے وضو فرمارہے تھے کہ آیت نازل ہوئی (انما ولیکم اللہ ورسول) بس نبیؐ مسجد میں آئے انہیں ایک سائل ملا آپؐ نے فرمایا تم نے مسجد میں کسے دیکھا تو اس نے ان سے کہا ایک آدمی کو کہ جس نے رکوع کی حالت میں انگوٹھی خیرات کی ہے نبیؐ داخل ہوئے تو وہ علیؑ تھے اور انہیں اسناد کیساتھ ابو زبیر سے مرفوعاً اس نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سلام اور اس کے ساتھ چند لوگ اپنے ساتھ ہونے والے سلوک کا ذکر کر رہے تھے کہ جب سے وہ اسلام لائے ہیں تو رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ سائل کو تلاش کرو ہم مسجد میں داخل ہوئے پس ہم سائل کو ان کے قریب لائے آپؐ نے اس سے کہا کہ کیا تمھیں کسی نے کوئی چیز دے ہے اسنے کہا ہاں میں ایک رکوع کرنے والے آدمی کے پاس سے گزرا تو اس نے مجھے اپنی انگوٹھی دی ہے فرمایا جاؤ اور اسے دیکھو راوی کہتا ہے کہ ہم گئے اور دیکھا کہ علیؑ قیام کر رہے ہیں اسنے کہا یہ ہے بس یہ آیت نازل ہوئی (انما ولیکم اللہ ورسول)

اور اسناد کیساتھ مرفوعاً عبدالوہاب بن مجاہد نے اپنے باپ سے اسنے عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اللہ کا یہ قول (انما ولیکم اللہ ورسول) علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوا ہے۔

اسناد کیساتھ مرفوعاً موسیٰ بن قیس الحضری نے مسلمہ بن کھیل سے روایت ہے کہ علیؑ نے رکوع کی حالت میں انگوٹھی صدقہ کی پس یہ آیت نازل ہوئی (انما ولیکم اللہ ورسول)

https://www.shianeali.com

السید نے کتاب سعد السعود میں کہا ہے کہ میں نے تفسیر محمد بن العباس بن علی بن مروان میں دیکھا ہے کہ اس نے اس آیت کے نزول (انماولیکم اللہ ورسول) علیؑ کے بارے میں 90 طریقوں سے روایت کی ہے اور ان میں سے اکثر اہل بیتؑ کے مخالفین سے روایت ہیں ان میں سے عمر بن خطاب، عثمان، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، طلحہ ابن عباس، ابورافع، جابر الانصاری، ابوذر، الخلیل بن مرۃ، علی بن الحسین، الباقر، الصادق، عبداللہ بن محمد بن الحنیفہ مجاھد محمد بن سری، عطاء بن سائب اور محمد بن سائب اور عبدالرزاق شامل ہیں۔

ابورافع سے روایت ہے کہ میں رسولؐ اللہ کے گھر میں داخل ہوا اور آپ سوئے ہوئے تھے گھر کے ایک جانب سانپ تھا میں نے اسے مارنا ناپسند کیا بس میں نے نبیؐ کو جگا دیا میں نے گمان کیا کہ ان پر وحی اتر رہی ہے میں ان کے اور سانپ کے درمیان لیٹ گیا اگر اس سے کوئی شر ممکن ہوتا تو میں اس کے دوسری طرف ہوتا پھر کہا کہ نبیؐ بیدار ہوئے اور وہ یہ آیت تلاوت کر رہے تھے (انماولیکم اللہ ورسول) پھر فرمایا کہ اللہ کی حمد جس نے علیؑ پر اپنی نعمت تمام کی ہے اور علیؑ کو اللہ کے اس فضل کے باعث خوشخبری ہو مبارک ہو پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ تمھیں کس چیز نے یہاں لٹایا ہے بس میں نے آپ کو بات بتائی تو مجھ سے فرمایا کہ اٹھو اور اسے مار دو میں نے اسے مار دیا پھر رسولؐ اللہ نے میرے ہاتھ سے پکڑا اور کہا اے ابورافع علیؑ تمہارے لیے میری طرح ہی ہے یہ ہے کہ میرے بعد نبی نہیں ہے وہ عنقریب وہ ایسی قوم سے جنگ کرے گا کہ اللہ کے راستے میں ان سے جہاد کرنا حق ہوگا پس جو ان سے جہاد کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ ان سے زبان کیساتھ جہاد کرے اور جو اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو وہ دل سے انہی برا جانے اور اس کے پیچھے کوئی اور چیز نہیں ہے علیؑ حق پر ہوگا اور وہ باطل پر ہوں گے راوی کہتا ہے پھر وہ نکلے اور فرمایا اے لوگو جو تم میں سے میرے امین کو دیکھنا چاہتا ہے تو یہ میرا امین ہے یعنی ابو رافع۔

محمد عبیداللہ کہتا ہے کہ جب علیؑ کی بیعت ہوئی اور طلحہ وزبیر بصرہ کی طرف چلے اور معاویہ اور اہل شام نے ان کی مخالفت کی تو ابورافع نے کہا کہ رسولؐ اللہ کا فرمان ہے کہ علیؑ عنقریب ایک قوم سے لڑے گا کہ جن سے جہاد کرنا اللہ کا حق ہے بس جو ان سے ہاتھوں کے ساتھ جہاد کی طاقت نہیں رکھتا وہ زبان سے کرے اور جو اس کی طاقت نہیں رکھتا وہ دل سے کرے اور اس سے پیچھے کوئی چیز نہیں ہے پس ابورافع نے اپنا گھر اور زمین بیچ دی اور علیؑ کیساتھ اپنا قبیلہ اور اعیال لے کر نکلا جب کہ وہ 85 سال کا بوڑھا تھا پھر اسنے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ میں نبیؐ کی منزلت والے کو جانتا ہوں میں نے تین حجرتیں کیں تو ان سے پوچھا گیا کہ تین ہجرتیں کون سی اسنے کہا ایک ہجرت جعفرؑ کے ساتھ حبشہ کی طرف دوسری ہجرت مدینہ کی طرف اور تیسری ہجرت علیؑ کیساتھ کوفہ کی طرف اور پھر ان کے ساتھ رہے یہاں

https://www.shiabookspdf.com

تک کہ امیر المومنینؑ شہید ہو گے اور ابورافع امام حسنؑ کیساتھ مدینہ میں واپس آ گئے اور ان کا نہ کوئی گھر تھا نہ کوئی زمین پس امام حسنؑ نے علی ابن ابی طالبؑ کا گھر دو حصوں میں تقسیم کرا کے آدھا انہیں دے دیا اسے عبداللہ بن ابورافع نے معاویہ کے بعد ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم میں دیا

اور احمد بن منصور نے عبدالرزاق سے یہ بھی روایت کی ہے کہ جو علیؑ نے حالت رکوع میں انگوٹھی خیرات کی تھی اس پر یہ نقش بھی تھا (الملک اللہ)

حسن بن محمد العلوی سے انہوں نے اپنے دادا یحیٰی سے انہوں نے احمد بن یزید سے انہوں نے عبدالوہاب سے انہوں نے مخلہ سے انہوں نے المبارک سے انہوں نے الحسن سے انہوں نے عمر بن الخطاب سے روایت کی کہ میں نے چوبیس مرتبہ رکوع کی حالت میں صدقہ دیا کہ شاید میری شان میں بھی وہ اترے جو علیؑ کی شان میں نازل ہوا تھا پر ایسا نہیں ہوا۔

جان لیجیے کہ آیت کریمہ سے آپؑ کی امامت پر استدلال درج ذیل امور کو بیان کراتا ہے

اول: آیت خاص ہے اور تمام مومنین کیلیے عام نہیں ہے اور اس کا بیان کہ یہ اللہ نے ان مومنین کی ولایت کا حکم دیا ہے جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکواۃ دیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ اوصاف تمام مومنین میں شامل نہیں ہیں اور کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ کے قول سے مراد ہے کہ (اور وہ رکوع کرنے والے ہیں) بے شک یہ ان کی عبادت ہے اور یہ زکواۃ دینے کی حال نہیں ہے اس لیے اللہ کا قول (وہ نماز قائم کرتے ہیں) اس میں رکوع بھی شامل ہے اگر وہ اسے حال میں شمار نہ کرے تو یہ تکرار اور تاویل مقید ہے تو پہلی بات بعید ہے جو فائدہ مند نہیں ہے اور جبکہ حقیقت کے بغیر رکوع کا ہونا تو یہ خضوع پر شمار ہوتا ہے اور اسکا بلاوا صرف عصبیت ہی ہے اور ایک اور وجہ بیان کی جاتی ہے اور وہ اللہ کا قول ہے (بے شک تمہارا ولی اللہ ہے) یہ تمام مومنین سے عام خطاب ہے اور اس میں مخاطب نبیؐ اور دوسرے لوگ بھی ہیں پھر فرمایا (اسکا رسول ولی ہے) اور نبیؐ کو ان تمام سے نکال لیا ان کے ان کی ولایت کی طرف مستور ہونے کی وجہ سے پھر فرمایا (وہ لوگ جو ایمان لائے وہ ولی ہیں) بس واجب ہے کہ وہ شخص جس کو خطاب کیا جا رہا ہے آیت کے ذریعے وہ اس سے سوا ہونا چاہیے جس کیلیے ولی بتایا گیا ہے۔

دوم: یہاں ولی سے مراد الاولی بالتصرف ہے (یعنی حق ملکیت رکھنا) جو تمام امور کا مالک ہوتا ہے جس طرح کہا جاتا ہے فلاں عورت کا ولی ہے اور بچہ کا ولی ہے اور خون کا ولی ہے اور بادشاہ رعایا کے امور کا ولی ہے اور مبرد نے اپنی کتاب العبارۃ عن صفات اللہ میں کہا ہے ولی کا اصل معنی اولی یا حق دار ہے اور اگر ولی کسی اور جگہ استعمال ہو رہا ہے تو اس کے معنی محب و مددگار کے ہیں لیکن یہاں مراد اولی بالتصرف کا

https://www.shiabookspdf.com

غیر نہیں ہے کیونکہ لفظ انما تخصیص کیلیے ہوتا ہے اور اس میں لغت صفی کے کلام اور قوم کی تصریحات کا شک نہیں پڑتا۔
تیسرا: بے شک یہ آیت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور آپ ان احادیث سے جانتے ہیں کہ جن کو ہم نے ذکر کیا ہے ان کے طریق تواتر سے مخالف اور موافق دونوں سے اس کے باوجود ہم نے کتاب کی طوالت اور ضخامت کی وجہ سے اکثر باتیں چھوڑ دیں ہیں اور اس پر مفسرین کا اجماع ہے اور اسے زمخشری بیضاوی اور الرازی نے اپنی تفاسیر میں روایت کیا ہے اپنی شدت تعصب اور امیر کائناتؑ کے فضائل کو چھپانے میں کثرت اقسام کیساتھ جب کہ یہ ایسے مشہور ہے جیسے دن میں سورج اور اس کا چھپانا ان پردوں کو چاک کرتا ہے جو ان کہ ضمیروں پر حیدر کرارؑ کے بغض کی وجہ سے پڑے ہوئے ہیں۔ اور الرازی نے ابن عباسؓ سے عکرمہ کی روایت کے ساتھ اور ابوزرؓ کی روایت کیساتھ روایت کیا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ہم نے اکابر مفسرین، محدثین اور مخالفین کے قدماد سے کہ جن پر ان کی تفسیر کا دارومدار ہے اسے نقل کیا ہے۔
مخشری نے کہا ہے کہ یہ کیسے صحیح ہے کہ یہ آیت علیؑ کیلیے ہے جبکہ وہاں ذکر جماعت کا کیا گیا ہے تو میں کہوں گا کہ وہاں لفظ جمع آیا ہے اور اگر اس میں سب ایک آدمی ہوتا کہ لوگ اس جیسے فعل کی طرف رغبت کریں اور وہ ان جیسا ثواب حاصل کریں اور یہ ضروری ہے کہ یہ غرض وغایت حرص پر مشتمل ہو گی نہ کہ نیکی اور احسان پر بعض شیعہ روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے مراد تمام آئمہ علیہم السلام ہیں اور وہی اس جیسی فضیلت کے سب موافق ہے اور اس طرح ہر کہنے والا کہتا ہے کہ ولی سے مراد امامت ہے کیونکہ اس سے مراد علیؑ ہیں جب پہلا ثابت ہے تو دوسرا بھی ثابت ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۵

آیت تطہیر کا آپؑ کی شان میں نازل ہونا

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا ہ

ابو الجارود کی روایت میں امام ابو جعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں ہے (انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا) فرمایا کہ یہ آیت رسول اللہؐ علی بن ابی طالبؑ فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے بارے میں نازل ہوئی اور زوجہ رسولؐ ام سلمیٰؓ کے گھر میں نازل ہوئی رسول اللہؐ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، اور حسینؑ کو بلایا اور ان پر خیبری چادر اوڑھادی اور ان کیساتھ داخل ہو گئے اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیتؑ ہیں جن کے بارے میں تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے جو وعدہ فرمایا ہے اے اللہ ان سے رجس کو دور لے جا اور ان کو پاک و پاکیزہ رکھ جیسا پاک رکھنے کا حق ہے پس یہ آیت نازل ہوئی ام سلمہؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ میں ان کے ساتھ ہوں فرمایا اے ام سلمہؓ خوش ہو جا تو خیر پر ہے۔

ابو الجارود نے کہا کہ زید بن علی بن الحسینؑ نے فرمایا کہ بعض جاہل لوگ گمان کرتے ہیں کہ اس آیت سے مراد ازواج نبیؐ ہیں وہ جھوٹ بولتے ہیں اور گناہ کرتے ہیں اللہ کی قسم اگر اس سے مراد ازواج رسولؐ ہوئیں تو اللہ فرماتا (لیذھب عنکن الرجس ویطھر کن تطھیرا) اور کلام مونث ہوتا جیسا کہ اس نے فرمایا (واذ کرن مایتلی فی بو تکن) (ولا تبرجن) (لستن کاحد من النساء)

(اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجیے) اللہ نے انکو حکم دیا کہ وہ اپنے اھل کو دوسرے لوگوں سے خاص رکھیں تا کہ لوگ جان لیں کہ محمدؐ کے اھل کے لیے اللہ کے ہاں خاص منزلت ہے جو عام لوگوں کے لیے نہیں ہے جب ان کو لوگوں کے ساتھ حکم دیا پھر ان کو خاص حکم دیا جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسولؐ اللہ ہر روز فجر کی نماز کے وقت علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کے دروازے پر آتے اور کہتے تم پر سلامتی ہو

https://www.shiabookspdf.com

اور رحمتیں اور برکتیں ہوں پھر دروازے کی رسی سے پکڑتے اور کہتے الصلاۃ الصلاۃ اللہ تم پر رحم کرے (اللہ تو یہی چاہتا ہے اے پیغمبر کی اہل بیتؑ کے تم سے رجس کو دور ہی رکھے اور ایسے پاک رکھے جیسا رکھنے کا حق ہے) اور جب تک آپ مدینہ میں رہے یہی عمل کرتے رہے یہاں تک کہ دنیا چھوڑ گئے ابوالحمداد جو کہ نبی کا خادم ہے کہتا ہے کہ میں اس کی گواہی دیتا ہوں

مفید نے جہابی سے انہوں نے احمد بن عیسی بن ابو موسٰی سے انہوں نے عبدوس بن محمد الحضرمی سے انہوں نے محمد بن قرات سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے الحارث سے انہوں نے امیر المومنین علیؑ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ ہر روز ہمارے پاس آتے اور فرماتے: الصلاۃ اللہ تم پر رحم کرے الصلاۃ (انما یرید اللہ لیزھب عنکم الرجس)

ابو عمرو نے ابن عقدہ سے انہوں نے یعقوب بن یوسف بن زیاد سے انہوں نے محمد بن اسحاق بن عمار سے انہوں نے ھلال بن ایوب سے انہوں نے عطیہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو سعید الخذریؓ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (انما یرید اللہ لیزھب عنکم الرجس اھل البیت) انہوں نے کہا یہ آیت رسولؐ اللہ علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔

میرے والد اور ابن ابولید نے ایک ساتھ حمیری سے انہوں نے ابن ابوالخطاب سے انہوں نے حضر بن شیعب انہوں نے عبدالغفار سے انہوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (انما یرید اللہ لیزھب عنکم الرجس) انہوں نے کہا الرجس سے مراد شک ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

دعبل کی اسناد کیساتھ کہ انہون نے امام رضاؑ سے انہوں نے اپنے آباو علیہم السلام سے انہوں نے علی بن الحسین علیہم السلام سے انہوں نے ام سلمہؓ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت میرے دن (رسولؐ اللہ کی باری میری طرف تھی) اور میرے گھر میں نازل ہوئی رسولؐ اللہ میرے پاس تھے پس انہوں نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا بس جبرائیل بھی آگئے اور ان پر چادر پھیلادی پھر فرمایا اے اللہ یہی میرے اہل بیتؑ ہیں اور اے جبرائیل تو ہم میں سے ہے ام سلمہؓ کہتی ہیں میں نے کہا یارسولؐ اللہ کیا میں آپکے گھر والوں میں سے ہوں ؟ اور میں آپ کیساتھ داخل ہونے کیلیے آتی ہیں آپؐ نے فرمایا اے ام سلمہؓ اپنی جگہ پر رہو تم خیر پر ہو تم نبی کی بیویوں میں سے ہو جبرائیل نے کہا اے محمدؐ پڑھیے (انما یرید اللہ یزھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا) نبیؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے بارے میں ابو عمرو نے ابن عقدہ سے انہوں نے احمد بن یحیٰی سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عبداللہ بن معین ام سلمہؓ کے غلام سے انہوں نے نبیؐ کی زوجہ ام سلمہؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت (انما یرید اللہ یزھب عنکم الرجس اھل البیت) ان کے گھر میں نازل ہوئی رسولؐ اللہ نے مجھے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلانے بھیجا جب وہ

آ گئے تو آپؐ نے علیؑ کو دائیں حسنؑ کو بائیں حسینؑ کو اپنے سینہ مبارک پر اور فاطمہؑ کو اپنے سامنے بٹھالیا اور کہا اے اللہ یہی اہل بیتؑ اور میری عترتؑ ہیں تو ان سے رجس کو دور رکھ اور انہیں پاک و پاکیزہ رکھ آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا میں میں نے کہا اور اے اللہ کے رسول میں؟ آپؐ نے فرمایا تم ان شاء اللہ خیر پر ہو۔

ابو عمرو نے ابن عقدہ سے انہوں نے الحسین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالنور بن عبداللہ ابن سنان سے انہوں نے سلیمان بن قرم سے انہوں نے ابوالجحاف سے اور لام بن ابی حفصہ سے انہوں نے نقیع ابن ابی داؤد سے انہوں نے ابوالحمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کو چالیس روز صبح کے وقت علیؑ، فاطمہؑ، کے دروازے پر آ کر دروازے کی رسی کو پکڑ کر یہ فرماتے سنا: اے اہل بیتؑ تم پر سلام ہو اور رحمتیں اور برکتیں ہوں اللہ تم پر رحم کرے (الصلوۃ) انما یرید اللہ یذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا

شیخ صدوق نے اپنے والد سے انہوں نے المورب سے انہوں نے احمد الاصفہانی سے انہوں نے مخول بن ابراھیم سے انہوں نے عبدالجبار بن عباس سے انہوں نے عمار ابو محاویہ سے انہوں نے عمرہ ابتہ افعی سے روایت کی ہے کہ میں نے ام سلمہؓ کو فرماتے سنا کہ: یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی اور انہوں نے کہا گھر میں سات لوگ تھے رسولؐ اللہ، جبرائیل، میکائیل، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ وہ کہتی ہیں میں دروازے پر تھی میں کہا اے اللہ کے رسولؐ کیا میں اہل بیتؑ میں سے نہیں ہوں آپؐ نے فرمایا بے شک آپ ازواج نبیؐ میں سے ہیں اور آپ نے یہ نہیں کہا کہ اہل بیت میں سے ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

شیخ صدوق نے الخصال میں روایت کی ہے کہ یہ روایت مشہور ہے میں اسکو اس طریقے سے جانتا ہوں اور معروف یہی ہے کہ اہل بیت پانچ ہیں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور ان کا چھٹا جبرائیل ہے الحسین بن الحکم معنعنا نے ام سلمہؓ سے ایسی روایت کی ہے۔

ابن بطریق نے مستدراک میں ابو نعیم سے اس کی اسناد کے ساتھ ام سلمہؓ سے ایسی ہی روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا سلیمان بن قرم سے انہوں نے عبدالجبار سے اس جیسی ہی روایت کی ہے۔

اسناد کیساتھ ثقفی نے اسماعیل بن ابان سے انہوں نے عبداللہ بن خراشی سے انہوں نے عوام بن الحوشب سے انہوں نے تمیمی سے روایت کی ہے کہ میں عائشہ کے پاس گیا انہوں نے ہم سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسولؐ اللہ سے علیؑ، فاطمہؑ، حسن اور حسینؑ کو بلایا اور کہا اے اللہ یہ میرے اہل بیتؑ ہیں تو ان سے رجس کو دور ہی رکھ اور انہیں پاک و پاکیزہ ہی رکھ جیسے رکھنے کا حق ہے۔

شیخ صدوق نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عامر سے انہوں نے المعلی سے انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے عبداللہ بن الحکم

سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا بے شک علیؑ میرا وصی اور خلیفہ ہے اور ان کی بیوی فاطمہؑ عالمین کی عورتوں کے سردار ہیں۔ اور میرے بیٹے حسنؑ و حسینؑ جنتی جوانوں کے سردار ہیں جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی جس نے ان سے دشمنی رکھی اس نے مجھ سے دشمنی رکھی جس نے ان سے نیکی کی اسنے مجھ سے نیکی کی جس نے ان کا ساتھ دیا اس نے میرا ساتھ دیا جس نے ان سے قطع رحمی کی اسنے میرا ساتھ چھوڑا جس نے ان کی اعانت کیا اس نے میری اعانت کی

صحیح ابوداؤد میں اور جو کہ کتاب السنن ہے اور موطا امام مالک میں انس سے روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ فجر کی نماز کے لیے نکلتے تو فاطمہؑ کے دروازے سے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد چھ ماہ تک گزرتے رہے اور کہتے نماز اے اہل بیتؑ (انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل بیتؑ۔۔۔) میں کہتا ہوں کہ ابن لبطریق سے ہی حدیث اور اس کے علاوہ جو اس کے بعد آئے گی بہت ساری اسناد کے ساتھ کتاب العمدہ میں روایت ہے کہ جس کو ہم نے تکرار سے ڈرتے ہوئے چھوڑ دیا ہے۔

السید نے کتاب سعد السعور میں تفسیر محمد بن العباس بن مروان سے انہوں نے محمد بن العباس بن موسیٰ سے انہوں نے یحییٰ بن محمد بن صاعد سے انہوں نے عمار بن خالد التمار سے انہوں نے اسحاق بن یوسف سے انہوں نے عبد المالک بن ابو سلیمان سے انہوں نے ابو الیل الکندی سے انہوں نے ام سلمہؓ زوج النبیؐ سے روایت کی ہے کہ وہ ان کے گھر میں سوئے ہوئے تھے اور ان پر خیبری چادر تھی کہ فاطمہؑ ایک پتھر کی ہنڈیا لے کر آئیں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اپنے بیٹوں حسنؑ اور حسینؑ اور اپنے شوہر علیؑ کو بلائیں پس انہوں نے ان کو بلایا جب وہ تشریف لائے تو نبیؐ پر یہ آیت نازل ہوئی (انما یرید اللہ عنکم الرجس اہل بیت۔۔۔) وہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے چادر کو پکڑا اور ان کے اوپر اوڑھادی اور پھر فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیتؑ ہیں اور میرے خاص ہیں پس ان سے رجس کو دور رکھ اور ان کو پاک و پاکیزہ رکھ جس طرح کہ پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے نبیؐ نے یہ تین مرتبہ فرمایا میں نے اپنا سر چادر میں داخل کیا میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں آپؐ کے ساتھ ہوں؟ آپؐ نے فرمایا تو خیر پر ہے۔

عبد المالک بن سلیمان اور ابو الیل نے کہا ہے کہ میں نے ام سلمہؓ سے سنا عبد المالک نے کہا اور ہم سے داؤد بن ابن ابو عرف نے بیان کیا ہے کہ شہر بن خوشب نے انہوں نے ام سلمیؓ سے روایت کی ہے۔

عبد المالک نے کہا کہ ہم سے عطاء ابن ابی ریاح نے ام سلمیؓ سے ہی اس جیسی حدیث روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں کہ آیت طہارت کی تخصیص گیارہ طریقوں سے مخالفین رجال احادیث سے سوائے ان چار طریقوں کے جن کو ہم نے ذکر کیا

https://www.shiabookspdf.com

ہے روایت کی گئی ہے۔

میں جانتا ہوں کہ یہ آیت اصحاب کساء کی عظمت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ امت کا اس پر اجماع ہے کہ اہل بیتؑ سے مراد ہمارے نبیؐ کے اہل بیت ہی ہیں اگرچہ ان کے تعین میں اختلاف ہے مفسرین میں سے عکرمہ اور مخالفین میں سے بہت ساروں نے کہا ہے کہ اہل بیتؑ سے مراد نبیؐ کی بیویاں ہیں اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ اس سے مراد علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ، حسینؑ اور نبیؐ کی بیویاں ہیں اور کہا گیا کہ اس سے مراد نبیؐ کے وہ اقارب ہیں جن پر صدقہ حرام ہے اور ہمارے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اور جمہور علماء میں سے بہت ساروں نے جس طرح اس کے سیاق و سباق سے ظاہر ہوا ہے کہ یہ آیت علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اس میں ان کا کوئی شریک نہیں ہے اور ہم مزید تاکید جو کہ ہم نے مخالفین کی کتب سے نکالی ہیں یہ ہمارے اصحاب نے ان کی صحاح سے نکالی ہیں اور ان کے اصول سے جن پر ان کا دار و مدار ہے اسے بیان کریں گے۔

ان میں سے وہ ہے جو مسلم نے اپنی صحیح میں ابن الاثیر نے جامع الاصول میں حرف الفاد میں صاحب مشکواۃ نے فضائل اہل بیتؑ کے فصل اول میں عائشہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ صبح کے وقت نکلے اور ان پر کالی چادر تھی حسنؑ آئے تو آپؐ نے انہیں اس میں داخل کر لیا اور پھر حسینؑ آئے آپؐ نے انہیں داخل کر لیا پھر فاطمہؑ آئیں آپؐ نے انہیں بھی داخل کر لیا اور پھر علیؑ تشریف لائے اور انہیں بھی داخل کر لیا پھر فرمایا (انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل بیتؑ۔۔۔۔۔)

طرائف میں بخاری سے اس نے عائشہ سے روایت کی ہے۔

الحمیدی نے الجمع بین الصحیحین میں چونسٹھویں حدیث میں افراد مسلم سے اس کے طریقے سے اور صحیح ابوداؤد میں مناقب حسنینؑ میں اور دوسری جگہ پر ایسی ہی حدیث بیان کی ہے اور ابن بطریق نے اسناد کے ساتھ بخاری اور مسلم سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہے اور ابن اثیر نے آخر میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے ان سے اس میں کہا کہ رسول اللہؐ ایک دن صبح کے وقت نکلے اور ان پر چادر نقش و نگار والی تھی۔

ان میں سے جو ترمذی نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے اور اس کو جامع الاصول میں مذکورہ جگہ پر ام سلمیٰؓ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت ان کے گھر میں نازل ہوئی (انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل بیت۔۔۔۔) وہ کہتی ہیں کہ میں دروازے کے نزدیک بیٹھی تھی تو میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اہل بیتؑ میں سے نہیں ہوں آپؐ نے فرمایا بے شک تو خیر پر ہے تو ازواج رسول اللہؐ میں سے ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ گھر میں رسول اللہؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ تھے پس آپؐ نے انہیں چادر اوڑائی اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیتؑ ہیں پس تو ان سے رجس کو دور رکھ اور انہیں پاک و پاکیزہ رکھ جیسا رکھنے کا حق ہے صاحب جامع الاصول نے کہا ہے دوسری روایت میں کہ نبیؐ نے علیؑ، فاطمہؑ

https://www.shiabookspdf.com

، حسنؑ اور حسینؑ پر چادر ڈالی پھر فرمایا کہ یہ میرے اہل بیتؑ اور میرے پیارے ہیں ان سے رجس کو دور رکھ اور انہیں پاک و پاکیزہ رکھ جیسا کہ رکھنے کا حق ہے ام سلمیٰؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ میں ان میں سے ہوں آپؐ نے فرمایا تو خیر پر ہے۔

ابن عبد البر نے الاستیعاب میں کہا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل بیتؑ۔۔۔۔) رسول اللہؐ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو ام سلمیٰؓ کے گھر بلایا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیتؑ ہیں پس تو ان سے رجس کو دور رکھ اور انہیں پاک و پاکیزہ رکھ جیسا کہ رکھنے کا حق ہے۔

انہی میں سے ترمذی نے اور صاحب جامع الاصول نے عمرو بن ابی سلمہ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت (انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیتؑ۔۔۔) نبیؐ پر ام سلمیٰؓ کے گھر میں نازل ہوئی پس نبیؐ نے فاطمہؑ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا اور ان کو چادر اوڑھا دی اور علیؑ ان کی پشت پر تھے پھر فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیتؑ ہیں ان سے رجس کو دور ہی رکھ اور انہیں پاک و پاکیزہ رکھ ام سلمیٰؓ کہتی ہیں کہ میں ان میں سے ہوں؟ اے اللہ کے نبیؐ؟ آپؐ نے فرمایا اپنی جگہ پر ہے اور تو خیر پر ہے۔

انہی میں سے ترمذی اور صاحب جامع الاصول نے انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ چھ ماہ تک جب نماز کے لیے نکلتے اس آیت کے نزول کے بعد تو فاطمہؑ کے دروازے سے گزرتے اور فرماتے (انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیتؑ۔۔۔۔۔) اے اہل بیت نماز۔

https://www.shiabookspdf.com

انہی میں سے مسلم نے اپنی صحیح میں اور صاحب المشکواۃ نے مذکورہ باب کی فصل اول میں سعد بن اب وقاص سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں تم اپنی عورتوں کو بلاؤ ہم اپنے نفس کو بلاتے ہیں تم اپنے نفوس کو بلاؤ) رسول اللہؐ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا اور کہا اے اللہ یہ میرے اہل بیتؑ ہیں۔

یہی روایت جامع الاصول میں اس طرح بیان ہوئی ہے کہ اے اللہ یہی میرے اہل ہیں اسے ترمذی نے بھی بیان کیا ہے۔ یحیی بن الحسن بن بطریق نے الحافظ ابو نعیم سے اس نے عامر بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ پر وحی نازل ہوئی پس آپؐ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا اور فرمایا یہ میرے اہل بیتؑ ہیں اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ اسے احمد بن حنبل نے مرفوعاً قتیبہ سے روایت کیا ہے۔

ابو نعیم نے اسناد کے ساتھ ام سلمیٰؓ سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت ان کے گھر میں نازل ہوئی (انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل بیت ۔۔۔) وہ کہتی ہیں کہ میں دروازے کے نزدیک بیٹھی ہوئی تھی میں نے رسول اللہؐ سے فرمایا کیا میں آپؐ کے اہل میں سے نہیں ہوں فرمایا

کہ تو خیر پر ہے تو ازواج نبیؐ میں سے ہے وہ کہتی ہیں کہ گھر میں رسول اللہؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ تھے۔

اسناد کے ساتھ ابو ہریرہ سے انہوں نے ام سلمیٰؓ سے روایت کی ہے کہ فاطمہؑ ایک ہنڈیا لے کر رسول اللہؐ کے پاس آئیں جسے انہوں نے ایک تھال میں اٹھایا ہوا تھا انہوں نے اسے آپؐ کے سامنے رکھا آپؐ نے ان سے فرمایا تمہارا چچازاد اور بیٹے کہاں ہیں انہوں نے فرمایا گھر میں ہیں آپؐ نے فرمایا جایئے اور ان کے بلا لائیں پس وہ علیؑ کے پاس آئیں اور فرمایا کہ رسول اللہؐ آپ کو بلا رہے ہیں پس علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے ساتھ آئے اور فاطمہؑ بھی ان کے ساتھ تھیں جب نبیؐ نے ان کو آتے دیکھا تو آپؐ نے اپنا ہاتھ اس چادر کی طرف بڑھایا جس پر سوئے ہوئے تھے اس کو کشادہ کیا اور انہیں اس پر بیٹھایا پھر چادر کو چاروں کونوں سے پکڑا اور اسے ان کے سروں سے ملادیا اور اپنا دایاں ہاتھ آسمان (اپنے رب) کی طرف اٹھایا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیتؑ ہیں تو ان سے رجس کو دور رکھ اور انہیں پاک و پاکیزہ رکھ جیسا کہ رکھنے کا حق ہے۔

اسناد کے ساتھ ابو عبداللہ الجدلی سے روایت ہے کہ میں عائشہ کے پاس گیا اور ان سے اس آیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ام سلمیٰؓ کے پاس جاؤ پھر میں ام سلمیٰؓ کے پاس آیا اور انہیں عائشہ کی بات بتائی انہوں نے کہا کہ اس نے سچ کہا یہ آیت میرے گھر میں رسول اللہؐ پر نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا وہ کون ہے جو علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلائے (آگے حدیث پہلی کی مانند ہی ہے)

https://www.shiabookspdf.com

موفق بن احمد الخوارزمی نے ام سلمیٰؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فاطمہؑ سے فرمایا کہ اپنے شوہر اور اپنے بچوں کو میرے پاس لاؤ پس وہ ان کے لے آئیں آپؐ نے ان پر چادر ڈال دی پھر اپنا ہاتھ ان پر رکھا اور فرمایا یہ محمدؐ کے اہل ہیں پس تو اپنا درود سلام اور برکتیں محمدؐ وآل محمدؐ پر نازل فرما بے شک تو حمد و بزرگی کے لائق ہے۔

مسلم اپنی صحیح میں یزید بن حیان سے اور جامع الاصول میں بھی اسی سے روایت ہے کہ میں حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم زید بن ارقم کے پاس گئے جب ہم اس کے پاس بیٹھ گئے تو اس نے حصین سے کہا اے زید تم نے بہت سے بھلائی حاصل کی ہے تم نے رسول اللہؐ کو دیکھا ہے اور ان کی احادیث سنی ہیں اور ان کے ساتھ جہاد میں حصہ لیا ہے اور ان کے پیچھے نماز پڑھی ہے اے زید تو نے بہت بھلائی حاصل کی ہے اے زید جو تم نے رسول اللہؐ سے سنا ہمارے لیے بیان کرو تو انہوں نے کہا اے بھتیجے اللہ کی قسم میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور جو مجھے یاد تھا اس میں سے اکثر بھول گیا ہوں پس میں جو تم سے بیان کروں اسے قبول کرلو اور جو تم سے بیان نہ کرسکوں تو اس کے بارے میں مجھے تکلیف مت دینا پھر کہا کہ رسول اللہؐ ایک دن مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک چشمہ جسے خم کہا جاتا ہے وہاں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا اما بعد اے لوگو آگاہ رہو کہ میں بشر ہوں اور قریب ہے کہ پروردگار کا قاصد میرے پاس آئے اور میں لبیک کہوں پس میں تم میں دو

چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان میں سے ایک کتاب اللہ ہے جس میں ہدایت اور نور ہے پس اللہ کی کتاب کو پکڑ لو اور اس کی طرف رغبت کرو پھر فرمایا اور میرے اہل بیتؑ میں تمہیں اپنے اہل بیتؑ کے بارے میں خدا یاد دلاتا ہوں میں تمہیں اپنے اہل بیتؑ کے بارے میں خدا یاد دلاتا ہوں اور حصین نے زید سے کہا ان کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا وہ ان کی بیویوں میں سے نہیں ہیں؟ اس نے کہا کہ ان کے اہل بیتؑ وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے اس نے کہا وہ کون ہیں؟ زید نے کہا وہ آل علیؑ، آل عقیلؓ، آل جعفرؓ اور آل عباسؓ ہیں اس نے کہا کیا ان پر صدقہ حرام ہے زید نے کہا ہاں۔

صاحب جامع الاصول نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ اللہ کی کتاب میں ہدایت و نور ہے جس نے اس کو پکڑ لیا وہ ہدایت پر ہے اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہ ہے۔ دوسری روایات میں اس کے قریب ترین ہے کہ آپؐ نے فرمایا خبردار میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے اور وہ اللہ کی رسی ہے اور جس نے اس کی اتباع کی وہ ہدایت پر ہے اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہے اور اس میں ہے کہ ہم نے کہا ان کے اہل بیت کون سے ہیں؟ ان کی بیویاں؟ انہوں نے کہا نہیں اللہ کی قسم عورت مرد کے ساتھ اس وقت تک ہی ہوتی ہے اگر وہ اسے طلاق دے دے تو وہ اپنے باپ اور قوم کی طرف لوٹ جاتی ہے ان کے اہل بیتؑ ان کی اصل ہیں اور ان پر ان کے بعد صدقہ حرام ہے اس کو مسلم نے بیان کیا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

اور یہ روایت یحیٰی بن الحسن بن لطریق نے الجمع میں الصحین حمیدی میں مسلم کے افراد سے پانچویں حدیث بیان کی ہے اس نے مسند ابن ابی اوفی سے اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے رزین بن معاویہ العبدری نے صحیح ابو داؤد السجستانی میں اور صحیح ترمذی میں حصین بن سبرہ سے کہ انہوں نے زید بن ارقم سے کہا اے زید تم نے بہت بھلائی حاصل کی ہے۔

ترمذی نے اپنی صحیح میں اور صاحب جامع الاصول نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ لوگوں میں سے سب سے محبوب رسولؐ علیؑ تھے اور عورتوں میں سے فاطمہؑ۔ ابراہیم نے کہا ہے کہ یعنی ان کے اہل بیتؑ میں سے بخاری نے اپنی صحیح میں باب مرضی النبیؐ اور اللہ کے اس قول کے بارے میں کہا ہے (انک میت وانعیم مسیتون) اور مشکوٰۃ میں بھی اسے عائشہ سے روایت کیا ہے کہ ہم نبیؐ کی بیویاں ان کے پاس تھیں کہ فاطمہؑ تشریف لے آئیں جب رسول اللہؐ نے ان کو دیکھا تو کہا خوش آمدید اے میری بیٹی پھر ان کو اپنے دائیں طرف بیٹھایا اور ان کے ساتھ کوئی راز کی بات کی پس وہ بہت زیادہ روئیں جب انہوں نے فاطمہؑ کا غم دیکھا تو دوبارہ راز کی بات کی تو فاطمہؑ ہنسنے لگیں تو میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہؐ نے اپنی بیویوں کے بجائے اپنے راز کے لیے آپؑ کو منتخب کیا جب رسول اللہؐ کھڑے ہوئے تو میں نے سیدہؑ سے پوچھا رسول اللہؐ نے آپؑ سے کیا راز کی باتیں کیں؟ فاطمہؑ نے فرمایا کہ میں اللہ کے نبیؐ کا راز پوشیدہ ہی رکھوں گی وہ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہؐ

وفات پاگئے تو میں نے کہا میں تمہیں اپنے حق کا واسطہ دے کر جو تم پر ہے پوچھتی ہوں کہ رسول اللہؐ نے تم سے کیا کہا تھا آپؐ نے فرمایا اب میں بتاتی ہوں جب انہوں نے پہلی مرتبہ بات کی تو بتایا کہ جبرائیل ہر سال مجھے ایک دفعہ قرآن دہرانے آتا ہے لیکن اس سال وہ دو مرتبہ آیا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میری اجل قریب ہے پس اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا میں تمہارے لیے بہت اچھا بدلہ ہوں گا پس میں روئی جب انہوں نے میری مصیبت کو دیکھا تو دوسری دفعہ مجھ سے فرمایا اے فاطمہؑ کیا تم راضی نہیں ہو کہ تم کائنات کی تمام عورتوں کی سردار ہو؟ اور اسی طرح جامع الاصول میں ہے پھر فرمایا مسلم اور ترمذی روایت میں: کیا تم راضی نہیں ہو کہ تم جنتی عورتوں کی سردار ہو اور دوسری روایت میں ہے کہ مجھے بتایا کی میں عنقریب اس دنیا سے اٹھ جاؤں گا پس میں روئی انہوں نے دوبارہ بتایا کی تم میرے اہل بیتؑ سے پہلی ہو جو مجھے ملو گی پس میں ہنس دی۔

ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ میں لکھا ہے کہ اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیت علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ ضمیر (عنکم) مذکر پر دلالت کرتی ہے۔

امام فخر الدین الرازی نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ اہل بیتؑ کے بارے میں جو اقوال ہیں ان کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے پہلی رائے ہے کہ وہ ان کی اولاد اور بیویاں ہیں اور ان میں علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ بھی ہیں کیونکہ نبیؐ کے رشتہ داری کی وجہ سے اور تعلق کی وجہ سے وہ اہل بیتؑ میں سے ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

اور البتیان میں شیخ الطائفہ نے کہا ہے کہ ابو سعید الخدری، انس بن مالک، عائشہ، ام سلمیٰؓ اور واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے کہ یہ آیت علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے بارے میں نازل ہوئی آپؐ نے ان کو اپنی خیبری چادر اوڑائی اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیتؑ ہیں پس تو ان سے رجس کو دور رکھ اور ایسے پاک و پاکیزہ رکھ جیسا کہ رکھنے کا حق ہے پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی (انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت۔۔۔) تو ام سلمیٰؓ نے کہا یا رسول اللہؐ کیا میں آپؐ کے اہل بیت میں سے ہوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں تو خیر پر ہے۔

الشیخ الجلیل ابو علی الطبرسی سے مجمع البیان میں لکھا ہے کہ ابو سعید الخدری، انس بن مالک، واثلہ بن الاسقع، عائشہ اور ام سلمیٰؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت رسول اللہؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے لیے مختص ہے۔

ابو حمزہ الثمالی نے اپنی تفسیر میں ابو سعید الخدری کی اسناد کے ساتھ نبیؐ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت پانچ ہستیوں، محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔

ہم سے السید ابو الحمد نے بیان کیا ہے کہ ہم سے الحاکم ابو القاسم الحسکانی نے ابو بکر السبیعی سے اس نے ابو عروہ الحرانی سے اس نے محمد بن

المنکدر سے اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ (انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت ۔۔۔) والی آیت نبیؐ پر نازل ہوئی اور گھر میں فاطمہؑ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے علاوہ کوئی نہ تھا تو نبیؐ نے فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل ہیں اور ہم سے السید ابوالحمد نے ابوالقاسم سے اسناد کے ساتھ زاذان سے اس نے امام حسنؑ بن علیؑ سے روایت کی ہے کہ جب آیت تطہیر نازل ہوئی رسول اللہؐ نے ہمیں ام سلمیٰؓ کی خیبری چادر کے نیچے جمع کیا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیتؑ اور میری عترت ہیں اور اس کے بارے میں عام و خاص طریقوں سے بہت ساری روایات ہیں اگر ہم ان تمام کو دیکھنا چاہیں تو کتاب بہت طویل ہو جائے گی۔

اور جو ہنڈیا والی روایت ہے وہ ابن احمد الخوارزمی نے اپنی مسند میں ام سلمیٰؓ سے روایت کی ہے۔

صاحب کتاب احقاق الحق نے بیان کیا ہے کہ سید المحدثین جمال الملت والدین عطااللہ الحسینی نے اپنی کتاب تحفت الاحباء میں کتاب المصابیح سے اس آیت کے شان نزول میں ابوالعباس احمد بن الحسن المفسر الضریر الاسفرائنی سے روایت کی ہے کہ جب نبیؐ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو چادر میں جمع کیا تو فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیتؑ ہیں اور پاکیزہ عترت ہیں اور میرا شجرہ اصل ہیں میرا گوشت اور میرا خون ہیں تیری طرف ہیں نہ کہ دوزخ کی طرف تو ان سے رجس کو دور رکھ اور انہیں پاک و پاکیزہ رکھ اور اس بات کو تین مرتبہ کہا ام سلمیٰؓ کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہؐ کیا میں ان کے ساتھ ہوں؟ آپؐ نے فرمایا تو خیر پر ہے اور میری بہترین بیویوں میں سے ہو۔

https://www.shiabookspdf.com

میں کہتا ہوں کہ ابن بطریق نے مستدرک میں حافظ ابونعیم سے اسناد کے ساتھ ابوسعید الاعمش سے اس نے عطیہ سے اس نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہ آیت تطہیر پانچ لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی رسول اللہؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ۔

بعض روایات آل وعترت کے معنی والے باب میں، مباہلہ والے باب میں اور امامت کے باب میں گزر چکی ہیں۔

اخبار متواترہ سے دونوں جانب کی روایات سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ اس آیت میں ازواج نبیؐ داخل نہیں اور اسی طرح آپؐ کے عام اقارب بھی داخل نہیں اور نہ اس میں وہ داخل ہیں جن کے بارے میں زید بن ارقم نے بیان کیا ہے اور اسی طرح یہ اس قول کے باطل ہونے پر بھی دلالت کرتا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ازواج نبیؐ اس میں شامل ہیں اس وجہ سے کہ ان کے لیے ضمیر مذکر استعمال نہیں ہو سکتی اور اس کا باطل ہونا اس سے بھی ظاہر ہو گا کہ وہ عصمت حاصل نہیں کر سکیں کہ امت میں سے کوئی بھی ان کی عصمت کا قائل نہیں ہے۔

جب ہم اس کی تمہید بیان کریں گے تو ہم کہیں گے کہ آیت میں مراد ارادہ فعل کے تابع یعنی رجس کو دور رکھنے کا ہے یہاں تک کہ کلام قوت میں آجائے کہ کہا جائے کہ اللہ تم سے نجاست کو دور لے گیا ہے یا ارادہ محضی ہے کہ جو فعل کے تابع نہیں ہے یہاں تک کہ اس کا

معنی ہو جائے اے اہل بیت اللہ نے تمہیں نافرمانی سے بچنے کا حکم دیا ہے پس جو پہلا ہے وہ دعویٰ میں ثابت ہے جب کہ دوسرا کچھ وجوہات کی وجہ سے باطل ہے پہلی یہ کہ کلمہ (انما) ہے یہ تخصیص پر دلالت کرتا ہے جس طرح کہ اپنی جگہ پر ثابت ہے جبکہ ارادہ مذکورہ تمام مکلفین حتی کہ کفار پر بھی لاگو ہوتا ہے اپنے میں تمام بوجھ شامل ہونے کی وجہ سے جیسا کہ اللہ فرماتا ہے (اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا) پس اس میں اہل بیت کی تخصیص کے لیے کوئی وجہ نہیں ہے۔

دوسرا یہ ہے کہ یہ مقام مدح و شرف کا تقاضہ کرتا ہے کہ جس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ نے ان کو چادر اوڑھائی اور ان کے علاوہ کسی اور کو داخل نہیں کیا اور ان کو اپنی دعا سے مخصوص کیا اور کہا اے اللہ یہ میرے اہل بیت اور میرے پیارے ہیں گزر جانے والی روایات کی طرح اور اس طرح آیت میں بھی رجس کے چلے جانے کے بعد تطہیر کا دوبارہ ذکر کیا ہے اور مصدر کو بید میں تنوین تعظیم سے مسنون کیا گیا ہے۔

اور رازی نے اپنی تفسیر میں اللہ کے اس قول کے بارے میں کہا ہے کہ (تا کہ تم سے رجس کو دور رکھے) یعنی تم سے گناہوں کو دور رکھے (اور تمہیں پاک رکھے) کہ تمہیں بزرگی کی خلعت پہنائے۔

تیسرا یہ کہ آیت جیسا کہ روایات میں ہے کہ نبیؐ کے ان کو بلانے اور چادر کے نیچے لے کر رجس کو دور رکھنے کی دعا کے بعد نازل ہوئی اور اس سے مراد ان کی اطاعت سے مکلف کرنا نہیں ہے اگر اس سے مراد یہ ہوتا تو آیت کا نزول حقیقت میں دعوت کا جواب ہوتا نبی کی دعا کا جواب نہ ہوتا اور اس کا باطل ہونا ظاہر ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

اور مخالفین کو اس کا جواب کہ ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے کہ یہ آیت پانچ لوگوں کے بارے میں نازل نہیں ہوئی بلکہ آپ کی ازواج کے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ اس سے پہلے اور بعد میں خطاب انہی سے ہے ان کو جواب یہ ہے کہ یہ بات درج ذیل روایات کے بعد واضح ہو جائے گی جو کہ متواتر اور مخالف مولفین کی ہیں۔

بخاری، ترمذی اور صاحب جامع الاصول نے ابن شہاب سے اس نے خارصہ بن زید ابن ثابت سے اس نے زید بن حارث کو کہتے سنا کہ جب ہم نے قرآن کو مصحف کی شکل دی تو میں نے اس آیت نہ پایا جبکہ میں رسول اللہؐ کو یہ آیت کہتے ہوئے سنا تھا پس ہم نے اس کی سورہ کو مصحف سے ملا دیا پس اسی طرح انہوں نے آیت تطہیر کو بھی جہاں مناسب سمجھا ادھر رکھ دیا اور اس کو بیویوں سے مخاطب ہونے والے سیاق میں بعض دنیاوی مصلحتوں کے تحت رکھ دیا چنانچہ اس باب میں نظم و ترتیب کا لحاظ ہونا باطل ہے۔

اگر ترتیب میں عدم تغیر کو تسلیم کر لیا جائے تو ہم کہتے ہیں کہ بعض ایسی روایات بھی آئیں گی کہ قرآن میں سے بہت سی آیات چھوڑ دی گئیں

شاید کہ وہ آیت کے پہلے سے یا آخر سے گرا دی گئیں اگر آیات ثابت ہو جائیں تو ان میں جو ظاہری ربط ہوتا وہ فوت نہ ہوتا اور سورۃ احزاب میں اسی طرح کی مشتبہ چیزیں ہیں اللہ تعالیٰ نے نبیؐ کی بیویوں کو اس مصدر میں خطاب کرنے کے بعد یعنی اللہ کا قول (یلنساء النبی ان کنتن۔۔۔) اے نبی کی بیویوں اگر تم دنیاوی زندگی چاہتی ہو) کئی ایسی آیات کہیں جن کا تعلق مومنین سے ہے نہ کہ ازواج سے اور پھر انہی کو مخاطب کرنا جیسے (یاایھا النبی قل لازوجک وبناتک ونساء المومنین ان۔۔۔) (اے نبیؐ اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اوڑھنیاں ڈال لیں) پس وہ دشمنی کو جان جائے گا کہ ادھر سے آیت ساقط ہوئی ہے اور بعید نہیں کہ یہ ایک آیت سے زیادہ ہوں۔

شیخ صدوق نے کتاب ثواب الاعمال میں اسناد کے ساتھ عبداللہ بن سنان سے انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ سورۃ احزاب میں قریش کی عورتوں اور مردوں کے عیب کھول دیئے گئے تھے اے ابن سنان کہ سورہ احزاب میں قریش کی عورتوں کے عیب کھول دیئے تھے اور سورہ بقرہ سے زیادہ طویل تھی لیکن انہوں نے اسے تبدیل کر دیا۔

دوسرا یہ کہ آیت اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ رجس چلا گیا بلکہ دلالت کرتی ہے کہ اللہ نے اسے ان سے دور رکھنے کا ارادہ کیا ہے اور اس کا جواب آپ پہلی دلیل میں جسے لے چکے ہیں کہ ارادہ اگر معنی کے مطابق ہو تو اس سے جو مراد ہے اس کے الٹ چلا جائے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

تیسرا یہ کہ رجس کا جانا اس کے ثابت ہونے کے بعد ہوتا ہے اور آپ کہہ چکے ہیں کہ ان کی عصمت کے بارے میں کہ وہ تو پہلے دن سے لے کر ان کی قضا تک ہوتی ہے اور بتلا چکے ہیں کہ جانا اور دور کرنا موجود امر کے ازالے کے لیے استعمال ہوتا ہے کہ جس سے منع کیا جا رہا ہے جیسے اللہ کا قول ہے (اس طرح ہم ان سے ضرور برائی اور بے حیائی کو دور کریں گے) اور تم دعا میں کہتے ہو (اللہ آپ سے ہر برائی کو دور رکھے) چوتھا یہ کہ جو لفظ (یرید) ہے یہ صیغہ مضارع ہے اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ عمل زمانہ قریب میں واقع ہوا ہے میں اس کا جواب دیتا ہوں کہ مضارع کا اس واقعہ میں استعمال ہونا کلام مجید میں غالب نہیں ہے بلکہ غالب یہ کہ جو ارادہ میں قرآن کی امثال جیسے طریقے میں استعمال ہوا ہے جیسے (انما ارید بہ لک) جیسے (یرید اللہ بکم الیسر) (یرید اللہ ان یخفف عنکم) (یریدون ان یبدلوا کلام اللہ) (انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوہ) اور یہ آیت نازلہ کا غالب اکرام و شرف ہی ہے۔

پانچواں یہ کہ اللہ کا قول (لیذھب عنکم الرجس) عموم کا فائدہ نہیں دیتا کیونکہ یہ لام جس سے معروف ہے اور میں یہ کہتا ہوں کہ کلام قوت نفی میں ہے یہاں رجس کو لے جانے میں نہیں بلکہ دور ہی رکھنے میں استعمال ہو رہا ہے اور رجس کا رفع رہنا تمام افراد کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔

باب ٦

سورہ ہل اتی کا نزول

الطالقانی نے جلودی سے اس نے جوہری سے اس نے شعیب بن واقد سے اس نے القاسم بن بہرام سے اس نے لیث سے اس نے مجاہد سے اس نے ابن عباسؓ سے اور ہم سے محمد بن ابراہیم بن اسحاق نے اس نے عبدالعزیز بن یحییٰ الجلوری سے اس سے حسن بن مہران نے اس نے مسلمہ بن خالد نے اس نے امام جعفر صادقؑ سے آپؑ نے اپنے والد گرامیؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (یوفون بالنذر) (وہ اپنی منت پوری کرتے ہیں) ان دونوں نے فرمایا کہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ بچے ہی تھے کہ وہ مریض ہو گئے اور ان دونوں کی عیادت رسول اللہؐ نے فرمائی آپؐ نے فرمایا اے ابوالحسنؑ اگر آپؑ اپنے بیٹوں کے بارے میں نذر مانیں تو اللہ ان کو ضرور صحت عطا فرمائے گا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اللہ کے لیے شکرانے کے تین روزے رکھوں گا اسی طرح جناب سیدہؑ نے فرمایا اور دونوں بچوں نے کہا ہم بھی تین تین روزے رکھیں گے اور اسی طرح ان کی کنیز فضہؓ نے کہا پس اللہ نے ان دونوں کو صحت عطا فرمائی پس انہوں نے روزے رکھے لیکن ان کے پاس کھانا نہیں تھا تو علیؑ اپنے ایک ہمسائے یہودی شمعون جو کہ اون کا کاروبار کرتا تھا اس کے پاس گئے اور اس سے کہا کیا تم مجھے کچھ اون دو گے کہ محمدؐ کی بیٹی تین صاع گندم کے عوض اسے بن دے اس نے کہا ہاں پس اس نے آپؑ کو اون دے دی پس آپ گندم اور صوف لے کر فاطمہؑ کے پاس آئے اور ان کو آگاہ کیا انہوں نے اسے قبول کیا اور اطاعت کی پس انہوں نے کام کا ارادہ کیا اور ایک تہائی کی صوف بن دی پھر انہوں نے ایک صاع گندم لی اسے پیسا اسے گوندھا اور اس سے پانچ روٹیاں بنائیں ہر ایک کے لیے ایک روٹی علیؑ نے

https://www.shiabookspdf.com

نبیؐ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر انہوں نے دستر خوان بچھایا اور پانچوں اس پر بیٹھ گئے ابھی علیؑ نے پہلا لقمہ ہی توڑا تھا کہ دروازے پر ایک مسکین نے آواز دی اور کہا اے اہل بیت محمدؐ السلام علیکم میں مسلمانوں کے مساکین میں سے مسکین ہوں جو تم کھا رہے ہو مجھے بھی کھلاؤ اللہ تمہیں جنت کے دستر خوان میں سے کھلائے پس آپؑ نے اپنے ہاتھ سے لقمہ رکھ دیا اور پھر فرمایا اے فاطمہؑ بزرگی اور یقین والی اے لوگوں میں سے بہترین کی بیٹی کیا آپؑ اس ضرورت مند مسکین کو دیکھیں گی جو دروازے پر غمگیں آیا ہے اور وہ اللہ سے شکوے کر رہا ہے اور ہم سے غمگیں شکایت کر رہا ہے پس فاطمہؑ یہ کہتی ہوئی آگے بڑھیں کہ اے امیر المومنینؑ میں نے آپ کی بات سنی اور اطاعت کی پس آپؑ نے دستر خوان اٹھایا اور مسکین کے حوالے کر دیا اور رات بھر بھوکے رہے اور صبح کو انہوں نے صرف پانی پیا۔

پھر فاطمہؑ نے دوسرا تہائی صوف بنایا اور گندم کا دوسرا صاع لیا اسے پیسا اور گوندھا اور اس سے پانچ روٹیاں ہر ایک کے لیے ایک روٹی پکائی اور علیؑ نے مغرب کی نماز نبیؐ کے ساتھ پڑھی پھر گھر واپس آئے جب ان کے سامنے دستر خوان بچھایا گیا تو پانچوں بیٹھ گئے علیؑ نے پہلا لقمہ ہی توڑا تھا کہ مسلمان یتیموں میں سے ایک یتیم دروازے پر آیا اور کہا اے اہل بیت محمدؐ میں مسلمان یتیم ہوں مجھے کھانا کھلاؤ اللہ تمہیں جنت کے دستر خوان سے کھلائے گا پس علیؑ نے لقمہ رکھا اور پھر فرمایا اے کریم اور سردار نبیؐ کی بیٹی ہمارے پاس اللہ نے ایک یتیم بھیجا ہے کہ جو اس پر رحم کرے گا تو وہ رحیم ہے اور اس کا ٹھکانہ جنت نعیم ہے وہ جنت کہ جسے اللہ نے کمینے پر حرام قرار دیا ہے اور بخیل کو اللہ جہنم میں پھینکے گا اور اس کا کھانا اور پینا تھوہر کا درخت اور کھولتا ہوا پانی ہوگا پس فاطمہؑ یہ کہتی ہوئیں آگے بڑھیں میں اسے ابھی دے دوں گی اور دیر نہیں کروں گی اور اللہ کو اپنے خاندان پر ترجیح دوں گی وہ رات بھر بھوکے رہیں گے اور وہ چھوٹے چھوٹے شیر کے بچوں کی طرح ہیں ان میں سے چھوٹا کربلا میں جنگ کرے گا باغیوں کے ساتھ اس کے قاتلوں کے لیے ہلاکت اور بربادی ہے پھر سیدہؑ نے دستر خوان اٹھایا اور اس کو دے دیا پس انہوں نے رات بھوک کی حالت میں گزاری اور پانی سے افطار کیا اور صبح پھر روزہ رکھا فاطمہؑ نے باقی تہائی صوف لیا اسے بنایا اور آخری صاع گندم کو پیسا گوندھا اور اس سے ہر ایک کے لیے ایک روٹی پکائی پس علیؑ نے مغرب کی نماز رسول اللہؐ کے ساتھ پڑھی پھر اپنے گھر آئے پس دستر خوان بچھایا گیا اور پانچوں اس پر بیٹھے پس علیؑ نے پہلا لقمہ ہی توڑا تھا کہ مشرکین کے قیدیوں میں سے ایک اسیر دروازے پر آیا اور کہا اے اہل بیت محمدؐ تم پر سلام ہو انہوں نے ہمیں قید رکھا اور تشدد کیا اور ہمیں کھانا نہیں دیا پس علیؑ نے اپنے ہاتھ سے لقمہ رکھ دیا اور فرمایا اے فاطمہؑ نبی احمدؐ اور نبیوں کے سردار کی بیٹی تمہارے دروازے پر ایک ہدایت نہ رکھنے والا قیدی آیا ہے جو ہم سے بھوک کا شکوہ کر رہا ہے پس فاطمہؑ یہ کہتے ہوئے آگے بڑھیں اس صاع کے سوا کچھ باقی نہیں بچا تھا اور میری ہتھیلی میری کہنی سمیت بازو کے ساتھ تھک چکی ہے میرے دونوں بچے اللہ کی قسم بھوکے ہیں اے اللہ ان کو بھوک سے موت نہ آجائے ان کے والد بھلائی کی

https://www.shiabookspdf.com

طرف رغبت کرنے والے ہیں اور وہ کاشتکاروں سے زیادہ کھلے ہاتھ والے ہیں پس جو دستر خوان پر تھا اسے دے دیا اور رات بھوکے رہے اور افطار کرنے کے لیے کوئی چیز نہ تھی اور شعیب نے حدیث میں کہا ہے کہ علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو لے کر رسول اللہؐ کے پاس آئے اور دونوں شہزادے بھوک کی شدت سے مضطرب تھے جب ان کو نبیؐ نے دیکھا تو فرمایا میں تمہاری حالت کتنی بری دیکھ رہا ہوں اے ابوالحسنؑ، میری بیٹی فاطمہؑ کے پاس آؤ پس وہ ان کے پاس آئے تو وہ محراب میں تھیں ان کا شکم ان کی پشت سے متصل ہو چکا تھا بھوک کی شدت کی وجہ سے اور ان کی آنکھیں دھنس گئیں تھیں جب رسول اللہؐ نے ان کو دیکھا تو اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا ہائے اللہ کی مدد تم تین دن سے ایسے ہی دکھ رہے ہو پس جبرائیل نازل ہوئے اور کہا اے محمدؐ اسے لیجئے جو اللہ نے آپؐ کے اہل بیتؑ کے لیے تیار کیا ہے فرمایا اے جبرائیل کیا پکڑوں اس نے کہا (ھل اتی علی الانسان حین من الدھر) پہلی آیت سے لے کر (ان ھذا کان لکم جزاء وکان سعیکم مشکورا)

حسن بن مہران نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ رسول اللہؐ تیز قدموں سے چلتے ہوئے آئے اور فاطمہؑ کے گھر میں داخل ہوئے پس ان سب کو دیکھ کر جمع کیا پھر آپؐ روئے اور کہہ رہے تھے کہ تم تین دن سے ایسے ہو جیسے کہ میں دیکھ رہا ہوں اور میں تم سے غافل ہوں؟ پس جبرائیل یہ آیت لے کر نازل ہوئے (بے شک نیک لوگ اس پیالہ کے ساتھ پیئیں گے جس میں شراب کے ساتھ کافور کی آمیزش ہوگی یہ ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے نیک بندے پیئیں گے اور جدھر چاہیں گے بہا کر لے جائیں گے) فرمایا کہ یہ چشمہ نبیؐ کے گھر میں ہے جو انبیاء اور مومنین کی طرف پھوٹتا ہے (وہ بندے نذر کو پورا کرتے ہیں) یعنی علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ اور جناب فضہؓ اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن سختی ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی (اور وہ اللہ کی خوشنودی کے لیے کھلاتے ہیں) یعنی کھانے کی تمنا کے باوجود ان کا ایثار (مساکین) مسلمانوں کے مساکین کے لیے ہے اور (یتیم) مسلمانوں کے یتیموں میں ہے اور (اسیر) مشرکین قیدیوں میں ہے اور وہ جب ان کو کھلاتے ہیں تو کہتے ہیں (ہم تم کو اللہ کی رضا کے لیے کھلاتے ہیں ہم نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ) کہا، کہ اللہ کی قسم یہ انہوں نے ان سے نہیں کہا مگر اپنے نفوس میں چھپایا پس اللہ نے ان کو ان کے ضمائر سے آگاہ فرمایا وہ کہتے ہیں ہم کوئی بدلہ نہیں چاہتے اور نہ کوئی شکریہ کہ تم ہماری ثناء بیان کرو مگر ہم تم کو اللہ کی خوشنودی کے لیے کھلاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا (تو اللہ نے انہیں اس دن کی سختی سے بچالیا اور انہیں تازگی و سرور عطا کیا) یعنی (دلوں میں اور چہروں پر) (ان کے صبر کا بدلہ جنت ہے) جس میں وہ رہیں گے (حریراً) ریشم جسے وہ پہنے اور بچھائیں گے (جہاں وہ تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے نہ آفتاب کی گرمی دیکھیں گے اور نہ سردی) ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اہل جنت جنت میں ہوں گے کہ وہ سورج کی مانند کوئی چیز دیکھیں گے جن سے جنت روشن ہو جائے گی پس اہل جنت کہیں گے اے رب بے شک تو نے اپنی کتاب میں کہا ہے کہ (وہ اس جنت میں سورج نہیں دیکھیں گے) پس اللہ ان کی طرف

https://www.shiabookspdf.com

جبرائیل کو بھیجے گا اور وہ کہے گا یہ سورج نہیں ہے مگر علیؑ اور فاطمہؑ ہنسے ہیں پس جنتیں ان کے نور سے روشن ہو گئیں اور یہ سورہ ہل اتیٰ ان کے بارے میں نازل ہوئی اللہ کے اس قول تک (اور تمہاری کوشش قابل قبول ہے)

ابو صالح، مجاہد، ضحاک، الحسن، عطاء، قتادۃ، مقاتل، الیث، ابن عباسؓ، ابن مسعود، ابن جبیر، عمرو بن شعیب، الحسن بن مہران، النقاش، القشیری، الثعلبی، الواحدی، انہوں نے اپنی تفسیروں میں اور صاحب اسباب النزول، الخطیب المکی نے اربعین میں ابو بکر شیرازی نے نزول القرآن فی علی امیر المومنینؑ میں عقائد اہل سنت میں ابو بکر بن محمد بن احمد بن الفضل النحوی نے العروس فر الذھد میں اور اہل بیتؑ میں سے اصبغ بن نباتہ اور امام باقرؑ سے روایات کی ہیں پھر حدیث ان کے اس قول تک ملتی ہے اور انہوں نے افطار کی حالت میں صبح کی ان کے پاس کوئی چیز نہ تھی پھر کہا کہ نبیؐ نے ان کو دیکھا بھوک کی حالت میں اور جبرائیلؑ نازل ہوئے اور ان کے پاس سونے کا ایک تھال تھا جو کہ قیمتی موتیوں اور یاقوت سے جڑا ہوا تھا جو ثرید سے بھرا ہوا تھا اس سے مشک و کافور کی خوشبو پھوٹ رہی تھی وہ بیٹھے اور انہوں نے کھایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے اور اس میں سے ایک لقمہ بھی کم نہ ہوا پس آیت نازل ہوئی (وہ اپنی نذر کو پورا کرتے ہیں) یہ واقعہ ذی الحجہ کی ۲۵ تاریخ کو پیش آیا اور سورہ ھل اتیٰ ذی الحجہ کی ۲۵ کو نازل ہوئی۔

اللہ کا یہ قول (اور وہ کھانا کھلاتے ہیں) مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے القداح سے انہوں نے ابو عبد اللہؑ سے روایت کی ہے کہ جناب فاطمہؑ کے پاس جو تھے آپؑ نے ان کو گھی میں پکایا جب وہ پک گیا تو انہوں نے اسے اپنے سامنے رکھا کہ اسے کھائیں کہ ایک مسکین آ گیا مسکین نے کہا اللہ تم پر رحم کرے جو اللہ نے تمہیں رزق دیا ہے ہمیں اس میں سے کھلائیں پس علیؑ اٹھے اور اس کھانے میں سے تہائی اس مسکین کو دے دیا اور ابھی رکے نہ تھے کہ ایک یتیم آ گیا اور کہا اللہ تم پر رحم کرے پس علیؑ کھڑے ہوئے اور کو بھی اس کا تیسرا حصہ دے دیا پھر اسیر آیا اور اس نے کہا اللہ تم پر رحم کرے علیؑ نے اس کو باقی کھانا دے دیا اور انہوں نے چکھا بھی نہیں پس اللہ نے ان کے لیے یہ آیات نازل فرمائیں۔

روایت ہے کہ حسنؑ اور حسینؑ بیمار ہو گئے پس علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ نے تین روزوں کی منت مانی جب اللہ نے انہیں عافیت بخشی اور یہ زمانہ قحط کا تھا علیؑ نے یہودی سے سوت کے تین حصے لیے تاکہ فاطمہؑ اسے بنیں اور تین صاع جو بھی لیے انہوں نے روزے رکھے فاطمہؑ نے ایک حصہ بنا اور جو میں سے ایک حصہ پیسا اور روٹی پکائی جب افطار کا وقت آیا مسکین آ گیا پس انہوں نے کھانا اسے دے دیا اور خود پانی کے سوا کچھ نہیں چکھا پھر دوسرا حصہ بنایا اگلے دن اور پھر ایک صاع جو پیسے اور اسکی روٹی پکائی جب شام ہوئی یتیم آ گیا اور انہوں نے وہ کھانا اسے دے دیا اور خود پانی کے سوا کچھ نہ چکھا جب اگلا دن ہوا تو آپؑ نے باقی حصہ بنا اور پھر ایک صاع کو پیسا اور روٹی بنائی پس اسیر آیا شام کے

https://www.shiabookspdf.com

وقت انہوں نے وہ کھانا اسے دے دیا اور رسول اللہ کو چار دن گزر گئے تھے کہ ان کے پیٹ پر پتھر تھا اور جب ان کو ان کا حال معلوم ہوا تو وہ نکلے اور مقداد کے باغ میں پہنچے کھجوروں پر کوئی پھل باقی نہ تھا اور ان کے ساتھ علیؑ تھے تو انہوں نے فرمایا اے ابوالحسن کھجوروں کی طرف جایئے اور ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیجئے اور اس سے کہیے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا ہے کہ ہم کو اپنے کھجوروں میں سے کھلاؤ علیؑ فرماتے ہیں کہ کھجور تنے کے ساتھ جھک گئی اور اس پر اتنا پھل لگا ہوا تھا کہ کبھی دیکھنے والے نے نہ دیکھا ہوگا پس میں نے وہ کھجوریں لیں اور رسول اللہؐ کے پاس آگیا پس انہوں نے کھائیں اور میں نے بھی کھائیں مقداد اور ان کے سب گھر والوں نے بھی کھائیں اور حسنؑ و حسینؑ اور فاطمہؑ کے لیے بھی رکھ لیں جب وہ گھر پہنچے تو فاطمہؑ کو سر درد تھا تو رسول اللہؐ نے فرمایا صبر کرو اور خوش ہو جاؤ کہ اللہ کے ہاں انعامات صبر سے ہی ملتے ہیں پس جبرائیلؑ سورۃ ھل اتی لے کر اترے۔

واحدی نے اپنی تفسیر میں روایت کی ہے کہ علیؑ نے جو کے عوض رات سے لیکر صبح تک ایک کھجور کے باغ کو پانی لگایا جب وہ جو مل گئے اس کا ایک تہائی پیسا اور اس سے کھانا تیار کیا جب تیار ہو گیا تو مسکین آگیا پس انہوں نے وہ کھانا اسے دے دیا اور دوسرے تہائی کو تیار کیا تو یتیم آگیا پس انہوں نے کھانا اسے دیدیا پس علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ بھوکے رہے اور اللہ ان کے خوبصورت ارادوں سے باخبر اور ان کے نیتوں سے آگاہ تھا انہوں نے یہ کام اللہ کی رضا و خوشنودی کے حصول کے لیے کیا تھا اور اس کی جناب سے جو اس کے پاس تھا وہ مانگا تھا پس اللہ نے ان کے بارے میں قرآن اتارا اور انہیں اپنی طرف سے احسن ان سے نوازا اور جہانوں کے درمیان ان کے لیے کتاب کو پھیلایا اور جو انہوں نے خرچ کیا اس کے عوض انہیں جنتیں، حوریں اور غلمان عطا کیے اور فرمایا (اور وہ اللہ کی محبت میں مسکینوں، یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلاتے ہیں اور اللہ مہربان و کریم کی طرف سے ان کے لیے منقبت ہے)

مناقب خوارزمی میں ابن عباسؓ سے روایت کی ہے اور مفسرین قرآن میں سے ثعلبی نے اللہ کی اس آیت کے بارے میں ذکر کیا ہے (وہ اپنی نذر پوری کرتے ہیں اور وہ اس دن کی سختی سے ڈرتے ہیں) کہا کہ حسنؑ و حسینؑ بیمار ہوئے تو ان کی عیادت ان کے نانا رسول اللہؐ نے فرمائی اور ان کے ساتھ ابوبکر و عمر تھے اور عام عرب نے بھی ان کی عیادت کی وہ کہنے لگے اگر تم اپنے بچوں کی نذر مانو گے تو اللہ ان کو عافیت بخشے گا میں اور میرے بچے جس مصیبت میں ہیں اگر اس سے بری ہوں گے تو تین روزے رکھیں گے اور فاطمہؑ نے بھی یہی کہا اور ان کی کنیز فضہؓ نے بھی یہی کہا امیر المومنینؑ شمعون خیبری جو کہ یہودی تھا اس کے پاس گئے پس انہوں نے ان سے تین صاع جو قرض لیے۔

حدیث مزنی میں ابن مہران الباہلی سے روایت ہے کہ وہ اپنے ہمسائے شمعون بن حان کو کہ سوت کا کاروبار کرتا تھا تو آپؑ نے اس سے کہا کیا تم مجھے کچھ سوت دے سکتے ہو کہ اس کو محمدؐ کی بیٹی تین صاع جو کے عوض کات دے اس نے کہا ہاں پس انہوں نے اسے وہ سوت اور جو

https://www.shiabookspdf.com

دے دیئے پس آپؑ نے فاطمہؑ کو بتایا انہوں نے اسے قبول کر لیا اور اطاعت کی وہ کہتے ہیں کہ فاطمہؑ نے ایک صاع جو لیے انہیں پیسا اور ان سے پانچ روٹیاں بنائیں علیؑ نے مغرب رسول اللہؐ کے ساتھ ادا کی پھر اپنے گھر تشریف لائے پس کھانا ان کے سامنے رکھا گیا کہ ایک مسکین آگیا اور دروازے پر کھڑا ہو کر کہنے لگا اے اہل بیت محمدؐ السلام علیکم میں مسلمان مساکین میں سے ایک مسکین ہوں مجھے کھلاؤ اور اللہ تمہیں جنت کے دستر خوان سے کھلائے گا پس علیؑ نے اس کی آواز سنی اور فرمایا اے فاطمہؑ عزت و یقین اور بزرگی والی اے لوگوں میں سے بہترین کی بیٹیؑ کیا تم نے دیکھا ایک مسکین اور تنگدست دروازے پر آگیا ہے وہ غمگین اور بھوکا ہم سے شکایت کر سکتا ہے تو فاطمہؑ نے فرمایا اے چچا کے بیٹےؑ میں نے آپؑ کی بات سنی اور اطاعت کی پس انہوں نے اسے کھانا دے دیا اور رات انہوں نے بھوکی بسر کی اور صرف پانی پیا اور جب دوسرا دن ہوا کہ فاطمہؑ نے دوسرا صاع جو پیسے اور روٹیاں پکائیں پس علیؑ نماز کے بعد آئے اور ان کے سامنے کھانا رکھا گیا پس ایک یتیم آگیا تو اس نے کہا اے اہل بیتؑ نبوت تم پر سلام ہو میں مہاجرین کی اولاد میں سے ہوں میرے والد نے یوم عقبہ والے دن اسلام قبول کیا مجھے کھلاؤ اللہ تمہیں جنت کے دستر خوان سے کھلائے گا پس علیؑ اور فاطمہؑ نے اس کی بات سنی اور اسے کھانا دیدیا اور دو دن اور دو راتیں صرف کنویں کے پانی پر گزار دیں جب تیسرا دن ہوا تو فاطمہؑ نے تیسرا صاع جو پیسے اور روٹیاں پکائیں علیؑ نے مغرب کی نماز رسول اللہؐ کے ساتھ ادا کی اور اپنے گھر واپس آئے کھانا ان کے سامنے رکھا گیا کہ دروازے پر ایک اسیر آگیا اور اس نے کہا اے اہل بیت محمدؐ تم ہمیں قید کر دیتے ہو اور ہمیں کھانا نہیں کھلاتے مجھے کھانا کھلاؤ میں محمدؐ کا قیدی ہوں اللہ تمہیں جنت سے کھلائے گا پس علیؑ نے سنا اور اسے کھانے پر ترجیح دی اور تین دن اور راتیں بھوکے رہے اور پانی کے سوا کچھ نہ پیا جب چوتھا دن ہوا اور وہ اپنی نذر پوری کر چکے تو علیؑ نے اپنے دائیں ہاتھ میں حسنؑ اور بائیں ہاتھ سے حسینؑ کو پکڑا اور رسول اللہؐ کے پاس آئے اور وہ بھوک کی شدت سے ایک چوزے کی طرح مضطرب تھے جب انہیں رسول اللہؐ نے دیکھا تو کہا اے ابوالحسنؑ میں تمہیں کس حال میں دیکھ رہا ہوں میری بیٹی کی طرف آؤ پس وہ ان کے پاس آئے جب نبیؐ نے ان کو دیکھا تو وہ محراب میں نماز پڑھ رہی تھیں ان کا شکم ان کی پشت سے جڑ گیا تھا اور ان کی آنکھیں دھنس گئیں تھیں جب نبیؐ نے ان کو دیکھا تو فرمایا ہائے اللہ کی مدد اے اہل بیت محمدؐ تم بھوکے مر رہے ہو پس جبرائیلؑ اترے اور فرمایا اے محمدؐ پڑھو اللہ نے آپؐ کے اہل بیتؑ کے بارے میں خوشخبری دی ہے آپؐ نے فرمایا اے جبرائیلؑ میں کیا پڑھوں پس اس نے یہ آیت تلاوت کی (ھل اتی علی انسان)اس آیت تک (انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکوراً)

خطیب خوارزمی نے البرادی سے اور ابن مہران الباہلی نے حدیث میں بیان کیا ہے پس نبیؐ چلے اور فاطمہؑ کے گھر میں داخل ہوئے جب نبیؐ نے ان کو دیکھا تو ان پر جھکے اور روئے اور فرمایا تم تین دنوں سے ایسے ہو اور میں تم سے غافل ہوں؟ پس جبرائیلؑ یہ آیت لے کر اترے

https://www.shiabookspdf.com

(نیک لوگ ایسے برتنوں میں پئیں گے جن میں شراب میں کافور کی آمیزش ہوگی)

خطیب الخوارزمی نے ایک اور دوسری روایت کی ہے جس کے آخر میں کہا ہے کہ ان کے بارے میں نازل ہوا (وہ مسکین، یتیم، اور اسیر کو اللہ کی خوشنودی کے لیے کھانا کھلاتے ہیں) (ہم تم کو کھلاتے ہیں) ان کے ضمیر کی خبر دے رہا ہے (لوجہ اللہ) اللہ کی خوشنودی کے لیے وہ کہتا ہے (میرا ارادہ اللہ کی طرف سے ثواب کا ہے) (ہم تم سے نہیں چاہتے) یعنی دنیا میں سے (بدلہ) ثواب (اور نہ کوئی شکریہ)

وضاحت: علی بن عیسیٰ نے بیان کیا ہے کہ امت کا اجماع ہے کہ یہ سورہ اس واقعہ کے ذیل میں نازل ہوئی میں کسی ایک کو بھی اس کا مخالف نہیں جانتا۔

پھر سید نے کہا کہ خوارزمی نے اپنی کتاب میں دستر خواں والی روایت کی ہے۔

زمخشری نے کشاف میں اور بیضاوی نے بھی اپنی تفسیر میں یونہی روایت کی ہے۔

ابن بطریق نے عمدہ میں اسناد کے ساتھ ثعلبی سے اس نے حسن بن احمد الشیبانی سے اس نے ابو حامد احمد بن محمد سے اس نے عبدالرحمن بن محمد بن عبدالوہاب سے اس نے احمد بن حماد المروزی سے اس نے محبوب بن حمید القصری سے اس نے قاسم بن مہران سے اس نے لیث سے اس نے مجاہد سے اس نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ہم سے عبداللہ بن حامد نے بیان کیا ہے احمد بن عبداللہ المزنی سے اس نے محمد بن احمد الباہلی سے اس نے عبدالرحمن بن فہد بن ہلال سے اس نے قاسم بن یحییٰ سے اس نے محمد بن الصائب سے اس نے ابو صالح سے اس نے ابن عباسؓ سے ابوالحسن بن مہران نے محمد بن زکریا البصری سے اس نے شعیب بن واقد المزنی سے اس نے قاسم بن مہران سے اس نے لیث سے اس نے مجاہد سے اس نے ابن عباسؓ سے اسی کی مانند روایت کی ہے اور پھر جبرائیلؑ ان آیات کے ساتھ نازل ہوا۔

https://www.shiabookspdf.com

پھر کہا کہ محمد بن علی صاحب الغزالی نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے اور ثعلبی نے اپنی معروف کتاب میں لکھا ہے کہ ان پر آسمان سے دستر خوان نازل کیا جس سے انہوں نے سات دن کھانا کھایا اور اس کا نازل ہونا تمام کتب میں موجود ہے۔

ابوالقاسم العلوی نے فرات بن ابراہیم سے اس نے امام جعفرؑ بن محمدؑ سے انہوں نے اپنے والد گرامیؑ سے انہوں نے اپنے جد علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ حسنؑ اور حسینؑ شدید بیمار ہوئے پس ان کی عیادت اولاد آدمؑ کے سردار محمدؐ نے فرمائی اور ابو بکر و عمر نے بھی ان کی عیادت کی پس عمر نے امیر المومنینؑ علی ابن ابی طالبؑ سے کہا اگر آپؑ نذر واجب مانیں تو کوئی ایسی نذر نہیں ہے کہ اللہ اسے پورا نہ کرے پس علیؑ ابن ابی طالبؑ نے فرمایا اگر اللہ میرے بچوں کو عافیت دے دے تو میں تین متواتر روزے رکھوں گا اور حضرت زہراؑ نے بھی اپنے شوہر جیسا فرمایا اور ان کی نیک سیرت کنیز فضہؓ نے بھی یہی کہا انہوں نے کہا اگر اللہ میرے سرداروں کو عافیت بخش دے تو میں بھی تین

دن روزہ رکھوں گی اور اسی طرح ساری حدیث بیان کی ہے یہاں تک کہ علیؑ نے اپنے دونوں بچوں کے ہاتھ پکڑے اور وہ چوزوں کی طرح بھوک سے مضطرب تھے پس وہ ان کو لے کر رسول اللہؐ کے گھر پہنچے جب نبیؐ نے ان کو دیکھا تو آنسوؤں میں ڈوب گئے پس انہوں نے دونوں بچوں کا ہاتھ پکڑا اور فاطمہؑ کے پاس آئے جب رسول اللہؐ نے سیدہ زہراؑ کو دیکھا تو ان کے رنگ تبدیل ہو چکا تھا اور ان کا شکم ان کی پشت سے مل گیا تھا تو آپؐ ان کی طرف بڑھے اور ان کے ماتھے پر بوسہ دیا اور رو پڑے اور پکارے ہائے اللہ کی مدد کہا کہ آپؐ نے آسمان کی طرف منہ اٹھایا اور فرمایا اے اللہ آل محمدؐ کا پیٹ بھر دے پس جبرائیلؑ اترے اور کہا اے محمدؐ پڑھیے فرمایا کیا پڑھوں؟ کہا کہ پڑھیے (بے شک نیک لوگ ایسے پیالے پئیں گے جس میں شراب کے ساتھ کافور کی آمیزش ہو گی)۔

پھر کہا کہ امیر المومنینؑ نکلے کہ انہیں ابو حیلہ الانصاری ملے آپؑ نے اس سے کہا اے ابو حیلہ کیا تمہارے پاس ایک دینار قرض ہے اس نے کہا ہاں ابوالحسنؑ میں اللہ اور فرشتوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرے مال کا حصہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے تمہارے لیے حلال ہے آپؑ نے فرمایا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں اگر قرض دو تو میں قبول کرتا ہوں کہا کہ اس نے انہیں دینار دے دیا امیر المومنینؑ مدینہ کے بازار میں کی طرف آئے تاکہ دینار سے کھانا خرید سکیں کہ ان کی ملاقات مقداد بن اسود الکندی سے راستے میں ہوئی پس آپؑ مقداد کے قریب آئے اور اسے سلام کیا اور کہا اے مقداد میں تمہیں اس جگہ پر غمگیں و پریشان دیکھ رہا ہوں تو انہوں نے کہا میں وہی بات کہتا ہوں جو عبد صالح موسیٰ بن عمرانؑ نے کہی تھی (رب انی لما انزلت من۔۔۔) آپؑ نے فرمایا اے مقداد کب سے انہوں نے کہا چار دن سے پس امیر المومنینؑ غمگیں پلٹے اور کہا اللہ اکبر آل محمدؐ تین دن سے اور اے مقداد تم چار دن سے تم میری نسبت اس دینار کے زیادہ حقدار ہو پس آپؑ نے دینار انہیں دے دیا یہاں تک کہ رسول اللہؐ کے پاس آئے اور ان کو سجدہ میں دیکھا جب وہ فارغ ہوئے تو آپؐ نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور کہا اے علیؑ چلو اپنے گھر کی طرف شاید کھانا لے آئے ہو کیونکہ تم نے جو ایک دینار ابو حیلہ سے لیا ہے ہمیں اس کا پتہ چلا ہے تو رسول اللہؐ علیؑ کو ساتھ لے کر چلے اور وہ حیاء کر رہے تھے رسول اللہؐ سے اور رسول اللہؐ بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے تھے یہاں تک کہ فاطمہؑ کے دروازے پر دستک دی جب فاطمہؑ نے رسول اللہؐ کی طرف دیکھا تو فرمایا ہائے افسوس اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف کیا ابوالحسنؑ نہیں جانتے تھے کہ ہمارے ہاں تین دن سے کوئی چیز نہیں ہے پھر اپنے عیال کے پاس خالی ہاتھ آ گئے پھر انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور پکاریں اے محمدؐ کے معبود یہ محمدؐ تیرے نبی ہیں اور فاطمہؑ تمہارے نبیؐ کی بیٹیؑ ہے اور علیؑ تمہارے نبیؐ کا داماد ہے اور اس کے چچا کا بیٹا ہے اور یہ حسنؑ اور حسینؑ تمہارے نبیؐ کے نواسے ہیں اے اللہ بنی اسرائیل نے تم سے سوال کیا کہ ان پر آسمان سے دستر خوان اتار پس تم نے ان پر اتارا اور انہوں نے اس کا انکار کیا اے اللہ آل محمدؐ اس کا انکار نہیں کریں گے اور نہ کفران نعمت

https://www.shiabookspdf.com

کریں گے پھر ان کی طرف ایک مسلمان عورت متوجہ ہوئی اور اس کے ہاتھ میں ایک تھال جو کہ ثرید اور گوشت سے بھرا ہوا تھا اسے اٹھائے ہوئے تھی اس نے اس کو رسول اللہؐ کے سامنے رکھا پس آپؐ نے اپنا ہاتھ تھال کی طرف بڑھایا اور اس کو دیکھ کر تسبیح بیان کی پھر فرمایا اے علیؑ تھال کے اطراف سے کھایئے اور اس کا قیمتی حصہ ویسے ہی رہنے دینا کیونکہ اس میں برکت ہے پس نبیؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ نے کھایا اور نبیؐ کھا رہے تھے اور مسکراتے ہوئے علیؑ کی طرف دیکھ رہے تھے اور علیؑ کھا رہے تھے اور حیرانگی سے فاطمہؑ کی طرف دیکھ رہے تھے پس نبیؐ نے ان سے فرمایا اے علیؑ کھاؤ اور فاطمہؑ سے کچھ مت پوچھو اس اللہ کی تعریف جس نے تم اور فاطمہؑ کو مریم بنت عمرانؑ اور زکریاؑ سے بھی افضل بنایا (کہ جب زکریاؑ محراب میں ان کے پاس جاتے تو ان کے ہاں رزق پاتے تو کہا اے مریم کیا یہ تمہارے لیے ہے وہ کہتی یہ اللہ کی طرف سے ہے اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے) اے علیؑ یہ وہ دینار ہے جو تم نے قرض لیا اللہ نے تم کو بھلائی کے پچیس حصے عطا کئے ہیں پس ان میں سے ایک حصہ اس نے تمہیں دنیا میں جنت کا کھانا کھلایا جبکہ ۲۴ حصے تمہاری آخرت میں ذخیرہ کیے ہیں تمہارے واسطے۔

محمد بن ابراہیم نے زید بن ربیع سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ اپنے پیٹ پر بھوک کی وجہ سے پتھر باندھے ہوئے تھے پس انہوں نے سارا دن روزے کی حالت میں گزارا اور ان کے پاس کوئی چیز نہ تھی پس وہ فاطمہؑ حسنؑ اور حسینؑ کے گھر میں آئے تو حسنؑ اور حسینؑ ان کی کمر پر لیٹ گئے اور وہ کہہ رہے تھے (بابا جان ہماری ہماری ماں سے کہیے کہ ہمیں کھانا دیں) رسول اللہؐ نے فاطمہؑ سے فرمایا میرے بیٹوں کو کھانا دو اور انہوں نے فرمایا میرے گھر میں سوائے رسول اللہؐ کی برکت کے اور کوئی شے نہیں انہوں نے کہا پس نبیؐ ان کی طرف مشغول ہوئے یہاں تک کہ وہ سو گئے پس انہوں نے رسول اللہؐ کے لیے جو کی تین روٹیاں تیار کیں جب رسول اللہؐ نے افطار کیا تو انہوں نے روٹیاں ان کے سامنے رکھیں پس ایک سائل آیا اور کہا اے اہل بیت نبوتؑ اور رسالت کی کان جو اللہ نے تمہیں رزق دیا ہے ہمیں اس میں سے کھلاؤ میں مسکین ہوں اللہ تم کو جنت کے دستر خوان سے کھلائے گا تو رسول اللہؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ بنت محمدؐ تمہارے پاس مسکین آیا ہے جو پریشان ہے اے علیؑ اٹھو اور اسے دے دو کہا کہ میں اٹھا روٹی پکڑی اور اس کو دے دی اور واپس آیا رسول اللہؐ نے اپنا ہاتھ بڑھایا پھر دوسری مرتبہ ایک سائل آیا اور کہا اے اہل بیت نبوتؑ اور کان رسالت میں یتیم ہوں مجھے اللہ کے دیئے گئے رزق میں سے کھلاؤ اللہ تمہیں جنت کے دستر خوان سے کھلائے گا تو رسول اللہؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ بنت محمدؐ تمہارے پاس ایک غمگین یتیم آیا ہے اے علیؑ اٹھو اور اسے دو پس میں نے ایک روٹی پکڑی اور اس کو دے دی جب میں واپس آیا تو رسول اللہؐ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو فرمایا کہ تیسرا سائل آیا اور اس نے کہا اے اہل بیت نبوتؑ اور رسالت کی کان میں اسیر ہوں مجھے اللہ کے دیئے گئے رزق میں سے کھلاؤ اللہ تم کو جنت کے دستر خوان سے

کھلائے گا فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ بنت محمدؐ تمہارے پاس غمگیں اسیر آیا ہے اے علیؑ اٹھو اور اس کو دے دو وہ فرماتے ہیں کہ میں نے روٹی اٹھائی اور اس کو دے دی پس رسول اللہؐ نے خالی پیٹ اور بھوک کی حالت میں تھکے ہوئے گزار دی پس یہ آیت نازل ہوئی (اور وہ اللہ کی خوشنودی کے لیے یتیم مسکین اور اسیر کو کھلاتے ہیں)

حسین بن سعید نے اسناد کے ساتھ عبداللہ بن ابی رافع سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ حذیفہؓ نے کھانا بنایا اور علیؑ کو دعوت دی وہ آ گئے اور وہ روزے سے تھے اور ان سے بیان کیا پھر چلے گئے پس حذیفہ نے ان کی طرف ثرید کا برتن بھیجا پس انہوں نے اسے تین حصوں میں تقسیم کیا ایک ان کے لیے دوسرا فاطمہؑ کے لیے اور تیسرا ان کی خادمہ (فضہؓ) کے لیے پھر امیر المومنینؑ نکلے اور ان کو ایک عورت ملی جس کے ساتھ یتیم تھے پس اس نے اپنی ضرورت کی شکایت کی اور یتیموں کا حال بیان کیا پس وہ گھر آئے اور ایک حصہ ان یتیموں کے لیے دے دیا پھر ان کے پاس ایک سائل آیا اس نے اپنی ضرورت اور بھوک کی شکایت کی پس وہ فاطمہؑ کے پاس آئے کہ جو تمہارے پاس کھانا ہے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے اور تمہارے لیے جنت کا بہترین کھانا ہے کیا تم اسے اپنا کھانے کا حصہ دو گی؟ انہوں ے فرمایا بے شک یہ کھانا اس کو دے دیں پس انہوں نے کھانا اس مسکین کو دے دیا پھر ان کے پاس ایک اسیر اپنی ضرورت کی شکایت اور اپنی حالت کی سختی لے کر آیا پس آپؑ نے اپنی خادمہ (فضہؓ) سے کہا جیسا کہ فاطمہؑ سے فرمایا تھا اور اس سے اس کے کھانے کا حصہ مانگا اس نے کہا کہ لے لیجیے پس آپؑ نے کھانا اس اسیر کو دے دیا پس اللہ نے ان پر یہ آیت نازل فرمائی (اور وہ اللہ کی رضا کے لیے یتیم، مسکین اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں) اس آیت تک (اور تمہاری کوشش شکر گزاری کے لائق ہے)

https://www.shiabookspdf.com

جعفر بن محمد نے ابن عباسؓ سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں کہا ہے (وہ کھانا کھلاتے ہیں) فرمایا کہ علیؑ، فاطمہؑ اور ان کی خادمہ (فضہؓ) کے بارے میں نازل ہوئی اس لیے کہ وہ رسول اللہؐ کے پاس آئے ان میں سے ہر ایک کو ایک صاع کھانا ملا اور جب وہ اپنے گھروں کو گئے تو ایک سوالی نے سوال کیا پس علیؑ نے اس کو اپنا حصہ دے دیا پھر ان کے ہمسائے میں سے ایک یتیم آ گیا فاطمہؑ نے اپنا حصہ اس کو دے دیا تو علیؑ نے ان سے فرمایا کہ رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے میری عزت و جلال کی قسم کہ جو یتیم کو خاموش کرے گا تو میں اسے جنت میں جہاں وہ چاہے گا ٹھہراؤں گا پس سیدہؑ نے اپنا کھانا اسے دے دیا پھر مشرکین قیدیوں میں سے ایک قیدی آ گیا جو کہ مسلمانوں کے ہاں قید تھا اس نے کھانے کا سوال کیا پس علیؑ نے فضہؓ سے فرمایا تو انہوں نے بھی اسے کھانا دے دیا پس ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی (ویطعمون الطعام علیٰ حبہ مسکیناً و یتیماً و اسیراً) (انما نطعمکم بوجہ اللہ لا نرید منکم جزاءً ولا شکوراً)

امام جعفرؑ بن محمدؑ سے روایت کی ہے اللہ کے اس قول کے بارے میں (یدخل من یشاء فی رحمتہ) جو چاہے وہ اس کی رحمت میں داخل ہو جائے

یعنی ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ میں۔

محمد بن احمد نے اسناد کے ساتھ ابن عباسؓ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (ویطعمون الطعام علیٰ حبہ یتیماً و مسکیناً و اسیرا)

یہ آیت امیر المومنینؑ علی ابن ابی طالبؑ، فاطمہؑ کے بارے میں نازل ہوئی کہ صبح کے وقت ان کے پاس تین روٹیاں تھیں اور انہوں نے وہ مسکین، یتیم اور اسیر کو کھلادیں اور رات بھوک کی حالت میں بسر کی پس یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی۔

تفسیر اہل بیتؑ میں روایت ہے کہ اللہ کا یہ قول (ھل اتی علی الانسان حین الدھر) اس سے مراد علیؑ ہیں۔

پچیس ذی الحجہ کی رات امیر المومنینؑ اور فاطمہ الزہراؑ نے صدقہ دیا اور پچیس ذی الحجہ کے دن کو ان کے اور حسنؑ اور حسینؑ کے بارے میں سورہ ھل اتی نازل ہوئی پھر حدیث اس طرح چلی جیسے علی بن عیسیٰ نے بیان کیا ہے پھر دستر خوان کے اترنے کی روایت ثعلبی اور خوارزمی نے بیان کی پھر کہا کہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں دستر خوان کے نازل ہونے کی حدیث بیان کی لیکن جس وقت ہم نے اس کا نزول بیان کیا ہے اس نے اس کا وقت نہیں لکھا اس نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ قحط کے زمانے میں ان کو بھوک لگی پس فاطمہؑ نے ان کے لیے دو روٹیاں اور ساتھ تھوڑا سا گوشت تیار کیا پس آپؐ نے ان کو وہ لوٹا دیا اور فرمایا اے بیٹیؑ میرے پاس بیٹھو اور برتن سے کپڑا ہٹایا وہ گوشت اور روٹیوں سے بھرا ہوا تھا پس وہ حیران ہو گئیں اور جان گئیں کہ یہ اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے پس رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ یہ کہاں سے آیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا یہ اللہ کی طرف سے ہے بے شک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کی حمد جس نے تمہیں بنی اسرائیل کی عورتوں کی سردار کی شبیہ بنایا پھر رسول اللہؐ نے علیؑ ابن ابی طالبؑ، حسنؑ اور حسینؑ اور اپنے سارے اہل بیتؑ کو جمع کیا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے اور کھانا ویسے ہی باقی رہا اور فاطمہؑ نے اپنے پڑوسیوں میں بھی تقسیم کیا۔

ابو بکر مردویہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (اور وہ اللہ کی رضا کے لیے کھانا کھلاتے ہیں) کہ یہ علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔

میں مفسرین، محدثین کے اس سورہ کے بارے میں اجماع کے بعد کہتا ہوں کہ یہ سورت اصحاب کساء کے بارے میں نازل ہوئی اور جان گیا ہوں کہ ایسا ایثار اور مرتبہ سوائے آئمہ اخیاءؑ کے اور کسی کا نہیں ہے اور اس سورہ کا دستر خوان کے ساتھ ان پر نازل ہونا ان کے جلال، ان کی بلندی اور اللہ کے ہاں ان کی عزت پر دلالت کرتا ہے پس ان کا اس عزت کے ساتھ اختصاص ان کے عام لوگوں سے بلند مرتبہ، عزت واحترام اور ان کے فخر پر دلالت کرتا ہے اور بعض ناصبیوں کا اس سورہ کے مکی ہونے کے بارے میں شک کرنا کہ یہ واقعہ جو مدینہ میں ہوا ہے اس کے بارے میں کیسے نازل ہوئی پس اس کا دفاع الشیخ امین الدین الطبرسی نے اس واقعہ کو طویل روایت کرنے کے بعد اور

اس واقعہ کے بارے میں اس سورت کے نازل ہونے کے بعد ابن عباسؓ، مجاہد اور ابو صالح سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ابو حمزہ الثمالی نے اپنی تفسیر میں روایت کیا ہے مجھ سے حسن بن ابو عبداللہ بن الحسن نے روایت کیا ہے کہ یہ مدنی ہے اور یہ تمام سورت علیؑ اور فاطمہؑ کے بارے میں نازل ہوئی پھر کہا کہ ہم سے ابوالحمد مہدی ابن نزار الحسینی القاینی سے انہوں نے نے عبید اللہ بن عبد اللہ الحسکانی سے انہوں نے ابو نصر مفسر سے انہوں نے اپنے چچا ابو حامد سے انہوں نے یعقوب بن محمد المقری سے انہوں نے محمد بن یزید اسلمی سے انہوں نے زید بن ابو موسیٰ سے انہوں نے عمرو بن ھارون سے انہوں نے عثمان بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ پہلی آیت جو کہ مکہ میں نازل ہوئی وہ (اقرا باسم ربک الذی خلق) پھر انہوں نے تمام مکی سورتوں کا جو کہ ۸۵ ہیں ان کا ذکر کیا ہے پھر کہا کہ مدینہ میں سب سے پہلے بقرہ، پھر انفال، پھر آل عمران، پھر احزاب، پھر ممتحنہ، پھر نساء پھر اذا زلزلت، پھر الحدید، پھر سورہ محمدؐ، پھر رعد، پھر رحمن، پھر ھل اتی، پھر الطلاق، پھر نور، پھر حج، پھر منافقون، پھر مجادلہ، پھر حجرات، پھر تحریم، پھر جمعہ، پھر تغابن، پھر الصف، پھر فتح، پھر مائدہ، پھر توبہ یہ ۲۸ سورتیں ہیں۔

احمد زاہد نے اسناد کے ساتھ عثمان بن عطاء انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عباس سے کتاب الصیاح میں اور اس میں ایک اور روایت کا اضافہ کیا ہے کہ سورہ فاتحہ مکہ میں نازل ہوئی اور اسے مکہ میں لکھا گیا اور پھر اللہ نے جیسا چاہا اضافہ کر کے اسے مدینہ میں نازل کیا۔

https://www.shiabookspdf.com

عکرمہ نے اسناد کے ساتھ الحسن بن ابوالحسن البصری سے کہ انہوں نے ھل اتی کو چودہ مدنی سورتوں کے بعد شمار کیا ہے۔

اسناد کے ساتھ سعید بن المسیب سے انہوں نے علی بن ابی طالبؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبیؐ سے قرآن کے ثواب کے بارے میں پوچھا کہ مجھے آسمان سے نازل ہونے والی ہر سورہ کے بارے میں بتائیں اور حدیث چلتے چلتے یہاں تک پہنچی کہ انہوں نے سورہ ھل اتی کو گیارہ سورتوں کے بعد شمار کیا ہے اور جہاں تک کہ دشمنوں نے اسے شمار کیا ہے کہ کیا انسان کے لیے جائز ہے کہ انسان صدقہ میں اس قدر مبالغہ کرے کہ وہ بھوک سے خود کو اور اپنے اہل و عیال کو ہلاکت کی حد تک پہنچا دے پس اس نے دشمنی اور عناد میں مبالغہ کیا ہے اور اس نے خود کو عیب دار کیا اور عنقریب اللہ اس کو گواہیوں کے ساتھ عیب دار کرے گا کیا اس نے اللہ کا یہ قول نہیں پڑھا (وہ خواہ خود ہی حاجت مند کیوں نہ ہوں وہ ان کو خود پر ترجیح دیتے ہیں) کیا اس مبارک سورہ کے نازل ہونے میں یہ روایت متواتر کافی نہیں ہے کہ یہ ذلیل بن جائے جو ان سے واقعہ صادر ہوا ہے ان کی فضیلت میں۔

باب ۷

آیت مباہلہ

https://www.shiabookspdf.com

شیخ مفید نے کتاب الفصول میں بیان کیا ہے کہ مامون نے ایک دن امام رضاؑ سے کہا کہ مجھے امیر المومنینؑ کی اس بڑی فضیلت کے بارے میں بیان کیجئے جس پر قرآن دلالت کرتا ہے روای کہتا ہے کہ امام رضاؑ نے فرمایا کہ مباہلہ میں فضیلت اللہ جل جلالہ نے فرمایا (اے پیغمبر (عیسیٰؑ کے بارے میں) میں علم آنے کے بعد جو تم سے دلیل مانگے تو تم (اس کے جواب میں) کہو آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں تم اپنی عورتوں کو بلاؤ ہم اپنے نفس کو بلاتے ہیں تم اپنے نفوس کو بلاؤ پھر ہم مل کر جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں) پس رسول اللہؐ نے حسنؑ، حسینؑ کو اپنے بیٹوں کی جگہ بلایا اور فاطمہؑ کو اپنی عورتوں کی جگہ بلایا اور امیر المومنینؑ کو اپنے نفس کی جگہ پر بلایا اللہ کے حکم سے اور یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہؐ کے ہوتے ہوئے کوئی ان سے افضل نہ تھا اور نہ ان سے پہلے تو یہ بات ضروری ہے کہ کوئی اللہ کے رسولؐ کے نفس سے بھی افضل نہ ہو اللہ کے حکم سے تو مامون نے ان سے کہا کیا اللہ نے بیٹوں کا ذکر جمع سے نہ کیا اور رسول اللہؐ نے اپنے خاص بیٹوں کو بلایا اور نساء کا ذکر جمع کے لفظ سے کیا اور اللہ کے رسولؐ نے اپنی ایک بیٹیؑ کو بلایا پس یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے نفس کو بلائے اور وہ اس سے مراد خود ہوں حقیقت میں کسی غیر کے علاوہ تو یہ جو آپؑ نے ذکر کیا ہے یہ فضل امیر المومنینؑ کے لیے نہیں ہے روای کہتا ہے امام رضاؑ نے فرمایا کہ جو تم نے ذکر کیا ہے اور یہ کہ بلانے والا صرف بلانے والا ہی ہوتا ہے جس طرح حکم دینے والا صرف حکم دینے والا ہی ہوتا ہے اور یہ ٹھیک نہیں ہے کہ بلانے والا حقیقت میں خود ہی ہو جس طرح حکم دینے والا صرف اپنے کو ہی

حکم نہیں دیتااور جب رسول اللہؐ نے مباہلہ میں سوائے ایک آدمی یعنی امیر المومنینؑ کے کسی اور کو نہیں بلایا پس ثابت ہوا کہ اللہ کی مراد وہ نفس رسولؐ ہی ہیں اور اس کی تنزیل میں ہی حکمت ہے راوی کہتا ہے کہ مامون نے کہا جب جواب آجائے تو سوال ہی گر جاتا ہے۔

زمخشری نے کتاب کشاف میں کہا ہے روایت ہے کہ جب انہوں نے مباہلہ کے لیے جب انہیں بلایا گیا تو کہنے لگے ہم اب واپس جارہے ہیں اور آپؐ کے پاس کل آئیں گے جب وہ علیحدہ ہوئے تو عاقب جوان کا پادری تھا کہنے لگا اے عبد المسیح تم کیا دیکھتے ہو تو اس نے کہا اللہ کی قسم تم جانتے ہو اے گروہ نصاریٰ کہ محمدؐ نبی مرسل ہیں وہ تمہارے پاس تمہارے آقا کے امر سے فاصلے پر ہیں اللہ کی قسم اگر تم ایسا کرو گے تو تم ہلاک ہو جاؤ گے پس تم اپنے ملک واپس چلے جاؤ پس اگلے دن رسول اللہؐ آئے اور آپؐ نے حسینؑ کو سینے سے لگایا ہوا تھا اور حسنؑ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور فاطمہؑ ان کے پیچھے چل رہی تھیں اور علیؑ ان کے پیچھے تھے اور وہ کہہ رہے تھے کہ جب میں دعا کروں تم آمین کہنا تو نجران کے پادری نے کہا کہ اے گروہ نصاریٰ میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ اللہ کی مرضی سے پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹنے کا حکم دیں تو وہ ہٹ جائے گا پس ان سے مباہلہ نہ کرو کہ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک زمین پر کوئی نصرانی باقی نہیں رہے گا تو وہ کہنے لگے یا ابو القاسمؐ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم آپؐ سے مباہلہ نہیں کریں گے اور ہم آپ کو آپؐ کے دین پر رہنے دیں گے اور ہم اپنے دین پر قائم رہیں گے آپؐ نے فرمایا کہ جب تم مباہلہ سے پھر ہی گئے ہو تو مسلمان ہو جاؤ تمہارے ساتھ مسلمانوں سا سلوک ہو گا پس انہوں نے اسے مسترد کر دیا تو آپؐ نے فرمایا میں تم سے جنگ کروں گا وہ کہنے لگے کہ ہم عرب سے جنگ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے لیکن ہم آپؐ سے معاہدہ کریں گے کہ آپؐ ہم سے جنگ نہ کریں اور نہ ہم کو ہمارے دین سے ہٹائیں گے تو ہم آپ کو ہر سال دو ہزار حلے دیں گے ایک ہزار صفر میں اور ایک ہزار رجب میں اور لوہے سے تیار تیس زرہیں دیں گے پس نبیؐ نے صلح فرمائی اور فرمایا اللہ کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ہلاکت اہل نجران پر تل گئی تھی اگر وہ لعنت کرتے تو مسخ کر دیئے جاتے بندروں اور خنزیروں کی صورت میں اور ان پر آگ کی وادی انڈیل دی جاتی اور اللہ نجران کے تمام رہنے والوں یہاں تک کہ درختوں کی چوٹیوں پر پرندے کے گھونسلے کو جلا دیتا اور عیسائیوں میں سے کوئی باقی نہ بچتا کہ وہ سب ہلاک کر دیے جاتے۔

عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نکلے آپ پر ایک کالی منقش چادر تھی پس حسنؑ آئے تو آپ نے ان کو اس میں داخل کر لیا پھر حسینؑ آئے آپؐ نے انہیں اس میں داخل کر لیا پھر فاطمہؑ کو اور پھر علیؑ کو اور فرمایا (انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھیرکم تطھیرا)۔

اگر میں کہوں کہ آپ کو ان کو بلانا مباہلہ کیلیے اس لیے تھا تاکہ ان کا دشمن اور جھوٹے لوگ واضح ہو جائیں تو یہ ایسا کام ہے کہ جو ان کو

https://www.shiabookspdf.com

مخصوص کر دیتا ہے اور ان پر جھوٹ بولنے والوں کو بھی خاص کر دیتا ہے تو بیٹوں اور عورتوں کو بلانے کا کیا مقصد ہے؟ میں کہوں گا کہ ان کے حال پر مضبوط کی دلیل اور تاکید ہے۔

السید ابن طاوس نے طرائف میں بیان کیا ہے کہ نقاش نے اپنی تفسیر شفاء الصدور میں ذکر کیا ہے اللہ کا یہ قول کیا ہے (کہو کہ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنے بیٹوں کو) ابو بکر نے کہا کہ ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ نے حسنؑ کے ہاتھ سے پکڑا اور حسینؑ کو اپنے سینہ مبارک پر سوار فرمایا اور کہا گیا کہ اپنے دوسرے ہاتھ میں حسینؑ کو پکڑا اور ان کے پیچھے علیؑ تھے اور ان کے ساتھ فاطمہؑ تھیں تو اھل بیت رسولؐ میں سے تمام بچوں میں سے یہ فضیلت حسنؑ، حسینؑ کو حاصل ہوئی اور امت کے بیٹوں میں سے بھی اور فاطمہؑ کو اھل بیت رسول کی تمام بیٹوں نبیؐ کی بیٹیوں اور امت کی بیٹیوں میں سے حاصل ہوئی اور علیؑ کو آپ کے اقارب میں سے آپ کے اھل بیت میں سے اور امت میں سے یہ فضیلت حاصل ہوئی کہ رسول اللہؐ نے ان کو اپنی طرح کا قرار دیا جرید اعمش سے روایت کی ہے کہ مباہلہ اکیس ذی الحجہ کی رات تھی اور علی اور فاطمہ کی شادی پچیس ذی الحجہ کی رات تھی اور یوم غدیر خم اٹھارہ ذی الحجہ تھی۔

خطیب نے تاریخ بغداد میں فضل ابو بکر محمد بن الحسن بن الزیار نقاش اور بہت سارے رجال سے اور دار قطنی اور دوسروں نے بھی اس سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے اپنی موت کے وقت کہا (اس کی طرح عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے) پھر وہ مر گئے۔

https://www.shiabookspdf.com

اسی طرح مسلم نے اپنی صحیح میں کئی طریقوں سے جن میں سے چوتھے جز کے باب فضائل امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ میں کتاب میں تین جگہ یہ حدیث اللہ کے اس قول کے بارے میں نقل کی ہے (ضمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فضل تعالوا ندع ابناءنا وابنائکم ونسائنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل منہل امنۃ اللہ علی الکاذبین) پس مسلم نے نبیؐ سے حدیث مرفوعاً روایت کی ہے اور وہ بہت طویل ہے جس میں علی بن ابی طالبؑ کے بہت سارے فضائل ہیں جس کے آخر میں کہتا ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا اور کہا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں اور حمیری نے الجمع بین الصحیحین میں مسند سعد بن ابی وقاص میں افراد مسلم سے چھٹی حدیث روایت کی ہے اور ثعلبی نے اس آیت کی تفسیر میں مقاتل اور کلبی سے اس طرح روایت کی ہے جس طرح زمخشری نے روایت کی ہے پھر السید رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اس کو ابو بکر بن مردویہ ان الفاظ سے زیادہ خوبصورت الفاظ میں اور اس معانی میں ابن عباسؓ سے اور حسن سے اور شیبی سے اور السدی سے روایت کی ہے اور ثعلبی کی روایت میں یہ الفاظ آخر حدیث میں زیادہ ہیں کہ فرمایا کہ اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اہل نجران پر اللہ کا عذاب تل چکا تھا اگر وہ لعنت کرتے تو ان کو بندروں اور خنزیروں کی شکل میں مسخ کر دیا جاتا اور ان پر آگ کی وادی پر آگ کی وادی انڈیل دی جاتی اور اللہ اہل نجران کو یہاں تک کہ ان کے درختوں کی چوٹیوں

پر پرندوں کو جل اڑا لتااور سب عیسائی ہلاک ہو جاتے پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی(پس یہ وہ حق کا قصہ ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے اگر وہ پھر جائیں تو اللہ ان کو برباد کرنے والا ہے) اور اسے شافعی ابن المنازئی نے کتاب المناقب میں تبعی سے اسے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ نجران کا ایک وفد عاقب اور طیب کی معیت میں رسولؐ اللہ کے پاس آیا پس رسولؐ اللہ نے ان کو توحید کی دعوت دی اور انہوں نے کہا اے محمدؐ ہم تم سے پہلے اسلام لائے ہیں آپ نے فرمایا تم نے جھوٹ بولا ہے اگر تم چاھو تو میں بتا سکتا ہوں کہ کس چیز نے تم دونوں کو اسلام سے روکا ہوا ہے وہ کہنے لگے بتائیے فرمایا صلیب کی محبت، شراب، اور خنزیر نے پس رسولؐ اللہ ان کو لعنت کرنے کی طرف دعوت دی تو انہوں نے اگلے دن کا وعدہ کیا اگلے دن رسولؐ اللہ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو ساتھ لیا اور پھر ان کی طرف کسی کو بھیجا پس انہوں نے جواب دینے یعنی مقابلہ سے انکار کر دیا اور جزیہ دینا قبول کیا پس نبیؐ نے فرمایا اس اللہ کی قسم جس نے مجھے حق کیساتھ مبعوث کیا کہ اگر وہ دونوں ایسا کرتے تو اللہ ان پر آگ برساتا جابر نے روایت کی ہے کہ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی (ابنانا وابناء کم) شعبی نے کہا کہ بیٹے حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور (نسائنا) فاطمہؑ ہیں (انفسنا) علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

السیوطی نے در منثور میں لکھا ہے کہ اس کو حاکم نے لکھا ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن ماویہ اور ابو نعیم نے الدلائل میں جابر سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کے پاس عاقب اور طیب آئے پس آپ نے ان دونوں کو اسلام کی دعوت دی اور اس طرح کی حدیث بیان کی کہ جسے پہلے گزر چکی ہے اور اسکے آخر میں کہا کہ جابر نے بیان کیا ہے (انفسنا وانفسکم) سے مراد علیؑ اور رسولؐ اللہ ہیں (ابناءنا) سے مراد حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور (نساؤنا) سے مراد فاطمہؑ ہیں۔

بیہقی نے الدلائل میں سلمہ بن عبدیشوع سے اسنے اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے اس کو یوں بیان کیا ہے کہ رسولؐ اللہ نے اھل نجران کی طرف سورۃ النمل کے نازل ہونے سے پہلے ایک خط لکھا ابراھیم، اسحاق، یعقوب کے معبود کے نام سے: محمد رسولؐ اللہ کی طرف سے نجران کے پادریوں اور اھل نجران کے نام اگر تم اسلام لے آؤ تو میں تمھاری ابراھیم، اسحاق اور یعقوب کے معبود کے ہاں سفارش کروں گا اما بعد میں تمہیں بندوں کی عبادت سے اللہ کی عبادت کی طرف بلاتا ہوں اور بندوں کی حاکمیت سے اللہ کی حاکمیت کی طرف بلاتا ہوں اگر تم اس کا انکار کرو گے تو جزیہ دو گے اور اگر اس کا انکار کرو گے تو تم سے جنگ ہو گی والسلام جب پادری نے یہ خط پڑھا تو بہت زیادہ ڈر گیا پس اس نے وہ خط نجران کے ایک شخص جس کا نام شرجیل بن وادمہ تھا کی طرف بھیجا اس نے اس کو پڑھا تو پادری نے اس سے کہا تیری کیا رائے ہے شرجیل نے کہا کہ جو اللہ نے ابراھیم سے اسماعیل کی اولاد میں نبوت کا وعدہ کیا تھا مجھے اس کا علم ہے نبوت کے بارے میں میری کوئی رائے نہیں ہے اگر دنیا کا کوئی معاملہ ہوتا تو میں اس میں اپنی رائے پیش کرتا اور کوشش کرتا پس پادری ایک کے بعد دوسرے نجران

کے ہر باشندے کے پاس گیا ان تمام نے شرجیل کی طرح ہی جواب دیا پس انہوں نے مشورہ کی کہ وہ شرجیل بن وادعہ، عبداللہ بن شرجیل اور جبار بن فیض کو رسول اللہ کے پاس بھیجیں گے اور وہ رسول اللہ کے حالات معلوم کر کے آئینگے پس وفد نکلا اور وہ رسول اللہ کے پاس آئے اور انہوں نے آپ سے سوال کیے اور آپ نے ان سے سوال کیے کبھی ان کے بارے میں کوئی آیت نازل نہیں ہوئی تھی کہ وہ کہنے لگے کہ آپ عیسیٰ کے بارے میں کیا کہتے ہیں آپ نے فرمایا ابھی آج کے دن میرے پاس ان کے بارے میں کچھ نہیں ہے پس یہاں رہو میں تم کو اس سے صبح آگاہ کروں گا جو مجھے عیسیٰ کے بارے میں بتایا جائے گا پس اللہ نے یہ آیات اتار دیں (بے شک عیسیٰ کی مثال اللہ کے ہاں آدم کی طرح ہے) اس آیت تک (پس ہم جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں) پس وہ انکار کرتے رہے اور اس پر (یعنی عیسیٰ کے ابن اللہ ہونے پر) ڈٹے رہے جب رسول اللہ انکو آگاہ کرنے کے بعد اگلی صبح اٹھے تو آپ علیؑ، حسنؑ، اور حسینؑ کو لے کر نکلے اور فاطمہؑ ان کی پشت پر چل رہی تھیں لعنت کرنے کیلئے حالانکہ اس وقت انکی کئی بیویاں موجود تھیں تو شرجیل نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں ایک گھمبیر مسئلے کو دیکھ رہا ہوں اگر یہ شخص نبی ہوا اور اس نے ہم پر لعنت کر دی تو کرہ ارض پر ہمارا کوئی نام و نشان باقی نہیں رہے گا تو وہ دونوں اس سے کہنے لگے تو کیا کہتا ہے اس بارے میں اس نے کہا میری رائے ہے کہ ہم اسے حاکم تسلیم کر لیں تو میں ایسے شخص کو دیکھ رہا ہوں جو کبھی بھی غلط فیصلہ نہیں کرے گا پس شرجیل رسول اللہ سے ملا اور کہنے لگا میں نے آپکی لعنت کرنے سے ایک بہترین تجویز کی ہے فرمایا کہ وہ کیا ہے وہ کہنے لگا میں آپ کو حاکم تسلیم کرتا ہوں دن سے رات تک اور آپکی رات سے صبح تک جو آپ ہمارے بارے میں فیصلہ کریں گے وہ جائز ہے پس رسول اللہ لوٹ گئے اور ان پر لعنت نہ کی اور ان سے جزیہ پر صلح کر لی۔

ابو نعیم نے الدلائل میں کلبی کی اسناد سے اسنے ابو صالح سے اسنے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ بے شک نجران کے عیسائیوں کا وفد جو کہ چودہ افراد پر مشتمل تھا رسول اللہ کے پاس آئے ان میں سے ایک کا نام سید تھا وہ ان میں سے بڑا تھا اور اسکے بعد عاقب تھے تو رسول اللہ نے ان سے کہا اسلام لے آؤ وہ کہنے لگے ہم اسلام لے آئے ہیں فرمایا کہ تم دونوں اسلام نہیں لائے وہ کہنے لگے ہم تو آپ سے پہلے اسلام لے آئے ہیں آپ نے فرمایا کہ تم نے جھوٹ کہا تم کو اسلام سے تم میں موجود تین چیزوں نے روک رکھا ہے، صلیب کی پرستش، خنزیر کھانا اور تمہارا یہ گمان کہ عیسیٰؑ اللہ کی اولاد ہے (پس یہ آیت نازل ہوئی کہ عیسیٰ کی مثال اللہ کے ہاں آدم سی ہے) جب آپ نے اس آیت کی تلاوت کی تو کہنے لگے ہم اسے نہیں جانتے جو آپ کہہ رہے ہیں پس یہ آیت نازل ہوئی (کہ جو حق کے آجانے کے بعد عیسیٰ کے بارے میں آپ سے دلیل مانگے تو آپ اس سے کہیے کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں تم اپنی عورتوں کو بلاؤ ہم اپنے نفسوں کو بلاتے ہیں تم اپنے نفسوں کو بلاؤ پھر ہم مل کر جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں)

https://www.shiabookspdf.com

آپؐ نے ان سے کہا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اگر تم اس کو قبول نہ کرو تو میں تم سے مباہلہ کروں وہ کہنے لگے اے ابو القاسمؐ ہم پلٹ جاتے ہیں اور ہم اپنے معاملے میں غور کرنے کے بعد پھر آپ کے پاس واپس آئیں گے تاکہ ایک دوسرے میں سے سچے کو جان سکیں السید نے عاقب سے کہا اللہ کی قسم تم جانتے ہو کہ یہ نبی ہے اگر تم نے اس پر لعنت کی تو تم برباد ہو جاؤ گے اور جس قوم پر بھی نبیؐ نے لعنت کی نہ ان کا بوڑھا زندہ رہا اور نہ چھوٹا اگر تم اس کی پیروی نہیں کرتے تو ان کے دین کو برامت کہو اس کو چھوڑ دو اور اپنے وطن لوٹ چلو اور رسولؐ اللہ نکلے اور ان کے ساتھ علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور فاطمہؑ تھیں تو رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ میں اگر دعا کروں تو تم آمین کہنا پس وہ لعنت کرنے سے انکار کر گئے اور جزیہ پر ان سے صلح کر لی۔

ابن ابی شیبہ نے اور سعید بن منصور نے اور عبد بن حمید نے اور ابن جریر نے اور ابو نعیم نے شعبی سے اسی حدیث کو روایت کیا ہے اور حدیث یہاں تک پہنچی کہ انہوں نے نبیؐ سے اگلے دن کا وعدہ کیا پس اگلے دن نبیؐ نکلے اور ان کیساتھ علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور فاطمہؑ تھیں پس انہوں نے ان پر لعنت کرنے سے انکار کر دیا اور جزیہ پر صلح کر لی تو نبیؐ نے فرمایا کہ اگر وہ مجھ پر لعنت کرتے تو میرے پاس اہل نجران کی ہلاکت کی یہاں تک کہ درخت پر پرندے کی ہلاکت کی بھی خبر آچکی تھی۔

مسلم، ترمذی، ابن المنذر، الحاکم اور بیہقی نے اپنی سنن میں سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا جب آیت مباہلہ نازل ہوئی تو رسولؐ اللہ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسینؑ اور حسنؑ کو بلایا اور کہا اے اللہ یہی میرے اہل ہیں۔

ابن جرید نے روایت کی ہے کہ اسنے کہا جب آیت مباہلہ نازل ہوئی تو رسولؐ اللہ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلاوا بھیجا اور ان کو بلایا تا کہ وہ ان پر لعنت کریں تو یہودیوں میں سے ایک جوان نے عیسائیوں سے کہا کیا تم اپنے کل والے بھائیوں کو بھول گئے ہو جو بندر اور خنزیر بن گئے تھے پس تم مباہلہ نہ کرو پس وہ باز آ گئے۔

ابن بطریق نے العمدہ میں آیت مباہلہ کے نزول میں صحیح مسلم، تفسیر ثعلبی، مناقب ابن المعازلی، ابن الاثیر نے جامع الاصول میں صحیح مسلم کی اسناد کے ساتھ سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ جب آیت مباہلہ نازل ہوئی تو رسول اللہؐ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا اور فرمایا اے اللہ یہی میرے اہل ہیں۔

طبرسی نے کہا ہے کہ مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بیٹوں سے مراد حسنؑ اور حسینؑ ہیں ابو بکر الرازی نے کہا ہے کہ یہ اس بات پر دلیل ہے کہ حسنؑ و حسینؑ رسول اللہؐ کے بیٹے ہیں اور حقیقت میں بیٹی کی اولاد ہی بیٹا ہے اور ابن ابی الحدید نے اعلان کیا جو کہ معتزلہ کے اماموں میں سے ایک امام ہے کہ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حسینؑ اور حسینؑ اسوقت شرعی مکلف تھے کیونکہ مباہلہ بالغ افراد سے ہی

https://www.shiabookspdf.com

جائز ہوتا ہے اور ہمارے ساتھیوں نے کہا کہ عمر میں چھوٹا ہونا اور سن بلوغ کو نہ پہنچنا عقل کے مکمل ہونے کے منافی نہیں ہے۔ اور بلوغ کا تعلق احکام شرعیہ سے ہوتا ہے اور ان کی عمر اس وقت تھوڑی تھی کہ ان دونوں کی عقل کامل نہ تھی۔ ہاں اس پر کہ ہمارے ہاں ہے کہ اللہ آئمہ کی عادات عام نہیں رکھتا اور ان کو وہ خصوصیت دیتا ہے جس میں ان کے سوا اور کوئی شریک نہیں ہوتا اگر یہ صحیح ہے کہ اس عمر میں عقل کا مکمل ہونا حد سے تجاوز نہیں ہے تو یہ جائز ہے کہ ان کے سوا کوئی اس کے قابل نہ تھا اور اللہ کے ہاں ان کی مرتبہ و مقام کی دلیل یہی ہے اور انہیں میں سے نبیؐ کا ایک قول جو ملتا ہے کہ میرے یہ دونوں بیٹے کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں یہ امام ہیں۔

(ونساءنا) اس پر علماء متفق ہے کہ اس سے مراد سیدہ فاطمہؑ ہیں کیونکہ ان کے علاوہ مباہلہ میں کوئی عورت بھی نہ تھی اور یہ زہراؑ کی تمام عورتوں پر فضیلت کی دلیل ہے (انفسنا) یعنی علیؑ خاص طور پر اور اس سے مراد یہ نہیں ہو سکتا کہ نبیؐ کیونکہ وہ تو دعوت دینے والے ہیں اور یہ درست نہیں کہ انسان خود کو ہی بلائے اور صحیح یہی ہے کہ وہ اپنے علاوہ کسی دوسرے کو بلائے اور اللہ کا یہ کہنا کہ (انفسنا) تو اس سے کوئی چارہ نہیں کہ اس سے مراد غیر رسول ہے تو ضروری ہے کہ اس سے مراد علیؑ ہی ہوں کیونکہ مباہلہ میں ان کے بچوں اور بیوی کے علاوہ کسی کو بھی نہیں بلایا گیا تھا اور یہ ان کی انتہا درجہ فضیلت، بلند مرتبہ پر دلالت کرتی ہے کہ جو کسی کے لیے بھی نہیں ہے کہ اللہ نے انہیں نفس رسول بنایا اس پر ابن حجر مکی کا وہ قول جو اس نے اپنی صواعق میں دار قطنی سے الفسنا سے مراد علیؑ ہونے کے بارے میں نقل کیا ہے کہ یوم شوریٰ کو علیؑ نے اہل شوریٰ پر احتجاج کیا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تم میں سے کوئی مجھ سے زیادہ رسولؐ اللہ کا قریبی ہے؟ کہ جس کو انہوں نے اپنا نفس اور اس کے بیٹوں کو اپنے بیٹے اور ان کی عورتوں کو اپنی عورتیں قرار دیا ہو؟ وہ کہنے لگے واللہ نہیں کوئی شک نہیں کہ اپنے اقارب میں رسولؐ اللہ کی عباسؓ، جعفرؑ اور دوسروں کے علاوہ ان کی تحقیق فرمانا دونوں چیزوں میں سے ایک پر دلالت کرتا ہے: ایک تو یہ کہ وہ ان کے بعد اللہ کی قریبی مخلوق ہیں کہ جن سے دعائیں مدد مانگی جا سکتی ہے۔ دشمنوں پر یا اس پر کہ وہ اللہ کی عزت والی مخلوق ہیں کہ ان کو مباہلہ کیلیے پیش کیا ان کی حقیقت پر مضبوطی کے اظہار کیلیے جس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جو ان کا دشمن ہے وہ اس کو ان پر بلائے اور ان سے بہت محبت بھی رکھتا ہو اور یہ بھی ظاھر ہے کہ نبیؐ کی ان سے محبت بشری اور دنیاوی امور کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ وہ تو اس سے محبت کرتے ہیں جن سے اللہ محبت کرتا ہے اور ان کی محبت خالص اللہ کیلیے ہی ہے اور کس طرح نہ ہو کہ اللہ نے اس کا اعلان کئی آیات اور احادیث میں فرمایا ہے اور مخالفین اپنی من گھڑت خبر سے اس پر استدلال بھی کرتے ہیں کہ اگر میں کسی کو دوست بناتا تو میں ابو بکر کو بناتا ان کی فضیلت کیلیے اور اس کیلیے فضل کیسے ثابت ہو سکتا ہے کہ اگر اس کی دوستی دنیاوی اغراض سے منسلک ہوتی ہے اور جب یہ ثابت ہو جائے تو یہ بات بھی ان کے اللہ کی قریبی اور محبوب مخلوق ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

ان کے امام رازی نے اپنی تفسیر اور اربعین میں علیؑ کا امامیہ کے ہاں تمام انبیاء و صحابہ سے افضل ہونے پر استدلال کیا ہے لیکن اس کی ایک کھلی وجہ ہے پھر جواب میں کہا ہے کہ جس طرح اجماع ہے کہ نبیؐ تمام انبیاء سے افضل ہیں اور اسی طرح اجماع ہے کہ تمام انبیاء عام لوگوں سے افضل ہیں اور میں صحابہ کے ذکر سے اعراض کرتا ہوں کیونکہ ان ۔۔کہ پاس اس کے بارے میں جواب نہیں ہے اور جس کو انہوں نے انبیاء سے جواب میں ذکر کیا ہے وہ ہے کہ اجماع کا امامیہ کے ہاں حجت ہونا جائز نہیں اور اگر اس سے مراد امت کا اجماع ہو تو ان کے ہاں اس کی حقانیت درست نہیں کیونکہ اکثر امامیہ کہتے ہیں اور وہ قائل ہیں کہ ہمارے آئمہؑ تمام انبیاء سے افضل ہیں

https://www.shiabookspdf.com

باب ۸

اللہ تعالیٰ کا فرمان (آپ کے گھر میں ستارے کا اترنا)

جیسا کہ ان کی صحاح میں یہ روایت آئی ہیں کہ اے علیؑ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور فرمایا علیؑ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی علیؑ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو میرے سر کو میرے جسم سے ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ میری روح کو میرے جسم جیسی اور رسولؐ اللہ کا یہ کہنا کہ میں تمہاری طرف اپنے جیسا مرد بھیج رہا ہوں اس کی بہت ساری مثالیں ہیں اور دوسری بات یہ کہ آیت ان کے فضل و اولی بالامامت ہونے پر دلالت کرتی ہے

ابن سعید نے مجھ سے اسے فرات سے اسنے عاصم بن سلیمان سے اسنے جویبز سے اسنے ضحاک سے اسنے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ہم نے عشاء کی نماز رسول اللہؐ کے ساتھ پڑھی جب ہم نے سلام پھیرا تو آپ ہماری طرف بڑھے اور فرمایا کہ آج رات کو طلوع فجر کیساتھ آسمان سے ستارا اترے گا اور تم میں سے کسی ایک کے گھر گرے گا پس جس کے گھر میں وہ ستارا اترے گا وہ میرا وصی اور میرا خلیفہ اور میرے بعد امام ہوگا جب فجر کا وقت قریب ہوا تو ہم میں سے ہر کوئی اپنے گھر میں بیٹھا ہوا تھا اور ستارے کے اترنے کا انتظار کر رہا تھا اور اس کا سب سے زیادہ لالچ میرے والد عباس بن عبدالمطلب کو تھا جب فجر طلوع ہوگئی پس ستارہ ہوا میں سے اترا اور علی بن ابی طالبؑ کے گھر میں اترا تو رسولؐ اللہ نے علیؑ سے فرمایا اے علیؑ اس اللہ کی قسم جس نے مجھے حق کیساتھ مبعوث کیا ہے تمہارے لیے وصائیت، خلافت اور میرے بعد امامت واجب ہوگئی۔

https://www.shiabookspdf.com

پس عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی منافق کہنے لگے کہ محمدؐ اپنے چچازاد کی محبت میں بھٹک گئے ہیں اور وہ ان کے بارے میں اپنی مرضی سے بولتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ اتاری (والنجم اذا ھوا) اور اللہ فرماتا ہے کہ ستارے کے خالق کی قسم کہ جب وہ اترا (ما ضل صاحبکم) یعنی تمھارے سردارؐ علیؑ کی محبت میں نہیں بھٹکے (ما غوی وما ینطق عن الھوی) یعنی وہ اپنی مرضی سے نہیں بولتے یعنی علیؑ کے بارے میں (ان ھو وحیا لا یوحی)

ہم سے ہی حدیث شیخ اھل الرائے احمد بن الصقر نے محمد بن العباس بن سبام سے اسنے محمد بن ابی الھشیم سے اسنے احمد بن ابی الحطاب سے اسنے ابو اسحاق الفزاری سے اسنے اپنے باپ سے اسنے امام جعفرؑ بن محمدؑ سے انہوں نے اپنے والد گرامیؑ سے انہوں نے اپنے دادا علیہم السلام سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اس طرح کی روایت کی ہے اور اس طرح ہم سے قطان سے ابن زکریا سے اسنے ابن حبیب سے اسنے محمد بن اسحاق الکفی سے اسنے ابراھیم بن عبداللہ السخری سے اسنے یحییٰ بن الحسین المشعدی سے اسنے ابوھارون العدی سے اسنے ربیعہ السعدی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابن عباسؓ سے اللہ عزوجل کے اس قول کے بارے میں پوچھا (والنجم اذا ھوی) اسنے کہا وہ ستارا ہے جو طلوع فجر کیساتھ اترا اور علی بن ابی طالبؑ کے گھر میں اترا پس میرے بابا عباس بن عبدالمطلب بڑے خواہاں تھے کہ وہ ستارا ان کے گھر اترے تاکہ وصیت، خلافت اور امامت کے حق دار وہی ہوں لیکن اللہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ علی بن ابی طالبؑ کے سوا کوئی اور ہو (اور یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے)

https://www.shiabookspdf.com

القطان نے ابن زکریا سے اسنے ابن حبیب سے اسنے حسن بن زیاد سے اسنے علی بن الحکم سے اسنے منصور بن السود سے، اسنے امام جعفرؑ بن محمدؑ سے آپؑ نے اپنے والد گرامیؑ سے انہوں نے اپنے داداؑ سے روایت کی ہے کہ جب نبیؐ بیمار ہوئے اس بیماری میں کہ جس میں آپ کا نتقال ہوا تو آپ کے صحابہ اور اہل بیت آپ کے پاس جمع ہوئے اور کہنے لگے اے اللہ کے رسولؐ اگر آپؐ کے ساتھ کچھ ہو جائے تو ہمارے لیے بعد میں کون ہے؟ اور آپ کے امر کا وارث کون ہے؟ پس انہوں نے ان کو جواب نہ دیا اور خاموش رہے جب دوسرا دن ہوا تو انہوں نے یہی سوال دہرایا تو انہوں نے ان کے سوال کا کوئی جواب نہ دیا جب تیسرا دن ہوا تو انہوں نے ان سے کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ اگر آپؐ کے ساتھ کچھ ہو جائے تو ہمارے لیے آپ کے امر کا وارث کون ہے؟ تو آپؐ نے ان سے فرمایا کہ کل ایک ستارا میرے اصحابہ میں سے کسی کے گھر اترے گا پس دیکھو وہ کون ہے؟ وہ تم میں میرے بعد میرا خلیفہ میرے امر کا وارث ہے ان میں کوئی بھی ایسا نہ تھا جو یہ نہ چاہتا کہ نبیؐ اس سے فرمائیں کہ تم میرے بعد میرے قائم ہو جب چوتھا دن ہوا ہر آدمی اپنے گھر میں بیٹھا ستارے کے اترنے کا انتظار کر رہا تھا کہ آسمان سے ستارا ٹوٹا تو اس کے نور سے دنیا روشن ہوئی یہاں تک کہ وہ علیؑ کے گھر میں آ اترا پس قوم نے احتجاج کیا اور [illegible] لگے کہ

اللہ کی قسم یہ شخص یعنی نبیؐ بھٹک گئے ہیں اور اپنے چچازاد کے بارے میں جو چاہتے ہیں بولتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ سورۃ النجم نازل فرمائی (قسم ہے ستارے کی جب وہ اترا تمھارا ساتھی نہ بھٹکا ہے اور نہ گمراہ ہوا ہے اور وہ اپنی مرضی سے نہیں بولتا مگر اس کی طرف وحی کی جاتی ہے)

آپ سے ہی روایت ہے کہ کہا جاتا ہے کہ یہ آیت بھی نازل ہوئی (کہ تمہارے پاس وہ رسول آئے ہیں جو اپنی خواہشات کی پیروی نہیں کرتے) اور نوف البکالی کی روایت میں ہے کہ ستارہ علیؑ کے گھر میں اترا تو مدینہ اس کے ارد گرد کا علاقہ روشن ہو گیا اور ستارہ زہرہ تھا یہ بھی کہا گیا کہ ثریا تھا۔

بعض ثقہ راویوں نے کہا ہے کہ بعض صحابہ فتح مکہ کے سال اکھٹے ہوئے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب ان کا حکم قائم ہو جائے تو ان کے بعد ان کا وصی ان کے حکم کو قائم رکھے اور آپؐ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ اس رات مجھ سے میرے وصی کو ظاہر کرے گا جو میرے بعد میرا خلیفہ ہوگا اور میرے امر کو قائم رکھے گا ایک نشانی سے واضح ہوگا جو آسمان سے اترے گی جب لوگ نماز عشاء سے فارغ ہوئے اور گھروں کو چلے گئے رات چاندنی نہیں تھی بلکہ اندھیری تھی کہ آسمان سے ایک روشن ستارہ اترا یہاں تک کہ وہ علی بن ابی طالبؑ کے حجرہ کے سامنے آکر ٹھہرا اور گھر جو تھا وہ دن کی طرح روشن ہو گیا۔ اس کی روشنی سے ارد گرد کے گھر بھی روشن ہو گئے پس لوگ ڈرے ہوئے اور گھبرائے ہوئے رسول اللہؐ کے پاس آئے اور کہا کہ جس نشانی کا آپؐ نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے وہ اتر چکی ہے اور وہ ستارا ہے اور وہ علیؑ کے گھر کے دروازے پر اترا ہے تو نبیؐ نے فرمایا وہ میرے بعد میرا خلیفہ ہے اور میرے بعد قائم اور میرا وصی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ ولی ہے پس اس کی اطاعت کرو اور اس کی مخالفت نہ کرو پس وہ آپؐ کے پاس سے چل پڑے پس پہلے نے دوسرے سے کہا یعنی اول نے دوم سے کہا کہ جو بھی اپنے چچازاد کے بارے میں کہا وہ صرف اپنی خواہش سے کہا اور اس پر علیؑ کے بارے میں سرکشی چھا چکی ہے اگر وہ اسے نبی بھی بنانا چاہے تو ایسا کر دے گا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی (والنجم اذا ھوی، ما ضل صاحبکم وما غوی۔ وما ینطق عن الھوی۔ ان ھو الا وحی یوحی۔ علمہ شدید القوی) اور اس کے بارے میں عونی نے شعر کہا ہے (اس گھر کے مالک کا جس کے دروازے پر ستارہ اترا تم نے اسکا انکار کر دیا)

اسناد علی بن محمد الہادی کی طرف مرفوعاً روایت ہے کہ انہوں نے اپنے آباد علیہم السلام سے انہوں نے جابر انصاری سے اسی جیسی روایت کی ہے اسناد کیساتھ عمر بن الخطاب سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ علیؑ کو ایسی پانچ خوبیاں عطا کی گئی ہیں کہ اگر مجھے ان میں سے ایک بھی دی جاتی تو وہ دنیا و آخرت میں سے سب سے زیادہ میرے لیے محبوب ہوتی وہ کہنے لگے عمر وہ کیا ہیں: اسنے کہا پہلی ان کی

فاطمہؑ سے شادی دوسرا جب مسجد میں تمام کھلنے والے دروازوں کا بند کروانا اور علیؑ کا دروازہ کھلا رہنا تیسرا ان کے گھر میں ستارہ کا اترنا چوتھا خیبر کے دن رسول اللہؐ کا ان کے لیے فرمانا میں کل ایسے شخص پرچم عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسولؐ اس سے محبت کرتے ہیں اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا اور اللہ کی قسم میں امید کرتا تھا کہ یہ میں ہی ہوں گا۔

ارشاد القلوب میں امام باقرؑ کی اسناد کیساتھ روایت ہے کہ جب منافقین اور امیر المومنینؑ کے حاسدوں کی رسول اللہ کے بیان کردہ فضائل امیر المومنینؑ اور ان پر نص اور ان کی اطاعت کا حکم دینے اور ان کے بڑوں سے ان کی بیعت لینے اور ان کو امیر المومنینؑ تسلیم کرنے اور ان کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ میرا وصی خلیفہ میرے دین کا قاضی، میرے وعدوں کو پورا کرنے والا اور میرے بعد مخلوق پر اللہ کی حجت جس نے ان کی اطاعت کی وہ خوش بخت ہے جس نے ان کی مخالفت کی وہ گمراہ و بد بخت ہے کے بارے میں باتیں زیادہ بڑھ گئیں تو منافقین کہنے لگے کہ محمدؐ کی اپنے چچازاد کے بارے میں عقل جاتی رہی ہے اور وہ گمراہ ہو گئے ہیں اور وہ جو کچھ بھی علیؑ کے بارے میں کہہ رہے ہیں اپنی مرضی سے کہہ رہے ہیں اور اور یہ خبر رسول اللہؐ کے پاس پہنچ گئی یہاں تک کہ وہ نو مفسد اقرع بن حابس التمیمی کے گھر میں جمع ہو گئے اس وقت اس گھر میں صہیب رومی رہتے تھے اور وہ نو تھے اگر ان میں امیر المومنینؑ کو ملایا جائے تو یہ دس یعنی (عشرہ مبشرہ) ہو جاتے ہیں اور وہ ہیں ابو بکر، عمر، عثمان، طلحہ، زبیر، سعد، سعید، عبد الرحمٰن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح ہیں اور وہ کہنے لگے کہ محمدؐ نے علیؑ کے بارے میں ایسے کوئی نشانی آسمان سے نہیں لے کر آئے جیسا کہ اپنے بارے میں لے کر آئے تھے جیسا کہ شق القمر پس انہوں نے وہ رات گزاری پس آسمان سے ستارا نازل ہوا یہاں تک وہ علیؑ کی دیوار پر آکر رک گیا سارا مدینہ روشن ہو گیا یہاں تک کہ اس کی روشنی گھروں میں اور کنوؤں میں بھی داخل ہو گئی تاریک جگہوں، غاروں اور لوگوں کے گھروں میں پہنچ گئی پس اھل مدینہ بہت زیادہ ڈر گئے اور وہ اپنے گھروں سے نکل پڑے اور وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ کس کے گھر پر کونسا ستارہ نازل ہوا ہے اور وہ کہاں ہے لیکن وہ اسے رسول اللہؐ کے گھروں میں سے کسی گھر پر دیکھ رہے تھے جب رسول اللہؐ نے لوگوں کا شور سنا آپ مسجد میں آئے اور لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ کس چیز سے تم ڈر رہے ہو اور کونسی چیز سے خوفزدہ ہو اس ستارے سے جو علی بن ابی طالبؑ کے گھر پر ہے: وہ کہنے لگے ہاں رسولؐ اللہ فرمایا کہ کیا تم میں سے وہ نو منافق جو اس رات صہیب الرومی کے گھر پر جمع ہوئے تھے اور وہ میرے اور میرے بھائی علیؑ کے بارے میں یہ کہہ رہے تھے اور ان میں سے ایک نے کہا کہ محمدؐ علیؑ کے بارے میں کوئی ایسی نشانی نہیں لے کر آئے جس طرح کہ اپنے بارے میں لے کر آئے تھے جیسے شق القمر وغیرہ پس اللہ تعالیٰ نے اس ستارے کو علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل فرمایا یہ ستارہ اس وقت تک موجود رہا کہ جب تک آسمان سے باقی ستارے غائب نہ ہو گئے اور رسول اللہؐ نے غسل فرما کر نماز ادا فرمائی اور لوگ کہہ رہے تھے کہ

https://www.shiabookspdf.com

آسمان سے سب ستارے چلے گئے ہیں اور ستارہ ابھی باقی ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ میرا دوست جبرائیل ہے سورہ النجم قرآن میں لے کر نازل ہوا ہے اس کو سنو پھر آپؐ نے پڑھا(والنجم اذا هوی۔ ماضل صاحبکم وما غوی، وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی، علمه شدید القوی) پھر ستارہ آسمان کی طرف اٹھ گیا اور وہ اس کی طرف دیکھ رہے تھے اور سورج طلوع ہو چکا تھا پس رسول اللہؐ نے خود فرمایا تھا اسے لوگوں نے سنا اور زمین میں فساد کرنے والے ان نو افراد نے بھی سنا اور وہ ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے۔ تو محمدؐ کو دھوکہ نہیں دے سکتے وہ اپنے چچازاد علیؑ کے بارے میں ہر نشانی لا سکتا ہے اور آج محمدؐ نے ہمارے حق میں بہت برا کہا ہے تو یہ ان میں سے دو نے کہا اور انہوں نے اللہ کی قسمیں اٹھائیں اور وہ اپنی قسموں کو پورا کر رہے ہیں اور یہ دونوں ابو بکر، عمر ہیں بے شک وہ دونوں بقیع میں موجود ہوں گے یہاں تک کہ وہ دیکھیں گے بھی جو علیؑ اور سورج کے درمیان ہو گا جب رسول اللہؐ نے فجر ادا فرمائی تو علیؑ نماز میں ان کے ساتھ تھے آپ علیؑ کی طرف بڑھے اور فرمایا اے ابوالحسنؑ اٹھیے جس چیز کا آپ کو اللہ نے اور اس کے رسولؐ نے حکم دیا ہے اور بقیع میں آئے یہاں تک کہ جو میں نے آپ سے کہا ہے اسے کہیے یعنی سورج سے اور ان کے کان میں کچھ باتیں رازداری سے کیں جو کہ دعائیں تھیں جو آپؐ نے انہیں تعلیم دیں تھیں پس امیر المومنینؑ بھاگتے ہوئے بقیع کی طرف نکلے اور سورج طلوع ہو چکا تھا پس آپ نے کچھ پوشیدہ اور خفیہ دعائیں کی جن کو وہ نہیں جانتے تھے وہ کہنے لگے کہ یہ سرگوشیاں ہیں جو محمدؐ نے انہیں اپنے جادو سے سکھائی ہیں آپ نے سورج سے کہا اے اللہ کی نئی مخلوق تم پر سلام ہو پس اللہ نے اسے عربی زبان میں نطق عطا کیا اور وہ کہنے لگا اے رسول اللہؐ کے بھائی اور ان کے وصی آپ پر بھی سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اول، آپ آخر، آپؑ ظاہر اور آپؑ ہی باطن ہیں اور آپؑ اللہ کے بندے اور اس کے رسولؐ کے بھائی ہیں پس وہ مڑے ان کی عقلیں خلط ملط ہو گئیں تھیں اور وہ رسول اللہؐ کی طرف سیاہ چہروں کیساتھ پلٹے اور کہنے لگے اے اللہ کے رسولؐ یہ کتنا عجیب ہے ہم نے پہلوں میں سے اور رسولوں سے اور پچھلی گزرنے والی امتوں میں سے سنا آپ ہم سے کہتے کہ علیؑ بشر نہیں ہے اور وہ تمہارا رب ہے اس کی عبادت کرو پس رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا اور مسجد میں لوگ موجود تھے تم وہ کہو جو سورج نے کہا اور تم گواہی دیتے ہو جو تم نے سنا وہ کہنے لگے پس علیؑ آئے انہوں نے کہا اور ہم نے سنا اور ہم اس کی بھی گواہی دیتے ہیں جو انہوں نے سورج سے کہا اور جو سورج نے ان سے کہا پس رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ تم کہو تو انہوں نے کہا کہ علیؑ نے شمس سے کہا اے اللہ کی نئی مخلوق تم پر سلام ہو اسکے بعد کہ پہلے انہوں نے کوئی سرگوشی کی اور بقیع اس سے کانپنے لگی پس سورج نے انہیں جواب دیا اور کہا اے اللہ کے رسولؐ کے بھائی اور اسکے وصی آپؑ پر بھی سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اول و آخر، ظاہر اور باطن ہیں اور آپ اللہ کے بندے اور رسول اللہؐ کے بھائی ہیں۔ رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ اس اللہ کی حمد جس نے ہمیں اس چیز سے خاص کیا جس سے تم جاہل تھے اور

https://www.shiabookspdf.com

ہمیں وہ عطا کیا جو تم نہیں جانتے تھے پھر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میں اور علیؑ تم لوگوں سے سوا ہیں اور میں نے تمہیں گواہ بنایا ہے کہ وہ میرا وصی ہے پس تم کس سے انکار کرتے ہو شاید تم کہہ رہے ہو جو سورج نے ان سے کہا ہے کہ بے شک تم اول، آخر، ظاہر اور باطن ہو وہ کہنے لگے ہاں رسول اللہؐ بے شک آپ نے ہمیں بتایا ہے کہ اللہ اول، آخر، ظاہر و باطن ہے اور اس اللہ کی کتاب میں جو آپکی طرف اتاری گئی رسول اللہؐ نے فرمایا اور وہ فیصلہ کرتا ہے کہ میں تمہیں وہ نہ بتاؤں جو سورج نے ان سے کہا سورج کا یہ کہنا کہ آپ اول ہیں تو اس نے سچ کہا کیونکہ وہ پہلے ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے ان لوگوں میں سے جن کو اسلام کی دعوت میں نے دی اور عورتوں میں سے خدیجہؑ نے اور سورج کا یہ کہنا کہ آپ آخر ہیں بے شک وہ آخری وصی ہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور خاتم الرسل ہوں اور ان کا یہ کہنا کہ آپ ظاہر ہیں بے شک وہ اس علم پر جو اللہ نے مجھے عطا کیا ہے ظاہر ہیں اور اس کا کہنا کہ آپ باطن ہیں اللہ کی قسم وہ پہلی اور آخری امتوں اور تمام نازل ہونے والی کتابوں، نبیوں اور رسولوں پر باطن ہیں اور اللہ نے مجھے کوئی ایسا علم عطا نہیں کیا جو علیؑ کو نہ دیا ہو اور وہ فضل نہیں دیا جو اسے نہ دیا ہو پس تم کس کا انکار کرتے ہو تو وہ سب کہنے لگے اے اللہ کے رسولؐ ہم اللہ سے بخشش مانگتے ہیں اگر ہم جانتے ہوتے جو آپؐ جانتے ہیں تو ہم آپ کے فضل کے ساتھ ہی گر جاتے اور ہمارا اقرار بھی۔

ابن المغازی نے محمد بن احمد بن عثمان سے انہوں نے محمد بن العباس سے انہوں نے حسین بن علی الدھان سے انہوں نے علی بن محمد بن الخلیل سے انہوں نے ھیثم سے انہوں نے ابو بصیر سے انہوں نے سعید سے انہوں نے ابن عباسؓ سے ایسی ہی روایت کی ہے اسماعیل بن ابرھیم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جو اس سے ملتی جلتی ہے علامہ نے جمہور سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جو اس سے ملتی جلتی ہے اسے ابو حامد الشافعی نے بھی روایت کیا ہے کتاب شرف المصطفیٰ سے صاحب احقاق الحق نے اس حدیث کو روایت کیا ہے پس قول عام وخاص سے ثابت ہو چکا ہے کہ آیت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے بعض احادیث تو صریحاً ان کی امامت کے بارے میں ہیں اور بعض ظاہری قرآن علیؑ کی ولایت و وصائیت اور امامت پر مدح سرا ہے لیکن کیا کیا جائے قوم کے حاسدوں کا کہ وہ علیؑ کی دشمنی میں حق سے ہی بھٹک گئے ۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۹

سورۃ توبہ کا نازل ہونا اور امیر المومنینؑ کا اہل مکہ پر تلاوت کرنا ابو بکر کا واپس لوٹنا اور علیؑ کا حج اکبر پر اذان ہونا

https://www.shiabookspdf.com

احمد بن محمد بن اسحاق الدینوری نے عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز سے اسنے انہیں سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے ابو بکر کو سورۃ توبہ (براۃ) دے کر مکہ کی طرف بھیجا پھر علیؑ کو بھیجا اور فرمایا کہ اسکو سوائے میرے اہل بیتؑ میں سے کوئی اور نہیں پہنچا سکتا اور اسی طرح امیر المومنینؑ نے ایک یہودی کو جو کہ اوصیا کی خصلتیں پوچھ رہا تھا فرمایا اے یہود کے بھائی جبکہ ساتویں خصلت ہے کہ جب نبیؐ فتح مکہ سے کی طرف متوجہ ہوئے تو انہوں نے پسند فرمایا کہ وہ ان کو ڈرائیں اور انہیں اللہ عزوجل کی طرف بلائیں جس طرح کہ پہلے انہیں ڈرایا تھا پس آپؐ نے ان کی طرف ایک خط لکھا جس میں انہیں ڈرایا اور اللہ کے عذاب سے ڈرایا اور ان کو سورۃ براۃ کی آیات کو اس خط کے آخر میں لکھا تا کہ وہ انہیں سنائے پھر اپنے تمام صحابہ کے سامنے رکھا کہ ان کو لے کر جائے انہوں نے اس میں بوجھ محسوس کیا جب آپؐ نے یہ دیکھا تو ان میں سے ایک کو آواز دی کہ وہ انہیں لے کر جائے پس جبرائیل آئے اور کہا اے محمدؐ کہ آپ کا پیغام سوائے آپ کے یا اس شخص کے جو آپ سے ہو نہیں پہنچا سکتا۔ پس رسولؐ اللہ نے مجھے اس سے آگاہ کیا اور مجھے اپنی کتاب و خط کے ساتھ مکہ بھیجا پس میں مکہ میں اس کے رہنے والوں کے پاس آیا کہ جنہیں تم جانتے ہو ان میں سے کوئی ایسا نہیں ہے اگر وہ قدرت رکھتا کہ ہر پہاڑ پر میرا ہر ایک عضو رکھ دے تو وہ ایسا ضرور کرتا اگر وہ اس میں اپنی جان، مال، اولاد اور مال کو خرچ کر دے پس میں نے ان کو نبیؐ کا خط پہنچایا اور ان کو آپ کا پیغام پڑھ کر سنایا پس ان میں سے ہر ایک مجھے دھمکیوں کے ساتھ پیش آیا اور میرے لیے بغض اور عداوت کو ان کے مردوں اور عورتوں نے ظاہر کیا پھر آپ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ کیا ایسا نہیں ہے وہ کہنے لگے کیوں نہیں یا امیر المومنینؑ۔

میرے دادا ابو جعفر ار طوسی نے بیان کیا ہے کہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ کو نبیؐ نے سورۃ براۃ دے کر مکہ بھیجا پھر نبیؐ پر یہ حکم نازل ہوا کہ آپ کا پیغام آپ یا آپ میں سے کوئی شخص ہی پہنچا سکتے ہیں پس رسولؐ اللہ نے علیؑ کو بھیجا اور وہ ابو بکر کو آ ملے اور انہوں نے روحا کے مقام پر وہ سورۃ ان سے لے لی اور انہیں واپس پلٹا دیا ذی الحجہ کے تیسرے دن پھر یوم عرفہ کو آپ نے ان کو سنایا اور یوم نحر کے دن حج کے موسم میں ان کو سنایا۔

حسن بن اشناش نے ابن ابو الشلیج الکاتب سے اسنے جعفر بن محمد العلوی سے اسنے علی بن عبدک الصوفی سے اسنے طریف مولی محمد بن اسماعیل بن موسیٰ اور عبید بن سیار سے اسنے عمرو بن ابی المقدام سے اسنے ابو اسحاق السبیعی سے اسنے حارث العمدانی سے اسنے جابر سے اسنے امام ابو جعفرؑ سے آپؑ محمد حنفیہؒ سے انہوں نے امیر المومنین علیؑ سے روایت کی ہے کہ جب رسولؐ اللہ نے مکہ فتح کیا تو آپ نے پسند کیا کہ ان کو ڈرائیں اور پھر پہلی حدیث کی طرح ہی ہے۔

الطبری نے اپنی تاریخ میں چھ ہجری کے واقعات میں روایت کیا ہے جب نبیؐ نے مکہ کا ارادہ کیا تو آپؐ نے عمر بن الخطاب سے کہا کہ وہ مکہ جائے انہوں نے ایسا نہ کیا اور معذرت کر لی پس طبری نے یہ الفاظ کہے پھر انہوں نے عمر بن الخطاب کو بلایا کہ ان کو مکہ میں بھیجیں تا کہ وہ اشراف قریش کا حال انہیں آ کر بتائیں تو انہوں نے کہا یا رسولؐ اللہ میں اپنے بارے میں قریش سے ڈرتا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ ہمارے مولا علیؑ کو دیکھیے کہ وہ نبیؐ کے ہر اشارے پر کیسے اپنی جان فدا کرتے تھے اور دوسرے لوگ کیسے اپنی جان کو رسول اللہؐ پر ترجیح دیتے تھے اور جو حدیث ہم نے ذکر کی ہے اس کی واضح اور کھلی شرح حسن بن اشناس نے اپنی کتاب میں ذکر کی ہے احمد بن محمد سے اسنے احمد بن یحییٰ بن زکریا سے اسنے مالک بن ابراھیم النخعی سے اسنے حسین بن زید سے روایت کی ہے کہ مجھ سے امام جعفر بن محمد الباقرؑ نے انہوں نے اپنے آباؑ علیھم اسلام سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہؐ نے ابو بکر کو سورۃ براۃ دے کر مکہ روانہ کیا تو جبرائیل ان کے پاس آئے اور کہا یا محمدؐ بے شک اللہ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اس کو نہ بھیجیں اور آپ علی بن ابی طالبؑ کو بھیجیں کیونکہ اس پیغام کو آپ کا غیر نہیں پہنچا سکتا پس نبیؐ نے علی بن ابی طالبؑ کو حکم دیا پس وہ ان کو ملے اور ان سے وہ صحیفہ لیا اور کہا کہ نبیؐ کی طرف لوٹ جاؤ تو ابو بکر نے کہا کہ کیا کوئی وحی آئی ہے تو آپ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ تمہیں آگاہ کر دیں گے پس ابو بکر لوٹ گیا اور کہا یا رسولؐ اللہ کی آپ کی کیا رائے تھی کہ اگر میں آپ کا یہ پیغام پہنچاتا؟ تو نبیؐ نے اس سے فرمایا پس اللہ نے انکار کر دیا اور یہ کہ صرف اس کو علیؑ بن ابی طالب ہی پہنچا سکتا ہے جب ابو بکر نے زیادہ کلام کیا تو فرمایا کہ تو اسے کیسے پہنچا سکتا ہے کہ تو تو میرے ساتھ غار میں تھا (یعنی غار میں غمگیں اور پریشان تھا حالانکہ لوگوں کو اس ٹھکانے کا نہیں پتہ تھا اور پھر بھی تو حج کے میدان میں تو یہ بات کیسے پہنچا سکتا ہے) کہا کہ پھر علیؑ مکہ کی طرف چلے پھر عرفات آئے

https://www.shiabookspdf.com

پھر لوگوں کے اجتماع میں واپس پھر منی پھر آپ نے قربانی دی اور سر منڈھوایا اور پھر جبل مشروف کہ شعب سے مش.. ہے اس پر چڑھے اور تین بار پکارا اے لوگو کیا تم سن رہے ہو میں تم پر رسولؐ اللہ کا قاصد ہوں پھر تلاوت فرمائی (اللہ اور اس کے رسول کا ان مشرکوں سے کہ جن سے تم نے عہد کیے تھے اعلان بیزاری ہے پس تم زمین میں چار مہینے پھر واور جان لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکو گے اور اللہ کافروں کا حساب لینے والا ہے پس اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے اعلان ہے)اس آیت تک (بے شک اللہ غفور و رحیم ہے) سورۃ توبہ کی پہلی نو آیات ۔ پھر آپ نے تلوار سے اشارہ کیا پس لوگوں نے سنا اور اسے دہرایا لوگوں نے کہا یہ لوگوں میں اعلان کرنے والا کون ہے تو وہ کہنے لگے کہ یہ علی بن ابی طالبؑ ہے لوگوں میں سے جو جانتا تھا اس نے کہا یہ محمد کا چچازاد ہے اور یہ جرات محمدؐ کے خاندان کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا پس آپ ایام تشریق کے تین دن اس کی ندا دیتے رہے اور صبح شام لوگوں کو آیات پڑھ کر سناتے رہے پس مشرکین نے ان سے کہا اپنے چچازاد کو ہماری طرف سے یہ پیغام پہنچادو کہ ہمارے پاس اس کیلیے صرف تلوار زنی اور نیزہ زنی ہے پھر علیؑ نبیؐ کی طرف چل پڑے پس وحی کے ذریعے نبی کو علیؑ کے حالات سے محروم رکھا گیا۔ پس نبیؐ کو اس وجہ سے بہت غم ہوا یہاں تک کہ آپ کا چہرہ مبارک پر آثار نمایاں تھے اور آپ نے پریشانی اور غم کی وجہ سے عورتوں کے پاس جانا چھوڑ دیا تو لوگ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ شاید ان کو ان کی وفات کی خبر دے دی گئی ہے یا انہوں کو کوئی مرض لاحق ہو گیا ہے تو وہ ابوذرؓ سے کہنے لگے ہم تمہاری قدر و منزلت جو رسولؐ اللہ سے ہے اسے جانتے ہیں تم نے دیکھا ہے کہ ان کو کیا ہو گیا ہے ہم چاہتے ہیں کہ تو ان کا معاملہ ہم سے بیان کر تو ابوذرؓ نے نبیؐ سے اس کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا کہ مجھے موت کی خبر نہیں دی گئی پھر بھی میں مردہ ہوں اور میں اپنی امت میں خیر پاتا ہوں اور مجھے کوئی بھی مرض نہیں ہے لیکن مجھے علیؑ کے سلسلے میں وحی کے رک جانے سے شدت اور وحدیت سی محسوس ہو رہی ہے علیؑ کو اللہ نے نو خوبیوں سے نوازا ہے تین دنیا کیلیے دو آخرت کیلیے اور دو میں سے میں مطمئن ہوں اور دو میں سے میں خائف ہوں اور جب رسولؐ اللہ نماز ادا فرماتے تھے تو قبلہ ان کے چہرے کا استقبال کرتا اور آپ طلوع شمس تک اللہ کو یاد فرماتے اور علیؑ نبیؐ کے پیچھے آجاتے تھے اور لوگ ان کے چہرے کا استقبال کرتے تھے اور اپنی ضروریات کی ان سے اجازت لیتے تھے اور یہ حکم ان کو رسولؐ اللہ نے دیا تھا جب رسولؐ اللہ نے اس طرف دیکھا تو علیؑ کی جگہ پر کوئی نہ تھا اور جب رسولؐ اللہ نے نماز پڑھی تو لوگوں نے ان کے چہرے کا استقبال کیا (یعنی ان سے اجازت چاہی) پس آپؐ نے لوگوں کو اجازت دے دی ابوذرؓ کھڑے ہوئے اور کہا یا رسولؐ اللہ مجھے کچھ کام ہے فرمایا جاؤ اپنے کام کی طرف پس ابو ذرؓ مدینہ سے نکلے علیؑ کا استقبال کرنے کیلیے (یاد رہے کہ لفظ استقبال سامنا کرنے کے معنی میں آرہا ہے) جب وہ کچھ راستہ پر پہنچے کہ دیکھا ایک سوار اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر بڑھ رہا ہے دیکھا تو وہ علیؑ تھے پس انہوں نے ان کا استقبال کی ان کو گلے سے لگایا ان کو بوسہ دیا اور

https://www.shiabookspdf.com

فرمایا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان کہ میں آپؐ کے راستے میں ہی جا رہا تھا کہ میں ابھی رسولؐ اللہ کو خوشخبری دیتا ہوں پس ابوذرؓ رسولؐ کی خدمت میں آئے اور کہا خوشخبری ہے یا رسول اللہؐ فرمایا کہ اے ابوذرؓ کیا خوشخبری ہے کہا کہ علیؑ آگئے آپؐ نے ان سے فرمایا اس وجہ سے تمہارے لیے جنت ہے پھر نبیؐ سوار ہو گئے اور لوگ بھی ان کے ساتھ سوار ہو گئے علیؑ نے ان کو دیکھا تو اپنی اونٹنی کو بیٹھایا رسولؐ اللہ بھی اترے اور ان سے گلے ملے اور ان سے معانقہ کیا اور اپنا رخسار علیؑ کے کندھے پر رکھا اور نبیؐ علیؑ کے آنے سے خوشی سے روئے اور علیؑ بھی ان کے ساتھ روئے پھر رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ میرے باپ تم پر قربان کیا کیا؟ بے شک تمہارے معاملے میں وحی مجھ سے منقطع ہو گئی تھی پس انہوں نے جو کیا ان سے ان کو مطلع فرمایا تو رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تم کو مجھ سے زیادہ جانتا تھا کہ اس لیے اس نے مجھے تمہیں بھیجنے کا حکم دیا۔

اور کتاب بن اشناس البزار میں اھل خلافت کے رجال کے طریقہ سے روایت ہے اور اس حدیث کے آخر میں ہے کہ جب ہمارے مولا علیؑ مشرکین کے پاس آیات برات لے کر پہنچے تو ان کو خراش بن عبداللہ ملا جس کا بھائی عمرو بن عبداللہ تھا اور یہ وہ تھا جسے علیؑ نے خندق والے دن مبارزہ میں قتل کر دیا تھا اور اس کا بھائی شیبہ بن عبداللہ پس اس نے علیؑ سے کہا اے علیؑ ہم چار مہینے کیا کریں گے بلکہ ہم تم سے اور تمہارے ابن عم سے بری ہیں اگر وہ چاہیے مگر نیزہ زنی اور جنگ اور شعبہ نے کہا کہ ہمارے اور تمہارے چچازاد کے درمیان صرف تلوار ہے اگر تم چاہو تو ہم تم سے شروع کرتے ہیں پس علیؑ نے فرمایا آؤ آؤ اگر چاہتے ہو تو اترو اور ٹھہرو اور ایک اور کتاب کی حدیث میں ہے کہ علیؑ چار چیزوں کی منادی کر رہے تھے کہ مکہ میں آج کے بعد کوئی مشرک داخل نہیں ہو گا اور نہ بیت اللہ کا ننگے طواف کرے گا اور جنت میں صرف مسلمان داخل ہو گا پس جس کا نبیؐ کے ساتھ کوئی معاہدہ تھا تو وہ اپنی مدت کو پہنچ گیا اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ عرب جاہلیت میں بیت اللہ کا ننگے طواف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم پر کوئی کپڑا پہننا منع ہے اور ہم بیت اللہ کا طواف اسی طرح کریں گے جس طرح ہماری ماؤں نے ہمیں جنا اور بعض نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ نبیؐ کا دوسری حدیث میں ابو بکر سے یہ کہنا کہ تو میرے ساتھ غار میں میرا ساتھی تھا جب ان کو کفار کی طرف بھیجنے سے روک دیا اور اس کا معنی ہے کہ تو میرے ساتھ غار میں تھا اور تو بہت زیادہ گھبرایا ہوا اور غمگین تھا کہ میں نے تمہیں سکون دیا اور تم سے کہا غم نہ کر تو مشرکین سے مل کر تیرا کیا حال ہو گا اور اب تو میں تیرے ساتھ نہیں ہوں گا تو تو کفار کے ساتھ مل کر انہیں سورۃ برات کیسے پہنچائے گا اور رسولؐ اللہ جانتے تھے کہ ابو بکر کفار سے بہت ڈرتے تھے کیونکہ وہ اکثر جنگوں سے بھاگ گئے تھے اور کوئی ایسا بندہ نہیں کہ جس کو انہوں نے زخمی کیا ہو یا قتل کیا ہو اور جب کہ علیؑ وہ تھے جو کہ ہر میدان ہر جنگ کے فاتح تھے اور ان کی وجہ سے ہی نبیؐ ان سے یعنی کفار سے محفوظ رہے اور علیؑ وہ تھے کہ جنہوں نے ہر جنگ

https://www.shiabookspdf.com

میں ان سے لڑائی کی پس اگر عقل سے دیکھا جائے تو علیؑ کے قتل کا خوف زیادہ قریب ہے۔

محمد بن فضیل سے ابوالصباح الکنانی سے انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے روایت کہ ہے کہ جب رسولؐ اللہ غزوہ تبوک سے واپس آئے نو ہجری میں تو یہ آیت نازل ہوئی اور کہا کہ جب رسولؐ اللہ نے فتح مکہ کیا تو آپ نے مشرکین کو اس سال حج سے نہ روکا اور عرب کی حج میں یہ سنت تھی کہ وہ کہ جو مکہ میں داخل ہوتا اور کپڑوں میں طواف کرتا تو وہ اس کے لباس کو رہنے نہ دیتے اور وہ اس لباس کو صدقہ کر دیتے تھے اور طواف کے بعد اسے پہنتے نہ تھے پس اللہ تعالی نے یہ سورۃ نازل فرمائی (کہ اللہ اور اس کے رسول کا مشرکین اور ان لوگوں سے کہ جن سے تم نے معاہدے کیے ہیں اعلان بیزاری ہے پس تم زمین میں چار مہینے پھرو) پھر وہ جہاں پائے جائیں ان کو قتل کر دیا جائے پس یہ سیاحت کے مہینے ہیں بیس دن ذی الحجہ کے، محرم، صفر، ربیع الاول، اور ربیع الثانی کے دس دن جب سورۃ براۃ کی پہلی آیات نازل ہوئیں تو رسولؐ اللہ نے ابو بکر کو یہ آیات دیں اور انہیں مکہ کی طرف بھیجا کہ وہ انہیں منیٰ میں قربانی کے دن لوگوں کو سنائیں جب ابو بکر نکلے تو جبرائیل نازل ہوئے اور کہا یا محمد کہ سوائے اس شخص کے جو آپؐ سے ہے ان آیات کو کوئی اور نہیں پہنچا سکتا پس امیر المومنینؑ کو آپ نے ان کی تلاش میں بھیجا وہ مقام روحاء پر ان سے ملے اور ان سے آیات نے پس ابو بکر رسولؐ اللہ کی طرف لوٹ آئے اور کہا یا رسولؐ اللہ کیا کوئی چیز میرے بارے میں نازل ہوئی ہے آپؐ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میرا پیغام سوائے اس شخص کے کہ جو مجھ سے ہو اور کوئی نہیں پہنچا سکتا۔

https://www.shiabookspdf.com

مجھ سے میرے والد نے انہوں نے محمد بن الفضیل انہوں نے امام ابوالحسن الرضاؑ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ کوئی بیت اللہ کا ننگے ہو کر طواف نہ کرے اور نہ کوئی مشرک اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ جائے اور ان پر سورۃ توبہ کی یہی آیت تلاوت فرمائی (اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکین سے کہ جن سے تم نے معاہدے کیے ہوئے ہیں بیزاری کا اعلان ہے پس زمین میں چار مہینے پھرو) کہ ان مشرکین کو جو حج کرنے کیلیے آئے ہوئے ہیں وہ زمین میں پھر لیں اور اس کے بعد ان کو جہاں پائیں اسے قتل کر دیں۔

اور روایت ہے کہ مجھ سے میرے والد انہوں نے فضالۃ بن ایوب سے انہوں نے ابان بن عثمان سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے انہوں نے امام علی بن الحسین علیہم السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان ہے) فرمایا کہ اذان امیر المومنینؑ ہیں اور دوسری حدیث میں ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا میں لوگوں میں اذان تھا۔

ابن الولید نے ۔نے صفار سے انہوں نے ابن ابوالخطاب سے انہوں نے ابن اسباط سے انہوں نے سیف بن عمیرۃ سے انہوں نے حارث بن

المغیرہ الانصاری سے انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے یہ روایت کی ہے کہ میں نے امامؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا(اور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر کے دن لوگوں کے لیے اذان ہے) فرمایا کہ یہ علیؑ کا وہ نام ہے جو انہیں اللہ عز و جل نے عطا فرمایا ہے کیونکہ انہوں نے اللہ کی طرف سے سورۃ براۃ پہنچایا پس پہلے سورۃ براۃ ابو بکر کو دے کر بھیجا گیا تو جبرائیل ان پر نازل ہوئے اور کہا اے محمدؐ بے شک اللہ آپ سے فرماتا ہے کہ اسے آپؐ سے وہی آدمی پہنچا سکتا ہے جو آپ میں سے ہو پس رسول اللہؐ نے اسی وقت علیؑ کو بھیجا پس وہ ابو بکر سے جا ملے اور ان سے وہ صحیفہ لے لیا اور اسے مکہ میں لے کر چلے گئے پس اللہ نے ان کو اللہ کی طرف سے اذان کا نام دیا پس یہ وہ نام ہے جو اللہ نے آسمان سے علیؑ کو عطا کیا ہے۔

ابن الولید نے الصفار سے انہوں نے قاشانی سے انہوں نے اصبھانی سے انہوں نے منقری سے انہوں نے حفص سے روایت کی ہے کہ میں نے امام ابو عبداللہؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا(کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر کے دن لوگوں کی طرف اذان ہے) فرمایا کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا میں وہ اذان ہوں میں نے کہا کہ اس لفظ کا کیا معنی ہے(الحج الاکبر) فرمایا کہ اس کو اکبر اس لیے کہا گیا کہ یہ وہ آخری سال تھا کہ جس میں مسلمانوں اور مشرکین نے اکٹھے حج کیا اور مشرکوں نے اس سال کے بعد حج نہیں کیا۔

https://www.shiabookspdf.com

میرے والد نے سعد سے انہوں نے ابن عیسیٰ سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے فضالہ سے انہوں نے ابان سے انہوں نے ابو الجارود سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے انہوں نے امام علی بن الحسین علیہما السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ(واذان من اللہ و رسول) فرمایا اذان علیؑ ہیں۔

وضاحت: اذان بمعنی اعلان ہے اور احتمال یہ ہے کہ مصادر اسم الفاعل کا معنی دے رہا ہے یا یہ معنی ہو کہ اس اعلان کو کرنے والے علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

(کہہ دیجیے اگرچہ تمھارے آبا، بیٹے، بھائی، بیویاں، اور تمہارا خاندان اور وہ مال جسے تم نے کمایا) جب امیر المومنینؑ نے اعلان فرمایا کہ میں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ میں داخل نہیں ہو سکے گا تو قریش بہت زیادہ گھبرائے اور کہا ہماری تجارت تباہ ہو گئی اور ہمارے عیال برباد ہو گئے اور ہمارا معاملہ بگڑ گیا پس اللہ نے اس بارے میں یہ آیت نازل فرمائی اس آیت تک(کہ اللہ قوم فاسقین کو ہدایت نہیں دیتا)

علی بن محمد نے حمدان بن سلیمان سے انہوں نے عبداللہ محمد الیمانی سے انہوں نے منیع سے انہوں نے یونس سے انہوں نے علی بن عیسیٰ سے انہوں نے اپنے بھائی سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے ابو رافع سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہؐ پر سورۃ براۃ نازل ہوئی تو

آپؐ نے ابو بکر کو دے کر مکہ بھیجا تو اللہ نے یہ حکم نازل فرمایا آپؐ نے اس کو چھوڑ دیا جس نے آپؐ کو کئی مرتبہ نجات دلائی اور اس کو بھیج دیا جس نے کبھی نجات نہ دلائی؟ پس رسولؐ اللہ نے انہیں (یعنی علی بن ابی طالبؑ) کو بھیجا اور ان سے سورۃ براۃ لے کر علی بن ابی طالبؑ کو دے دی تو علیؑ نے ان سے فرمایا یا رسولؐ اللہ مجھے وصیت فرمایئے تو رسولؐ اللہ نے ان سے فرمایا بے شک اللہ تمہیں وصیت کرتا ہے اور وہ تمہارے ذریعے نجات دلاتا ہے۔

جابر نے امام محمد بن علی الباقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب رسولؐ اللہ نے مکہ میں امیر المومنینؑ اور عمار یاسرؓ کو بھیجا تو وہ کہنے لگے کہ مکہ میں تو بڑے بڑے سردار اور بہادر لوگ ہیں اور رسولؐ اللہ نے بچوں کو ان کی طرف بھیجا ہے اللہ کی قسم ہم سے کفار زیادہ حق دار ہے کہ جس معاملے میں ہم ہیں پس وہ ان کی طرف چلے اور ان دونوں سے کہنے لگے اور ان کو اہل مکہ سے ڈرانے اور دھمکانے گئے تو علیؑ نے فرمایا (حسبنا اللہ ونعما الوکیل) وہ چل پڑے جب وہ دونوں مکہ میں داخل ہوئے تو اللہ نے جو انہوں نے علیؑ کو کہا تھا اور جو علیؑ نے ان سے کہا تھا اس سے آگاہ کر دیا (پس اللہ نے ان کے نام اپنی کتاب میں اتارے اور وہ اللہ کا یہ قول ہے (بے شک وہ لوگ جنہوں نے لوگوں سے کہا کہ لوگ تمہارے لیے جمع ہیں پس تم ان سے ڈرو تو ان کا ایمان زیادہ ہو گیا اور وہ کہنے لگے حسبنا اللہ ونعم الوکیل پس وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ واپس لوٹے اور ان کو کسی شر نے نہیں چھوا اور اللہ کی خوشنودی نے ان کی پیروی کی بے شک اللہ بڑے فضل والا ہے) بے شک یہ آیت نازل ہوئی (کہ کیا تم نے فلاں اور فلاں کو نہیں دیکھا کہ وہ علیؑ اور عمارؓ کو ملے اور کہنے لگے کہ ابو سفیان اور عبد اللہ بن عامر اور اہل مکہ تمھارے لیے جمع ہیں پس تم ان سے ڈرو تو ان کا ایمان زیادہ ہو گیا اور وہ کہنے لگے ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے)

https://www.shiabookspdf.com

داود بن سرحان نے امام ابو عبد اللہؑ سے روایت کی ہے کہ کہ فتح مکہ آٹھ ہجری میں ہوا اور سورۃ براۃ نو ہجری میں اور حجۃ الوداع دس ہجری میں حریز نے امام ابو عبد اللہؑ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے ابو بکر کو حج کے موسم میں سورۃ براۃ دے کر مکہ روانہ کیا تا کہ وہ لوگوں کو سنائیں پس جبرائیل نازل ہوئے اور کہا کہ آپ کا پیغام سوائے علیؑ کے اور کوئی نہیں پہنچا سکتا پس رسولؐ اللہ نے علیؑ کو بلایا اور انہیں حکم دیا کہ وہ ان کی ناقہ عضباء پر سوار ہوں اور انہیں حکم دیا کہ وہ ابو بکر سے ملیں اور ان سے سورۃ براۃ لے کر مکہ میں لوگوں کو سنائیں ابو بکر یہ سن کر ناراض ہو گیا آپؐ نے فرمایا کہ اللہ نے ان کو حکم دیا ہے کہ اس کو وہی آدمی پہنچا سکتا ہے جو آپ سے ہو جب علیؑ مکہ میں پہنچے تو اس دن یوم نحر تھا اور یہ حج اکبر کا دن تھا آپ نے فرمایا کہ اسکے بعد علیؑ نے فرمایا اے لوگو میں تمہاری طرف رسولؐ اللہ کا قاصد ہوں اور انہوں نے ان آیات کی تلاوت انہیں سنائی (اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے مشرکین اور ان لوگوں سے کہ جن سے تم نے عہد کیے ہوئے

ہیں اعلان بیزاری ہے پس تم زمین میں چار مہینے گھوم لو) بیس دن ذی الحجہ کے، محرم، صفر، ربیع الاول اور دس دن ربیع الثانی کے اور فرمایا کہ سوائے ان لوگوں کے کہ جن کا رسولؐ اللہ سے عہد و پیمان ہے کوئی مشرک یا مشرکہ ننگا یہ ننگی بیت اللہ کے طواف نہیں کر سکتے اور اس کی مدت بھی چار ماہ ہے

محمد بن مسلم کی حدیث میں ہے کہ اس نے کہا کہ یا علیؑ جب سے میں رسولؐ اللہ سے روانہ ہوا ہوں تو کیا میرے بارے میں کوئی شے نازل ہوئی؟ (یعنی ابو بکر نے) فرمایا نہیں لیکن اللہ نے منع فرما دیا ہے کہ محمدؐ سے سوائے اس آدمی کے کہ جو ان سے ہو کوئی اسے نہیں پہنچا سکتا پس وہ مکہ میں پہنچے اور اللہ اور اس کے رسول کا پیغام عرفات، مزرغہ اور یوم نحر کے دن منیٰ میں اور ایام تشریق میں پہنچا یا وہ ہر جگہ ندا دیتے تھے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے مشرکین اور ان لوگوں کیلیے کہ جن سے تم نے عہد کر رکھے ہیں اعلان بیزاری ہے) اور وہ بیت اللہ کا ننگے ہو کر طواف نہ کریں

زرارۃ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابو جعفرؑ کو فرماتے سنا کہ اللہ کی قسم رسولؐ اللہ نے ابو بکر کو مذاق کی خاطر سورۃ براۃ دے کر نہیں بھیجا تھا انہوں نے اسے دیکر بھیجا تھا اور پھر ان سے لے لیا اور پھر علیؑ کو دے کر بھیجا اور ابو بکر مکہ سے فاصلے پر تھے پس جب آپ نے علیؑ کو بھیجا تو فرمایا کہ میرا پیغام صرف تم یا میں ہی ادا کر سکتے ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

ابو بصیر نے امام ابو جعفر الباقرؑ سے روایت کی ہے کہ علیؑ نے لوگوں کے درمیان خطبہ دیا اور اپنی تلوار سونت لی اور کہا کہ بیت اللہ کا عریاں ہو کر طواف نہ کرو اور اور نہ کوئی مشرک یا مشرکہ بیت اللہ کا حج کریں پس جس کی مدت مقرر ہے تو وہ صرف مدت تک کر سکتا ہے اور جس کی مدت نہیں ہے تو اس کی مدت چار ماہ ہے اور آپ نے خطبہ قربانی والے دن دیا اور بیس دن ذوالحجہ کے، محرم، صفر، ربیع الاول اور دس دن ربیع الثانی کے مدت تھے اور فرمایا کہ قربانی کا دن حج اکبر کا دن تھا۔

ابو الصباح نے جو امام علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کا پیغام عرفات، مزدلفہ، جمار اور حج کے تمام ایام میں پہنچا یا وہ ندا دے رہے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے براۃ ہے) عریاں طواف نہ کرو اور اس سال کے بعد کوئی مشرک مسجد حرام کے قریب نہ آئے۔

امام حسنؑ سے انہوں نے امیر المومنین علیؑ سے روایت کی ہے کہ جب نبیؐ نے ان کو سورۃ برات دے کر بھیجا تو میں نے کہا کہ اے اللہ کے نبیؐ میں نہ تو فصیح و بلیغ عربی بولنے والا اور نہ کوئی خطیب ہوں فرمایا کہ یا میں جاؤں گا یا تم جاؤ گے فرمایا کہ اگر کوئی چارہ نہیں ہے تو میں جاتا ہوں تو آپؐ نے فرمایا تو جاؤ اللہ تمہاری زبان کو ثابت اور دل کو ہدایت پر ہی رکھے گا پھر اپنا ہاتھ علیؑ کے منہ پر رکھا اور فرمایا کہ جاؤ اور

لوگوں پر تلاوت کرو اور فرمایا کہ لوگ تیری طرف اٹھیں گے اور جب تیرے پاس دو دشمن آئیں تو تو ایک سے نہ گزرنا حتی کہ دوسرا بھی سن لے۔

حکیم بن الحسین سے انہوں نے امام علی بن الحسینؑ سے روایت کی ہے کہ اللہ کی قسم علیؑ کے قرآن میں ایسے اسماء ہیں جن کو لوگ نہیں جانتے راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ میں آپ پر قربان جاؤ آپ کونسی چیز کے بارے میں فرمارہے ہیں؟ تو آپ نے مجھ سے فرمایا(اللہ او اس کے رسول کی طرف سے اذان پس لوگوں کی طرف حج اکبر کے دن) فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے امیر المومنینؑ کو بھیجا اور علیؑ اللہ کی قسم وہ موذن ہیں پس انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے حج اکبر کے دن لوگوں میں ندا دی اور وہ یہ ندا دے رہے تھے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک عریاں طواف نہ کرے اور نہ کوئی مشرک اس سال کے بعد بیت اللہ کے قریب جائے۔

رسولؐ اللہ نے سورۃ برات کی ان آیات ابو بکر بن ابی قحافہ کے ہاتھ بھجیں جس میں وعدے کی تنقیض تھی کافروں کی طرف اور مشرکین کے مکہ کے قریب نہ آنے کی ممانعت تھی اور ابو بکر کو حکم دیا کہ وہ حج کے موسم میں جو ان کے ساتھ ہیں حج کریں اور یہ آیات ان پر پڑھیں ۔جب یہ ہو گیا تو جبرائیل ان کے پاس آئے اور کہا اے محمدؐ اللہ بلند و عزت والا آپ کو سلام دے رہا ہے اور آپ سے کہہ رہا ہے اے محمدؐ کہ آپ کا پیغام یا آپ پہنچا سکتے ہیں یا وہ شخص جو آپ سے ہے پس علیؑ کو بھیجے تا کہ وہ آیات لے۔

https://www.shiabookspdf.com

اور جبرائیل نے کہا اے محمدؐ آپ کے رب نے آپ کو علیؑ کو آیات دینے کا حکم اور ابو بکر سے چھیننے کا حکم شک اور جان بوجھ کر نہیں کیا اور نہ لیکن وہ کمزور مسلمانوں کیلیے یہ واضح کرنا چاہتا ہے کہ جس مقام پر آپ کے بھائی علیؑ کھڑے ہیں اس کا مقام پر آپکے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتا اور ان کی آنکھوں میں علیؑ کا مقام و مرتبہ واضح ہو جائے جب علیؑ نے ابو بکر سے آیات لیں پس اس کے بعد ابو بکر نے رسولؐ اللہ سے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا آپ مجھ سے غصے ہیں کہ مجھ سے آیات لے لیں پس رسولؐ اللہ نے فرمایا نہیں بلکہ مجھے اللہ علی وعظیم نے حکم دیا ہے کہ میرا پیغام مجھ سے وہی پہنچا سکتا ہے جو مجھ سے ہو اور جبکہ تم تو اللہ کی قسم اگر تم ہمارے محبت کرنے والوں ہمارے وفاداروں میں قیامت تک وفادار رہے کہ جو ہم نے تم سے عہد و پیمان لیے ہیں تو تو ہمارے بہترین شیعوں میں ہے اور ہماری مودت رکھنے والوں میں سے ہے پس ابو بکر اس سے خوش ہو گئے راوی کہتا ہے کہ پس علیؑ اللہ کے حکم سے وہاں گئے اور اللہ کے دشمنوں سے کئے ہوئے وعدوں کو ختم کیا پس مشرکین بیت اللہ میں داخل ہونے سے مایوس ہو گئے اس سال کے بعد بہت بڑی تعداد میں تھے۔اللہ نے آپ کے نور کو ان پر اوڑھ دیا اور آپ کی ہیبت ان پر ڈال دی پس ان میں سے کوئی بھی مخالفت کا اظہار نہ کر سکا اور اللہ کا یہی قول ہے(اور ظالموں میں سے اس سے بڑا ظالم کون ہو گا جو اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام لینے سے منع کرے) اس مسجد جو کہ بہترین مومنوں کی مسجد مکہ میں ہے

جب ان کو اس میں عبادت سے روک دیا گیا اور رسول اللہ نے ان کو مکہ سے نکل جانے کا حکم دیدیا (اور وہ اس کی خرابی کی کوشش کرتے ہیں) (وہ ان مساجد کو خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ ان میں اللہ کی اطاعت کا اظہار نہ ہوسکے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (یہی وہ لوگ ہیں جو اس میں ڈرتے ہوئے داخل ہوتے ہیں)

مسند احمد بن حنبل سے مرفوعاً ابو بکر سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ان کو سورۃ برات کے ساتھ مکہ کے لوگوں کی طرف بھیجا: کہ کوئی مشرک اس سال کے بعد حج نہ کرے اور اگر رسول اللہ اور ان کے درمیان کوئی مدت طے ہے تو یہ معاہدہ اس مدت تک رہے گا پس اللہ اور اس کا رسولؐ مشرکوں سے بیزار ہیں فرمایا کہ وہ ابھی تین میل ہی گئے ہونگے کہ آپؐ نے علیؑ سے فرمایا اس سے ملو پس علیؑ نے ابو بکر کو واپس بھیج دیا اور کہا کہ ان آیات کو میں پہنچاؤں گا جب ابو بکر نبیؐ کے پاس واپس آئے تو روئے اور کہا یا رسول اللہ کیا کوئی نئی چیز واقع ہوئی ہے فرمایا تیرے بارے میں کوئی چیز واقع یعنی نازل نہیں ہوئی مگر مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اسے صرف میں یا مجھ سے ہی کوئی آدمی پہنچا سکتا ہے۔

ابو بکر بن مردویہ سے بھی اس جیسی حدیث روایت ہے۔

علی بن محمد نے امام علی بن الحسینؑ سے روایت کی ہے کہ علی بن ابی طالبؑ کا کتاب خدا میں ایک نام ہے جسے لوگ نہیں جانتے کہا کہ میں نے کہا وہ کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ کیا تو نے اللہ کا یہ قول نہیں سنا (واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر) اللہ کی قسم وہ اذان علیؑ ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

علی بن محمد بن علی بن عمر الزھری نے عیسیٰ بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے امام ابو عبد اللہ الصادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسولؐ اللہ نے ابو بکر کو سورۃ برات دے کر بھیجا پس وہ چلے گئے یہاں تک کہ جحفا نامی جگہ پر پہنچے پس رسولؐ اللہ نے امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کو ان کے پیچھے بھیجا پس وہ ان کو وہاں ملے تو ابو بکر نے علیؑ سے کہا کہ کیا میرے بارے میں کوئی چیز نازل ہوئی ہے تو علی بن ابی طالبؑ نے فرمایا کہ نہیں لیکن اس کو سوائے نبیؐ کے یا ان میں سے کسی فرد کے سوا کوئی نہیں پہنچا سکتا پس امیر المومنینؑ نے وہ صحیفہ لیا اور وہ مکہ میں ایام حج میں آئے اور وہ لوگوں کے ساتھ طواف کر رہے تھے اور تلوار ان کیساتھ تھی اور وہ کہہ رہے تھے (اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے مشرکین اور ان لوگوں کے جن سے تم نے عہد کر رکھے ہیں بیزاری کا اظہار ہے پس تم زمین میں چار مہینے پھرو) پس کوئی بھی اس سال کے بعد بیت اللہ کا عریاں ہو کر طواف نہ کرے اور نہ کوئی مشرک طواف کرے پس جس نے ایسا کیا تو ہم اس کو تلوار کا مزہ چکھائیں گے اور کہا کہ ان کو انہوں نے بتوں کی طرف بھیجا پس انہوں نے اسے توڑ دیا اور وہ کہہ رہے تھے کہ اس کو صرف میں یا تم ہی پہنچا سکتے ہیں اور جب رسولؐ اللہ غزوہ تبوک کو چلے تو ان سے رسولؐ اللہ نے فرمایا: اے علیؑ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ

سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی لیکن میرے بعد نبی نہیں ہے اور تم میرے اہل میں میرے خلیفہ ہو اور یہ کہ اس کے لائق صرف تم ہو یا میں۔

علی بن العباس نے ابن عباسؓ سے اللہ کے اس قول کو بارے میں روایت کی (براہ من اللہ ورسول۔۔۔۔۔) وہ کہتے ہیں اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے بیزاری ہے) وعدے سے ان لوگوں کی طرف جن سے تم نے وعدہ کیا تھا) سوائے چار مہینوں کے جب نبیؐ اور مشرکین کے درمیان عہد تھے پس اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ وہ ہر ایک سے کیا ہوا عہد ختم کر دیں سوائے ان لوگوں کے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکواۃ ادا کرتے ہیں جب غزوہ تبوک ہوا اور نو ہجری ذی الحجہ میں داخل ہوا تو یہ آیات نازل ہوئی جب رسولؐ اللہ نے مکہ فتح کیا تو مشرکین کو یہ حکم نہ دیا کہ وہ حج نہ کریں اور مشرک مسلمانوں کے ساتھ ہی حج کرتے تھے اپنے جاہلیت کے طریقے سے اور ان امور میں سے بیت اللہ کا عریاں ہو کر طواف کرنا، اور حرمت والے مہینوں کی حرمت، قلائد، مزدلفہ میں قیام اور عرب غیر اللہ کے لیے تلبیہ کہتے اور بیت اللہ کا عریاں ہو کر طواف کرتے پس نبیؐ نے حج کے موسم میں ابو بکر کو مکہ بھیجا اور ان کیساتھ یہ آیات بھی بھیجی سورۃ توبہ کی اور ان کو حکم دیا کہ حج اکبر کے دن لوگوں کے سامنے انہیں پڑھیں اور انہیں حکم دیا کہ وہ حمس (یہ ایک بدعت تھی جو قریش کنارہ اور خزاعہ نے وقوف عرفات کو ترک کر کے اسے شروع کیا تھا) کو دور کریں پس ابو بکر ملے یہاں تک کہ ذوالحلیفہ میں پہنچے پس جبرائیل نبیؐ پر نازل ہوئے اور کہا بے شک اللہ کہہ رہا ہے کہ ان آیات کو آپ کے سوا یا آپ میں سے کسی مرد کے سوا کوئی اور نہیں پہنچا سکتا یعنی علی بن ابی طالبؑ پس نبیؐ نے علیؑ کو ابو بکر کے پیچھے بھیجا تاکہ وہ ان آیات کو ان سے لے لیں اور ان کو حکم دیا کہ وہ ان آیات کا اعلان حج اکبر والے دن کریں جو کہ قربانی کا دن ہے اور وہ ہر وعدے والے سے اللہ اور اس کے رسول کو بری الزمہ قرار دیں اور ان کو اپنی ناقہ عضباء پر سوار کر دیا پس علیؑ رسول اللہؐ کی ناقہ پر نکلے اور ان کو ذوالحلیفہ کے مقام پر پالیا جب ان کو ابو بکر نے دیکھا تو کہا کہ امیر یا مامور؟ تو علیؑ نے فرمایا کہ مجھے رسولؐ اللہ نے بھیجا ہے کہ تم سورۃ برات مجھے دے دو کہا کہ اس نے دے دیں اور ابو بکر رسولؐ اللہ کی طرف چلے گئے اور کہا یا رسولؐ اللہ کے مجھ سے آپؐ نے سورۃ برات کیوں لے لی کیا میرے بارے میں کوئی شے نازل ہوئی ہے تو نبیؐ نے فرمایا کہ جبرائیل مجھ پر نازل ہوا اور اس نے مجھے کہا کہ بے شک اللہ نے مجھے (یعنی میں محمدؐ کو) حکم دیا ہے کہ اس کو یا میں پہنچا سکتا ہوں یا کوئی مجھ ہی سے آدمی پس میں اور علیؑ شجرہ واحدۃ سے ہیں اور لوگ مختلف شجروں سے ہیں اے ابو بکر کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے غار میں ساتھی تھے اسنے کہا کیوں نہیں یا رسولؐ اللہ پس جب حج اکبر کا دن ہوا اور لوگ شیطان کو کنکریاں مارنے سے فارغ ہوئے پس امیر المومنینؑ اس مقام پر کھڑے ہوئے اور لوگوں کو پکارے پس وہ ان کے پاس جمع ہو گے انہوں نے وہ آیات ان کے سامنے تلاوت کیں (براءۃ من

https://www.shiabookspdf.com

اللہ ورسول الی۔۔۔) اس آیت تک (فخلوا سلیھم) پھر فرمایا کہ خبر دار کوئی بیت اللہ کا عریاں ہو کر طواف نہ کرے اور نہ کوئی مشرک اس سال کے بعد حج کرے وعدے والے کیلیے اس کا وعدہ اس کی مدت تک ہے اور اللہ سوائے مسلمان کے کسی کو جنت میں داخل نہیں کرے گا پس تمہاری مدت چار ماہ ہے کہ تم اپنے شہروں میں واپس چلے جاؤ اور وہ اللہ کا قول ہے (پس زمین میں چار مہینے گھوم لو) وہ کہنے لگے کہ ہمارا گھومنا چار ماہ کیوں ہے ہم تم سے اور تمہارے پچا زاد سے بری ہیں؟ اگر تم اب چاہو تو آؤ جنگ وجدل کر لو پھر اللہ نے ان کو اس سے مستثنیٰ کر دیا اور فرمایا (سوائے ان لوگوں کے کہ جن مشرکین سے تم نے عہد کیا ہوا ہے) تو کہا کہ عہد جن کا نبیؐ کے ساتھ ہے خزاعہ اور دوسروں کا اور اللہ کا یہ کہنا کہ زمین میں چار مہینے گھوم لو۔تاکہ وہ مکہ سے جدا ہو جائیں اور اپنے اھل کے پاس پہنچ جائیں اگر وہ اس کے بعد پائے گئے تو ان کو قتل کر دو اور چار مہینے وہ ہیں کہ جن میں اللہ نے ان کا خون حرام قرار دیا ہے وہ بیس دن ذی الحجہ کے ہیں، محرم، صفر، ربیع الاول، ربیع الاثانی کے دس دن پس یہ وہ باقی رہنے والے چار ماہ ہیں اس دن سے کہ جس دن امیر المومنینؑ نے آیات پڑھیں پھر فرمایا (جان لو تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور اللہ کافروں کو ذلیل کرنے والا ہے اے اللہ کے نبیؐ) فرمایا کہ پھر اس سے بعض کو استثناد یا گیا (سوائے ان مشرکوں کے کہ جن سے تم نے عہد کر رکھے ہیں) یہ بنو حمزہ اور بنو مدلج ہیں جو کہ بنو کنانہ کے دو قبیلے ہیں وہ غزوہ بنی عشیرہ میں نبیؐ کے حلیف تھے فرمایا کہ ان آیات کے بعد نبی نے کسی سے کوئی عہد نہیں کیا پھر یہ آیت منسوخ ہوئی اور نازل ہوا (جب حرمت والے مہینے گزر جائیں) کہ جب چار ماہ گزر جائیں تو ان لوگوں سے قتال کرو جنہوں نے اپنے عہد توڑ دیئے (تم ان کو جہاں کہیں بھی پالو)

رسول اللہؐ نے سورۃ توبہ کی ادائیگی میں علیؑ کو مقرر کیا اور تمام مفسروں کو اجماع ہے کہ ابو بکر کو اس سے معزول کیا اور اس کو طبری، بلاذری، ترمذی، ابواقدی، الشعبی، السدی، الثعلبی، الواحدی، القرطی، القشیری، السمعانی، احمد بن حنبل ابن بطہ، محمد بن اسحاق، ابو یعلیالموصلی، الاعمش، سماک بن حرب نے اپنی کتابوں میں عروہ ابن زبیر، ابو ھریرہ انس بن مالک، ابو رافع اور زید بن نقیع، عبداللہ بن عمر، اور ابن عباس سے روایت کیا ہے اور ان کے الفاظ ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے اعلان بیزاری ہے پہلی نو آیات تو ابو بکر کو رسولؐ اللہ نے ان کی ادائیگی کے لیے بھیجا پس جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہا کہ اس کو سوائے میرے اور تیرے کوئی ادا نہیں کر سکتا تو امیر المومنینؑ سے نبیؐ نے فرمایا کہ میری ناقہ پر سوار ہو جاؤ ابو بکر سے ملو اور اس سے سورۃ برات لے لو کہا کہ جب ابو بکر واپس آیا تو اس نے گھبرا کر کہا اے اللہ کے رسولؐ آپؐ نے مجھے اپنے کام کیلیے اھل دیکھا کہ جس میں گردنیں لمبی ہو جاتی ہیں جب میں اس طرف گیا تو آپؐ نے مجھے لوٹا دیا؟ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کی طرف سے جبرائیل امین میرے پاس آئے اور کہا کہ اس کو صرف آپ پہنچا سکتے ہیں یا وہ پہنچا سکتا ہے جو آپ میں سے ہو اور علیؑ مجھ سے ہے اور مجھ سے سوائے علیؑ کے اور کوئی نہیں پہنچا سکتا۔

https://www.shiabookspdf.com

ایک روایت میں ہے کہ علیؑ نے نبیؐ سے کہا بے شک آپؐ خطیب ہیں اور میں فصاحت و بلاغت نہیں جانتا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ تم جاؤ یا میں جاؤں فرمایا کہ یا رسولؐ اللہ اگر یہ بات ہے تو میں جاتا ہوں فرمایا کہ جاؤ اللہ تمہارے دل کو ہدایت پر اور زبان کو ثابت قدم رکھے گا۔

ابو بصیر نے امام ابو جعفرؑ سے روایت کیا ہے علیؑ نے لوگوں میں خطبہ دیا اور اپنی تلوار لہرائی اور کہا کہ بیت اللہ کا عریاں ہو کر طواف مت کرو اور نہ کوئی مشرک بیت اللہ کا حج کرے پس جس کیلیے کوئی مدت ہے تو وہ مقرر ہے اور جس کی مدت نہیں ہے اس کی مدت چار مہینے ہیں اور جنت میں صرف مومن داخل ہوگا اور یہی وہ حکم ہے جو اللہ نے ابراھیم کو دیا کہ جب فرمایا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں قیام کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھو پہلے ابراھیم کو اللہ نے یوں ندا دی (اور لوگوں کو حج کی طرف بلاؤ) اور اپنے ولی کو اس ندا کا حکم دیا (کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے اعلان ہے)

السدی، ابو مالک، ابن عباس او امام رزین العابدینؑ نے فرمایا کہ وہ اعلان علی بن ابی طالبؑ ہے کہ جس کے زریعے بلایا گیا۔

تفسیر قیشری: میں ہے کہ ایک آدمی نے علیؑ سے کہا کہ جو ہم میں سے وعدے کی مدت گزر جانے کے بعد رسولؐ اللہ سے ملے تو کیا اس کا عہد نہیں ہے علیؑ نے فرمایا کیوں نہیں کہ اللہ نے فرمایا ہے (کہ مشرکوں میں سے اگر کوئی پناہ مانگے تو اس کو پناہ دے دو)

https://www.shiabookspdf.com

اور امام باقرؑ سے حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا کہ خداش اور سعید کھڑے ہوئے جو کہ عمرو بن عبدود کا بھائی تھا اور کہنے لگے کہ تم ہمیں چار ماہ کیوں پھرا رہے ہو؟ بلکہ ہم تم سے اور تمہارے ابن عم سے بری ہیں اور ہمارے اور تمہارے ابن عم کے درمیان صرف تلوار اور نیزہ ہے اور اگر تم چاہو تو ہم تم سے ہی شروع کرتے ہیں اور علیؑ نے فرمایا ٹھہرو پھر فرمایا (کہ جان لو تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے) اس قول تک (ان کی مدت تک)۔

تفسیر ثعلبی میں ہے کہ مشرکوں نے کہا کہ ہم تمہارے اور تمہارے ابن عم کے عہد سے بری ہیں۔

نسات ابن صوفی سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ایک طویل حدیث میں فرمایا کہ موسیٰؑ میرے بھائی نے اپنے رب کو طور سینا پر پکارا اور آخر کلام میں کہا فرعون اور اس کی قوم قبط کی طرف جاؤ اور میں تمہارے ساتھ ہوں ڈرو مت تو ان کو جواب یہ تھا جسے اللہ نے ذکر کیا ہے (کہ میں نے ان میں سے ایک جان کو قتل کیا ہے پس میں ڈرتا ہوں کہ وہ قتل کر دیں گے) اور یہ علیؑ ہے کہ میں سے بھیج رہا ہوں کہ یہ سورۃ برات کو اہل مکہ پر تلاوت کرے اور اس نے ان میں سے بہت ساری مخلوق کو قتل کیا ہے پس وہ نہ توڑا نہ توقف کیا۔

ایک روایت میں ہے کہ تمام حجاج اپنے کھو جانے پر غمگین تھے اور ان میں وہ تمام تھے جن کے آباو بھائی اور ماموں قتل ہوئے تھے پس اللہ

نے ان کو روکے رکھا اور علیؑ کو سلامتی کے ساتھ مدینہ میں واپس لے آیا پس رسولؐ اللہ نے ان کو یکم ذی الحجہ نو ہجری کو بھیجا اور انہوں نے اسے یوم عرفہ اور قربانی کے دن پہنچایا۔

مسند احمد بن حنبل میں سماب سے اسے حبیش سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جب سورۃ برات کی اس آیتیں نازل ہوئیں تو نبیؐ نے ابو بکر کو بلایا تاکہ وہ اہل مکہ کے سامنے اسے تلاوت کریں پھر نبیؐ نے علیؑ کو بلایا اور کہا کہ ابو بکر کے پاس جاؤ پس وہ جہاں بھی تم کو ملے اس سے آیات لے لو وہ آیات لے کر اہل مکہ کے پاس جاؤ اور ان کے سامنے آیات تلاوت کرو راوی کہتا ہے کہ وہ ان کو حجفہ کے مقام پر ملے اور ان سے آیات لے لیں ابو بکر نبیؐ کے پاس لوٹ گئے اور کہا یا رسولؐ اللہ کیا میرے بارے میں کوئی چیز نازل ہوئی ہے؟ فرمایا نہیں لیکن جبرائیل میرے پاس آیا تھا اور کہا کہ آپ کا پیغام آپ پہنچا سکتے ہیں یا آپ کے اہل میں سے کوئی آدمی۔

ابن بطریق نے مستدرک میں حافظ ابو نعیم سے اسناد کیساتھ محمد بن جابر سے اسنے حبش سے اسنے امیر المومنین علیؑ سے اسی جیسی روایت کی ہے۔

اسناد کے ساتھ انہیں سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے ابو بکر کو سورۃ برات دے کر اہل مکہ کی طرف بھیجا بس جبرائیل رسولؐ اللہ کی طرف نازل ہوئے اور کہا اے محمدؐ کہ اللہ کا پیغام یا آپ پہنچا سکتے ہیں یا وہ مرد جو تم سے ہو پس علیؑ ان سے ملے اور ان سے آیات لے لیں بخاری نے اپنی صحیح میں پانچویں جز کے نصف میں باب (اذان من اللہ ورسول۔۔۔۔۔۔۔۔) سورۃ برات کی حدیث یوں ہی روایت کی ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ علیؑ نے اہل منیٰ میں قربانی کے دن اذان دی یعنی اعلان کیا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ عریاں ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے۔

اور اس کو الجمع بین الصحاح میں سورہ برات کی تفسیر میں صحیح ابو داؤد اور صحیح الترمذی سے مرفوعاً عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے ابو بکر کو بھیجا اور ان کا حکم دیا کہ وہ حج میں اعلان کریں پھر ان کے پیچھے علیؑ کو بھیجا ابو بکر راستے میں ہی تھے کہ انھوں نے رسولؐ اللہ کی ناقہ عضا کی آواز کی گرج سنی پس ابو بکر گھبرا کر کھڑے ہو گئے اور انھوں نے گمان کیا کہ کوئی چیز وقوع پذیر ہوئی ہے تو علیؑ نے ابو بکر کو رسولؐ کا پیغام دیا کہ علیؑ ان کلمات کو پہنچائے گا پس یہ لازم ہے کہ اس کو میں یا وہ آدمی پہنچائے گا جو مجھ سے ہے پس علیؑ ایام تشریق میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ اللہ کا ذمہ ہر مشرک سے بری ہے اور اس کے رسولؐ کا بھی پس زمین میں چار مہینے گھومو اس سال کے بعد مشرک حج نہ کرے اور نہ اس سال کے بعد بیت اللہ کا عریاں ہو کر طواف کرے اور جنت میں صرف مومن داخل ہو گا۔

ثعلبی نے اپنی تفسیر میں سورۃ برات کی تفسیر میں اسے روایت کیا ہے اور ثعلبی نے اس کی تشریح کی ہے پس رسولؐ اللہ نے جو مشرکین سے

صلح حدیبیہ میں عہد کیا تھا وہ انہوں نے یعنی مشرکین نے کیسے توڑا پس اس نے حدیث کے آخر میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں پس انہوں نے ابو بکر کو اسی سال حج پر بھیجا تا کہ وہ لوگوں سے حج میں خطاب کرے اور ان کے ساتھ چالیس آیتیں برات کی بھیجیں تا کہ ان کو حاجیوں پر تلاوت کریں جب وہ چلے گئے تو رسولؐ اللہ نے علیؑ کو بلایا اور کہا کہ ان کی طرف جاؤ اور ان پر سورۃ برات کی تلاوت کرو اور جب لوگ جمع ہو جائیں تو اس کا اعلان کرو پس علیؑ رسولؐ اللہ کی اونٹنی عضباء پر سوار ہو گئے یہاں تک کہ انہوں نے ابو بکر کو ذوالحلیفہ میں پالیا پس انہوں نے ان سے آیات لے لیں پس ابو بکر نبیؐ کے پاس لوٹ آئے اور کہا یا رسولؐ اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا میرے بارے میں کوئی روایت یا آیت نازل ہوئی؟ فرمایا نہیں لیکن میرا پیغام سوائے میرے یا مجھ سے کسی آدمی کے کوئی پہنچا سکتا پھر تجلی نے علیؑ کے پکارنے کی صورت اور انکا پہنچا ناذکر کیا ہے جسکا حکم انہیں اللہ اور اس کے رسولؐ نے دیا ہے

السیوطی نے درالمنثور میں روایت کی ہے کہ اسے عبداللہ بن احمد بن جنبل نے زوائد المسند میں نکالا ہے اور ابن مردویہ نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ جب سورۃ برات کی دس آیات نازل ہوئیں اور آگے حدیث اسی طرح ہے جیسے سماک نے بیان کی ہے

ابن ابی شیبہ نے احمد نے اور ترمذی نے ابوالشیخ نے اور ابن مردویہ نے انس سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ابو بکر کو سورۃ برات لے کر مکہ میں بھیجا پھر علیؑ کو بلایا اور کہا کہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ میرے پیغام کو پہنچائے سوائے اس کے کہ جو مجھ سے ہو

ابن مردویہ نے سعد بن ابی وقاص نے کہ رسولؐ اللہ نے ابو بکر کو سورۃ برات دے کر اھل مکہ کی طرف بھیجا پھر علیؑ کو ان کے پیچھے بھیجا اور انہوں نے ان سے وہ آیات لے لیں تو ابو بکر نے کہا میں نے اسے محسوس کیا تو نبیؐ نے فرمایا اے ابو بکر مجھ سے پیغام یا میں پہنچا سکتا ہوں یا وہ آدمی جو مجھ سے ہے۔

احمد اور نسائی بن المنذر بن مردویہ نے ابوھریرہ سے روایت کی ہے کہ میں علیؑ کے ساتھ جس وقت رسولؐ اللہ نے سورۃ برات دے کر مکہ بھیجا پس وہ پکار رہے تھے کہ جنت میں سوائے مومن کے کوئی داخل نہیں ہو گا اور نہ بیت اللہ کا کوئی عریاں ہو کر طواف کرے گا پس جس کے اور رسولؐ اللہ کے درمیان معاہدہ ہے تو اس کی مدت چار ماہ ہے پس ابو بکر نے کہا اللہ کے نبی نے فرمایا کہ مجھ سے وہی پہنچا سکتا ہے جو مجھ سے ہو

ابن حبان اور ابن مردویہ نے ابوسعید الخدریؓ سے روایت کی ہے اور علیؑ کو ابو بکر کو پیچھے بھیجنے کا ذکر کیا ہے اور ان کے واپس لوٹنے کا اور حدیث کو آخر تک کہ اس کو مجھ سے ہی کوئی پہنچا سکتا ہے۔

ابن ابی حاتم نے حکیم بن حمید سے روایت کی ہے کہ مجھ سے امام علیؑ بن الحسینؑ نے بیان کیا کہ بیشک علیؑ کا اللہ کی کتاب میں ایک نام ہے

جسے تم لوگ نہیں جانتے میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا کیا تم نے اللہ کا یہ قول نہیں سنا(اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف حج اکبر کے ان لوگوں کی طرف اعلان ہے) اللہ کی قسم وہ اعلان علیؑ ہیں۔

اور صاحب صراط المستقیم نے امیر المومنینؑ کے فضائل میں بیان کیا ہے جس میں سورۃ برات کی ادائیگی میں نبیؐ کا علیؑ کو ابو بکر کے پیچھے بھیجنے کا ذکر ہے پس وہ ان کو صحفہ کے مقام پر ملے اور ان سے وہ آیات لے لیں اور حج میں اس کی ندا دی احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اور ترمذی نے اپنی تفسیر میں اور فراء نے اپنی تفسیر میں جوزی نے اپنی تفسیر میں، زمخشری نے اپنی تفسیر کشاف میں اور بخاری نے جلد اول میں اپنے صحیح میں باب مالیتر العورۃ اور پانچویں جز میں باب اذان من اللہ ورسولہ میں ذکر کیا ہے طبری اور بلاذری، الواقدی، الشعبی، السدی، الواحدی، القراطی، القشیری، السمعانی، الموسلی، ابن بطہ، ابن اسحاق، الاعمش اور ابن سماک نے اپنی کتابوں میں اسے روایت کیا ہے

ابن الاثیر نے کامل میں نو ہجری کے واقعات میں بیان کیا ہے کہ اس سال ابو بکر نے لوگوں کے ساتھ حج کیا اور اس میں تین سو آدمی تھی جب وہ ذی الجلیف نامی جگہ پر پہنچے تو رسولؐ اللہ نے ان کے پیچھے علیؑ کو بھیجا اور ان کو سورۃ برات کی تلاوت مشرکین کے سامنے کرنے کا حکم دیا پس ابو بکر لوٹے اور کہا یا رسولؐ اللہ کیا میرے بارے میں کوئی چیز نازل ہوئی ہے فرمایا نہیں لیکن میرا پیغام یا میں پہنچا سکتا ہوں یا مجھ سے کوئی آدمی۔

صاحب جامع الاصول نے اسناد کیساتھ انس سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ابو بکر کو سورۃ برات دے کر روانہ کیا پھر ابو بکر کو بلایا کہ کو یہ اسکو نہیں پہنچا سکتا سوائے اس کے کہ جو مجھ سے ہے پھر یہ اضافہ کیا کہ اس کو یا میں پہنچا سکتا ہوں یا میرے اہل بیتؑ میں سے کوئی فرد میں کہتا ہوں کہ تمام عام و خاص خبریں جن کا ہم نے احاطہ کیا اور آپ کے سامنے پیش کیں اس سے ہمارے اصحاب سے یہ استدلال کیا ہے کہ امیر المومنینؑ کا خلافت کے لیے استحقاق اور ابو بکر کا اس کیلیے عدم استحقاق وہ کہتے ہیں کہ نبیؐ نے اپنے اعمال میں سے کوئی چیز ابو بکر کے سپرد نہ کی جس طرح انہوں نے انہیں سورۃ برات کی ادائیگی کے لیے بھیجا اور انہیں معزول کر کے علیؑ کو بھیجا تاکہ وہ ان سے لے لیں اور لوگوں پر تلاوت کریں جب وہ ایک سورۃ کی ادائیگی کی استطاعت نہیں رکھتا وہ عوام کی سرداری کیلیے کیسے درست ہے کہ تمام احکام اور عام رعایا کی تمام شہروں میں سرداری کرے

ایک دوسرے طریقے سے ہم کہتے ہیں کہ یہ بات دور نہیں کی جا سکتی کہ ابو بکر کو بھیجنا اللہ کے حکم سے تھا جیسے کہ اللہ کا قول ہے (کہ وہ اپنی مرضی سے نہیں بولتے مگر جو ان کی طرف وحی کی جاتی ہے) تو پہلی بات یہ ہے کہ اللہ نے ان کو یعنی رسولؐ اللہ کو جہالت سے دور

رکھا ہے اور ان کا ان کو پہلے بھیجنا اور پھر ان کو معزول کرنا ان کے پہنچنے سے پہلے تو یہ امیر المومنینؑ کی شان کی بلندی کیلیے ہے اور یہ فضیلت واضح کرنے کیلیے کہ وہ رسولؐ اللہ سے پیغام پہنچانے کے لیے خاص ہیں اور جس کو معزول کیا گیا وہ اس کے لیے درست نہیں ہے

دوسری بات میں کہتا ہوں کہ بیشک رسولؐ اللہ کے لیے ممکن نہیں ہے کہ ان کے علم میں تغیر و تبدیل ہوا ابو بکر کو حال جاننے سے تو اس واقعہ میں کیا مصلحت ہے پہلی دلیل تو ہم مکمل کر چکے اور دوسری یہ کہ عاقل آدمی اس میں شک نہیں کرتا جو پوشیدہ معاملہ ہوتا ہے وہ مصلحتوں سے بھرا ہوتا ہے کہ پوشیدہ معاملہ ان پر وحی کے ذریعے ظاہر ہوا ابو بکر کی بری چال اور نفاق کا یا جو اللہ کے علم میں ہے کہ وہ عنقریب خلافت کا ظلم کو ساتھ دعویٰ کرے گا۔

پس یہ دلیل اس کے جھوٹ پر حجت ہو گی کہ وہ ان کے لیے درست نہیں ہے اور اگر ہم ظاہری طور پر فرض کر لیں کہ اگر کوئی بادشاہ کسی آدمی کو بھیجے کسی کام کے لیے پھر اس واپس بلا لے راستے سے اور اس کی جگہ کسی دوسرے کو بھیجے تو اس میں دو ہی باتوں کا احتمال رکھتے ہیں پہلا یہ کہ پہلا آدمی کے حالت سے بھیجنے والا جاہل تھا اور اس کی عدم صلاحیت سے بے خبر تھا اور پھر اسکا علم سے دور ہونا اس پر دلالت کرتا ہے دوسرا یہ کہ وہ عالم ہے اور اس کی غرض دوسرے کے کمال کی طرف ہے اور پہلے کی قدر و منزلت کا احاطہ کرنا ہے

ابن ابی الحدید المتعزلی نے شرح نہج البلاغہ میں لکھا ہے کہ محدثین کی ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے آیات ابو بکر دی تھیں پھر علیؑ کو انکے پیچھے بھیجا اور انہوں نے ان سے یہ آیات لے لیں میں کہتا ہوں کہ میں اس معاملے کو جان گیا ہوں کہ اسے بڑے گروہوں کے محدثین نے ان سے آیات لینے کا ذکر کیوں نہیں کیا جبکہ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ کتنے ہی اکابر محدثین اھل سنت نے اسے بیان کیا ہے تو اسکی وجہ صرف بدگمانی، عصبیت اور جھوٹ ہی ہے

https://www.shiabookspdf.com

باب ۱۰

(جب آپ نے عیسیٰ بن مریمؑ کو مثال میں پیش کیا تو قوم ہنسنے لگی)

https://www.shiabookspdf.com

ابن الولید نے صفار سے انہوں نے ان معروف سے انہوں نے نوفلی سے انہوں نے یعقوبی سے انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا (کہ جب آپ نے عیسیٰ بن مریم کو مثال میں پیش کیا تو قوم ہنسنے لگی)

محمد بن عباس سے عبدالعزیز بن یحییٰ سے انہوں نے محمد بن ذکریا سے انہوں نے یحییٰ ابن عمیر الحیفی نے انہوں نے عمر بن قائد سے انہوں نے کلبی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کے سامنے صحابہ میں سے ایک تعداد موجود تھی کہ آپؐ نے فرمایا کہ اب تم میں داخل ہونے والا ہے جو میری امت میں سے عیسیٰؑ کی مثال ہے پس ابوبکر داخل ہوئے وہ کہنے لگے کیا یہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں پھر عمر داخل ہوئے وہ کہنے لگے کیا یہ ہے انہوں نے فرمایا نہیں پس علیؑ داخل ہوئے وہ کہنے لگے کیا یہ وہ ہے؟ فرمایا ہاں تو قوم کہنے لگی کے اس سے لات وعزیٰ کی عبادت بہتر ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (کہ جب آپؐ نے عیسیٰ بن مریم کی مثال پیش کی تو قوم ہنسنے لگی اور کہنے لگی کہ ہمارے معبود بہتر ہیں)

ہم سے محمد بن سہلا لوچار نے انہوں نے احمد بن عمر الدھقان سے انہوں نے محمد بن کثیر الکوفی سے انہوں نے محمد بن السائب سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک قوم نبیؐ کے پاس آئی اور وہ کہنے لگی اے محمدؐ عیسیٰ بن مریم مردوں کو

زندہ کرتے تھے پس ہمارے لیے مردوں کو زندہ کرو آپؑ نے ان سے فرمایا تم کیا چاہتے ہو وہ کہنے لگے کہ فلاں مر گیا ہے پس آپؑ نے علیؑ کو بلایا اور انہوں نے آپؑ سے ایسی سرگوشی کی جسے ہم نہ جانتے تھے پھر آپؑ سے فرمایا ان کے ساتھ جاؤ میت کے پاس اور اسکو اسکے نام اور باپ کے نام سے پکارو پس وہ ان کے ساتھ گئے یہاں تک کہ آدمی کی قبر پر کھڑے ہوئے پھر اس کو پکارا اے فلاں بن فلاں پس میت کھڑی ہوئی انہوں نے اس سے پوچھا پھر وہ اپنی قبر میں لیٹ گیا پس وہ چلے گئے اور وہ کہہ رہے تھے کہ یہ نبی عبد المطلب میں سے عجیب ہے پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ہم سے عبد اللہ بن العزیز نے عبد اللہ بن عبد المطلب نے انہوں نے شریک سے انہوں نے عثمان بن نمیر البجلی سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہ مجھ سے علیؑ نے فرمایا اس امت میں میری مثال عیسیٰ بن مریمؑ جیسی ہے جس سے ایک قوم نے محبت کی اور حد سے بڑھ گئے پس وہ ہلاک ہوئے اور ایک قوم نے مجھ سے بغض رکھا پس وہ ہلاک ہو گئے اور جس قوم نے میانہ روی اختیار کی وہ نجات پا گئے۔

محمد بن مخلد الدھان سے انہوں نے علی بن احمد العریض سے انہوں نے ابراھیم بن علی بن ریاح سے انہوں نے امام حسن بن علیؑ انہوں نے رسولؐ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے علیؑ کی طرف دیکھا اور ان کے صحابہ ان کے ارد گرد تھے اور علیؑ آگے آ رہے تھے آپؐ نے فرمایا کہ تم میں عیسیٰ بن مریمؑ کی شبیہ ہے اور اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ میری امت کے گروہ تمہارے بارے میں وہ کہیں گے جو عیسائیوں نے عیسیٰؑ کے بارے میں کہا تو میں تمہاری شان میں آج وہ باتیں کہتا کہ لوگ تمہارے قدموں کے نیچے سے برکت کے لیے مٹی پکڑتے پس ان کے قرب و جوار کے لوگ غصے میں آ گئے اور آپس میں چہ مگوئیاں کرنے لگے اور کہنے لگے کہ محمدؐ اپنے چچازاد کو نبی اسرائیل کے نبیوں جیسا بنا کر ہی راضی ہو گا پس یہ آیت نازل ہوئی۔

https://www.shiabookspdf.com

میں نے امام ابو عبد اللہ الصادقؑ سے فرمایا کہ قرآن میں ہاشم نہیں ہیں فرمایا اللہ کی قسم تم نے ہم کو مٹا دیا (یعنی قرآن سے)

عمرو بن عاص نے مصر کے منبر پر کہا کہ قرآن سے ہزار درھم کے عوض ہزار حرف مٹائے گئے پس اس کے پاس 2 لاکھ درہم لائے گئے کہ وہ قرآن سے یہ مٹادے (ان شانئک ھوالابتر) وہ کہنے لگے یہ جائز نہیں ہے تو یہ ان کیلیے کیسے جائز ہے کہ میرے لیے جائز نہیں ہے یہ خبر معاویہ کے پاس پہنچی تو اس نے اس کی طرف یعنی عمر بن عاص کی طرف خط لکھا کہ تو وہاں نہیں تھا

یہ روایت قرآن سے آیات کی تاویل اور تفسیر جو کہ نبی سے وارد ہوئی اس کو مٹانے پر دلالت کرتی ہے

سعید بن الحسین بن مالک نے عبد الواحد سے اسنے حسن بن علی سے اسنے الصباح بن یحییٰ سے اسنے حارث بن ضصیرۃ سے اسنے ربیعہ سے اسی کی طرح روایت کی ہے

السید حیدر نے الغرر میں کتاب منقبۃ المطھرین جو کہ ابو نعیم کی ہے اس میں سے دو اسناد کے ساتھ روایت کی ہے

مسند عبداللہ بن احمد میں اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے مالک بن عال سے انہوں نے اکیل سے انہوں نے شعبی سے روایت کی ہے کہ میں علقمہ سے ملا اور کہا کیا تم علیؑ کی اس امت میں کیا مثال ہے جانتے ہو؟ راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ ان کی کیا مثال ہے کیا ان کی مثال عیسیٰ بن مریمؑ جیسی ہے کہ ایک قوم نے ان سے محبت کی یہاں تک کہ ان کی محبت میں ہلاک ہو گئے اور ایک قوم نے ان سے بغض رکھا اور وہ ان کی بغض میں ہلاک ہو گئے۔

عبداللہ بن سفیان سے انہوں نے وکیع بن الراح بن ملیح سے انہوں نے خالد بن مخلد سے اسنے ابو عنید ون الشیشانی سے انہوں نے حکم بن عبدالمالک سے انہوں نے حارث بن ضصیرہ سے انہوں نے ابو صادق سے انہوں نے ربیعہ بن ناجد سے انہوں نے علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ مجھے رسولؐ اللہ نے بلایا اور فرمایا کہ تمہاری مثال عیسیٰ کی ہے یہود نے ان سے بغض رکھا کہ ان کی ماں پر بہتان لگایا اور نصاریٰ نے ان سے محبت کی کہ ان کی شان میں وہ کہہ دیا جس کے وہ اہل نہیں تھے پس وہ ان دونوں حالتوں میں ہلاک ہو گئے پس دو حالتوں میں میرے بارے میں بھی بندہ ہلاک ہو گا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا ایسا افراط یا زیادتی رکھنے والا محب جو مجھ میں نہیں ہے اور ایسا بغض رکھنے والا جو میری دشمنی میں مجھ پر بہتان لگائے خبر دار نہ میں نبی ہوں اور نہ میری طرف وحی آئی ہے لیکن میں اللہ کی کتاب پر عمل کرتا ہوں اور اس کے نبی کی سنت پر جتنی میں استطاعت رکھتا ہوں اگر میں تم کو اللہ کی اطاعت کا حکم دوں تو تم پر میری اطاعت فرض ہے چاہے تم اسے پسند کرو یا ناپسند۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے شریک سے انہوں نے عثمان بن ابی لفظان سے انہوں نے زازان سے انہوں نے علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اس امت میں میری مثال عیسیٰ بن مریمؑ جیسی ہے کہ ایک گروہ نے ان سے محبت کی اور وہ ان کی محبت میں حد سے بڑھ گیا اور وہ ہلاک ہو گیا اور ان سے ایک گروہ نے بغض رکھا اور ان کے بغض میں حد سے بڑھ گیا پس وہ بھی ہلاک ہو گیا

ابن حمار سجارۃ سے انہوں نے یحییٰ بن ابو لعلیٰ سے انہوں نے الحسن الصالح سے انہوں نے جعفر بن زیاد سے انہوں نے عطار بن السابت سے انہوں نے ابو البجزی سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ میری بارے میں دو شخص ہلاک ہو گئے حد سے زیادہ بڑھانے والا اور حد سے زیادہ گھٹانے والا۔

اسناد کیساتھ ابو عمرو سے انہوں نے ابن عقد

https://www.shiabookspdf.com

انہوں نے عمرو بن ثابت سے انہوں نے صباح المزنی سے انہوں نے حارث بن حصیرۃ سے انہوں نے ابو صادق سے انہوں نے ربیعہ بن ناجد سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ مجھے رسولؐ اللہ نے بلایا اور فرمایا اے علیؑ کہ بیشک تم میں عیسیٰ بن مریم کی شبیہ ہے ان سے عیسائیوں نے محبت کی یہاں تک کہ ان کو اس منزلت پر پہنچا دیا جہاں وہ نہیں تھے اور یہود نے ان سے بغض رکھا کہ انکی والدہ پر بہتان باندھا۔

اور علیؑ نے فرمایا کہ میرے بارے میں دو شخص ہلاک ہونگے حد سے تجاوز کرنے والا کہ جو مجھ سے نہیں ہے اور ایسا بغض رکھنے والا کہ جو میری دشمنی کو اٹھائے پھر یہاں تک کہ مجھ پر بہتان باندھے۔

مجھ سے ابو عمرو سے انہوں نے ابن عقدہ سے انہوں نے حسین بن حسن بن حسن سے انہوں نے عمرو بن ثابت سے انہوں نے حارث بن حصیزہ سے اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے مگر اس میں صباح کا ذکر نہیں کیا۔

ابن الصلت نے ابن عقدہ سے انہوں نے علی بن محمد علی الحسینی سے انہوں نے عبداللہ بن علی سے انہوں نے امام رضاؑ سے انہوں نے اپنے آباءؑ سے انہوں نے امیر المومنین علیؑ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا اے علیؑ تیری مثال عیسیٰ بن مریمؑ جیسی ہے تم سے کہ ان سے کی محبت میں ایک قوم حد سے بڑھ گئی پس وہ ان کی محبت میں ہلاک ہو گئے اور ایک قوم نے ان سے بغض رکھا لیکن وہ ان کے بغض میں حد سے بڑھ گئے اور ھلاک ہو گئے پس جنہوں نے درمیانہ رستہ اختیار کیا وہ نجات پا گئے۔

https://www.shiabookspdf.com

تمیمی کی اسناد کیساتھ امام رضاؑ سے انہوں نے اپنے آباءؑ سے انہوں نے امیر المومنین علیؑ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے مجھ سے فرمایا کہ تم عیسیٰؑ کی مثل ہو کہ نصاریٰ نے ان سے محبت کی اور یہاں تک کہ انہوں نے کفر کیا اور یہود نے ان سے بغض رکھا اور وہ ان کے بغض میں کافر ہو گئے۔

میرے والد نے وکیع سے انہوں نے سلمہ بن کھیل سے انہوں نے ابو صادق سے انہوں نے ابن الاظر سے انہوں نے سلمان الفارسیؓ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ اپنے صحابہ کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے کہا آپؐ نے فرمایا کہ ابھی تھوڑی دیر میں عیسیٰ بن مریمؑ کی شبیہ داخل ہو گی پس علیؑ تشریف لائے تو صحابہ کہنے لگے کہ محمدؐ نے علیؑ کو ہم پر فضیلت دی یہاں تک کہ ان کو عیسیٰ بن مریمؑ کی شبیہ قرار دیا اللہ کی قسم ہمارے وہ معبود جو جاہلیت میں تھے اس سے بہتر ہیں پس اللہ نے اسی مجلس میں یہ آیت نازل ہوئی (کہ جب ان سے آپؐ نے عیسیٰ کی مثال بیان کی تو آپ کی قوم جھگڑنے لگی)

ابو بصیر نے امام صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب نبیؐ نے ارشاد فرمایا اے علیؑ کہ اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ تمہارے بارے میں بھی لوگ

وہی کہیں گے جو عیسیٰ بن مریمؑ کے بارے میں کہا تھا کہ میں آج تیرے بارے میں ایسی گفتگو کہتا کہ مسلمان دوڑ کر تمہارے قدموں کے نیچے کی خاک اٹھاتے۔

الحارث بن عمرو الصغری نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ محمدؐ نے اپنے چچازاد کے بارے میں عیسیٰؑ کی مثال بیان کی ہے مجھے شک ہے کہ وہ ان کو اپنے بعد نبیؐ بنائے گا اللہ کی قسم بیشک ہمارے معبود جن کی ہم پرستش کرتے ہیں وہ اس سے بہتر ہیں پس اللہ نے یہ آیت اتاری اور ایک روایت میں ہے کہ یہ بھی نازل کی (بیشک وہ بندہ ہے جس پر ہم نے انعام کیا) تو نبیؐ نے فرمایا اے حارث اللہ سے ڈرو اور جو تم نے علیؑ سے دشمنی کی وجہ سے کہا ہے اس سے رجوع کرو تو اس نے کہا کہ آپ اللہ کے رسولؐ علیؑ آپکا وصی آپکے بعد اور آپؐ کی بیٹی فاطمہ سیدۃ نساالعالمینؑ اور آپ کے بیٹے حسنؑ وحسینؑ جوانان جنت کے سردار اور آپ کے چچا حمزہ سیدالشہداء اور تمہارا چچازاد جعفر الطیارؑ جنت میں فرشتوں کیساتھ پرواز کرتا ہے اور پانی پلانا آپ کے چچا عباسؓ کے ذمہ ہے تو آپؐ نے قریش جو آپ کے باپ کی اولاد ہیں ان کے لیے کیا چھوڑا؟ رسولؐ اللہ نے فرمایا اے حارث تیرا برا ہو میں نے بنی عبدالمطلب کو یہ سب خود نہیں دیا لیکن اللہ نے ان کو یہ شرف بخشا پس اس نے کہا (اگر یہ اللہ کی طرف سے حق ہے تو اے اللہ ہم پر آسمان سے پتھر برسا) پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی (کہ اللہ اس کو کیسے عذاب دے گا کہ آپ ان میں ہیں) پس رسولؐ اللہ نے حارث کو مخاطب کیا اور فرمایا یا تم توبہ کرو یا ہم سے دور ہو جاؤ تو اس نے کہا کہ میرا دل توبہ قبول نہیں کرتا مگر میں آپؐ سے دور ہو جاتا ہوں پس وہ اپنی سواری پر سوار ہوا جب وہ صحرا میں نکلا تو اللہ نے آسمان سے ایک پرندہ بھیجا کہ جس کی چونچ میں کنکری تھی پس اس نے اس نے سر پر ماری جو اس کی پیٹھ سے نکل گئی پس وہ زمین پر اپنی ایڑھیاں رگڑنے لگا پس اللہ نے اپنے رسولؐ پہ آیت نازل فرمائی (کہ سائل نے سوال کیا عذاب واقع ہوا علیؑ کی ولایت سے انکار کرنے والے پر) کہا کہ اس طرح آسمان سے جبرائیل یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔

حسین بن سعید اور محمد بن ذکریا نے یحییٰ بن الصباح الصمدانی سے انہوں نے عمرو بن عمیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے ایک پر آزمائش گھاٹی کی طرف علیؑ کو بھیجا جب وہ آ گئے تو فرمایا اے علیؑ مجھے تمہاری خبر پہنچ گئی ہے جو تم نے کہا اور میں تم سے راضی ہوں راوی کہتا ہے کہ پس علیؑ رو پڑے اور راوی کہتا ہے رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ اے علیؑ تم خوشی سے رو رہے ہو یا غم سے فرمایا کہ خوشی سے اور میں کیوں خوش نہ ہوں یا رسولؐ اللہ کہ آپ مجھ سے راضی ہیں نبیؐ نے فرمایا کہ اللہ اس کے فرشتے جبرائیل، میکائیل بھی تجھ سے راضی ہیں اللہ کی قسم اگر میری امت کے گروہ تیری بارے میں وہ نہ کہتے جو نصاریٰ نے عیسیٰؑ کے بارے میں کہا تھا تو میں تمہارے بارے میں ایسے کلمات کہتا تو اس قوم کے تمام سردار اٹھتے اور تمہارے قدموں کے نیچے سے برکت کے لیے مٹی اٹھاتے راوی

https://www.shiabookspdf.com

کہتا ہے قریش کہنے لگے کہ یہ راضی نہیں ہوا کہ اسے عیسیٰ بن مریمؑ کی مثال قرار دے دیا پس اللہ نے یہ آیت نازل کی (اور جب آپؑ نے عیسیٰ بن مریم کی مثال پیش کی تو آپ کی قوم شور مچانے لگی)

حسین بن یوسف نے یوسف بن موسیٰ عبداللہ سے روایت کی ہے کہ مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ سے روایت کی ہے کہ میں نبیؐ کے پاس آیا تو وہ قریش کے سرداروں میں بیٹھے ہوئے تھے آپؐ نے ان کی طرف دیکھا اور کہا اے علیؑ اس امت میں تیری مثال عیسیٰ بن مریمؑ جیسی ہے کہ ایک قوم نے ان سے محبت کی اور حد سے بڑھ گئے اور ایک قوم سے ان سے بغض رکھا اور وہ بھی حد سے بڑھ گئے پس جو سردار ان کے پاس بیٹھے تھے وہ ہنس پڑے اور کہنے لگے دیکھو اپنے چچازاد کو کیسے عیسیٰ بن مریمؑ کی شبیہ قرار دے دیا وہاں راوی کہتا ہے کہ پس یہ آیت نازل ہوئی (جب آپؐ نے عیسیٰ کی شان اپنی قوم کو پیش کی تو وہ شور مچانے لگے)

علی بن محمد ھندا لحصبی نے احمد بن سلیمان الفرقانی سے روایت کی ہے کہ ہم سے ابن المبارک العوری نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا کہ نبیؐ نے فرمایا ابوذرؓ کے لیے کسی بھی ذی روح میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ جن پر سبزیوں یعنی درختوں نے سایہ کیا ہو اور اس پر مٹی پڑی ہو وہ ابوذرؓ سے سچا نہیں ہے کیا یہ نبیؐ نے نہیں فرمایا تھا آپؑ نے فرمایا کیوں نہیں تو راوی کہنے لگا یا ابوعبداللہؑ پھر اس بارے میں کیا واقع ہے فرمایا کہ نبیؐ قریش کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ فرمایا کہ ابھی ان دو پہاڑوں کے درمیانی راستے سے تم پر عیسیٰؑ کی شبیہ والا آدمی داخل ہونے والا ہے پس قریش اس جگہ پر گئے تو کوئی نہ آیا پس نبیؐ ضروری کام کے لیے چل دیے کہ اس راستے سے علی بن ابی طالبؑ آگئے جب انہوں نے ان کو دیکھا تو وہ کہنے لگے مرتد ہونا، بتوں کی پوجا کرنا یہ ہم پر اس کی نسبت آسان ہے کہ جس سے نبیؐ نے اپنے چچازاد کو نسبت دی ہے پس ابوذرؓ نے کہا یا رسولؐ اللہ انہوں نے اسی طرح کہا ہے کہ تو وہ سب مل کر کہنے لگے اس نے جھوٹ بولا ہے اور انہوں نے اس پر قسم اٹھائی تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ ان پر وحی نازل ہوئی (کہ جب انہوں نے عیسیٰ بن مریمؑ کی مثال پیش کی تو قوم شور مچانے لگی اور انہوں نے کہا کہ جو مثال انہوں نے بیان کی ہمیں اس سے ہمارے معبود بہتر ہیں) تو نبیؐ نے فرمایا زمین میں کوئی ایسا ذی روح نہیں ہے جو ابوذرؓ سے زیادہ سچا ہو۔

السعدة نے سہل سے اسنے محمد بن سلیمان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ہم ایک دن رسولؐ اللہ کے سامنے بیٹھے ہوے تھے کہ امیر المومنینؑ آگئے تو رسولؐ اللہ نے ان سے فرمایا کہ اے علیؑ تو عیسیٰ بن مریم کی شبیہ ہے اگر میری امت تیرے بارے میں وہ نہ کہتی جو انہوں نے یعنی عیسائیوں نے عیسیٰؑ کے بارے کہا تھا تو تمہاری شان میں ایسی باتیں کہتا کہ قوم کے سردار

https://www.shiabookspdf.com

تمہارے قدموں کے نیچے سے مٹی برکت کے حصول کے لیے اٹھاتے راوی کہتا ہے کہ قریش اس بات سے ناراض ہو گئے جس میں مغیرہ بن شعبہ اور دیگر قریش بھی ان کے ساتھ تھے وہ کہنے لگے کہ وہ راضی نہ ہوا یہاں تک کہ اپنے چچازاد کو عیسیٰؑ کی مثال قرار دیا پس اللہ نے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمائی (جب آپ نے اپنی قوم کے لئے عیسیٰ بن مریم کی مثال بیان کی تو تمہاری قوم جھگڑنے لگی) راوی کہتا ہے پس الحارث بن عمرو غصے میں آ گیا اور کہا اے اللہ اگر تیری طرف سے یہ حق ہے کہ نبی ہاشم ہا قل کے بعد صر قل کی طرح وارث ہوں تو مجھ پر آسمان سے پتھر برسایا کوئی دردناک عذاب بھیج پس اللہ نے ان پر حارث کی بیان کی بات نازل فرمائی اور یہ آیت نازل کی (اللہ ان کو ہر گز عذاب نہیں دے گا کہ جب تک آپ ان میں موجود ہیں) پھر آپؐ نے فرمایا اے ابو عمرو یا توبہ کر و یا تم یہاں سے سوار ہو کر چلے جاؤ اس نے کہا اے محمد کہ جو تیرے ہاتھ میں ہے تو اس سے تمام قریش کو عطا کر پس بنو ہاشم عرب و عجم کی عزت کے لئے تو نبیؐ نے اس سے فرمایا یہ میرے بس میں نہیں بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے بس میں ہے اس نے کہا اے محمدؐ میرا دل توبہ کی طرف نہیں آتا مگر میں تمہارے پاس سے چلا جاتا ہوں پس اس نے اپنی سواری منگوائی اس پر سوار ہوا جب وہ مدینہ سے باہر نکلا پس ایک کنکری آئی اس کے سر پر لگی پھر نبیؐ کے پاس وحی نازل ہوئی اور کہا (مانگنے والے نے عذاب مانگا جو واقع ہو گیا کافروں کے لیے دفع نہیں ہونے والا) راوی کہتا ہے میں نے کہا کہ میں آپ پر قربان جاؤں ہم اسے اس طرح نہیں پڑھتے آپؑ نے فرمایا جبرائیلؑ اسے اسی طرح لے کر نازل ہوئے۔

https://www.shiabookspdf.com

میں یعنی (علامہ باقر مجلسی) کہتا ہوں یہ خاص و عام اخبار کی وجہ سے پوشیدہ نہیں ہے جو کہ متعدد طریقوں سے اور مستند طریقوں سے زیادہ تر روایات اسی چیز پر منطبق ہیں جو ہم نے ذکر کیا ہے

پھر ہم جانتے ہیں کہ یہ آیت ان کے ایسے جمیل فضل پر دلالت کرتی ہے کہ فضائل میں سے کوئی چیز اس کے مشابہہ نہیں ہے وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبیؐ اکثر ان کی مدح اور ان کے فضائل کو کھول کر بیان کرتے تھے تو غالیوں یعنی حد سے بڑھنے والوں کے غلو سے خوف زدہ رہتے ہیں اور ہم اپنا حشر دنیا اور آخرت میں آئمہ طاہرینؑ کے ساتھ مانگتے ہیں

باب ۱۱

(اور اسے یاد رکھنے والے کان یاد رکھتے ہیں)

احمد بن مہران نے عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی سے انہوں نے یحییٰ بن سالم سے انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (کہ اسے یاد رکھنے والے کان یاد رکھتے ہیں) رسول اللہؐ نے فرمایا اے علیؑ یہ تیرے کان ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

تمیمی کی اسناد کیساتھ امام رضاؑ سے انہوں نے اپنے آباء علیہم السلام سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا (اور اسے یاد رکھنے والے کان یاد رکھتے ہیں) فرمایا کہ اے علیؑ میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ وہ تمہارے کان کو وہ کان بنا دے۔

احمد بن محمد نے موسیٰ سے حسن بن اسنے علی بن حسان سے اسنے عبدالرحمن کثیر انہوں نے ابو عبداللہ محمدؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (کہ اسے یاد رکھنے والے کان یاد رکھتے ہیں) فرمایا: کہ امیر المومنینؑ کے کان جو ہونا ہے اور جو ہوگا اسے یاد رکھتے ہیں۔

حلیتہ میں ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ عمر بن علی بن ابو طالب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے واحدی نے اسباب نزول القرآن میں بریدۃ سے ابوالقاسم بن حبیب نے اپنی تفسیر میں انہوں نے زر بن جیش سے انہوں نے علی بن ابی طالبؑ سے کہ مجھے رسول اللہؐ نے فرمایا اور کہا مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قریب بلاؤں اور تمہیں دور نہ کروں اور تو سنے اور یاد رکھے۔

تفسیر ثعلبی میں بریدہ سے روایت ہے کہ میں تمہیں سکھاؤں اور تو یاد رکھے اور اللہ پر حق ہے کہ تو سنے اور یاد رکھے پس یہ آیت نازل ہوئی

(اور اسے یاد رکھنے والے کان یاد رکھتے ہیں)

ابو رافع کی حدیث ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قریب کروں اور دور نہ کروں میں تمہیں سکھاؤں اور محروم نہ کروں اور میرا حق ہے کہ میں اپنے رب کی تیرے بارے میں اطاعت کروں اور مجھ پر اللہ کا حق ہے کہ تو اسے یاد رکھوں۔

محاضرات الرلغت میں الضحاک نے اور ابن عباس نے امالی الطوسی میں امام صادقؑ سے روایت کی ہے اور بعض شیعہ کتب میں ہے سعد بن طریف سے انہوں نے امام ابن جعفرؑ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد علیؑ کے کان ہیں

امام باقرؑ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبیؐ نے فرمایا اے علیؑ یہ تیرے کان ہیں اللہ کی قسم۔

کتاب الیاقوت میں ابو عمر و ثعلب سے اور کشف اور بیان میں ثعلبی سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن الحسن نے کتاب الکبینی میں روایت کی ہے میمون بن مہران نے ابن عباسؓ سے نبیؐ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (کہ اسے یاد رکھنے والے کان یاد رکھتے ہیں) تو آپ نے فرمایا اے اللہ علیؑ کے کانوں کو وہ کان بنادے علیؑ نے تو بات بھی سنی اور اس کے بعد تو اسے یاد بھی رکھا۔

سعید بن جبیر نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ یاد رکھنے والے کان سے مراد علی بن ابی طالبؑ ہیں پھر فرمایا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو میں اللہ سے دعا مانگتا کہ اے علیؑ اللہ تیرے کان ایسے بنادے۔

https://www.shiabookspdf.com

تفسیر خشیری اور غریب الھدوی نے کہا ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبیؐ نے علیؑ سے فرمایا کہ میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ تیرے کانوں کو ایسا بنادے۔

جابر الجعفی اور عبد اللہ بن الحسین، مکحول نے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا ہے کہ تیرے کان ایسے بنادے اے اللہ انہیں یاد رکھنے والے کان بنادے علیؑ کے کانوں کو پس انہیں۔ نبی ایسے ہی کہا پس علیؑ فرماتے ہیں کہ اسکے بعد میں نے کوئی شے جو سنی بھولا نہیں۔

محمد بن طلحہ نے ثعلبی سے تفصیل میں اسناد کیساتھ مرفوعاً روایت کی ہے (اسے یاد رکھنے والے کان یاد رکھتے ہیں) رسولؐ اللہ نے علیؑ سے فرمایا کہ میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ اے اللہ وہ کان علیؑ کے بنادے علیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد جو چیز بھی سنی اسے بھولا نہیں۔

اسناد کیساتھ ثعلبی سے انہوں نے ابن قتحویہ سے انہوں نے ابن حنان سے انہوں نے اسحاق بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابراہیم بن عیسیٰ سے انہوں نے علی ابن علی سے انہوں نے ابی حمزہ الثمالی سے انہوں نے عبد اللہ بن حسین سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

ثعلبی اور واحدی میں ہے ہر ایک نے مسند کے ساتھ مرفوعاً ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اور واحدی نے اپنی تصنیف الموسوم باسباب النزول میں

بریدہ اسلمی سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولؐ اللہ کو علیؑ سے کہتے سنا کہ مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قریب کروں اور تمہیں دور نہ کروں اور میں تمہیں سکھاؤں اور تم سے یاد رکھو کہا کہ پس یہ آیت نازل ہوئی۔

ابو بکر بن مردویہ نے بریدۃ سے اسی طرح کے روایت کی ہے۔

اسناد کیساتھ تجلی سے انہوں نے بن فنخویہ نے ان سے ابن حبش سے انہوں نے ابوالقاسم بن الفضل سے انہوں نے محمد بن غالب بن حرب نے انہوں نے شبر بن آدم سے انہوں نے عبداللہ الاسدی سے انہوں نے صالح بن ھیثم سے انہوں نے بریدہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

اور انہی میں سے وہ ہے جو محمد بن جریز الطبری نے عبداللہ بن احمد المروزی سے انہوں نے یحییٰ بن صالح سے انہوں نے علی بن حوشب الفزاری سے انہوں نے مکحول سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ علیؑ کے کان ایسے بنادے فرمایا کہ علیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولؐ اللہ سے جو چیز بھی سنی اسے یاد رکھا اور اسے بھولا نہیں۔

اسی طرح حسین بن احمد سے انہوں یونس بن عبدالرحمن سے انہوں نے سالم الاشل سے انہوں نے سعد بن طریف سے انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ یاد رکھنے والے کان علیؑ کے کان ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

اسی طرح علی بن عبداللہ انہوں نے ابراھیم بن الثقفی سے انہوں نے اسماعیل بن بشار سے انہوں نے علی بن جعفر سے انہوں نے جابر الجعفی سے انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ علیؑ کے پاس آئے اور وہ گھر میں تھے اور فرمایا یا علیؑ آج رات یہ آیت نازل ہوئی (اسے یاد رکھنے والے کان یاد رکھتے ہیں) اور میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ تمہارے کانوں کو ایسا بنادے۔

حافظ ابو نعیم نے اسناد کیساتھ عمر بن علیؑ بن ابی طالب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا اے علیؑ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قریب کروں اور تمہیں یاد رکھنے کیلیے علم دوں پس یہ آیت نازل ہوئی (اور اسے یاد رکھنے والے کان یاد رکھتے ہیں) پس تو سننے والا کان ہے۔

اسناد سے مکحول سے انہوں نے علیؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (اسے یاد رکھنے والے کان یاد رکھتے ہیں) علیؑ فرماتے ہیں کہ مجھ سے اللہ کے رسولؐ نے فرمایا میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ تیرے کانوں کو ایسا بنادے۔

اسناد کیساتھ عبداللہ بن الحسین سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسولؐ اللہ نے فرمایا یہ علیؑ کے کان ہیں۔

میں (باقر مجلسی) کہتا ہوں کہ میں نے کتاب الغرر میں جو کہ السید الجلیل حیدر الحسینی الاملی کی ہے اس میں کتاب منقبۃ المطھرین جو کہ

حافظ ابو نعیم کی ہے اس سے نقل پایا ہے محمد بن اسلم سے انہوں نے قاسم بن محمد بن جعفرؒ العلوی سے روایت کیا ہے اپنے آباء سے انہوں نے عمر بن علی بن ابی طالب سے انہوں نے اپنے والد امیر امومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا کہ اے علی بے شک اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قریب کرو اور تم کو علم دوں تا کہ تو یاد رکھے اور مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے (اسے یاد رکھنے والے کان یاد رکھتے ہیں) پس تم وہ علم کو یاد رکھنے والے کان ہو۔

اور اسناد کیساتھ اس طرح بھی عبداللہ بن الحسین سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ میرا کان اور علیؑ کا کان مراد ہے

وضاحت: اس آیت کے امیر المومنینؑ پر نازل ہونے میں مفسرین کا اجماع ہے

زمخشری نے کہا کہ یاد رکھنے والے کان کی تعریف یہ ہے کہ وہ یاد رکھے اور سنے اس کی حفاظت کرے اور اس عمل کو ترک یا ضائع نہ کرے پس تم جو کچھ بھی یاد کرو تو اسے یاد رکھو اور جو تم اپنے غیر کو سکھاؤ تو اسے یاد کرو اور جس طرح کہ تم کہتے ہو میں نے چیز برتن میں انڈیل دی اور نبیؐ سے روایت ہے کہ انہوں نے علیؑ کے بارے میں فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی کہ میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ وہ تمہارے کان کو وہ کان بنادے اور علیؑ فرماتے ہیں میں نے اس کے بعد کوئی چیز بھولی نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

اور اگر تم کہو کہ یاد رکھنے والا کان ایک ہی ہے اور تنکیر کے لیے کیوں کہا گیا؟ میں کہوں گا کہ اس وجہ سے کہ ان میں یاد رکھنے والے بہت کم تھے اور لوگوں کی سرزنش کے لیے کہ ان میں سے سمجھنے والے بہت کم ہیں اور اس دلیل کے لیے کہ جب ایک کان اللہ کے حکم کو یاد رکھے اور اسے سمجھے تو اللہ کے ہاں ہی سب سے بڑا گروہ ہے۔

اسی کے قریب قریب رازی نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے پس یہ فریقین کے اتفاق سے اس بات پر کہ ان کے علم کے کمال اور ان کے تمام صحابی کے درمیان میں سے خصوصیت پر دلالت کرتی ہے اور ایک عقل مند کو اس میں کوئی شک نہیں ہے انسان کی فضیلت علم سے ہوتی ہے اور خلافت میں عمدہ چیز دین و دنیا کی سرداری میں علم ہی ہے اور آیات واحادیث متواترہ اس پر دلالت کرتی ہیں اور تمام مفسرین نے اس بات کا اعتراف کیا ہے پس یہ ثابت ہوا کہ آپؑ تمام صحابہ میں سے خلافت کے سب سے اولیٰ حقدار ہیں اور ان پر کسی دوسرے کی فضیلت جائز نہیں اور اس پر مزید اقوال ان کے علم کے باب میں آئیں گے۔

باب ۱۲

بے شک آپ علیہ السلام قرآن میں السابق (سبقت لے جانے والے) ہیں اور ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی (پہلوں میں سے ایک بڑا گروہ اور بعد والوں میں سے تھوڑے لوگ)

https://www.shiabookspdf.com

المفیدؒ نے محمد بن الحسین سے انہوں نے عمر بن محمد الوراق سے انہوں نے علی بن العباس سے انہوں نے حمید بن زیاد سے انہوں نے محمد بن تسنیم سے انہوں نے فضل بن رکین سے انہوں نے مقاتل بن سلیمان سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولؐ اللہ سے اس قول کے بارے میں پوچھا (اور سبقت کے جانے والوں کا کیا کہنا یہی لوگ مقرب ہیں جو جنت نعیم میں ہوں گے) تو آپ نے فرمایا مجھ سے جبرائیل نے کہا ہے کہ وہ علیؑ اور ان کے شیعہ ہوں گے اور وہی جنت کی طرف سبقت لے جانے والے ہوں گے اور وہ اللہ کی بزرگی سے اس کے مقرب ہوں گے۔

محدث خبلی الغر نے اللہ کے اس قول کے بارے میں کہا (اور سبقت کے جانے والوں کا کیا کہنا یہی لوگ مقرب ہوں گے) وہ علیؑ ہیں جنہوں نے یہ اشعار بھی کہے کہ میں ابھی بالغ نہیں ہوا تھا کہ میں تم میں سے تیزی سے سبقت لے گیا۔

ابوالجارود کی روایت میں انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے جو انہوں نے اللہ کے اس قول کے بارے میں کی ہے یہی لوگ نیکیوں کی طرف تیزی سے لپکنے والے ہیں اور وہ اس کی طرف سبقت لے جانے والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ علیؑ کی ذات ہی ہے کہ کوئی بھی ان سے سبقت نہیں لے جاسکا۔

حافظ ابو نعیم نے مرفوعاً ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اس امت میں سبقت کے جانے والے علیؑ بن ابی طالب ہیں
میں کہتا ہوں کہ السید حیدر نے کتاب مفقہ المطھرین میں سے ابن عباسؓ سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

محمد بن العباس سے انہوں نے احمد بن محمد ارکاتب سے انہوں نے حمید بن الربیع سے انہوں نے حسین ابن الحسن الاشعری سے انہوں نے سفیان عینیہ سے انہوں نے ابن ابی النجاح سے انہوں نے عامر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ لوگوں میں سے تین لوگ سبقت لے جانے والے ہیں یوشع موسیٰؑ کی طرف صاحب بس (یعنی شمعون) عیسیٰؑ کی طرف اور علی بن ابی طالبؑ رسولؐ اللہ کی طرف
ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

الشیخ المفید نے علی بن الحسین سے اسناد کیساتھ داؤد الرقی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام ابو عبداللہؑ سے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھے اللہ کے اس قول کے بارے میں آگاہ کیجیے اور سبقت بے جانے والوں کا کیا کہنا وہی لوگ مقرب ہیں آپؑ نے فرمایا کہ جب اللہ نے آئمہؑ کا نور اور مخلوق کو خلق کیا اور ان کیلیے آگ کو دور کر دیا تو فرمایا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ بس جو سب سے پہلے اس میں داخل ہوئے وہ محمدؐ، امیر المومنینؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ اور نو امامؑ جو کہ امام کے بعد امام داخل ہوئے اور پھر ان کے پیچھے ان کے شیعہ داخل ہوئے اللہ کی قسم وہی سبقت لے جانے والے ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

محمد بن العباس نے محمد بن جریر سے انہوں نے احمد بن یحیٰ سے انہوں نے حسن بن الحسین سے انہوں نے محمد بن فرات سے انہوں نے امام جعفر بن محمدؑ سے اس آیت کے بارے میں روایت کی ہے (پہلوں میں سے ایک گروہ) کہ آدم کا وہ بیٹا جسے اس کے بھائی نے قتل کیا مومن آل فرعون، اور حبیب النجار (اور آخر والوں میں سے تھوڑے) علیؑ بن ابی طالب ہیں۔

محمد بن العباس نے حسن بن علی المتیمی سے انہوں نے سلیمان بن داؤد الصرمی سے انہوں نے اسباط سے انہوں نے ابو سعید المدائنی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام ابو عبداللہؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (کہ ایک گروہ ہے لوگوں میں سے اور ایک گروہ بعد والے لوگوں میں سے) فرمایا کہ بعد والا گروہ علی ابن طالبؑ ہیں۔

کراجکی کا کہنا ہے کہ ثلتہ کا معنی گروہ ہے اور ان کو اس کے ساتھ ان کے عظیم مرتبہ کی وجہ سے تعبیر کیا ہے جس طرح کہ اللہ نے فرمایا (کہ بے شک ابراھیم ایک امت تھے)

محمد بن العباس نے علی بن عبداللہ سے انہوں نے ابراھیم بن محمد سے انہوں نے یحیٰ بن صالح سے انہوں نے حسین الاشقر سے انہوں نے عیسیٰ بن راشد سے انہوں نے ابو بصیر سے انہوں نے مکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اللہ نے ہر مسلمان کے لیے

قرآن میں علیؑ کے واسطے استغفار کو فرض قرار دیا ہے اور وہ اللہ کا یہ قول ہے (اے ہمارے رب ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ایمان میں سبقت لے گئے ہیں) اور علیؑ امت میں سے سبقت لے جانے والے ہیں۔

ابن مراویہ نے کہا ہے کہ السابقون الاولون سے مراد علیؑ اور سلیمان ہیں اور میں کہتا ہوں کہ العلامہ رحمتہ اللہ نے اس کی طرح روایت اپنے طریقوں سے بیان کی ہے اور اسلام میں سبقت لے جانے والوں میں مسلمان سرفہرست ہیں بس ممکن ہے کہ سبقت رتبہ کے اعتبار سے ہو نا کہ زمانے کے اعتبار سے یا کہا جاتا ہے کہ وہ رسولؐ اللہ تک پہنچنے سے پہلے ان پر ایمان رکھتے تھے جس طرح کہ ان کے احوال کے باب میں مذکور ہے کہ ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ ان کی بعثت سے پہلے ان تک پہنچے اور ان پر ایمان لائے

محمد بن العباس سے محمد بن حمام نے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے عیسیٰ بن داود سے انہوں نے امام موسیٰ بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ اور ان کی اولاد کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں (بے شک وہ لوگ جو اپنے رب کے خوف سے لرزاں رہتے ہیں وہ لوگ جو اپنے رب کی آیات پر ایمان لاتے ہیں وہ لوگ جو اپنے رب کے ساتھ شرک نہیں کرتے۔ وہ لوگ کہ جو ان کو دیا جاتا ہے ان میں سے خرچ کرنے کے باوجود ان کے دلوں پر خوف طاری رہتا ہے یہی لوگ نیکیوں کی طرف لپکنے والے اور اس میں سبقت لے جانے والے ہیں) (سورۃ مومنون 57-61)

https://www.shiabookspdf.com

ابوالجارود سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفر الباقرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (وہ لوگ کہ جب انہیں دیا جاتا ہے تو وہ اس میں سے خرچ کرنے کے باوجود ان کے دلوں پر خوف طاری رہتا ہے) اس سے مراد علی بن ابی طالبؑ ہیں (اور یہ لوگ نیکیوں کی طرف سبقت لے جانے والے ہیں) اور ان پر کوئی بھی سبقت لے کر نہیں گیا اور آپؐ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا (کہ یہی وہ لوگ ہیں جو وارث ہیں اور اپنے رب سے فردوس کا ورثہ پائیں گے اس میں ہمیشہ رہیں گے) علیؑ نے فرمایا کہ میرے بارے میں نازل ہوئی۔

محمد بن طلحہ سے انہوں نے اللہ کے اس قول کے بارے میں کہا ہے (سبقت لے جانے والوں کی کیا بات ہے یہ لوگ مقرب ہیں جو نعمتوں والی جنت میں ہوں گے) کہا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دو قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی اور کہا گیا اطاعت میں سبقت کرنے والے اور کہا گیا ہجرت میں سبقت لے جانے والے اور کہا گیا اسلام کی طرف اور رسولؐ اللہ کی طرف اجابت کرنے والے اور یہ تمام خوبیاں علیؑ امیر المومنین میں تمام و کمال کے ساتھ اور اور ایسی غائیت کہ لوگوں میں سے کوئی بھی اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا پائی جاتی ہیں۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسولؐ اللہ سے اللہ کے قول کے بارے میں پوچھا (سبقت لے جانے والوں کا کیا کہنا) آپؐ نے

فرمایاتو جبرائیلؑ نے مجھ سے کہاوہ علیؑ اوران کے شیعہ ہیں وہ جنت کی طرف سبقت لے جانے والے ہیں اور وہ اللہ کی بزرگی جو ان کے لیے ہے اس کی وجہ سے مقرب ہیں۔

وضاحت: آپؑ کے اس امت میں سبقت لے جانے والے اور سابقہ امتوں میں سے افضل ہونے اوران کا مقربین میں سے ہونے بلکہ تمام اس امت کے مقربوں کو محور کرنے والا ہونے کی وجہ سے جس طرح کہ تمام مفسروں نے تصریحاً بیان کیا ہے کی وجہ سے کسی کا بھی اس امت میں سے ان سے افضل ہونا ناممکن ہے جس طرح کے بار بار بیان گزر چکا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۱۳

آپؑ مومن اور ایمان، دین اور اسلام، سنت اور سلام اور خیر البریہ در قرآن ہیں اور ان کے دشمن کفر، نافرمانی اور گناہ ہیں

https://www.shiabookspdf.com

محمد بن جعفر نے یحیٰ بن زکریا سے انہوں نے علی بن حسان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن کثیر سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (اللہ نے تمہارے لیے ایمان پسند کیا اور اسے تمہارے دلوں میں زینت بخشی) یعنی امیر المومنینؑ (اور تمہارے لیے کفر، فسق اور نافرمانی کو ناپسند کیا) یعنی اول، الثانی، الثالث۔

اپنی اسناد کے ساتھ عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے امام صادقؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (کیا ہم ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو بتائیں) امیر المومنینؑ اور ان کے ساتھیوں کو (فاجروں کی طرح) اول، الثانی، الثالث اور ان کے ساتھی۔

(وہ کتاب جو ہم نے آپ پر اتاری جو بابرکت ہے) وہ امیر المومنین اور آئمہ علیہم السلام ہیں (تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کریں) پس وہ عقل والے ہیں فرمایا کہ امیر المومنینؑ اس پر فخر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی اور نہ میرے بعد مجھ جیسی فضیلت کسی کو ملے گی۔

ابو الجارود کی روایت میں امام ابو جعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے (کیا مومن اور فاسق ایک جیسے ہو سکتے ہیں وہ

برابر نہیں ہو سکتے) فرمایا کہ علی بن ابی طالبؑ اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط آپس میں جھگڑ پڑے تو فاسق ولید بن عقبہ بن ابی محیط کہنے لگا اللہ کی قسم میں آپ سے کشادہ زبان والا ہے اور جھگڑالو ہوں اور تلوار کا زیادہ دھنی ہوں اور اللہ کی کتاب میں آپ سے زیادہ بہتر ہوں آپؑ نے فرمایا خاموش ہو جا تو فاسق ہے پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی (کیا مومن فاسق کی طرح ہو سکتا ہے وہ برابر نہیں ہو سکتے بس جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ان کے واسطے جنت ماویٰ (ٹھکانہ) ہے تو ان کے اعمال کے باعث وہ مہمان ہوں گے) پس وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں (اور جن لوگوں نے فسق کیا ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے)

اسماعیل بن ابراھیم نے ابن عباسؓ سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

محمد بن المظفر سے انہوں نے احمد بن ابراھیم سے انہوں نے ابن عباس سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ جو مومن ہو) ابن عباس نے کہا مومن سے مراد علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں اور فاسق سے مراد عقبہ بن ابی محیط ہے۔

ابن حبان سے عبداللہ بن محمد نے انہوں نے اسحاق بن الفیض سے انہوں نے سلمہ بن حفص سے انہوں نے سفیان الجریری سے انہوں نے حبیب بن ابی العالیہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیت علیؑ بن ابی طالبؑ اور ولید بن عقبہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

https://www.shiabookspdf.com

عبداللہ بن محمد بن جعفر اور اسحاق بن بنان سے انہوں نے جیش بن مبشر سے انہوں نے عبداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حکم سے انہوں نے ابن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ولید بن عقبہ نے علیؑ سے کہا میں آپ سے زیادہ تلوار کا ماہر اور زبان میں وسعت والا ہو بس علیؑ نے اسے فرمایا خاموش ہو جا تو فاسق ہے بس یہ آیت نازل ہوئی (کیا وہ مومن ہے اور جو فاسق ہے ایک جیسے ہو سکتے ہیں) فرمایا کہ مومن سے مراد علیؑ اور فاسق سے مراد ولید بن عقبہ ہے۔

حسن بن اسحاق ابراھیم سے انہوں نے احمد بن محمد بن ابو بکر سے انہوں نے ابو حاتم سے انہوں نے ابو عبیدۃ محمد بن مثلنی سے انہوں نے یونس بن جیب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عمرو سے مکی اور مدنی سورتوں کی تلخیص کے بارے میں پوچھا تو ابو عمرو نے کہا کہ جس طرح تو نے مجھ سے سوال کیا ہے میں نے بھی ابن عباسؓ سے پوچھا تو اس نے کہا الم السجدۃ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی تین آیات ہیں جو مدینہ میں نازل ہوئیں اس لیے کہ علیؑ اور ولید کے درمیان کلام میں تنازعہ پیدا ہوا تو ولید نے ان سے کہا میں تم میں زبان کا زیادہ دھنی اور تلوار چلانے والا اور کتاب خدا کو جاننے والا ہوں تو علیؑ نے کہا خاموش ہو جا تو فاسق ہے پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل کیا۔

میں کہتا ہوں کہ زمخشری نے کشاف میں بیان کیا ہے: اس آیت کے نزول کے بارے میں روایت ہے کہ علیؑ بن ابی طالبؑ اور ولید بن

عقبہ کے درمیان بدر کے دن تلخ کلامی ہو گئی تو ولید نے آپؑ سے کہا خاموش ہو جاؤ تم بچے ہو میں تم میں سے جوان ہو اور زیادہ طاقت والا ہوں، زبان کا دھنی اور تلوار چلانے والا ہوں اور بہادر دل والا ہوں اور تم سے زیادہ کتاب کو جاننے والا ہوں پس تو علیؑ نے فرمایا خاموش ہو جاؤ تم فاسق ہو پس یہ آیت نازل ہوئی۔

حسن بن علی سے روایت ہے کہ انہوں نے ولید سے کہا تو علیؑ کو کس طرح گالیاں دیتا ہے جبکہ اللہ نے انہیں کثیر آیات میں مومن قرار دیا ہے اور تجھے فاسق کا نام دیا ہے عکرمہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی آیات میں بھی کہا ہے (اے ایمان والو) تو ان کے سردار علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں۔

محمد بن العباس سے انہوں نے علی بن عبداللہ انہوں نے ابراھیم بن محمد الثقفی سے انہوں نے حکیم بن سلیمان سے انہوں نے محمد بن کثیر سے انہوں نے کلبی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے نے ابن عباسؓ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (جو لوگ مجرم ہیں وہ ایمان والوں پر ہنستے ہیں) فرمایا وہ حارث بن قیس اور ان کے ساتھ لوگ تھے کہ جب علیؑ ان کے پاس سے گزرے تھے تو کہتے تھے اس شخص کی طرف دیکھو کہ جسے محمدؐ نے چن لیا ہے اور اپنے اھل بیت میں سے منتخب کیا ہے اور وہ ان کا مذاق اڑاتے تھے اور ان پر ہنستے تھے جب قیامت کا دن ہو گا تو جنت اور دوزخ کے درمیان دروازہ کھلے گا تو اس دن علیؑ تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور آپؑ ان سے کہیں گے تم آ ؤ جب وہ آئیں گے تو دروازہ بند ہو جائے گا بس وہ اس طرح ان سے ہنسی مذاق کریں گے اور وہ اللہ کو قول (پس اس دن ایمان والے کافروں سے مذاق کریں گے۔ وہ تکیہ پر ٹیک لگائے بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے)

https://www.shiabookspdf.com

محمد العباس سے اسناد کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے یونس سے اونہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (وہ لوگ جو مجرم ہیں وہ ایمان والوں سے مذاق کرتے ہیں) سورۃ کے آخر تک یہ علیؑ کے بارے میں اور بنو امیہ کے وہ لوگ جو ان سے مذاق کرتے تھے ان کے بارے میں نازل ہوئی یہ اس لیے کہ جب علیؑ ان کے پاس سے گزرے تھے تو وہ ان پر ہنستے تھے

ابو حمزہ نے امام بو جعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت بیان کی ہے (اے ایمان والو کہ اگر تمہارے باپ اور بھائی کفر کو پسند کریں تو ان کو دوست نہ بناؤ) فرمایا کہ ایمان ولایت علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں

امام الباقرؑ اور زید بن علیؑ نے بیان کیا ہے (اور جو ایمان سے کفر کرے) فرمایا ولایت علیؑ سے۔

امام الباقرؑ اور امام الصادقؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (کہ جب ان کو ایمان کی دعوت دی جاتی ہے تو وہ کفر

کرتے ہیں) دونوں نے فرمایا کہ جب انہیں ولایتِ علیؑ کی طرف دعوت دی جاتی ہے۔

ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اور ابو صالح نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی علیؑ کے پاس کلام میں خوشامد کر رہے تھے تو علیؑ نے فرمایا اے عبداللہ اللہ سے ڈرو اور منافقت نہ کرو بیشک منافق اللہ کی بدتر مخلوق ہے تو اس نے کہا اے ابو الحسنؑ ٹھہریئے اللہ کی قسم ہمارا ایمان تمہارے ایمان کی طرح ہے پھر متفرق ہو گئے تو عبداللہ نے کہا کہ جو میں نے کہا تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے تو انہوں نے اس کی تعریف کی پس یہ آیت نازل ہوئی (کہ جب وہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنی محفلوں میں لوٹتے ہیں تو کفر کی طرف پلٹ جاتے ہیں یہی لوگ منافق ہیں)

تفسیر ھزیل اور مقاتل نے محمد بن حنیفہ سے خبر طویل میں اور مختصر حدیث یہ ہے (کہ ہم تو ان سے ہنسی کرتے ہیں) یعنی علی بن ابی طالبؑ اور ان کے ساتھیوں سے پس اللہ نے فرمایا (اللہ ان سے مذاق کرتا ہے) یعنی اللہ ان کے ساتھ امیر المومنینؑ کے ذریعے قیامت والے دن مذاق کرے گا اور ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ وہ اس طرح کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ مخلوق کو پل سے گزرنے کا حکم دیا تو مومن جنت میں چلے جائیں گے اور منافق جہنم میں پھینکے جائیں گے پس اللہ فرمائے گا اے مالک منافقین سے جہنم میں ہنسی کر لیں مالک جہنم سے جنت کی طرف ایک دروازہ کھولے گا اور ان سے کہے گا اے گروہ منافقین ادھر سے جہنم سے جنت میں چلے جاؤ وہ ستر رکاوٹیں عبور کر کے اس دروازے تک پہنچیں گے اور جہنم سے نکلنے کی کوشش کریں گے تو دروازہ بند ہو جائے گا اور دوسری جگہ دروازہ کھل جائے گا پھر وہ پہلی طرح سے عبور کر کے دوسرے دروازے تک پہنچیں گے اور اسی طرح کیا جائیگا یہاں تک کہ ہمیشہ ہمیشہ اس طرح ہی رہیں گے۔

https://www.shiabookspdf.com

امام الباقرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے (کہ اللہ کے ہاں دین تو اسلام یہی ہے) فرمایا کہ علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کو تسلیم کرنا ہی دین اور اسلام ہے۔

امام باقرؑ سے اور امام صادقؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے (دین بے شک امید دلانے والا ہے) فرمایا کہ دین علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں۔

امام باقرؑ سے روایت ہے کہ (وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ان کیلیے کبھی ختم نہ ہونے والا اجر ہے) فرمایا کہ اس سے مراد علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں میں نے کہا (کہ جو تمہیں دین کے بعد جھٹلائے) فرمایا دین سے مراد امیر المومنینؑ ہیں۔

اور آپ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (اللہ نے تمہارے لیے دین کو چن لیا پس تم اسلام کی حالت میں ہی مرو)

یعنی علیؑ کی ولایت۔

روایت ہے کہ ان کے بارے میں نازل ہوئی (کہ یہ مضبوط دین ہے) اور اللہ کا یہ قول (کہ جو ہم نے پہلے رسول بھیجے ان کی عادت ہے اور ہم اپنی عادت کو نہیں بدلتے) اور ان کی سنت وحی قائم کرنا ہے۔

شریک ابو حصین اور جابر سے روایت ہے امام محمد الباقرؑ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں (کہ اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ) فرمایا کہ علیؑ بن ابی طالبؑ کی ولایت میں۔

النحام نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ھارون سے انہوں نے ابو عبدالعمد ابراھیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے محمد بن ابراھیم سے روایت کی ہے کہ میں نے امام جعفر بن محمد الصادقؑ کو فرماتے سنا اللہ کے اس قول کے بارے میں (کہ اسلام میں مکمل داخل ہو جاؤ) فرمایا کہ ولایت امیر المومنینؑ میں (اور شیطان کی اتباع نہ کرو) یعنی ان کے غیر کی اتباع نہ کرو۔

(بے شک وہ مومن ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں) اس آیت تک (ان کے درجات ان کے رب کے ہاں بلند ہیں اور بخشش اور عزت والا رزق ہے) کہ یہ آیت امیر المومنینؑ، ابوذرؓ، سلمانؓ اور مقدادؓ کے بارے میں نازل ہوئی۔

الحکم الحسکانی نے اسناد سے ابو طفیل سے انہوں نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ (ایک آدمی ایک آدمی کیلیے سلامتی ہے) فرمایا میں وہ آدمی ہوں جو رسولؐ اللہ پر سلامتی ہے۔ عیاشی نے اپنی اسناد سے ابو خالد سے انہوں نے امام باقرؑ سے روایت کی ہے کہ حقیقت میں سلامتی والا مرد علیؑ اور ان کے شیعہ ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

الغرا لحنبلی نے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (کیا مومن اور فاسق ایک جیسے ہو سکتے ہیں وہ برابر نہیں ہو سکتے) مومن علیؑ اور فاسق ولید ہے اللہ کا قول (وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے اور حق و صبر کی تلقین کرتے رہے) کہا کہ یہ آیت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔

الحافظ ابو بکر بن مردویہ نے کئی طریقوں سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (کیا فاسق مومن جیسا ہو سکتا ہے) مومن علیؑ اور فاسق ولید ہے۔

ثعلبی اور واحدی نے روایت کی ہے کہ یہ آیت علیؑ اور ولید بن عقبہ بن ابی محیط عثمان کے ماں زاد بھائی کے بارے میں نازل ہوئی اس لیے کہ ان دونوں میں کسی بارے میں اختلاف ہو گیا اور تنازعہ پیدا ہو گیا تو ولید نے علیؑ سے کہا خاموش ہو جاؤ تم بچے ہو اور اللہ کی قسم میں تم سے زیادہ وسیع زبان والا تلوار کا دھنی ہوں تو علیؑ نے فرمایا خاموش ہو جاؤ بے شک تو فاسق ہے پس اللہ نے یہ آیت علیؑ کی تصدیق میں نازل

کی (کیا مومن فاسق جیسا ہو سکتا ہے) مومن سے مراد علیؑ اور فاسق سے مراد ولید ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن بطریق نے مستدراک میں ابو نعیم سے اسناد کے ساتھ جیب اور ابن عباس سے یہ اوپر والی دو روایتوں کی طرح ثعلبی سے روایت کی ہے۔

وضاحت: پس خاص و عام روایت سے اس آیت کے شان نزول کے بارے میں واضح ہو چکا ہے علیؑ کے ایمان کی تکمیل کے بارے میں جب فاسق نے ان سے بحث کی تو اس سے مراد ایسا ایمان ہے جس میں کبھی بھی فسق یعنی نافرمانی خدا کی آمیزیش نہیں ہوئی اور یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ جائز نہیں کہ مومن اور فاسق کو برابر قرار دیا جائے اور یہ کس طرح جائز ہے کہ فاسق کو مومن سے بڑھایا جائے؟ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جن کو آپ سے بڑھایا گیا وہ معصوم نہیں تھے اور وہ فاسق تھے اگرچہ خلافت سے پہلے ہی تھے اور اس بارے میں گفتگو کتاب الامامہ میں گزر چکی ہے۔

مناقب میں زید بن شراجیل الانصاری سے جو کہ علیؑ کے کاتب ہیں روایت ہے کہ میں نے علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے رسولؐ اللہ نے بیان کیا اور میں نے اسے اپنے سینہ پر نقش کر لیا فرمایا (وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہی بہترین مخلوق ہیں) تو اور تیرے شیعہ ہیں اور میرا تمہارا مقام حوض ہے کہ جب سب امتیں اپنے گھٹنوں کے بل حساب کے لیے بیٹھی ہوں گی تو تم روشن پیشانی والے پکارے جاؤ گے۔

https://www.shiabookspdf.com

الشیخ طبری کہ اللہ ان کی قبر کو پاکیزہ رکھے انہوں نے ابو القاسم الحسکانی سے کتاب شواھد التنزیل میں روایت کی ہے کہ ہمیں حاکم ابو عبداللہ حافظ نے اسناد سے مرفوعاً زید بن شراجیل سے اس کی طرح ہی روایت کی ہے۔

اس میں مقاتل ابن سلیمان سے انہوں نے ضحاب سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (یہی لوگ بہترین مخلوق ہیں) کہا کہ یہ آیت علیؑ اور اس کے شیعوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

العلامہ کہ اللہ آخرت میں ان کا مقام بلند کرے طرق جمہور سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ اے علیؑ وہ تم اور تمہارے شیعہ ہیں کہ تم اور تمہارے شیعہ قیامت کے دن اللہ سے راضی ہونگے اور اللہ تم سے راضی ہوگا اور تیرے دشمن اس حالت میں آئیں گے کہ اللہ ان سے مغضوب ہوگا۔

ابن حجر نے اسے صواعق محرکہ میں روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ علیؑ اور ان کے شیعہ کی بہترین مخلوق ہونا فضل عظیم اور عظیم شرف پر دلالت کرتا ہے اور تمام صحابہ اور ان کے علاوہ پر

بھی دلالت کرتا ہے اور عقل اس بات کی نفی کرتی ہے کہ وہ تو ماتحت ہوں اور ان کے جو غیر ہیں تو علیؑ مراتب پر ہیں۔

ابو القاسم العلوی نے امام ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ علیؑ بن ابی طالب امیر المومنین سے بہتر کون ہو سکتا ہے کہ کسی کے لیے یہ نہیں کہا گیا فرمایا (بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کے وہی لوگ بہترین مخلوق ہیں) پس اللہ کی قسم علیؑ بہترین مخلوق ہیں

من زبن جیل نے کہا کہ وہ امیر المومنینؑ ہیں اور اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا

اسماعیل بن ابراھیم العطار نے امام ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے رسولؐ اللہ نے فرمایا (وہ بہترین مخلوق ہیں) اے علیؑ اس سے مراد تو اور تیرے شیعہ ہیں۔

احمد بن عیسیٰ بن ھارون نے جابر الانصاریؓ سے روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہا امیر المومنینؑ تشریف لے آئے جب نبیؐ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ تمہارے پاس میرا بھائی آیا ہے پس فرمایا کہ پھر کعبہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اس گھر کے رب کی قسم بے شک یہ اور اس کے شیعہ قیامت کے ان کامیاب و کامران ہوں گے پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اللہ کی قسم اللہ پر ایمان لانے میں یہ تم میں سے پہلے ہے اور اللہ کے لیے تم میں سے سب سے پہلے کھڑے ہونیوالا ہے اور تم میں سے برابر تقسیم کرنے والا ہے اور تم میں سب سے زیادہ عدل کرنے والا اور تم میں سے اللہ کے ہاں بڑے مرتبہ والا ہے۔ جابر نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے وہی لوگ بہترین مخلوق ہیں) جابر نے کہا کہ جب امیر المومنینؑ آگے بڑھے تو ان کے اصحاب نے کہا کہ تمہارے پاس بہترین مخلوق جو کہ نبیؐ کے بعد ہے وہ آگے ہیں۔

نبیؐ نے فرمایا کہ بہترین مخلوق تو اور تیرے شیعہ وہ اللہ سے راضی اور اللہ ان سے راضی ہے۔ محمد بن العباس نے جعفر بن محمد الحسنی سے اور محمد بن احمد الکاتب نے ایک ساتھ انہوں نے محمد بن علی بن خلف سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے عبداللہ بن الورافع سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے ابورافع سے روایت کی ہے کہ علیؑ نے اھل شوریٰ سے کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تم اس دن جانتے ہوں کہ جب میں تمہارے پاس آیا اور تم بیٹھے ہوئے تھے رسولؐ اللہ کے پاس تو آپؐ نے فرمایا میرا بھائی تمہارے پاس آیا ہے پھر وہ کعبہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اس کعبہ کے رب کی قسم کہ یہ اور اس کے شیعہ کا قیامت کے دن کامیاب ہوں گے پھر وہ تمہاری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ یہ تم میں سے سب سے پہلے ایمان لانے والا اور اللہ کے امر کو قائم کرنے والا اور اللہ کے وعدے کو تم میں سے پورا کرنے والا اللہ کے حکم کو پورا کرنے والا اور رعایہ میں سب سے بڑا عادل اور تم میں سے

https://www.shiabookspdf.com

برابر تقسیم کرنے والا اور اللہ کے ہاں بلند مرتبہ والا ہے پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی (جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے وہی لوگ بہترین مخلوق ہیں) پھر نبیؐ نے تکبیر کہی اور تم نے بھی تکبیر کہی اور تم سب نے مجھے مبارکباد دی تھی ؟ کیا تم جانتے ہوں کہ یہ اسی طرح ہے ؟ وہ کہنے لگے اللہ کی قسم ایسے ہی ہے۔

الحافظ نے اپنی کتاب مانزل من القرآن فی علی علیہ السلام میں اسناد کیساتھ جابر سے انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا (وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے وہ بہترین مخلوق ہیں) نبیؐ نے علیؑ سے فرمایا وہ تم اور تمھارے شیعہ ہیں تم قیامت کے دن اللہ سے راضی اور اللہ تم سے راضی ہو گا اور تمھارے دشمن مغضوب ہوں گے آپؑ نے فرمایا اے اللہ کے رسولؐ میرے دشمن کون ہیں فرمایا جس نے تم سے بیزاری کی اور تم پر لعن کیا پھر رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ جس نے کہا کہ اللہ علیؑ پر رحم کرے اللہ اس پر رحم کرے گا۔

اسناد کیساتھ شریک ہے انہوں نے ابو اسحاق نے حارث سے روایت کی ہے کہ علیؑ نے فرمایا ہم اھل بیتؑ ہیں اور ہم سے دوسرے لوگوں کو قیاس نہ کرو پس ایک آدمی کھڑا ہوا اور ابن عباسؓ کے پاس آیا اور اس کو یہ بتایا تو ابن عباسؓ نے کہا کہ کیا علیؑ نبیؐ کی طرح ہی نہیں ہے کہ انہیں دوسرے لوگوں کی طرح قیاس کیا جائے پھر ابن عباسؓ نے کہا کہ یہ آیت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے (وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے وہ بہترین مخلوق ہیں)

https://www.shiabookspdf.com

حسین بن الحکم نے حسن بن الحسین الانصاری سے انہوں نے حنان بن علی الغنزی سے انہوں نے کلبی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ (بشارت دے دو ان لوگوں کیلیے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے) اس آیت سے مراد علیؑ، حمزہؓ، جعفرؓ، اور عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلبؑ ہیں اور اللہ کا یہ قول کہ (رکوع کرنے والوں کیساتھ رکوع کرو) یہ خاص طور پر رسولؐ اللہ اور علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی اور وہ دونوں نے سب سے پہلے نماز پڑھی اور رکوع کیا)

جعفر فنزاری سے انہوں نے احمد بن الحسین اور الحسن بن سعید اور جعفر بن محمد سب نے ابن مروان سے انہوں نے عامر سے انہوں نے ریاح بن ابو ریاح سے انہوں نے شریک سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (اے ایمان والو اسلام میں مکمل داخل ہو جاؤ) فرمایا کہ ولایت علی بن ابی طالبؑ میں داخل ہو جاؤ۔

القاسم بن حماد نے یحیٰ سے انہوں نے محمد بن عمر سے اور عیسیٰ بن راشد سے انہوں نے علی بن ندیمہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جتنی بھی آیات (اے ایمان والو) ایسی نازل ہوئیں ان کا سردار، امیر اور عزت والے امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ ہیں پس اللہ نے اصحاب نبیؐ کی سرزنش کی اور علیؑ کا خیر کے ساتھ تذکرہ کیا۔

الحسین بن اسہم نے حسن بن الحسین سے انہوں نے حنان بن علی سے انہوں نے کلبی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (نماز اور صبر کے ذریعے مدد حاصل کرو اور یہ سوائے خشوع کرنے والوں کے بہت بھاری ہے لوگوں پر نماز میں) خشوع کرنے والے رسولؐ اللہ اور علی ابن ابی طالبؑ ہیں (بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے وہ لوگ جنتی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے) یہ خاص طور پر علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی وہ پہلے مومن اور نبیؐ کے ساتھ سب سے پہلے نماز پڑھنے والے ہیں۔

جعفر الغزاری نے امام ابو جعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (جو ایمان کیساتھ کفر کرے گا اس کے اعمال ضائع ہو گئے اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا) فرمایا کہ قرآن کی رو سے ایمان علی بن ابی طالبؑ ہیں جس نے ان کی ولایت کا انکار کیا اس کے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

الحسین بن سعید نے ابو مریم سے روایت کی ہے کہ میں نے امام جعفر بن محمدؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (وہ لوگ جو ایمان لائے اور پھر اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہ کی انہی لوگوں کے لیے امن ہے اور یہی ھدایت یافتہ ہیں) فرمایا اے ابو مریم اللہ کی قسم یہ علی ابن ابی طالبؑ کے بارے میں ہی خاص ہے کہ انہوں نے اپنے ایمان کو شرک سے نہ ملایا نہ ظلم کیا نہ جھوٹ بولا نہ چوری کی اور نہ خیانت۔

https://www.shiabookspdf.com

فرازی نے اسناد سے ابن عباسؓ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (کیا مومن فاسق کی طرح ہو سکتا ہے وہ برابر نہیں ہو سکتے) فرمایا (مومن) سے مراد علی بن ابی طالبؑ ہیں (فاسق) یعنی منافق سے مراد ولید بن عقبہ بن ابی محیط ہے (وہ برابر نہیں ہو سکتے) اللہ کے ہاں قیامت کے دن ثواب واطاعت میں۔

جعفر الغزاری نے اسناد کیساتھ جابر سے انہوں نے ابو طفیل سے انہوں نے امامؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (ایک آدمی ایک آدمی کیلیے سلامتی کا باعث ہے) امیر المومنین نبیؐ کے لیے سلامتی کا باعث ہیں۔

ابن بطریق نے حافظ ابو نعیم سے مستدراک میں اسناد کے ساتھ ابن عباسؓ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (وہی بہترین مخلوق ہیں) کہا کہ یہ آیت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔

علی بن ابراھیم نے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (اللہ اس شخص کی مثال بیان کی ہے کہ جس میں اس کے بغض رکھنے والے ساتھی ہوں) پس وہ مثال کو اللہ نے امیر المومنینؑ کے لیے بیان کیا ہے اور ان کے شرکا وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان پر ظلم کیا اور

ان کا حق غضب کیا اللہ کا یہ قول (آدمی آدمی کیلیے سلامتی ہے) امیر المومنین رسولؐ اللہ کیلیے سلامتی کا باعث ہیں پھر کہا (وہ دونوں برابر کرتے ہیں مثال اللہ کی تعریف بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے)

ابو القاسم الحسکانی نے اسناد سے علیؑ سے روایت کی ہے کہ میں وہ آدمی ہوں جو نبیؐ کیلیے سلامتی کا باعث ہے

عیاشی نے اپنی اسناد کیساتھ ابو خالد سے انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ وہ آدمی جو دوسرے آدمی کیلیے حقیقت میں سلامتی ہے وہ علیؑ اور ان کے شیعہ ہیں۔

الغر المحدث حنبلی نے اس کی تخریج اللہ کے اس قول کے بارے میں کی ہے (کہ اس دن اللہ نبیؐ اور جو ایمان والے ان کے ساتھ ہوں گے کہ جن کا نور ان کے سامنے اور ان کے پہلوؤں پر ہو گا ان کو رسوا نہیں کرے گا) یہ آیت علیؑ اور ان کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی۔

العلامہ نے روایت اپنی کتاب کشف الحق میں اس آیت کے بارے میں کی ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ اس سے مراد علیؑ اور ان کے ساتھی ہیں۔

یہ ان کے مضبوط ایمان اور آخرت میں ان کے بلند مرتبہ پر دلالت کرتی ہے اور یہ کہ مومن وہی ہے جو ان کی اتباع کرے اور ان کے ساتھیوں میں سے ہو اور یہ وہ فضیلت ہے کہ اگر اسے دوسروں کے سامنے رکھا جائے تو دوسرے کو ان کے آگے بڑھنے سے منع کرتی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

مناقب میں ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ نے جتنی بھی آیات (اے ایمان والو) سے نازل کی ہیں ان کا سردار اور امیر علیؑ ہیں۔

جعفر بن احمد نے عبد الرحیم بن عبد الکریم سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے محمد بن الفضیل سے انہوں نے ابو حمزہ الثمانی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام ابو جعفرؑ کو فرماتے ہوئے اللہ کے اس قول کے بارے میں سنا کہ ان سے سچ بولنے والے کیلیے وعدہ کیا جاتا ہے یعنی علیؑ کے بارے میں اور (بے شک دین ضرور واقع ہو گا) یعنی علیؑ اور وہ دین ہیں۔

(سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے) فرمایا وہ امیر المومنینؑ ہیں ان کیلیے نہ ختم ہونے والا اجر ہے جو (تمہیں دین کے بعد جھٹلائے) کہا! جو امیر المومنینؑ کی ولایت کو جھٹلائے۔

میں کہتا ہوں کہ حافظ ابو نعیم نے حسین بن احمد سے انہوں نے محمد بن الحسن الحضرمی سے انہوں نے قاسم بن ضحاک سے انہوں نے عیسیٰ بن راشد سے انہوں نے علی بن فریمہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ قرآن میں کوئی ایسی

سورت نازل نہیں ہوئی کہ جس کا محور اور صاحب عزت علیؑ نہ ہو اور اللہ نے اصحاب نبیؐ کی سرزنش کی ہے اور علیؑ کا ذکر ہمیشہ بھلائی سے ہی کیا ہے۔

محمد بن المنظفر سے انہوں نے علی بن محمد بن احمد بن ابی القوام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نوح بن محمد القرشی سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن وھب سے انہوں نے حذیفہؓ سے بھی اسی طرح روایت کی ہے کہ لوگ بحث کرتے اور کہتے کہ قرآن میں جتنی بھی آیات (اے ایمان والو) اس طرح نازل ہوئی تو وہ اصحاب نبیؐ کے بارے میں نازل ہوئے حذیفہؓ نے کہا اور یہ جتنی بھی آیات نازل ہوئیں تو ان کا مرکز و محور علی بن ابی طالبؑ ہی ہیں۔

محمد بن عمرو بن غالب سے انہوں نے محمد بن احمد بن خیثمہ سے انہوں نے عباد بن یعقوب سے انہوں نے موسیٰ بن عثمان الحضری سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ اللہ نے کوئی ایسی آیت نازل نہیں کی کہ جس میں ہو (اے ایمان والو) سوائے اس کے کہ علیؑ اس کا سردار اور امیر ہو۔

محمد بن عمر بن اسلم سے انہوں نے علی بن العباس سے انہوں نے عباد بن یعقوب سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

محمد بن احمد بن علی نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ سے انہوں نے ابراھیم بن محمد بن میمون سے انہوں نے موسیٰ بن عثمان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبایہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جتنی آیات بھی ہیں (اے ایمان والوں) اور علیؑ اسکا سردار اور قائد ہے۔

محمد بن عمر سے انہوں نے خلف بن احمد الشمری انہوں نے سلیمان بن ابی شیخ سے انہوں نے حکم بن طہر سے انہوں نے سدی سے انہوں نے ابو مالک سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جتنی آیات بھی نازل ہوئیں کہ ان کے سردار اور رئیس علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

ابن صبان سے انہوں نے عمر بن عبداللہ بن الحسن سے انہوں نے ابو سعید الاشیخ سے انہوں نے عبداللہ بن خراش الیشیانی سے انہوں نے عوام بن حوشب سے انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جتنی بھی آیات ہیں (اے ایمان والو) تو علیؑ ان میں سے سب کیلیے ہیں کیونکہ وہ ان میں سے ایمان کی طرف سبقت لے جانے والے ہیں۔

اسناد کیساتھ ابن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جتنی بھی آیات نازل ہوئی ہیں (اے ایمان والو) علیؑ ان کا سردار اور بزرگ ہے۔

محمد بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن محمد الزاز سے انہوں نے احمد بن الحسین السنائی سے انہوں نے حفص بن عمر سے انہوں نے ہیثم بن عدی سے انہوں نے ابن ابی لیلی سے انہوں نے داؤد بن علی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ (اے ایمان والو) والی جتنی بھی آیات ہیں علیؑ ان کا امیر اور سردار ہے۔

اسناد کیساتھ عطا سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اللہ نے جتنی بھی آیات (یاایھاالذین آمنو) والی نازل کی ہیں علیؑ ان کا امیر اور سردار ہے

https://www.shiabookspdf.com

باب ۱۴

(بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے اعنقریب رحمان ان کیلیے ایک چاہت بنائے گا)

https://www.shiabookspdf.com

اسناد کیساتھ ابو بصیر سے انہوں نے امام ابو عبد اللہؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے ان سے کہا (کہ وہ لوگ جو ایمان لئے اور نیک اعمال کیے رحمان ان کے لیے ایک چاہت بنائے گا) فرمایا ولایت امیر المومنینؑ وہ چاہت ہے جو اللہ نے فرمائی ہے۔

عمار بن سوید سے انہوں نے امام ابو عبد اللہؑ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے نماز کے آخر میں امیر المومنینؑ کیلیے بلند آواز سے کہا جسے لوگوں نے سنا دعا فرمائی کہ: اے اللہ مومنوں کے سینوں میں علیؑ کی مودت پیدا فرما اور اس کی ہیبت و عظمت ڈال دے منافقوں کے سینوں میں پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ب (بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اس قول تک محبت ڈال دے گا۔۔۔) فرمایا کہ امیر المومنینؑ کی ولایت وہ چاہت ہے جو اللہ نے فرمائی ہے اور (تم اس سے جھگڑالو قوم کو ڈرا سکو) مراد بنی امیہ ہیں۔

ہم سے جعفر بن احمد نے عبد اللہ بن موسیٰ سے انہوں نے حسن بن علی بن ابو حمزہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو بصیر سے انہوں نے امام ابو عبد اللہؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (کہ عنقریب رحمان ان کے دلوں میں چاہت پیدا کر دے گا) یہ اللہ کا وہ قول ہے جس اس نے ذکر کیا ہے اور اس کا یہ قول (ہم نے اسے آپ کی زبان پر آسان بنایا تا کہ آپ اس سے پرہیزگاروں کو خوشخبری دیں اور اس سے جھگڑالو قوم کو ڈرائیں) فرمایا کہ اللہ نے اسے اپنے نبی کی زبان پر سہل بنایا کہ جب امیر المومنینؑ کو علم پر قائم

کیاپس اس سے مومنین کو خوشخبری دواور اس سے کافروں کو ڈراؤاور وہ جسے اللہ نے جھگڑالو قوم کانام دیاہے وہ کفار ہیں۔

امام صادقؑ نے فرمایا کہ اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ ایک دن امیر المومنینؑ رسول اللہؐ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے تو آپؐ نے ان سے کہااے علیؑ کہواے اللہ مومنین کے دلوں میں تیرے لیے چاہت پیدا کردے پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ابوروق نے ضحاک سے اور شعبہ سے انہوں نے حکم سے انہوں نے عکرمہ اور اعمشؒ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اور العزیزی السحتسبانی سے غریب القرآن میں انہوں نے ابو عمرو سے اور ان سب نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ان سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیاتوانہوں نے کہاکہ یہ آیت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ کوئی مسلمان ایسانہیں ہے کہ اس کے دل میں علیؑ کیلیے محبت نہ ہو۔

ابو نعیم الاصفہانی اور ابوالمفضل الشیبانی، ابن بطحہ العکبری نے اور اس کی اسناد محمد بن الحنفیہ سے اور امام باقرؑ سے ملتی ہیں کہ ان دونوں نے فرمایاکہ کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہے کہ جب تک اس کے دل میں علی بن ابی طالبؑ اور ان کے اھل بیتؑ کیلیے محبت نہیں ہے۔

زید بن علیؑ سے روایت ہے کہ امیر المومنینؑ نے رسولؐ اللہ کو بتایاکہ ایک آدمی نے ان سے کہاہے کہ میں اللہ کے حکم کیلیے آپ سے محبت کرتاہوں توآپؐ نے فرمایاکہ اے علیؑ شاید تو نے اس سے کوئی بھلائی کی ہو؟ آپؑ نے فرمایانہیں اللہ کی قسم میں نے کوئی بھلائی نہیں کی پس آپؐ نے فرمایاکہ الحمداللہ کہ اس نے مومنوں کے دلوں کو تمہاری مودت کاشوقین بنایاپس آیت نازل ہوئی۔

https://www.shiabookspdf.com

ثعلبی نے اپنی تفسیر میں براابن عارب سے اور النطنزی نے الحضائص میں ابراء سے اور ابن عباسؓ سے امام محمد بن علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا(وہ لوگ جوایمان لائے اور جنہوں نے نیک اعمال کیے توعنقریب اللہ لوگوں کے دلوں میں ان کیلیے محبت پیدا کردے گا اور ہم نے اس کو آپ کی زبان پر آسان بنایاتاکہ آپ مومنین کواس سے بشارت دیں) انہیں (اور اس سے ظالم قوم کوڈرائیں) فرمایاکہ وہ بنوامیہ کی قوم ظالم ہے۔

ابن عباسؓ کی اسناد کیساتھ روایت ہے کہ انہوں نے فرمایاکہ رسولؐ اللہ نے علیؑ بن ابی طالب کے بازو سے پکڑااور چار رکعت نماز اداکی سلام کے بعد رسولؐ اللہ نے اپناہاتھ آسمان کی طرف بلند کیااور فرمایااے اللہ تم سے موسیٰ بن عمرانؑ نے سوال کیاکہ توان کے لیے ان کا سینہ کھول دے اور ان کاکام آسان کردے اور ان کی زبان کی گرہ کھول دے اور ان کی بات کو سمجھادے اور ان کیلیے ان کے اھل میں سے ان کامعاون وزیر بنادے اور میں محمدؐ تجھ سے سوال کرتاہوں کہ تومیرا سینہ کھول دے اور میرا معاملہ آسان فرمادے اور تومیری زبان کی گرہ کھول دے اور میری بات کو سمجھادے اور تومیرے اھل میں سے میرا وزیر بنادے کہ جس سے میری مصیبت کو کم فرمادے ابن

عباسؓ کہتا ہے کہ میں نے آسمان سے منادی کو ندا کرتے سنا کہ اے محمدؐ تم نے جو مانگا تمھیں دے دیا گیا ہے تو نبیؐ نے فرمایا اے ابوالحسنؑ دعا مانگو آپ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیجیے اور کہیے: اے اللہ اپنے ہاں میرے لیے عہد بنا اور میرے لیے اپنے ہاں محبت بنا دے جب انہوں نے یہ دعا کی تو جبرائیل نازل ہوا اور کہا اے محمدؐ پڑھیے (بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اعمال صالح کیے اللہ عنقریب لوگوں کے دلوں میں ان کیلیے محبت پیدا کر دے گا) پس نبیؐ نے اس کی تلاوت کی تو لوگوں نے تعجب کیا اس جواب کی سرعت پر آپؐ نے فرمایا جان لو کہ قرآن کے چار حصے ہیں ایک چوتھائی ہم اہل بیتؑ کے بارے میں ایک چوتھائی قصے اور امثال، ایک چوتھائی سرزنش اور ڈراوے اور ایک چوتھائی احکام پر اللہ کی قسم کہ اس نے علیؑ کے بارے میں قرآن کا بڑا حصہ نازل کیا۔

محدث حنبلی العز نے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (کہ عنقریب اللہ ان کے لیے لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا کر دے گا) ابن عباسؓ نے کہا کہ یہ آیت علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی کہ اللہ نے مومنین کے دلوں میں ان کی محبت پیدا کی۔

اور الحافظ ابو بکر بن مردویہ نے براسے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا اے علیؑ کہو: اے اللہ میرے لیے اپنا ہاں عہد بنا اور اپنے ہاں میرے لیے چاہت بنا اور مومنینؑ کے سینوں میں میرے لیے مودت بنا دے پس یہ آیت نازل ہوئی۔

ابن بطریق سے مستدرک میں حافظ ابو نعیم سے اسناد کے ساتھ براابن غازب سے اور اسناد کے ساتھ ابن عباسؓ سے اس جیسی ہی روایت کی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

اسناد کے ساتھ ثعلبی سے انہوں نے عبدالخالق بن علی سے انہوں نے ابو علی محمد بن احمد الطواف سے انہوں نے حسن بن علی الفارسی سے انہوں نے اسحاق بن بشیر الکوفی سے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے حمزہ الزیات سے انہوں نے ابو اسحاق السبیعی سے انہوں نے براابن عازب سے ایسی ہی روایت کی ہے محمد بن العباس نے بن عثمان سے انہوں نے ابو شیبہ سے انہوں نے عون بن سلام سے انہوں نے بشر بن عمارۃ الخثعمی سے انہوں نے ابو روق سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی (کہ وہ لوگ جو ایمان لائے۔ اور اعمال صالح کیے عنقریب رحمان ان کے لیے لوگوں کے دلوں میں چاہت پیدا کر دے گا) فرمایا کہ مومنین کے دلوں میں علیؑ کی محبت پیدا کرے گا۔

محمد بن العباس نے عبدالعزیز بن یحیٰ سے انہوں نے محمد بن زکریا سے انہوں نے یعقوب بن جعفر بن سلیمان سے انہوں نے علی بن عبداللہ بن العباس سے انہوں نے والد سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت بیان کی ہے (وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے تو عنقریب اللہ ان کیلیے محبت پیدا فرمائے گا) کہا یہ آیت علی ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی۔

جعفر بن محمد الاردی نے امام جعفر بن محمدؑ سے انہوں نے اپنے آبا، علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ میں

رسولؐ اللہ کے پاس گیا اور آپؐ نے فرمایا۔ اے علیؑ اللہ کی قسم میں تجھ سے راضی ہو گیا اور اللہ کی قسم تیرا رب تجھ سے راضی ہو گیا اور ہر مومن و مومنہ تجھ سے قیامت تک راضی ہو گئے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ آپ مجھے اپنی وفات کی خبر دے رہے ہیں اے کاش کہ میری جان آپ کی جان سے پہلے چلی جائے فرمایا کہ پس آپ اللہ سے دعا مانگئے کہ جو آپ کی وفات کے بعد مجھے خوش رکھیں فرمایا اے علیؑ تو اپنے لیے جو چاہتا ہے خود مانگ کہ میں آمین کہوں کہا کہ امیر المومنینؑ نے دعا مانگی اے اللہ میری مودت مومنین کے دلوں میں مضبوط فرما اور قیامت تک فرما تو رسولؐ اللہ نے آمین کہا تو آپؐ نے فرمایا اے امیر المومنینؑ دعا کیجیے پھر آپؑ نے مومنین کے دلوں میں محبت کی ثابت قدمی کی دعا کی یہاں تک کہ تین مرتبہ دعا فرمائی نبیؐ نے آمین کہا پس جبرائیل نازل ہوئے اور کہا (وہ لوگ جو ایمان لائے اور اعمال صالح کیے عنقریب ان کیلیے رحمان محبت پیدا کر دے گا) تو نبیؐ نے فرمایا کہ پرہیز گار علی بن ابی طالبؑ اور اسکے شیعہ ہیں۔

طبرسی نے کہا ہے کہ اس کے بارے میں بہت سی باتیں کہی گئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ یہ آیت خاص امیر المومنینؑ کے بارے میں ہے کہ کوئی مومن نہیں ہے کہ جس کہ دل میں محبت علیؑ نہ ہو۔

ابن عباسؓ کے اور ابو حمزہ الثمالی نے امام باقرؑ اور ابن مردویہ جیسی روایت کی ہے اور دوسرا یہ ہے کہ یہ آیت عام مومنین کے لیے ہے کہ اللہ ان کے لیے دلوں میں محبت پیدا کرے گا نیک لوگوں کے دلوں میں۔

https://www.shiabookspdf.com

تیسرا یہ کہ اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ ان کے دشمنوں اور مخالفوں کے دلوں میں انکے لیے محبت پیدا کر دے گا کہ وہ ان کے دین میں داخل ہو جائیں گے۔

اور چوتھا یہ کہ ان کو ایک دوسرے سے محبت کرنے والا بنادے گا۔

پانچواں یہ کہ اس کا معنی ہے کہ آخرت میں ان کے لیے محبت پیدا کر دے گا اور وہ ایک دوسرے سے ایسے محبت کریں گے جیسے والد اپنی اولاد سے۔

میں کہتا ہوں کہ نیشاپوری سے اپنی تفسیر میں ابن حجر نے صواعق میں روایت کی ہے کہ یہ علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور العلامہ نے کشف الحق میں اور جمہور نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ یہ علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

الحافظ نے اپنی کتاب مانزل من القرآن فی علیؑ میں محمد بن المظفر سے انہوں نے زید بن محمد بن المبارک سے انہوں نے احمد بن موسیٰ بن اسحاق سے انہوں نے حسین بن ثابت بن عمر اور خادم موسیٰ بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے شعبہ بن الحکم سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں ن ے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ہم مکہ میں تھے کہ رسولؐ اللہ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور چار رکعت نماز ادا کی پھر

اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور علیؑ سے کہا اے ابوالحسنؑ اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایئے اور اپنے رب سے دعا کیجیے پس وہ آپؑ کو عطا کرے گا پس علیؑ نے اپنی ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا اے اللہ میرے لیے اپنے ہاں عہد بنادے اور میرے لیے اپنے ہاں چاہت بنادے پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی (وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے اللہ ان کے لیے دلوں میں چاہت پیدا کردے گا) پس نبیؐ نے اپنے اصحاب کے سامنے اسے تلاوت کیا تو انہوں نے اس پر بڑا تعجب کیا تو نبیؐ نے فرمایا کہ کس بات پر تعجب کرتے ہوئے بے شک قرآن چار حصوں پر مشتمل ہے ایک چوتھائی ہم اہل بیتؑ کے بارے میں ہے ایک چوتھائی ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے ایک چوتھائی حلال و حرام کے بارے میں ہے اور ایک چوتھائی کی فرائض واحکامات ہیں اور اللہ نے علیؑ کے بارے میں قرآن کا ایک بڑا حصہ نازل کیا ہے۔

عنقریب علیؑ کی محبت کے باب میں مزید باتیں آئیں گے اور یہ مخالف کے نقل کرنے سے جو کہ مولف نے کہا ہے ثابت ہو گیا ہے کہ یہ ان کی بڑی فضیلت پر دلالت کرتی ہے اور اس سے ان کی امامت پر کئی وجوہات سے استدلال ممکن ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۱۵

آپ سبیل، صراط، میزان اور قرآن ہیں

(دیکھو انہوں نے تمہارے لیے کیسے مثالیں بیان کیں اور وہ گمراہ ہو گئے پس وہ سبیل (یعنی سیدھے راستے) کی استطاعت نہیں رکھتے اور علیؑ ہی وہ راستہ ہیں اور منافق کہے گا اے کاش کہ میں نے رسولؐ کے ساتھ ہی وہ راستہ بھی اختیار کیا ہوتا) امام ابو جعفرؑ نے فرمایا کہ وہ یعنی منافق کہے گا کاش میں نے رسولؐ کیساتھ علیؑ کو بھی اختیار کیا ہوتا۔

https://www.shiabookspdf.com

ابو محمد سے انہوں نے عمران بن موسیٰ سے انہوں نے موسیٰ بن جعفر سے انہوں نے ابن اسباط البغدادی سے انہوں نے محمد بن الفضیل سے انہوں نے ثمالی سے انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے اس آیت کے بارے میں روایت کی ہے (یہ علیؑ کا راستہ ہی سیدھا ہے) فرمایا اللہ کی قسم یہ علیؑ ہی ہیں اور اللہ کی قسم وہ صراط اور میزان ہیں۔

عبداللہ بن سلیمان سے روایت ہے کہ میں نے امام ابو عبداللہؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے برہان آچکی ہے اور ہم نے تم پر ایک واضح نور نازل کیا ہے) فرمایا ابرصان سے مراد محمدؐ ہیں اور نور علیؑ ہیں راوی کہتا ہے کہ میں نے ان سے کہا کہ صراط مستقیم؟ فرمایا کہ صراط مستقیم علیؑ ہیں۔

امام الباقرؑ سے اللہ کے اس قول میں روایت ہے (پس وہ گمراہ ہوئے اور استطاعت نہیں رکھتے) ولایت علیؑ تک (راستے کی) اور علیؑ ہی وہ راستہ ہیں۔

امام ابو جعفرؑ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا) یعنی بنو امیہ (اور انہوں نے اللہ کے راستے سے روکا) یعنی علی بن ابی طالبؑ کی ولایت سے۔۔۔۔۔

ابراھیم الثقفی سے اسناد کیساتھ ابو بردہ اسلمی سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا اللہ کا قول (بے شک میرا راستہ سیدھا ہے پس تم اس کی اتباع کرو اور دوسرے راستوں کی اتباع نہ کرو ورنہ تم راستے سے ہٹ جاؤ گے) میں نے اللہ سے دعا کی کہ اسے علیؑ کا راستہ بنادے پس اس نے ایسا ہی کیا۔

ابو الحسن المفی سے روایت ہے کہ اس آیت میں (جب آپکے پاس منافق آتے ہیں) آپکے وصی کی ولایت سے وہ کہتے ہیں (ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسولؐ ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ آپؐ بلاشبہ اس کے رسول ہیں اور بے شک اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق بے شک جھوٹے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ہے اور انہوں نے اللہ کے راستے سے روکا ہے) اور وہ راستہ ان کے وصی علیؑ ہیں (بے شک وہ جو کرتے ہیں وہ بہت برا ہے) اس لیے کہ وہ آپکی رسالت پر ایمان لائے اور آپؐ کے وصی کی ولایت کا انکار کیا پس اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی اور وہ سمجھتے ہی نہیں (اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اللہ کے رسولؐ تمہارے لیے استغفار کہیں) اور ولایت علیؑ کی طرف لوٹ جاؤ نبیؐ تمہارے لیے بخشش مانگیں گے تمہارے گناہوں سے۔

https://www.shiabookspdf.com

ابو بکر نے نبیؐ سے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (اور انہوں نے تیرے راستے کی پیروی کی) یعنی علیؑ کی۔

ابن عباسؓ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا کہ جس نے اللہ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا) پس اس جگہ سبیل اللہ سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ مراد ہیں۔

امام الباقر علیہ السلام سے روایت ہے (اھدنا الصراط المستقیم) فرمایا کہ اللہ کا وہ دین جسے جبرائیل لے کر محمدؐ پر نازل ہوئے (صراط الذین انعمت علیھم) پس ان کو اسلام کی اور ولایت علی بن ابی طالبؑ کی ہدایت دی اور نہ تو ان پر غضب ناک ہوا اور نہ وہ بھٹکے (المغضوب علیھم) سے مراد یہود و نصاریٰ اور وہ شک کرنے والے جو علی ابن ابی طالبؑ کی امامت کی معرفت نہیں رکھتے (الضالین) امامت علی بن ابی طالبؑ سے۔

ابو جعفر الہارونی نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا ہے (اور بیشک وہ ام الکتاب میں ہمارے نزدیک بلند و حکمت والے ہیں) اور ام الکتاب فاتحہ ہے یعنی اس میں اللہ کا قول مذکور ہے (اھدنا الصراط المستقیم) ۔

علی بن عبداللہ بن عباس نے اپنے والد سے اور زید بن علی بن الحسین سے اس آیت کے بارے میں روایت کی ہے (اور بے شک اللہ

انہیں دار السلام کی طرف بلاتا ہے) اس سے مراد جنت ہے(اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے) اس سے مراد ولایت علی بن ابی طالبؑ ہے۔

ابو عبداللہ الحسین بن جبیر نے نجب المناقب میں دو آئمہؑ سے اس کی طرح ہی روایت کی ہے جابر بن عبداللہؓ نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے اپنے اصحاب کو مخاطب فرمایا اور اپنے ہاتھ سے علی بن ابی طالبؑ کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا(ھذا صراط مستقیم) پس اس کی اتباع کرو تو نبیؐ نے فرمایا اے میرے دشمن یہ تیرے لیے کافی ہے۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ فیصلہ فرمارہے تھے اور علیؑ ان کے سامنے بالکل سامنے بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی ان کے دائیں تھا اور ایک آدمی ان کے بائیں آپؐ نے فرمایا دایاں اور بایاں گمراہ ہیں اور برابر والا سیدھا راستہ درست ہے پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ علیؑ کا راستہ سیدھا ہے پس اسکی اتباع کرو۔

حسن سے روایت ہے کہ ابن مسعود نکلے اور لوگو کو وعظ کیا پس ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا اے ابو عبدالرحمٰن صراط مستقیم کہاں ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ صراط مستقیم کا ایک کنارہ جنت میں ہے اور ایک جانب محمدؐ اور علیؑ کے پاس ہے اور اس کے دونوں جوانب میں دھوکہ ہی ہے پس جو اس پر قائم رہا وہ محمدؐ کے پاس آیا اور جو اس راستے سیدھے سے ہٹ گیا اس نے دھوکہ کھایا۔

https://www.shiabookspdf.com

الشمالی نے امام ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے(پس جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھو بے شک آپؐ صراط مستقیم پر ہیں) فرمایا بے شک آپ ولایت علیؑ پر ہیں اور وہی سیدھا راستہ ہے اور اس کا معنی ہے کہ علی بن ابی طالبؑ اللہ کی طرف راستہ ہیں جس طرح کہا جاتا ہے فلاں بادشاہ کا دروازہ ہے جب وہ بادشاہ تک پہنچتا ہے پھر وہ راستہ جو علیؑ ہیں جن کی طرف وضاحت سے اللہ کا یہ قول اشارہ کرتا ہے(صراط الذین انعمت علیھم) یعنی نعمت اسلام۔

مسند محمد بن احمد بن علی بن الصلت نے عبداللہ بن الصلت سے انہوں نے یونس سے انہوں نے عبید اللہ الحلبی سے انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا صراط مستقیم امیر المومنینؑ ہیں۔

حسن بن محمد بن سعید نے فرات بن ابراھیم سے انہوں نے عبید بن کثیر سے انہوں نے محمد بن مرواں سے انہوں نے عبید بن یحییٰ بن محران سے انہوں نے محمد بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس قول کے بارے میں(صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم الاالضالین) فرمایا کہ علی بن ابی طالبؑ کے شیعہ وہ لوگ ہیں جن پر علی بن ابی طالبؑ کی ولایت کے ذریعے انعام کیا گیا نہ ان پر غضب ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے۔

اسناد کیساتھ امام جعفر بن محمدؑ سے روایت ہے کہ اللہ نے اپنے نبیؐ کی طرف وحی کی (بس اس سے جڑے رہو جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے بیشک آپ صراط مستقیم پر ہیں) آپؐ نے فرمایا اے میرے معبود صراط مستقیم کیا ہے؟ فرمایا ولایت علی بن ابی طالبؑ پس علیؑ ہی صراط مستقیم ہے۔

جعفر بن احمد نے عبدالکریم بن عبدالرحیم سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے محمد بن الفضیل سے انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے اللہ کے اپنے نبیؐ کیلیے اس قول کے بارے میں فرمایا (جسے تم نہ جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ ایمان لیکن ہم نے اسے نور بنایا) یعنی علیؑ اور علیؑ وہ نور ہیں فرمایا (ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں اس سے ہدایت دیتے ہیں) یعنی علیؑ وہ ہدایت ہیں جس سے وہ اپنی مخلوق کو ہدایت دیتا ہے۔

اور اللہ نے اپنے نبیؐ کے لیے فرمایا (آپ ضرور سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرمائیں گے) یعنی کہ آپ ضرور علیؑ کی ولایت کا حکم دیں گے اور اس کی طرف بلائیں گے اور علیؑ وہ سیدھا راستہ ہے (صراط اللہ) یعنی علیؑ (کہ وہ جس کیلیے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے) یعنی علیؑ کو اللہ نے انہیں زمینوں اور آسمانوں میں جو کچھ بھی ہے انکا امین بنایا اور ان کو اس کا خزانہ دار بنایا۔

پہلی اسناد سے ابو حمزہ سے انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ یہ دونوں آیات اس طرح نازل ہوئیں اللہ کا قول (یہاں تک کہ وہ ہمارے پاس آئے) فلان اور فلاں ان میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی سے کہتا ہے جب سے دیکھا ہے (اے کاش میرے اور تمھارے درمیان مشرقین کا فاصلہ ہوتا اور کیا برا ترین ہے) پس اللہ نے اپنے نبی کو فرمایا کہ فلان وفلاں اور ان کے پیروکاروں کو بتایا (وہ تمہیں اس دن کوئی نفع نہ دے گا جب تم نے ظلم کیا) آل محمدؑ کے حق پر (تم عذاب میں مشترک ہوگے) پھر اپنے نبیؐ سے فرمایا (کیا تم بہرے کو سناتے ہو اندھے کو ہدایت دیتے ہو اور جو کھلی گمراہی میں ہے پس ہم انہیں لے جائیں گے اور ہم ان سے انتقام لینے والے ہیں) یعنی فلاں اور فلاں سے پھر اللہ نے اپنے نبیؐ کی طرف وحی کی (پس تم اس سے جڑے رہو جس کے بارے میں تمہاری طرف وحی کی گئی ہے) علیؑ کے بارے میں (بیشک آپ صراط مستقیم پر ہیں) یعنی آپ ولایت علیؑ پر ہیں اور علیؑ ہی صراط مستقیم ہیں۔

علی بن ابراھیم نے امام ابو عبداللہ الصادقؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (اور تمھیں شیطان نہ روکے بے شک وہ تمہارا اکھلا دشمن ہے) فرمایا یعنی ثانی امیر المومنینؑ سے نہ روکے۔

اس کی مزید خبریں کتاب الامامہ میں گزر چکی ہیں اور کچھ آنے والی ہیں علی بن ابراھیم نے اللہ کے اس قول کے بارے میں کہا ہے کہ آپ ضرور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کریں گے) یعنی ان کو امامت کی طرف بلائیں گے پھر فرمایا (صراط اللہ) (یہ اللہ کی حجت ہی ہے

https://www.shiabookspdf.com

جس کیلیے آسمانوں اور زمینوں کا سب کچھ ہے)۔
مجھ سے محمد بن ہمام نے انہوں نے سعید بن محمد سے انہوں نے عبار بن یعقوب سے انہوں نے عبد اللہ بن الھیشم سے انہوں نے صلت بن الحر سے روایت کی ہے کہ میں زید بن علیؑ کے پاس بیٹھا ہوا ہو تو انہوں نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا (اور آپ ضرور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کریں گے) کہا کہ رب کعبہ کی قسم انہوں نے علیؑ کی طرف ہدایت کی جو گمراہ تھا وہ اس سے پھر گیا اور جو ہدایت یا فتہ تھا وہ ہدایت پا گیا۔
محمد بن الحسین نے نضر سے انہوں نے خالد بن حماد سے اور محمد بن الفصیل سے انہوں نے الثمانی سے انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ اللہ نے اپنے نبیؐ کی طرف وحی کی کہ (پس جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اس سے جڑے رہیے بے شک آپ صراط مستقیم پر ہیں) فرمایا بے شک آپ ولایت علیؑ پر ہیں اور علیؑ ہی صراط مستقیم ہے۔
عبد اللہ بن عامر نے محمد البرقی سے انہوں نے حسین بن عثمان سے انہوں نے محمد بن الفضیل سے انہوں نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے امام ابو جعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (کہ جو ایمان کے ساتھ کفر کرے گا تو اس کے اعمل ضائع کر دیئے جائینگے اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا) فرمایا کہ قرآن کی رو سے اسکی تفسیر ہے کہ جو ولایت علیؑ سے انکار کرے گا اور علیؑ ہی وہ ایمان ہیں اور کہا کہ میں نے امام ابو جعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا اور ابو جعفر نے فرمایا کہ بے شک علیؑ محمدؐ کیلیے نشانی ہیں اور محمدؐ ولایت علیؑ کی طرف بلاتے ہیں اور کہا رسولؐ اللہ کا قول تمہارے پاس پہنچا ہے: کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے اے اللہ جو اس سے محبت کرے تو اس سے محبت کر؟ پس اللہ نے ان کے محب کے ساتھ محبت رکھی اور ان کے دشمن سے دشمنی رکھی۔

https://www.shiabookspdf.com

اور ان کا یہ کہنا (کہ تم ایک بات میں اختلاف رکھتے ہو) تو اس سے مراد کہ وہ ان پر اختلاف کرتے ہیں کہ اس امت نے ان کی ولایت میں اختلاف کیا جو ان کی ولایت پر قائم رہا وہ جنت میں داخل ہوا جس نے ان کی ولایت کی مخالفت کی وہ آگ میں داخل ہوا۔
اور اللہ کا یہ قول (کہ آپ ضرور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کریں گے) کہ آپؐ علیؑ کی ولایت کا حکم دیں گے اور اس کی طرف بلائیں گے اور علیؑ ہی صراط مستقیم ہے۔
اللہ کا یہ قول (جو تمہاری طرف وحی کی جاتی ہے اس سے جڑے رہو) علیؑ کے بارے میں (بے شک آپ صراط مستقیم پر ہیں) بیشک آپ ولایت علیؑ پر ہیں اور علیؑ ہی صراط مستقیم ہے اور اللہ کا یہ قول کہ (جب وہ ہماری یاد کروائی بات کو بھول گئے) یعنی جب انہوں نے

ولایت علیؑ کو ترک کیا جب کہ انہیں اس کا حکم دیا گیا تھا تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے یعنی دنیاوی دولت اور انہیں اس میں کشادہ کر دیا۔

اللہ کا یہ قول کہ (جب وہ ہمارے دیے گئے سے خوش ہو گئے تو ہم نے انہیں پکڑ لیا) یعنی قائمؑ کے قیام سے۔

عبد اللہ بن المغیرہ سے انہوں نے جابر سے انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ ان سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا گیا (کہ اگر تم اللہ کے راستے میں قتل کر دیئے جاؤ یا مار دیئے جاؤ) فرمایا اے جابر کیا تم جانتے ہو اللہ کا راستہ کیا ہے میں نے کہا نہیں فرزند رسولؐ! آپؑ نے فرمایا علیؑ کی ولایت اللہ کا راستہ ہے اللہ کی قسم جو علیؑ کی ولایت میں قتل ہوا وہ اللہ کے راستے میں قتل ہوا اور جو ان کے راستے میں مرا وہ اللہ کے راستے میں مرا۔

جعفر فزاری نے امام ابو جعفرؑ سے اسی جیسی ہی آپ کے اس قول تک روایت کی ہے بدید العجلی نے امام ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ (یہ میرا راستہ سیدھا ہے اس کی اتباع کرو اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو تم کو راستے سے یعنی اللہ کے راستے سے دور کر دیں گے) فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میرا سیدھا راستہ سے کیا مراد ہے میں نے کہا نہیں فرمایا علیؑ کی ولایت فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ اس کی پیروی کرو سے کیا مراد ہے میں نے کہا نہیں فرمایا یعنی علی بن ابی طالبؑ فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو وہ تمہیں اللہ کے راستے سے دور لے جائیں گے سے کیا مراد ہے، میں نے کہا نہیں فرمایا فلاں اور فلاں کا راستہ فرمایا کہ اس کا معنی جانتے ہو کہ وہ تم کو راستے سے دور لے جائیں گے فرمایا یعنی علیؑ سے۔

https://www.shiabookspdf.com

الحسین بن سعید سے زید بن علی بن ابی طالبؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (اللہ دار السلام کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے) فرمایا امیر المومنینؑ کی ولایت کی طرف۔

الحسین بن سعید نے سلام بن المستنند سے روایت کی ہے کہ میں امام ابو جعفرؑ کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ مجھے آپ پر خدا کرے میں ناپسند کرتا ہوں کہ آپ کے معاملے میں شقی ہو جاؤں اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں آپ سے سوال کروں؟ آپؑ نے فرمایا جو چاہتے ہو مجھ سے پوچھو میں نے کہا میں آپ سے قرآن کے بارے میں پوچھوں فرمایا ہاں راوی کہتا ہے میں نے کہا کہ اللہ کا یہ قول کس طرح ہے (ھذا صراط مستقیم) فرمایا علی بن ابی طالبؑ کا راستہ میں نے کہا علی کا راستہ؟ فرمایا علیؑ کا راستہ۔

عبید بن کثیر نے علی بن ابی طالبؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کیا ہے (وہ لوگ جو آخرت میں یقین نہیں رکھتے وہ پل صراط سے منہ کے بل گریں گے) فرمایا میری ولایت سے۔

سورہ الحمد سے اللہ کا یہ قول مکتوب ہے(اھدنا الصراط المستقیم)امام ابو عبد اللہؑ نے فرمایا وہ امیر المومنینؑ ہیں۔

احمد بن علی بن ابراھیم نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے امام ابو عبد اللہؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے(اھدنا الصراط المستقیم) فرمایا وہ امیر المومنینؑ اور ان کی معرفت ہے اور اس پر دلیل ہے کہ (وہ کتاب خدا میں علی و حکیم ہیں) اور وہ امیر المومنینؑ کتاب خدا میں اس قول میں ہیں(اھدنا الصراط المستقیم)

(اللہ ہی ہے جس نے حق کیساتھ کتاب اور میزان نازل کیا) فرمایا میزان سے مراد امیر المومنینؑ ہیں اور اس پر دلیل اللہ کا سورۃ رحمان میں قول ہے(کہ اس نے آسمان کو بلند کیا اور میزان وضع کیا) فرمایا یعنی امامؑ۔

میں کہتا ہوں ابن بطریق نے مستدرک میں اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے(اور بیشک وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ پل صراط سے منہ کے بل گر جائیں گے) فرمایا ابو نعیم نے اسناد کے ساتھ اصبغ بن نباتہ سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ میری ولایت سے۔

الحافظ محمد بن مومن الشیرازی نے اسناد کیساتھ قتادہ سے انہوں نے حسن بصری سے روایت کی ہے کہ وہ اس حرف کو یوں پڑھتے تھے(صراط علی مستقیم) میں نے حسن بصری سے کہا اس کا معنی کیا ہے اس نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ یہ علی بن ابی طالبؑ کا طریقہ اور ان کا راستہ ہے اور ان کا طریقہ و دین ہی سیدھا ہے پس اس سے منسلک رہو اور اس کی اتباع کرو پس یہ واضح ہے اور اس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں ہے

ابن مردویہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ(کیا وہ برابر ہو سکتا ہے جو عدل کا حکم دیتا ہے اور وہ سیدھے راستے پر ہے) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ علیؑ ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۱٦

اللہ کا قول: وہ جو ساری رات سجدے اور قیام کی حالت میں رہتے ہیں

(وہ جو رات سجدے اور قیام کی حالت میں عبادت میں گزارے وہ آخرت سے ڈرتا ہے) یہ امیرالمومنینؑ کے بارے میں نازل ہوا (اور وہ اپنے رب کی رحمت سے امید رکھتا ہے) کہہ دیجیے محمدؐ (کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں بے شک نعمت عقل والا ہی حاصل کر سکتا ہے) یعنی عقل مند۔

https://www.shiabookspdf.com

اسناد سے عمار الساباطی نے روایت کی ہے کہ میں نے امام ابو عبداللہؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا یہ آیت ایک منافق جبان کے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ اس کے نزدیک رسولؐ اللہ جادو گر ہیں کہ جب اسے تکلیف یا بیماری پہنچی تو اس نے اللہ کے حضور توبہ کرتے ہوئے دعا کی اور اس نے رسولؐ اللہ کے بارے میں کہا کہ وہ جادو گر ہیں جبان سے نعمت یعنی عافیت چھین گئی تو اس نے جو توبہ سے پہلے کہا تھا اس کو بھول گیا کہ جو وہ رسولؐ اللہ کو جادو گر کہتا تھا اس پر اللہ نے آیت نازل کی بے شک تو اہل نار میں سے ہے پھر امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا پھر اللہ نے اپنی بات کا عطف علیؑ کا حال اور ان کا اللہ کے ہاں فضل بتاتے ہوئے بیان کیا (کہا وہ جو ساری رات قیام و سجدہ کی حالت میں عبادت میں گزار دے وہ آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت سے امید رکھتا ہے کہہ دیجیے کہ وہ لوگ جانتے ہیں) محمد رسولؐ اللہ اور وہ لوگ جو نہیں جانتے کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ وہ جادو گر اور جھوٹے ہیں (اس سے نصیحت عقل مند ہی حاصل کرتے ہیں) اور وہ ہمارے شیعہ ہیں پھر امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا کہ اے عمار یہ اس کی تاویل ہے۔

باب ۱۷

(آیت مناجات)

ثعلبی نے نقل کیاہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ کتاب اللہ میں ایک آیت ہے کہ اس پر نہ مجھ سے پہلے کسی نے عمل کیا تھااور نہ بعد میں کوئی کرے گااور یہ آیت مناجات ہے پس جب یہ آیت نازل ہوئی تو میرے پاس ایک دینار تھا میں نے اسے دراھم میں بیچ دیا(یاد رہے کہ ایک دینار میں دس درھم ہوتے ہیں) اور میں جب بھی رسولؐ اللہ سے سرگوشی کرتا یاانہیں پکارتا تو میں ایک ایک کر کے صدقہ کر دیتا یہاں تک کہ وہ ختم ہوگئے۔

https://www.shiabookspdf.com

ثعلبی نے نقل کیاہے کہ علیؑ نے فرمایاجب یہ آیت نازل ہوئی تو رسولؐ اللہ نے مجھے بلایااور فرمایاتمہارے پاس کیاہے؟ کیادینار ہے؟ میں نے کہانہیں اس کی طاقت نہیں ہے فرمایاتو کتنے میں نے کہاگندم یاجو فرمایابے شک تم بہت کم پر گزارا کرنے والے ہو۔

ابن عمر نے کہاکہ علیؑ میں تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر مجھ میں ان میں سے ایک ہوتی تو میرے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ قیمتی تھا: ان کی فاطمہؑ سے شادی دویوم خیبران کو علم عطاہونااور آیت نجوی۔

میں کہتاہوں کہ طبرسی نے اسی ترتیب سے ایسی ہی روایات کی ہیں پھر کہاہے کہ مجاہد اور مقاتل نے بیان کیاہے جب مناجات کرنے سے پہلے صدقے کا حکم ہواتو علی بن ابی طالبؑ کے سواکسی نے آپ کو نہ پکارا انہوں نے دینار صدقہ کیا پھر رخصت نازل ہوئی۔

العزالمحدث الحنلی نے اس آیت کے بارے میں بیان کیاہے کہ (اے ایمان والو جب تم رسول اللہؐ کو پکارو تو اپنی سرگوشیوں سے پہلے صدقہ دیاکرو) یہ علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی۔اس جیسی روایت ابوبکر بن مردویہ نے کئی طریقوں سے کی ہے

میں کہتاہوں ابن بطریق نے العمدۃ میں گزر جانے والی اور آنے والی احادیث بہت ساری اسناد کیساتھ ثعلبی سے، مخازلی سے اور رزین

العبدری اور ان کے علاوہ بہت ساری روایات کی ہے اور متدراک میں ابو نعیم نے اسناد کیساتھ ابو صالح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اس آیت کے بارے میں روایت کی ہے کہ اے ایمان والو جب تم رسولؐ کو پکارو) کہا اللہ تعالی نے رسولؐ اللہ سے کلام حرام قرار دیدیا جب کوئی شخص آپؐ سے کلام کا ارادہ کرتا تو اسے ایک درھم صدقہ کرنا پڑتا پھر وہ ان سے جو چاہتا کلام کرتا تو لوگ آپؐ سے کلام کرنے سے باز آ گئے اور ان سے کلام کرنے سے پہلے صدقہ کرنے سے بخل کرنے لگے کہا کہ علیؑ صدقہ کرتے تھے اور بخل نہیں کرتے تھے اور ان کے سوا مسلمانوں میں سے ایسا کسی نے نہیں کیا۔

اسناد کیساتھ مجاہد سے روایت ہے کہ علیؑ نے فرمایا اس آیت پر میرے علاوہ کسی نے عمل نہیں کیا حتیٰ کہ منسوخ ہو گئی۔

اسناد کیساتھ علی بن علقمہ سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (اے ایمان والو جب تم رسول اللہ کو پکارو) فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے مجھ سے فرمایا تم دینار کے بارے میں کیا کہتے ہو (یعنی ایک دینار کا صدقہ مقرر کرنے کے بارے میں) فرمایا وہ اس کی طاقت نہیں رکھتے فرمایا کتنے ؟ میں نے کہا جو: فرمایا کہ تم بہت کم پر گزر بسر کرنے والے ہو پس یہ آیت نازل ہوئی (کیا تم پر گراں ہے کہ تم اپنی سرگوشیوں سے پہلے صدقہ دو) فرمایا کہ جب تم رسولؐ اللہ سے اپنی کسی ضرورت کے بارے میں پوچھو تو صدقہ دے دو اپنی حاجت سے پہلے تا کہ یہ تمھاری حاجات کیلیے پورا ہو جائے پس امیر المومنینؑ کے سوا کسی نے ایسا نہیں کیا انہوں نے ایک دینار صدقہ کیا اور رسولؐ اللہ سے دس مناجات کیں۔

https://www.shiabookspdf.com

احمد بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعہ سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے ابن مسکان سے انہوں نے ابو بصیر سے انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے ان سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا کہ جب تم رسولؐ سے سرگوشیاں کرو تو اس سے پہلے صدقہ دے دیا کرو۔ فرمایا کہ علیؑ نے اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دیا لیکن کسی دوسرے نے ایسا نہ کیا پھر یہ حکم اس قول سے منسوخ ہو گیا (کیا تم پر گراں گزرتا ہے کہ تم اپنی سرگوشیوں سے پہلے صدقہ دو)

ہم سے عبد الرحمٰن بن محمد الحسنی نے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے محمد بن مروان سے انہوں نے عبید بن خنیس سے انہوں نے صباح سے انہوں نے لیث بن ابی سلیم سے انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب میں ایک آیت ہے کہ جس پر نہ مجھ سے پہلے کسی نے عمل کیا ہے نہ بعد میں وہ آیت نجوئی ہے کہ میرے پاس ایک دینار تھا انہوں نے اسے درھموں میں تقسیم کیا پس میں جب بھی نبیؐ سے کوئی سرگوشی کی تو ان میں سے ایک درھم خیرات کیا فرمایا کہ پھر اس کو اللہ نے اس آیت سے منسوخ کر دیا (کیا تم پر نبیؐ سے سرگوشی کرنے سے پہلے صدقہ گراں گزرتا ہے) اس آیت تک (بے شک جو تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے)

مجاہد سے روایت ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ قرآن میں ایک آیت ہے کہ جس پر نہ مجھ سے پہلے کسی نے عمل کیا ہے اور نہ بعد میں: آیت نجوئی ہے کہ میرے پاس ایک دینار تھا میں نے اس دس درھموں میں تقسیم کر لیا پس جب بھی میں نبیؐ کو پکارتا تھا تو میں ایک درھم صدقہ دے دیتا تھا پھر یہ اس آیت سے منسوخ ہو گیا (کہ اگر تم نہ پاؤ تو بے شک اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے) اور دوسری روایت میں کہ میری وجہ سے اللہ نے اس امت سے تخفف کر دی۔

السید نے ابو مالک سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ لوگ جب ان کو ضرورت ہوتی تو اپنی ضرورت کے لیے نبیؐ سے تنہائی میں سرگوشیاں کرتے تھے تو نبیؐ پر یہ شاق گزرتا پس اللہ نے ہر سرگوشی کرنے والے پر فرض کیا کہ وہ اس سے پہلے صدقہ کرے پس وہ اس سے رک گئے اور یہ ان پر شاق گزرا۔

الجمع میں الصحاح الستہ میں ابو عبداللہ البخاری سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے (جب تم رسولؐ اللہ سے راز کی بات کہو یا سرگوشی کرو تو صدقہ دو) اس آیت کو اس آیت سے منسوخ کی گیا (اور اگر تم ایسا نہ کرو تو اللہ تمھاری توبہ قبول کرنے والا ہے) امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ اس آیت پر میرے علاوہ کسی نے عمل نہیں کیا اور میرے ذریعے اللہ نے اس امت سے تخفیف یعنی بوجھ ہلکا کیا۔

میں نے کتاب عتیق میں روایت ابی عمیر الزاهد میں علیؑ کے کلام کی تفسیر میں دیکھا ہے کہ آپؑ نے فرمایا جب سرگوشیوں کے ساتھ صدقہ والی آیت نازل ہوئی تو نبیؐ نے علیؑ کو بلایا اور فرمایا کہ تم سرگوشی سے پہلے کیا صدقہ دو گے؟ کہا کہ ان میں سے اناج کا کچھ حصہ ہی دوں گا اور اس سے زائد کچھ نہیں ہے راوی کہتا ہے کہ نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ بے شک تم تھوڑے پر بسر کرنے والے ہو پس علیؑ کسی ضروری کام کیلیے کچھ دیر بعد آئے اور لوگ جمع تھے پس انہوں نے ایک دینار صدقہ کیا اور بولے اور ان کے علاوہ کوئی بھی اس کا مالک نہیں تھا فرمایا کہ لوگ چلے گئے پھر اللہ نے ان سے صدقہ ہٹا کر بوجھ ہلکا کر دیا۔

https://www.shiabookspdf.com

محمد بن العباس نے علی بن عقبہ سے اور محمد بن القاسم سے ایک ساتھ حسین بن حکم سے انہوں نے حسن بن حسین سے انہوں نے حنان بن علی سے انہوں نے کلبی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (اے ایمان والو جب تم رسولؐ سے سرگوشی کرو تو پہلے صدقہ دیا کرو) فرمایا کہ علیؑ کے بارے میں خاص طور پر نازل ہوئی ان کے پاس دینار تھا انہوں نے دس درھم خریدے اور جب بھی وہ نبیؐ سے سرگوشی کرتے تو ایک درھم صدقہ کرتے اور ایسا دس مرتبہ کیا پھر یہ آیت منسوخ ہو گئی اور ان سے پہلے اور نہ بعد میں کسی نے اس پر عمل نہیں کیا۔

محمد بن العباس نے علی بن عباس سے انہوں نے محمد بن مروان سے انہوں نے ابراھیم بن الحکم بن ظہیر سے انہوں نے اپنے والد سے

انہوں نے السدی سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ میں پہلا ہو جس نے رسولؐ اللہ سے سرگوشی کی اور میرے پاس ایک دینار تھا میں نے اسے دس درھم میں تقسیم کیا اور رسولؐ اللہ سے دس مرتبہ کلام کیا جب بھی میں ان سے سرگوشی کرنے کا ارادہ کرتا تو ایک درھم صدقہ دے دیتا تو یہ اصحاب رسولؐ پر شاق گزرا اور منافقین کہنے لگے کہ ہائے مدد اللہ جانے یہ اپنے چچازاد کیلیے کیا کیا کرید کر نکالے گا یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اسے منسوخ کر دیا اور فرمایا (کیا تم پر گراں گزرتا ہے کہ تم اپنی سرگوشیوں سے پہلے صدقہ دو) پھر فرمایا میں وہ پہلا اور آخری ہوں جس نے اس آیت پر عمل کیا پس نہ میرے بعد اور نہ مجھ سے پہلے کسی نے اس آیت پر عمل نہیں کیا

محمد بن العباس سے عبدالعزیز بن یحییٰ نے انہوں نے محمد بن زکریا سے انہوں نے ایوب بن سلیمان سے انہوں نے محمد بن مروان سے انہوں نے کلبی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (اے ایمان والو جب تم رسولؐ سے سرگوشیاں کرو تو پہلے صدقہ دو) فرمایا کہ رسولؐ اللہ سے بات کرنا حرام قرار دیدیا گیا پھر ان کیلیے بات کرنے میں صدقہ کے زریعے نرمی پیدا کی گئی جب کوئی شخص ان سے کلام کرنا چاہتا تو پہلے ایک درھم صدقہ کرتا اور پھر وہ جو چاہتا کہتا راوی کہتا ہے کہ لوگ رسولؐ اللہ کیساتھ کلام کرنا چھوڑ گئے اور ان سے کلام کرنے سے پہلے بخل کرنے لگے پس علیؑ نے ایک دینار جو ان کے پاس تھا صدقہ کیا انہوں نے اسے دس درھم میں خریدا اور رسولؐ اللہ سے دس مرتبہ بات کر کے اسے صدقہ کر دیا اور ان کے علاوہ مسلمانوں میں سے کسی نے ایسا نہیں کیا پس امراء نے بھی اس میں بخل کیا کہ وہ ایسا کریں تو منافقین نے کہا کہ علی بن ابی طالبؑ نے یہ صدقہ کیا سوائے اس کے کہ وہ اپنے چچازاد کو بڑھانا چاہتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (اے ایمان والوں جب تم رسولؐ سے سرگوشیاں کرو تو اس سے پہلے صدقہ دیا کرو یہ تمھارے لیے بہتر ہے اس سے کہ تم اس کو روکے رکھو اور پاکیزہ ہے) وہ کہتا ہے کہ نافرمانی کی نسبت تمھارے لیے پاکیزہ تر ہے (اگر تم نہ پاؤ) صدقہ (تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے کیا تم پر گراں گزرتا ہے) حکمت والا خدا کہتا اے اہل استطاعت کیا تم پر شاق گزرتا ہے (کہ تم اپنی سرگوشیوں سے پہلے صدقہ دو) کہ تم رسولؐ اللہ سے کلام کرنے سے پہلے فقراء کو صدقہ دو (جب تم نے یہ نہ کیا) اے اہل استطاعت (تو اللہ نے تمھیں بخش دیا) یعنی تم نے جب یہ نہ کیا تو اللہ نے تم سے یہ ہاتھ روک لیا (پس نماز قائم کرو) وہ کہتا ہے کہ پانچ نمازیں قائم کرو (زکواۃ دو) یعنی زکوۃ ادا کرو وہ کہتا ہے صدقہ کرو پس جو کلام کرتے ہوئے نازل ہوئی وہ نماز اور زکواۃ ادا کرنے حکم سے منسوخ ہو گئی اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو صدقہ فرائض کے ذریعے اور بے شک تم جو کرتے ہو اللہ سے جاننے والا ہے۔

وضاحت : آپ نے آیت نجوی پر دوسرے صحابہ کے علاوہ عمل کیا جس پر تمام محدث اور مفسرین کا اجماع ہے اور بہت ساری باتیں ان کی

https://www.shiabookspdf.com

سخاوت کے باب میں آئیں گے۔
حافظ ابو نعیم نے کتاب نزل من القرآن فی علی میں ابن جریج سے اس نے عطار سے اسنے ابن عباس سے اور مقاتل سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (اے ایمان والو جب تم رسولؐ اللہ سے سرگوشیاں کرو تو ہر بات کرنے والے کیلئے پہلے صدقہ ضرور دیا کرو) پس وہ پہلا انسان جس نے صدقہ کیا وہ علی بن ابی طالبؑ ہیں پس انہوں نے دینار کو دس درہموں میں تبدیل کیا اور اسے صدقہ کیا اور رسولؐ اللہ سے دس مرتبہ کلام کیا۔
محمد بن سائب سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اللہ نے اپنے رسولؐ سے کلام کو حرام قرار دید یا جب کوئی بندہ آپ سے کلام کرنے کا ارادہ کرتا تو پہلے ایک درھم صدقہ کرتا پھر وہ بات کہتا جو چاہتا تو رسولؐ اللہ سے لوگ کلام کرنا بند ہو گئے اور بخل کرنے لگے کہ ان سے کلام کرنے سے پہلے صدقہ کریں راوی کہتا ہے کہ مسلمانوں میں سے صرف علیؑ نے ہی صدقہ کیا تو منافقوں نے کہا کہ علیؑ نے جو صدقے والا کام کیا ہے تو صرف اپنے چچازاد کو تیزی سے آگے بڑھانا چاہتا ہے۔
ابراھیم بن محمد نے فرائد السمطین میں اسناد سے علیؑ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسولؐ اللہ سے دس مرتبہ کلام کیا اور دس مرتبہ صدقہ کیا میں نے پہلی مرتبہ پوچھا کہ وفا کیا ہے؟ فرمایا توحید گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں پھر کہا کہ فساد کیا ہے؟ فرمایا اللہ عزوجل کے ساتھ کفر و شرک پوچھا کہ حق کیا ہے فرمایا اسلام، قرآن اور ولایت جب وہ تمہارے تک پہنچ جائے پوچھا کہ میں اللہ کو کیسے پکاروں فرمایا صدق اور یقین کیساتھ پوچھا کہ میں اللہ سے کیا سوال کروں فرمایا جنت کا پوچھا کہ حیلہ کیا ہے؟ فرمایا حیلہ ترک کردو پوچھا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟ فرمایا اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت پوچھا راحت کیا ہے فرمایا اللہ تعالی کی ملاقات جب فارغ ہو گئے تو یہ آیت منسوخ ہو گئی۔
بیضاوی نے کہا اس معاملے میں تعظیم رسولؐ ہے اور رسولؐ اللہ سے زیادہ سوال کرنے میں ممانعت اور فقراء کیلئے نفع ہے مومن مخلص اور منافق کے درمیان تمیز کرنے کا ذریعہ ہے، آخرت اور دنیا سے محبت رکھنے والے کا فرق ہے پھر یہ اللہ کے اس قول سے منسوخ ہو گئی (کیا تم پر گراں گزرتا ہے)
علیؑ سے روایت ہے کہ اللہ کی کتاب میں ایسی آیت ہے کہ جس پر میرے علاوہ کسی نے عمل نہیں کیا میرے پاس ایک دینار تھا جسے میں نے تقسیم کروالیا درہموں میں جب میں رسولؐ اللہ سے سرگوشی کرتا تو ایک درھم صدقہ دے دیتا۔
میں کہتا ہوں کہ یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ ان کا اس فضیلت کے ساتھ مخصوص ہونا ان کی رسولؐ اللہ کے ساتھ محبت اور دنیا میں زہد اور آخرت کو ترجیح دینے، نیکیوں میں سبقت لے جانے پر دلالت کرتا ہے یہ ان کی تمام صحابہ پر فضیلت ہونے پر بھی دلالت کرتا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۱۸

آپؑ قرآن میں شاہد و مشہود ہیں

احمد ادریس سے روایت ہے انہوں نے عمران بن موسیٰ سے انہوں نے خشاب سے انہوں نے علی بن حسان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن کثیر سے انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (شاھد و مشھود) کہا کہ اس سے مراد نبیؐ اور امیر المومنینؑ ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

محمد بن یحییٰ نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے علی بن حسان سے اسی طرح روایت کی ہے اسناد سے دعبل کے بھائی سے انہوں نے امام رضاؑ سے انہوں نے اپنے آبا علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ نے جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دیا اور فرمایا کہ اللہ کی قسم جس نے مخلوق کو پیدا کیا اور دانے کو شگافتہ کیا قریش کا کوئی آدمی بھی اس طرح آیات کو نہیں جانتا کہ جس طرح میں جانتا ہوں تو ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا اے امیر المومنینؑ آپ کے بارے میں کونسی آیت نازل کی ہے تو آپ نے فرمایا جب تو نے سوال کیا ہے تو غور سے سن اور تم پر یہ بھی پابندی نہیں رکھی کہ تم میرے علاوہ کسی سے نہ پوچھو کیا تم نے سورۃ ھود پڑھی ہے اس نے کہا جی ہاں امیر المومنینؑ آپؑ نے فرمایا کہ کیا تم نے اللہ کا قول سنا ہے (کیا وہ کہ جس پر اس کے رب کی طرف سے دلیل ہے اور اس کو گواہ اس میں سے پڑھتا ہے) اس نے کہا ہاں فرمایا وہ شخص جس پر رب کی طرف سے دلیل ہے وہ محمدؐ ہیں اور جو ان میں سے گواہ تلاوت کرتا ہے وہ میں علی بن ابی طالبؑ ہوں اور میں آپؐ پر گواہ ہوں۔

یحییٰ بن عمران سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابو بصیر سے انہوں نے فضیل بن یسار سے انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی (جس پر اس کے رب کی طرف سے دلیل ہو) یعنی رسولؐ اللہ (اور اس کو ایک اس کی طرف سے گواہ تلاوت کرتا ہے) یعنی علی امیر المومنینؑ۔

سلیم بن قیس سے روایت ہے کہ ایک مرد نے امیر المومنینؑ سے کہا کہ جو آپکی سب سے افضل فضیلت ہے مجھے اس کے بارے میں بتائیے فرمایا کہ جو اللہ نے اپنی کتاب میں اتاری ہے ؟ کہنے لگا کہ اللہ نے آپؑ کے بارے میں کیا نازل کیا ہے فرمایا (کہ جس پر اس کے رب کی طرف سے دلیل ہو اور اس کو اس کی طرف سے ایک گواہ تلاوت کرتا ہو) فرمایا پس میں رسولؐ اللہ کی طرف سے گواہ ہوں۔

محمد بن الحسین سے انہوں نے عبداللہ بن حماد سے انہوں نے ابو الجارود سے انہوں نے اصبغ بن بناتہ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا اگر میرے لیے ایک مسند بچھادی جائے اور میں اس پر بیٹھوتا کہ اہل تورات کا فیصلہ تورات کے مطابق کروں اور اہل انجیل کا اہل انجیل سے اور اہل زبور کا اہل زبور سے اور اہل قرآن کا اہل قرآن سے اللہ کی قسم دن اور رات میں کوئی ایسی آیت نازل نہیں ہوئی کہ میں اسے جانتا ہوں کہ وہ کس کے بارے میں نازل ہوئی پس ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا امیر المومنینؑ آپ کے بارے میں کونسی آیت نازل ہوئی آپؑ نے اس سے فرمایا کہ تم نے اللہ کا یہ قول نہیں سنا (کیا جس پر اس کے رب کی طرف سے دلیل ہو اور اس کو اس کی طرف سے ایک گواہ تلاوت کرتا ہو) فرمایا کہ رسولؐ اللہ اپنے رب کی طرف سے دلیل ہیں اور میں ان کیلیے گواہ ہوں۔

https://www.shiabookspdf.com

برید بن معاویہ العجلی سے انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ جو اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہیں وہ رسولؐ اللہ ہیں اور جو گواہ ان کے بعد اسے تلاوت کرتا ہے وہ امیر المومنینؑ اور انکے بعد ایک ایک کر کے ان کے اوصیاء ہیں۔

جابر بن عبداللہ بن یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ فرمارہے تھے کہ قریش میں سے کوئی ایسا مرد نہیں ہے کہ اس کے بارے میں قرآن میں ایک آیت یا دو آیتیں نازل نہ ہوئی ہوں پس ایک شخص نے کہا کہ اے امیر المومنینؑ آپؑ کے بارے میں کیا نازل ہوا ہے آپؑ نے فرمایا کہ کیا تم نے سورۃ ھود کی یہ آیت نہیں پڑھی (کیا جس پر اس کے رب کی طرف سے دلیل ہو اور اس کو ایک گواہ تلاوت کرتا ہو) محمدؐ اپنے رب کی طرف سے دلیل ہیں اور میں گواہ ہوں

عبید بن کثیر نے عبداللہ بن یحییٰ سے اسی ہی روایت کی ہے

طبری نے اسناد کیساتھ جابر بن عبداللہ سے انہوں نے علیؑ سے اور امام زین العابدینؑ، امام باقرؑ، امام الصادقؑ اور امام الرضاؑ نے بھی فرمایا کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا (کیا جس پر اسکے رب کی طرف سے دلیل ہو) محمدؐ (اسکے گواہ تلاوت کرتا ہو) میں مراد ہوں۔

حافظ ابونعیم نے تین طریقوں سے عباد بن عبداللہ الاسدی سے ایک حدیث میں روایت کی ہے کہ میں نے علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا (کہ جس پر اسکے رب کی طرف سے دلیل ہو اور اسے ایک گواہ تلاوت کرتا ہو) رسولؐ اللہ اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہیں اور میں گواہ ہوں۔

النطنزی نے اسے حصائص میں بھی ذکر کیا ہے

حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے انس سے (کیا جو اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہو) کہا کہ وہ رسولؐ اللہ ہیں (اور اسکے اس کی طرف سے ایک گواہ تلاوت کرتا ہے) کہا کہ علی بن ابی طالبؑ مراد ہیں اللہ کی قسم وہ رسولؐ اللہ کی زبان ہیں۔

آپ سے ابن الکوا نے پوچھا کہ آپ کے بارے میں کونسی آیت نازل ہوئی ہے فرمایا کہ اللہ کا یہ قول (کیا جو اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہو اور اسے اس کی طرف سے ایک گواہ تلاوت کرتا ہو) اور زازان نے اس کے قریب قریب ہی ایک روایت کی ہے

ثعلبی نے الکلبی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ (کیا جو اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہو اور اسے اس کی طرف سے ایک گواہ تلاوت کرتا ہو) گواہ علیؑ ہیں اور اسے قاضی ابو عمرو عثمان بن احمد نے بھی اور ابو نصر القشیری نے اپنی کتابوں میں روایت کیا ہے اور مفسر الفلکی نے اسے مجاہد سے روایت کیا ہے اور ثعلبی نے اپنی تفسیر میں عبداللہ بن شداد سے روایت کیا ہے حبیب بن سید سے انہوں نے زازان سے اور انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ (کیا جو اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہو اور اسے اس کی طرف سے ایک گواہ تلاوت کرتا ہو) پس رسولؐ اللہ اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہیں اور میں وہ گواہ ہوں جو اسے تلاوت کرتا ہوں۔

https://www.shiabookspdf.com

اور ابن مسعود نے یوں پڑھا ہے کیا جس کو اپنے رب کی طرف سے علم دیا گیا ہو اور اسے ایک گواہ تلاوت کرتا ہو علیؑ نبیؐ کے بعد امت پر ان کے گواہ ہیں پس نبیؐ کا گواہ تمام مخلوقات میں سے عادل ہونا چاہیے تو کوئی شخص ان سے آگے کیسے بڑھ سکتا ہے۔

اور اللہ کا یہ قول (کہ جب ہم تمام امتوں میں سے گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے پس انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں پر گواہ ہیں اور ہمارے نبیؐ ان تمام انبیاء پر گواہ ہیں اور علیؑ نبیؐ پر گواہ ہیں

سلیم بن قیس الہلالی نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ پس رسولؐ اللہ ہم پر گواہ ہیں اور ہم اللہ کی مخلوق پر گواہ اور اس کی زمین میں اس کی حجت ہیں اور ہم ہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے (اور اسی طرح ہم نے تمہیں درمیانی امت بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہ رہو اور رسولؐ اللہ تم پر گواہ ہوں)

مالک بن انس نے سمی بن ابو صالح سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ جو (اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے تو وہ

اللہ کے انعام یافتہ لوگوں کے ساتھ نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا) فرمایا شہداء سے مراد علیؑ، جعفرؑ، حمزہؑ، حسنؑ، اور حسینؑ ہیں یہ شہیدوں کے سردار ہیں اور صالحین سے مراد سلمانؓ، ابوزرؓ، مقدادؓ، بلالؓ اور خبابؓ ہیں اور یہ بہترین ساتھی ہیں یعنی جنت میں یہ اللہ کی طرف سے فضل ہے اور اللہ ہی خوب جاننے والا ہے۔ بے شک علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کا گھر اور رسولؐ اللہ کا گھر ایک ہی ہیں۔

علی بن بلال نے علی بن عبداللہ سے انہوں نے ثقفی سے انہوں نے اسماعیل بن ابان سے انہوں نے الصباح بن یحییٰ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے معنال بن عمرو سے انہوں نے عباد بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص امیر المومنینؑ کے پاس کھڑا ہوا اور کہنے لگے اے امیر المومنینؑ مجھے اللہ کے اس قول کے بارے میں بتایئے (کیا جس پر اس کے رب کی طرف سے دلیل ہو اور اسے ایک گواہ تلاوت کرتا ہو) راوی کہتا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ وہ ہیں کہ جن پر دلیل ہے اور میں اللہ کی طرف سے ان پر گواہ ہوں آپؑ نے فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قریش کے کسی آدمی نے سر بھی نہیں منڈھوایا اور اس کے بارے میں آیتیں نازل ہوئی نہ ہوں اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ جانتے ہیں کہ جو اللہ نے ہم اہل بیتؑ کے لیے فیصلہ کیا ہے نبیؐ کی زبان سے وہ میرے لیے اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ یہ زمین سونے سے بھر دی جائے اللہ کی قسم اس امت میں ہماری مثال سفینہ نوح جیسی ہے اور بنی اسرائیل کے باب حطہ جیسی ہے محمد بن عیسیٰ بن زکریا الدھقان نے عبار بن عبداللہ سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حسین بن سعید نے عبار بن عبداللہ سے ایسی ہی روایت کی ہے

جعفر بن محمد انفرادی نے لاذان سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (کیا جس پر اس کے رب کی طرف سے دلیل ہو اور اسے ایک اسکی طرف سے گواہ تلاوت کرتا ہو) فرمایا رسولؐ اللہ اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہیں اور علی بن ابی طالبؑ وہ تلاوت کرنے والے گواہ ہیں۔

الحسین بن سعید نے زاذان سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ نے ایک دن فرمایا کہ قریش کے کسی آدمی کے سر پر بال اتارنے کیلیے تیز آلہ بھی نہیں چلا اور قرآن نازل ہوا ہو کہ اس کے بارے میں آیت نازل ہوئی ہو کہ وہ جنت میں جائے گا یا دوزخ میں تو ایک آدمی نے کہا اے امیر المومنینؑ آپؑ کے بارے میں کیا نازل ہوا ہے آپؑ نے فرمایا کیا تم نے اللہ کا یہ قول نہیں پڑھا (کہ جو اپنے رب کی طرف دلیل پر ہو اور اسے ایک گواہ تلاوت کرتا ہو) اور میں وہ ہوں جو اسے تلاوت کرتا ہے رسولؐ اللہ اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہیں اور میں گواہ ہو جو ان کی اتباع کرتا ہے۔

الحسین بن الحکم نے عبداللہ بن عطاء سے روایت کی ہے کہ میں امام ابو جعفرؑ کے پاس مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے ابن عبداللہ

بن سلام کو مسجد کے ایک کونے میں بیٹھے دیکھا تو میں نے امام ابو جعفرؑ سے کہا کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ اس شخص کا باپ وہ ہے جس کا پاس کتاب کا علم ہے فرمایا نہیں اس سے مراد علی بن ابی طالبؑ ہیں کہ ان کے بارے میں نازل ہوئی (کہ جو اپنے رب کی طرف دلیل پر ہو اور اسے ایک گواہ تلاوت کرتا ہو) پس نبیؐ اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہیں اور علیؑ اس کی طرف سے گواہ ہیں۔

الحسین بن سعید نے زاذان سے روایت کی ہے کہ میں نے امیر المومنینؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میرے لیے ایک مسند بچھادی جائے اور میں اس پر بیٹھ جاؤں تو میں اھل تورات کا فیصلہ تورات سے اھل انجیل کا فیصلہ انجیل سے اور اھل زبور کا فیصلہ زبور سے اور اھل قرآن کا فیصلہ قرآن سے کروں اللہ کی قسم دن اور رات وادی یا پہاڑ، خشکی یا سمندر میں کوئی ایسی آیت نازل نہیں ہوئی کہ میں اسے جانتا نہ ہوں کہ وہ کس گھڑی اور کس کے بارے میں نازل ہوئی ہو کہ وہ جنت میں جائے گا یا آگ میں راوی کہتا ہے کہ ایک کہنے والے نے کہا اے امیر المومنینؑ آپ کے بارے میں کونسی آیت نازل ہوئی ہے فرمایا (کیا جس پر اسکے رب کی طرف سے دلیل ہو اور اسے اس کی طرف سے ایک گواہ تلاوت کرتا ہو) پس محمدؐ اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہیں اور میں ان کی طرف سے گواہ ہوں جو اسے تلاوت کرتا ہوں۔

ابو بکر بن مردویہ نے عبار بن عبداللہ الاسدی سے روایت ہے کہ میں نے علیؑ کو منبر پر کہتے سنا کہ قریش میں سے کوئی شخص نہیں ہے کہ جس کے بارے میں ایک یا دو آیتیں نازل نہ ہوئی ہوں تو ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ آپ کے بارے میں کیا نازل ہوا؟ اور علیؑ جلال میں آگئے اور فرمایا کہ اگر تم لوگوں کے درمیان مجھ سے نہ پوچھتے تو میں نہ بتاتا کیا تم نے سورۃ ھود نہیں پڑھی پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی (کیا جس پر اسکے رب کی طرف سے دلیل ہو اور اسے اس کی طرف سے ایک گواہ تلاوت کرتا ہو) اور فرمایا کہ رسول اللہؐ پر دلیل ہے اور میں وہ گواہ ہوں۔

ابن بطریق نے مستدرک میں کہا ہے کہ حافظ ابو نعیم نے اسناد کیساتھ عباد سے اور ابو مریم سے اس جیسی ہی روایت کی ہے الصباح بن یحییٰ اور عبداللہ بن عبدالقدوس نے اعمش سے انہوں نے منہال بن عمرو سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

ابن ابوالحدید نے شرح نہج البلاغہ میں دوسرے جزو میں محمد بن اسماعیل بن عمرو البجلی سے انہوں نے عمرو بن موسیٰ سے انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن الحارث سے روایت کی ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ کسی بندے کے سر پر استرا ابھی نہیں آیا کہ اللہ نے اس کے بارے میں قرآن میں نازل نہ فرمایا ہو پس ایک ان سے بغض رکھنے والا کھڑا ہوا اور ان سے کہا کہ اللہ نے آپکے بارے میں کیا نازل فرمایا ہے؟ تو لوگ اٹھ کر اسے مارنے لگے آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیا تم نے سورۃ ھود پڑھی ہے کہاں فرمایا (کیا جس پر اسکے رب کی طرف سے دلیل ہو اور اسے اس کی طرف سے ایک گواہ تلاوت کرتا ہو) پھر فرمایا کہ وہ جس پر اسکے رب کی طرف سے دلیل ہے وہ محمدؐ ہیں

https://www.shiabookspdf.com

اور جو گواہ اسے تلاوت کرتا ہے وہ میں ہوں۔

کتاب الغارات میں اسناد کیساتھ عبداللہ بن الحارث نے ایسی ہی روایت کی ہے

موفق بن احمد الخوارزمی نے مناقب میں اور کتاب فرائد السمطین میں اس آیت کا نزول تمام اسناد کیساتھ انہیں کے بارے میں نزول لکھا ہے۔

ابن المغازلی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہوں اور علیؑ اس کی طرف سے گواہ ہیں۔

السیوطی نے در منثور میں ابن ابی حاتم سے اور ابن مردویہ سے اور حافظ ابو نعیم سے علیؑ کی معرفت کے بارے میں لکھا ہے کہ قریش میں سے کوئی ایسا آدمی نہیں ہے کہ جس کے بارے میں قرآن کا ایک حصہ نہ نازل ہوا ہوں تو ایک آدمی نے کہا آپؑ کے بارے میں کیا نازل ہوا ہے؟ فرمایا کیا تم نے سورۃ ھود نہیں پڑھی ہے (کیا جس پر اسکے رب کی طرف سے دلیل ہو اور اسے اس کی طرف سے ایک گواہ تلاوت کرتا ہو) رسول اللہ پر ان کے رب کی طرف سے دلیل ہے اور میں ان پر گواہ ہوں۔

ابن مردویہ اور ابن عساکر نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ جن پر دلیل ہے وہ رسول اللہ ہیں اور میں گواہ ہوں۔

ابن مردویہ نے ایک اور طریقے سے روایت بیان کی ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا (کیا وہ جس پر اسکے رب کی طرف سے دلیل ہو) میں (اور اسے ایک گواہ تلاوت کرتا ہے) علیؑ۔

https://www.shiabookspdf.com

میں کہتا ہوں کہ العلامہ نے جمہور کے طریق سے اسی جیسی اور السید ابن طاؤس نے کتاب سعد السعود میں روایت بیان کی ہے کہ اللہ کے اس قول سے مراد کہ اس سے گواہ وہ علی بن ابی طالبؑ ہیں محمد بن العباس بن مروان نے اپنی کتاب میں چھیاسٹھ طریقوں سے اسناد کیساتھ روایت کی ہے

طبرسی نے کہا ہے کہ ان کی طرف سے گواہ علی بن ابی طالبؑ وہ نبیؐ کے لیے گواہی دیتے ہیں اور وہ آپؐ سے ہیں اور یہی روایت امام ابو جعفرؑ اور امام علی بن موسیٰ الرضاؑ سے ہے اور طبری نے اسے جابر بن عبداللہؓ کی علیؑ کی طرف اسناد کیساتھ روایت کیا ہے۔

اور فخر الدین رازی نے کہا کہ انہوں نے شاھد یعنی گواہ کی تفسیر میں چند اقوال بیان کیے ہے کہ ایک جبرائیل ہے کہ وہ محمدؐ پر قرآن پڑھتا ہے اور دوسرا یہ کہ وہ گواہ محمدؐ کی زبان ہے اور تیسرا یہ کہ اس سے مراد علی بن ابی طالبؑ ہیں اور مراد یہ ہے کہ وہ اس دلیل کو تلاوت کرتے ہیں۔

جب اس آیت کا جناب امیرؑ کے حق میں نازل ہونا ثابت ہو چکا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ اس میں شک نہیں ہے کہ نبیؐ کا گواہ امت اور مخلوق میں سے سب سے زیادہ عادل ہونا چاہیے پس ان کا غیر ان کے آگے کیسے بڑھ سکتا ہے اور اللہ کا یہ قول (اس کو اس کا ایک گواہ تلاوت کرتا ہے) اس میں امیر المومنینؑ کا رسول اللہ کے بعد بلا فصل آنے کی وضاحت ہے پس جو ان کو تین لوگوں کے بعد رکھے تو اس پر دلیل دینا لازم ہے۔

باب ۱۹

آپؑ کے بارے میں قرآن میں ذکر، نور، ہدایت، پرہیزگاری کا عنوان دیا گیا۔

(قریب ہے کہ کافر لوگ جب اسے اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے اور جب وہ ذکر سنیں گے) کہا کہ جب رسولؐ اللہ نے انہیں علیؑ کے فضائل سے آگاہ کیا وہ کہنے لگے کہ وہ مجنون ہیں تو اللہ نے فرمایا۔ (وہ نہیں ہیں) یعنی امیر المومنینؑ مجنون نہیں ہیں مگر وہ (عالمین کیلیے ذکر ہیں)

https://www.shiabookspdf.com

تمیم القرشی نے اپنے والد سے انہوں نے احمد بن علی الانصاری سے انہوں نے صروی سے روایت کی ہے کہ مامون نے امام رضاؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (وہ لوگ جن کی آنکھیں میرے ذکر سے بند ہیں اور وہ لوگ سننے کی استطاعت نہیں رکھتے) تو آپؑ نے فرمایا کہ آنکھ کا بند ہونا ذکر سے نہیں روکتا اور ذکر آنکھ سے نہیں دیکھا جاتا لیکن اللہ تعالیٰ نے ولایت علیؑ سے انکار کرنے والوں کو اندھوں سے تشبیہ دی ہے کیونکہ ان پر نبیؐ کا قول گراں گزرتا ہے اور وہ اسے سننے کی استطاعت نہیں رکھتے۔

محمد بن احمد المدائنی نے ھارون بن مسلم سے انہوں نے حسین بن علوان سے انہوں نے علی بن غداب سے انہوں نے کلبی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (جو اپنے رب کے ذکر سے منہ پھیرتا ہے) فرمایا کہ اسکے رب کا ذکر ولایت علی بن ابی طالبؑ ہے۔

محمد بن العباس نے علی بن عبداللہ سے انہوں نے ابراھیم بن محمد سے انہوں نے اسماعیل بن سیار سے انہوں نے علی بن جعفر سے انہوں

نے جابر الجعفی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام ابو جعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (کہ جو اپنے رب کے ذکر سے منہ پھیرے گا تو اسے دردناک عذاب سے دوچار ہونا ہوگا) فرمایا کہ جس نے علیؑ سے منہ پھیرا اسے دردناک عذاب ملے گا اور وہ سخت عذاب میں ہوگا۔

الطالقانی نے جلودی سے انہوں نے مغیرہ بن محمد سے انہوں نے ابراھیم بن محمد سے انہوں نے حصین بن ربیع سے اور مغور بن ابوالاستور سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے معنال بن عمرو سے انہوں نے عباد بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ قرآن میں کوئی ایسی آیت نہیں ہے کہ جسے میں نہ جانتا ہوں کہ وہ کہاں نازل ہوئی اور کس کے بارے میں نازل ہوئی اور کس چیز کے بارے میں نازل ہوئی زمین پر نازل ہوئی یا پہاڑ پر نازل ہوئی کہا گیا کہ آپؑ کے بارے میں کیا نازل ہوا فرمایا کہ اگر تم مجھ سے نہ پوچھتے تو میں تمہیں نہ بتاتا میرے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی (بیشک آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کیلیے ایک ہدایت دینے والا ہے) پس رسولؐ اللہ ڈرانے والے ہیں اور میں وہ ان کے ساتھ آنے والا ہادی ہوں

الواحدی نے الوسیط میں اور اسباب نزول میں روایت کی ہے کہ عطار نے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (کہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کیلیے کشادہ کیا ہو تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے) یہ آیت علیؑ اور حمزہؓ کے بارے میں نازل ہوئی اور سخت دل والوں کیلیے ہلاکت ہے ابوجہل اور اس کی اولاد کے بارے میں نازل ہوئی

https://www.shiabookspdf.com

امام ابوجعفر الباقرؑ اور امام جعفر صادقؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے (تاکہ تم اندھیروں سے نور کی طرف نکالے) امامؑ فرماتے ہیں کہ اللہ کہتا ہے کہ تم کو کفر سے ایمان کی طرف یعنی ولایت علیؑ کی طرف لائے۔

امام الباقرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے (وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا) علی بن ابی طالبؑ کی ولایت سے (وہ طاغوت کے دوست ہیں) یہ ان کے دشمنوں اور ان کے دشمنوں کے پیروکاروں کے بارے میں نازل ہوئی (وہ لوگوں کو نور سے نکالتے ہیں) اور نور ولایت علیؑ ہے (پس وہ تاریکی کی طرف جاتے ہیں) جو ان کے دشمنوں کی دوستی ہے اور ان کے بارے میں نازل ہوئی ہے (پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ان کی نصرت کی اور اس نور کی پیروی کی جو ان کیساتھ نازل کیا گیا اور اللہ کا یہ قول وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو پھونکوں سے بجھادیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑے گا اگرچہ کافر ناخوش ہی ہوں) امام ابوالحسن الماضیؑ نے کہا (وہ چاہتے ہیں بجھادیں) ولایت امیر المومنینؑ کو (اپنی پھونکوں سے اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے) یعنی اللہ امامت کو مکمل کرنے والا ہے۔

ابو بکر الشیرازی نے اپنی کتاب میں، ابو صالح نے اپنی تفسیر میں مقاتل سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ یہ وہ کتاب ہے یعنی قرآن کہ جس کے بارے میں اللہ نے موسیٰؑ اور عیسیٰؑ سے وعدہ کیا کہ وہ اسے آخری زمانہ میں محمدؐ پر نازل کریگا وہ یہ ہے (اس میں کوئی شک نہیں) کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہے (ہدایت دینے والی ہے) یعنی کھول کر بیان کرنے والی اور ڈرانے والی (پرہیزگاروں کیلیے) علی بن ابی طالبؑ کے جنہوں نے پلک جھپکنے کی مدت میں بھی اللہ کے ساتھ شرک نہیں کیا اور اللہ نے انہیں بندوں میں سے خاص کیا وہ اس جنت میں بغیر حساب بھیجے گا انہیں اور ان کے شیعوں کو۔

امام ابو الحسن الماضیؑ نے روایت کی ہے کہ (وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کیساتھ بھیجا) اور کہا وہ ذات جس نے اپنے رسول کو اپنے وصی کی ولایت کا حکم دیا اور ولایت ہی دین حق ہے تا کہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دیں قائم کے ظہور کے وقت اللہ کہتا ہے (اللہ اپنے نور کو مکمل کرے گا) ولایت قائم (اگرچہ کافر ناخوش ہی ہوں) علیؑ کی ولایت سے۔

اور آپ سے ہی اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے (جب ہم نے ہدایت کو سنا تو ہم اس پر ایمان لائے) فرمایا ہدایت ولایت ہے ہم اپنے مولاؑ پر ایمان لائے۔

https://www.shiabookspdf.com

ابو الودر نے امام ابو جعفرؑ سے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (انہوں نے رسولؐ اللہ کو ان کیلیے ہدایت واضح کر دینے کے بعد تکلیف دی) فرمایا علی بن ابی طالبؑ کے معاملے میں

ابو بکر بن مردویہ نے امام ابو جعفرؑ سے اس جیسی ہی روایت کی ہے العلامہ نے اپنے طریق سے ہی اس جیسی روایات کی ہے اور یہ علی بن ابراہیم کی روایت میں بھی عنقریب آئیں گی۔

زمخشری نے کشاف میں اور الکانی نے شرح نہج اھل السنتہ میں حجاج سے بیان کیا ہے کہ اس نے حسن بصری سے کہا تیری ابو ترابؑ کے بارے میں کیا رائے ہے اسنے کہا بے شک اللہ نے انہیں ہدایت یافتہ لوگوں میں رکھا اسنے کہا کہ جو تم کہہ رہے ہو اس کی دلیل اسنے کہا اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں کہتا ہے (اور جس قبلے پر آپ تھے اسے ہم نے بنایا) اس آیت تک (سوائے ان لوگوں کے جنہیں اللہ نے ہدایت دی) پس علیؑ وہ پہلے ہیں جن کو اللہ نے اپنے نبی کیساتھ ہدایت دی

روایت ہے کہ ان کے بارے میں نازل ہوئی (وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم تمہارے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں اور اللہ کا یہ قول (اور جن لوگوں کو اللہ نے ہدایت دی ان کو ہدایت میں زیادہ کرنا ہے۔

احمد بن محمد بن سعید نے اللہ کے اس قول کے بارے میں لکھا ہے (بے شک آپ توڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کیلیے ایک ھادی ہے) ہادی یعنی علی امیر المومنینؑ۔

حسکانی نے شواھد التنزیل میں اور مرزبانی نے فیمانزل من القرآن فی امیر المومنینؑ میں روایت کی ہے کہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسولؐ اللہ نے ہمارے لیے پاکیزگی کی دعا کی اور ان کے پاس علی بن ابی طالبؑ تھے انہوں نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا (بے شک میں توڈرانے والا ہو) پھر اسے علیؑ کے سینے پر رکھا اور کہا (ہر قوم کے لیے ھدایت دینے والا ہے) پھر فرمایا تم مخلوق کیلیے روشنی، ہدایت کے پرچم اور قرآن کے امین ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اس طرح ہی ہو۔

حافظ ابو نعیم نے تین طریقوں سے حذیفہ بن الیمانیؓ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اگر تم علیؑ کو چن لو اور تم دیکھو کہ تم کیا کر رہے ہو تم علیؑ کو ہدایت دینے والا ہادی پاؤ گے۔

انہی سے فیمانزل فی امیر المومنینؑ میں اسناد کیساتھ عطار بن السائب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ اور انہوں نے شیر دوں سے الفردوس میں ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا میں ڈرانے والا ہوں اور ھادی علیؑ ہیں اے علیؑ تجھ سے ہدایت پانے والے ہدایت پائیں گے اسے مفسر الثعلبی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

ثعلبی نے الکشف میں عطار بن السائب سے انہوں نے ابن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسولؐ اللہ نے اپنا ہاتھ ان کے سینہ پر رکھا اور فرمایا میں ڈرانے والا ہوں اور اپنا ہاتھ علیؑ کے سینے پر رکھا اور فرمایا تو ھادی ہے اے علیؑ تجھ سے ہدایت پانے والے ہدایت پائیں گے۔

اسے محدث حنبلی العزنے بھی بیان کیا ہے حافظ ابو بکر بن مردویہ نے ابن عباسؓ سے ایسی ہی حدیث بیان کی ہے ابن بطریق نے حافظ ابو نعیم سے اسناد کیساتھ تو سائب سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہے۔

ابو ھریرہ نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ میں ڈرانے والا ہوں اور علیؑ پوری مخلوق کے ہادی ہیں۔

سعید بن المسیب نے ابو ھریرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولؐ اللہ سے اس آیت کے بارے میں نے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا اس امت کا ہادی علی بن ابی طالبؑ ہے۔

ثعلبی نے السدی سے انہوں نے عبد خیر سے انہوں نے علی بن ابی طالبؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا ڈرانے والے نبیؐ ہیں اور ہدایت دینے والے بنی ہاشم میں ہے ایک مرد ہے یعنی وہ خود۔

حافظ ابو نعیم نے اسناد کیساتھ عبد خیر سے انہوں نے ابن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا میں ڈرانے والا ہوں اور ہدایت دینے والے بنی ہاشم میں ایک مرد ہے اور علم حساب میں (انما انت منذر) اسکا وزن: خاتم الانبیا محمد المصطفیٰ ہے ان میں سے ہر حروف کی تعداد ایک ہزار پانچ سو تینتیس ہے اور باقی آیت (ولکل قوم ھاد) اسکا وزن علیؑ اور ان کے بعد ان کی اولاد ہے اور ان میں سے ہر ایک کے عدد دو سو بیالیس حروف ہیں۔

ابو معاویہ الضریر نے اعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے اور جسے ہم نے امت میں سے خلق کیا یعنی امت محمدؐ آپ کے بعد حق کی طرف بلاتے ہیں (اور وہ اسی سے عدل کرتے ہیں) خلافت کے بارے میں آپ کے بعد اور امت کے معنی علم کے ہیں اللہ کے اس قول کی طرح (بیشک ابراھیم ایک امت تھے)

ثابت الستائی نے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (اور میں اس کو بخشنے والا ہوں جو توبہ کرے ایمان لائے اور اعمال صالح کرے پھر وہ ہدایت پا جائے) فرمایا علیؑ اور اسکے اہل بیتؑ کی ولایت کی طرف ہدایت پائے۔

الحسین بن سعید نے الثمانی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام ابو جعفرؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ نے پاکیزگی کی دعا مانگی جب فارغ ہو گئے تو انہوں نے علی بن ابی طالبؑ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ہاتھ سے ملالیا پھر فرمایا (میں تو ڈرانے والا ہو پھر علیؑ کا ہاتھ اپنے سینہ پر خم کیا اور فرمایا کہ ساری قوم کے لیے ایک ہادی ہے پھر فرمایا اے علیؑ تم دین کی اصل۔ ایمان کا مینار ہدایت کا مقصد اور روشن پیشانی والوں کے امیر ہو میں تمہارے لیے اس کی گواہی دیتا ہوں۔

احمد بن محمد سے انہوں نے حسین سے انہوں نے ابن محبوب انہوں نے ثمالی سے اس جیسی روایت کی ہے۔

الحسین بن عبد اللہ بن ابراد بن عیسیٰ نے مرفوعاً امام ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے علیؑ سے فرمایا میں ڈرانے والا ہوں اور اے علیؑ تو میرے امر کی طرف ہدایت دینے والا ہے۔

علی بن محمد بن مخلد الحنبلی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ جب میں معراج پر گیا تو میرے اور میرے رب کے درمیان کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل نہ تھا کہ میں نے اپنے رب سے جو کچھ مانگا کہ اللہ نے مجھے اس سے بہتر عطا فرمایا پس میرے کانوں میں یہ آیت پڑی (بے شک آپ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک ھادی ہے) میں نے کہا اے میرے معبود میں ڈرانے والا ہوں اور ھادی کون ہے؟ پس اللہ نے فرمایا اے محمدؐ وہ علی بن ابی طالبؑ ہدایت پانے والوں کی غایت، متقیوں کے امام اور آپ کی امت میں سے روشن پیشانی والوں کے قائد ہیں جو میری رحمت کیساتھ جنت کی طرف قیادت کریں گے۔

https://www.shiabookspdf.com

جعفر بن محمد بن بشری القطان نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے گا اور اللہ سے ڈرے گا پرہیز گاری اختیار کرے گا پس وہی لوگ کامیاب ہیں) کہا کہ یہ آیت علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔

اسناد کیساتھ ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابو عبد اللہؑ سے کہا (بے شک آپ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کیلیے ایک ھادی ہے) فرمایا ڈرانے ولے رسولؐ اللہ ہیں اور ھادی علیؑ ہیں اے ابو محمد آج بھی کوئی ھادی ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں میں آپ پر قربان آپ میں سے ہر ھادی کے بعد ایک ھادی ہوتا ہے یہاں تک کہ آپ تک آپ نے فرمایا اے ابو محمد اللہ تم پر رحم کرے اگر یہ آیت کسی ایک آدمی پر نازل ہوئی ہوتی پھر وہ آدمی مر جاتا تو آیت مر جاتی اور کتاب مر جاتی۔

اسناد کیساتھ عبد الرحیم القصیر سے انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (بیشک آپ تو ڈرانے والے ہیں اور قوم کیلیے ایک ھادی ہے) فرمایا رسول اللہؐ ڈرانے والے ہیں اور علیؑ ھادی ہیں جبکہ اللہ کی قسم کہ یہ قیامت تک ہم میں رہے گی (یعنی ھدایت)

https://www.shiabookspdf.com

ابو یزید نے حسین سے انہوں نے احمد بن ابو حمزہ سے انہوں نے ابان بن عثمان سے انہوں نے ابو مریم سے انہوں نے عبد اللہ بن عطار سے روایت کی ہے کہ میں نے امام ابو جعفرؑ کو اس آیت کے بارے میں کہتے ہوئے سنا (بے شک آپ ڈرانے والے ہیں اور قوم کیلیے ایک ھادی ہے) فرمایا رسولؐ اللہ ڈرانے والے ہیں اور علیؑ کے ذریعے ہدایت پانے والے ہدایت پاتے ہیں

حسین بن الحکم نے عبد اللہ بن عطار سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے، عبد اللہ نے بھی اس جیسی ہی روایت بیان کی ہے۔

علی بن الحسین نے علی بن فضال سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابراھیم بن محمد الاشعری سے انہوں نے محمد بن مروان سے انہوں نے نجم سے روایت کی ہے کہ میں نے امام ابو جعفرؑ کو کہتے ہوئے سنا (بیشک آپ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کیلیے ایک ھادی ہے) فرمایا ڈرانے والے رسولؐ اللہ ہیں اور ہادی علیؑ ہیں۔

محمد بن الحسین نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے مفصل سے انہوں نے جابر سے انہوں امام ابو جعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (آپ تو ڈرانے والے ہیں) یعنی رسول اللہؐ (اور ہر قوم کے لیے ہادی ہے) یعنی علیؑ۔

احمد بن محمد نے حسین سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے ایوب بن الحر سے انہوں نے ابو جعفر سے اور نضر نے یحییٰ الحلبی سے انہوں نے ایوب بن الحر سے انہوں نے ابو بصیر سے انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے ایسی ہی روایت کی ہے۔ احمد نے حسین سے انہوں نے

صفوان سے انہوں نے ابن حازم سے انہوں نے ابراھیم القصیر سے انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہے۔

یحییٰ بن ابی عمران سے انہوں نے یونس سے انہوں نے سعدان بن مسلم سے انہوں نے ابو بصیر سے انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں بیان کیا ہے(یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں) فرمایا وہ کتاب علیؑ ہے جس میں کوئی شک نہیں(پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے) آپؑ نے فرمایا ہمارے شیعوں کیلیے کھول کر بیان کرنے والی ہے۔

ابو صالح نے ابن عباسؓ سے اللہ کو اس قول کے بارے میں روایت کی ہے(جس نے میرے ذکر سے منہ پھیرا) یعنی جس نے علیؑ کی ولایت کو ترک کر دیا اللہ نے اس کو اندھا کر دیا اور اس سے ہدایت کو خاموش کر دیا۔

کتاب ابن رمیع میں ہے(کہہ دیجیے میں اس کا کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں بوجھ لادنے والوں میں سے نہیں مگر یہ عالمین کیلیے ذکر ہے) فرمایا امیر المومنینؑ۔

ابن عباسؓ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے(ذکرا: رسولا) نبیؐ اللہ کی طرف سے ذکر ہیں اور علیؑ محمدؐ کی طرف سے ذکر ہیں جس طرح فرمایا بے شک یہ آپ کیلیے اور آپ کی قوم کیلیے ذکر ہے۔

امام الباقرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ(اگر وہ مجھے ہدایت دیتا تو میں متقیوں میں سے ہوتا) فرمایا علیؑ کی ولایت کی ہدایت پس اللہ نے ان کو یہ جواب دیا(کیوں نہیں تمہارے پاس میری آیات آئیں تم نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو انکار کرنے والوں میں سے تھا)

https://www.shiabookspdf.com

مسحدۃ بن صدقہ نے انہوں نے امام جعفر بن محمدؑ سے انہوں نے اپنے والد گرامیؑ سے انہوں نے اپنے دادا علیھم السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے(بیشک آپ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کیلیے ھدایت دینے والا ہے)

رسولؐ اللہ نے فرمایا میں ڈرانے والا اور اے علیؑ تو ھدایت دینے والا ہے۔

عبدالرحیم العقیر سے روایت ہے کہ میں ایک دن امام ابو جعفرؑ کے پاس تھا تو آپؑ نے فرمایا اے عبدالرحیم میں نے کہا لبیک فرمایا اللہ کا قول(بیشک آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کیلیے ہدایت دینے والا ہے) کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا میں ڈرانے والا ہوں اور علیؑ اور ہر قوم کیلیے ھدایت دینے والا ہے) کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا میں ڈرانے والا ہوں اور علیؑ ہدایت دینے والا ہے تو پھر آج کون ہدایت دینے والا ہے تو میں کافی دیر خاموش رہا پھر میں نے سر اٹھایا اور کہا میں آپ پر قربان یہ آپؑ ہی میں ہے آپؑ کے افراد اسے وراثت میں لے

رہے ہیں یہاں تک کہ آپؑ تک پہنچی پس میں آپؑ پر قربان آپؑ ہدایت دینے والے ہیں۔ فرمایا اے عبدالرحیم تو نے سچ کہا بے شک قرآن زندہ ہے جو نہیں مرے گا اور آیت بھی زندہ ہے جو نہیں مرے گی پس اگر آیت ان مردہ قوم کے بارے میں نازل ہوتی تو وہ بھی مر گئے اور آیت بھی مر جاتی مگر یہ باقی رہنے والوں میں جاری ہے جسطرح گزر جانے والوں میں جاری تھی اور عبدالرحیم نے کہا کہ امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا بے شک قرآن زندہ ہے جو نہیں مرے گا اور یہ اس طرح ہی جاری ہے جس طرح دن اور رات جاری ہیں جسطرح سورج اور چاند جاری ہے اور یہ ہمارے آخری تک جاری رہے گا جسطرح ہمارے پہلے پر جاری تھا۔

حنان بن سدیر نے اپنے آبا سے انہوں نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے امام باقرؑ کو اللہ کے اس قول کے بارے میں کہتے ہوئے سنا (بے شک آپ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک ہدایت دینے والا ہے) رسولؐ اللہ نے فرمایا میں ڈرانے والا اور علیؑ ہدایت دینے والا اور ہر امامؑ اپنے زمانے کا ہادی ہے

یزید بن معاویہ سے اس نے امام ابو جعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی (بے شک آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک ھدایت دینے والا ہے) فرمایا رسولؐ اللہ نے میں ڈرانے والا ہوں اور ہر زمانے میں ہم میں سے امام نبیؐ کی تعلیمات کی طرف ہدایت دینے والا ہوں اور ان کے بعد ہدایت دینے والا علیؑ اور ان کے بعد ایک ایک کر کے اوصیا ہیں اللہ کی قسم یہ ہم میں سے نہیں جائے گا (یعنی ہدایت دینا) یہاں تک کہ قیامت آجائے پس رسولؐ اللہ ڈرانے والے ہیں اور علیؑ کے ذریعے ہدایت پانے والے ہدایت پاتے ہیں

جابر سے انہوں نے امام جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا میں ڈرانے والا ہوں اور علیؑ میرے امر کی طرف ہدایت دینے والا ہے

یزید العجلی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابو جعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (جو مردہ ہو پس ہم نے اسے زندہ کیا اور اسکے لیے ایک نور بنایا جس کے ذریعہ وہ لوگوں میں چلتا ہے) فرمایا مردہ وہ ہے جو اس معاملے کو نہیں سمجھتا (اور ہم نے اسکے لیے ایک نور بنایا) امام یعنی علیؑ بن ابی طالب۔

ابو بصیر سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے (وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان لوگوں نے آپؐ کی مدد کی اور اس نور کی اتباع کی جو ان کے ساتھ نازل ہوا) امام ابو جعفرؑ نے فرمایا وہ نور علیؑ ہیں۔

(کیا وہ کہ جس کا سینہ ہم نے اسلام کیلیے کھول دیا اور وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہیں) فرمایا یہ آیت امیر المومنینؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔

https://www.shiabookspdf.com

وضاحت: بیضاوی اور دوسروں نے کہا کہ یہ آیت علیؑ، حمزہؑ کے بارے میں نازل ہوئی اور آیت کا خاتمہ ابو لہب اور اسکی اولاد کے بارے میں ہے۔

مناقب ابن شاذان میں عام طریقوں سے جن کی اسناد عبداللہ بن عمر سے ہے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا میرے ذریعے تم ڈرو گے اور علیؑ کے ذریعے ہدایت پاؤ گے اور پڑھا (بے شک آپ تو ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک ہدایت دینے والا ہے)

حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا حسنؑ کے ذریعے تمہیں احسان دیا گیا اور حسینؑ کے ذریعے تمہیں خوش بخت بنایا گیا آگاہ رہو حسینؑ جنت کے دروازوں میں سے دروازہ ہے جس نے اس سے دشمنی رکھی اللہ نے اس پر جنت کی خوشبو حرام قرار دی ہے۔

فرائد السمطین میں اسناد سے ععلی بن احمد الواحدی سے روایت ہے کہ وہ آیات جن میں نبیؐ کے بعد علیؑ کا تذکرہ ہے وہ اللہ کا یہ قول ہے (بے شک آپ تو ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک ہدایت کرنے والا ہے)

ابن بطریق نے مستدرک میں اور حافظ ابو نعیم نے اسناد کے ساتھ ابو داؤد سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا (وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوں گے خبردار جان لو کہ اللہ کے ذکر سے دل مطمئن ہو جاتے ہیں) اے ابن ام سلیم جانتے ہو وہ کون ہیں میں نے کہا یا رسولؐ اللہ وہ کون ہیں فرمایا ہم اہل بیتؑ اور ہمارے شیعہ۔

https://www.shiabookspdf.com

میں نے یہی روایت کتاب منقبۃ المطھرین میں حافظ کی اسناد کیساتھ ہی پائی ہے۔

السید نے کتاب سعد السعود میں بیان کیا ہے کہ شیخ محمد بن العباس بن مروان نے اپنی تفسیر میں علیؑ کا ہادی ہونا اللہ کے اس قول کے مطابق بیان کیا ہے (اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہے) پچاس طریقوں میں سے اور ہم ان میں سے ایک بیان کرتے ہیں انہوں نے اسے علی بن احمد سے انہوں نے حسن بن عبدالواحد سے انہوں نے حسن بن حسین سے انہوں نے علی بن احمد سے انہوں نے یحیٰ بن مساور سے انہوں نے ابو الجارود سے انہوں نے ابو داؤد اور السبیعی سے انہوں نے ابو سلمی سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ (بے شک میں تو صرف ڈرانے والا ہوں اور ہر قوم کیلیے ایک ہدایت کرنے والا ہے) راوی کہتا ہے کہ آپؐ نے اپنا ہاتھ علیؑ کے کندھے پر رکھا اور فرمایا یہ میرے بعد ہادی ہے۔

طبرسی نے اس آیت کا نزول ابن عباس، قتادۃ، زجات، ابن زید، ابو القاسم الحسکانی اور ابن شہر بن آشوب سے علیؑ کے بارے میں بیان کیا ہے۔

اور رازی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ ڈرانے والے سے مراد نبیؐ اور ہادی علیؑ ہیں ابن عباسؓ کہتا ہے کہ رسولؐ اللہ نے اپنا ہاتھ علیؑ کے

سینے پر رکھا اور فرمایا میں ڈرانے والا ہوں اور اپنا ہاتھ علیؑ کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اے علیؑ تو ہادی ہے اور میرے بعد ہدایت پانے والے تجھ سے ہدایت پائیں گے۔

آیت کے بارے میں حدیث کے آجانے کے بعد پھر یہ بات پوشیدہ نہیں رہتی کہ کوئی بھی زمانہ امام ہادیؑ سے خالی نہیں رہتا اور یہ کہ نبیؐ کے بعد ہادی، خلیفہ اور امام ہیں اور درج ذیل وجوہات کی بنا پر کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا: پہلی: جیسا کہ آیت میں نبیؐ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ ڈرانے والے ہیں اور ساتھ ہی علیؑ کے ہادی ہونے کا تذکرہ ہونا اور کوئی بھی عاقل اور سمجھ دار انسان جو کلام کو سمجھتا ہے وہ اس میں شک نہیں کر سکتا کہ یہ ان کے نبیؐ کے بعد قائم ہونے پر دلالت کرتا ہے بلکہ نبیؐ نے ڈرانا اپنی طرف منسوب کیا اور ہدایت جو اس سے بڑا کام ہے اسے علیؑ کی طرف منسوب کیا۔

دوسرا: آپ کا یہ فرمان کہ تم ہادی (انت الهادی) ہو جب خبر کو الف لام سے معرفہ کیا جائے تو یہ حصار پر دلالت کرتی ہے اسی پر آپؐ کا فرمان ہے کہ میں اس کے لیے ہادی ہوں جس کی طرف نبیؐ آئے ہیں اور اسی طرح آپ کا قول ہے (الهادہ علی) پس مبتدا کا بھی السلام سے معرفہ ہونا ان پر دلالت کرتا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۲۰

آپؑ قرآن میں صادق، مصدق، صدیق ہیں

امام الباقرؑ، امام الصادقؑ، امام الکاظمؑ، امام الرضاؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (وہ جو سچ کے ساتھ آیا اور اس کی تصدیق بھی کی وہی لوگ پرہیزگار ہیں) انہوں نے فرمایا کہ وہ علیؑ ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

عامہ نے ابراھیم بن الحکم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سدی سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اور عبیدہ بن حمید نے منصور سے انہوں نے مجاھد سے اور النطنزی نے خصائص میں لیث سے انہوں نے مجاھد سے اور اضحاک نے روایت کی ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ رسولؐ اللہ سچ کے ساتھ آئے اور ان کی تصدیق علیؑ نے فرمائی امام رضاؑ نے فرمایا کہ نبیؐ نے فرمایا (انہوں نے سچ کو جھٹلایا) اور سچ علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

امام صادقؑ اور امام رضاؑ نے فرمایا کہ بے شک اس سے مراد محمدؐ اور علیؑ ہیں

کلبی اور ابو صالح نے ابن عباسؓ سے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ) یعنی علی بن ابی طالبؑ کے ساتھ ہو جاؤ۔

ثعلبی نے اپنی تفسیر میں جابر سے انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے اور کلبی نے ابن عباسؓ سے ابراھیم الثقفی نے ابن عباسؓ سے اور السدی سے اور امام جعفر بن محمدؑ نے اپنے والد گرامیؑ سے شرف النبی میں الخرکوشی سے اور الکشف میں ثعلبی سے روایت ہے کہ اصمعی نے ابو عمرو بن العلاء سے روایت کی ہے انہوں نے جاطع الجعفی سے انہوں نے امام ابو جعفر محمد بن علیؑ سے اس آیت کے بارے میں بیان کیا کہ وہ محمدؐ اور علیؑ ہیں۔

امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ سچوں سے مراد ہم آپؐ کی عترت ہیں اور میں ان کا دنیا و آخرت میں بھائی ہوں تفسیر میں صادقین سے مراد وہ لوگ ہیں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس قول میں کیا ہے (وہ لوگ جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا اور وعدہ سچ کر دکھایا)

عمرو بن ثابت نے ابو اسحاق سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی (لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا وعدہ سچ کر دکھایا) پس اللہ کی قسم میں انتظار میں ہوں اور میرے وعدے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

ابو الورد انے امام ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ (مومنوں میں سے کچھ ایسے مرد ہیں جنہوں نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور انہوں نے اللہ سے کیا تھا) فرمایا وہ علیؑ اور حمزہؑ اور جعفرؑ ہیں (ان میں سے کچھ ایسے ہیں جنہوں نے اپنی نذر پوری کر دی) فرمایا اللہ ان کا وعدہ اور وہ حمزہؑ اور جعفرؑ ہیں (ان میں سے کچھ انتظار میں ہیں) فرمایا: علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں

مفسرین کا کہنا ہے کہ علیؑ کی امامت پر یہ آیت بھی دلالت کرتی ہے (اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کیساتھ ہو جاؤ) اور ہم نے اللہ کے اس قول سے علیؑ کو موصوف پایا(اور شدد، سختی اور جنگ میں صبر کرنے والے) یعنی جنگ اور لڑائی میں (یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں) پس اس پر اجماع واقع ہے کہ علیؑ دوسروں کی نسبت امامت کے حقدار ہیں کیونکہ وہ لڑائی سے نہیں بھاگے جس طرح دوسرے لوگ کئی مرتبہ کئی جنگوں سے بھاگے۔

https://www.shiabookspdf.com

روایت ابو الجرود میں امام ابو جعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہیں (مومنوں میں سے کچھ ایسے مرد ہیں جنہوں نے اپنا وعدہ سچ کر دیا) وہ اسے کبھی تبدیل نہیں کریں گے (ان میں کچھ نے اپنی نذر پوری کر دی) یعنی اپنی زندگی اور وہ حمزہؓ اور جعفرؑ بن ابی طالبؑ ہیں (ان میں سے کچھ انتظار میں ہیں) یعنی علیؑ (اور انہوں نے اپنے وعدے میں کوئی تبدیلی نہیں کی تاکہ اللہ سچوں کو ان کے سچ کے سبب جزا دے)

الغز المحدث الحنبلی نے اللہ کے اس قول کے بارے میں ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ (سچوں کے ساتھ ہو جاؤ) علیؑ بن ابی طالب اور ان کے ساتھیوں کو ساتھ ہو جاؤ۔

اللہ کا یہ قول (وہ شخص کہ جو سچ کے ساتھ آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی) جو سچ کے ساتھ آئے پس وہ رسولؐ اللہ ہیں اور جنہوں نے ان کی تصدیق کی ہے وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں۔

اللہ کا قول (وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے وہ اپنے رب کے ہاں صدیق اور شہداء ہیں اور ان کے لیے نور اور اجر ہے) یہ آیت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی اور ابو بکر بن مردویہ نے ابن عباسؓ سے اللہ کے اس قول (سچوں کے ساتھ ہو جاؤ) روایت کی ہے

کہ علیؑ کے ساتھ ہو جاؤ۔

محمد بن عباس نے ثقہ رجال سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا سچے لوگ تین ہیں حبیب النجار اور وہ مومن آل ہے حزبیل مومن آل فرعون اور علیؑ بن ابی طالب وہ ان تینوں میں سے افضل ہیں۔

اور اسناد کے حذف کے ساتھ امام جعفرؑ بن محمدؑ سے انہوں نے اپنے والد گرامیؑ سے انہوں نے اپنے آباؑ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کی طرف ایک فرشتہ نازل ہوا جسکے دس ہزار سر تھے پس نبیؐ کھڑے ہوئے کہا اس کے ہاتھ سے ہاتھ ملایئے تو فرشتے نے آپ سے کہا اے محمدؐ ٹھہریے ٹھہریے اللہ کی قسم آپ تمام اہل آسمان وزمین سے افضل ہیں اور اس فرشتے کو محمود کہا جاتا تھا پس اس کے دونوں کندھوں کے درمیان لکھا ہوا تھا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور علیؑ صدیق اکبر ہیں تو نبیؐ نے ان سے فرمایا اے میرے دوست محمود یہ کتنی مدت سے تمھارے کندھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے اس نے کہا آپؐ کے والد آدم کی ولادت سے ۱۲ ہزار سال پہلے کا۔

محمد بن العباس نے عبدالعزیز بن یحیٰ سے انہوں نے محمد بن ذکریا سے انہوں نے احمد بن یزید سے انہوں نے سہل بن عامر البجلی سے انہوں نے عمرو بن ابع المتدام سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے جابر سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے انہوں نے محمد بن الحنفیہ سے روایت کی ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے رسولؐ سے اور اللہ سے عہد کیا ہوا تھا میں نے میرے چچا حمزہؓ، میرے بھائی جعفرؑ اور میرے چچازاد بن الحارثؓ نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے امر پر پس میرے ساتھی مجھ سے آگے چلے گئے اور میں ان کے بعد رہ گیا پس جب اللہ نے چاہا تو یہ آیت نازل کی (مومنوں میں سے کچھ ایسے مرد ہیں جنہوں نے اپنا اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دکھایا ان میں سے کچھ ایسے ہیں جنہوں نے اپنی نذر پوری کر دی ہے) حمزہؓ، جعفرؑ اور عبیدہؓ نے (اور ان میں سے کچھ انتظار میں ہیں انہوں نے اپنے وعدے میں تبدیلی نہیں کی ہے) پس میں ان میں سے انتظار کر رہا ہوں اور میں نے کوئی تبدیلی نہیں کی

امام ابوجعفرؑ سے ایک طویل حدیث میں کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی زندگی میں اوصیا کا امتحان اور ان کی وفات کے بعد امتحان لیا اور آپؑ نے فرمایا میں نے بھی اللہ تعالیٰ سے ایسا ہی عہد کیا ہوا ہے۔

علی بن عبداللہ بن الاسدی سے انہوں نے حسن بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے جد سے انہوں نے عبداللہ بن حسن سے انہوں نے اپنے آباء علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ علیؑ بن ابوطالبؑ، حمزہؓ، جعفر بن ابی طالبؑ نے اللہ سے عہد کیا ہوا تھا کہ وہ کبھی بھی جنگ سے نہیں بھاگیں گے پس ان میں سے سب نے اپنا وعدہ پورا کیا پس اللہ نے یہ آیت نازل کی (ان میں سے کچھ ایسے ہیں جنہوں نے اپنی نذر پوری کر دی حمزہؓ یوم احد میں شہید ہوئے اور جعفرؑ موتہ کے دن شہید ہوئے (ان میں سے کچھ انتظار میں ہیں) یعنی علیؑ بن ابی طالبؑ

https://www.shiabookspdf.com

(اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی) یعنی جو انہوں نے اللہ سے وعدہ کیا تھا۔

الحسین بن سعید نے ابوسعید سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی (اللہ سے ڈرو اور سچوں کیساتھ ہو جاؤ) نبیؐ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی ؟ وہ کہنے لگے یارسولؐ اللہ اللہ کی قسم ہم نہیں جانتے تو آپؐ نے فرمایا اے ابودجانہ یہ آیت خاص طور پر میرے چچازاد علیؑ بن ابی طالبؑ کے حق میں دوسرے لوگوں کے علاوہ نازل ہوئی اور وہ سچوں میں سے ہے۔

ابن بطریق نے مستدرک میں حافظ ابونعیم سے اسناد کے ساتھ امام جعفر بن محمدؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (سچوں کے ساتھ ہو جاؤ) محمدؐ اور علیؑ کیساتھ ہو جاؤ اور ابن عباسؓ کی اسناد کے ساتھ علیؑ بن ابی طالب کیساتھ ہو جاؤ۔

ابونعیم سے اسناد کیساتھ انہوں نے اعمش سے انہوں نے مجاہد سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (وہ جو سچ کیساتھ آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی) سچ کیساتھ محمدؐ آئے اور ان کی تصدیق علیؑ بن ابی طالب نے کی۔

اسناد کیساتھ عباس بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا میں صدیق اکبر ہوں اس کو میرے سوا جو بھی کہے یا اختیار کرے گا وہ جھوٹا ہے میں نے دوسروں سے سات سال پہلے نماز پڑھی اور اسناد کے ساتھ ابن ابی لیلیٰ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا تین لوگ سچے ہیں حبیب النجار مومن آل طیس، خربیل مومن آل فرعون یا خیر قیل مومن آل فرعون اور علیؑ بن ابی طالب ان میں سے افضل ہیں احمد بن جنبل نے تین طریقوں سے اور ثعلبی کے طریقوں سے اسے روایت کیا ہے اور مناقب بن المغازلی میں یہ تینوں طریقوں سے ہے

احمد بن جنبل نے اپنی مسند میں ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے اور ابن شیرویہ سے فردوس میں اور ابن المغازلی نے ایسی ہی روایت کی ہے

فخر الدین الرازی نے بھی اپنی تفسیر میں ایسی ہی روایت کی ہے

ابن المغازلی نے اسناد کیساتھ تو مجاد سے روایت کی ہے کہ وہ جو سچ کیساتھ آیا محمدؐ ہیں (اور جنہوں نے تصدیق کی وہ علیؑ بن بی طالب ہیں)

حافظ بن مومن الشیرازی نے اپنی تفسیر میں اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی لوگ سچے ہیں اور شہید ہیں اور ان کے رب کے ہاں ان کے لیے نور اور اجر ہے) اسناد کے ساتھ قتادۃ سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے ابن عباسؓ سے (وہ لوگ جو ایمان لائے) یعنی تصدیق کی (اللہ پر) بے شک وہ ایک ہے : علیؑ، حمزہ بن عبدالمطلبؑ اور جعفر

الطیارؑ (وہی لوگ سچے ہیں) رسول اللہؐ نے فرمایا ان امت کا صدیق علیؑ بن ابی طالب ہے اور وہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہیں پھر فرمایا (وہ اپنے رب کے ہاں شہید یعنی گواہ ہیں) ابن عباس کہتا ہے وہ سچے ہیں اور وہ رسولوں کے گواہ ہیں کہ انہوں نے رسالت پہنچائی پھر کہا (ان کے لیے اجر ہے) یعنی رسول اللہؐ کی نبوت اور رسالت کی تصدیق کا صلہ ہے (اور ان کی روشنی) یعنی صراط پر۔

العلامہ نے کشف الحق میں لکھا ہے کہ احمد بن جنبل نے روایت کی ہے کہ یہ آیت علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی

ابن بطریقؒ نے عمدۃ میں بیان کیا ہے کہ آگاہ رہیے کہ صدق کذب کی ضد ہے اور صدیق ہونے کیلیے ہمیشہ سچا ہونا لازمی ہے اور صدیق اپنے عمل و قول دونوں میں ہوتا ہے اسی کو احمد بن فارس اللغوی نے مجمل اور جوصری نے مجاح میں ذکر کیا ہے جب صدیق کے یہ معنی ہیں تو صدیق کی تین اقسام ہیں: صدیق نبی ہوتا ہے اور صدیق امام ہوتا ہے اور صدیق نبی اور امام کے علاوہ نیک بندہ ہوتا ہے پہلی قسم پر اللہ کا یہ قول دلالت کرتا ہے (اور اس کتاب میں ادریسؑ کا ذکر کیجیئے بے شک وہ سچے نبی تھے) اور اللہ کا قول (یوسف اے صدیق) یہاں تک امام کیلیے یہ قول کی دلالت ہے تو اللہ کا یہ قول (پس وہی لوگ ان کے ساتھ ہیں جو کہ نبیوں اور صدیقوں میں سے اللہ کے انعام یافتگان ہیں) پس یہاں لفظ صدیق امامت پر دلالت کرتا ہے کیونکہ نبیؐ نے فرمایا کہ یہ ان سے افضل ہے کیونکہ جب سے آپؑ پیدا ہوئے آپ نے تو اللہ کی نافرمانی کی اور نہ ہی اللہ کیساتھ شرک کیا

https://www.shiabookspdf.com

ابو عمرہ نے ابن عقدہ سے انہوں نے یعقوب بن یوسف سے انہوں نے حسن بن حمار سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جابر سے انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کیساتھ ہو جاؤ) علی بن ابی طالبؑ کیساتھ ہو جاؤ (اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کیساتھ ہو جاؤ) وہ کہتا ہے علیؑ بن ابی طالب اور آل محمد کیساتھ ہو جاؤ اور اس پر دلیل اللہ کا یہ قول ہے (مومنوں میں سے کچھ ایسے مرد ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا ان میں سے کچھ ایسے ہیں جنہوں نے اپنی نذر پوری کر دی) وہ حمزہؓ ہیں اور (ان میں سے کچھ انتظار میں ہیں) وہ علیؑ بن ابی طالب ہیں (انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی)

محمد بن علی بن اسماعیل سے انہوں نے نعمان بن ابی الدہاب سے انہوں نے حسین بن عبد الرحمن سے انہوں نے عبداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا سچے یعنی صدیق تین ہیں علیؑ بن ابی طالب ، حبیب النجار اور حزقیل مومن آل فرعون۔

میں کہتا ہوں کہ سیوطی نے اپنی تفسیر در منثور میں لکھا ہے کہ ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت بیان کی ہے کہ (اللہ سے ڈرو اور سچوں کیساتھ ہو جاؤ) کہا کہ علیؑ بن ابی طالب کے ساتھ ہو جاؤ

اور ابن عساکر سے امام ابو جعفرؑ ایسی ہی حدیث روایت کی ہے (مومنوں میں سے ایسے مرد ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا) ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ یہ آیت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی اور ابن مردویہ سے ہی اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے (اس سے بڑا ظالم اور کون ہے جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور سچا آنے والے پر جھوٹ باندھا) امام موسیٰ بن جعفرؑ سے انہوں نے اپنے والد گرامیؑ سے روایت کی ہے کہ اس سے مراد وہ ہے جس نے نبیؐ کا علیؑ کے بارے میں قول رد کیا

اور ظاہر ہے کہ ان کی روایت ان چیزوں میں سے بڑی ہے جو رسولؐ اللہ لیکر آئے اور اللہ کی طرف سے اس کی تصدیق کی اور اس کی تکذیب کرنا سب سے بڑا ظالم ہے کیونکہ ایمان کا رکن اور ستون ہے اور کوئی تفسیر بھی اس کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔

اسناد کیساتھ ثعلبی سے انہوں نے علی بن حسین سے انہوں نے علی بن محمد سے انہوں نے عبداللہ بن محمد الحافظ سے انہوں نے حسین بن علی سے انہوں نے محمد بن محسن سے انہوں نے عمر بن سعد سے انہوں نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (وہ جو سچ کیساتھ آیا) کہا سچ کیساتھ محمدؐ آئے اور ان کی تصدیق علیؑ نے فرمائی

وضاحت: العلامہ نے کشف الحق میں بیان کیا ہے (وہ جو سچ کیساتھ آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی) جمہور نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ علیؑ بن ابی طالب ہیں اور اس جیسی ہی روایت حافظ ابو نعیم سے امام ابو جعفرؑ کی اسناد کیساتھ ہے

https://www.shiabookspdf.com

الشیخ طبرسی نے مجاہد سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے اور یہی آئمۃ الھدیٰؑ سے مروی ہے۔

السیوطی نے در منثور میں ابن عساکر سے انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ جو سچ کیساتھ آئے وہ رسولؐ اللہ ہیں اور ان کی تصدیق علیؑ بن ابی طالب نے فرمائی۔

میں کہتا ہوں کہ مخالف مولفین سے منقول ہے کہ اس آیت کا شان نزول علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں ہے اور اس سے محققین مخالفین جیسے رازی نے بھی نہیں کہا کہ یہ ابو بکر کے بارے میں نازل ہوئی حالانکہ انہوں نے لقب صدیق اسے دیا ہے پس فریقین کے نقل کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ امیر المومنینؑ اس امت کے صدیق ہیں اور تمام صدیقین کے سردار ہیں کیونکہ یہ بات صدیقین کے نقل کرنے سے ثابت ہے اور یہ بات ان کے اسلام میں سبقت لے جانے کے باب میں بھی آئے گی کہ جو اسلام میں سبقت کے جائے وہ ہی تصدیق کرنے والا ہوتا ہے اور لقب صدیق کا حقدار وہی ہے نہ کہ وہ چالیس سال یا اس سے زیادہ عرصے تک بتوں کی پوجا کرتا رہے

جب کہ اللہ کا یہ قول (کہ سچوں کے ساتھ ہو جاؤ) العلامہؒ نے کہا ہے کہ جمہور سے روایت ہے کہ یہ آیت علیؑ بن ابی طالب کے بارے میں نازل ہوئی۔

شیخ طبرسی نے کہا ہے کہ (سچوں کے ساتھ ہو جاؤ) یعنی جو لوگ اپنی بات میں سچے ہیں اور وہ جھوٹ نہیں بولتے اور اس کا معنی یہ ہے کہ اس مذہب یا راستے پر ہو جاؤ جو اپنے اقوال اور افعال میں سچے ہیں اور ان کی صحبت اور دوستی اختیار کرو جس طرح کہ تم کہتے ہو میں اس سلسلہ میں فلاں کے ساتھ ہوں اور اللہ نے سورۃ بقرہ میں صادقین کا وصف بیان کیا ہے (نیکی یہ ہے کہ جو اللہ پر اور آخرت کے ان پر ایمان لائے) اللہ کے اس قول تک (یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیز گار ہیں) پس اللہ سبحان و تعالیٰ نے حکم دیا ہے ان لوگوں کی پیروی کرنے کا اور کہا ہے کہ سچوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں کیا ہے اور وہ اللہ کا قول ہے (مومنوں میں سے کچھ ایسے مرد ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا) یعنی حمزہؓ بن عبد المطلب اور جعفرؑ بن ابی طالب (اور ان میں سے کچھ انتظار میں ہیں) یعنی علیؑ بن ابی طالب۔

کلبی نے ابو صالح سے اس نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ (سچوں کیساتھ ہو جاؤ) یعنی علیؑ اور ان کے اصحاب کیساتھ ہو جاؤ اور جابر نے امام ابو عبداللہؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (وکونوا مع الصادقین) فرمایا آل محمدؐ کیساتھ ہو جاؤ اور کہا گیا ہے کہ دنیا میں عمل صالح کرنے کی بدولت جنت میں شہیدوں اور صدیقوں کے ساتھ ہو جاؤ نافع سے روایت ہے کہ کہا گیا ہے سچی نیتوں والوں کے ساتھ ہو جاؤ جن کے دل میں استقامت اور ان کے اعمال میں استقامت ہے اور وہ رسول اللہؐ کیساتھ جنگ کے لیے نکلے اور انہوں نے ان کو نہیں چھوڑا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہ کہا گیا ہے کہ یہاں ساتھ ہونے سے مراد پیروی کے ہیں۔

میں کہتا ہوں صادق وہ ہے جو اپنے قول و فعل میں جھوٹا نہ ہو اور سورۃ حمد میں صدق کا پڑھنا صرف عصمت کا موجب ہے کیونکہ وہ ہر روز دس مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ کہتا ہے (ایاک نعبد) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہر نافرمانی یا گناہ شیطان کی اطاعت ہے اور پھر اس کے بعد کہتا ہے (وایاک نستعین) پس انسان اس سے اللہ اور آخرت کے ان پر ایمان رکھنے کا دعوی کرتا ہے اور اللہ کیلیے محبت اور اخلاص ظاہر کرتا ہے اور اس پر بھروسہ کرتا ہے اس کی مزید تحقیق کتاب مکارم الاخلاق میں آئے گی پس اس باب میں فریقین کی احادیث سے واضح ہے کہ آیت میں صادقین سے مراد آل محمدؐ ہی ہیں اور اس میں بھی شک نہیں کہ ان کے ساتھ ہونے سے مراد ان کی اقتداء میں ان کی پیروی کرنا ہے نہ کہ صرف ان کے ساتھ جسمانی یا بدنی طور پر ہونا مراد ہے پس یہ ان کی امامت پر دلالت کرتی ہے۔

اللہ کا یہ قول (مردوں نے سچ کر دکھایا) پس طبرسیؒ نے ابو القاسم الحسکانی سے اسناد کیساتھ عمرو بن ثابت سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی (وہ جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا) پس اللہ کی قسم میں انتظار میں ہوں اور میں نے اپنے وعدے میں کوئی تبدیلی نہیں کی

https://www.shiabookspdf.com

العلامہ اور مولف کتاب تنبیہ الجو غافلین میں اسی طرح کی روایت کی ہے اور نذر سے مراد وہ وعدہ ہے جو انہوں نے نصرت دین، کافروں سے قتال اور سید المرسلینؐ کی مدد کیلیے کیا تھا۔

پس یہ آیت آپؑ کے فضل پر دلالت کرتی ہے

سید مرتضیٰ نے کتاب الفصول میں لکھا ہے کہ شیخ مفیدؒ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا کہ اللہ کا یہ قول: (اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کیساتھ ہو جاؤ) ان سے کہا گیا کہ یہ آیت کن کے بارے میں نازل ہوئی؟ انہوں نے کہا کہ امیر المومنینؑ کے بارے میں اور اس کا حکم آئمہؑ میں جو کہ ان کی اولاد میں سے ہے ان کے بارے میں بھی جاری ہے اور شیخ نے بیان کیا ہے کہ اس بارے میں بہت ساری روایات آئیں یہ ثابت ہے کہ اللہ نے مومنین کو صادقین کی اتباع کی طرف بلایا ہے اور ان کے ساتھ ہونا مراد دین میں ان کی پیروی کرنا ہے پس کچھ لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں اور یہ ایک معروف گروہ ہے عنقریب ایسی روایات کہیں گی کہ جو ان سچوں کے نام کی بھی نشاندہی کریں گی اور یہ واضع کریں گی کہ یہ ایک مشہور گروہ ہے جس کا ذکر رسول اللہؐ نے فرمایا

پس جو ہم نے ذکر کیا ہے اس پر دلیل قائم یہی ہے کہ اللہ نے ان کی اتباع کا کلی طور پر حکم دیا ہے اور اس سے ان کی عصمت اور پاکیزگی ثابت ہوتی ہے جب ہمارے مخالفین ان کی عصمت کی نفی پر متفق ہیں اور اس نص پر پر کہ جس سے ہم نے ثابت کیا کہ اس سے مراد آئمہؑ ہیں اور وہ امت محمدؐ سے حق کو نکالنے پر بھی متفق ہو گئے ہیں اس کی قرآن میں دلیل موجود ہے وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا قول ہے (نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے چہرے مشرق و مغرب کی طرف پھیرو بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ جو اللہ پر قیامت پر، ملائکہ پر، کتاب پر، نبیوں پر ایمان لائے اور اس کی محبت میں رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سائلوں اور غلاموں کو آزاد کرانے میں مال خرچ کرے نماز قائم کرے زکوۃ ادا کرے اور جب وعدہ کریں تو اسے پورا کریں اور جنگ کی شدت اور سختی میں صبر کریں یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں) پس اللہ نے یہ ساری خصلتیں جمع فرمادیں اور پھر گواہی دی کہ کن لوگوں نے اسے مکمل کیا وہ سچے اور متقی ہیں اگر ہم پہلی اور دوسری آیت کا مفہوم سمجھ لیں تو ہمارے لیے واضع ہو جائے گا کہ صادقین کی اتباع کیلیے ان میں مندرجہ ذیل خصائل کا ہونا از حد ضروری ہے تو وہ اس صادقین کے لفظ کے مستحق ہیں اور ہم محمدؐ کے اصحاب میں سے کوئی ایسا شخص بھی نہیں پاتے جو ہم نے خصائص بیان کئے ہیں ان میں سے کسی میں بھی یہ موجود ہوں سوائے امیر المومنینؑ کے پس واجب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے معنی سے مراد آپؑ کو اور ان کی پیروی کرنا مراد کیا ہے کیونکہ اللہ نے اس کا ذکر اس پر ایمان لانے سے قیامت کے دن پر ایمان لانے سے ملائکہ، کتاب اور نبیوں پر ایمان لانے سے کیا گیا ہے اور امیر المومنینؑ لوگوں میں سے سب سے پہلے ایمان لائے جیسا کہ اخبار متواترہ سے ثابت ہے کہ وہ پہلے ہیں

https://www.shiabookspdf.com

جنہوں نے مردوں میں سے سب سے پہلے رسول اللہ کے حکم پر لبیک کہا اور نبی کا فاطمہ سے یہ کہنا کہ میں نے تمہاری شادی سب سے پہلے اسلام لانے والے اور سب سے زیادہ علم والے سے کی ہے اور امیر المومنین کا یہ فرمانا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی ہوں اس کا دعوٰی نہ مجھ سے پہلے کسی نے کیا اور نہ میرے بعد کوئی کرے گا سوائے کذاب کے میں نے ان سے سات سال پہلے نماز پڑھی اور آپ کا یہ فرمانا اے اللہ میں نے تیری دنیا کے تمام بندوں سے پہلے تیرا اقرار کیا اور علیؑ کو جب خوارج کے بارے میں یہ بات پہنچی کہ وہ کہتے ہیں کہ علیؑ نے جھوٹ بولا ہے تو فرمایا کہ میں نے اللہ پر کیا جھوٹ باندھا ہے پس میں پہلا ہوں جو اس پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان لایا اور ان کی تصدیق و نصرت کی اور حسنؑ کا اس رات کی صبح جس رات امیر المومنین نے جام شہادت نوش فرمایا ارشاد فرمانا کہ آج دنیا سے سب سے سبقت لے جانے والا اٹھایا گیا ہے۔

پھر یتیموں، رشتہ داروں، مسکینوں، مسافروں اور گردنوں کے آزاد کرانے میں مال خرچ کرنے کا وصف بیان کیا اور یہ بھی ہم امیر المومنینؑ میں ہی اخبار متواترہ کے ذریعے پاتے ہیں جن روایات میں اسکی تفصیل موجود ہے اللہ تبارک و تعالٰی نے فرمایا کہ (وہ مسکین ، یتیم ، اور اسیر کو اللہ کی رضا کے لیے کھانا کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تمہیں اللہ کی خوشنودی کیلیے کھلاتے ہیں) اور تمام و خاص راوی متفق ہیں کہ یہ آیات بلکہ یہ سورۃ امیر المومنینؑ اور ان کی زوجہ نامدار جناب سیدہ فاطمہؑ کے بارے میں نازل ہوئی اور اللہ تبارک و تعالٰی نے فرمایا (وہ لوگ جو اپنا مال دن رات، ظاہر کیے اور پوشیدہ کیے خرچ کرتے ہیں پس ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے ان پر نہ کوئی خوف ہے اور وہ غمگین ہوں گے) اور اس آیت کے معنی میں بھی یہی آیا ہے کہ اس سے مراد امیر المومنینؑ ہیں۔

پھر اللہ تعالٰی کا فرمانا (اور وہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں) پس اس پر اللہ کا یہ قول دلالت کرتا ہے (بے شک تمہارا ولی اللہ اس کا رسول اور وہ لوگ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں) اس پر تمام محدثین اور صاحبان علم و دانش متفق ہیں کہ علیؑ ہی حالت رکوع میں زکوٰۃ دینے والے ہیں اور پھر اللہ جلا جلالہ کا یہ قول کہ (وہ اپنے وعدوں کو پورا کرنے والے ہیں جب وہ وعدہ کریں) اور صحابہ میں سے کوئی ایسا فرد نہیں ہے کہ جس نے اپنا وعدہ نہ توڑا ہو سوائے امیر المومنینؑ کے اور کسی کے بس میں نہیں ہے کہ وہ ثابت کرے کہ انہوں نے جو نصرت اور ساتھ دینے کا وعدہ کیا تھا اسے توڑا ہو پھر اللہ کا یہ کہنا (اور وہ جنگ کی سختی اور شدت میں صبر کرتے ہیں) اور ہم رسول اللہ کے ساتھ سختیوں میں صبر کرنے والا سوائے علیؑ کے کسی کو نہیں پاتے پس وہ متفق طور پر ان کے ساتھی ہیں اور ان کے دشمنوں کے دشمن ہیں وہ کبھی جنگ سے نہیں ڈرتے اور نہ جنگ میں دشمن سے ڈرتے پھر اللہ نے فرمایا (یہی لوگ ہیں جو سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں) اس سے مراد ہے کہ اللہ تمام صادقین کی اتباع کا حکم فرما رہا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۲۱

آپؑ اللہ کا فضل، رحمت اور نعمت ہیں

https://www.shiabookspdf.com

(کہہ دیجیے کہ اللہ کی رحمت اور اسکے فضل کے ساتھ خوش ہو جاؤ یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں) کہا کہ فضل رسول اللہؐ اور رحمت امیر المومنینؑ ہیں (پس اس سے خوش ہو جاؤ) فرمایا کہ ہمارے شیعہ اس سے زیادہ خوش ہیں کہ جو ان کے دشمنوں کو سونا اور چاندی دیا گیا۔

ابو عمر نے ابن عقدۃ سے انہوں نے یعقوب بن یوسف سے انہوں نے نصر بن زاحم سے انہوں نے محمد بن عروان سے انہوں نے کلبی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ (اللہ کے فضل اور رحمت کے ساتھ) اللہ کے فضل کیساتھ نبیؐ مراد ہیں اور رحمت سے مراد علیؑ ہیں۔

محمد بن فضل سے انہوں نے امام ابوالحسنؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (اگر تم پر اللہ کا فضل نہیں ہوتا اور اس کی رحمت نہ ہوتی) کہا کہ فضل رسول اللہؐ ہیں اور رحمت امیر المومنینؑ ہیں۔

ابو بکر بن مراعیہ نے امام ابو جعفرؑ سے ایسی ہی روایت کی ہے

میں کہتا ہوں کہ العلامہ نے اسے جمہور کے طریقے سے بیان کیا (وہ ہر فضل والے کو فضل دیتا ہے) وہ علیؑ بن ابی طالب ہیں۔

اسی طرح ابن اسحور تلاوت کرتے تھے کہ اگر وہ ان کے دوست اور اسکے دشمن پھر جائیں تو میں خوفزدہ ہوں کہ قیامت کے دن ان پر عذاب ہو گا۔

تاریخ بغداد میں ہے کہ سدی اور کلبی روایت کیا ہے ابو صالح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے (کہہ دیجیے اللہ کے فضل کیساتھ) یعنی نبیؐ (اور اسکی رحمت کیساتھ) علیؑ کیساتھ۔

امام الباقرؑ نے فرمایا کہ اللہ کا فضل رسولؐ کا اقرار اور اسکی رحمت علیؑ کی ولایت کا اقرار کرنا ہے

ابن عباسؓ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کیا ہے (اگر تم پر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت نہ ہوتی) اللہ کا فضل محمدؐ اور رحمت علیؑ ہیں۔

اور کہا گیا کہ اللہ کا فضل علیؑ ہیں اور اس کی رحمت فاطمہؑ ہیں۔

امام الباقرؑ نے فرمایا (وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے) رحمت علی بن ابی طالبؑ ہیں امام الباقرؑ نے اللہ نے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (وہ اللہ کی نعمت کی معرفت رکھتے ہیں) انہوں نے علیؑ کی ولایت کو پہچانا اور آپؐ نے ان کی ولایت کا حکم دیا پھر انہوں نے آپؐ کی وفات کے بعد اس کا انکار کیا۔

مجاہد نے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (کیا تم نے ان لوگوں کی طرف دیکھا ہے جنہوں نے اللہ کی نعمت کا کفر کیا) کہ بنی امیہ نے محمدؐ اور ان کی اہل بیتؑ سے کفر کیا۔

https://www.shiabookspdf.com

تفسیر وکیع میں ابن عباسؓ سے اللہ کے اس قول نے بارے میں روایت کی ہے (کیا اس نے تمھیں یتیم پایا) ابو طالبؑ نے (اور تمھاری پرورش کی) ابو طالبؑ نے آپکی حفاظت کی اور آپ کو پالا اور آپ کو ایک گمراہ قوم میں پایا پس ان کو آپ کے ذریعے ہدایت دی (اور آپکو تنگدست پایا اور آپکو غنی کر دیا) خدیجہؑ کے مال سے (پس یتیم کو غصہ سے نہ دیکھ اور نہ ہی سائل کو جھڑک اور اپنے رب کی نعمت کو بیان کر) جس نے اس روایت کے بارے میں کہا ہے کہ اے محمدؐ اپنے بندوں سے ابو طالبؑ کے احسان کے بارے میں بیان کیجیے اور اللہ کی کتاب سے علیؑ کے فضائل کو بیان کرو تا کہ وہ اس کی ولایت کا اعتقاد رکھیں۔

ہم سے ابو الفتوح الرازی نے ریاض الجنان میں وہ بیان کیا ہے جو ابو عبد اللہ المرزبانی نے اسناد کیساتھ انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے کیا اس پر حسد کرتے ہیں) یہ رسولؐ اللہ اور علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی اور امام ابو جعفرؑ سے روایت ہے کہ اس سے مراد نبیؐ میں نبوت اور علیؑ میں امامت ہے۔

جعفر الفرازی نے مرفوعاً امام ابو جعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (کہہ دیجیے اللہ سے فضل اور اسکی رحمت کیساتھ) فرمایا کہ اللہ کا فضل نبیؐ اور اسکی رحمت علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں۔

ابو حمزہ نے امام ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے کہا(کہ اللہ کے فضل اور اسکی رحمت سے خوش ہو جایا کرو وہ ان کے جمع کیے ہوئے سے بہتر ہے) فرمایا نبوت محمدؐ اور علیؑ کی امامت کا اقرار اس سے بہتر ہے جو وہ دنیا کے مال میں جمع کرتے ہیں۔

محمد بن العباس سے انہوں نے علی بن العباس سے انہوں نے امام حسنؑ بن محمدؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے(کہ وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے) فرمایا رحمت ولایت علیؑ بن ابی طالبؑ ہے

اسناد کیساتھ نبیؐ نے حدیث طویل میں بیان کیا ہے کہ آپؐ نے علیؑ سے فرمایا کہ اللہ کی قسم جس نے مجھے نبی بنا کر مبعوث کیا جس نے تیرا انکار کیا وہ مجھ پر بھی ایمان نہیں لایا جس نے تیرا انکار کیا وہ اللہ پر بھی ایمان نہیں لایا بے شک اس نے تجھے افضل جانا اس نے مجھے افضل جانا اور میرا فضل اللہ کا فضل ہے اور یہ اللہ کا قول ہے(کہہ دیجیے اللہ کو فضل کیساتھ) پس اللہ کا فضل تمہارے بھائی کی نبوت ہے اور اسکی رحمت یا علیؑ تیری ولایت ہے اسی لیے اللہ نے فرمایا کہ نبوت اور ولایت سے (خوش وہ جاؤ) یعنی شیعہ (وہ بہتر ہے اس سے جو وہ جمع کرتے ہیں) یعنی ان کے مخالف جوان کے پاس مال، اصل اور دنیا میں اولاد ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن بطریق نے مستدرک میں روایت کی ہے کہ حافظ ابو نعیم نے اسناد سے امام جعفرؑ بن محمدؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (پھر وہ اس دن ضرور نعمتوں کے بارے میں سوال کیے جائیں گے) یعنی امن، صحت اور ولایت علیؑ کے بارے میں۔

میں کہتا ہوں کہ میں نے اسے کتاب منقبۃ المطہرین میں ابو نعیم سے انہوں نے محمد بن عمر بن اسلم سے انہوں نے عبداللہ بن محمد زیاد سے انہوں نے جعفر بن علی بن نجیح سے انہوں نے حسن بن حسین سے انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے آپؑ سے ایسی ہی روایت کی ہے

اسماعیل بن ابراہیم اور حسین بن سعید نے امام جعفرؑ بن محمدؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے) فرمایا رحمت امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ سیوطی نے در منثور میں خطیب سے اور ابن عساکر سے اور انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے(کہہ دیجیے اللہ کو فضل کیساتھ) فرمایا کہ نبیؐ(اور اسکی رحمت کیساتھ) کہا علیؑ بن ابی طالب ہیں۔

مجمع البیان میں اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ (اگر تم پر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت نہ ہوتی) امام ابو جعفرؑ اور امام ابو عبد اللہؑ سے روایت ہے کہ اللہ کا فضل اور رحمت نبیؐ اور علیؑ ہیں اور انہوں نے اللہ کے اس قول کے بارے میں کہا ہے (کہہ دیجیے کہ اللہ کے فضل اور رحمت کیساتھ) امام ابو جعفر الباقرؑ نے فرمایا کہ اللہ کا فضل رسولؐ اور رحمت علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں۔

وضاحت: ایک منصف پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ وہ تمام امت پر رحمت ہیں

https://www.shiabookspdf.com

باب ۲۲

آپؑ امام مبین ہیں

(ہم نے ہر شے کو امام مبین کے دائرہ کار میں دے دیا) یعنی کتاب مبین میں وہ حکم ہیں ابن عباسؓ نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم میں امام مبین ہوں میں حق کو باطل سے واضع کرتا ہوں جسے میں نے رسولؐ اللہ سے ورثے میں پایا

احمد بن محمد الصقر سے انہوں نے عیسیٰ بن محمد العلوی سے انہوں نے احمد بن سلام الکوفی سے انہوں نے حسین بن واحد سے انہوں نے حارث بن حسن سے انہوں نے احمد بن اسماعیل بن صدقہ سے انہوں نے ابو الجارود سے انہوں نے امام ابو جعفر محمد الباقرؑ سے انہوں نے اپنے والد گرامی سے انہوں نے اجدادؑ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت رسولؐ اللہ پر نازل ہوئی (ہم نے ہر چیز کا علم امام مبین کو دیا) ابو بکر کھڑے ہوئے اور عمر کھڑے ہوئے دونوں نے کہا یا رسولؐ اللہ کیا وہ قرآن ہے فرمایا نہیں اسی وقت امیر المومنینؑ آ گئے تو رسولؐ اللہ نے فرمایا یہ یہی وہ امام ہے کہ جس کے احصاء میں اللہ نے ہر شے کا علم دیا ہے۔

شیخ صدوقؒ نے بیان کیا ہے کہ میں ابو نشر الغوی سے مدینہ سلام میں امام کے معنی پوچھے اس نے کہا لغت عربی میں امام وہ ہے جو لوگوں کا پیشوا ہو۔

خطبہ غدیر میں ہے اے لوگو! کوئی علم نہیں ہے جو اللہ نے مجھے عطا نہ کیا ہو اور میں وہ تمام علم اپنی اولاد کے پرہیزگاروں کو دے دیا ہے اور کوئی علم ایسا نہیں ہے جو میں نے علیؑ کو عطا نہ کیا ہو وہ امام مبین ہیں

وضاحت: مفسرین کی رائے ہے کہ امام مبین سے مراد لوح محفوظ ہے کیونکہ وہ تمام کتابوں کی اصل ہے اور جو حدیث میں مذکور ہے وہ یہ معتمد ہے

https://www.shiabookspdf.com

باب ۲۳

آپؑ کے پاس کتاب کا علم ہے

ابن المتوکل نے محمد العطار سے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے اپنے جد سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے خلف بن عطیہ العوفی سے انہوں نے ابو سعید الخدریؓ سے روایت کی ہے کہ آپؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا گیا (اس شخص نے کہا جس کے پاس کتاب میں سے کچھ علم تھا) فرمایا وہ سلیمانؑ کا وصی اور ان کا بھائی ہے میں نے کہا یا رسولؐ اللہ تو اللہ کا یہ قول کس کے بارے میں ہے (کہہ دیجیے کہ میرے لیے اللہ اور وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے وہی گواہ کافی ہے) فرمایا وہ میرا بھائی علیؑ بن ابی طالبؑ ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

ابو ابی عمیر نے ابو ازینتہ سے انہوں نے امام ابو عبد اللہؑ سے روایت کی ہے کہ وہ جس کے پاس ساری کتاب کا علم ہے وہ امیر المومنینؑ ہیں آپ سے سوال کیا گیا کہ وہ جس کے پاس کتاب میں سے کچھ علم ہے وہ زیادہ جاننے والا ہے یا وہ جس کے پاس ساری کتاب کا علم ہے فرمایا جس کے پاس تھوڑا علم ہے وہ ساری کتاب والے عالم سے ایسے ہی ہے جیسے مچھر سمندر سے اپنا ایک پر پانی سے بھگوئے۔

ابن ابی عمیر نے عبد اللہ بن الولید السمان سے روایت کی ہے کہا کہ امام ابو عبد اللہؑ نے فرمایا لوگ تمہارے آقا اور اولعزم امیر المومنینؑ کے بارے میں کیا کہتے ہیں راوی کہتا ہے میں نے کہا وہ کسی کو اولی لعزم کہتے ہیں آپؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے کہا (ہم نے اس کے لیے ہر چیز میں سے ایک نصیحت لوح میں لکھی) اور عیسیٰؑ کیلیے کہا (اور جس چیزوں میں تم اختلاف کرتے تھے اس کو کھول کر بیان نہیں کیا) اور میں نے کہا کہ ہر چیز اور تمہارے آقا امیر امومنینؑ کے بارے میں فرمایا (کہہ دیجیے میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ کافی ہے جس کے پاس کتاب کا علم ہے) اور اللہ عزو جل نے فرمایا (کسی خشک و تر میں چیز ایسی نہیں ہے جس کا ذکر

کتاب مبین میں نہ ہو) اور اس کتاب کا علم ان کے پاس ہے۔

احمد بن محمد نے اھوازی سے انہوں نے نصر بن شعیب سے انہوں نے القاسم بن سلیمان سے انہوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ امام ابو جعفرؑ نے اللہ کے اس قول بارے میں فرمایا کہ (جس کے پاس کتاب کا علم ہے) فرمایا وہ علیؑ بن ابی طالب ہیں۔

احمد بن محمد نے ابو عبداللہ سے انہوں نے نضر سے انہوں نے موسیٰ بن بکر سے انہوں نے فُضیل سے انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (کہہ دیجیے کہ میرے گواہ اللہ اور وہی کافی ہے جس کے پاس کتاب کا علم ہے) فرمایا وہ علیؑ ہیں۔

م حمد بن الحسن نے نضر بن شعیب سے انہوں نے محمد بن ابن فیصل سے انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

عباد بن سلیمان سے انہوں نے سعد بن سعد سے انہوں نے احمد بن عمر سے انہوں نے امام ابوالحسن الرضاؑ سے ایسی ہی روایت کی ہے

احمد بن الحسن نے عبداللہ بن بکر سے انہوں نے نجم سے انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے ایسی ہی روایت کی ہے

ابن فضال نے اپنے والد سے انہوں نے ابراھیم الاشعرہ سے انہوں نے محمد بن مروان سے انہوں نجم سے انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (کہہ دیجیے میرے گواہ اللہ اور وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے وہی کافی ہیں) فرمایا علم کتاب کے مالک علیؑ ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

احمد بن برقی سے انہوں نے نضر سے انہوں نے الحلبی سے انہوں نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ میں امام ابو جعفرؑ کے ساتھ مسجد میں تھا کہ عبداللہ بن سلام کا بیٹا بھی ادھر ہی تھا میں نے کہا آپ پر قربان ہو جاؤں یہ اس کا بیٹا ہے جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے؟ فرمایا نہیں اس سے مراد علیؑ ہیں کہ جن کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں جن میں سے ایک یہ ہے (کہہ دیجیے کہ میرے لیے میرے اور تمہارے درمیان گواہی کیلیے اللہ کافی ہے اور وہ کہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے)

احمد بن محمد نے اھوازی سے انہوں نے محمد بن الفیصل سے انہوں نے امام ابوالحسنؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (کہہ دیجیے کہ میرے لیے میرے اور تمہارے درمیان گواہی کیلیے اللہ کافی ہے اور وہ کہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے) فرمایا وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں۔

احمد بن محمد الاھوازی نے نصر سے انہوں نے یحییٰ الحلبی سے انہوں نے ایوب بن حر سے انہوں نے ابو بصیر سے انہوں نے امام ابو عبداللہؑ اور نصر نے عاصم بن حمید سے انہوں نے محمد بن مسلم سے اور فضالۃ ایوب سے انہوں نے ابان سے انہوں نے محمد بن مسلم سے اور نضر

سے انہوں نے قاسم بن سلیمان سے انہوں نے جابر سے سب نے امام ابو جعفرؑ سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

احمد بن محمد نے اھوازی سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے حماد بن عثمان سے انہوں نے ابو البصیر سے انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (کہہ دیجیے میرے اور تمہارے درمیان گواہی کیلیے اللہ کافی ہے اور وہ کہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے) میں نے کہا کیا وہ علیؑ بن ابی طالب ہیں؟ فرمایا کہ ان کے علاوہ کوئی اور کیسے ہو سکتا ہے

احمد بن محمد اھوازی سے انہوں نے احمد بن حمزہ سے انہوں نے ابان بن عثمان سے اسنے ابو مریم سے روایت کی ہے کہ میں نے امام ابو جعفرؑ سے کہا کہ یہ عبداللہ بن سلام کا بیٹا گمان کرتا ہے کہ اس کے باپ کے بارے میں کہا گیا ہے (کہہ دیجیے میرے اور تمہارے درمیان گواہی کیلیے اللہ کافی ہے اور وہ کافی ہے جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے) فرمایا وہ جھوٹا ہے وہ تو علیؑ بن ابی طالب ہیں۔

محمد بن الحسین جعفر بن بشیر سے انہوں نے ابن فضال سے انہوں نے مثنی الحناط سے عبداللہ بن عجلان سے انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کیا ہے (کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے اللہ کافی ہے اور وہ کہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے) فرمایا کہ یہ آیت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ وہ رسولؐ اللہ کے بعد اس امت کے عالم ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

عبداللہ بن محمد نے حسن بن علی بن نعمان سے انہوں نے محمد بن مروان سے انہوں نے فیصل سے انہوں نے امام ابو جعفرؑ اس جیسی روایت کی ہے۔

ابو الفضل الکوی نے سعید بن عیسی الکریزی سے انہوں نے ابراھیم بن الحکیم بن ظہیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے شریک بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالاعلی تغلبی سے انہوں نے ابو تمام سے انہوں نے سلیمان الفارسیؓ سے انہوں نے امیر المومنینؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (کہہ دیجیے میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے اللہ کافی ہے اور وہ کہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے) آپؑ نے فرمایا میں ہی وہ ہوں کہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے اور اللہ نے ان کی تصدیق کی اور ان کو وصایت کا وسیلہ عطا فرمایا اور آپؐ کی امت وسیلہ سے خالی نہیں ہوئی پس فرمایا (اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس تک پہنچنے کیلیے وسیلہ تلاش کرو)

محمد بن اسماعیل نے محمد بن عمر والزیات سے انہوں نے عبداللہ بن الولید سے روایت کی ہے کہ مجھ سے امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا کہ شیعہ عیسیٰؑ، موسیٰؑ اور امیر المومنینؑ کے بارے میں کیا کہتے ہیں میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ موسیٰؑ امیر المومنینؑ سے افضل ہیں فرمایا کہ وہ سمجھتے ہیں کہ جو علم رسولؐ اللہ کے پاس تھا وہ ان کے پاس بھی ہے میں نے کہا جی ہاں لیکن وہ اولی العزم رسولوں پر مقدم نہیں کرتے امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا تو ان کو اللہ کی کتاب سے دلیل دو میں نے کہا کہ کونسے موضوع پر دلیل دوں فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے موسیٰؑ کے

لیے فرمایا(کہ ہم نے ان کے لیے الواح میں ہر شے لکھ دی) ہمیں علم ہوا ہے کہ اللہ نے موسیٰؑ کے لیے ہر شے لکھ دی ہے اور اللہ نے عیسیٰؑ کے لیے فرمایا(اور جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں اس کو واضع نہیں کیا) اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے محمدؐ کے لیے فرمایا(اور ہم آپؐ کو تمام پر گواہ لائیں گے اور ہم نے آپؐ پر ایسی کتاب نازل کی جو ہر چیز کو کھول کر بیان کرنے والی ہے) اور اللہ نے امیر المومنینؑ کے لیے فرمایا(جس کے پاس تمام کتاب کا علم ہے)

احمد بن محمد نے برقی سے انہوں نے کوفیوں میں سے ایک آدمی سے انہوں نے محمد بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن الولید سے روایت کی ہے کہ امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا کہ آپ کے اصحاب امیر المومنینؑ و عیسیٰؑ و موسیٰؑ کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں کہ ان میں سے اعلم کون ہیں؟ میں نے کہا کہ وہ اولی العزم رسولوں پر کسی کو مقدم نہیں کرتے فرمایا کہ اگر وہ ان سے اللہ کی کتاب کے مطابق حجت کریں تو وہ مغلوب ہو جائیں میں نے کہا کہ اللہ کی کتاب میں یہ کہاں ہیں فرمایا کہ اللہ نے موسیٰؑ کے بارے میں کہا(ہم نے الواح میں ان کے لیے شے لکھ دی) اور اللہ نے ہر شے نہیں کہا اور عیسیٰؑ کے بارے میں کہا(ہم نے ان کے لیے ان چیزوں کو واضح نہیں کیا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں) اور ہر شے نہیں کہا اور تمہارے آقاؑ نے بارے میں فرمایا(کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے اللہ اور جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے کافی ہیں)

https://www.shiabookspdf.com

یزید بن معاویہ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابو جعفرؑ سے کہا(کہہ دیجیے کہ میں تمہارے درمیان اور میرے درمیان گواہی کے لیے اللہ اور وہ کافی ہے جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے) فرمایا اس سے مراد ہم ہیں اور علیؑ ہم میں سے سب سے پہلے اور افضل اور نبیؐ کے بعد سب سے بہترین ہیں۔

عبداللہ بن العجلان نے امام ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے ان سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا(کہہ دیجیے کہ اللہ گواہی کے لیے کافی ہے اور وہ جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے) فرمایا کہ آیت رسول اللہؐ کے بعد علیؑ کے بعد ان کی اولاد میں سے آئمہؑ کے بارے میں نازل ہوئی اور علیؑ کے پاس کتاب کا علم ہے۔

المحدث الحنبلی نے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے (کہہ دیجیے کہ گواہی کے لیے اللہ اور وہ کافی ہے جس کے پاس کتاب کا علم ہے میرے اور تمہارے درمیان کافی ہے) محمد بن حنیفہؒ نے روایت کی ہے کہ وہ علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

اسناد کیساتھ ثعلبی سے انہوں نے عبداللہ بن محمد القاہنی سے انہوں نے محمد بن عثمان البیضی سے انہوں نے ابو بکر السبعی سے انہوں نے

عبداللہ بن محمد بن مصور سے انہوں نے جنید الرازی سے انہوں نے محمد بن الحسین الاسکاف سے انہوں نے محمد بن مفصل سے انہوں نے جندل بن علی سے انہوں نے اسماعیل بن سمعان سے انہوں نے ابو عمر زازان سے انہوں نے محمد بن حنفیہؑ سے ایسی ہی روایت کی ہے

ابن المغازی نے مرفوعاً علی بن عباس سے روایت کی ہے کہ میں اور مریم علی عبداللہ بن عطار امام ابو جعفرؑ کے پاس گئے اور فرمایا کہ میں امام ابو جعفرؑ کے پاس بیٹھا تھا کہ عبداللہ ابن سلام کا بیٹا ادھر سے گزرا میں نے کہا میں آپ پر قربان ہو جاؤں یہ اس کا بیٹا ہے کہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے فرمایا نہیں بلکہ یہ آیت تمہارے آقا علیؑ بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی ایک یہ کہ (وہ جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے) (جو اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہو اور اس کو ایک گواہ اس سے تلاوت کرتا ہے) (بے شک تمہار اولی اللہ اسکا رسول اور وہ لوگ پس جو ایمان لائے نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوۃ ادا کرتے ہیں)

السدی نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ یہ آیت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی اور ثعلبی نے دو طریقوں سے روایت کی ہے کہ اس اللہ کے قول سے مراد (کہ جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے) علیؑ ہیں

کہا گیا ہے کہ جن کے پاس کتاب کا علم ہے وہ ابن سلام اور ان کے ساتھ اہل کتاب میں سے یہودی ہیں اور اس پر اعتراض ہے کہ نبوت کے اثبات میں سے غیر معصوم کے لیے اسکا ہونا جائز نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

سعید بن جبید سے روایتؓ ہے کہ یہ سورۃ مکی ہے اور عبداللہ بن سلام اور اس کے ساتھ مدینہ میں اسلام لائے فرمایا کہ اس سے مراد علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں اور اسی طرح تفسیر نیشاپوری میں ہے۔

اسی کے قریب قریب سیوطی نے کتاب الاتقان میں روایت کی ہے اور کہا کہ سعید بن منصور نے بیان کیا ہے کہ ہم سے ابو عوانہ تے ابو رشید سے روایت کی ہے کہ میں نے سعید بن جبیر سے اللہ کے قول کے بارے میں پوچھا اور جس کے پاس کتاب کا علم ہے کہ کیا وہ عبداللہ بن سلام ہے ؟ اس نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ سورۃ مکیہ ہے اور اسی طرح لغوی نے معالم التنزیل میں روایت کی ہے جب اس آیت کا نزول اپنے اور بیگانوں سے ثابت ہو چکا ہے کہا امیر المومنینؑ قرآن کے علم کے عالم ہیں جس پر حلال و حرام اور فرائض واحکام مشتمل ہیں پس وہ خلافت کے زیادہ حقدار ہیں اسی طرح وہ امامت کے زیادہ حقدار ہیں اور اسی طرح نبی کا یہ بیان ان کی عظمت پر دلالت کرتا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بہت ساری باتیں ان کے اس بیان میں کہ وہ انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں گزر چکی ہیں اور بہت ساری باتیں ان کے علم کے باب میں آئیں گی۔

ولایت مشن پبلیکیشنز (رجسٹرڈ)

کے زیرانتظام آئندہ شائع ہونے والی کتب

- ۱۔ بحار الانوار (فضائل امیر المومنینؑ) ۳۷ تا ۴۲
- ۲۔ المحاسن (۲ جلدیں)
- ۳۔ تفسیر قمی (۳ جلدیں)
- ۴۔ خطب النادرہ امیر المومنینؑ
- ۵۔ مقتل الحسینؑ
- ۶۔ فضائل العباسؑ
- ۷۔ تفسیر برہان (۸ جلدیں)
- ۸۔ ہدایۃ الکبریٰ
- ۹۔ نفس الرحمان فی فضائل سلمان
- ان کے علاوہ دیگر نایاب کتب

WILAYAT MISSION

https://www.shiabookspdf.com

ولایت مشن پبلیکیشنز لاہور پاکستان (رجسٹرڈ)

www.wilayatmission.org

بحار الانوار

فضائل امیر المومنین علیہ السلام

جلد ۳۵_۳۶

تالیف

https://www.shiabookspdf

علامہ باقر مجلسیؒ

مترجم پروفیسر سیّد امداد حسین کاظمی

ناشر

ولایت مشن پبلیکیشنز رجسٹرڈ

بحار الانوار
جلد ۳۵_۳۶
تالیف
علامہ باقر مجلسیؒ

باب ۱۴ (بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے اعنقریب رحمان ان کے لیے محبت قرار دے گا)	۱۹۵
باب ۱۵ آپ سبیل، صراط، میزان اور قرآن ہیں	۲۰۰
باب ۱۶ اللہ کا قول: وہ جو ساری رات سجدے اور قیام کی حالت میں رہتے ہیں	۲۰۷
باب ۱۷ (آیت مناجات)	۲۰۸
باب ۱۸ آپ قرآن میں شاہد و مشہود ہیں	۲۱۳
باب ۱۹ آپ کے بارے میں قرآن میں ذکر، نور، ہدایت، پرہیزگاری کا عنوان دیا گیا	۲۱۹
باب ۲۰ آپ قرآن میں صادق، مصدق، صدیق ہیں	۲۲۹
باب ۲۱ آپ اللہ کا فضل، رحمت اور نعمت ہیں	۲۳۸
باب ۲۲ آپ امام مبین ہیں	۲۴۱
باب ۲۳ آپ کے پاس کتاب کا علم ہے	۲۴۲
بحار الانوار جلد ۳۶	
باب ۲۴ آپ علیہ السلام نباء العظیم ہیں اور آیت الکبریٰ ہیں	۲۴۹
باب ۲۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا والدین ہونا اور امیر المومنین صلوات اللہ علیہما کا والدین ہونا	۲۵۲
باب ۲۶ آپ اللہ تعالیٰ کی رسی ہیں اور مضبوط گرہ ہیں اور یہی ہے جس کو تھاما جاتا ہے	۲۶۰
باب ۲۷ وہ بعض حدیثیں جو نازل ہوئیں آپ علیہ السلام کے جہاد کے بارے میں زائدان پر جو آگے آئیں گی آپ کی شجاعت کے باب میں	۲۶۶
باب ۲۸ بے شک آپ صالح المومنین ہیں (مومنوں کی اصلاح کرنے والے)	۲۷۱
باب ۲۹ فرمان اللہ تعالیٰ کا۔ جو پھر جائے تم میں سے اپنے دین سے سو عنقریب اللہ لے آئے گا ایسی قوم کہ وہ محبت کرے گا ان سے اور وہ محبت کریں گے اس سے وہ مہربان ہونگے مومنوں پر اور تیز ہونگے کافروں پر وہ اللہ کے راستہ میں جہاد کریں گے اور وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہیں کریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ وسعت والا	۲۸۵

https://www.shiabookspdf.com

ہے بڑے علم والا ہے	
باب ۳۰ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کیا تم نے کر دیا ہے حجاج کو پانی پلانے کو اور مسجد حرام کے تعمیر کرنے کو برابر اس شخص کے جو ایمان لایا اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا۔ وہ اللہ کے ہاں برابر نہیں ہو سکتے	۲۷۸
باب ۳۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو بیچتے ہیں اپنے نفس کو اللہ کی رضا کے لیے	۲۸۴
باب ۳۲ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہہ دیجئے یہ میرا راستہ ہے میں بلاتا ہوں اللہ کی طرف میں ہدایت پر ہوں اور وہ جس نے میری اتباع کی اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور وہ جس نے تیری اتباع کی مومنوں میں سے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان اسی نے تائید کی آپ کی یعنی مدد سے اور مومنوں سے	۲۸۸
باب ۳۳ آپ علیہ السلام اللہ کا کلمہ ہیں اور آپؑ ہی کے بارے میں "لقد رضی اللہ" نازل ہوا ہے	۲۹۲
باب ۳۴ اللہ تعالیٰ کا قول ہے ہم نے ان کے لئے لسان صدق علیؑ کو بنایا اور فرمان خداوندی ہے کہ میرے لئے لسان صدق بنا دے بعد والے لوگوں کیلئے اور اللہ کا قول ہے خوشخبری دو ان کو جو ایمان لائے کہ ان کے لئے مرتبہ صدق ہے	۲۹۴
باب ۳۵ جو آپ علیہ الصلوٰت والسلام کے ایثار کے بارے میں نازل ہوئیں	۲۹۶
باب ۳۶ آپ علیہ السلام ہی جنت اور جہنم کے درمیان اعلان کرنے والے ہوں گے اور اعراف والے ہوں گے اور تمام وہ چیزیں جو آخرت میں آپؑ کے بلند درجے پر دلالت کرتی ہیں	۳۰۰
باب ۳۷ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ان کو ٹھہراؤ ان سے سوال کی جائیگا	۳۱۰
باب ۳۸ اس میں وہ تمام آیات جمع ہیں جو آپ صلوٰت اللہ علیہ کی شان میں نازل ہوئیں	۳۱۳
باب ۳۹ اللہ تعالیٰ کا ان پر نص کرنا حدیث لوح اور حدیث خواتیم سے اور جو ان پر نص کی سابقہ کتابوں میں اور ان کے علاوہ	۳۸۳
باب ۴۰ رسول اللہؐ کے امیرالمومنینؑ کے بارے میں ارشادات	۴۰۷
باب ۴۱ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کی نص و فرمان	۵۱۳
باب ۴۲ نصوص امام حسنؑ و امام حسینؑ	۵۲۰
باب ۴۳ نص و فرمان امام علی بن حسین صلوات اللہ علیہما	۵۲۳
باب ۴۴ فرمان امام الباقر صلوات اللہ علیہ	۵۲۶
باب ۴۵ وہ فرامین جو امام صادق صلوات اللہ علیہ سے وارد ہوئے ہیں	۵۳۰

https://www.shiabookspdf.com

باب ۲۴

آپ علیہ السلام نباء العظیم ہیں اور آیت الکبریٰ ہیں

۱ ... تفسیر قمی میں ہے فرمایا اللہ عزوجل نے (اے محمدؐ آپ فرمادیں وہ نباء عظیم ہے) یعنی امیر المومنین علیہ السلام اور (تم اُس سے اِعراض کر رہے ہو) یعنی علیؑ کی ولایت سے۔

https://www.shiabookspdf.com

۲ ... تفسیر قمی میں ہے الحا حسین بن خالد عن ابی الحسن الرضاء علیہ السلام اللہ تعالیٰ نے فرمایا کم یساء لون عن النساء العظیم الذی ھم فیہ مختلفون کے بارے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں ہے اللہ کی کوئی خبر عظیم مجھ سے اور نہیں ہے کوئی آیت مجھ سے بڑی اور اللہ تعالیٰ نے میری فضیلت گذشتہ امتوں کے باوجود اُن کی زبانوں کے اختلاف کے پیش کی پس انہوں نے میری فضیلت کا اقرار نہ کیا :

۳ ... بصائر الدرجات میں ہے احمد بن محد عف ابن ابی عمیر وغیرہ عن محمد بن الفضیل عن الثمالی عن ابی جعفر علیہ السلام فرمایا کہ میں نے کہا میں آپ پر قربان جاؤں بیشک شیعہ آپ سے اس آیت کے بارے سوال کرتے ہیں عمایتساء لون عن النباء العظیم تو آپ نے فرمایا یہ میرا معاملہ ہے اگر چاہوں گا تو ان کو خبر دے دوں گا پھر فرمایا لیکن میں تجھے اس کی تفسیر بتاتا ہوں چنانچہ فرمایا کہ میں نے کہا عمایستاءلون تو آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے تھے اللہ کی کوئی آیت مجھ سے بڑی نہیں ہے اور نہ ہی اللہ کی کوئی خبر مجھ سے عظیم ہے اور بے شک میری ولایت بہت امتوں پر پیش کی گئی تو انہوں نے اُسے قبول کرنے سے انکار کر دیا فرماتے ہیں کہ میں پھر آپ سے کہا قل ھو نباء عظیم انتم عنہ مسعومنون تو فرمایا کہ یہ اللہ کی قسم امیر المومنین علیہ السلام ہیں اسکافی میں بھی محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد اس طرح مروی ہے :

۴ ... کنز جامع الفوائد وتاویل آیات الظاھرہ میں ہے محمد ابن العباس عن احمد بن ھوزہ بن ابراھیم بن اسحاق عن عبداللہ بن حماد عن بان بن تغلب فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابو جعفر علیہ السلام سے اِس آیت کے بارے سوال کیا تو آپ نے فرمایا وہ علی علیہ السلام ہیں کیونکہ رسول اللہؐ کے بارے کسی کو اختلاف نہیں اور صاحب کتاب الغیب ایک حدیث مسند عن محمد بن مومن الشیرازی اپنی سوز کے ساتھ جو سعدی تک جاتی ہے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ صخر بن حرب آیا حتیٰ کہ رسول اللہؐ کے پاس بیٹھ گیا اور کہا اے محمدؐ یہ امر آپ کے بعد ہمارے لیے ہے یا کسی اور کے لئے ہے تو آپ نے فرمایا اے صخر یہ امر میرے بعد اُس کے لئے ہے جو مجھ سے مثال ہارون کے ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری مماتیساکون عن النباء العظیم الذی ھم فیہ متحلفون کے بارے سوال کر رہے ہیں اُس عظیم خبر کو بارے جس میں یہ اختلاف کر رہے ہیں بعض تو تصدیق کرنے والے ہیں آپ کی ولایت کی اور خلافت کی اور بعض ان میں سے اس کی تکذیب کرنے والے ہیں پھر فرمایا کہ اسی طرح ان کی تردید کی گئی کہ وہ عنقریب جان لینگے آپ کے بعد اس کی خلافت کو کہ وہ حق سے پھر اسی طرح وہ یقیناً جان لینگے فرماتے ہیں کہ آپ کی ولایت اور خلافت کو پہچان لینگے جبکہ اُن سے اُن کی قبروں میں اس کا سوال ہوگا پس نہ باقی رہے گی کوئی میت مشرق میں اور نہ مغرب میں اور بحر و بر میں مگر منکر نکیر اُس سے امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت کا موت کے بعد سوال کرینگے وہ میت سے کہیں گے تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور تیرا نبی کون ہے اور تیرا امام کون ہے اور یہ بھی روایت ہے جو ہمیں احمد نے اپنی سند سے جو علقم تک ہے سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی جنگ صفین میں شامی لشکر سے نکلا اور اُس پر ہتھیار اور اُس کے اوپر مصحف تھا اور وہ پڑھ رہا تھا عم یتسآلون عن النباء العظیم تو میں نے اس کے مقابلہ میں میدان میں آنے کا ارادہ کیا تو علی علیہ السلام نے فرمایا اپنی جگہ پر رہو اور پھر آپ خود نکلے پس آپ نے فرمایا کیا تو پہچانتا ہے وہ نباء عظیم جس میں وہ لوگ اختلاف کرتے ہیں اُس نے کہا کہ نہیں تو آپ نے فرمایا کہ وہ میں ہوں اللہ کی قسم نباء عظیم جس میں تمہیں اختلاف ہے اور میری ولایت پر تم نے جھگڑا کیا ہے اور میری ولایت سے تم رجوع کر رہے ہو بعد اس کے کہ تم قبول کر چکے اور تم اپنی سرکشی سے ہلاک ہوگئے بعد اس کے کہ تم میری تلوار سے نجات پا چکے تھے اور یوم الغدیر میں بھی تمہیں معلوم ہو چکا اور مرنے کے بعد بھی تمہیں معلوم ہوگا جو تم نے عمل کیا پھر آپ نے تلوار بلند کر کے اس کے سر اور ہاتھوں پر مارا :

https://www.shiabookspdf.com

مناقب لابن شہر آشوب میں اصبغ ابن نباتہ سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی قسم میں وہ نباء عظیم ہوں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں یقیناً جان لینگے اور پھر یقیناً جان لینگے جب میں جنت کے مجمع کے درمیان کھڑا ہونگا اور میں کہوں گا اے جہنم یہ میرے لیے ہیں اور یہ تیرے لیے ہیں :

مناقب ابن شہر آشوب میں ابو اعصا صبیح رقاء سے نقل کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کی نباء عظیم کوئی مجھ سے بڑی نہیں ہے اور روایت ہے جب جماعت اُحد والے دن بھاگی تو علی علیہ السلام رسول اللہؐ کے آگے تلوار چلا رہے تھے اور جبرائیلؑ نبیؐ کے دائیں اور میکائیلؑ آپ کے بائیں پس آیت اُتری کہہ دیں اے پیغمبر آپ کہ وہ نباء عظیم ہے تم اُس سے اعراض کر رہے ہو اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں اللہ کی کوئی نشانی مجھ سے بڑی نہیں

تحف العقول ثمانی سے مفعن نقل کرتے ہیں کہ ابو جعفر علیہ السلام اللہ تعالیٰ عزوجل کے قول عم تیساءلون کے بارے فرماتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے اپنے ساتھیوں سے کہ میں اللہ کی قسم وہ خبر عظیم ہوں جس کا تمام امتوں نے مختلف زبانوں سے اختلاف کیا اللہ کی قسم اللہ کی کوئی خبر مجھ سے عظیم نہیں اور نہ کوئی آیت مجھ سے بڑی ہے۔

امکانی میں خطبہ الوسیلہ میں اس کی سند سے عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام روایت ہے آپ نے خطبہ جاری رکھا یہاں تک کہ فرمایا کہ سنو اے لوگوں میں تمہارے اندر ایسے ہوں جس طرح مومن آل فرعون میں اور جیسے کہ باب حطہ بنی اسرائیل میں اور جیسے کہ کشتی نوح قوم نوح میں اور میں ہی نباء عظیم ہوں اور صدیق اکبر ہوں اور عنقریب تم جان لوگے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے :

تہذیب اراد کام دعا بد صلوۃ الغدیر میں ہے کہ علی امیر المومنین علیہ السلام حجۃ العظمیٰ اور آیت الکبرای اور نباء عظیم ہیں جس میں وہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں

https://www.shiabookspdf.com

عیون اخبار الرضا علیہ السلام میں اپنی سند سے آمائیہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا اے علیؑ تو اللہ کی حجت ہے اور تو اللہ کا دروازہ ہے اور تو اللہ کی طرف راستہ ہے اور تو نباء عظیم ہے اور تو صراط المستقیم ہے اور تو المثل الاعلیٰ ہے: یہ احادیث جو روایت کی گئی ہیں خاص اور عام لوگوں کے طریق سے سب آپ کی خلافت اور امامت اور عظمت شان پر دلالت کرتی ہیں جو کسی بیان کی محتاج نہیں ہے۔

باب ۲۵

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا والدین ہونا اور امیر المومنین صلوٰت اللہ علیہا کا والدین ہونا

شیخ طوسی کی امالی میں ہے جابر الانصاری فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہؐ نے علیؑ کا حق اس امت پر ایسے ہے جیسے باپ کا حق بیٹے پر۔ میں کہتا ہوں اس کو ابن بطریق نے مستدرک جزاول کتاب الفردوس میں حضرت جابرؓ سے اسی سند سے روایت ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

شیخ طوسی کی امالی میں ہے۔ جابرؓ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہؐ نے علیؑ کا حق لوگوں پر ایسے جیسے باپ کا حق بیٹے پر۔

شیخ طوسی کی امالی میں ہے۔ امام ابو عبد اللہؑ سے اسی سند سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ مسلمانوں پر علیؑ کا حق مثل باپ کے حق کے ہے جو بیٹے پر ہے۔

معانی الاخبار میں ہے ابو محمد عمار بن الحسین عن علی بن محمد بن صمۃ عن احمد بن محمد الطبری عن محمد بن الفضل عن محمد بن عبد الملک بن ابی اشوارب القرشی عن ابن سلیمان عن حمید بن الطویل عن انس بن مالک فرماتے ہیں میں علی بن ابی طالب علیہ السلام کے پاس تھا اس مہینے میں جس میں اُن کی شہادت ہوئی اور وہ رمضان کا مہینہ ہے سو اپنے بیٹے حسن علیہ السلام کو بلایا پھر فرمایا منبر پر بلند ہو جا۔ اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ حمد کر اور اس کی تعریف کر اور اپنے نانا رسول اللہؐ کو اچھے ذکر سے یاد کر اور کہہ لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس بچے پر جس نے اپنے والدین کی نافرمانی کی۔ لعنت کرے اللہ تعالیٰ والدین کے نافرمان بچے پر لعنت کرے اللہ تعالیٰ والدین کی نافرمانی کرنے والے بچے پر لعنت کرے اللہ تعالیٰ لعنت کرے اس غلام پر جو اپنے آقا سے بھاگ جائے لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس بکری پر جو گم ہو گئی اپنے چرواہے سے اور نیچے اتر آ۔ پس جب وہ

اپنے خطبے سے فارغ ہوئے اور اترے تو لوگ اُن کی طرف جمع ہونے لگے انہوں نے کہا اے امیر المومنینؑ کے بیٹے اور بنتِ رسولؐ کے بیٹے ہمیں اس کے بارے میں بتائیں تو آپ نے فرمایا اس کا جواب امیر المومنین علیہ السلام کے پاس ہے تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا میں نے نبیؐ کے ساتھ نماز میں نماز پڑھی سو اپنا دائیاں ہاتھ میرے دائیں ہاتھ پر مارا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچا تو آپؐ نے اس کو اپنے سینے ملایا خوب اچھی طرح ملایا۔ پھر فرمایا اے علیؑ میں نے کہا حاضر یا رسول اللہ فرمایا میں اور تو اس امت کے والدین ہیں سو لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس پر جس نے ہماری نافرمانی کی۔ تو کہہ آمین۔ میں نے کہا آمین۔ فرمایا میں اور تو مولا ہیں اس امت کے پس لعنت کرے اس پر جو بھاگ جائے ہم سے تو کہہ آمین میں نے کہا آمین۔ پھر کہا میں اور تو چرواہے ہیں اس امت پس اللہ تعالیٰ لعنت کرے اس پر جو گم ہو جائے ہم سے تو آمین کہہ۔ میں نے آمین کہا۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے میں نے دو کہنے والوں کو سنا تو ہمارے ساتھ آمین کہتے تھے میں نے کہا یارسول دو آمین کہنے والے کون تھے فرمایا جبرائیل اور میکائیل علیہ السلام۔

۵ ... تفسیر القمی میں ہے۔ الحسین بن محمد عن للعلیٰ عن بسطام بن مرۃ عن اسحاق بن حسان عن الھیثم بن واقد عن علی بن الحسین العبدی عن سعد الاسکان عن الاصبغ بن نباتہ بے شک اُنہوں نے امیر المومنینؑ سے سوال کیا اللہ تعالیٰ کے قول (یہ کہہ دو تم بے شک میرا اور والدین کا میری ہی طرف تمہارا لوٹنا ہے) کے بارے میں۔ جو فرمایا وہ والدین ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے شکر کو واجب کیا ہے وہ ہیں جنہوں نے پیدا کیا علم کو اور وہ وارث ہوئے حکمت کے اور لوگوں کو ان کی اطاعت کرنے کو کہا پھر فرمایا (میری ہی طرف تمہارا لوٹنا ہے) سو رجوع کرنا بندوں کا اللہ تعالیٰ کی طرف اور اس پر دلیل والدین ہیں۔ پھر لے آئے بات ابن ختمہ اور اس کے ساتھی پر پس خاص لوگوں میں فرمایا۔ (اور اگر وہ مجبور کریں تجھ کو میرے شریک ٹھہرانے پر) فرماتے ہیں کہ یہ وصیت کے بارے میں ہے اور انصاف کر اس بارے میں جس کا حکم کریں تجھ کو اپنی اطاعت کا تو ان کی اطاعت نہ کر اور ان کی بات کو نہ سن پھر لوٹایا بات کو والدین پر پس فرمایا (اور دُنیا میں ان کا اچھا دوست بن) فرماتے ہیں کہ لوگوں نے ان کو ان کی فضیلت سے پہچانا ہے اور چھوڑ دے ان کو ان کے راستے پر۔ اور یہ ہے اس کا قول (اتباع کر اس کے راستے کی جو پہنچے مجھ تک پھر میری طرف تمہارا لوٹنا ہے) فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف پھر میری طرف پس اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور والدین کی نافرمانی نہ کرو پس اللہ تعالیٰ کی رضا ان کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ان کے ناراض ہونے پر ہے۔ آپ علیہ السلام کے قول کی وضاحت اور دلیل اس پر والدین ہے ولادت کی وجہ لفظ کو مذکر لانا ہے کیونکہ غالب مجاز ہے حقیقتہ زیادہ اولیٰ یہ ممکن ہے اور ابن خستمہ عمر اور اس کا ساتھی ابو بکر ہے فیروز آبادی نے کہا یہ ختمہ بنت ذی الرلحصین ہے جو کہ عمر بن خطاب کی ماں ہے آپ علیہ السلام کا

https://www.shiabookspdf.com

قول (فقال فی الخاص) یعنی خطاب مخصوص ہے رسولؐ سے اور پہلے کی طرح یہ عام نہیں ہے اگرچہ خطاب صاحبھما میں بھی خاص ہے میں یہ جائز یہ عام کا احتمال رکھتا ہے۔

تفسیر فرات بن ابراھیم میں ہے۔ جعفر انفراری اسی سند سے زیاد بن عذر سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے امام ابو جعفر علیہ السلام سے سنا کہ اُنہوں نے جابر سے اس آیت کے بارے سوال کیا (شکر کرو میرا اور والدین کا) فرمایا یہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

تفسیر قمی میں ہے۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ اولیٰ ہیں مومنین کے ہاں ان کے نفسوں سے اور نبی کی بیویاں ان کی مائیں ہیں) فرمایا نازل ہوئی یہ آیت اور نبی ان کے باپ ہیں اور یہی معنی ہے کہ نبی کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے مومنین کو رسول اللہ کی اولاد بنا دیا ہے اور رسول کو ان کا باپ بنادیا ہے۔ اس آدمی کے لیے نہیں ہے وہ قادر اپنے نفس کو بچانے پر اور نہ ہے اس کا مال اور نہیں ہے اس کو اپنے نفس پر قدرت۔ پس بنادیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی کو مومنین کے ہاں ان کی جانوں سے زیادہ عزیز یہی فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غدیر خم پر۔ کہ اے لوگو کیا میں تم کو تمہارے نفسوں سے زیادہ عزیز نہیں ہوں؟ اُنہوں نے کہا ہاں کیوں نہیں پھر امیر المومنینؑ کیلئے واجب کیا جو واجب کیا اپنی ذات کیلئے ان لوگوں پر ولایت کے متعلق پس فرمایا سنو جس کا میں مولا ہوں، پس علیؑ اس کا مولا ہے۔ پس جب بنایا اللہ تعالیٰ نے نبی کو مومنین کا باپ لازم کر دیا نبی پر ان کی مدد کرنا اور ان کے یتیموں کی تربیت کرنا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلند ہوئے سو فرمایا کہ جس نے چھوڑا مال تو وہ ان کے وارثوں کیلئے ہے اور جس نے کوئی قرض اور بال بچہ چھوڑا سو وہ علیؑ کیلئے اور میرے لئے ہے پس لازم کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر مومنین کیلئے وہ جو اولاد کا باپ پر لازم ہے اور لازم ہے مومنین پر ان کی اطاعت سے جو اولاد پر لازم ہے باپ کیلئے۔ پس اسی طرح لازم کیا امیر المومنین علیہ السلام پر جو کچھ لازم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس میں سے اور اس کے بعد ائمہؑ پر یکے بعد دیگرے اور اس پر دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنینؑ دونوں والدین ہیں۔ اس کا قول (تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین سے حسن سلوک کرو) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنینؑ والدین ہیں اور فرمایا صادق علیہ السلام نے کہ اسلام و یہود کے زمانہ میں اس ذریعہ پر تھا کہ وہ ایمان لاتے اپنے اوپر اور اپنے عیال پر۔ بیان جزری فرماتے ہیں جس نے چھوڑا بچوں کو پس وہ میرے لئے ہیں۔ ضیاع مراد عیال ہے اصل میں یہ مصدر ہے ضیاع، یضیع، ضیاعاً سے تو مصدر کے اعتبار سے عیال نام رکھا گیا جیسے تو کہے جو شخص مرا اور چھوڑا (فقوا) فقیروں کو یعنی فقراء کو اور اگر سرہ دیا جائے ضاد کو

توجمع ہو گی ضائع کی جیسے جائع اور جیاع۔

تفسیر قمی میں ہے (کہہ دیجئے آؤ میرے پاس پڑھو جو کچھ حرام کیا تم پر تمہارے رب نے کہ تم نہ شریک ٹھہراؤ اس کے ساتھ کسی کو اور والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو) فرمایا والدین رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔

تفسیر عیاشی میں ہے۔ عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام فرمایا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والدین میں سے ایک ہیں اور حضرت علیؑ دوسرے ہیں۔ پس میں نے کہا یہ کتاب اللہ میں کس جگہ پر ہے۔ فرمایا کہ پڑھا (تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور والدین سے اچھا برتاؤ کرو۔)

تفسیر فرات بن ابراھیم میں ہے کہ جعفر انفراری مضعنا عن ابی بصیر سے اسی کی مثل روایت ہے۔

۱۰ ... تفسیر عیاشی میں ہے۔ عن ابی بصیر عن ابی جعفر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول (اور والدین کے ساتھ نیکی کرو) کے بارے روایت ہے فرمایا بے شک والدین میں سے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم ہیں اور دوسرے حضرت علیؑ ہیں۔ اور ذکر کیا کہ بے شک یہ آیت وہ ہے جو سورۃ نساء میں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۱ ... تفسیر امام علیہ السلام میں ہے۔ فرمایا امام علیہ السلام نے کہ تحقیق فرمایا اللہ تعالیٰ نے (وبالوالدین احسانا) والدین سے نیکی کرو۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے والدین سے بفضل اور تمہارے شکر کے زیادہ حقدار تمہارے والدین میں سے محمدؐ اور علیؑ ہیں۔ اور فرمایا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے میں نے سنا رسول اللہ علیہ وآلہ سلم سے فرماتے ہیں میں اور علی بن ابی طالبؑ والدین ہیں اس امت کے اور ہمارا حق ان پر زیادہ ہے ان کے اپنے والدین کے حق سے سو ہم بچاتے ہیں ان کو آگ سے اگر وہ اطاعت کریں ہماری۔ ہمیشہ کے گھر کی طرف اور ہم بلاتے ہیں ان کو غلامی سے بہتر آزادی کی طرف اور فرمایا فاطمہؑ نے اس امت کے والدین محمدؐ اور علیؑ ہیں۔ وہ سیدھا کرتے ہیں ان کے ٹیڑھوں کو اور ہمیشگی کے عذاب سے ان کو بچاتے ہیں اگر ان دونوں کی وہ اطاعت کریں اور مباح کرتے ہیں ان کے لئے دائمی نعمتیں اگر وہ ان دونوں سے ملیں اور فرمایا حسن بن علی علیہ السلام نے محمدؐ اور علیؑ اس امت کے والدین ہیں سو جو اُن دونوں کے حق کو پہچانے اس کے لیے خوشخبری ہے اور ان کی ہر حالت میں اطاعت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی رہنے کی جگہ کو جنت میں افضل بنا دیں گے اور اپنی رضامندی اور کرامات سے اس کو بلند کر دیں گے اور فرمایا حسین بن علی علیہ السلام نے جس نے اپنے دو افضل والدین کا حق پہچانا یعنی محمدؐ اور علیؑ کا حق اور ان کی اطاعت کی جس طرح اطاعت کا حق ہے تو اس کو کہا جائے گا کہ اتر تو جنت میں جس جگہ تو چاہے اور فرمایا علیؑ بن حسینؑ

نے اگر اپنے والدین اولاد پر احسان کرنے کی وجہ سے زیادہ حق رکھتے ہیں تو پس محمدؐ اور علیؑ کا احسان اس امت پر بڑا ہے اور زیادہ ہے سو وہ ہو گئے ان کے باپ زیادہ حق رکھنے والے۔ اور فرمایا محمدؑ بن علی علیہ السلام نے جو ارادہ کرے یہ کہ جان لے کیسا مقام ہے اس کا اللہ تعالی کے ہاں تو وہ دیکھے کہ کیسا مقام ہے اس کے دو افضل والدین کا یعنی محمدؐ اور علیؑ کا اس کے ہاں اور فرمایا جعفر بن محمد علیہ السلام نے جس نے رعایت کی اپنے دو افضل والدین کے حق کی یعنی محمدؐ اور علیؑ کے حق کی تو نہیں نقصان دیگی اس کو جو ضائع ہوئی اس کے اپنے والدین کے حق سے اور تمام بندوں کے حق سے سو بے شک وہ ان دونوں کو راضی کر دیں گے اور فرمایا موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے نماز کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ مصلے کی تعظیم کرنے پر اپنے افضل والدین یعنی محمدؐ اور علیؑ کی اور فرمایا علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے کیا نہیں برا جانتا تم میں سے ہر کوئی اس بات کو کہ نفی کرے اپنے باپ سے اور اپنی اس ماں سے جس نے اس کو جنا ہے اُنہوں نے کہا ہاں برا جانتے ہیں۔ فرمایا سو کوشش کرے کہ نہ نفی ہو اس کی اس کے باپ سے اور ماں سے وہ جو افضل ہیں اس کے حقیقی والدین سے اور فرمایا محمد بن علی علیہ السلام جب کہے آدمی ان کو حاضر جان کر کہ بے شک میں محبت کرتا ہوں محمدؐ اور علی علیہ السلام سے حتیٰ کہ اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے کاٹ دیا جائے یا مار دیا جائے وہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔ فرمایا محمد بن علی علیہ السلام نے یقیناً محمدؐ اور علیؑ دیں گے اپنی ذات میں سے وہ کچھ جو تو دیگا ان کو اپنی ذات سے بے شک وہ مانگیں گے تیرے لئے فیصلے کے دن میں وہ کچھ کہ نہیں پورا ہو گا جو تو خرچ کرے گا ان کے لئے ایک جزو کے بدلے لاکھ ہزار جزو اس میں سے۔ اور فرمایا علی بن محمد علیہ السلام نے جس کے دینی والدین یعنی محمدؐ اور علی علیہ السلام اس کے نسبی والدین سے زیادہ عزت والے نہ ہوں سو نہیں ہے اللہ تعالی کو اس کے حلال اور حرام کے بارے میں سولہ قلیل اور کثیر کے بارے میں اور فرمایا حسن بن علی علیہ السلام نے جس نے ترجیح دی اپنے دینی والدین یعنی محمدؐ اور علیؑ کی اطاعت کو اپنے نسبی والدین کی اطاعت پر فرمایا اللہ عزوجل نے میں ضرور ترجیح دونگا تجھ کو جیسے ترجیح دی تو نے مجھ کو اور میں شرف بخشوں گا تجھ کو تیرے دینی والدین کی موجودگی میں جیسے تو نے شرف بخشا اپنے نفس کو ان دونوں کی محبت کو ترجیح دے کر اپنے ذاتی والدین کی محبت پر اور اللہ تعالیٰ عزوجل کا قول اور قرابت والے۔ سو وہ قریبی ہیں تیرے تیری ماں سے اور تیرے باپ سے کہا جائے گا تجھ کو کہ ان کے حق کو پہچان جیسے لیا ہے اس کا عہد بنی اسرائیل سے اور لیا تم سے اے امت محمدؐ کی جماعتیں محمدؐ کے قرابت والوں کے حق کو پہچاننے کے ساتھ۔ وہ وہ ہیں جو کہ ائمہؑ ہیں ان کے بعد وہ جو ملے ہیں ان کے دین کے بہترین لوگوں میں سے۔

۱۲ ... مناقب ابن شہر آشوب میں ہے۔ ابان بن تغلب امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ (اور والدین سے اچھا سلوک کرو)

https://www.shiabookspdf.com

کے متعلق فرمایا والدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم اور علی علیہ السلام ہیں۔ سلام الجعفی عن ابی جعفر عن و ابان بن تغلب عن ابی عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ نازل ہوئی یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم اور علی علیہ السلام کے بارے میں۔ اور حدیث ابن جبلہ میں اسی کی مثل روایت کی گئی ہے اور روایت کیا ابو السفا صبیح نے امام رضا علیہ السلام سے۔ فرمایا نبیؐ نے میں اور علیؑ دونوں والد ہیں اور بعض ائمہؑ سے روایت کی گئی ہے اللہ کے اس قول کے بارے میں (شکر کرو میرا اور اپنے والدین کا) کہ بے شک یہ ان دونوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے یعنی نبیؐ اور علیؑ دونوں باپ ہیں نبیؐ نے فرمایا میں اور علیؑ دونوں مولا ہیں اس امت کے اور ثعلبی نے ربیع المذکرین میں اور خرکوشی نے شرف النبی میں عمار جانبر اور ابوایوب سے اور ردوس میں دیلمی سے اور امالی الطوسی میں ابوالصلت سے اسی سند سے انس سے ان سب نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سلم سے فرمایا علیؑ کا حق امت پر مثل والد کے حق ہے اولاد پر اور کتاب الخصائص میں انس سے ہے حق علی بن ابی طالب کا مسلمانوں پر ایسے ہے جیسے والد کا حق اولاد پر۔ مفردات ابی القا راغب۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے اے علیؑ میں اور تو باپ ہیں اس امت کے اور آبا اور امہات کے حقوق میں سے ہے کہ وہ رحم کریں ان پر ہر وقت تاکہ وہ ان کے حقوق کو ادا کرنے والے ہو جائیں۔ یعنی نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حقوق کہ میں اور علیؑ باپ ہیں اس امت کے اور ہمارا حق ان پر زیادہ بڑا ہے ان کے پیدا کرنے والے والدین کے حق سے پس ہم ان کو بچاتے ہیں اگر وہ ہماری اطاعت کریں آگ سے ہمیشہ کے گھر کی طرف اور ہم ان کو غلاموں سے بہتر آزادی کے ساتھ ملاتے ہیں کہا قاضی ابو بکر احمد بن کامل نے یعنی بے شک حق علیؑ کا تمام مسلمانوں پر یہ ہے کہ وہ ان کی کبھی نافرمانی نہ کریں۔

۱۳ ... تفسیر فرات بن ابراھیم میں ہے سعید بن حسن بن مالک معنعنا عن ابی مریم فرماتے ہیں کہ ہم جعفر بن محمد علیہ السلام کے پاس تھے پس ان سے سوال کیا ابان بن تغلب نے اللہ کے قول (عبادت کرو اللہ کی اور اس سے شرک نہ کرو اور والدین سے بھلائی کرو) فرمایا یہ وہ آیت ہے جو سورۃ نساء میں ہے والدین کے متعلق۔ امام جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم اور علی بن ابی طالبؑ یہ دونوں والدین ہیں۔

۱۴ ... کنز جامع الفوائد وتاویل الآیات الظاہرۃ میں ہے محمد بن عباس عن احمد بن احمد بن عیسیٰ بن، الحسین سعید عن فضالۃ عن ابان بن عثمان عن عبداللہ بن سلیمان عن جابر الجعفی بن ابی جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم اور علیؑ وہ دونوں والدین ہیں۔ عبدالغر بن سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابو جعفر علیہ السلام سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ ہم میں ہے وہ کہ حلال ہے اس کے لیے

https://www.shiabookspdf.com

خمس (پانچواں حصہ) اور ہم میں سے ہے وہ جو آیا سچائی سے اور ہم میں سے ہے وہ جس نے اس کی تصدیق کی اور ہمارے لئے ہے محبت اللہ عزوجل کی کتاب میں اور رسول اللہؐ اور علیؑ والدین ہیں۔ اور حکم دیا ان کی اولاد کو ان کا شکر کرنے کا۔

۱۵ ...اور فرمایا اسی کتاب میں ہے حدثنا احمد بن داستا عن ابن عیسیٰ عن الاھوازی عن النضر عن یحییٰ الحلبیی عن ابن مسکان عن زرارۃ عن عبدالواحد بن مختار۔ فرمایا میں داخل ہوا امام ابوجعفر علیہ السلام پر پس فرمایا انہوں نے کیا تجھ کو علم نہیں اس کا کہ علیؑ ان والدین میں سے ایک ہیں جن کے بارے فرمایا اللہ عزوجل نے (شکر کرو میرا اور اپنے والدین کا) زرارہ کہتے ہیں مجھے اس آیت کا علم نہ تھا کہ یہ آیت وہ ہے جو بنی اسرائیل میں ہے یا وہ ہے جو سورۃ لقمان میں ہے۔ فرمایا اتفاق ہوا اور فیصلہ ہوا کہ میں حج پر چلا گیا پس میں داخل ہوا ابوجعفر علیہ السلام پر پس میں خلوت میں ملا ان سے سو میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں حدیث وہ جو عبدالواحد لایا ہے فرمایا ہاں میں نے کہا یہ آیت وہ آیت ہے جو لقمان میں ہے یا وہ جو بنی اسرائیل میں ہے فرمایا وہ لقمان میں ہے۔

۱۶ ... کنز جامع الفوائد وتاویل الآیات الظاہرہ میں ہے محمد بن العباس عن احمد بن ادریس عن احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن عمرو بن شمر عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام فرمایا میں نے سنا ان سے وہ فرماتے ہیں (ہم نے وصیت کی انسان کو والدین سے اچھا سلوک کرنے کی) یعنی رسول اللہؐ اور علی علیہ السلام سے۔ اور اسی سند سے حسین سے وہ فضالۃ سے وہ ابان بن عثمان سے وہ بشیر الدھان سے کہ سنا انہوں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے وہ فرماتے ہیں والدین میں سے ایک رسول اللہ علیہ وآلہ سلم ہیں فرمایا میں نے کہا اور دوسرے؟ فرمایا وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۱۷ ... کنز جامع الفوائد وتاویل الآیات الظاہرہ میں ہے محمد بن العباس عن احمد بن ھوذۃ عن ابراھیم بن اسحاق عن عبداللہ بن حضمیرہ عن عمرو بن شمر عن جابر فرمایا میں نے سوال کیا ابوجعفر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے قول (قسم باپ کی اور جو اس نے جنا) کے بارے میں فرمایا یعنی علی علیہ السلام ہیں اور وما ولد سے مراد ائمہ علیہ السلام ہیں۔

۱۸ ... تفسیر فرات بن ابراھیم میں ہے جعفر بن محمد انفراری معنعنا عن معلی بن خنیس فرمایا میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام سے وہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے والدین میں سے ایک میں ہوں اور علی بن ابی طالبؑ دوسرے ہیں اور وہ دونوں موت کے وقت دیکھائی دیتے ہیں۔

۱۹ ... تفسیر فرات بن ابراھیم میں ہے۔ جعفر بن محمد انفراری معنعنا عن ابی بصیر فرمایا میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام سے وہ فرماتے ہیں بے

https://www.shiabookspdf.com

شک مومن جب مرتا ہے تو دیکھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کو اور علیؑ کو کہ وہ حاضر ہوتے ہیں اس کے سامنے اور فرمایا رسول اللہؐ نے والدین میں سے ایک میں ہوں اور دوسرے علیؑ ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے کہا کتاب اللہ میں یہ کس جگہ ہے فرمایا اس کا قول (عبادت کرو اللہ تعالیٰ اور نہ شریک کرو اس کے ساتھ کسی کو اور والدین سے احسان کرو) وضاحت۔ یہ بات تحقیق سے گذر چکی ہے باب اسماء النبی میں اور کتاب الامامۃ میں۔ تحقیق اس کی یہ ہے کہ بے شک انسان کیلئے فانی حیات ہے جیوانی روح کے ساتھ اور حیات ابد یہ ہے انسان کیلئے ایمان، علیم اور کمالات روحانیہ کے ساتھ وہ جو کہ واجب کرتے ہیں کامیابی کو ہمیشہ کی سعادت کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ نے وصف بیان کیا ہے اپنی کتاب کی بعض جگہوں میں لگا کفار کا بایں طور کہ (اموات غیر احیایٔ) وہ مردہ ہیں زندہ نہیں ہیں اور وصف بیان کیا ہے کامل مومنین کی موت کا زندگی کے ساتھ۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (اور نہ تم گمان کرو ان لوگوں کے بارے جو قتل ہوئے اللہ کے راستے میں مردہ ہونے کا)۔ فرمایا اثر نے (ہم ان کو پاکیزہ زندگی عطا کرینگے) اس کے علاوہ اور بہت سی آیات سند اخبار ہیں اس کے متعلق۔ اور نسبی والدین کا حق بے شک واجب ہے ان کی مداخلت کرنے کی وجہ سے پہلی فانی زندگی میں انسان کی تربیت کی وجہ سے اس میں وہ قوی ہوتا ہے اور تائید ہوتی ہے اس کی اس زندگی میں۔ اور نبی کا حق اور ائمہ کا حق صوالت اللہ علیہم اجمعین۔ وہ واجب ہے اکٹھے دو جہتوں سے پس پہلی جہت کہ ہونا ان کا علت غائیہ تمام مخلوق کو بنانے سے ان کی وجہ سے وہ باقی رہتے ہیں ان کی وجہ سے ان کو رزق ملتا ہے اور ان سے ان کو بارش عطا ہوتی ہے اور انہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عذاب کو رفع کرتے ہیں۔ اور ان سے ہی اللہ تعالیٰ اسباب کو بناتے ہیں اور بہر حال دوسری جہت یہی تو اصل بڑی حیات ہے میں ان کی ہدایت سے وہ راہنمائی حاصل کرتے ہیں اور ان کے انوار سے وہ چنتے ہیں اور ان کے علم کے موتیوں سے اللہ تعالیٰ ان کو پاکیزہ زندگی عطا کرتے ہیں نہیں زائل ہوگی ان سے وہ کبھی بھی پس ثابت ہو گیا کہ وہ ان کے روحانی حقیقی باپ ہیں جن کے حقوق کی رعایت کرنا مخلوق پر واجب ہے اور ان کی نافرمانی سے بچنا واجب ہے صلوٰۃ وسلام ہو ان تمام پر۔ اور اس کی بعض تحقیق گذر چکی ہے کتاب الامامۃ کے ابواب میں اور راغب اصفہانی نے کہا مفردات میں کہ اب والد ہے اور نام رکھا جاتا ہے ہر اس کا جو سبب بنے کسی شیٔ کے ایجاد کرنے میں یا اس کی اصلاح کرنے میں یا اس کے ظاہر کرنے میں باپ اور اسی وجہ سے نام رکھا گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کا مومنین کا باپ فرمایا اللہ تعالیٰ نے (نبی زیادہ عزیز ہیں مومنین کو اپنے نفسوں سے اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں اور بعض قرأتوں میں ہے کہ (وھواب لھم) وہ باپ ہیں ان کے اور روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے فرمایا علی علیہ السلام کو کہ میں اور تو اس امت کے باپ ہیں اور اس سے اشارہ ہے ان کے اس قول کی طرف کہ ہر سبب اور نسب قیامت کے دن منقطع ہو جائیگا سوائے میرے سبب اور میرے نسب کے۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۲۶

آپؑ اللہ تعالیٰ کی رسی ہیں اور مضبوط گرہ ہیں اور یہی ہے جس کو تھاما جاتا ہے۔

۱ ... تفسیر العیاشی میں ہے عن ابن یزید فرمایا میں نے سوال کیا امام ابوالحسن علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے قول (اور مضبوطی سے پکڑ و اللہ تعالیٰ کی رسی کو) فرمایا علی بن ابی طالب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

۲ ... تفسیر عیاشی میں ہے عن یونس بن عبدالرحمن نے ہمارے چند ساتھیوں سے مرفوع نقل کیا انہوں نے ابوعبداللہ علیہ السلام تک اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں (مگر اللہ تعالیٰ کی رسی کے ساتھ) فرمایا وہ علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

۳ ... کنز جامع الفوائد وتاویل الآیات الظاہرہ۔ میں ہے روایت کیا مفید احمد اللہ نے کتاب الغیبۃ میں محمد بن حسن سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے فرمایا۔ فرمایا علی بن حسین علیہ السلام نے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم مسجد میں بیٹھے تھے اور ان کے ساتھی ان کے ارد گرد تھے پس آپ نے ان کو فرمایا آئیگا تمہارے پاس ایک آدمی اہل جنت سے اور وہ سوال کریگا اس کے بارے مقصود ہو گا فرمایا آیا ہمارے پاس ایک آدمی اس کا حلیہ مصر کے آدمیوں جیسا تھا سو وہ آگے ہوا اور سلام کیا رسول اللہؐ کو اور بیٹھ گیا اور فرمایا یا رسول اللہؐ بے شک میں نے سنا ہے اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں (اور مضبوطی سے تھامو اللہ تعالیٰ کی رسی کو اکٹھے اور فرقہ فرقہ نہ ہو جاؤ) بس کون ہے یہ رسی جس کو مضبوطی سے پکڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اس کا کہ ہم اس سے تفریق نہ کریں۔ فرمایا کہ خاموش ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ دیر پھر اپنا سر مبارک اٹھایا اور اشارہ کیا علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرف۔ اور فرمایا یہ اللہ تعالیٰ وہ رسی ہے کہ جس نے مضبوطی سے پکڑا اس

کو وہ محفوظ ہو گیا دنیا میں۔ اور نہ گمراہ ہوگا آخرت میں فرمایا میں اٹھا علی بن ابی طالبؑ کی طرف اپنے سینے سے لگایا اور وہ کہتا تھا میں نے پکڑ لیا ہے اللہ کی رسی کو اور اس کے رسولؐ کی رسی کو مضبوطی سے پھر فرمایا پس وہ پیچھے ہٹا اور نکل گیا۔ لوگوں میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا پس فرمایا اس نے یا رسول اللہؐ میں ملوں اس کو اور میں سوال کروں اس سے کہ وہ مغفرت طلب کرے میرے لئے پس رسول اللہؐ نے فرمایا جب تو اس کو آسانی سے پالے فرمایا میں ملا اس کو ایک آدمی اور وہ عمر تھا اور اس نے سوال کیا کہ میرے لئے مغفرت طلب کریں پس آپؐ نے فرمایا کیا تو سمجھ گیا جو رسول اللہؐ نے فرمایا مجھ کو تو اس آدمی نے کہا ہاں۔ پس فرمایا اس کو اگر تو مضبوطی سے پکڑے اس رسی کو تو معاف کر دیں گے اللہ تعالیٰ تجھ کو وگرنہ اللہ تعالیٰ نہیں معاف کریں گے تجھے اگر چھوڑ دیا اس کو۔

۴... الغیبۃ النعمانیہ میں ہے ہے محمد بن ہمام، جعفر بن محمد الحسینی سے وہ ابراھیم بن اسحاق الخیبری سے وہ محمد بن یزید التیمی سے وہ حسن بن حسین الانصاری سے وہ محمد بن حسین سے وہ اپنے باپ سے وہ اس کے دادا سے اسی کی مثل بیان کرتے ہیں۔

۵ ... المناقب ابن شہر آشوب۔ میں ہے کہ امام باقر علیہ السلام سے اس قول کے بارے (ان پر ذلت ڈالدی گئی ہے جہاں بھی وہ پائے گئے مگر اللہ کی رسی سے) مراد علی بن ابی طالبؑ ہیں۔ محمد بن علی الضبری اسی سند سے نبیؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ سے اعرابی نے سوال کیا اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں (مضبوطی سے تھامو اللہ کی رسی کو) میں رسول اللہؐ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور علیؑ کے کندھے پر رکھ دیا۔ پس فرمایا اے اعرابی یہ اللہ تعالیٰ کا سلسلہ ہے اس کو مضبوطی سے تھام لو اعرابی علیؑ سے اور چمٹ گیا پھر اس نے کہا اے اللہ میں تجھ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے مضبوط تھام لیا ہے ہے تیرے سلسلے کو پس فرمایا رسول اللہؐ نے جو چاہتا ہے کہ دیکھے جنتی آدمی کو تو وہ اس کو دیکھ لے اور اسی طرح کا امام باقر اور صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے۔ سفیان بن عیینہ زھری سے وہ انس بن مالک سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے (جس نے متوجہ کیا اپنا چہرہ اللہ کی طرف اور وہ نیکی کرنے والا ہے) میں روایت کیا ہے۔ فرمایا نازل ہوئی یہ علی علیہ السلام کے بارے میں۔ وہ پہلے تھے جنہوں نے خالص کیا اپنی ذات کو اللہ تعالیٰ کیلئے اور وہ نیکی کرنے والے ہیں۔ یعنی مومن اور اطاعت کرنے والے ہیں اور روایت کی گئی ہے کہ (مضبوط پکڑ و پختہ گرہ سے) یعنی ولایت علی علیہ السلام مراد ہے۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو پسند کرتا ہے یہ کہ پکڑ لے مضبوط گرہ سے پس وہ مضبوط پکڑے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی محبت کو۔

۶ ... الغیبہ النعمانیہ۔ اسی سند سے جابرؓ سے روایت ہے فرمایا وفد آیا اہل یمن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اُنہوں نے کہا یا رسول اللہؐ آپ کا وصی کون ہے فرمایا وہ کہ تم کو اس کے مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پس فرمایا اللہ عزوجل نے۔ مضبوط پکڑو اکٹھے

https://www.shiabookspdf.com

اللہ کے سلسلے کواور فرقہ فرقہ نہ ہو جاؤ۔انہوں نے کہایارسول اللہؐ آپ ہم کوبتائیں یہ رسی کیا ہے فرمایاوہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ مگر اللہ کی رسی سے اور لوگوں کی رسی کے ساتھ۔ پس ''الحبل من'' اللہ کی کتاب ہے اور الحبل من الناس، میرا وصی ہے۔ میں کہا اس نے یارسول اللہؐ آپ کا وصی کون ہے۔ فرمایاوہ ہے جس کے بارے میں اللہ نے یہ نازل کیاہے۔(کہے گا نفس ھائے افسوس اس پر جو میں نے کوتاہی کی اللہ کی جناب میں)۔انہوں نے کہایارسول اللہؐ اللہ تعالیٰ کی جناب کون ہے۔ فرمایاوہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔(ظالم اپنے ہاتھوں پر کاٹے گااور کہے گا کاش میں بنانا رسول کے ساتھ کوئی راستہ)پس میرا وصی السبیل ہے میرے بعد میری طرف انہوں نے کہایارسول اللہؐ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو معبوث کیاہم کو آپ دیکھا دیجئے ہم کو بہت شوق ہے ان کا پس فرمایا آپ نے وہ کہ بنایااللہ نے اس کو عقلمندوں کیلئے نشانی پس اگر تم اس کو دیکھو دیکھے گا وہ جس کا دل ہے یا سننے کیلئے کان لگائے۔اور وہ حاضر ہے تم پہچان لو گے کہ بے شک وہ میرا وصی ہے جیسے تم نے پہچان لیاہے کہ میں تمہارا نبی ہوں۔ سو تم صفوں میں گھس جاؤاور تلاش کرو چہروں کو میں تمہارے دل جس کی طرف مائل ہو جائیں پس وہی ہو گا وہ اس لئے کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں۔ سو کر دیجئے لوگوں کے دلوں کو مائل ان کی طرف۔۔۔اس کی طرف اور اس کی اولاد کی طرف پس وہ سب کھڑے ہوئے گھس گئے صفوں میں اور پکڑاانہوں نے علیؑ کا ہاتھ اور حدیث لمبی ہے ہم نے اس کو مختصر کیااور عنقریب وہ لمبی حدیث اگر اللہ نے چاہاتو آگے آئے گی۔

https://www.shiabookspdf.com

۷ ۔۔۔کشف الغمہ میں ہے جس کی تخریج کی عزالمحدث الحنبلی نے اللہ تعالیٰ کا قول اور مضبوط تھامو اللہ کی رسی کو اکٹھے فرمایاالعزالمحدث تے حبل اللہ۔ علیؑ اور اہل بیت علیہم السلام ہیں۔

۸ ۔۔۔تفسیر فرات بن ابراھیم میں ہے۔الحسین بن سعید عن محمد بن مروان عن اسماعیل بن ابان عن سلام بن الجاعروۃ عن ابان بن تغلب فرمایامیں نے سوال کیاابوجعفر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے۔(ان پر ذلت ڈالدی گئی ہے جہاں کہیں بھی ہوں مگر اللہ کی رسی کے ساتھ اور لوگوں کی رسی کے ساتھ) فرمایالوگ کیا کہتے ہیں اس بارے میں راوی کہتاہے میں نے کہاوہ کہتے ہیں حبل من اللہ اس کی کتاب ہے اور حبل من الناس وہ عہد ہے جس کا اللہ نے ان سے عہد کیاہے۔ فرمایا وہ جھوٹ بولتے ہیں راوی کہتا ہے میں نے کہا آپ کیا فرماتے ہیں اس کے بارے میں کہاکہ پس فرمایاحبل من اللہ اللہ کی کتاب ہے اور حبل من الناس علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۹ ۔۔۔تفسیر فرات بن ابراھیم میں ہے عن الحسین بن محمد عن محمد بن مروان عن ابی حفص الاعشی عن ابی الجارود عن ابی جعفر عن ربیعہ عن جد علیہ السلام فرمایاآیاایک آدمی اعرابی شکل میں نبیؐ کے پاس پس کہااس نے یارسول اللہؐ میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا مطلب ہے۔

واعتصموا۔ مضبوطی سے پکڑو اللہ کی رسی کو اکٹھے اور تفریق نہ کرو پس فرمایا نبیؐ نے اس کو میں اللہ کا نبی ہوں اور علی بن ابی طالبؑ اس کی رسی ہیں۔ پس اعرابی نکلا اور وہ کہہ رہا تھا میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر اور میں نے مضبوطی سے پکڑا اس کی رسی کو۔

۱۰ ... تفسیر فرات بن ابراھیم میں ہے عن الحسن بن العباس الجبلی سے ابان بن تغلب سے فرمایا۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے ولایت علی بن ابی طالب علیہ السلام اللہ کی الحبل (رسی) ہے جس کے بارے اللہ نے فرمایا۔ اور مضبوطی سے پکڑو اللہ کی رسی کو سب اور تفرقہ بازی نہ کرو۔ پس جس نے اس کو مضبوطی سے پکڑا وہ مومن ہے اور جس نے چھوڑ دیا وہ ایمان سے نکل گیا۔

۱۱ ... تفسیر فرات بن ابراھیم میں ہے جعفر انفراری امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امامؑ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ساتھیوں کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک آپ کے پاس اعرابی آیا پس وہ آپ کے سامنے بیٹھ گیا اس نے کہا یا رسول اللہؐ بے شک میں نے سنا اللہ تعالیٰ سے وہ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں۔ مضبوطی سے پکڑو اللہ کی رسی کو اکٹھے اور فرقہ فرقہ نہ ہو جاؤ۔ پس وہ رسی ہے جس کو مضبوط پکڑنے کا اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ وہ کون ہے راوی نے کہا پس نبیؐ نے اپنا ہاتھ علی بن ابی طالب علیہ السلام کے کندھے پر رکھا۔ فرمایا یہ اس کی ولایت ہے کہا پس اعرابی کھڑا ہوا اور اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں ملایا پھر کہا میں گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور میں نے مضبوطی سے پکڑ لیا اس کی رسی کو کہا راوی نے اور مضبوط کیا اپنی انگلیوں کو۔ میں کہتا ہوں روایت کیا ابن بطریق نے مستدرک میں ابی نعیم سے اسی سند کے ساتھ۔ ابی حفص الصائغ سے ہے فرمایا میں سنا امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے وہ فرماتے ہیں اللہ کے قول کے بارے۔ مضبوطی سے پکڑو اللہ کے رسی کو اکٹھے۔ فرمایا ہم اللہ کی رسی ہیں۔

۱۲ ...العمدۃ میں اسی سند سے عن الثعلبی عن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ عن عثمان بن الحسن عن جعفر بن محمد بن احمد عن حسن بن حسین عن یحییٰ بن علی اربعی عن ابان بن تغلب عن جعفر بن محمد علیہ السلام فرمایا ہم اللہ کی رسی ہیں وہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مضبوطی سے پکڑو اللہ کی رسی کو اکٹھے اور تفرقہ نہ کرو۔

۱۳ ...الخصائص السید رضی اللہ عنہ۔ میں ہے عن ہارون بن موسیٰ عن احمد بن محمد بن علی عن عیسیٰ الضریر عن ابی الحسن الاول عن ابیہ علیہ السلا فرمایا خطبہ دیا رسول اللہؐ نے اپنی اس مرض مین جس میں آپ کی وفات ہوئی پس فرمایا اے مہاجرین وانصار کی جماعتوں اور وہ شخص جو حاضر ہے میرے اس دن میں اور میرے اس وقت میں جنوں سے اور انسانوں سے تاکہ پہنچا دیں تم میں سے حاضرین اپنے غائبین

https://www.shiabookspdf.com

کو۔ سنو بے شک میں نے خلیفہ بنایا تم میں کتاب اللہ کو اس میں نور ہے اور روایت ہے اور وضاحت ہے اس کی جو فرض کیا اللہ تبارک و تعالی نے کچھ بھی وہ حجت ہے تم پر اور حجت ہے میرے ولی پر اور میں نے خلیفہ بنایا تم میں بڑے علم کو یعنی دین کا علم اور ہدایت کا نور اور اس کی روشنی اور وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور وہ اللہ کی رسی ہیں۔ اور مضبوطی سے پکڑو اللہ کی رسی کو اکٹھے اور تفرقہ نہ کرو اللہ کے اس قول تک شائد کہ تم ہدایت پا جاؤ۔ خطبہ کے آخر تک۔۔۔

۱۴ ... تفسیر قمی میں ابوالجارود کی روایت میں وہ ابوالجعفر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں اللہ کے اس قول کے بارے میں (تفرقہ نہ کرو) فرمایا بے شک اللہ تبارک و تعالی جانتے ہیں کہ وہ اپنے نبیؑ کے بعد فرقہ فرقہ ہو جائیں گے۔ اور وہ اختلاف کریں گے۔ پس ان کو روک دیا تفرقہ بازی سے جیسے کہ روکا پہلوں کو پس ان کو حکم دیا یہ کہ وہ اکٹھے ہو جائیں آل محمد علیہ السلام کی ولایت پر اور گروہ گروہ نہ ہوں۔

۱۵ ... مناقب الخوارزمی میں اسی سند سے ابی لیلی سے ہے فرمایا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو آپ مضبوط گرہ ہیں۔

۱۶ ... مناقب ابن شاذان میں اسی سند سے امام رضاؑ سے وہ اپنے آباء علیہ السلام سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہؐ نے عنقریب میرے بعد ایک ظالم فتنہ ہوگا۔ نجات پانے والا اس سے وہ ہے جو مضبوطی سے پکڑے مضبوط گرہ کو۔ پس کہا گیا یا رسول اللہؐ اور وہ مضبوط گرہ کیا ہے فرمایا علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت۔ اسی طرح روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا مضبوطی سے پکڑے رہو سید الوصیین گرہ کو سوال کیا گیا سید الوصیین کون ہیں۔ فرمایا امیر المومنین کہا گیا یا رسول اللہؐ امیر المومنین کون ہیں۔ فرمایا مسلمانوں کے مولا اور ان کے امام میرے بعد کہا گیا یا رسول اللہؐ کون ہوگا مسلمانوں کا مولا اور ان کا امام آپ کے بعد فرمایا میرا بھائی علی بن ابی طالبؑ۔ وضاحت۔ جان لو کہ بے شک حبل کا اطلاق ہر اس چیز پر ہوتا ہے جس سے وسیلہ پکڑا جاتا ہے حاجت کی طرف اور اس سے الحبل الامان مراد ہے کیونکہ وہ نجات کا سبب ہے پس مشابہہ ہو گئی کتاب اور کنبہ اسی کے جس سے وسیلہ پکڑا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ پہنچ جاتا ہے اللہ کی رضا اور اس کے قرب اور اس کے ثواب اور اس کی محبت تک۔ جزری فرماتے ہیں۔ صفۃ القرآن میں کہ کتاب اللہ یہ رسی ہے جو آسمان سے زمین تک لمبی ہے یعنی لمبا نور یعنی نورِ ہدایت۔ اور عرب تشبیہ دیتے ہیں نورِ ممتد (لمبے نور) کو رسی کے ساتھ اور دھاگے کے ساتھ اور دوسری حدیث میں ہے اور وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے یعنی اس کی ہدایت کا نور اور بعض نے کہا ہے کہ عہد اور وہ امان ہے جس سے وہ عذاب سے امن میں رہتا ہے اور الحبل سے مراد عہد اور پختہ وعدہ ہے اور فرمایا طبرسی رحمتہ اللہ نے اللہ تعالی کے ارشاد کے بارے میں۔ مضبوطی سے پکڑو اللہ کی رسی کو اکٹھے) یعنی چمٹ جاؤ اس سے اور

https://www.shiabookspdf.com

بعض نے حبل اللہ کے معنی کے چند اقوال ذکر کئے ہیں۔ایک کہ وہ قرآن ہے دوسرا وہ اللہ کا دین اور اسلام ہے تیسرا وہ جس کو ابان بن تغلب نے امام جعفر علیہ السلام سے روایت کیا ہے فرمایا ہم اللہ کی رسی ہیں جس کے بارے میں ارشاد فرمایا مضبوطی سے پکڑو اللہ کی رسی کو اکٹھے اور پہلے کو محمول کیا ہے تمام پر اور تائید اس کی اس روایت سے ہوتی ہے جس کو ابو سعید غور نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے فرمایا اے لوگو بے شک میں نے تحقیق چھوڑا ہے تم میں (حبلین) دو رسیوں کو اگر تم نے پکڑ لیا ان کو تو ہر گز تم گمراہ نہ ہوگے میرے بعد ان میں سے ایک بڑا ہے دوسرے سے۔کہ کتاب اللہ رسی ہے لمبی آسمان سے زمین تک اور میرا کنبہ میرے اہل بیتؑ ہیں سنو اور بے شک وہ ہر گز جدا نہ ہونگے یہاں تک کہ وہ لوٹ آئیں حوض پر (ختم) میں کہتا ہوں کہ اکثر نے تفسیر کی حبل کی آخری آیتوں میں عہد اور ایمان کے ساتھ۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۲۷

وہ بعض حدیثیں جو نازل ہوئیں آپ علیہ السلام کے جہاد کے بارے میں زائد ان پر جو آ گئے آئیں گی آپؑ کی شجاعت کے باب میں

https://www.shiabookspdf.com

۱ ... تفسیر قمی میں ہے عن ابی الاصفہانی عن المنقری عن یحییٰ بن سعید عن ابی عبداللہ علیہ السلام فرمایا پس (ہم اٹھالیں گے آپ کو اے محمدؐ مکہ سے مدینہ تک پس بے شک ہم لوٹادیں گے آپ کو اس کی طرف اور وہ انتقام لینے والے ہیں ان سے) علی بن ابی طالبؑ کے ساتھ۔

۲ ... تفسیر العیاشی۔ برقی سے اس کو روایت کیا ہے جس نے مرفوع نقل کیا اس کو ابی بصیر تک وہ ابو جعفر علیہ السلام سے۔ تاکہ ڈرائے وہ ایک سخت عذاب سے جو اس کی طرف سے ہے۔ فرمایا سخت لڑائی (بائیں شدید) علی علیہ السلام ہیں۔ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کی طرف سے ہیں ان کے ساتھ قتال کریں گے اپنے دشمنوں سے پس یہ ہے اس کا قول کہ ڈرائے وہ سخت عذاب سے جو اس کی طرف سے ہے۔ وضاحت۔ مشہور تفاسیر کے مطابق اس کے قول من لانہ کی ضمیر راجع ہے اللہ تعالیٰ کی طرف اور اس تاویل کے مطابق یہ راجع ہے اللہ تعالیٰ کے قول عبدہ کی طرف۔

۳ ... کشف الغمہ۔ سورۃ الحج سے بخاری اور مسلم میں حدیث ابوذرؓ سے کہ وہ قسم اٹھاتے ہیں کہ بے شک یہ (دو فریق انہوں نے جھگڑا کیا اپنے رب کے دربار میں) یہ نازل ہوئی ہے علیؑ اور حمزہ اور عبیدہ بن الحارث کے بارے میں جنہوں نے نبرد آزمائی کی۔ مشرکین سے بدر کے

دن یعنی عقبہ اور شیعبہ جو ربیعہ کے بیٹے ہیں اور ولید بن عتبہ سے۔ تخریج کی اس کی الغرالمحدث الحنبلی نے۔ وضاحت۔ طبرسی کہتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ نازل ہوئی یہ آیت چھ مردوں کے بارے میں مومنین اور کفار میں سے۔ جنہوں نے مقابلہ کیا بدر کے دن اور وہ حمزہ بن عبدالمطلب کہ عتبہ بن ربیعہ کو قتل کیا اور علی بن ابی طالبؑ نے ولید بن عتبہ کو قتل کیا اور عبیدۃ بن الحارث بن عبدالمطلب نے شیعبہ بن ربیعہ کو قتل کیا۔ ابوذر الغفاریؓ اور عطاسے یہ روایت ہے اور ابوذرؓ قسم کھاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی کہ یہ انہی کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح حدیثوں میں۔

۴ ...العمدہ میں ہے صحیح البخاری سے عن الحجاج بن منومال عن معمر بن سلیمان عن ابیہ عن ابی فحلا عن قیس بن عباد عن علی بن ابی طالب علیہ السلام فرمایا میں پہلا وہ آدمی ہوں جو کھڑا ہو گا لڑائی کیلئے قیامت کے دن رحمٰن کے سامنے۔ قیس راوی کہتے ہیں انہی کے بارے نازل ہوئی آیت۔ یہ دو فریق جو جھگڑا کرتے ہیں اپنے رب کے ہاں فرمایا وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپس میں مقابلہ کیا بدر کے دن یعنی علیؑ اور حمزہ اور عبیدہ۔ اور عتبہ، شیعبہ یہ ربیعہ کے بیٹے ہیں اور ولید بن عتبہ اور ثعلبی سے وہ قیس بن عباد سے وہ ابوذرؓ سے گذشتہ خبر کی مثل روایت ہے۔

۵ ... کشف الغمہ میں ہے روایت کیا ابو بکر بن مردیہ نے ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے قول کے بارے۔ (اس دن نہیں رسوا کرے گا اللہ اپنے نبی کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے)۔ فرمایا پہلے جس کو جنت کا لباس پہنایا جائیگا وہ ابراھیم ہیں کہ وہ اللہ عزوجل کے خلیل ہیں پھر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیونکہ وہ اللہ کے محبوب ہیں پھر علیؑ جو قریب ہے جنت کے پھر پڑھا ابن عباسؓ نے آیت کو اور فرمایا علیؑ اور اس کے ساتھیوں نے اور روایت کی گئی ہے یہ بھی ابن عباسؓ سے اللہ کے قول کے بارے میں (سو بہر حال ہم لے جائیں گے آپ کو پس ہم ان سے انتقام لینے والے ہیں) ۔ فرمایا انتقام لینے والے ہیں علی علیہ السلام کے ساتھ۔

۶ ... تفسیر فرات بن ابراھیم میں ہے۔ ابو القاسم العاوی عن فرات بن ابراھیم عن الفضل بن یوسف عن ابراھیم بن الحکم بن ظہیر عن ابیہ عن السدی عن ابی مالک عن ابن عباسؓ اللہ کے قول کے بارے میں۔ (پس ہم آپ کو اٹھالیں گے سو ہم ان سے انتقام لینے والے ہیں) ۔ فرمایا علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں ہے۔ میں کہتا ہوں اس کو ابن بطریق نے مستدرک میں روایت کیا ہے ابو نعیم سے اسی سند کے ساتھ۔ زر من حبیش سے وہ حذیفہؓ سے اس کی مثل فضائل السمعانی میں۔ اسی سند کے ساتھ ابوزبیر سے وہ جابر سے اس کی مثل۔ میں کہتا ہوں اس کو روایت کیا ہے علامہ رحمۃ اللہ نے اسی طرح۔ اور شیخ طبرسی مقدس کرے اللہ اس کی روح کو فرماتے ہیں فرمایا حسن اور قتادہ نے بے شک اللہ اپنے نبیوں کا اکرام کرتے ہیں بایں طور کہ نہیں دیکھیں گے وہ اس عذاب کو اور نہ وہ دکھائیں گے ان کی آنکھوں کو مگر وہ کہ

https://www.shiabookspdf.com

ٹھنڈی ہوئی ہیں ان سے ان کی آنکھیں بعد تحقیق اس کے بعد سخت عذاب ہے۔اور تحقیق روایت کیا گیا ہے کہ آپؑ نے دیکھا جو ملتا ہے آپ کی امت کو اس کے بعد۔ پس آپ ہمیشہ گھٹے گھٹے رہتے اور کھل کر ہنستے نہ تھے یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ہاں جا ملے اور روایت کرتے ہیں جابر بن عبداللہ انصاریؓ فرماتے ہیں میں زیادہ قریب تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کے حجتہ الوداع میں منیٰ کے اندر فرمایا نہ میں تم کو پاؤں کہ تم ہو جاؤ میرے بعد کافر تم میں سے بعض بعض کی گردنیں ماریں گے اور اللہ کی قسم اگر تم کرو گے ایسا تو ضرور پہچان لو گے تم مجھ کو اس لکھے ہوئے میں جو تم کو نقصان دیگا پھر متوجہ ہوئے اپنے پیچھے پس فرمایا کیا مجھ پر ہے کیا مجھ پر ہے تین مرتبہ پس دیکھا ہم نے جبرئیل کو کہ انہوں نے اشارہ کیا آپ کو نازل کی اللہ نے اس واقع پر یہ آیت (سو ہم لے جائیں گے آپ کو اور ہم ان سے انتقام لینے والے ہیں علی علیہ السلام کے ساتھ) ختم۔ میں کہتا ہوں روایت کیا اس کو ابن بطریق نے عمدہ میں عن ابن المغازی عن الحسن بن احمد بن موسیٰ عن هلول بن محمد عن اسماعیل بن علی من ربیہ عن الرضا عن آبائہ علیہم السلام عن جابر اس کی مثل۔اور اس کے آخر میں زائد ہے یہ آیت یا ہم ضرور دکھائیں گے آپ کو وہ جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے پس ہم کو ان پر پوری طرح قدرت ہے۔ پھر نازل ہوئی یہ (کہہ دیجئے اے میرے رب اگر آپ دکھادیں مجھ کو وہ عذاب جس کا کافروں سے وعدہ کیا گیا ہے۔اے میرے رب نہ تو مجھکو شامل کر ظالم لوگوں میں) پھر نازل ہوئی یہ آیت (آپ مضبوطی سے پکڑیئے اس کو جو وحی کی گئی ہے آپ کی طرف) علیؑ کے بارے میں (بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں) اور بے شک علیؑ قیامت کی نشانی ہے (اور بے شک یہ آپ کے لیے اور آپ کی قوم کیلئے نصیحت ہے اور عنقریب تم سے سوال کیا جائے گا) علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں اور روایت کیا اس کو ابو نعیم نے منقبۃ المطہرین میں اپنی سند کے ساتھ حذیفہؓ سے (بے شک ہم انتقام لینے والے ہیں) یعنی علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ۔

https://www.shiabookspdf.com

۷ ... تفسیر فرات بن ابراھیم میں ہے الحسین بن الحکم معنعن طریقے سے عن ابن عباس اللہ تعالیٰ کے اس قول میں (بے شک اللہ محبت کرتا ہے ان لوگوں کو جو ایسے مل کر قتال کرتے ہیں اس کے رستے میں گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے) نازل ہوئی یہ آیت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام اور حمزہ اور عبیدہ اور سہل بن حنیف اور حارث بن صمۃ اور ابی دجانہ کے بارے میں۔ کنز جامع الفوائد وتاویل الآیات الظاہرۃ۔ میں محمد بن عباس عن علی بن عبید و محمد بن القاسم معا عن حسین بن الحکم من حسن بن حسین عن حیان بن علی عن الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس اس کی مثل۔

۸ ... کنز جامع الفوائد وتاویل الآیات الظاہرۃ۔ میں ہے محمد بن عباس عن الحسین بن محمد عن حجاج بن یوسف عن بشیر بن الحسین عن الغر بیر

بن عدی عن الضحاک عن ابن عباسؓ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق۔بے شک اللہ محبت کرتا ہے ان کو جو اس کے راستے میں ایسے مل کر لڑائی کرتے ہیں گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے۔راوی نے کہا میں نے پوچھا یہ کون ہے فرمایا علی بن ابی طالب علیہ السلام اور حمزہ جو اللہ کے شیر اور اس کے رسول کؐ ے شیر ہیں اور عبیدہ بن الحارث اور مقداد الاسود۔

۹ ... کنز جامع الفوائد وتاویل الآیات الظاہرۃ۔ میں ہے محمد بن العباس عن عبد العزیز بن یحییٰ عن میسرۃ بن محمد عن ابراھیم بن محمد عن ابن فضیل عن حنان بن عبید اللہ عن الضحاک عن ابن عباسؓ فرمایا علی صلوٰت اللہ علیہ جب صف بناتے جنگ میں تو گویا وہ دیوار ہیں سیسہ پلائی ہوئی۔اتباع کرتے ہیں اس کی جو ارشاد فرمایا اللہ نے اس میں پس اللہ نے ان کی تعریف کی اور نہیں قتل کیا مشرکین کو کسی نے ان کے قتل کرنے کی طرح۔

۱۰ ... کنز جامع الفوائد وتاویل الآیات الظاہرۃ۔ میں ہے محمد بن العباس عن علی بن عباد بن یعقوب عن فضل بن القاسم عن سفیان الثوری عن زبیر الیامی عن مرۃ عن عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے۔اور کافی ہے اللہ مومنین کو قتل میں علیؑ کے ساتھ اور اللہ طاقتور غالب ہے)

https://www.shiabookspdf.com

۱۱ ...اور یہ بھی روایت کیا گیا ہے عن محمد بن یونس عن مبارک عن یحییٰ بن عبد الحمید الحمانی عن یحییٰ بن معلی الاسلمی عن محمد بن عمار بن زریق عن ابی اسحاق عن ابی زیاد بن مطر فرمایا عبد اللہ بن مسعود پڑھتے تھے۔(اللہ تعالیٰ مومنوں کو قتال کیلئے کافی ہے علیؑ کے ساتھ)۔اور یہ بھی روایت کیا گیا ہے عن محمد بن یونس عن مبارک عن یحییٰ بن عبد الحمید فرمایا ابو زیاد فرماتے ہیں کہ ان کے مصحف میں میں نے ایسا ہی دیکھا ہے۔

۱۲ ... کشف الغمہ میں روایت کیا اس کو ابو بکر بن مردویہ نے ابن مسعود سے اس کی مثل اور روایت کیا ابو نعیم نے کتاب ''مانزل من القرآن فی علی'' میں اپنی سند کے ساتھ ابن مسعود سے کہ وہ یہ آیت پڑھتے تھے۔(اور کافی ہے اللہ مومنوں کو قتال کیلئے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ) میں کہتا ہوں اس کو ابن بطریق نے مستدرک میں روایت کیا ہے حافظ ابو نعیم سے اپنی سند کے ساتھ مراۃ سے وہ ابن مسعود سے اس کی مثل۔وضاحت علامہ رحمۃ اللہ نے فرمایا ابن مسعود کی قرأت بعلیی بن ابی طالب (علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ) ہے۔میں کہتا ہوں کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ آپ امت میں سب سے زیادہ بہادر ہیں اور زیادہ مدد کرنے پر ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کی اور یہ بڑی اونچی فضیلت ہے دوسرے کو آپ پر مقدم ہونے سے منع کرتی ہے۔

۱۳ ...العمدۃ: اسی سند کے ساتھ ثعلبی سے اللہ تعالی کے قول کی تفسیر میں اور (البتہ تحقیق تم تمنا کرتے تھے موت کی اس سے ملاقات سے پہلے پس تحقیق تم نے اس کو دیکھ لیا اور تم کھلی آنکھوں سے دیکھتے تھے) فرمایا یہ نازل ہوئی احد کے دن فرمایا پس قتال کیا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے طلحہ سے اور وہ قریش کا جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے پس اللہ تعالی نے مومنین پر اپنی مدد نازل کی۔ کہا زبیر بن عوام نے کہ میں نے دیکھا ہندا اور اس کی سہیلیوں کو وہ بھاگ کر چڑھ رہی تھیں پہاڑ پر۔ ان کی پازیبیں ظاہر ہو رہی تھیں پس وہ تمنا کرتی تھیں موت کی پہلے اس سے کہ وہ ملیں علی بن ابی طالب علیہ السلام کو۔ الطرائف۔ ثعلبی سے اس کی مثل روی ہے میں کہتا ہوں سید بن طاؤس رحمۃ اللہ فرماتے ہیں سعد السعود کتاب میں۔ میں نے دیکھا کتاب "مانزل من القرآن فی اھل البیت علیہ السلام" میں پرانے نسخہ اور اس کے مؤلف کا تذکرہ نہیں تھا۔ اس کے لفظ یہ ہیں۔ محمد بن عمیر عن محمد بن جعفر عن سوید بن سعید عن عقیل بن احمد عن ابی عمرو بن العلاء عن الشعبر فرمایا علی بن ابی طالب علیہ السلام واپس پلٹے واقعہ احد سے اور ان کو (۸۰) اسی زخم تھے جب دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو رو پڑے اور فرمایا بے شک آدمی کو جو پہنچتا ہے اللہ کے راستے میں تو اللہ پر حق ہے یہ کہ وہ اسے دور کرے پس فرمایا علی علیہ السلام نے آپ کو جواب دیتے ہوئے اور آپ رو پڑے دوسری مرتبہ اور آپ اے اللہ کے رسولؐ پس تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں نہیں دیکھا مجھے کہ میں فرار ہوا لیکن کیسے میں محروم ہو گیا شہادت سے پس آپ نے فرمایا بے شک وہ تیرے پیچھے ہے پھر فرمایا نبیؐ نے بے شک ابوسفیان نے پیغام بھیجا ہے وہ ہم سے وعدہ لیتا ہے اور کہتا ہے کہ تمہارے اور ہمارے درمیان حمرہ الاسد ہے (ایک جگہ کا نام) پس علی علیہ السلام نے فرمایا نہیں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اے اللہ کے رسولؐ میں نہیں لوٹوں گا ان سے اگرچہ لوگ مجھ کو اپنے ہاتھوں پر اٹھا لیں پس نازل کی اللہ عز و جل نے آیت۔ (اور بہت سے نبی گذرے کہ ان کے ساتھ مل کر قتال کیا بہت سے اللہ والوں نے پس نہ ہمت ہاری انہوں نے باوجود اس کے کہ مصائب نازل ہوئے ان پر اللہ کے راستے میں اور نہ وہ کمزور ہوئے اور نہ وہ دبے اور اللہ تعالی پسند کرتا ہے ایسے مستقل مزاجوں کو)

https://www.shiabookspdf.com

باب ۲۸

بے شک آپؑ صالح المومنین ہیں

(مومنوں کی اصلاح کرنے والے)

https://www.shiabookspdf.com

۱ ... تفسیر قمی: اللہ کا قول (اگر تم دونوں پیغمبر کے مقابلے میں کارروائیاں کرتی رہیں تو بے شک اللہ اس کا رفیق ہے اور جبرئیل ہے اور نیک مسلمان یعنی امیر المومنین علیہ السلام اور ملائکہ اس کے بعد مددگار ہیں) امیر المومنین علیہ السلام کے۔ حدثنا محمد بن جعفر عن محمد بن عبداللہ عن ابن ابی نجران عن ابن حمید عن ابی بصیر فرمایا میں نے سنا ابو جعفر علیہ السلام سے وہ فرماتے ہیں۔ (اگر تم دونوں توبہ کر لو اللہ کے سامنے پس تحقیق کہ مائل ہوئے ہیں تمہارے دل۔۔۔۔) اللہ کے قول "صالح المومنین" تک پڑھا۔ فرمایا صالح المومنین علی علیہ السلام ہیں۔

۲ ... المناقب الا ابن شہر آشوب: میں ہے تفسیر ابی یوسف یعقوب بن سفیان النسعوی والطلبی و مجاهد اور ابی صالح اور المغربی عن ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ دیکھا حفصہ نے نبیؐ کو عائشہ کے حجرے میں ماریہ قبطیہ کے ساتھ فرمایا کیا تم مجھ سے بات کو چھپاتی ہو فرمایا انہوں نے ہاں فرمایا وہ تو مجھ پر حرام ہے۔ یہ اس لئے کہا تا کہ خوش ہو جائے اس کا دل پس خبر دی اس کی عائشہ کو اور خوشخبری دی ماریہ کے حرام ہونے کی پس عائشہ نے نبیؐ سے کلام کیا اس بارے میں پس نازل ہوئی یہ آیت۔ اور جب کہ پیغمبرؐ نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات چپکے سے فرمائی اس کے قول (اور وہ رفیق ہے اس کا جبرئیل اور نیک مومن) تک۔ فرمایا صالح المومنین اللہ کی قسم علی علیہ السلام ہیں۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں۔

اور اللہ کافی ہے اس کو فرشتے مدد گار ہیں ان کے اس کے بعد (البخاری) اور ابو یعلی الموصلی سے روایت ہے فرمایا ابن عباسؓ نے میں نے سوال کیا عمر بن الخطاب سے ان دو باتوں کو ظاہر کرنے والیوں کے بارے میں فرمایا حفصہ اور عائشہ ہیں۔ السدی عن ابی مالک عن ابن عباس اور ابو بکر الحضرمی عن ابی جعفر علیہ السلام اور ثعلبی اپنی سند سے موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے اور اسماء بنت عمیس سے کہ نبیؐ نے فرمایا علیؑ صالح المومنین ہیں۔ زید بن علی سے مروی ہے۔ (اور حق کی مدد کرنے والے ایک نیک مومن) فرمایا علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور روایت کیا اس کو ابو نعیم الاصفہانی نے اس سند کے ساتھ عن اسماء بنت عمیس عن ابن عباس عن النبیؐ سے کہ بے شک علیؑ میرے بعد ہدایت کے دروازے ہیں اور میرے رب کی طرف بلانے والے ہیں اور وہ مومنین میں سے صالح ہیں۔ اور کس کی بات اچھی ہو سکتی ہے اس شخص سے جو بلائے اللہ کی طرف اور نیک کام کرے (آخر تک) اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے منبر پر۔ میں مصطفیؐ کا بھائی ہوں جو مخلوق سے بہتر ہے اور قبیلہ ہاشم سے ہیں اپنی قوم کا بڑا ہے اور نباء عظیم ہے اس سے تقدیر کا فیصلہ ہوتا ہے اور مومنین سے صالح ہے گذر گئیں اس کی آیات اور سورتیں۔ اور جب ثابت ہوا کہ وہ مومنین سے صالح ہیں تو ان کا تمام مومنوں سے زیادہ صالح ہونا مناسب ہے صرف اور استعمال کی دلالت کی بناء پر جیسے کہ عربوں کا قول ہے فلاں اپنی قوم کا زیادہ جاننے والا ہے اور اپنے قبیلے کا سب سے زیادہ بہادر ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۳ ...الامالی الصدوق: اس سند سے ابن عباسؓ سے مروی ہے فرمایا۔ فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے اے لوگو کون اچھا ہے اللہ کے ہاں قول کے اعتبار سے اور کس کی بات سچی ہے اللہ کے ہاں۔ اے لوگو! بے شک تمہارے رب جل جلالہ نے مجھے حکم دیا ہے یہ کہ میں کھڑا کروں علیؑ کو نشانی کے طور پر اور امام اور خلیفہ اور وصی کے طور پر اور یہ کہ میں بناؤں اس کو اپنا وزیر۔ اے لوگو! بے شک علیؑ ہدایت کا دروازہ ہے میرے بعد اور میرے رب کی طرف بلانے والا ہے اور مومنوں سے صالح ہے۔

۴ ... کشف الغمہ: میں العز المحدث الحنبلی سے ہے اللہ تعالیٰ کا قول۔ پس بے شک اللہ رفیق ہے اس کا اور جبرئیل اور نیک مسلمان و مجاہد فرماتے ہیں وہ علی علیہ السلام ہیں اور ابو بکر بن مردویہ نے اس سند سے روایت کیا ہے اسماء بنت عمیس سے۔ فرمایا میں نے سنا رسول اللہؐ سے وہ فرماتے ہیں مومنین سے صالح علی بن ابی طالبؑ ہیں ایک اور روایت میں ابن عباسؓ سے اس کی مثل۔

۵ ... کنز جامع الفوائد و تاویل الآیات الظاہرۃ۔ محمد بن عباس عن جعفر بن محمد الحسنی عن عیسیٰ بن مہران عن مخول بن ابراہیم عن عبد الرحمن بن الاسود عن محمد بن عبد اللہ بن ابی رافعؓ فرمایا وہ دن جس میں رسول اللہؐ کی وفات ہوئی آپ پر بیہوشی طاری تھی پھر آپ کو افاقہ ہوا اور میں رو رہا تھا اور میں بوسہ دے رہا تھا آپ کے ہاتھوں کو اور میں کہہ رہا تھا کون ہو گا میرا میرے بچوں کا آپ کے بعد اے اللہ کے رسولؐ

فرمایا تیرا اللہ ہے میرے بعد اور میرا وصی مومن صالح ہے یعنی علی بن ابی طالبؑ ۔

۶ ...اور یہ بھی فرمایا۔ حدثنا محمد بن سہل القطان عن عبداللہ بن محمد البادی عن ابراھیم بن عبداللہ القلا عن سعید بن یربوع عن ربیع عن عمار بن یاسر فرمایا میں نے سنا علی بن ابی طالب سے وہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہؐ نے بلایا پس فرمایا میں تجھ کو خوشخبری نہ دوں؟ میں نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہؐ آپ تو ہمیشہ خیر کی خوشخبری دیتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیرے بارے میں قرآن میں نازل کیا ہے۔ فرماتے ہیں میں نے کہا وہ کیا ہے اے اللہ کے رسولؐ؟ فرمایا۔ تو مل گیا ہے جبرئیل سے اور جبرئیل اور صالح مومن اور فرشتے اس کے بعد مددگار ہیں۔ پس تو اور مومن تیری اولاد سے وہ صالح ہیں۔

۷ ...اور یہ بھی فرمایا حدثنا احمد بن ادریس عن ابی عیسیٰ عن ابن فضال عن ابی جمیلہ عن محمد الحلبیی عن ابی عبداللہ علیہ السلام فرمایا بے شک رسول اللہؐ نے تعارف کرایا اپنے اصحاب کو امیر المومنینؑ کا دو مرتبہ۔ اور وہ یہ کہ فرمایا آپ نے ان کو کیا تم جانتے ہو کون ولی ہوگا تمہارا میرے بعد۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسولؐ زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا پس بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے تحقیق فرمایا ہے پس بے شک رفیق ہے اس کا اللہ اور جبرئیل اور صالح مؤمنین یعنی امیر المؤمنین اور وہ تمہارا اولیٰ ہے میرے بعد اور دوسری مرتبہ غدیر خم میں جب وقت کہا کہ جس کا میں مولا ہوں پس علی اس کا مولا ہے اور ابن عباسؓ سے اسی کی مثل روایت کی گئی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۸ ... تفسیر فرات بن ابراھیم۔ ابوالقاسم الحسینی معنعن طریقے سے ابو جعفر علیہ السلام سے اللہ کے قول کے بارے روایت کرتے ہیں بے شک اللہ وہ رفیق ہے جبرئیل بھی اور نیک مومن۔ فرمایا امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام صالح ہیں مومن کے اور ابو جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبیؐ نے فرمایا اے علیؑ تو صالح المومنین ہے اور اسی طرح کہا ہے مجاہد نے اور سالم نے کہا آپ دعا کیجئے میرے لئے اللہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ کو ہماری زندگی عطا کرے اور ہماری طرح کی تجھ کو موت دے اور تجھ کو ہمارے راستے پر چلائے۔ فرمایا ابن عباسؓ سے صالح المومنین سے مراد علیؑ اور اس کی جماعت ہے اور اسماء بنت عمیس فرماتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ اس آیت کے بارے فرماتے ہیں کہ علی بن ابی طالب صالح المومنین ہیں اور سلام کہتے ہیں کہ میں نے سنا خیثمہ سے وہ کہتا ہے کہ میں نے سنا امام ابو جعفر علیہ السلام سے وہ فرماتے ہیں کہ نازل ہوئی یہ آیت علی علیہ السلام کے بارے میں۔ سلام فرماتے ہیں پس میں حج کیلئے گیا سو میری ملاقات ہوئی ابو جعفر علیہ السلام سے اور میں نے ذکر کیا ان کے سامنے خیثمہ کا قول۔ فرمایا خیثمہ سچ کہتا ہے میں نے ان کو یہ حدیث بیان کی ہے فرماتے ہیں میں نے کہا ان کو اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ میرے لئے اللہ سے دعا مانگیں پس انہوں

نے دعا مانگی جیسا کہ گذرا ابھی۔ اور فرمایا کہ تعارف کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ کا اس کے ساتھیوں کا دو مرتبہ۔ پہلا جب کہا کہ جس کا میں مولا ہوں پس یہ علی اس کا مولا ہے اور دوسرا کہ پکڑا امیر المومنینؑ کا ہاتھ اور فرمایا اے لوگو! یہ صالح المومنین ہیں۔ میں کہتا ہوں روایت کیا اس کو ابن بطریق نے مستدرک میں ابی نعیم سے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بنؑ جعفر سے وہ اسماء بنت عمیس سے فرماتے ہیں میں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ آپ پڑھتے تھے یہ آیت۔ (اگر تم دونوں کارروائی کرو پس بے شک اللہ تعالیٰ رفیق ہے آپ کا اور جبرئیل اور نیک مسلمان)۔ فرمایا صالح المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ الطرائف۔ ثعلبی اور ابن المغازلی نے اپنی سندوں کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے۔

9 ...العمدة: اسی سند کے ساتھ ثعلبی سے عن ابن فتحویہ عن ابی علی المقری عن ابی القاسم بن الفضل عن علی بن الحسن عن محمد بن یحییٰ بن ابی عمیر عن محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین علیہم السلام فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہؐ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں صالح المومنین (نیک مومن) کہ وہ علی بن ابی طالبؑ ہیں۔ اور روایت کیا ہے ابو نعیم نے کتاب ''مانزل من القرآن فی علیؑ'' میں اپنی سند کے ساتھ اسماء بنت عمیس سے وہ فرماتی ہیں فرمایا رسول اللہؐ نے۔ مومنین میں صالح علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور شیعیت کا اجماع اس پر ہے جیسے کہ دعویٰ کیا اس کا سید مرتضیٰ رحمۃ اللہ نے۔ وضاحت۔ کہا علامہ نے ''کشف الحق'' میں کہ اجماع کیا تمام مفسرین نے اور روایت کیا جمہور نے کہ بے شک ''صالح المومنین'' علی علیہ السلام ہیں۔ اور طبرسی کہتا ہے اور وارد ہوئی ہے روایت خاص اور عام طریق سے کہ بے شک مراد صالح المومنین سے امیر المومنین علیہ السلام ہیں اور یہی قول ہے مجاہد کا۔ اور کتاب شواھد التنزیل میں سند کے ساتھ عن سدیر الصیر فی عن ابی جعفر علیہ السلام فرمایا تعارف کرایا رسول اللہؐ نے علیؑ اور ان کے ساتھیوں کا۔ دو مرتبہ بہر حال پہلی مرتبہ جب کہا کہ جس کا میں مولا ہوں پس علی اس کا مولا ہے اور دوسری مرتبہ جب کہ نازل ہوئی یہ آیت تو پکڑا علیؑ کا ہاتھ پس فرمایا اے لوگو! یہ صالح المومنین ہیں۔ اور اسماء بنت عمیس فرماتی ہیں میں نے سنا رسول اللہؐ سے کہ آپؐ فرماتے ہیں صالح المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں (ختم) پس جب تو نے جان لیا خاص اور عام کی نقل کردہ مختلف طرق سے کہ بے شک صالح المومنین آیت میں وہ امیر المومنین علیؑ ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۲۹

فرمان اللہ تعالیٰ کا۔ جو پھر جائے تم میں سے اپنے دین سے سو عنقریب اللہ لے آئے گا ایسی قوم کہ وہ محبت کرے گا ان سے اور وہ محبت کریں گے اس سے وہ مہربان ہونگے مومنوں پر اور تیز ہونگے کافروں پر وہ اللہ کے راستہ میں جہاد کریں گے اور وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہیں کریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ وسعت والا ہے بڑے علم والا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۱ ...العمدۃ میں اسی سند سے ثعلبی سے اللہ کے قول کے بارے میں روایت ہے۔ عنقریب لائیگا اللہ ایسی قوم کہ اللہ ان سے محبت کریگا اور وہ اللہ سے محبت کریں گے۔ فرمایا یہ علی بن ابی طالبؑ ہیں۔ میں کہتا ہوں علامہ نے کہا ہے پاکیزہ رکھے اللہ ان کی روح کو۔ کشف الحق میں فرمایا ثعلبی نے کہ یہ نازل ہوئی علی علیہ السلام کے بارے میں اور کہا الشیخ الطبرسی نے کہ اللہ نے بلند کیا ان کے مقام کو۔ کہا گیا ہے وہ امیر المومنین علیہ السلام ہیں اور ان کے ساتھی ہیں۔ جب قتال کیا انہوں نے ان سے جن سے آپ نے قتال کیا عہد توڑنے والے اور ناانصافی کرنے والے اور دین سے نکل جانے والوں سے۔ اور روایت کیا گیا ہے یہ عمارؓ اور حذیفہؓ اور ابن عباسؓ سے۔ اور یہی مروی ہے امام ابو جعفرؑ اور ابو عبد اللہ

علیہ السلام سے اور اس قول کی تائید ہوتی ہے کہ بے شک نبیؐ نے ان کی صفت بیان کی ہے ان مذکورہ صفات کے ساتھ جو آیت میں ہیں۔ پس فرمایا اس کے بارے میں کہ اور تحقیق بلایا اس کو فتح خیبر میں (آپکا فرمان) کہ ضرور میں جھنڈا دونگا کل ایسے آدمی کو کہ اللہ اور اس کا رسولؐ محبت کرتے ہیں اس سے اور وہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے اور وہ بار بار حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں ہے نہیں وہ لوٹے گا یہاں تک کہ اللہ فتح دے گا اس کے ہاتھ پر پھر آپ نے پرچم علیؑ کو پکڑا دیا اور فرمایا وہ وصف کہ نرم ہیں اہل ایمان پر اور سخت ہیں کافروں پر اور جہاد کرنا اللہ کے راستے میں ساتھ اس کے کہ نہیں اس کو خوف اس میں کسی کی ملامت کا سو نہیں ہے کسی ایک کے دفع کرنے کا امکان علیؑ سے ان کے اس استحقاق کو۔ بوجہ ظاہر ہونے ان کی سختی کے کفار اور مشرکین پر اور ان کا غالب آنا ان میں اور ان کی لڑائیاں مشہور ہیں ملت کی مضبوطی میں اور دین کی نصرت میں (مدد میں) اور مہربان ہونا مومنین پر اور تائید کرتا ہے اس کی رسول اللہؐ کا ڈرانا قریش کو علی علیہ السلام کے ساتھ قتال کرنے کو اس کے بعد سے جب آیا سہیل بن عمروان کی ایک جماعت میں پس انہوں نے کہا اے محمدؐ بے شک ہمارے غلام آپ کے پاس آئے ہیں آپ وہ ہم کو واپس کر دیجئے پس رسول اللہؐ نے فرمایا تم باز آ جاؤ اے قریش کی جماعت یا بھیجے گا اللہ تم پر ایک آدمی وہ مارے گا تم کو قرآن کی تاویل پر جیسے میں نے مارا تم کو اس کے نازل ہونے پر پس اس کے بعض ساتھیوں نے آپ کو کہا وہ کون ہے یا رسول اللہؐ کیا وہ ابوبکر ہے؟ فرمایا نہیں اور لیکن جو حجرے میں جوتا گانٹھ رہا ہے اور وہ علی علیہ السلام تھے جو گانٹھ رہے تھے رسول اللہؐ کے جوتوں کو اور روایت کیا گیا ہے علی علیہ السلام سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ بصرہ کے دن اللہ کی قسم نہیں قتال کیا گیا اس آیت والوں سے یہاں تک کہ آج کا دن اور تلاوت کی یہ آیت پھر روایت کی گئی ہے ثعلبی سے کہ حوض کی حدیث دلالت کرتی ہے صحابہ کے مرتد ہونے پر۔ میں کہتا ہوں کہ اور تائید ہوتی ہے اس کی بھی جو وارد ہوئی ہے کتاب الفتن میں تمام سندوں سے جابر الانصاریؓ سے اور ابو سعید الخدریؓ سے اور ابن عباسؓ وغیر ھم سے اور جابرؓ کے الفاظ ہیں۔ فرمایا کھڑے ہوئے رسول اللہؐ فتح مکہ کے دن خطبہ کے واسطے میں فرمایا اے لوگو! نہ میں تم کو پہچانوں کہ تم لوٹ جاؤ میرے بعد کفر میں تم میں سے بعض بعض کی گردنیں اڑائیں اور اگر تم نے یہ کیا تو تم ضرور پہچانو گے مجھے ایک لشکر میں میں ماروں گا تم کو تلوار سے پھر متوجہ ہوئے دائیں جانب سو لوگوں نے کہا کہ تلقین کی ہے آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے کسی چیز کی پس فرمایا نبیؐ نے میں تم سے قتال کروں گا علیؑ کے ذریعے۔ میں کہتا ہوں اور چلے ہیں ناصبی اور ناصبیوں کے امام رازی نے عناد کیا اس مقام میں خرافات کی طرف اور جہالتوں کی طرف نہیں جائز قرار دے سکتا اس کو خارجی اور نہ ان پڑھ۔ تحقیق رسوا کیا اس نے اپنے نفس کو اور اپنے امام کو اور اس کے باطل کے ظاہر ہونے کی وجہ سے پھیر لیا ہم نے اس سے اپنا پہلو۔ اور ہٹا لیا ہم نے اس سے اپنے چہرے کو۔ میں بے

شک ہماری کتاب بڑی ہے اس سے کہ ذکر کی جاتیں اس میں ایسی بے ہودہ مثالیں۔اور تحقیق در پے ہوئے اس کے... صاحب احقاق الحق اور ان کے علاوہ اور نہیں ہے مخفی یہ جو ہے اس آیۃ میں ان کی رفعت و شان پر دلالت کرنے سے اور بلند مرتبہ اور صفات پر اپنے رب کے محب اور محبوب ہونے کی وجہ سے اور جہاد فی سبیل اللہ کرنے کی وجہ سے یقینی اور لازمی طور پر اس طرح کہ نہیں پرواہ کرتا ہر ملامت کرنے والوں کی ملامت کی اور مہربان ہونا ان کا مومنین پر اور حملہ کرنا ان کا کافروں پر اور ان تمام کا جواب۔اللہ کا قول ہے (یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے)ان صفات کی شان کی تعظیم کرتے ہوئے اور ان کا بلند مرتبہ ہونے کی وجہ سے۔پس کیسے مستحق نہ ہوگا خلافت اور امامت کا وہ شخص جس کی یہ صفات ہیں اور مستحق ہونگے وہ دونوں جن میں اس کی ضدیں پائی جائیں۔جیسے ہم نے اس کی وضاحت کی ہے کتاب النص میں۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۳۰

اللہ تعالیٰ کا ارشاد کیا تم نے کر دیا ہے حجاج کو پانی پلانے کو اور مسجد حرام کے تعمیر کرنے کو برابر اس شخص کے جو ایمان لایا اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا۔ وہ اللہ کے ہاں برابر نہیں ہو سکتے۔

https://www.shiabookspdf.com

۱ ... تفسیر قمی میں ہے۔ ابی صفوان عن ابن مسکان عن ابی بصیر عن ابی جعفر علیہ السلام فرمایا نازل ہوئی یہ آیت علیؑ اور عباسؓ اور شیبہ کے بارے میں۔ عباس کہتے ہیں میں افضل ہوں اس لئے کہ حجاج کو پانی پلانا میرے ہاتھ میں ہے اور شیبہ کہتے ہیں میں افضل ہوں اس لئے کہ اس کے گھر کی دربانی میرے ہاتھ میں ہے اور فرمایا علیؑ نے میں افضل ہوں بے شک میں تم دونوں سے پہلے ایمان لایا ہوں پھر میں نے ہجرت کی اور میں نے جہاد کیا پس راضی ہو گئے وہ رسول اللہؐ سے پس اللہ نے نازل کیا اس آیت کو (کیا تم نے حجاج کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی تعمیر کرنے کو برابر بنایا ہے اس شخص کے جو ایمان لایا اللہ پر اور آخرت کے دن پر) اس کے قول۔ بے شک اللہ کہ اس کے پاس بڑا اجر ہے۔ تک نازل ہوئی۔ اور ایک روایت میں ابی الجارود عن ابی جعفر علیہ السلام سے ہے فرمایا نازل ہوئی یہ آیت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں اس کا قول (مثل اس شخص کے جو ایمان لایا اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور جہاد کیا اللہ کے راستے میں وہ برابر نہیں ہو سکتے اور بے شک ان میں ان کا بلند درجہ ہے اللہ کے ہاں اور اللہ تعالیٰ نہیں رہنمائی کرتا ناانصافی کرنے والی قوم کی) پھر وصف بیان کیا علی بن ابی طالب

علیہ السلام کا پس فرمایا (وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا انہوں نے اللہ کے راستے میں اپنے جان و مال سے بڑا مقام ہے ان کا اللہ کے ہاں اور یہی لوگ کامیاب ہیں) پھر وصف بیان کیا اس کا جو علی علیہ السلام کے لئے اپنے پاس پس فرمایا۔ (خوشخبری ان کو ان کے رب نے اپنی رحمت کی اور رضا مندی کی اور باغات کی ان کے لئے اس میں ہمیشہ کی نعمتیں ہیں اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے بے شک اللہ کے پاس بڑا اجر ہے)

۲ ... کشف الغمہ۔ العز المحدث الحنبلی نے اس کی تخریج کی ہے اللہ تعالیٰ کا قول (کیا تم نے برابر بنایا ہے حاجیوں کو پانی پلانے کو اور مسجد حرام کی تعمیر کرنے کو..... الی آخر الآیۃ) نازل ہوئی یہ آیت عباس اور علی علیہ السلام کے جھگڑا کرنے کے بارے میں عباس نے کہا اگر تم سبقت لے گئے ہو ایمان لانے اور ہجرت کرنے میں ہم سے پس تحقیق ہم حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں اور ہم مسجد حرام کی تعمیر کرتے ہیں۔ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ میں کہتا ہوں کہ روایت کیا گیا ہے ابن بکر بن مردویہ سے بھی کہ اس کا نزول آپ علیہ السلام کے بارے میں ہے۔

۳ ... الکافی میں ہے ابو علی الاشعری عن محمد بن عبد الجبار عن صفوان عن ابن مسکان عن ابی بصیر عن آئمہ علیہ السلام سے روایت ہے اللہ کے قول کے بارے میں۔ کیا تم نے بنایا ہے حاجیوں کو پانی پلانے کے عمل کو برابر الا آخر الآیۃ۔ نازل ہوئی یہ حمزہؓ اور علیؑ اور جعفرؑ اور عباس اور شیبہ کے بارے میں۔ وہ سب فخر کرتے تھے پانی پلانے پر اور دربانی پر پس اللہ عزوجل نے نازل کی آیت۔ کیا تم نے کر دیا ہے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی تعمیر کرنے کے عمل کو برابر اس شخص کے عمل کے اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا۔ اور علیؑ اور حمزہؓ اور جعفرؑ۔ وہ ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور انہوں نے جہاد کیا اللہ کے راستے میں۔ وہ اللہ کے ہاں برابر نہیں۔ تفسیر العیاشی میں ذکر ہے ابی بصیر سے تین سندوں کے ساتھ اس روایت کے مثل مروی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۴ ... تفسیر فرات بن ابراھیم سے ہے۔ قدامت بن عبد اللہ البجلی معفعن طریقے سے عن ابن عباس فرمایا فخر کیا شیبہ بن عبد الوار نے اور عباس بن عبد المطلب نے۔ پس کہا شیبہ نے ہمارے ہاتھوں میں کعبہ کی چابیاں ہم اس کو کھولتے ہیں جب ہم چاہتے ہیں اور ہم بند کرتے ہیں اس کو جب ہم چاہتے ہیں۔ پس ہم بہتر ہیں لوگوں سے رسول اللہؐ کے بعد اور کہا عباس نے ہمارے ہاتھوں میں ہے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر کرنا پس ہم رسول اللہؐ کے بعد لوگوں سے بہتر۔ اچانک گذرے ان پر امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام میں ان دونوں نے یہ ارادہ کیا یہ وہ فخر جتلائیں سو ان دونوں نے اس کو کہا اے ابو الحسنؑ کیا ہم آپ کو رسول اللہؐ کے بعد لوگوں سے بہتر کی خبر بتائیں۔ سنو وہ میں ہوں پس کہا شیبہ نے ہمارے ہاتھوں میں ہے کعبہ کی چابیاں جب ہم چاہیں اس کو کھولیں اور جب چاہیں اس کو بند کر دیں

پس ہم نبی کے بعد بہتر ہیں اور عباس نے کہا حجاج کو پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر کرنا ہمارے ہاتھوں میں ہے پس رسول اللہؐ کے بعد ہم لوگوں سے بہتر ہیں۔ پس کہا ان کو امیر المومنین علیہ السلام نے کہا میں تم کو تم سے بہتر کا نہ بتاؤں اُنہوں نے کہا وہ کون ہے فرمایا جس نے پھیرا تمہاری گردنوں کو یہاں تک کہ تم کو داخل کیا اسلام میں غالب آکر انہوں نے کہا وہ کون ہے فرمایا میں ہوں پس عباس غصے سے کھڑے ہوئے حتیٰ کہ نبیؐ آ گئے اور خبر دی ان کو علی بن ابی طالب علیہ السلام کے مقالہ کی کچھ جواب نہیں لوٹایا نبیؐ نے پس اتر آئے جبرئیل علیہ السلام پس کہا اس نے اے محمدؐ بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے آپ کو کیا تم نے بنایا ہے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی تعمیر کرنے کے عمل کو برابر۔ پس بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس کو پس آپ نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھی اور فرمایا اے چچا کھڑے ہو جایئے اور نکل جایئے یہ رحمن جھگڑا کرتا ہے آپ سے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں۔ تفسیر فرات بن ابراھیم محمد بن عبید الجعفی معفعن طریقے سے حارث الاعور سے اس کی مثل مروی ہے۔

۵ ۔۔۔ تفسیر فرات بن ابراھیم میں ہے۔ محمد بن الحسین الخیاط معفعن طریقے سے عن ابن سیرین عن الحسن بن العباس اور جعفر الاحمسی معفعن طریقے سے میرے سد سے وہ دونوں فرماتے ہیں کہا عباس نے میں محمدؐ کا چچا ہوں اور میں حجاج کو پانی پلانے والا ہوں اور میں افضل ہوں علیؑ سے اور کہا عثمان بن طلحہ نے یا شیبہ نے میں افضل ہوں علیؑ سے سو یہ آیت نازل ہوئی۔

https://www.shiabookspdf.com

۶ ۔۔۔ تفسیر فرات بن ابراھیم میں ہے علی بن محمد ازھری معفعن طریقے سے امام جعفرؑ سے وہ اپنے والد گرامی علیہ السلام سے فرمایا جب فتح کیا رسول اللہؐ نے مکہ کو تو دی عباس کو پانی پلانے کی ذمہ داری اور عثمان بن طلحہ کو دربانی دی کعبہ کی۔ اور علیؑ کو کچھ نہ دیا۔ پس علی بن ابی طالب علیہ السلام کو کہا کہ بے شک نبیؐ نے پانی پلانا حاجیوں کو یہ عباس کو دیا اور عثمان بن طلحہ کو کعبہ کی دربانی دی اور آپ کو کچھ نہیں دیا۔ کہا راوی نے پس فرمایا آپ نے نہیں میں راضی اس سے جو کیا اللہ اور اس کے رسولؐ نے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی میں کہتا ہوں روایت کیا اس کو ابن بطریق نے کہ اس آیت کا نزول آپ علیہ السلام کے بارے میں ہے۔ عمدہ میں تمام اسانید سے تفسیر الثعلبی سے اور صحاح ستہ کے جمع سے۔ اور روایت کی گئی ہے مستدرک میں ابو نعیم سے اپنی سند کے ساتھ امجاھد سے۔ فرمایا نازل ہوئی آیت (کیا تم نے کیا حجاج کو پانی پلانے کے عمل کو برابر) (الآیۃ) علیؑ اور عباس کے بارے میں۔ اس سند کے ساتھ ضحاک سے اور وہ ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا یہ آیت نازل ہوئی ہے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں۔ اور اسی سند کے ساتھ شعبی سے ہے۔ فرمایا گفتگو ہوئی علیؑ اور عباس اور شیبہ کی پانی پلانے میں حاجیوں کو اور کعبہ کی خدمت کے بارے میں۔ پس اللہ تعالیٰ نے نازل کی آیت (کیا تم نے کیا ہے برابر) الخ

(یہاں تک کہ آگیا اللہ کا حکم) تک آیت نازل ہوئی۔ یہاں تک کہ مکہ فتح ہو گیا اور ہجرت ختم ہو گئی۔

۷ ...الطرائف۔ جمع بین الصحاح الستۃ میں صحیح النسائی سے عن محمد بن کعب القرظی فرمایا فخر کیا شیبہ بن ابی طلحہ نے اور ایک آدمی نے ذکر ہوا اس کا نام اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کا پس کہا شیبہ بن ابی طلحہ نے کہ ہمارے ساتھ کھلنا ہے بیت اللہ کا اور اگر میں چاہوں تو نہ کروں اس میں اور کہا اس آدمی نے میں پانی پلانے والا ہوں اور اگر میں چاہوں تو موقوف کر دوں اور فرمایا علی علیہ السلام نے میں نہیں جانتا کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ البتہ تحقیق میں نے نماز پڑھی ہے قبلہ کی طرف لوگوں سے پہلے اور میں جہاد کرنے والا ہوں۔ پس اللہ تعالی نے نازل کی۔ کیا تم بناتے ہو پانی پلانے کو حاجیوں کو۔ والی آیۃ۔ اور روایت کیا ہے اس ثعلبی نے اس آیت کی تفسیر میں حسن اور شعبی اور محمد بن کعب القرظی سے اور روایت کیا ہے ابن المغازلی نے اسماعیل بن عامر سے وہ عبداللہ بن عبیدۃ البریدی سے۔ وضاحت۔ شاید کہ سید ڈر گیا ہے اپنے زمانے کے خلفاء سے عباس کے ذکر کی تصریح نہ کرنے میں۔ روایت کیا اس کو سیوطی نے در المنثور میں ابی جریر سے اپنی سند کے ساتھ محمد بن کعب سے اس روایت کی مثل تصریح کرتے ہوئے عباس کے نام کی اور کہا تخریج کی ابن مردویہ نے ابن عباس سے بیشک یہ نازل ہوئی ہے علی بن ابی طالب علیہ السلام اور عباس کے بارے میں اور تخریج کی ابن ابی حاتم نے اور ابوالشیخ نے شعبی سے اس نے کہا فخر ظاہر کیا علیؑ اور عباس نے اور شیبہ نے پانی پلانے میں اور دربانی میں۔ پس نازل کی اللہ نے آیت کیا تم نے بنایا ہے حجاج کے پانی پلانے کو (الآیۃ) اور تخریج کی عبدالرزاق اور ابن ابی شیعبہ اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے شعبی سے کہا اس نے نازل ہوئی یہ آیت عباس اور علی علیہ السلام کے بارے میں وہ دونوں گفتگو کر رہے تھے اس میں اور ابن مردویہ نے تخریج کی شعبی سے فرمایا علیؑ اور عباس کے درمیان جھگڑا تھا پس عباس نے کہا علیؑ کو میں نبی کا چچا ہوں اور تو اس کے چچا کا بیٹا ہے اور میرے لئے ہے حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کا تعمیر کرنا۔ پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی۔ اور لیا اس کو عبدالرزاق نے حسن سے فرمایا نازل ہوئی یہ آیت علیؑ اور عباس اور عثمان اور شیبہ کے بارے میں وہ سب باتیں کر رہے تھے اس بارے میں۔ اور لیا اس کو ابو نعیم نے فضائل الصحابہ میں سے اور ابن عساکر نے اس سے فرمایا عباس اور شیبہ بیٹھے ہوئے تھے وہ دونوں فخر جتا رہے تھے پس کہا عباس نے میں تجھ سے افضل ہوں میں رسول اللہؐ کا چچا ہوں اور حاجیوں کو پانی پلانے والا ہوں۔ پس کہا شیبہ نے میں اشرف ہوں تم سے میں محافظ ہوں اللہ کے گھر کا اور اس کے خزانوں کا پس نہیں امین سمجھا اس نے تجھے جیسے اس نے مجھے امین سمجھا۔ پس آئے ان کے پاس علی علیہ السلام پس انہوں نے خبر دی اس کو جو وہ کہہ رہے تھے۔ پس کہا علی علیہ السلام نے میں تم دونوں سے اشرف ہوں میں پہلا ہوں جو ایمان لایا اور ہجرت کی اور جہاد کیا پس وہ تینوں چلے نبیؐ کے پاس پس خبر دی انہوں نے آپ

کو پس آپ نے کوئی جواب نہ دیا سو وہ چلے گئے پس وحی نازل ہوئی آپ پر چند دن کے بعد پس آپ نے پیغام دیا ان کو اور پڑھی ان پر آیت کیا تم نے بنایا حجاج کو پانی پلانے کو۔ آخری آیتوں تک۔ اور میں کہتا ہوں روایت کیا اس کو جامع الاصول والے نے صحیح النسائی سے پہلی حدیث کی مثل تصریح کرتے ہوئے عباس کے نام کی۔ مگر اس روایت میں یہ ہے۔ میں نے نماز پڑھی کعبے کی طرف منہ کر کے چھ مہینے لوگوں سے پہلے حدیث کے آخر تک۔ اور روایت کیا صاحب الفصول المہمہ نے واحدی سے سبب نزول کے بارے میں ابو نعیم کی روایت کی مثل۔ اور روایت کیا ہے فرائد السمطین میں اس سے زیادہ وضاحت سے یہاں تک کہ کہا علیؑ نے میں تم دونوں سے اشرف ہوں میں پہلا ہوں جو ایمان لایا وعید پر اس امت کے مذکروں (مردوں) میں سے اور میں نے ہجرت کی اور جہاد کیا۔ پس وہ چلے رسول اللہؐ کی طرف پس خبر دی ہر ایک کے فخر کی پس آپ نے ان پر یہ آیت پڑھی۔ اور روایت کیا شیخ نے اپنی مجالس میں ابوذرؓ سے کہ بے شک علی علیہ السلام نے اس بارے میں آیت کا نازل ہونا شوریٰ کے دن ذکر کیا ہے۔ اور روایت کیا ہے ابو نعیم نے کتاب ما نزل من القرآن فی علی علیہ السلام میں عامر سے فرمایا نازل ہوئی یہ آیت علیؑ اور عباس کے بارے میں اور ابن عباسؓ سے ہے فرمایا نازل ہوئی یہ علی علیہ السلام کے بارے میں اور اسی سند کے ساتھ شعبی سے مثل گذری ہوئی روایت کے اس کے قول پس ختم ہو گئی ہجرت تک اور کہا شیخ طبرسی رحمۃ اللہ نے نازل ہوئی علی بن ابی طالب علیہ السلام اور عباس بن عبد المطلب اور شیبہ بن ابی طلحہ کے بارے میں۔ حسن اور شعبی سے اور محمد بن کعب القرظی سے مروی ہے اور روایت کیا حاکم ابو القاسم الحسکانی نے اپنی سند کے ساتھ ابن بریدۃ سے وہ اپنے باپ سے۔ فرمایا شیبہ اور عباس آپس میں فخر جتلا رہے تھے۔ اچانک گذر ہوا ان دونوں پر علی بن ابی طالب علیہ السلام کا پس کہا انہوں نے کس میں تم دونوں فخر کر رہے ہو پس کہا عباس نے تحقیق مجھے دیا گیا ہے فضل جو نہیں دیا گیا کسی ایک کو یعنی حجاج کو پانی پلانا۔ اور شیبہ نے کہا مجھے دی گئی ہے مسجد حرام کی تعمیر۔ پس فرمایا علی علیہ السلام نے میں حیا کرتا ہوں تم دونوں سے تحقیق مجھے دی گئی ہے بچپن میں وہ جو تم کو نہیں دی گئی۔ ان دونوں نے کہا کیا تجھ کو دیا گیا ہے اے علیؑ۔ فرمایا میں نے مارا تمہارے چہروں پر تلوار سے حتیٰ کہ تم ایمان لے آئے اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر پس عباس غصے کی حالت میں کھڑے ہو گئے کھینچ رہے تھے اپنے دامن کو یہاں تک کہ داخل ہوئے رسول اللہؐ اور کہا گیا آپ نے دیکھا اس چیز کو جس سے سامنا کیا میرا علیؑ نے۔ آپؐ نے فرمایا علیؑ کو میرے پاس بلاؤ پس بلایا ان کو پس فرمایا کس چیز نے ابھارا تجھے کہ تو سامنا کرے اس سے اپنے چچا کا۔ پس فرمایا یا رسول اللہؐ سامنے کیا میں نے اس کے حق میں جو چاہے غصہ کرے اور جو چاہے راضی ہو پس نازل ہوئے جبرئیل علیہ السلام اور فرمایا اے محمدؐ بے شک تیرا رب تجھ پر سلام کہتا ہے اور کہتے ہیں کہ تلاوت کر ان پر یہ آیت کیا تم نے بنایا ہے حاجیوں کو پانی پلانے کو برابر (الآیۃ) پس کہا عباس نے

https://www.shiabookspdf.com

بے شک میں راضی ہوں تین مرتبہ کہا میں کہتا ہوں اس کا نزول امیر المومنین علیہ السلام کے بارے میں ہے اس میں سے کہ اتفاق کیا ہے عام مفسرین نے اور متقدمین میں سے اور متعصب متاخرین نے بھی جیسے بیضاوی اور زمخشری اور رازی وغیرہ نے۔ اور عنقریب آئیں گی روایات آپ علیہ السلام کی شجاعت کے بارے میں اور یہ دلالت کرتا ہے اس پر کہ دار و مدار فضیلت اور فخر کا ایمان اور جہاد پر ہے۔ اور کوئی شک نہیں آپ علیہ السلام کے سبقت لے جانے میں ان میں تمام صحابہ پر جیسے کہ آگے آئیگی ان دونوں کی تفصیل۔ پس وہ زیادہ مناسب ہیں امامت اور خلافت کے مفضول کو فضیلت دینے کی وجہ سے جیسے کہ عقل والے اس کی گواہی دیتے ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۳۱

اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو بیچتے ہیں اپنے نفس کو اللہ کی رضا کے لیے

۱ ... تفسیر قمی۔ اور لوگوں میں بعض وہ ہیں جو بیچتے ہیں اپنے آپ کو اللہ کی رضا تلاش کرتے ہوئے۔ فرمایا یہ امیر المومنین علیہ السلام ہیں اور یشری نفسہ کا معنی یعنی لٹا دیا اس نے اپنی جان کو۔

https://www.shiabookspdf.com

۲ ... کشف الغمہ۔ اس میں سے جس کی تخریج کی ہمارے شیخ العز المحدث الحنبلی الموصلی نے اللہ کے قول کے بارے میں۔ اور لوگوں میں سے بعض وہ جو بیچ ڈالتے ہیں اپنے نفس کو اللہ کی رضا تلاش کرنے کے واسطے۔ یہ علیؑ کے رسول اللہؐ کے بستر پر رات گذارنے کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اور ابو بکر بن مردویہ نے بھی اس کو روایت کیا ہے اور ذکر کیا ابن اشیر نے اپنی کتاب۔ کتاب الانصاف الذی جمع فیہ بین الکاشف والکشاف میں کہ بے شک یہ نازل ہوئی ہے علی علیہ السلام کے بارے میں اور یہ تب جب کہ ہجرت کی نبیؐ نے اور مکہ میں علیؑ کو اپنے گھر میں چھوڑ دیا اور حکم دیا کہ وہ سو جائے آپ کے بستر پر تاکہ وہ پہنچا دے جب صبح ہو لوگوں کی امانتیں ان تک۔ اور فرمایا اللہ عزوجل نے جبرئیل اور میکائیل کو بے شک میں نے اخوت ڈالدی تم دونوں کے درمیان اور بنادی میں تم میں سے ایک کی عمر دوسرے کی عمر سے لمبی۔ پس جو ترجیح دیگا تم میں سے اپنے بھائی کو بس لے گا ہر ایک ان میں سے زندگی پس وحی کی اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف۔ کہ سنو تم دونوں علی بن ابی طالبؑ کی مثل ہو کہ میں نے اخوت پیدا کر دی ان کے درمیان اور محمدؐ کے درمیان پس وہ سو گیا آپ کے بستر پر اپنی جان قربان کرتے ہوئے اور زندگی پر ترجیح دیتے ہوئے تم دونوں چلے جاؤ اس کی طرف پس اس کی حفاظت کرو اس کے دشمنوں سے پس وہ دونوں اترے اور ان دونوں نے آپ علیہ السلام کی حفاظت کی جبرئیل علیہ السلام آپ کے سر کے پاس اور میکائیل آپ کے پاؤں کی طرف۔ اور

جبرئیل کہہ رہے تھے مرحبا! اے ابو طالبؑ کے بیٹے آپؑ کی طرح کا کون ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ فخر کرتے ہیں آپ کے بارے میں ملائکہ سے۔ طرائف میں محمدۃ میں ثعلبی سے اس کی مثل مروی ہے۔

۳ ... تفسیر فرات بن ابراھیم میں ہے۔ عبید بن کثیر عن ھشام بن یمونس عن محمد بن فضیل عن الطلبی عن ابی صالح عن ابن عباسؓ سے مروی ہے اللہ تعالیٰ کے قول میں اور لوگوں میں سے بعض وہ ہے جس نے بیچ دیا اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرتے ہوئے فرمایا نازل ہوئی یہ آیت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں جس وقت رات گزاری آپؑ نے رسول اللہؐ کے بستر پر شب ہجرت میں کہتا ہوں روایت کیا ابن بطریق نے مستدرک میں ابو نعیم سے اس کی سند کے ساتھ عبداللہ بن معید سے وہ اپنے باپ سے وہ ابن عباسؓ سے اس کی مثل۔

۴ ... الطرائف میں ہے احمد نے اپنی مسند میں لمبی حدیث میں وہ روایت کرتے ہیں عمر بن میمون سے۔ اللہ کے قول میں اور لوگوں میں سے وہ ہے جو بیچتا ہے اپنے آپ کو اللہ کی رضا تلاش کرنے کے واسطے (الآیۃ) فرمایا اور بیچا اپنے نفس پر پہنا رسول اللہؐ کا لباس اور پھر سو گئے وہ آپ کی جگہ پر فرمایا اور مشرکین خیال کرتے تھے کہ وہ رسول اللہؐ ہیں۔ اپنی سند سے عن عبداللہ بن احمد عن ابیہ عن یحییٰ بن حماد عن ابی عوانۃ عن ابی بلج عن عمرو بن میمون عن ابن عباسؓ سے اسی روایت کی مثل۔

https://www.shiabookspdf.com

۵ ... العمدۃ۔ اسی سند سے۔ عن الثعلبی عن محمد بن عبداللہ بن محمد القائن عن محمد بن عثمان النصیبی عن محمد بن الحسین بن صالح السبیعی عن احمد بن محمد بن سعید عن محمد بن منصور عن احمد بن عبدالرحمن عن الحسن بن محمد ین فرقد عن الحکم بن ظھیر عن السدی سے اللہ تعالیٰ کے قول کے بارے میں روایت ہے۔ اور لوگوں میں سے وہ شخص جس نے بیچا اپنا نفس اللہ کی رضا تلاش کرتے ہوئے۔ کہا اس نے فرمایا ابن عباسؓ نے یہ نازل ہوئی ہے علی بن ابی طالبؑ کے متعلق۔ جس وقت بھاگ کر گئے نبیؐ مشرکین سے غار کی طرف ابو بکر کے ساتھ اور علیؑ آپ کے بستر پر سو گئے۔

۶ ... المناقب لابن شہر آشوب۔ میں ہے کہ نازل ہوا اللہ کا قول۔ اور لوگوں میں سے وہ ہے جس نے بیچ ڈالا اپنا نفس اللہ کی رضا مندی تلاش کرنے کے واسطے۔ علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں ہے جب انہوں نے رات گزاری رسول اللہؐ کے بستر پر۔ روایت کیا اس کو ابراھیم الثقفی نے اور الفاکی نے اور الطوسی نے سندوں سے۔ عن الحکم عن اسدی سے اور ابی مالک سے انہوں ابن عباسؓ سے اور روایت کیا اس کو ابو الفضل الشیبانی نے اپنی سندو کے ساتھ زین العابدین علیہ السلام سے اور حسن البصری سے وہ انس سے اور ابی زید الانصاری سے وہ ابی

عمرو بن العائذ سے اور روایت کیا اس کو ثعلبی نے ابن عباسؓ سے اور سدی سے اور معبد سے۔ کہ نازل ہوئی یہ آیت علیؑ کے بارے میں مکہ اور مدینہ کے درمیان جس وقت سوئے علیؑ رسول اللہؐ کے بستر پر (فضائل الصحابہ) عبد الملک العکبری سے اور ابی المظفر السعانی سے ان کی سندوں کے ساتھ امام علی بن حسین علیہ السلام سے فرمایا پہلے جس نے بیچا اپنے آپ کو اللہ کیلئے وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ مشرکین طلب کرتے تھے رسول اللہؐ کو پس آپ اٹھے اپنے بستر سے اور چلے وہ اور ابو بکر اور لیٹ گئے علی علیہ السلام رسول اللہؐ کے بستر پر پس مشرکین آئے انہوں نے پایا علی علیہ السلام کو اور نہیں پایا رسول اللہؐ کو۔ ثعلبی اپنی تفسیر میں اور ابن عقب نے اپنی ملحقہ (جنگ) میں اور ابو السعادات نے فضائل العشرۃ میں اور غزالی نے احیاء میں اور کیمیاء السعادۃ میں بھی ان تمام کی روایتوں کے ساتھ ابو الیقظان سے اور ہمارے اصحاب کی جماعت سے۔ اور وہ جو منسوب ہیں ہماری طرف جیسے ابن بابویہ اور ابن شاذان اور کلینی اور طوسی اور ابن عقدۃ اور برقی اور ابن فیاض اور العبدی اور الصفوانی اور الثقفی اپنی سندوں کے ساتھ ابن عباسؓ سے اور ابی رافع سے اور ھز بن ابی ہالہ سے کہ بے شک فرمایا رسول اللہؐ نے وحی کی اللہ نے جبرئیل اور میکائیل کی طرف کہ بے شک میں نے بھائی چارہ ڈال دیا تم دونوں کے درمیان اور میں نے لمبا کر دیا تم میں سے ہر ایک کی عمر کو اپنے ساتھی سے پس تم دونوں میں سے جس نے ترجیح دی اپنے بھائی کو پس دونوں نے ناپسند کیا موت کو پس وحی کی اللہ نے ان دونوں کی طرف کہ تم ہو جاؤ میرے ولی علی بن ابی طالب کی طرح میں نے اخوت پیدا کر دی اس کے درمیان اور محمدؐ کے درمیان جو میرے نبی ہیں پس ترجیح دی اس نے زندگی پر محمدؐ کو پھر وہ سائے میں آئے یا سو گئے آپ کے بستر پر حفاظت کر رہے تھے اس کی اپنی جان سے اترو تم دونوں زمین کی طرف اکٹھے پس تم حفاظت کرو اس کی اس کے دشمنوں سے پس اترا جبرئیل پس وہ بیٹھ گیا ان کے سر کے پاس اور میکائیل ان کے پاؤں کے پاس اور جبرئیل کہہ رہے تھے واہ واہ کون ہے آپ جیسا اے ابو طالبؑ کے بیٹے۔ اللہ فخر کرتا ہے آپ پر ملائکہ سے پس نازل کی اللہ نے یہ آیت (اور لوگوں میں سے وہ شخص جس نے بیچا اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرتے ہوئے)

۷ ...الخصائص۔ سید رضی اللہ عنہ کے خصائص میں ہے اپنی سند کے ساتھ مرفوع نقل کیا ہے فرمایا کہ ابن الکواء نے کہا امیر المومنین علیہ السلام کو آپ کہاں تھے جب ذکر کیا اللہ نے اپنے نبی کا اور ابو بکر کا۔ وہ دونوں جب کہ غار میں ہیں جب وہ کہتے تھے اپنے ساتھی کو نہ تو غم کر بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پس فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے ہلاکت ہو تیری اے کواء کے بیٹے میں تو رسول اللہؐ کے بستر پر تھا اپنی جان سے نبیؐ کی حفاظت کر رہا تھا۔ وضاحت۔ تحقیق گذر گئی ہیں حدیثیں اس آیت کے نزول میں امیر المومنین کے بارے میں ہجرت کے باب میں۔ اور عنقریب آئیں گی آپ علیہ السلام کی ہجرت کے آگے والے باب میں بھی۔ اور روایت کیا علامہ نے کشف الحق میں مثل

https://www.shiabookspdf.com

اس کے جو روایت کیا صاحب الانصاف نے ثعلبی میں نے پایا ہے اس کو اصل تفسیر میں بھی روایت کیا شیخ طبرسی نے سدی سے وہ ابن عباسؓ سے اس کی مثل اور روایت کیا فخر الرازی نے اور نظام الدین النیشاپوری نے کہ بے شک یہ آیت اتری علی علیہ السلام کے بارے میں اور نہیں ہے یہ بات مصنف پر پوشیدہ یہ کہ بعد اس کے نقل کرنے بڑے مفسرین کے اور محدثین کے امامیہ میں سے اور مخالفین میں سے کہ یہ نازل ہوئی ہے علی علیہ السلام کے بارے میں۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۳۲

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہہ دیجئے یہ میرا راستہ ہے میں بلاتا ہوں اللہ کی طرف میں ہدایت پر ہوں اور وہ جس نے میری اتباع کی اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور وہ جس نے تیری اتباع کی مومنوں میں سے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان اسی نے تائید کی آپ کی یعنی مدد سے اور مومنوں سے۔

https://www.shiabookspdf.com

۱ ... تفسیر قمی۔ ابو جارود کی روایت میں امام ابو جعفر صلوٰت اللہ سے مروی ہے اللہ کے قول کے بارے میں کہ (کہہ دیجئے یہ میرا راستہ ہے میں بلاتا ہوں اللہ کی طرف میں بصیرت پر ہوں اور وہ جس نے میری اتباع کی) یعنی اپنی ذات اور جس نے آپ کی اتباع کی وہ علی بن ابی طالبؑ اور آل محمدؐ ہیں۔ علی بن ابراہیم کہتے ہیں کہ مجھے میرے باپ حدیث بیان کی وہ علی بن اسباط سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے کہا امام ابو جعفر ثانی علیہ السلام کو اے میرے مولا بے شک لوگ آپ پر انکار کرتے ہیں آپ کی کم عمری کی وجہ سے فرمایا وہ مجھ پر کس وجہ سے انکار کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو فرمایا (کہہ دیجئے یہ میرا راستہ ہے میں بلاتا ہوں اللہ کی طرف سے میں ہدایت پر ہوں اور جس نے میری اتباع کی) نہیں کی اتباع آپ کی سوائے علیؑ کے اور وہ نو (۹) سال کے تھے اور میں بھی نو (۹) سال کا ہوں۔

۲ ... مناقب شہر آشوب۔ ابو حمزۃ اور زرارۃ بن اعین روایت کرتے ہیں کہ بے شک ابو جعفر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے قول (کہہ دیجئے یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں ہدایت پر ہوں اور وہ جس نے میری اتباع کی) کے بارے فرماتے ہیں کہ یہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور ایک روایت ہے کہ آل محمد علیہ السلام ہیں۔

۳ ... کشف الغمہ۔ جس کی تخریج العز المحدث الحنبلی نے کی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد (اے نبی اللہ کافی ہے تجھ کو اور اس کو جس نے تیری اتباع کی مومنوں میں سے) فرمایا یہ علی بن ابی طالب ہیں اور وہ مومنین کے سردار ہیں اور ابن مردویہ سے اللہ کے قول (میں اور جس نے میری اتباع کی) کے بارے میں ہے فرمایا یہ علیؑ ہیں اور ابو جعفر علیہ السلام سے ہے فرمایا یہ علی اور آل محمد علیہم السلام ہیں۔

۴ ... تفسیر العیاشی میں اسماعیل الجعفی سے ہے فرماتے ہیں کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ کہہ دیجئے (یہ میرا راستہ ہے اللہ کی طرف میں بلاتا ہوں میں ہدایت پر ہوں میں اور جس نے میری اتباع کی) پس فرمایا کہ یہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں خاص طور پر وگرنہ نہ میں پاتا محمد علیہ السلام کی شفاعت کو۔ اور سلام بن الحسفیر وہ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان (کہہ دیجئے یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں) فرمایا اس سے مراد علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ اور اس کا اضافہ کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ علیؑ اور وصی اس کے بعد ہیں۔

۵ ... تفسیر فرات بن ابراہیم۔ میں سعید بن الحسن بن مالک روایت کرتے ہیں معنعن طریقے سے ابو جعفر علیہ السلام سے فرمایا ہرگز نہ میں پاتا اپنے نانا کی شفاعت کو اگر نہ ہوتی یہ آیت جو علیؑ کے بارے میں خاص کر نازل ہوئی ہے۔ کہ کہہ دیجئے یہ میرا راستہ ہے۔ تفسیر فرات بن ابراھیم میں حسن بن علی بن بزیع معنعن طریقے سے ابو جعفر علیہ السلام سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

۶ ... تفسیر فرات بن ابراھیم۔ میں جعفر انفراری معنعن طریقے سے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے سوال آپ سے اللہ تعالیٰ کے قول (کہہ دیجئے یہ میرا راستہ ہے میں بلاتا ہوں اللہ کی طرف ہدایت پر ہوں میں اور جس نے میری اتباع کی) کے بارے میں فرمایا "من اتبعنی" سے مراد علی ابن طالب علیہ السلام ہیں۔

۷ ... کنز جامع الفوائد وتاویل الآیات اظاھرۃ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد (اے نبی اللہ کافی ہے تجھ کو اور جس نے تیری اتباع کی مومنوں میں سے) ابو نعیم نے اپنی سند کے ساتھ امام جعفر بن محمدؑ سے روایت کیا اور اس سے اپنے والد گرامیؑ سے فرمایا یہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ میں کہتا ہوں اس کو ابن بطریق نے مستدرک میں ابو نعیم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کا فرمان جس نے تائید کی آپ کی اپنی مدد سے اور مومنوں سے۔ حافظ ابو نعیم اپنی سند کے ساتھ ابو ہریرۃ تک نقل کرتے ہیں فرمایا اللہ کے عرش پر لکھا ہوا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں محمدؐ میرا بندہ ہے اور رسول ہے میں نے اس کی تائید کی ہے علی بن ابی طالبؑ کے ساتھ۔

۸ ... کنز جامع الفوائد وتاویل الآیات الظاہرۃ۔ ابو نعیم حلیۃ الآولیاء میں اپنی سند کے ساتھ محمد بن الساتب تک روایت کرتے ہیں وہ کلبی سے وہ ابو صالح سے وہ ابو ھریرۃ سے وہ نبیؐ سے اسی طرح اور اس کے آخر میں زیادہ کیا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے (وہی ہے جس نے تائید کی آپ کی اپنی مدد سے) یعنی علی بن ابی طالب علیہ السلام سے۔ اس کی تائید ہوتی ہے اس سے جس کو الشیخ ابو جعفر طوسی نے ابو نصر محمد بن محمد بن علی سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ عن ثمالی عن ابن جبیر عن ابی الحمراء خادم رسول اللہؐ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا آپؐ فرمارہے تھے جب مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی تو میں نے عرش کے پہلو پر یہ لکھا دیکھا "نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمدؐ اس کے بندے اور نبیؐ ہیں اور اس کی نصرت کی میں نے علیؑ کے ذریعے" میں کہتا ہوں ثعلبی نے اپنی تفسیر الخبر الا خیر میں روایت کیا عن ابن جبیر عن ابی الحمراء اس کی طرح۔ تشریح علامہ نے بھی کشف الحق میں ابو ھریرۃ سے روایت کی ہے اور سیوطی نے بھی در منشور میں ابن عساکر سے اپنی سند کے ساتھ عن ابی ھریرۃ روایت کیا ہے اور فرمایا عرش پر لکھا ہوا تھا۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر میں اکیلا میرا کوئی شریک نہیں محمد میرا بندہ اور میرا رسول ہے میں نے اس کی تائید علیؑ کے ساتھ کی ہے اور یہ اللہ کے فرمان میں ہے "ھو الذی اید ک بنصرہ وبالمومنین" کہ اس نے تیری تائید کی اپنی مدد کے ساتھ اور مومنوں کے ساتھ میں کہتا ہوں کہ یہ روایت آپ کی عظیم فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔ کیونکہ اللہ نے آپ کا نام مخلوق کی ابتداء میں ہی عرش پر لکھ دیا اور یہ بیان کیا کہ اللہ نے آپ کو نبی کیلئے تائید کرنے والا بنایا اور اس بات پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ آپ تمام مسلمانوں سے زیادہ نبیؐ کی تائید اور مدد کرتے تھے اس لئے یہ آپ کی خصوصیت ہے اور یہ سب باتیں امامت میں آپ پر کسی اور کے مقدم ہونے میں منافی ہیں جیسے کہ یہ کسی ایسے شخص پر مخفی نہیں جس نے اپنی آنکھوں سے عصبیت اور غباوت کا پردہ کھولا ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فرمان اے نبیؐ تجھے اللہ کافی ہے اور ان کو جو تیرے تابعداری کرنے والے مومن ہیں۔ علامہ قدس اللہ رحمۃ فرماتے ہیں کہ جمہور نے روایت کیا ہے کہ یہ علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی متابعت سے مراد متابعت نامہ ہے جو تمام اشیاء میں ہوتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ کسی اور نے ایسی اتباع نہیں کی سوائے علی علیہ السلام کے کیونکہ آپ نے سب کے اتفاق سے سب صحابہ سے زیادہ اور ہر ایک سے پہلے آپ کی اتباع کی اور بے شک ایسے آثار ظاہر ہوئے جن کی اللہ نے آپ کے غزوات میں خبر دی کہ ان تمام میں جیسے کہ آگے آئے گا آپ کے ہاتھوں پر کامیابی ہوئی اور یہ چیز آپ کے شرف اور مرتبہ کیلئے مخالفوں کی ناک خاک آلود کرنے کیلئے کافی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کی نصرت اور مدد میں انہیں اپنے برابر کرلیا ہے کہ یہ دونوں آپ کو کافی ہیں تو کوئی کیسے امیر بن سکتا ہے ایسے شخص پر جس کا یہ شان ہو اور جس کی تلوار سے دین قائم ہوا اور اس کے ارکان مضبوط ہوئے اس پر کوئی کیسے بڑھ سکتا ہے اسی طرح اللہ کا

https://www.shiabookspdf.com

فرمان "من اتبعنی" بھی کامل متابعت پر دلالت کرتا ہے جو آپ کے ساتھ مخصوص ہے اور وہی پیغمبر کے راستے کی دعوت دینے میں بصیرت پر ہیں اور وہی اس کے مستحق ہیں کوئی اور نہیں اور یہ چیز سابقہ سے بھی زیادہ آپ کی امامت پر دلالت کرتی ہے۔

۹ ... منقبۃ المطہرین۔ حافظ ابی نعیم من محمد بن عمر عن علی بن ولید عن علی بن حفص عن محمد بن حسین بن زید عن ابیہ عن جعفر بن محمدؑ اپنے والد گرامی امام محمد باقرؑ سے نقل کرتے ہیں اللہ کا فرمان ہے (اے نبی اللہ تجھے کافی ہے اور جنہوں نے اتباع کی تیری مومنوں میں سے) کہ یہ علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی اور عن محمد بن عمر عن القاسم و عبداللہ ابنی الحسین ابن زید عن ابیھما عن جعفر عن ابیہ بھی ایسے ہی منقول ہے اسی سند سے عن کلبی عن ابی صالح عن ابی ھریرہ روایت ہے فرمایا عرش پر لکھا ہوا ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اکیلا جس کا کوئی شریک نہیں محمد میرا بندہ اور رسول ہے میں نے اس کی مدد علیؑ بن ابی طالبؑ سے کی ہے۔ یہ اس کی کتاب میں ہے کہ اس نے آپ کی تائید کی اپنی مدد کے ساتھ اور مومنوں کے ساتھ یعنی علیؑ بن طالبؑ کے ساتھ۔

۱۰ ... تہذیب الاحکام۔ اپنی سند سے امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں صلوۃ الغدیر کے بعد دعا میں ہے اے ہمارے رب ہم ایمان لائے اور ہم نے اپنے مولا اور اپنے ولی اور اپنے ھادی اور اپنے داعی اور لوگوں کے داعی اور تیرے سیدھے راستے اور تیری محبت اور تیرے اس راستے کی اتباع کی جو تیری طرف دعوۃ دینے والا ہے وہ بھی بصیرت پر ہے اور جس نے اس کی اتباع کی اور ... ہے اس سے جسے لوگ شریک بناتے ہیں اس کی ولایت میں جو وہ بددینی پھیلاتے ہیں اس کو چھوڑ کر دوسروں کو رازدار بنانے سے دعا کے آخر تک۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۳۳

آپ علیہ السلام اللہ کا کلمہ ہیں اور آپؑ ہی کے بارے میں "لقد رضی اللہ" نازل ہوا ہے۔

ا ... کنز جامع الفوائد وتاویل الآیات الظاہرہ میں محمد بن عباس عن محمد بن احمد الواسطی من زکریا بن یحییٰ عن اسماعیل بن عثمان عن عمار ... عن ابی زبیر عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام روایت ہے فرمایا میں نے کہا اللہ کا فرمان ہے "لقد رضی اللہ" تو یہ کتنے لوگ تھے آپ نے فرمایا ایک ہزار دو سو (۱۲۰۰) تھے میں نے کہا کیا ان میں علی علیہ السلام تھے فرمایا ہاں علیؑ ان کے سردار تھے اور بڑے تھے۔ حسن بن ابی الحسن ... نے اپنی سند سے عن جابر عن مالک بن عبداللہ روایت کیا ہے کہ میں نے مولا رضا علیہ السلام کو کہا کہ اللہ فرماتے ہیں بے شک اللہ راضی ہو گیا اور اس کے ساتھ کلمہ تقویٰ لازم کر دیا فرمایا یہ امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت ہے پس معنی یہ ہے کہ لازم کیا گیا تھا آپ کی ولایت کے ساتھ آپ کے شیعوں کو وہ اس کے زیادہ حق دار اور اہل تھے۔

۲ ... الامالی لشیخ طوسی۔ المغید عن المظفر بن محمد البلخی عن محمد بن جبیر عن عیسیٰ عن مخول بن ابراھیم عن عبدالرحمان بن اسود عن محمد بن عبید اللہ عن عمر بن علی عن ابی جعفر عن آبائیہ علیہ السلام روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ اللہ نے مجھ سے ایک عہد کیا میں نے کہا اے رب اسے بیان کر فرمایا سنو میں نے کہا میں سنتا ہوں فرمایا اے محمدؐ علیؑ تیرے بعد ہدایت کا جھنڈا ہے اور میرے اولیاء کا امام ہے اور میری اطاعت کرنے والے کا نور ہے اور وہ کلمہ ہے جس کو اللہ نے لازم کیا جو اس سے محبت کرے اس نے مجھ سے محبت کی جو اس سے بغض رکھے اس نے مجھ سے بغض رکھا پس اس کو یہ خوشخبری دیدو میں کہتا ہوں کہ ابن بطریق نے مستدرک میں پہلے جزء میں حلیتہ الاولیا لابی نعیم سلام جعفی عن ابی بردہ کی سند سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے علیؑ کے بارے مجھ سے عہد لیا میں نے کہا اے

https://www.shiabookspdf.com

رب تو اسے بیان کر دے فرمایا تو سن اس کو میں نے کہا میں سنتا ہوں فرمایا علیؑ ہدایت کا جھنڈا اور میری اطاعت کرنے والوں کا نور ہے سو وہ کلمہ ہے جس کو متقیوں پر لازم کیا جو اس سے محبت کرے اس نے مجھ سے محبت کی اور جو اس سے بغض رکھے اس نے مجھ سے بغض رکھا پس اس کو خوشخبری دیدے چنانچہ حضرت علیؑ آئے تو آپؐ نے ان کو خوشخبری دی پر آپؐ نے دعا کی اے اللہ اس کے دل کو روشن کر اور مومنین کے دل میں اس کی محبت رکھ دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا بے شک میں نے یہ کر دیا پھر اللہ نے فرمایا میری طرف سر اٹھا کہ اسے کسی ایک چیز کی آزمائش کے ساتھ خاص کیا جائے گا کہ کسی اور صحابی کو مخصوص نہیں کیا تو میں نے کہا اے رب یہ میرا بھائی اور ساتھی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ ایسی چیز ہے جو پہلے سے طے شدہ ہے کہ یہ مصیبت میں مبتلا ہو گا اور اسے مبتلا کیا جائیگا۔

۳ ... عمدۃ میں عن ابن المغازلی عن احمد بن محمد بن عبد الوھاب عن محمد بن عثمان عن محمد بن سلیمان عن محمد بن علی بن خلق عن حسین الاشقر عن عثمان بن ابی مقدام عن ابیہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ سے پوچھا گیا ان کلمات کے متعلق جو آدم نے اپنے رب سے سیکھے تھے تو اس پر معافی ملی فرمایا انہوں نے بحق محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ سے سوال کیا تھا کہ آپ مجھے معاف کر دیں تو اسے معافی مل گئی میں کہتا ہوں کہ احادیث کلمات اللہ کے باب میں اس بارے میں بہت سی روایات گذر چکی ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۳۴

اللہ تعالیٰ کا قول ہے ہم نے ان کے لئے لسان صدق علیؑ کو بنایا اور فرمان خداوندی ہے کہ میرے لئے لسان صدق بنادے بعد والے لوگوں کیلئے اور اللہ کا قول ہے خوشخبری دو ان کو جو ایمان لائے کہ ان کے لئے مرتبہ صدق ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۱ ... تفسیر قمی میں ہے کہ ہم نے ان کے لسان صدق علیؑ کو بنایا یعنی امیر المومنین علیہ السلام یہ روایت امام حسن عسکریؑ سے بیان کی گئی ہے۔

۲ ... تفسیر قمی میں ہے کہ علی بن ابراھیم نے کہا کہ اللہ کا قول بنادے میرے لئے لسان صدق آخر لوگوں میں فرمایا یہ امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔

۳ ... کنز جامع الفوائد تاویل الآیات الظاہرۃ میں محمد بن عباس عن سیاری عن یونس بن عبدالرحمن فرمایا میں نے اپنے باپ حسن رضا کو کہا کہ لوگوں نے مجھ سے اللہ کی کتاب میں امیر المومنین کے نام کا مطالبہ کیا ہے تو میں نے ان کو کہا کہ وہ اللہ کے قول میں ہے کہ ہم نے ان کے لئے علیؑ کو لسان صدق بنادیا ہے۔ آپ نے فرمایا تو نے سچ کہا یہ اسی طرح ہے اور لسان صدق کا معنی ہے کہ ہم نے ان کے لئے لسان والا بیٹا بنایا ہے یعنی سچی بات والا اور ہر سچی بات والا سچا ہوتا ہے اور ہر سچا معصوم ہوتا ہے اور وہ علی بن ابی طالبؑ ہے۔

۴ ... کشف الغمہ ابن مردویہ اللہ کے قول و جعلنی لسان صدق فی الآخرین کے بارے میں امام ابو عبداللہ جعفر بن محمد علیہ السلام سے نقل

کرتے ہیں فرمایا وہ علی بن ابی طالبؑ ہیں آپ کی ولایت ابراہیم پر پیش کی گئی تو آپ نے کہا اے اللہ اس کو میری اولاد میں رکھ دے تو اللہ نے ایسا کر دیا۔

۵ ... کشف الغمہ۔ ابن مردویہ اللہ کے اس قول کے بارے میں کہ آپ خوشخبری دیدیں ایمان والوں کو کہ ان کے لئے سچا مرتبہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا یہ علی بن ابی طالبؑ کی ولایت کے بارے میں نازل ہوئی۔ تشریح۔ علامہ نے بھی ان کے طریق سے اور کلینی نے بھی روایت کیا ہے کہ اس سے مراد ولایت ہے اور ظاہر بات یہ ہے کہ ایمان سے مراد بھی تصدیق یا ولایت ہے یا ایمان کامل ہے جو اس پر مشتمل ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ قدم صدق کا معنی ولایت ہو یعنی وہ ان کے رب کے ہاں ذخیرہ ہو جو قیامت میں نفع دے۔ علامہ طبرسی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ جب سعی اور سبقت قدم سے ہوتی ہے تو عمدہ کوشش اور سبقت لے جانے کو قدم کہا گیا جیسے نعمت کا نام ید اور باع رکھا جاتا ہے اور اس کی اضافت صدق پر مزید فضیلت کی دلیل ہے کہ یہ عظیم سبقتوں میں سے ہے پھر آپ نے اس کا معنی یہ بھی بیان کیا کہ اجر حسن اور بلند مرتبہ ان اعمال کی وجہ سے جو انہوں نے اگے بھیجے بعض نے کہا اس سے مراد سعادت ہے بعض نے کہا معنی قدم صدق کا شفاعت محمدؐ یوم القیامت ہے۔ یہ روایت ابو سعید خدری اور ابو عبداللہ سے مروی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۶ ... تفسیر عیاشی۔ یونس ان راویوں سے جو ابو عبداللہ علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں روایت کرتے ہیں کہ اللہ کا قول ہے خوشخبری دیدو ان کو جو ایمان لائے کہ ان کے لئے سچا مقام ہے ان کے رب کے ہاں فرمایا وہ ولایت امیر المومنینؑ ہے۔

۷ ... تفسیر عیاشی۔ ابراہیم بن عمران راویوں سے جنہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے نقل کیا روایت کرتے ہیں کہ اللہ کا فرمان ان بشر الذین امنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم سے مراد ولایت علیؑ ہے۔

۸ ... بیان التنزیل۔ ابن شہر آشوب۔ ابو بصیر عن الصادق علیہ السلام روایت ہے وجعلنا لھم لسان صدق علیا۔ یعنی علی امیر المومنین علیہ السلام۔

باب ۳۵

جو آپ علیہ الصلوٰت والسلام کے ایثار کے بارے میں نازل ہوئیں۔

ا ... کنز جامع الفوائد وتاویل الآیات الظاہرۃ۔ میں محمد بن عباس عن سہل بن محمد العطار عن احمد بن عمر والاھقان عن محمد بن کثیر عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن ابی ھریرہ روایت ہے فرمایا ایک آدمی نبی صلی اللہ کی طرف آیا اور بھوک کی شکایت کی تو رسول اللہؐ نے اس کو اپنی ازواج کے گھروں کی طرف بھیجا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس سوائے پانی کے اور کچھ نہیں ہے پس آپؐ نے فرمایا اس رات اس آدمی کا کون ہے تو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا میں ہوں یا رسول اللہؐ پس فاطمہ علیہا السلام آئیں سو ان کو بتایا تو انہوں نے فرمایا ہمارے پاس بچوں کے کھانے کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور لیکن ہم ترجیح دیں گے اس پر مہمان کو پس فرمایا علی علیہ السلام نے بچے کو سلا دیئے اور چراغ کو بجھا دیئے پس جب اگلا دن طلوع ہوا رسول اللہؐ پر تو نازل ہوا اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کہ وہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں" آخر آیۃ تک۔

۲ ... اور یہ بھی عن احمد بن ادریس عن عیسیٰ عن الحسین بن سعید عن فضالۃ عن کلیب بن معاویہ عن ابی عبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے اللہ تعالیٰ کے قول کے بارے میں وہ ترجیح دیتے ہیں اپنی ذات پر دوسروں کو اگرچہ ان کو اس میں خسارہ ہو فرمایا اسی وقت علی علیہ السلام فاطمہ علیہا السلام کے پاس تھے تو انہوں نے کہا اے علیؑ تو ہمارے بابا کے پاس جایئے اور ان سے کوئی چیز لے آئیں فرمایا ٹھیک ہے۔ پس وہ رسول اللہؐ کے پاس آئے تو آپ نے ان کو ایک دینار دیا اور فرمایا اے علیؑ جاؤ اور خرید و اس کے ساتھ اپنے گھر والوں کیلئے کھانا پس وہ آپ کے پاس سے نکلے تو ان کو مقداد بن اسودؓ ملے پس جتنی دیر اللہ نے چاہا وہ کھڑے ہوئے اور ان کو اپنی حاجت ذکر کی تو آپ نے ان کو وہ دینار دیدیا اور مسجد کی طرف چلے گئے اور اپنا سر ٹیکا اور سو گئے تو رسول اللہؐ

https://www.shiabookspdf.com

چکر لگانے کیلئے نکلے تو علی علیہ السلام مسجد میں سوئے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حرکت دی وہ اٹھ گئے آپ نے فرمایا اے علی تو نے کیا کیا ہے؟ فرمایا یا رسول اللہؐ میں نکلا آپ کے پاس سے پس مجھ کو مقداد بن اسودؓ ملے جو اللہ نے چاہا انہوں نے وہ حاجت ذکر کی تو میں نے ان کو دینار دیدیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بے شک جبرئیل نے مجھے اس کی خبر دی ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کے بارے میں کتاب نازل کی ہے۔ ''کہ وہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں'' آخر آیۃ تک۔

۳ ... کنز جامع الفوائد اور تاویل الآیات الظاہرۃ۔ میں محمد بن عباس عن محمد بن احمد بن ثابت عن القاسم بن اسماعیل عن محمد بن سنان عن سماعۃ بن مہران عن جابر بن یزید عن ابی جعفر علیہ السلام روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہؐ کے مال اور زیورات آئے اور صحابہ آپ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے پس آپ نے ان پر وہ تقسیم کر دیا حتیٰ کہ زیور اور دینار میں سے کچھ نہ بچا جب آپ فارغ ہوئے اس سے تو ایک آدمی آیا مہاجر فقیروں میں سے اور وہ پہلے غائب تھا پس جب رسول اللہؐ نے اس کو دیکھا تو فرمایا کون تم میں سے دیگا اس کو اپنا حصہ اور اس کو اپنے اوپر ترجیح دیگا پس سنی یہ بات علی علیہ السلام نے اور فرمایا یہ میرا حصہ آپ دیجئے اس کو پس رسول اللہؐ نے لیا اور اس آدمی کو دیدیا پھر فرمایا اے علیؑ بے شک اللہ نے تجھ کو خیر میں سبقت لے جانے والا بنایا ہے مال سے اپنے دل کی سخاوت کر کے آپ مومنین کے سردار ہیں اور مال ظالموں کا سردار ہے اور ظالم وہ لوگ ہیں جو حسد کرتے ہیں تجھ سے اور تیری بغاوت کرتے ہیں اور وہ روکیں گے تیرے حق کو میرے بعد۔

https://www.shiabookspdf.com

۴ ... اور اسی سند سے عن القاسم بن اسماعیل عن اسماعیل بن ابان عن ابن شمر عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام روایت ہے فرمایا رسول اللہؐ بیٹھے ہوئے تھے ایک دن اور آپ کے ساتھی آپ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے پس علی علیہ السلام آئے اور ان پر پرانا کپڑا تھا جو بعض جگہوں سے پھٹا ہوا تھا پس وہ رسول اللہؐ کے قریب بیٹھ گئے پس آپ نے کچھ دیر ان کی طرف دیکھا پھر آپ نے پڑھا (اور وہ ترجیح دیتے ہیں اپنی ذات پر اگرچہ ان کو کوئی ضرورت ہی کیوں نہ ہو اور جو شخص بچایا گیا اپنے نفس کے لالچ سے پس وہی ہیں کامیاب ہونے والے) پھر فرمایا رسول اللہؐ نے علی علیہ السلام کو بہر حال آپ بڑے ہیں ان لوگوں کے جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور ان کے سردار ہیں اور امام ہیں پھر فرمایا رسول اللہؐ نے اے علیؑ تیرو وہ لباس کہاں ہے جو میں نے تجھ کو پہنایا تھا۔ فرمایا یا رسول اللہؐ بے شک آپ کے ساتھی میرے پاس آئے تھے وہ اپنے اور اپنے گھر والوں کے ننگے پن کی شکایت کرتے تھے پس مجھے ان پر رحم آیا تو میں نے اسے اپنے اوپر ترجیح دی اور مجھے معلوم ہے کہ اللہ مجھے اس سے بہتر پہنائے گا پس رسول اللہؐ نے فرمایا تو نے سچ کہا بے شک جبرئیل میرے پاس آیا بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے اس کی جگہ جنت میں ریشم کا سبز لباس بنایا ہے اور اس کے کنارے یاقوت اور زبرجد کے ہیں بہترین انعام تیرے رب

کاانعام ہے تیرے نفس کی سخاوت کی وجہ سے اور تیرے اس پھٹے ہوئے پرانے کپڑے پر صبر کرنے کی وجہ سے پس اے علیؑ خوش ہو جا پس علی علیہ السلام فرحت سے خوش ہوتے ہوئے چلے گئے کیوں کہ رسول اللہؐ نے ان کو خبر دیدی۔ تشریح۔ فیروز آبادی نے کہا سمل التوب کا معنی پرانا ہو گیا کہا جاتا ہے وہ کپڑا اسمال ہے اور سملہ اور سمل ہے دونوں حرکتوں کے ساتھ جیسے کتف اور آمیز اور صبور اور صفقۃ التوب کالفظ ایسے ہے جیسے فرحۃ وصفقہ اور صنفتہ دونوں کسروں کے ساتھ۔ اس کا کنارا جو نسا بھی ہو یا وہ کنارا جس پر دھاگے ہوں یا وہ کنارہ جس پر دھاگے نہ ہوں۔

۵ ... فرات بن ابراھیم۔ اپنی تفسیر میں ابی عبداللہ علیہ السلام کی سند بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا قول (کہ مثال ان لوگوں کی جو اپنے مال اللہ کی رضا میں خرچ کرتے ہیں) یہ علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوا۔

۶ ... کشف الغمہ۔ العز المحدث الحنبلی نے نقل کیا کہ اللہ کا قول (وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال رات اور دن میں پوشیدہ اور ظاہر ان کے لئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے نہ خوف ہوگا ان پر نہ غم ہوگا) فرمایا علی علیہ السلام کے پاس چار درھم تھے اس کے علاوہ کوئی ملکیت نہ تھی آپ نے ایک درھم رات کو صدقہ کیا اور ایک دن کو صدقہ کیا ایک پوشیدہ صدقہ کیا اور ایک ظاہر صدقہ کیا تو پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ ابن مردویہ نے بھی ابن عباسؓ سے ایسے ہی نقل کیا ہے تفسیر فرات بن ابراھیم میں بھی ایسے ہے۔ اسی طرح ابن بطریق نے مستدرک میں عن ابی نعیم باسنادہ با بن عباسؓ سے روایت کی ہے اور کلبی نے صالح عن ابن عباس سے دراھم کی جگہ دینار ذکر کئے ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

۷ ... تفسیر فرات بن ابراھیم۔ جعفر بن محمد بن مروان عن ابیہ عن ابراھیم بن فراسہ عن مسعر بن کدام عن عطا بن ساقب عن ابی عبدالرحمن سلمی فرمایا مجھے علی بن ابی طالبؑ کے چار مناقب یاد ہیں مجھے ان کے ذکر کرنے سے کوئی چیز مانع نہیں سوائے حسد کے فرماتے ہیں آپ کو کہا گیا کہ ان کو ذکر کریں تو انہوں نے ایک دن یہ آیت پڑھی (وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال رات دن پوشیدہ اور ظاہر) فرمایا آپ اس دن صرف چار درھم کے مالک تھے تو آپؑ نے ایک درھم رات کو دیا اور ایک درھم دن کو اور ایک درھم پوشیدہ اور ایک درھم ظاہر۔ تشریح۔ اس آیت کا نزول امیر المومنینؑ کے بارے میں اس طریقے سے طبرسی اور زمخشری اور باقی مفسرین نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے سیوطی نے در منثور میں کہا کہ عبدالرزاق اور عبد بن محمید اور ابن متدر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی ابن عسا کر نے عبدالوھاب بن مجاھد عن ابیہ عن ابن عباسؓ کے طریق سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی کہ ان کے پاس چار درھم تھے ایک درھم رات کو خرچ کیا اور ایک درھم دن کو پوشیدہ اور ظاہر ابن ابی شیبو نے اور ابن ابی حاتم نے عون سے اسی طرح

نقل کیا ہے۔ طبرسی نے کہا کہ امام ابو جعفر اور امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے بھی یہی مروی ہے پس یہ آیت سخاوت میں آپ کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے جو اعلیٰ ترین اخلاق میں سے ہے اور بے شک اللہ نے اچھے طریقے سے اسے قبول کیا اور اس میں آیت نازل کی اور یہ بیان کیا کہ آپ قیامت کے دن امن والوں میں سے ہیں آپ کو کوئی خوف اور غم پیش نہیں آیئگا۔ یہ اولیاء اور اصفیاء کی صفات ہیں۔ پس اس سے اور اس طرح کی اور چیزوں سے آپ کا تمام صحابہ پر فضیلت کا امتحان ثابت ہوا۔ آپ پر دوسرے کو مقدم کرنا قبیح ہے کیونکہ وہ سب اس طرح کے فضائل سے خالی ہیں اور اگر فرض کیا جائے کہ وہ بھی بعض سے موصوف ہیں تو بھی آپ کی خصوصیت میں کوئی شک نہیں کیوں کہ آپ ان تمام کے جامع ہیں اور میں کہتا ہوں عنقریب بہت سی روایات اس کے بارے میں باب سخاوت جناب امیر المومنین علیہ السلام میں آئیں گی۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۳۶

آپ علیہ السلام ہی جنت اور جہنم کے درمیان اعلان کرنے والے ہوں گے اور اعراف والے ہوں گے اور تمام وہ چیزیں جو آخرت میں آپؑ کے بلند درجے پر دلالت کرتی ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

۱ ... تفسیر قمی۔ میں ہے کہ قول خداوندی ہے کہ (اعلان کرے گا ایک اعلان کرنے والا ان کے درمیان کہ اللہ کی لعنت ہو ظالموں پر) میرے والد عن محمد بن فضیل عن ابی الحسن روایت کرتے ہیں کہ موذن امیر المومنین علیہ السلام ہونگے جو اعلان کریں گے تو تمام مخلوقات سنے گی۔

۲ ... المناقب لابن شہر آشوب میں باقی اور امام صادق علیہ السلام سے اللہ کے قول "فلما رآوہ زلفۃ" کے بارے میں منقول ہے کہ وہ حضرت علیؑ کیلئے اتری ہے اس لئے کہ جب انہوں نے قیامت میں حضرت علیؑ کو دیکھا تو کافروں کے چہرے سیاہ ہو گئے اور جب انہوں نے ان کا مرتبہ اللہ کی جانب سے دیکھا تو اپنی ہتھیلیاں کھانے لگے کیوں کہ انہوں نے ولایت علیؑ میں کوتاہی کی تھی۔

۳ ... کشف الغمہ۔ اس میں حافظ ابو بکر مردویہ عن جابر بن عبداللہ نقل کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس تھے آپ کے صحابہ نے جنت کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اہل جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والا علی بن ابی طالبؑ ہوگا تو ابو دجانہ انصاری نے کہا کہ یا رسول اللہؐ آپ نے تو ہمیں بتلایا تھا کہ جنت تمام انبیاء پر حرام ہے یہاں تک کہ آپ اس میں داخل ہوں اور تمام امتوں پر حرام ہے یہاں تک کہ آپ کی امت داخل ہو آپ نے فرمایا کیوں نہیں اے ابو دجانہ کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک نور کا جھنڈا ہوگا اور ایک یاقوت کا ستون ہوگا جس

پر نور سے لکھا ہوگا" لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور آل محمد مخلوق میں سے بہترین جھنڈے والے ہونگے قیامت میں سب سے آگے ہوں گے اور آپ نے اپنا ہاتھ علی بن ابی طالبؑ کی طرف مارا پس رسول اللہؐ نے حضرت علیؑ کو خفیہ طور پر بتلایا پس فرمایا سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے ہم پر آپ کی وجہ سے یہ شرف و کرم کیا ہے آپ نے فرمایا اے علیؑ تمہیں خوشخبری ہو جو بھی بندہ تیری محبت میں اترے گا اس کو اللہ ہمارے ساتھ قیامت کے دن مبعوث فرمائیں گے پھر رسول اللہؐ نے پڑھا (بے شک متقی لوگ جنتوں میں اور نہروں میں ہونگے سچے ٹھکانے میں قدرت والے مالک کے پاس) کنز جامع الفوائد اور تاویل الآیات الظاہرۃ میں بھی محمد بن عباس عن محمد بن عمر بن ابی شیبہ عن زکریا بن یحییٰ عن عمرو بن ثابت عن ابیہ عن عاصم بن حمزہ عن جابر اسی طرح منقول ہے۔ شیخ طوسی رحمۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ جابر بن عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا اے علیؑ جو تجھ سے محبت کرے اور تجھ سے دوستی کرے اللہ اسے ہمارے ساتھ جنت میں ٹھہرائے گا پھر رسول اللہؐ نے یہ آیت تلاوت کی (بے شک متقی لوگ جنتوں میں اور نہروں میں ہونگے سچے ٹھکانے میں قدرت والے مالک کے پاس) میں کہتا ہوں علامہ رحمۃ اللہ نے کشف الحق میں اسی کی طرح روایت کیا ہے۔

۴ ...ابن مردویہ اللہ تعالیٰ کے قول (ان کے لئے خوشخبری ہے اور اچھا ٹھکانا ہے) کے بارے میں محمد بن سیرینؒ سے نقل کرتے ہیں فرمایا یہ جنت میں ایک درخت ہے جس کی جڑ علی علیہ السلام کے حجرے میں ہے اور نہیں ہے جنت میں کوئی حجرہ مگر یہ کہ اُس میں اس درخت کی ٹہنیاں ہیں۔ اللہ کا فرمان ہے (پس اعلان کریگا اعلان کرنے والا ان کے درمیان) امام ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا وہ علی علیہ السلام ہیں۔ میں کہتا ہوں روایت کیا ہے علامہ نے ان دونوں خبروں کی مثل اور تحقیق گذر چکا ہے اور آگے بھی آئیں گی احادیثیں ان کے بارے میں خاص کر کتاب المعاد میں اور کافی ہیں یہ دونوں آپؑ کی فضیلت کو اور آپؑ کے مقدم ہونے کے استحقاق کو ملامت کرنے والے جاہل پر اور اجڈ بدنام پر اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اس کی سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

۵ ... کنز جامع الفوائد و تاویل الآیات الظاہرۃ۔ میں محمد بن العباس عن محمد بن الحسین عن جعفر بن عبداللہ المحمدی عن کثیر بن عباش عن ابی الجارود عن ابی جعفر علیہ السلام روایت ہے اللہ عزوجل کے فرمان کے بارے میں فاما من اوتی کتابہ بیمینہ۔ آخر آیت تک۔ کہ یہ نازل ہوئی ہے علی علیہ السلام کے بارے میں اور اہل ایمان کیلئے مثال کے طور پر جاری ہوئی ہے۔

۶ ... کنز جامع الفوائد و تاویل الآیات الظاہرۃ۔ میں محمد بن عباس عن احمد بن ادریس عن ابن عیسیٰ عن الحسین بن سعید عن عمرو بن عثمان عن حنان بن سدیر عن عبداللہ علیہ السلام روایت ہے کہ اللہ کا قول ہے (پس جس شخص کو اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا پس وہ کہے گا آؤ

https://www.shiabookspdf.com

میرا نامہ اعمال پڑھ لو) فرمایا یہ امیر المومنین علیہ السلام ہونگے۔

۷ ... کنز جامع الفوائد تاویل الآیات الظاہرۃ۔ میں محمد بن عباس عن احمد بن محمد عن احمد بن حسن عن ابیہ عن حسین بن مخارق عن یعقوب بن شعیب عن عمران بن میثم عن عبادیہ بن ربیعی عن علی علیہ السلام روایت ہے کہ آپ قریش کی جماعت کے پاس سے گذر رہے تھے وہ کہنے لگے کہ اس کو دیکھو جسے محمدؐ نے منتخب کیا ہے اور اپنے خاندان میں سے چنا ہے اور ایک دوسرے کو اشارے کرنے لگے پس آیت اتری (کہ بے شک مجرم لوگ ایمان والوں پر ہنستے ہیں)

۸ ...اور محمد بن محمد واسطی کی سند سے مجاہد سے بھی روایت ہے کہ کچھ قریشی لوگ جو کعبہ کے صحن میں بیٹھا کرتے تھے رسول اللہؐ کے صحابہ پر اشارے کرتے تھے اور ہنستے تھے ایک دن حضرت علیؑ رسول اللہؐ کے صحابہ کی جماعت میں گذرے تو ان سے بھی انہوں نے ہنسی کی اور اشارے کئے اور کہا یہ محمدؐ کا بھائی ہے تو اللہ نے یہ آیات اتاریں۔ پس جب قیامت کا دن ہو گا تو علی علیہ السلام کو اور ان کے ساتھیوں کو جنت میں داخل کیا جائیگا تو وہ ان کافروں پر جھانکیں گے اور دیکھ کر مذاق کریں گے اور ہنسیں گے اور اسی کو اللہ نے فرمایا ہے کہ (آج ایمان والے کافروں پر ہنسیں گے) اور اس کی تاویل میں جو سب سے اچھی روایت ہے وہ محمد بن قاسم عن ابیہ عن الثمالی عن علی بن حسین علیہ السلام کی ہے فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا تو (۲) دو تخت جنت سے نکالے جائیں گے اور جہنم کے کنارے پر بچھا دیئے جائیں گے پھر علی علیہ السلام کو لایا جائیگا آپ اس پر بیٹھ جائیں گے پس جب بیٹھ کر ہنسیں گے تو جہنم الٹ پلٹ ہو جائیگی پس اس کا اوپر والا حصہ نیچے چلا جائیگا پھر وہ دونوں تخت نکالیں جائینگے اور آپ کے سامنے کھڑے کر دیئے جائیں گے پھر وہ کہیں گے اے امیر المومنینؑ اے وصی رسول اللہؐ کیا آپ ہم پر رحم نہیں کرتے کیا آپ ہماری اپنے رب کے سامنے سفارش نہیں کرتے تو آپ کو ہنسی آئیگی پھر آپ اٹھ کھڑے ہوں گے اور وہ (۲) دو تخت بھی اٹھا لئے جائیں گے اور ان کو اپنی جگہ پر لٹا دیا جائے گا۔ پس یہ اللہ کے قول میں ہے کہ (آج ایمان والے کفار پر ہنسیں گے)

۹ ... کنز جامع الفوائد وتاویل الآیات الظاہرۃ میں محمد بن عباس عن الحسین بن احمد عن محمد بن عیسیٰ عن یونس عن سماعۃ عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام روایت ہے میں نے آپ سے پوچھا اللہ کا قول ہے کہ (جس کو اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائیگا) تو فرمایا وہ علیؑ اور اس کے شیعہ ہیں ان کو ان کے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔

۱۰ ... کنز جامع الفوائد وتاویل الآیات الظاہرہ محمد بن عباس عن الحسن بن علی بن عاصم عن الھیثم بن عبدالرحمن عن الرضا عن آبائیہ علیہ السلام روایت ہے کہ اللہ کا قول کہ (جس کے ترازو بھاری ہونگے پس وہ پسندیدہ زندگی میں ہو گا) فرمایا یہ علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں

https://www.shiabookspdf.com

نازل ہوئی ہے اور جس کے ترازو ہلکے ہونگے اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا فرمایا یہ (۳) تین کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۱۱ ... تفسیر فرآت بن ابراھیم میں ابو قاسم علوی معنعن روایت داؤد بن سرحان سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے پوچھا اللہ کے اس فرمان کے بارے میں کہ جب انہوں نے اسے قریب دیکھا تو کافروں کے چہرے بدترین ہوگئے اور کہا جائیگا یہ وہی چیز ہے کہ تم اس کا دعویٰ کرتے تھے۔ آپؑ نے فرمایا یہ امیر المومنین علیہ السلام ہیں کہ جب وہ آپ کے مرتبے اور مقام کو دیکھیں گے تو اپنے ہاتھ کاٹ کھائیں گے جو انہوں نے آپؑ کی ولایت میں کوتاہی کی ہے اور فرمایا جب امیر المومنین علیہ السلام کی صورت قیامت کے دن دیکھیں گے تو کافروں کے چہرے برے ہو جائیں گے اور فرمایا جب لواء الحمد محمدؐ کو دیا جائیگا جس کے نیچے ہر مقرب فرشتہ اور نبی مرسل ہوگا حتیٰ کہ آپ وہ لواء الحمد امیر المومنین علیہ السلام کو دے دیں گے تو کافروں کے چہرے برے ہو جائیں گے اور کہا جائیگا یہ وہی ہے جس کا تم دعویٰ کرتے تھے اور مغیرہ کہتے ہیں میں نے امام ابو جعفرؑ سے سنا فرماتے ہیں جب وہ امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کو دیکھیں گے رسول اللہ کے ساتھ حوضِ کوثر پر انتہائی قریب تو کافروں کے چہرے برے ہو جائیں گے۔

۱۲ ... محمد بن عباس عن عبد العزیز بن یحییٰ عن مغیرہ بن محمد عن احمد بن محمد بن یزید عن اسماعیل بن عامر عن شریک عن اعمش اللہ کے قول کے بارے میں روایت ہے کہ (جب اس کو قریب دیکھیں گے تو کافروں کے چہرے برے ہونگے تو کہا جائے گا یہی وہ چیز ہے جس کو تم مانگتے تھے) فرمایا یہ علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۳ ... کنز جامع الفوائد و تاویل الآیات الظاہرہ میں محمد بن عباس عن حمید بن زیاد عن الحسن بن محمد عن صالح بن خالد عن منصور عن حر... عن فضیل بن یسار عن ابی جعفر علیہ السلام فرمایا کہ یہ آیت پڑھی (جب انہوں نے اسے قریب دیکھا تو ان کافروں کے چہرے بگڑ گئے) پھر فرمایا کیا تجھے معلوم ہے انہوں نے کیا دیکھا' اللہ کی قسم انہوں نے علیؑ کو رسول اللہؐ کے ساتھ اور آپ کے قریب دیکھا اور کہا جائیگا یہی وہ چیز ہے جس کا تم دعویٰ کرتے تھے یعنی منسوب کرتے تھے امیر المومنینؑ سے اے فضیل نہیں منسوب ہوتا اس سے کوئی سوائے امیر المومنینؑ کے مگر جو افترا کرنے والا ہے لوگوں کے اس دن تک جھوٹا ہے۔ تشریح۔ مفسرین کہتے ہیں کہ جب انہوں نے دیکھا یعنی عذاب کا وعدہ قریب یعنی ان کے قریب بگڑ گئے کافروں کے چہرے کہ ان پر سیاہی آگئی اور عذاب کا دیکھنا ناگوار ہوا تو کہا جائیگا یہ وہ چیز ہے جس کو تم مانگتے تھے یعنی جلدی چاہتے تھے وہ افتعال دعا سے ہے یا دعویٰ سے ہے کہ تم دعویٰ کرتے تھے کہ مبعوث نہیں ہونگے اور طبرسی رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ حاکم ابو القاسم الحسکانی نے صحیح سندوں کے ساتھ شریک عن الاعمش سے نقل کیا ہے کہ جب انہوں نے علی بن ابی طالبؑ کیلئے

اللہ کے پاس درجہ قریب دیکھا تو کافروں کے چہرے بگڑ گئے۔ امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا جب انہوں نے علیؑ کا مقام پیغمبرؐ کے ہاں دیکھا تو ان کافروں کے چہرے بگڑ گئے یعنی ان لوگوں کے جو آپ کی فضیلت کو جھٹلاتے تھے۔

۱۴ ... کنز جامع الفوائد وتاویل الآیات الظاہرہ میں محمد بن عباس عن عبدالعزیز بن یحییٰ عن زکریا بن یحییٰ عن عبداللہ بن حسین الشقر عن ربیعہ التحیاط عن شریک عن الاعمش روایت ہے اللہ کا قول کہ (جب انہوں نے قریب دیکھا تو ان کے چہرے بگڑ گئے) فرمایا جب انہوں نے دیکھا علی بن ابی طالب علیہ السلام کیلئے نبی علیہ السلام کے قریب و مرتبہ تو ان کافروں کے چہرے بگڑ گئے۔

۱۵ ... تفسیر فرات بن ابراهیم میں ابوالقاسم علوی معنعن ابن عباس سے نقل کرتے ہیں اللہ کا قول ہے (جو لوگ مجرم ہیں وہ ایمان والوں پہ ہنستے تھے) فرمایا وہ حارث بن قیس اور اس کے ساتھی ہیں جب امیر المومنینؑ اس کے پاس سے گذرتے تو وہ کہتے دیکھو اسے جسے محمدؐ نے منتخب کیا ہے اور اہل بیت میں سے چنا ہے اور وہ مذاق کرتے تھے جب قیامت کا دن ہو گا تو جنت اور جہنم کے درمیان دروازہ کھولا جائے گا امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ تخت پر ٹیک لگائے بیٹھے ہونگے پس آپ کہیں گے کیا تمہیں بھی چاہیے تو جب وہ آئیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائیگا پس آپ اس طرح ان سے مذاق کریں گے اور ہنسیں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (آج ایمان والے کافروں پہ ہنسیں گے تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے کیا کافروں کو بدلا مل گیا جو وہ کرتے تھے)

https://www.shiabookspdf.com

۱۶ ... کنز الکراجکی اپنی سند سے ابو عبداللہ علیہ السلام تک مرفوع نقل کرتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو لوگ روشنی کے چھلکوں پر آئیں گے اپنی بلند آواز میں پکاریں گے سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا اور ہمیں اپنی زمین کا وارث بنایا ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں تو دوسری مخلوق کہے گی یہ انبیا کی جماعت ہے تو اللہ کی طرف سے آواز آئیگی یہ علی بن ابی طالبؑ کے شیعہ ہیں اور میرے بندوں میں سے برگزیدہ ہیں اور میری مخلوق میں سے بہترین ہیں لوگ کہیں گے اے ہمارے اللہ یہ درجہ ان کو کیسے ملا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئیگی ان کے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے سے اور (۵۱) اکیاون نمازیں پڑھنے سے اور مسکین کو کھانا کھلانے سے اور پیشانی پر مٹی لگانے سے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم جو جہراً پڑھنے سے۔

۱۷ ... الطرائف الثعلبی نے ابن عباسؓ مرفوع نقل کیا ہے اللہ کا قول ہے (خوشخبری ہے ان کے لئے اور اچھا ٹھکانا ہے طوبیٰ میں) تو رسول اللہؐ نے فرمایا طوبیٰ ایک درخت ہے جس کی جڑ علیؑ کے گھر میں ہے اور ہر مومن کے گھر میں اس کی ٹہنی ہے اس لئے اللہ نے فرمایا ان کے لئے طوبیٰ ہے اچھا ٹھکانا یعنی اچھے لوٹنے کی جگہ ایک اور حدیث میں نبیؐ سے روایت ہے کہ آپؐ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو

فرمایا ایک درخت ہو گا جنت میں اس کی جڑ میرے گھر میں ہو گی اور شاخیں جنت والوں پر آپ کو کہا گیا یارسول اللہؐ ہم نے اسی درخت کے بارے میں سوال کیا ہے تو آپ نے ہمیں کہا تھا یہ درخت جنت میں ہے جڑ علیؑ کے گھر میں ہے اور ٹہنیاں جنت والوں پر پھر جب ہم نے سوال کیا تو آپ نے فرمایا درخت جنت میں ہے جڑ میرے گھر میں ہے اور شاخیں جنت والوں پر تو آپؐ نے فرمایا کل کو میرا گھر اور علیؑ کا گھر ایک ہی ہو گا ایک ہی جگہ پر ابن مغازلی نے بھی اپنی کتاب میں ایسے میں نقل کیا ہے اور ثعلبی عن عبداللہ بن احمد بن عثمان عن محمد بن حسین بن صالح عن علی بن محمد دھقان اور حسین بن ابراھیم جصاص عن حسین بن حکم عن حسن بن حسین عن لکبی عن ابی صالح عن ابن عباسؓ بھی یہی پہلی روایت کی طرح ہے اور ابو صالح نے اپنی سند کے ساتھ جابر عن امام ابی جعفرؑ دوسری حدیث کی طرح روایت کیا۔

۱۸ ... کشف الغمہ۔ ابن مردویہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ (جس کو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا) ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ وہ علی بن ابی طالبؑ ہیں میں کہتا ہوں کہ علامہ نے کشف الحق میں بھی روایت کیا ہے اور اللہ کے قول کہ (وعدہ کیا ہے اللہ نے ایمان اور عمل صالح والوں سے مغفرت اور اجر عظیم کا) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے نبیؐ سے پوچھا کہ یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا تو سفید نور کا جھنڈا بنایا جائیگا تو منادی آواز دے گا کہ سید المومنین اور اس کے ساتھ محمدؐ کے بعد ایمان لانے والے کھڑے ہو جائیں تو علی بن ابی طالبؑ کھڑے ہو جائیں گے تو ان کے ہاتھ میں سفید نور کا جھنڈا دیدیا جائیگا اس کے نیچے تمام سابقین اولین مہاجرین وانصار ہونگے ان کے ساتھ کوئی اور شامل نہیں ہو گا اللہ رب العزت نور کے منبر پر بیٹھ جائیں گے اور تمام لوگ ایک ایک کر کے آپ پر پیش ہونگے تو ہر ایک کو اس کا اجر اور نور دیا جائے گا پس جب آخر تک پہنچ جائیں گے ان کو کہا جائیگا تم نے اپنی حالت پہچان لی اور اپنا مقام بھی جنت میں پہچان لیا۔ تمہارے رب فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے میرے پاس اجر عظیم ہے یعنی جنت ہے۔ پس حضرت علیؑ اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ جھنڈے میں ہونگے اٹھیں گے اور انہیں جنت میں داخل کر دیا جائے گا پھر آپ منبر کی طرف واپس آئیں گے پس مسلسل تمام مومنین آپ پر پیش کئے جائیں گے پس ان میں سے اپنا حصہ جنت کی طرف والا لیں گے اور جہنم کی طرف والوں کو چھوڑ دیں گے اور یہ اللہ کے فرمان میں ہے (جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے ان کے لئے ان کا اجر اور نور ہو گا) یعنی سابقین اور آپؑ کی ولایت والے (وہ لوگ جو کافر ہوں گے اور انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہو گا وہ جہنم والے ہونگے) یعنی ولایت میں علیؑ کا حق نہ مانا ہو گا کیوں کہ آپ کا حق جہان والوں پر واجب ہے میں کہتا ہوں صاحب احقاق الحق نے کہا یہ روایت حاکم ابو القاسم الحسکانی کی شواہد التنزیل میں موجود ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۹ ... تفسیر قمی۔ اللہ کا فرمان (اور کافر کہے گا ہائے کاش میں تراب ہوتا) یعنی علیؑ والا ہوتا کیوں کہ رسول اللہؐ نے امیر المومنینؑ کی کنیت ابو اتراب رکھی ہے۔

۲۰ ... کنز جامع الفوائد وتاویل الآیات الظاہرۃ۔ حسن بن ابی الحسن دیلمی نے اپنی سند سے عن جابر بن یزید عن ابی عبداللہ علیہ السلام روایت کی ہے کہ قول خداوندی ہے کہ (ہر انسان آئے گا اس کے ساتھ ایک سائق اور شہید ہو گا) تو سائق امیر المومنینؑ ہیں اور شہید رسول اللہؐ ہیں۔

۲۱ ... کشف الغمہ۔ ابو بکر بن مردویہ نے اپنی سند سے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ علی بن ابی طالبؑ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ آپ کو زیادہ محبوب کون ہے میں یا فاطمہؑ فرمایا فاطمہؑ مجھے تجھ سے زیادہ محبوب ہے اور تو اس سے زیادہ عزیز ہے گویا کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تو حوض پر ہو گا لوگوں کو ہٹائے گا اور اس پر آسمان کے ستاروں جتنے پیالے ہونگے اور تم اور حسنؑ اور حسینؑ اور فاطمہؑ اور عقیلؑ اور جعفرؑ جنت میں بھائیوں کی طرح پلنگوں پر آمنے سامنے ہونگے تو میرے ساتھ ہو گا اور تیرے شیعہ جنت میں ہونگے پھر آپ نے آیت پڑھی کہ (وہ بھائی بھائی ہونگے پلنگوں پر آمنے سامنے ہونگے کوئی اکی دوسرے کی پشت نہیں دیکھے گا)

https://www.shiabookspdf.com

۲۲ ... تفسیر فرآت بن ابراھیم۔ محمد بن ابراھیم بن زکریہ عبداللہ بن ابی ردنی سے معنعن نقل کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا اے علیؑ تو میرے ساتھ ہو گا جنت میں میرے محل میں میری بیٹی فاطمہؑ کے ہمراہ اور وہ تیری بیوی ہے دنیا میں اور آخرت میں اور تو میرا رفیق ہے پھر پڑھا رسول اللہؐ نے (بھائی بھائی ہونگے پلنگوں پر آمنے سامنے آپس میں محبت کریں گے اللہ کیلئے بعض بعض کو دیکھیں گے) علامہ فرماتے ہیں اللہ نے آپؑ کا مقام بلند کیا مسند احمد بن حنبل میں ہے کہ "اخوانا علی سرء متقابین" حضرت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے ابو ہریرہ سے بھی ایسے ہی منقول ہے۔

۲۳ ... کنز جامع الفوائد تاویل الآیات الظاہرہ۔ محمد بن حمران سے روایت ہے میں نے امام ابو عبداللہؑ سے پوچھا کہ اللہ کا قول ہے (تم دونوں ڈالدو جہنم میں ہر عناد والے کافر کو) فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا محمدؐ اور علیؑ دونوں پل صراط پر کھڑے ہو جائیں گے پس نہ گذرے گا اس سے مگر وہی جس کے پاس برأت ہو گی میں نے کہا برأت کیا ہے فرمایا ولایت علی بن ابی طالبؑ اور آپ کی اولاد میں سے آئمہ کرام کی محبت اور ایک منادی آواز دے گا اے محمدؐ اے علیؑ دونوں ہر کافر کو جہنم میں ڈالدو جو علی بن ابی طالبؑ سے عناد رکھتا ہو۔

۲۴ ... عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے میں رسول اللہؐ کے پاس داخل ہوا اور سلام کیا اور پس کہا یا رسول اللہؐ مجھے حق دکھایئے میں اس

کو کھلم کھلا دیکھنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا اے ابن مسعود چھوٹے کمرے میں داخل ہو جاؤ وہاں دیکھے جو بھی نظر آئے پس میں داخل ہوا تو وہاں علی بن ابی طالبؑ رکوع سجدہ کر رہے تھے اپنے رکوع میں خشوع کرتے تھے اور سجدے میں فرما رہے تھے اے اللہ تجھے اپنے نبی محمدؐ کے حق کی قسم تو ضرور میرے شیعوں میں سے گنہگاروں کو بخش دے پس میں باہر آیا تا کہ رسول اللہؐ کو بتاؤں تو میں نے آپ کو بھی رکوع اور سجدے میں پایا آپ نے رکوع سجدے میں انتہائی خشوع سے فرما رہے تھے تجھے اپنے ولی علیؑ کے حق کی قسم میری امت کے گناہگاروں کو معاف کر دے مجھے بے صبری نے آ پکڑا تو آپؐ نے نماز مختصر کر دی اور فرمایا اے ابن مسعود کیا ایمان کے بعد کفر ہو سکتا ہے میں کہا نہیں آپ کی زندگی کی قسم اے اللہ کے رسولؐ مگر میں نے دیکھا کہ علیؑ اللہ سے سوال کر رہے ہیں آپؐ کا واسطہ دے کر اور میں نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ اس کے واسطے سے سوال کر رہے تھے مجھے معلوم نہیں آپ میں سے کون اللہ کے نزدیک زیادہ وجاہت والا ہے تو آپ نے فرمایا اے ابن مسعود بے شک اللہ نے مجھے پیدا کیا اور علیؑ کو اور حسنؑ کو اور حسینؑ کو اپنے مقدس نور سے جب اللہ نے ارادہ کیا کہ اپنی باقی مخلوق کو پیدا کرے تو میرے نور کو پھاڑا اور اس سے آسمان و زمین بنا دیئے اور میں اللہ کی قسم آسمان و زمین سے افضل ہوں اور علیؑ کا نور پھاڑا اس سے عرش معلیٰ و کرسی بنا دی اور علیؑ اللہ کی قسم عرش و کرسی سے افضل ہے حسنؑ کے نور کو پھاڑا اور اس سے حور عین اور فرشتے بنائے اور حسنؑ اللہ کی قسم حور عین اور فرشتوں سے افضل ہے اور حسینؑ کے نور کو پھاڑا اور اس سے لوح و قلم بنائے اور حسینؑ اللہ کی قسم لوح و قلم سے افضل ہے۔ پھر اس وقت مشرق اور مغرب میں اندھیرا چھا گیا فرشتوں نے شور شروع کر دیا اور آواز دی اے اللہ ان صورتوں کی قسم جن کو تو نے پیدا کیا ہے ہم سے یہ اندھیرا دور کر دے اس وقت اللہ تعالیٰ ایک اور کلمہ بولیں گے اس سے روح پیدا کریں گے پس وہ روح نور کو اٹھائے گی پھر اللہ اس سے فاطمہ زہراؑ کا نور خلق کیا پھر اس کو عرش کے سامنے پھیلا دیا تو مشرق و مغرب روشن ہو گئے اس لئے آپؑ کا نام زہراؑ رکھا گیا اے ابن مسعود جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ مجھے اور علیؑ کو فرمائے گا جس کو تم پسند کرتے ہو جنت میں داخل کر دو اور جس کو تم برا سمجھتے ہو جہنم میں ڈال دو اس کی دلیل اللہ کا قول ہے کہ (تم دونوں جہنم میں ڈال دو ہر عناد والے کافر کو) میں نے کہا یا رسول اللہؐ عناد والا کافر کون ہے آپ نے فرمایا کفار تو وہ ہیں جو میری نبوت کا انکار کریں اور عناد والے کافر وہ ہیں جو علی ابن ابی طالب کی ولایت کے منکر ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

۲۵ ... تفسیر فرات بن ابراہیم ابوالقاسم حسنی عن فرات بن ابراہیم عن حسن بن علی بن بزیع اور حسین بن سبیہ عن اسماعیل بن اسحاق عن یحییٰ بن سالم الفراء عن قطر عن موسیٰ بن طریق عن عبایہ بن ربعی روایت ہے کہ اللہ کا فرمان ہے (تم دونوں جہنم میں ڈال دو ہر عنادی کافر)

کو فرمایا وہ دونوں نبیؐ اور علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

۲۶ ... تفسیر فرات بن ابراھیم میں جعفر بن محمد بن مروان عن ربیہ عن عبید اللہ بن محمد بن مہران الثوری عن محمد بن الحسین عن ربیہ عن جدہ عن علی بن ابی طالب علیہ السلام روایت ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان (ڈالدو تم دونوں ہر عنادی کافر کو جہنم میں) فرماتے ہیں کہ فرمایا نبیؐ نے بے شک اللہ تعالیٰ جب لوگوں کو جمع کریں گے قیامت کے دن ایک چٹیل میدان میں میں اور تو اس دن عرش کے دائیں طرف ہونگے اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھ کو فرمائیں گے کہ تم دونوں ڈالو اس کو آگ میں جس نے تم سے بغض کیا اور تم دونوں کی مخالفت کی اور تمہاری تکذیب کی۔

۲۷ ... تفسیر فرات بن ابراھیم میں علی بن الحسین بن زید عن علی بن یزید الباجعلی عن محمد بن الحجال السطی عن جعفر بن محمد عن ربیہ عن آبائیہ علیہ السلام منقول ہے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا عرش کے درمیان سے اے محمدؐ اے علیؑ تم دونوں ڈالو جہنم میں ہر کفر کرنے والے عناد رکھنے والے کو پس وہ دونوں ڈالنے والے ہیں آگ میں۔

۲۸ ... تفسیر فرات بن ابراھیم میں جعفر بن احمد معنعن روایت عن الحسن بن راشد فرماتے ہیں فرمایا مجھے قاضی شریک نے مہری کے زمانہ میں۔ اے ابو علی میں ارادہ کرتا ہوں کہ میں تجھے حدیث بیان کروں میں ترجیح دیتا ہوں تجھے اس پر کہ تو اللہ تعالیٰ کو اپنے اوپر گواہ بنائے کہ تو اس کو بیان نہیں کریگا یہاں تک کہ میں وفات پا جاؤں فرماتے ہیں کہ میں نے کہا آپ تو ایسے آدمی ہیں آپ جو چاہیں بیان کریں۔ فرماتے ہیں کہ میں اعمش کے دروازے پر تھا اور اس کے دروازے پر حدیث سننے والوں کی جماعت تھی فرماتے ہیں کہ اعمش نے دروازہ کھولا اور ان کی طرف دیکھا پھر لوٹ گئے اور دروازہ بند کر دیا پس وہ اصحاب چلے گئے اور میں باقی رہ گیا پس وہ نکلے اور مجھے دیکھا فرمایا تم یہاں ہو اگر میں جان لیتا تو میں ضرور آپ کو داخل کر لیتا یا آپ کی طرف آتا فرماتے ہیں کہ پھر مجھے فرمایا کیا تجھے معلوم ہے کہ آج میں نے کیا مشاہدہ کیا ہے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا میں نے دیکھی ہے اللہ تعالیٰ کی آیت میں میں نے کہا وہ کیا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کا فرمان (اے محمدؐ اے علیؑ تم دونوں ڈالو ہر عناد رکھنے والے کافر کو) فرماتے ہیں میں نے کہا اور یہ ایسے ہی نازل ہوئی ہے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے محمدؐ کو نبی بنا کر بھیجا ہے یہ آیت ایسے ہی نازل ہوئی ہے۔

۲۹ ... تفسیر فرات بن ابراھیم میں علی بن محمد الزھری عن صباح المزنی روایت ہے فرمایا ہم آئے حسن بن صالح کے پاس اور وہ قرآن کی تلاوت کر رہے تھے جب وہ فارغ ہوئے قرآن سے تو مسائل پوچھنے والوں نے مسائل پوچھے یہاں تک کہ وہ فارغ ہو گئے تو ان کی طرف

https://www.shiabookspdf.com

ایک جوان آدمی کھڑا ہوا پس کہا اس کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اپنی کتاب میں (کہ ڈالو تم دونوں جہنم میں ہر کفر کرنے والے عنادی کو) پس وہ کچھ دیر رکے زمین کریدنے لگے پھر فرمایا عنید کے بارے میں تو نے مجھ سے سوال کیا ہے؟ فرمایا نہیں میں نے سوال کیا ہے الفسیا کے بارے میں۔ فرماتے ہیں کہ رکے حسن زمین کرید رہے تھے پھر فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا تو کھڑے ہوں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام جہنم کے کنارے پر پس ان کے شیعوں میں سے کوئی نہیں گذرے گا مگر جنت اور جہنم سے کہیں گے کہ یہ میرا ہے اور یہ تمہارا ہے اور اس کو حسن بن صالح نے اعمش سے ذکر کیا ہے۔ تشریح۔ ہم لائے ہیں حدیث کا مضمون چند سندوں کے ساتھ کتاب المعاد میں۔ اور مجمع البیان میں شیخ ابو علی الطبرسی نے اس کو روایت کیا ہے ابو القاسم الحسکان سے اپنی سند کے ساتھ اعمش سے فرماتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہم نے ابو المتوکل ان جی نے ابو سعید خدری سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ مجھے اور علیؑ کو فرمائیں گے ڈالو تم دونوں آگ میں اس کو جو تم دونوں سے بغض رکھتا ہے اور داخل کرو تم اس کو جو تم دونوں سے محبت رکھتا ہے جنت میں اور یہ اللہ کا فرمان ہے (ڈالو تم دونوں جہنم میں ہر عنادی کافر کو) اور علامہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں چند اقوال ہیں نمبر ۱ ایک یہ ہے کہ بے شک عرب لوگ حکم کرتے ہیں ایک کو اور قوم کو اس سے جس سے (۲) دو کو حکم کرتے ہیں اور روایت کیا ہے کہ یہ ان میں اس وجہ سے ہے کہ کم سے کم آدمی کے مددگار اس کے اونٹوں میں اور بکریوں میں دو ہوتے ہیں اور اسی طرح ساتھی کم سے کم تین ہوتے ہیں پس جاری ہو گی کلام ایک کی اس کے (۲) دو ساتھیوں پر کیا تو نہیں دیکھتا کہ اکثر شعراء کسی... کے بارے میں کہتے ہیں (یاصاحبي یا خلیلي) اے میرے ساتھیوں اے میرے دوستو۔ نمبر ۲ دوسری یہ کہ بے شک... دلالت کرتی ہے زیادتی پر گویا کہ اس نے کہا (اُلق اُلق) ڈال ڈال۔ پس تثنیہ کی ضمیر دلالت کرتی ہے فعل کے تکرار پر اور یہ فاعل کے فعل کے ساتھ سخت ربط کی وجہ سے ہے یہاں تک کہ جب تکرار ہو گا ان میں سے ایک کا تو گویا کہ دوسرے کا بھی تکرار ہو گا اور اس پر امرائی القیس کے قول کو محمول کیا ہے۔ قفا نبک۔ گویا کہ اس نے کہا ہے قف قف۔ نمبر ۳ تیسرا یہ کہ یہ امر متامل ہے سائق اور شہید کو۔ نمبر ۴ چوتھا یہ کہ مراد نون خفیفہ ہے گویا کہ وہ اُلقین ہے پس جاری کیا وصل کو وقف کی جگہ پر پس نون کو الف سے بدل دیا۔ ختم۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۳۷

اللہ تعالٰی کا فرمان ہے ان کو ٹھہراؤان سے سوال کی جائیگا۔

۱ ... معانی الاخبار میں محمد بن عمر الحافظ عن عبداللہ بن محمد بن سعید عن ابیہ عن حفص بن العمر العمری عن عصام بن طلیق عن ابی ھارون عن ابی سعید عن النبیؐ روایت ہے اللہ تعالی کے قول کے بارے میں (ٹھہراؤان کوان سے سوال کیا جائیگا) فرمایا علی علیہ السلام کی ولایت کے بارے میں۔

https://www.shiabookspdf.com

۲ ... تفسیر قمی میں ہے (ٹھہراؤان کو کہ ان سے سوال کیا جائیگا) فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کے بارے میں۔

۳ ... عیون اخبار الرضا علیہ السلام میں تیمی کی سند سے عن الرضا عن آبائیہ علیہ السلام سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہؐ نے اللہ کے قول کے بارے میں کہ (ٹھہراؤان کو کہ یہ سوال کیا جائے گا) فرمایا علیؑ کی ولایت کے بارے میں۔

۴ ... عیون اخبار الرضا علیہ السلام دقاق عن اسدی عن سہل عن عبدالعزیز الحسنی عن عبد ابی الحسن الثالث عن آبائمہ عن الحسین بن علیؑ روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے ابو بکر مجھ سے ... کان کے ہے اور عمر مجھ سے ... آنکھ کے ہے اور بے شک عثمان مجھ سے ... دل کے ہے جب اگلا دن ہوا تو میں آپؐ کے پاس گیا تو آپ کے پاس امیر المومنینؑ اور ابو بکر اور عمر اور عثمان تھے تو میں نے کہا ابا جان میں نے سنا آپ اپنے ان صحابہ کے بارے میں ایک بات کر رہے تھے وہ کیا ہے آپ نے فرمایا ہاں پھر ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا یہ کان اور آنکھ اور دل ہیں اور ان سے میرے اس وصی کے بارے میں پوچھا جائیگا اور اشارہ علی علیہ السلام کی طرف کر دیا پھر فرمایا اللہ تعالی یہ فرماتے ہیں (بے شک کان اور آنکھ اور دل یہ سب اس کے بارے میں پوچھے جائیں گے) پھر فرمایا میرے رب کی عزت کی قسم میری تمام امت قیامت کے

دن کھڑی کی جائے گی اور اس سے علیؑ کی ولایت کے بارے میں پوچھا جائے گا اور یہ اللہ کے قول میں ہے کہ ان کو (ٹھہراو بے شک ان سے پوچھا جائے گا) تشریح۔ شاید آپ کی مراد باطنی تاویل میں یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے ظاہر کے ساتھ مخلوط ہونے کی وجہ سے اور اپنے مطلع ہونے کی وجہ سے ان چیزوں جو آپ نے امیر المومنینؑ کے بارے میں ظاہر کیں تھی بمنزل کان اور آنکھ اور دل کے پس ان پر حجت پوری ہو گئی اس لئے آیت میں ان کا خصوصی ذکر کیا گیا باوجود اس کے کہ تمام امت سے عام طور پر سوال ہو گا۔

۵ ...ابو نعیم اپنی سند سے عن شعبی عن ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں وقفوھم انھم مسئولون کا مطلب یہ ہے کہ ان کو کھڑا کروان سے ولایت علی بن ابی طالبؑ کا سوال کیا جائے گا۔ ابن شیر ویہ نے فردوس میں ابو سعید خدری سے ایسے نقل کیا ہے۔ تشریح۔ طبرسی رحمۃ اللہ نے ابو سعید خدری اور سعید ابن جبیر عن ابن عباس ابوالقاسم حسکانی کی کتاب الحاکم سے بھی ایسے ہی نقل کیا ہے اور دیلمی نے ابو سعید خدری سے نقل کیا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ان کو کھڑا کروان سے ولایت علیؑ کا سوال ہو گا اور واحدی کی بھی مراد یہی ہے جس میں وہ کہتا ہے کہ اللہ کا قول ہے ان کو کھڑا کروان سے سوال ہو گا یعنی ولایت علیؑ اور اہل بیتؑ کا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ حکم دیا کہ وہ مخلوق کو یہ بات بتائیں کہ (آپ تبلیغ رسالت سے کوئی اجر نہیں مانگتے سوائے آپ کی قرابت والوں سے محبت کرنے سے) معنی یہ ہے کہ ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا انہوں نے ان کا حق مودت ادا کیا ہے جیسے کہ نبیؐ نے وصیت کی یا اسے ضائع یا بے کار چھوڑ دیا پس ان سے مطالبہ اور تفتیش ہو گی میں کہتا ہوں اس سے آپ کی امامت پر دلیل ملتی ہے کیونکہ یہ ولایت جس کا سوال اور واقفیت تمام عقائد اور اعمال کے درمیان میں خاص طور کیا گیا ہے وہ ضرور باضرور ارکان ایمان میں بڑی چیز ہے وہ آپ کی خلافت اور امامت کا اعتقاد ہے اور اس ولایت عظیمہ کا لزوم جس کا قیامت میں سوال ہو گا یہ دلالت کرتا ہے کہ آپ کو صحابہ کے درمیان عظیم فضیلت حاصل تھی اور مفضول کو افضل قرار دینا عقلی طور پر قبیح ہوتا ہے اور کئی دفعہ ولایت کے معاملے میں کلام گذر چکی ہے اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ ان سابقہ روایات کی تائید اس سے ہوتی ہے جو حافظ ابو نعیم نے کتاب منقبۃ المطہرین میں اپنی سند سے عن نافع بن حارث عن ابی بردہ روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ایک دن فرمایا جب کہ ہم آپ کے ارد گرد تھے قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ابن آدم کے قدم قیامت کے دن اس وقت تک نہ ہل سکیں گے یہاں تک کہ اس سے چار چیزوں کا سوال کیا جائے اس کی عمر کے بارے میں کہ کس میں بسر کی مدد سکے جسم کے بارے میں کہ کس میں اسے کھپایا اور اس کے مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور ہم اہل بیتؑ کی محبت کے بارے میں حضرت عمر نے فرمایا یا رسول اللہؐ آپؐ کے بعد آپؐ کی محبت کی کیا نشانی ہے فرمایا پس آپ نے علی بن ابی طالبؑ کے سر پر ہاتھ رکھ دیا اور وہ آپ کے پہلو میں تھے فرمایا ہماری محبت کی

https://www.shianbookspdf.com

نشانی میرے بعد اس کی محبت ہے ایک اور سند سے عن عبداللہ بن بریدہ عن ربیہ ایسے ہی روایت ہے جس کے آخر میں ہے کہ اس کی محبت اور اپنا ہاتھ علیؑ کے کندھے پر رکھ دیا پھر فرمایا جو اس سے محبت کرے اس نے مجھ سے محبت کی جو اس سے بغض رکھے اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۳۸

اس میں وہ تمام آیات جمع ہیں جو آپ صلوٰت اللہ علیہ کی شان میں نازل ہوئیں۔

https://www.shiabookspdf.com

۱ ... تفسیر قمی اللہ کا قول (مثال ان لوگوں کی جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا ان کے اعمال راکھ کی طرح ہونگے جس پر آندھی کے دن شدید ہوا چلے) فرمایا جو امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کا اقرار نہ کرے اس کے عمل باطل ہو جائیں گے جیسے وہ راکھ جس پر ہوا آئے اور اسے اڑا لے جائے۔

۲ ... تفسیر قمی حسن بن علی عن ربیہ عن حماد بن عیسیٰ عن ابی سفاتج عن ابی عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ کا قول ہے کہ (اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لے آئیں یا اسے بدل لائیں) یعنی امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ۔ اللہ کا فرمان (آپ فرمادیں میرے لئے لائق نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے بدلوں میں تو اس کی اتباع کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے) یعنی علی بن ابی طالبؑ امیر المومنینؑ کے بارے میں۔ تشریح۔ حدیث (۲) دو معنوں کا احتمال رکھتی ہے (۱) پہلا یہ کہ آپ علیہ السلام کی تاویل کے مطابق "بدلہ" کی ضمیر امیر المومنین علیہ السلام کی طرف راجع ہے یعنی ایسا قرآن لائیں جو اس کی تعریفوں اور اوصاف اور فضائل پر مشتمل نہ ہو یا اسے اپنی طرف سے بدلیں اور اس کی جگہ اور رکھ دیں (۲) دوسرا معنی یہ ہے کہ ضمیر بدلہ کی قرآن کی طرف بھی راجع ہو کہ اس قرآن ہی کو اٹھا دے اور کوئی قرآن لے

جو اس کے فضائل پر مشتمل نہ ہو اور اس پر صراحت نہ کرے یا اس قرآن میں ایسی تبدیلی کر دے جو ان امور پر مشتمل ہو پہلا معنی حدیث سے واضح ہے اور دوسرا آیت سے۔

۳ ... تفسیر قمی آیت قرآنی ہے (شاید آپ کچھ وہ وحی جو آپ کی طرف کی گئی چھوڑ دیں اور اس سے آپ کا دل تنگ ہو اس لئے کہ یہ لوگ کہتے ہیں کیوں نہیں اس پر خزانہ اتارا گیا یا اس کے ساتھ فرشتہ آتا بے شک تو توڈرانے والا ہے اور اللہ ہر چیز کا ذمہ دار ہے) چنانچہ میرے باپ نے عن نصر بن سوید عن یحییٰ حلبی عن ابن مسکان عن عمارہ بن سوید عن ابی عبداللہ علیہ السلام بیان کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا اس آیت کا سبب نزول یہ ہے کہ رسول اللہؐ ایک دن نکلے علی علیہ السلام سے فرمایا اے علیؑ میں نے اللہ سے رات سوال کیا کہ تجھے میرا وزیر بنا دے تو اس نے ایسا ہی کر دیا اور میں نے یہ سوال کیا کہ تجھے میرا وصی بنا دیا تو اس نے ایسا ہی کر دیا اور میں سوال کیا کہ تجھے میری امت میں خلیفہ بنا دے تو اس نے ایسا کر دیا تو آپ کے صحابہ میں سے ایک آدمی نے کہا اللہ کی قسم ایک صالح کھجوروں کا کسی پرانی مشک میں مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے جو محمدؐ نے اپنے رب سے مانگا آپ نے ایسا کیوں نہ مانگا جس سے آپ کو مضبوطی ہوتی یا ایسا مال کیوں نہ مانگا جس سے آپ کو فاقہ پر مدد ملتی۔ پس اللہ کی قسم نہیں بلایا آپ نے علیؑ کو کبھی حق کی طرف یا باطل کی طرف مگر اس نے آپ کی بات مانی ہے تو اس پر اللہ نے اپنے پیغمبر پر یہ آیت نازل کی کہ شاید آپ وصی کا بعض حصہ چھوڑ دیں گے اور اللہ کا قول ہے (کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے گھڑ لیا ہے تو آپ کہیں تم اس جیسی (۱۰) دس سورتیں گھڑ کے لے آؤ اور اللہ کے سوا جس کو بھی بلا سکتے ہو بلا لو اگر تم سچے ہو) یعنی وہ یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تو علیؑ کی ولایت کا حکم نہیں دیا یہ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں تو اللہ فرمایا (اگر یہ تمہاری بات نہ مانیں تو تم خود جان لو کہ بے شک اللہ کے علم سے اتارا گیا ہے) یعنی علیؑ کی ولایت اللہ کی طرف سے ہے۔ تشریح۔ اس کا یہ کہنا کہ "ما دعا علیاً" کا مطلب یہ ہے کہ جب علی علیہ السلام اس کی بہت ہی فرمانبرداری اور اطاعت کرتے ہیں تو اسی لئے انہوں نے اللہ سے یہ چیزیں مانگی ہیں یا اس کے لئے یہ چیزیں گھڑی ہیں کہ وہ بغیر وحی اور سوال کے آپ کی بات کثرت سے مانتا ہے یا اسے ان امور کے سوال کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ اس کے برابر میں اس کی اطاعت کرتا ہے اگر وہ وصیت کا حکم کریگا تو بھی وہ اسے کریگا ان میں سے درمیانی معنی زیادہ ظاہر ہے۔

۴ ... تفسیر قمی قرآن میں ہے (بے شک اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ تمہاری آزمائش کریگا) یعنی علی بن ابی طالبؑ کے ساتھ تمہیں آزمائے گا (اور ضرور تمہارے سامنے قیامت کے دن بیان کریگا جس میں تم اختلاف کرتے ہو) یعنی علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت تشریح۔ فیہ کی ضمیر اللہ کے عہد کی طرف لوٹتی ہے جس کی تفسیر حدیثوں میں ولایت کے ساتھ کی گئی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۵ ... تفسیر قمی۔ آیت قرآنی ہے (یہ لوگ قریب ہیں کہ آپ کو فتنے میں ڈال دیں اس کے بارے میں جو ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے تاکہ آپ ہم پر اس کے علاوہ کسی اور کو گھڑ کے لے آئیں) یعنی امیر المومنینؑ کے علاوہ اور اس وقت وہ آپ کو دوست بنالیں گے اگر اس کے علاوہ کو آپ کھڑا کر دیں تو آپ سے دوستی کر لیں گے۔

۶ ... تفسیر قمی۔ آیۃ قرآنی ہے (جو شخص نیکی کے ساتھ آیا پس اس کے لئے اس میں سے بہتر ہے اور وہ اس دن گھبراہٹ سے امن والا ہو گا اور جو گناہ کے ساتھ آیا پس وہ اوندھے منہ آگ میں ڈالدیا جائیگا) حدثنا محمد بن جعفر عن یحییٰ بن زکریا عن علی بن حسان عن عبدالرحمن بن کثیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام حدیث ہے اللہ تعالیٰ کے قول کے بارے میں۔ جو نیکی لایا پس اس کے لئے (۱۰) دس گناہ اجر ہے اس کے مثل۔ فرمایا یہ عام مسلمانوں کیلئے ہے اور الحسنۃ سے مراد ولایت ہے پس جس نے عمل کیا اچھا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے (۱۰) دس نیکیاں لکھ دیں گے پس اگر ولایت نہ ہو تو دیدیں گے اس کو جو اس نے عمل کیا ہے اچھا دنیا میں اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہو گا۔

۷ ... تفسیر قمی۔ قرآن میں ہے (اور اگر اتباع کرے حق ان کی خواہشات کی تو زمین و آسمان اور جو کچھ اس میں ہے فنا ہو جائے) فرمایا کہ حق رسول اللہؐ ہیں اور امیر المومنین علیہ السلام ہیں اور اس پر اللہ تعالیٰ کا فرمان دلالت کرتا ہے (تحقیق تمہارے پاس رسول آیا ہے حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے) یعنی امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت اور آپ سے پوچھیں گے اے محمدؐ اہل مکہ علیؑ کے بارے میں (کیا وہ حق ہے یعنی امام ہے کہہ دیجئے اللہ کی قسم بے شک وہ حق ہے) یعنی امام ہے۔ اور اس کی مثالیں بہت ہیں اور دلیل اس پر یہ ہے کہ بے شک حق رسول اللہؐ اور امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔ اللہ کا فرمان (اور اگر اتباع کرتے رسول اللہؐ اور امیر المومنین علیہ السلام قریش کی تو زمین و آسمان اور جو کچھ اس میں ہے فناء ہو جاتے) پس آسمان کا فساد ہے جب وہ بارش نہ برسائے اور زمین کا فساد ہے کہ جب وہ کھیتی نہ اگائے اور لوگوں کا فساد اس میں ہے۔

۸ ... تفسیر قمی۔ ارشاد ربانی ہے (تحقیق ہم تمہارے پاس حق کے ساتھ آئے ہیں) یعنی امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کے ساتھ (اور لیکن اکثر تم میں سے حق کو ناپسند کرتے ہیں) اور دلیل یہ ہے کہ بے شک حق امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت ہے۔ اللہ کا فرمان ہے (کہہ دیجئے حق تمہارے رب کی طرف سے ہے) یعنی علی علیہ السلام کی ولایت (پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے بے شک ہم نے تیار کی ہے آل محمدؑ کے ظالمین کیلئے، ان کے حق میں آگ) پھر ذکر کی ہے اس حدیث پر ان کی خبر اور جو انہوں نے عہد کیا اس پر کعبہ کے اندر کہ وہ نہیں لوٹائیں گے خلافت کو اہل بیت رسولؐ کے پاس پس فرمان باری تعالیٰ ہے (کیا انہوں نے کوئی کام طے کیا ہے پس

https://www.shiabookspdf.com

بے شک ہم طے کرنے والے ہیں معاملے کو ان کے قول ان کے پاس ہے وہ لکھتے ہیں تک۔۔۔)

۹ ... تفسیر قمی۔ آیت قرآنی ہے (مقرر کیا تمہارے لئے دین میں سے) مخاطب کرتے ہوئے محمدؐ کو (کہ وہ اس کا حکم کیا نوحؑ کو اور وہ جو ہم نے وحی کی آپ کی طرف اے محمدؐ اور جس کا ہم نے حکم دیا ہے ابراہیمؑ کو اور موسیٰؑ کو اور عیسیٰؑ کو یہ کہ قائم کرو دین کو یعنی دین کو سیکھو یعنی توحید کو اور نماز قائم کرنے کو اور زکوٰۃ دینے کو اور رمضان کے روزے رکھنے کو اور بیت اللہ کا حج کرنے کو اور سنتوں کو اور ان احکام کو جو کتاب میں ہیں اور امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کا اقرار کرنے کو اور اس میں فرقہ فرقہ نہ بن جاؤ) یعنی اختلاف نہ کرو اس میں (بڑی گراں ہے مشرکین پر وہ بات جس کی طرف تم ان کو بلاتے ہو ان شرائع کے تذکرہ کرنے سے) پھر فرمایا۔ (اللہ چنتا ہے جس کو چاہتا ہے) یعنی پسند کرتا ہے اور راہنمائی کرتا ہے اس کی جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے، اور وہ آئمہؑ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے چنا ہے اور پسند کیا ہے اور فرمایا اور نہیں انہوں نے تفرقہ کیا مگر ان کے پاس علم آجانے کے بعد آپس میں ضد کی وجہ سے فرمایا کہ انہوں نے تفرقہ نہیں کیا جہالت کی وجہ سے لیکن انہوں نے تفرقہ کیا ہے جب ان کے پاس علم آیا ہے اور انہوں نے اس کو پہچان لیا ہے پس ان میں سے بعض نے بعض سے حسد کیا اور بعض نے بعض سے بغاوت کی جب انہوں نے دیکھا امیر المومنین علیہ السلام کی فضیلت کو اللہ کے حکم کے ساتھ۔ پس وہ بٹ گئے مذاہب میں اور انہوں نے اتباع کی اپنی رائے اور خواہشات کی پھر فرمایا اللہ عزوجل نے (اگر نہ ہوتی بات طے شدہ تیرے رب کی طرف سے تو وقت مقررہ تک تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا) فرمایا اگر نہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا ہے یہ کہ ہو وہ پہلی تقدیر میں تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا جب انہوں نے اختلاف کیا اور ان کو ہلاک کر دیا جاتا اور ان کی طرف نظر نہ کی جاتی اور لیکن ان کو مہلت دی ہے اس طے شدہ وقت تک جو مقرر ہے (اور بے شک وہ لوگ جو وارث ہوئے کتاب کے ان کے بعد البتہ وہ (کفار و منافقین) اس کے بارے میں شک کرتے ہیں) یہ کنایہ ہے ان لوگوں سے جنہوں نے رسول اللہؐ کے حکم کو توڑا۔ پھر فرمایا (پس اس کی طرف تم بلاؤ اور استقامت رکھیے ان امور کی اور دین کی طرف جس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے) یعنی امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کی طرف (پس آپ بلائیں اور استقامت رکھیں جیسا کہ آپ کو حکم دیا ہے) فرمایا مجھے حدیث بیان کی میرے باپ نے علی بن مہزیار سے وہ اپنے بعض اصحاب سے وہ ابی عبداللہ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے بارے میں یہ کہ (قائم کرو دین کو) فرمایا وہ امامؑ ہے اور (اس میں متفرق نہ ہو جاؤ) یعنی ولایت امیر المومنینؑ سے، پھر فرمایا (بڑی گراں ہے مشرکین پر وہ بات جس کی طرف تم ان کو بلاتے ہو) علی علیہ السلام کی ولایت کے حکم کے بارے میں (للہ چنتا ہے اپنی طرف جس کو چاہتا ہے) اس سے علی علیہ السلام مراد ہیں (اور ہدایت دیتا ہے اس کو جو اس کی طرف

https://www.shiabookspdf.com

رجوع کرتا ہے) پھر فرمایا پس اسی کی طرف تم بلاؤ اور قائم رہو جیسے تم کو حکم دیا گیا ہے) یعنی امیر المومنین علیہ السلام کی طرف (اور نہ پیروی کر ان کی خواہشات کی اس میں اور کہہ دے میں ایمان لایا اس پر جو اللہ نے کتابیں نازل کی ہیں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں عدل رکھوں اپنے اور تمہارے درمیان اللہ ہمارا اور تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے) پھر فرمایا اللہ عزوجل نے اور وہ لوگ جو جھگڑا نکالتے ہیں اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں) یعنی وہ جھگڑا کرتے ہیں ولایت علیؑ پر بعد اس کے کہ اللہ نے اس کو تمام مخلوقات پر واجب قرار دیا (اللہ نے چاہا کہ بھیجیں ان کی طرف رسول کو پس اللہ نے ان کی طرف رسول بھیجا اور کتاب بھیجی پس انہوں نے اس کو تبدیل کر دیا پھر وہ دلیل پکڑنے لگے اللہ تعالیٰ پر قیامت کے دن کے بارے میں پس ان کی حجت بے کار ہے، یعنی باطل ہے، ان کے رب کے ہاں اور ان پر غضب ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے) پھر فرمایا (اللہ ہی نے نازل کیا ہے کتاب کو اور میزان کو حق کے ساتھ) فرمایا میزان امیر المومنینؑ ہیں۔ اور اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان سورۃ رحمٰن میں (اور آسمان کو بلند کیا اس نے اور میزان کو رکھا) فرمایا یعنی امیر المومنین علیہ السلام کو۔

۱۰ ... تفسیر قمی۔ آیۃ قرآنی ہے (بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا ہے کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر وہ قائم رہے اس پر پس ان پر کوئی خوف نہیں ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے) فرمایا وہ ڈٹ گئے امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت پر۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۱ ... تفسیر قمی۔ آیت قرآنی ہے کہ (کیا وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے خود گھڑ لیا ہے اس قرآن کو) یعنی امیر المومنین علیہ السلام (بلکہ وہ تصدیق نہیں کرتے اور بے شک کہ اس نے اس کو خود نہیں گھڑا اور نہ اپنی رائے سے اس کو قائم کیا) یعنی وہ اللہ کے حکم یعنی ولایت علیؑ پر ایمان نہیں لاتے پھر فرمایا (پس وہ لے آئیں اس کی مثل کوئی کلام یعنی اس آدمی کی مثل اللہ تعالیٰ کے ہاں اگر وہ سچے ہیں) یعنی ولایت علیؑ کی مثال۔

۱۲ ... تفسیر قمی۔ میں احمد بن ادریس عن احمد بن محمد عن الحسن بن عباس عن ابی جعفر علیہ السلام روایت ہے اللہ کے قول کے بارے میں (اور نہ بھٹکا تمہارا ساتھی اور نہ بے راہ ہوا) فرماتے ہیں کہ نہیں بھٹکا وہ علیؑ کے بارے میں اور نہ وہ بے راہ ہوا اور نہیں وہ بولتا اپنی خواہشات سے اور جو کچھ ہو چکا ہے وہ نہیں کہا آپ نے اس کے بارے میں مگر وہ جو وحی کی گئی آپ کی طرف پھر فرمایا تعلیم دی اس کو سخت قوت والے نے، پھر اس کو اجازت دی گئی پس وہ آسمان کی طرف گیا پس فرمایا بڑا طاقت والا ہے سو وہ قائم ہو گیا اور وہ آسمان کے بلند کنارے پر تھا۔ پھر وہ قریب ہوا پس اور قریب ہو گیا پس دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم اس کے الفاظ کے درمیان اور محمدؐ کے سینے کے درمیان اتنا فاصلہ تھا جتنا کمان کی تنہ اور اس کی لڑی کے درمیان۔ پس وحی کی اس نے اپنے بندے کی طرف جو کچھ وحی کی۔ پس سوال کیا گیا رسول اللہؐ سے اس چیز کے بارے میں فرمایا وحی کی اللہ تعالیٰ نے میری طرف کہ علیؑ مومنین کا سردار ہے اور متقین کا امام ہے اور

روشن پیشانیوں والے کا امام ہے اور پہلا خلیفہ ہے اس کو خاتم النبیین خلیفہ بنائیں گے۔ پس لوگ اپنی باتوں میں بڑھ گئے پس انہوں نے کہا کیا وہ اللہ کی طرف سے یا اس کے رسولؐ کی طرف سے ہے پس اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر کر دیا اپنے رسول کو... آپ ان کو کہہ دو کہ "دل نے جو کچھ دیکھا ہے وہ جھوٹ نہیں ہے" پھر آپ نے جواب دیا ان کو میں فرمایا۔ کیا تم انکار کرتے ہو ان سے ان کی دیکھی ہوئی چیز کے بارے میں پھر فرمایا ان کو رسول اللہؐ نے تحقیق مجھے اس میں اس کے علاوہ کا حکم دیا گیا ہے مجھے حکم دیا گیا ہے یہ کہ میں مقرر کروں اس کو لوگوں کیلئے پس میں کہوں ان کو علیؑ تمہارا اولی ہے میرے بعد اور وہ بمنزلہ کشتی کے ہے غرق ہونے کے دن میں جو داخل ہو گیا اس میں وہ نجات پا گیا اور جو نکل گیا اس سے وہ غرق ہو گیا۔

۱۳ ... تفسیر قمی۔ ارشاد ربانی ہے (وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور دو کا انہوں نے اللہ کے راستے سے تو کالعدم کر دیئے اللہ نے ان کے عمل) یہ آیت نازل ہوئی ہے رسول اللہؐ کے ان ساتھیوں کے بارے میں جو مرتد ہو گئے رسول اللہؐ کے بعد اور انہوں نے اہل البیتؑ سے ان کا حق غصب کیا ہے اور انہوں نے امیر المومنینؑ سے اور آئمہ علیہ السلام کی ولایت سے روکا ہے (اور کالعدم کر دیئے ان کے اعمال) یعنی باطل کر دیئے ان کے تمام اعمال۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۴ ... تفسیر قمی۔ میں الحسین بن محمد عن المعلی بلوسناہ عن اسحاق بن عمار سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اللہ کی اس آیت کے بارے میں (اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے اور وہ ایمان لائے اس پر جو نازل کیا گیا ہے محمد پر علیؑ کے بارے میں وہ حق ہے اس کے رب کی طرف سے تو ان سے ان کے گناہوں کو مٹا دیا اور ان کے دل درست کر دیا) امام فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی۔ اور علی بن ابراھیم کہتے ہیں کہ اللہ کے قول کے بارے میں (اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے) کہ یہ نازل ہوئی ہے ابوذرؓ اور سلمانؓ اور مقدادؓ کے بارے میں (انہوں نے عہد کو پورا نہ کیا اور وہ ایمان لائے اس پر جو محمدؐ پر نازل کیا گیا) یعنی وہ ثابت قدم رہے علیؑ کی ولایت پر جس کو اللہ نے نازل کیا ہے پھر فرمایا (بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اتباع کی باطل کی) اور وہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے امیر المومنین علیہ السلام کے دشمنوں کی اتباع کی (اور بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے انہوں نے اتباع کی حق کی جو ان کے رب کی طرف سے ہے) فرمایا و حدثنی ابی عن اصحابنا عن ابی عبداللہ علیہ السلام حدیث... فرمایا سورۃ محمدؐ میں ایک آیت ہمارے بارے میں ہے اور ایک آیت ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے اور دلیل اس پر اللہ کا یہ قول ہے کہ (اسی طرح اللہ لوگوں کیلئے ان کی مثالیں بیان کرتے ہیں کہ پس جب ملو تم کافر لوگوں سے تو ان کی گردنوں پر مارو اللہ کے اس قول... تک۔ تا کہ تم ان پر فتح پا جاؤ) پس یہی

وہ تلوار ہے جو زندیق مشرکوں پر ہے اور ان کے پاس کتاب نہیں ہے جو آگ اور ستاروں کی پوجا کرنے والے ہیں اور اللہ کا ارشاد کہ (جب تم ان لوگوں سے تو ان کی گردنوں پر مارو) پس اس کی مخاطب ایک جماعت ہے اور یہ رسول اللہؐ اور آپ کے بعد اماموں کو خطاب ہے (اور وہ لوگ جنہوں نے قتال کیا اللہ کے راستے میں پس ان کے اعمال ضائع نہ ہونگے۔ سو وہ ان کی راہنمائی کر... اور ان کی حالت کی اصلاح کریگا اور ان کو جنت میں داخل کریگا جس کی ان کو پہچان کرائی ہے) یعنی اس کا ان سے وعدہ کیا... اور ذخیرہ بنایا اس کو ان کیلئے اور تاکہ آزمائے تم میں سے بعض کو بعض کے ساتھ، یعنی آزمائش کرے۔ پھر خطاب کیا امیر المومنینؑ سے پس فرمایا (اے ایمان والو اگر تم اللہ تعالیٰ کی مدد کرو تو وہ تمہاری مدد کریگا اور مضبوط کر دیگا تمہارے قدموں کو) پھر فرمایا (اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا پس ان کیلئے تباہی ہے اور اللہ کالعدم کر دیگا ان کے اعمال کو) یہ اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے کو ناپسند کیا" علیؑ کے بارے میں "سو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو اکارت کر دیا۔ حدثنا جعفر بن احمد قال عبدالکریم بن عبدالرحیم عن محمد بن علی عن محمد بن الفضیل عن ابی حمزہ عن ابی جعفر علیہ السلام حدیث ہے فرمایا جبرئیل نازل ہوئے محمدؐ پر یہ آیت لے کر کہ یہ اسی طرح ہے (یہ اس سبب سے ہے کہ انہوں نے اللہ کے نازل کئے ہوئے کو ناپسند کیا علیؑ کے بارے میں مگر یہ کہ بے شک اس نے چھپا دیا ہے نام کو پس اکارت کر دیئے اللہ نے ان کے اعمال) علی بن ابراھیم کہتے ہیں اللہ کے قول کے بارے میں (کیا وہ نہیں پھرتے زمین میں پس وہ دیکھیں کہ کیسا انجام ہوا ہے پہلے والوں کا) یعنی کیا نہیں انہوں نے دیکھا گزری ہوئی امتوں کو اور اللہ کا قول (اللہ تعالیٰ نے ان پر کیسی تباہی ڈالی ہے) یعنی ان کو ہلاک کیا اور ان کو عذاب دیا۔ پھر فرمایا (اور کافروں کیلئے... یعنی وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور علیؑ کے بارے میں اللہ کی نازل کی ہوئی کو ناپسند کیا) طرح کے معاملات ہونے کو ہیں۔ یعنی ان کے گزری ہوئی امتوں کی مثل عذاب اور ہلاکت ہے۔ پھر ذکر کیا امیر المومنینؑ کا کہ وہ لوگ جو ثابت رہے امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت پر پس فرمایا یہ اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ مولا ہے مومنوں کا سو بے شک کافروں کا کوئی مولا نہیں ہے۔ پھر ذکر کیا امیر المومنین کا اور فرمایا (بے شک اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اور نیک عمل کرنے والوں کو داخل کریں گے جنت میں یعنی علی علیہ السلام کی ولایت کے ساتھ ایسے باغات میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اس سے دشمنی کی "وہ عیش کر رہے ہیں اور وہ کھاتے ہیں جیسے چوپائے کھاتے ہیں) یعنی بہت زیادہ کھانا اور ان کا ٹھکانہ آگیا ہے فرمایا (اور بہت سی بستیاں ایسی تھیں جو آپ کی بستی سے قوت میں زیادہ تھیں جنہوں نے آپ کو نکال دیا ہم نے ان کو ہلاک کر دیا پس ان کا کوئی مددگار نہیں ہے) فرمایا (وہ لوگ جن کو ہم نے ہلاک کر دیا پہلی امتوں میں سے وہ آپ کی بستی سے زیادہ قوت والے تھے) یعنی اہل مکہ جنہوں نے آپ کو مکہ سے نکال دیا پس

https://www.shiabookspdf.com

ان کا کوئی مددگار نہیں ہے (کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے واضح راستے پر ہے) یعنی امیر المومنین علیہ السلام (وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کی اپنی خواہش اس کو مستحسن معلوم ہوتی ہے) یعنی وہ لوگ جنہوں نے غصب کیا ہے آل محمدؐ کے حق کو اور جو اپنی نفسانی خواہشات پر چلتے ہوں۔ پھر بیان کیا اپنے اولیاء کو اور دشمنوں کو مثال کیلئے۔ پس فرمایا اپنے اولیاء کے لیے اس جنت کی کیفیت جس کا متقین سے وعدہ کیا گیا ہے کہ (اس میں بہت سی نہریں تو ایسے پانی کی ہیں جو پینے والوں کو بہت لذیذ معلوم ہوگی) یعنی شراب کہ جب پیئے گا اس کو اللہ کا ولی تو اس میں مسک کی خوشبو پائے گا اور بہت سی نہریں ہیں شہد کی اور ان کیلئے وہاں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے بخشش ہوگی۔ پھر دشمنوں کو بیان کیا مثال کے طور پر پس فرمایا (کیا ایسے لوگ ان جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور کھولتا ہوا پانی ان کو پینے کو دیا جائیگا سو وہ ان کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا) فرمایا وہ آدمی جو اس موصوف جنت میں ہے اس آدمی کی طرح جو اس آگ میں ہے جیسے کہ اللہ کا دشمن اس کے ولی کی طرح نہیں ہو سکتا ہے۔

۱۵ ... تفسیر قمی۔ آیت قرآنی ہے (کیا آپ نے دیکھا اس کو جس نے اپنی خواہشات کو معبود بنا رکھا ہے) فرمایا یہ قریش کے بارے میں نازل ہوئی ہے جب بھی انہوں نے چاہا کسی چیز کو تو اس کی عبادت کر لی۔ (اور گمراہ کر دیا اللہ تعالیٰ نے ان کو علم پر) یعنی ان کو عذاب دیا اپنے علم پر جس کے بارے میں انہوں نے اعراض کیا امیر المومنین علیہ السلام سے اور یہ جاری ہوا رسول اللہؐ کے بعد ان کے بارے میں جنہوں نے کیا آپ کے بعد بہت کچھ اپنی خواہشات سے اور رائے سے اور انہوں نے ہٹادیا خلافت کو اور امامت کو امیر المومنین علیہ السلام سے ان سے دو مرتبہ امیر المومنین علیہ السلام کیلئے عہد لینے کے بعد اور اس کا قول کہ (انہوں نے اپنی خواہشات کو معبود بنایا ہے) یہ قریش کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور یہ جاری ہوئی رسول اللہؐ کے بعد آپؐ کے ان صحابہ میں جنہوں نے امیر المومنینؑ سے خلافت کو غصب کیا ہے اور انہوں نے اپنی خواہشات کو اپنا امام بنایا ہے اور دلیل اس پر اللہ کا قول ہے (اور وہ جو کہتے ہیں ان میں سے کہ بے شک میں الہ ہوں) اس کے علاوہ فرمایا (جس نے گمان کیا کہ بے شک وہ امام ہے اور حالانکہ وہ امام نہیں ہے)

۱۶ ... تفسیر قمی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے (اور بہر حال جو بے راہ ہیں پس وہ جہنم کا ایندھن ہیں) معاویہ اور اس کے ساتھی ہیں ان پر اللہ کی لعنتیں ہوں (اور اگر یہ لوگ سیدھے راستے پر قائم ہو جاتے تو ہم ان کو جنت کے پانی سے سیراب کرتے) الطریقہ۔ یہ علی علیہ السلام کی ولایت ہے۔ (تاکہ ہم ان کا امتحان کریں اس میں) حسین علیہ السلام کے قتل سے... (اور جو شخص اپنے پروردگار کی یاد سے روگردانی کریگا تو اللہ تعالیٰ اس کو سخت عذاب کی طرف چلائے گا اور بے شک جتنے سجدے ہیں وہ سب اللہ کا حق ہے سو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کا عبادت مت

https://www.shiabookspdf.com

کرو بے شک امام آل محمد علیہ السلام سے ہے پس تم اس کے علاوہ کو امام نہ بناؤ اور بے شک جب کوئی اللہ کا خاص بندہ کھڑا ہوتا ہے وہ ان کو دعوت دیتا ہے) یعنی محمدؐ ان کو بلاتے ہیں ولایت کی طرف تو یہ کافر قریش لوگ اس بندہ پر بھیڑ لگانے کو ہو جاتے ہیں۔ ہجوم بن کر آتے ہیں آپ پر فرمایا(کہہ دیجئے بے شک میں تو اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں کہہ دیجئے بے شک مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے پس نہیں میں مالک تمہارے کسی نقصان کا اور نہ کسی بھلائی کا اگر تم پیٹھ پھیر و اس کی ولایت سے کہہ دیجئے اگر میں ایسا کروں تو مجھ کو اللہ سے کوئی نہیں بچا سکتا اگر میں چھپاؤں اس کو جس کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور نہ میں اس کے سواء کوئی پناہ پا سکتا ہوں) یعنی ٹھکانا(مگر خدا کی طرف سے پہنچانا اور میں پہنچاتا ہوں تم کو وہ جس کا مجھے اللہ حکم کرتا ہے) علی بن ابی طالبؑ کی ولایت کے بارے میں۔(اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرتے ہیں علی علیہ السلام کی ولایت کے بارے میں پس بے شک ان کیلئے آتش دوزخ ہے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے) فرمایا نبیؐ نے اے علیؑ تو آگ کو تقسیم کرنے والا ہے تو جنت و دوزخ سے کہے گا یہ میرا ہے اور یہ تیرا۔ انہوں نے کہا کب ہو گا یہ علیؑ اور آگ کا معاملہ جس کا ہم سے وعدہ کیا ہے اے محمدؐ پس اللہ نے نازل کیا(یہاں تک کہ جب وہ اس کو دیکھ لیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے) یعنی موت اور قیامت۔(پس اس وقت وہ جان لیں گے کہ کسی کے مددگار کمزور ہیں اور کسی کی جماعت کم ہے) یعنی فلاں اور فلاں اور فلاں اور معاویہ اور عمرو بن العاص اور کینہ رکھنے والے قریشی تو انہوں نے کہا اے محمدؐ یہ کب ہو گا تو اللہ تعالیٰ نے محمدؐ سے فرمایا(آپ کہہ دیں میں نہیں جانتا قریب ہے وہ جو وعدہ کیا گیا تم سے یا بناتے ہیں اس کے لئے میرے رب مدد کو جاننے والا ہے وہ غصب کو نہیں ظاہر کرتا اپنے غیب کو کسی پر مگر جسے پسند کرے اپنے رسول سے) یعنی علیؑ جس کو پسند کیا گیا رسولؐ سے اور وہ آپ ہی میں سے ہے اللہ فرماتے ہیں(بے شک وہ آپ کے آگے اور آپ کے پیچھے گھات لگا کے چلتا ہے فرمایا اس کے دل میں علم ہے اور اس کے پیچھے نگران ہے جسے وہ جانتا ہے اور وہ اسے بھرتا ہے) اس کے اندر علم بھرنا اور تعلیم دیتا ہے اللہ اس کو الہام سے اور نبیؐ کی تعلیم ہے تاکہ معلوم ہو کہ نبی نے اپنے رب کے پیغام پہنچائے ہیں۔ اور وہ اس کا احاطہ کرتا ہے جو علم پیغمبرؐ کے پاس ہوتا ہے اور اس نے ہر چیز کی تعداد گن رکھی ہے یعنی جو ہوا اور جو ہو گا آدم کے پیدا کرنے سے لے کر قیامت کے قائم ہونے تک کوئی فتنہ یا کوئی زلزلہ یا کوئی خسف یا قذف یا کوئی امت جو پہلے ہلاک ہوئی ہو یا آئندہ ہلاک ہو یا کس قدر امام ہونگے ظالم یا عاد... وہ ان کا نام اور نسب جانتا ہے اور جو مرے گا طبعی موت یا قتل کیا جائیگا اور کتنے امام جن کو رسوا کیا جائے گا رسوا کرنے والے کی رسوائی کا اسے نقصان نہیں ہوتا اور کتنے امام جن کی مدد کی جائیگی مدد کرنے والے کی مدد انہیں فائدہ نہ دے گی اور انہی سے عن ابی جعفر علیہ السلام روایت ہے وَمَن تعبرض سے آخر تک اللہ کے قول کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حدثنی محمد بن احمد مدائنی قال

https://www.shiabookspdf.com

حدثنی مارون بن مسلم عن حسین بن علوان عن علی بن غراب عن الطلحی عن ابی صالح عن ابن عباس کہ (جو شخص اعراض کرتا ہے رب کے ذکر سے) فرمایا رب کا ذکر ولایت علی بن ابی طالبؑ ہے۔

۱۷ ...طالقانی عن الجلودی عن احمد بن ابان عن یحییٰ بن سلمیٰ عن زید بن حارث عن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں علی علیہ السلام کے بارے میں (۸۰) اسی آیتیں اتری ہیں خالصتاً اللہ کی کتاب میں کہ اس امت میں کوئی اور ان میں شریک نہیں۔ تشریح۔ صفواً کا معنی خالصاً ہے۔

۱۸ ...طالقانی عن الجلودی عن المغیرہ بن محمد عن عبدالعزیز بن خطاب عن بلید بن سلیمان عن یث عن مجاہد فرماتے ہیں علیؑ کے بارے میں (۷۰) ستر آیتیں اتری ہیں ان کی فضیلت میں کوئی اور آپؑ کے ساتھ شریک نہیں۔

۱۹ ... تفسیر قمی۔ قول ربانی (اور اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں ظلم کر لیں آپ کے پاس آجائیں پس اللہ سے معافی مانگیں) بے شک حدثنی ابی عن ابن ابی عمر عن ابن اذینہ عن زرارہ عن ابی جعفرؑ فرمایا (اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر لیں اے علی تیرے پاس آئیں پس اللہ سے معافی مانگیں اور پیغمبرؐ بھی ان کے لئے معافی مانگے تو اللہ کو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا پائیں گے) یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی پھر فرمایا (پس قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ اے علیؑ تجھے حکم نہ بنا لیں ان چیزوں میں جن میں اختلاف ہو) یعنی جن میں عہد کریں اور کریں آپس میں تیرے خلاف اور تجھ سے غصب کرنے میں پھر نہ پائیں اپنے دلوں میں اس سے کوئی تنگی جو آپ فیصلہ کریں اے محمدؐ اپنی زبان سے علیؑ کی ولایت کے بارے میں اور مان لیں وہ علی علیہ السلام کو ماننا۔

۲۰ ... تفسیر قمی حسین بن محمد عن معلیٰ عن ابن عمر عن ابی جعفر ثانی علیہ السلام اللہ کا فرمان ہے (اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو اپنے عہد کو) فرمایا کہ رسول اللہؐ نے ان سے علی صلوٰت اللہ علیہ کیلئے وعدہ لیا تھا (۱۰) دس مقامات میں خلافت کے بارے میں پھر اللہ نے یہ آیت اتاری (اے ایمان والو وعدے پورے کرو جو وعدہ کیا گیا تم پر امیر المومنین علیہ السلام کیلئے)

۲۱ ... تفسیر قمی۔ ابی عن ابن ابی عمیر عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام فرمایا یہ آیت نازل ہوئی (اللہ گواہی دیتا ہے جو آپ کی طرف نازل کیا علیؑ کے بارے میں اس کو اپنے حکم سے نازل کیا اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور اللہ ہی گواہ کافی ہے) امام ابو عبداللہؑ نے پڑھا کہ جن لوگوں نے کفر کیا اور آل محمدؐ کے حق میں ظلم کیا ان کو اللہ نہیں بخشے گا اور نہ کسی راستے کی راہنمائی کرے گا سوائے جہنم کے راستے کی جس میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ پر آسان ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۲۲ ... تفسیر قمی حسین بن محمد عن المعلی عن ابن اسباط عن ابن ابی حمزہ عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام اللہ کا قول ہے قسم اللہ کی جو ہمارا رب ہے ہم علی علیہ السلام کی ولایت کے بارے میں شرک کرنے والے نہیں تھے۔

۲۳ ... تفسیر قمی۔ اللہ کا قول (یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے کتاب اور حکومت اور نبوت دی پس اگر یہ لوگ اس کا انکار کریں) یعنی اس کے صحابہ اور قریشی اور جنہوں نے بھی امیر المومنین علیہ السلام کی بیعت سے انکار کیا (پس ہم مقرر کریں گے اس کے بارے میں ایک ایسی قوم کو جو انکار نہیں کریں گے) یعنی امیر المومنین علیہ السلام کے شیعہ۔

۲۴ ... تفسیر قمی۔ جعفر بن احمد عن عبدالکریم بن عبدالرحیم عن محمد بن علی عن محمد بن فضیل عن ابی حمزہ فرمایا میں نے امام ابو جعفرؑ سے پوچھا اللہ کا قول ہے (پس جب وہ بھول گئے جس کی نصیحت کئے گئے تھے تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے) تو فرمایا (جب بھول گئے جس کی نصیحت کئے گئے تھے) کا مطلب یہ ہے کہ جب انہوں نے علیؑ کی ولایت کو چھوڑ دیا حالانکہ اس کا ان سے عہد لیا گیا تھا (تو ہم نے ہر چیز کے ان پر دروازے کھول دیئے) یعنی دنیا میں ان کی دولت اور ان کیلئے اس میں فراخی۔

۲۵ ... تفسیر قمی۔ ابی عن عمر بن سعید راشدی عن ابن مسکان عن ابی عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں جب رسول اللہؐ کو آسمان کی طرف سیر کرائی گئی اور اللہ نے علیؑ کے بارے میں جو ان کی شرافت اور اللہ کے نزدیک عظمت کے متعلق وحی کی تو آپؐ بیت المعمور کی طرف واپس آئے اور تمام انبیاء جمع ہوئے اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی تو رسول اللہؐ کے دل میں اس وحی کی عظمت آڑے آئی جو علیؑ کے بارے میں کی گئی تھی تو اللہ نے یہ آیت نازل کی کہ (اگر تجھے ڈر ہے جو ہم نے تیری طرف نازل کیا تو جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں ان سے پوچھ لے یعنی دیگر انبیاء سے کہ ہم نے ان پر ان کی کتابوں میں اس کی فضیلت وہی نازل کی ہے جو تیری کتاب میں نازل کی ہے بے شک تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق آیا ہے پس تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو اور نہ ان لوگوں میں سے ہو جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا پس تو خسارے والوں میں سے ہو جائیگا) امام صادق علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی قسم آپ نے شک بھی نہیں کیا اور نہ ہی سوال کیا۔

۲۶ ... تفسیر قمی۔ اللہ کا قول سنو (بے شک وہ لوگ اپنے سینے پھیرتے ہیں تاکہ اس سے چھپیں) فرماتے ہیں جو ان سینوں میں بغض علیؑ ہے اسے چھپاتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا منافق کی نشانی بغض علیؑ ہے پس کچھ لوگ نبیؐ کے پاس محبت علیؑ ظاہر کرتے اور اس کا بغض چھپاتے تو فرمایا تم سنو جب وہ اپنے کپڑے ڈھانپتے ہیں بے شک جب آپ علیؑ کی فضیلت کوئی بیان کرتے ہیں یا وہ آیت پڑھتے ہیں جو اس کے بارے میں اتری تو کپڑے جھاڑتے ہیں پھر اُٹھ جاتے ہیں اللہ فرماتا ہے کہ وہ پوشیدہ اور ظاہر جانتا ہے جب وہ کھڑے ہوتے ہیں کیوں کہ وہ سینوں

کے راز جانتا ہے۔

۲۷ ...بصائر الارجات احمد بن محمد عن حسین بن سعید عن بعض اصحابہ عن حنان بن سدیر عن سلمٰی الحناط عن ابی جعفرؑ کہ اللہ کا قول ہے (اس کو لے کر روح الامین آپ کے دل پر اترا ہے تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہوں) فرمایا یہ امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت ہے۔

۲۸ ...بصائر الارجات۔ احمد بن محمد عن ابن ابی عمیر عن جمیل و حسن بن رشد عن ابی جعفر علیہ السلام اللہ کا قول ہے (کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا) آپؑ نے فرمایا کہ آپؐ کا سینہ امیر المومنین علیؑ کی ولایت سے کھولا۔

۲۹ ...بصائر الارجات محمد بن احمد عن ابن معروف عن ابن محبوب عن حنان بن سدیر عن سالم ابی محمد فرماتے ہیں میں نے امام ابو جعفرؑ کو کہا مجھے اس ولایت کے بارے میں بتلائیں جو جبرئیل لے کر اترا غدیر والے دن رب العالمین کی طرف سے فرمایا اللہ کا قول (روح الامین نے اسے تیرے دل پر اتارا تاکہ تو ڈرانے والا ہو) بے شک یہ پہلی کتابوں میں بھی ہے یعنی امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت۔

https://www.shiabookspdf.com

۳۰ ...بصائر الارجات محمد بن حسین عن صفوان بن یحییٰ و احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن صفوان عن ابن مسکان عن صحر بن زائرہ عن حمران عن ابی جعفرؑ اللہ کا قول ہے (اے اہل کتاب بے شک کہ تم توریت اور انجیل اور جو تمہاری طرف رب کی جانب سے اترا اسے قائم کرو اور ان میں سے بہت سے لوگوں کیلئے تیرے رب کی طرف سے نازل ہونے والی چیز سے سرکشی اور کفر کا اضافہ کرے گی) فرمایا وہ ولایت امیر المومنین علیہ السلام ہے۔

۳۱ ...بصائر الارجات احمد بن محمد عن حسین بن سعید عن ابن ابی عمیر عن عمر بن از منیر عن عبداللہ نجاشی کہتے ہیں میں نے امام ابو عبداللہؑ نے پوچھا کہ اللہ کا قول ہے (تیرے رب کی قسم و مومن نہیں یہاں تک کہ آپس کے جھگڑے میں تیرا فیصلہ مانیں پھر اپنے دلوں میں تیرے فیصلے سے تنگی نہ پائیں اور پوری طرح مان جائیں) فرمایا مراد ولایت علی علیہ السلام ہے۔

۳۲ ...الطرائف و کشف الفین تفسیر حافظ بن محمد مومن کی سند سے عن علقمہ عن ابن مسعود روایت ہے کہ خلافت اللہ کی طرف سے قرآن میں (۳) تین آدمیوں کیلئے آئی ہے آدم علیہ السلام کیلئے ارشاد خداوندی ہے (جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو میں زمین میں خلیفہ بناتا ہوں) یعنی زمین میں خلیفہ پیدا کرتا ہوں جو آدم علیہ السلام ہیں۔ پھر اسی حدیث میں فرمایا (۲) دوسرا خلیفہ داؤد علیہ السلام ہیں اللہ فرماتا ہے (اے داؤد ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا) یعنی بیت المقدس میں۔ (۳) تیسرا خلیفہ امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ ہیں اللہ کا قول اس

سورت میں جس میں نور کا ذکر کیا گیا ہے کہ (اللہ نے وعدہ کر رکھا ہے تم میں سے ایمان اور عمل صالح والوں سے) یعنی علی بن ابی طالبؑ سے (کہ ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے ان سے پہلے آدم اور داؤد کو خلیفہ بنایا تا کہ ان کا دین جوان کو پسند ہے جگہ پکڑے اور ان کو خوف کے بعد) یعنی اہل مکہ کو یعنی مدینہ دے دے (وہ میری عبادت کریں) یعنی واجد جانیں (اور میرے ساتھ شریک نہ ٹھہرائیں) (جو اس کے بعد کفر کرے) علیؑ کی ولایت کے بارے میں (تو وہ فاسق ہے) یعنی اللہ اور رسولؐ کا نافرمان ہے۔

۳۳ ... تفسیر عیاشی۔ عبدالرحمن بن کثیر عن ابی عبداللہ قول خداوندی ہے (اے اللہ ہم نے ایمان کی آواز دینے والا سنا کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے) فرمایا یہ امیر المومنینؑ ہیں آسمان سے آواز دی گئی تھی کہ رسولؐ پر بھی ایمان لاؤ اور اس پر بھی ایمان لاؤ یعنی علیؑ پر۔

۳۴ ... تفسیر عیاشی۔ ابن نباتہ عن امیر المومنینؑ روایت ہے اللہ کا قول ہے کہ (اللہ کی طرف سے ثواب اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیک لوگوں کے لیے ہے) تو رسول اللہؐ نے فرمایا اے علیؑ تو ثواب ہے اور تیرے ساتھی ابرار ہیں۔

۳۵ ... تفسیر عیاشی عن سماعہ فرماتے ہیں میں نے امام ابو عبداللہؑ سے پوچھا اللہ کا قول ہے (میرا وعدہ پورا کرو میں تمہارا وعدہ پورہ کرونگا) امامؑ نے فرمایا علی بن ابی طالبؑ کی ولایت جو اللہ کی طرف سے فرض ہے پورا کرو اللہ فرماتا ہے کہ میں تمہارے لئے جنت کا وعدہ پورا کرونگا۔

https://www.shiabookspdf.com

۳۶ ... تفسیر عیاشی عن جابر جعفی فرمایا میں نے امام ابو جعفرؑ سے اس آیت کی تفسیر قرآن کے باطن میں پوچھی کہ (ایمان لاؤ جو میں نے نازل کی تصدیق کرنے والی ہے جو تمہارے پاس ہے اور تم اس کا انکار کر کے کافر نہ بنو) فرمایا علیؑ کا انکار کر کے کافر نہ بنو۔

۳۷ ... تفسر عیاشی عن عبداللہ نجاشی کہتے ہیں میں نے امام ابو عبداللہؑ سے سنا فرماتے تھے اللہ کا قول ہے کہ (ان لوگوں کے دل میں بغض اتر جانتے ہیں پس آپ بھی ان سے اعراض کریں اور ان کو نصیحت کریں اور انہیں آپ نے اس کے بارے میں موثر بات کہی) یعنی اللہ کی قسم فلانا اور فلانا مراد ہے (اور ہم نے نہیں بھیجا کوئی رسول مگر اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جاتی ہے یہ آیت ثوابا رَّحیماً) تک ہے یعنی اللہ کی قسم نبیؐ اور علیؑ ایسی چیز کے بارے میں جو یہ کرتے ہیں یعنی اگر یہ تیرے پاس آئیں اے علیؑ پس اللہ سے اپنے کئے کی معافی مانگیں پیغمبرؐ سے بھی معافی مانگے تو اللہ کو ثوابا رَّحیماً پائیں گے (تیرے رب کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ آپس کے جھگڑے میں تیرا حکم مانیں) امام ابو عبداللہ علیہ السلام کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی قسم یہ بعینہ علیؑ ہیں (پھر نہ پائیں اپنے دلوں میں تیرے فیصلہ سے تنگی جو تو نے اپنی زبان سے اے اللہ کے رسول کیا) اس سے مراد علیؑ کی ولایت ہے اور وہ علی بن ابی طالبؑ کو مان لیں۔

۳۸ ... تفسیر عیاشی جابر سے روایت ہے میں نے امام ابو جعفرؑ سے پوچھا اللہ کے اس قول کے بارے میں کہ (جب ان کے پاس وہ آیا جو

انہوں نے پہچان لیا تو اس کا انکار کر دیا) فرمایا اس کی تفسیر باطن میں یہ ہے کہ جب ان کے پاس وہ چیز آئی جو انہوں نے علیؑ میں پہچان لی تو اس کا انکار کر دیا اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ (کافروں پر لعنت ہے) یعنی بنو امیہ جو قرآن کے باطن میں کافر ہیں امام ابو جعفر علیہ السلام کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ پر یہ آیت ایسے ہی نازل کیا بنو امیہ کی ضد اور دشمنی کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ نے علیؑ کے بارے میں فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ نازل کرتا ہے اپنے فضل کو جس پر چاہتے ہیں اپنے بندوں میں سے) یعنی علیؑ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے (پس لوٹے وہ غضب در غضب پر) یعنی بنی امیہ اور کافروں کیلئے یعنی بنی امیہ کیلئے اہانت کن عذاب ہے اور جابر کہتے ہیں کہ امام ابو جعفر علیہ السلام کہتے ہیں کہ یہ آیت محمدؐ پر اس طرح نازل ہوئی ہے (اور اللہ کی قسم جب ان کو کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ اس پر جو اللہ نے یعنی تمہارے رب نے نازل کیا ہے علیؑ کے بارے میں) یعنی بنی امیہ کو (تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لاتے ہیں اس پر جو نازل ہوا ہم پر یعنی جو ہمارے دلوں میں ہے جس کو اللہ نے اس پر نازل کیا ہے انکار کرتے ہیں اس کا جو اللہ نے نازل کیا ہے علیؑ کے بارے میں اور وہ حق ہے وہ تصدیق کرتا ہے اس کی جو ان کے پاس ہے) یعنی علی علیہ السلام کی۔

۳۹ ... تفسیر عیاشی۔ ابی حمزہ الثمالی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سنا امام ابو جعفر علیہ السلام سے وہ فرماتے ہیں اللہ کا قول (اللہ تعالیٰ گواہ ہے اس پر جو نازل ہوا آپ کی طرف اے رسول علیؑ کے بارے میں اس کو اللہ نے اپنے علم سے نازل کیا ہے اور ملائکہ بھی گواہ ہیں اور اللہ گواہ کافی ہے) فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ان سے وہ کہتے ہیں جبرئیل اسی طرح اس آیت کو لے کر نازل ہوئے (بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور ظلم کیا انہوں نے آل محمدؐ کے حق میں نہیں ہے اللہ تعالیٰ کہ ان کی مغفرت کرے اور نہ ان کی راہنمائی کرے گا راستہ کی طرف سوائے جہنم کے رستے کے) پھر فرمایا (اے لوگو تمہیں تمہارے پاس رسول حق لے کر تمہارے رب کی طرف سے آئے ہیں علیؑ کی ولایت کے بارے میں پس تم ایمان لاؤ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم انکار کرو اس کی ولایت کا پس بے شک اللہ کیلئے ہے وہ جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے)

۴۰ ... تفسیر عیاشی میں عن عکرمہ عن ابن عباسؓ روایت ہے فرماتے ہیں نہیں نازل ہوئی یہ آیت اے ایمان والو مگر اس میں ہے کہ علیؑ ان میں شرف والا ہے اور ان کا امیر ہے اور اللہ نے اصحاب محمدؐ کو عتاب کیا ہے دوسری جگہ میں اور نہیں ذکر کیا علیؑ کا مگر خیر ساتھ۔

۴۱ ... تفسیر عیاشی۔ میں ثمالی سے وہ امام ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اللہ کے قول کے بارے میں کہ (اللہ تعالیٰ تم سے آسانی کا ارادہ رکھتا ہے اور نہیں ارادہ رکھتا تم سے تنگی کا) فرمایا الیسر (آسانی) علی علیہ السلام ہیں اور فلاں اور فلاں العسر (تنگی) ہیں پس جو بھی

آدم کی اولاد سے پیدا ہوا وہ نہیں داخل ہو گا فلاں اور فلاں کی ولایت میں۔ تشریح۔ یعنی جو داخل ہوا ان دونوں کی ولایت میں وہ بے شک شیطان کا شریک ہے۔

۴۲ ... تفسیر عیاشی میں عن عمرو بن القاسم روایت ہے فرمایا میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام سے اور ذکر کیا انہوں نے نبیؐ کے اصحاب کا پھر انہوں نے یہ پڑھا کیا(جو شخص راہنمائی کرے حق کی طرف کیا وہ حق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے) پس ہم نے کہا کون ہے وہ جس کو اللہ نے صلاحیت دی ہے فرمایا وہ علیؑ ہیں۔

۴۳ ... تفسیر عیاشی میں عن یحییٰ بن سعید عن ابی عبداللہ عن ابیہ علیہ السلام روایت ہے اللہ کے قول کے بارے میں کہ (وہ آپ سے عنقریب سوال کریں گے کہ وہ حق ہے کیا) پس فرمایا آپ سے پوچھیں گے اے محمدؐ اہل مکہ علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں کہ وہ امام ہے (آپ کہہ دیجئے مجھ کو میرے رب کی قسم بے شک وہ حق ہے)

۴۴ ... تفسیر عیاشی میں عمار بن سوید سے روایت ہے فرمایا میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام سے وہ فرماتے ہیں اس آیت کے بارے میں (سو شاید آپ ان میں سے جو آپ کے پاس وحی کے ذریعے سے بھیجے جاتے ہیں بعض کو چھوڑ دینا چاہتے ہیں اور آپ کا دل اس بات سے تنگ ہوتا ہے اس یا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا۔ قول کے آخر تک) فرمایا بے شک رسول اللہؐ نے جب کہا علی علیہ السلام کو بے شک میں نے سوال کیا اپنے رب سے کہ میرے اور تیرے درمیان دوستی پیدا کر دے تو اس نے ایسا کر دیا اور میں نے سوال کیا اپنے رب سے کہ میرے اور تیرے درمیان بھائی چارگی ڈال دے تو اس نے ایسا کر دیا اور میں نے سوال کیا اپنے رب سے کہ وہ آپ کو میرا وصی بنا دے تو اس نے ایسا کر دیا پس قریش میں سے دو آدمیوں نے کہا اللہ کی قسم کھجور کا ایک صاع پرانی مشک میں ہمیں زیادہ محبوب ہے اس سے جو محمدؐ نے اپنے رب سے مانگا آپ نے ایسا ملک کیوں نہ مانگا جس سے اپنے دشمن پر سہارا ہوتا یا ایسا خزانہ جس سے اپنے فاقہ پر مدد ملتی اللہ کی قسم نہیں پکارا اس کو باطل کی طرف مگر اس نے اس کو قبول کیا ہیں اللہ نے آپ پر یہ آیت نازل کی (شاید آپ بعض وہ چیزیں چھوڑ دیں جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے وہ اس سے آپ کا سینہ تنگ ہو) فرماتے ہیں رسول اللہؐ نے امیر المومنینؑ کیلئے اپنی نماز کے آخر میں بلند آواز سے جسے لوگ سنیں یہ کہتے ہوئے دعا کی اے اللہ عطا کر علیؑ کی محبت مومنوں کے سینوں میں اور مصیبت اور عظمت منافقوں کے سینوں میں تو اللہ نے یہ آیت اتاری (جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے اللہ ان کے لئے محبت بنائے گا بے شک ہم نے اسے تیری زبان سے آسان کر دیا ہے تاکہ تو اس متقی لوگوں کو خوشخبری دے اور جھگڑالو لوگوں کو ڈرائے) یعنی بو امیہ کو پس اس نے کہا کہ اشارہ کیا اللہ کی قسم پرانی مشک میں

کھجور کا ایک صاع مجھے اس سے محبوب ہے جو محمدؐ نے اپنے رب سے مانگا۔ کیوں نہ مانگا کوئی ملک جس سے مدد لیتا یا خزانہ جس کو اپنے فاقے پہ نکالتا پس اللہ نے (۱۰) دس آیتیں سورۃ ہود کی نازل فرمائیں۔ جن کے شروع میں ہے (شاید آپ بعض ان چیزوں کو چھوڑ دیں گے جو آپ کی طرف وحی کی گئی) یہاں تک کہ فرمایا (کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس نے ولایت علیؑ گھڑ لی ہے آپ کہہ دیں ایسی (۱۰) دس سور تیں بنائی ہوئی لے آؤ پس اگر وہ ولایت علیؑ میں تمہاری بات نہ مانیں تو جان لو وہ اللہ کے علم سے اتارا گیا ہے اور بے شک اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں کیا تم علیؑ کی ولایت سے انکار کرتے ہو جان لو جس نے علیؑ کی ولایت سے انکار کیا اس کے لیے سخت عذاب ہے) (جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہے) یعنی فلانا اور فلانا (ہم اس کو ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیں گے) (کیا جو شخص اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہو) یعنی رسول اللہؐ (اور اس کے متصل ایک شاہد بھی ہو) یعنی امیر المومنینؑ (اور اس سے پہلے کتاب موسیٰؑ میں ہے جو امام اور رحمت ہے) فرماتے ہیں ولایت علیؑ کتاب موسیٰؑ میں بھی تھی وہ لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں (اور جو ان جماعتوں میں سے کوئی اس کا انکار کرے پس جہنم اس کا وعدہ ہے پس اس سے یعنی ولایت علیؑ میں شک میں نہ پڑیں وہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے اور گواہ بھی یہ کہتے ہیں) یعنی آئمہ کرامؑ (یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا) یعنی بنو امیہ (کیا یہ مثال میں برابر ہو سکتے ہیں کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے)

https://www.shiabookspdf.com

۴۵ ...مناقب ابن شہر آشوب۔ محمد بن فضیل عن امام ابی الحسن ماضیؑ کہ بے شک یہ رسول کریمؐ کا قول ہے یعنی جبرئیل کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے علیؑ کی ولایت کے بارے میں، میں نے کہا نہیں ہے یہ شاعر کی بات بہت کم ہیں جو ایمان لاتے ہیں آپ نے فرمایا وہ کہتے تھے کہ محمدؐ نے اپنے رب پر جھوٹ بولا ہے حالانکہ اللہ نے اس بات کا علیؑ کے بارے میں کوئی امر نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے قرآن اتارا اور فرمایا (ولایت علیؑ تو رب العالمین کی طرف سے نازل کردہ ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان کو ہدایت دی گئی پاکیزہ بات کی طرف فرمایا یہ حمزہؓ اور جعفرؓ اور عبیدہؓ اور سلمانؓ اور ابوذرؓ اور مقدادؓ اور عمارؓ ہیں جن کو امیر المومنینؑ کی طرف ہدایت کی گئی ابو صالح عن ابن عباسؓ فرماتے ہیں اللہ کا قول (جس نے میرے ذکر سے اعراض کیا اس کے لئے زندگی تنگ ہو گئی) یعنی جس نے علیؑ کی ولایت کو چھوڑا اللہ اس کو اندھا کر دے گا اور بہرا کر دے گا ابو بصیر عن امام ابو عبد اللہؑ سے روایت ہے اللہ کی کتاب میں ہدایت سے ولایت امیر المومنینؑ مراد ہے (اور ہم ان کو جمع کریں گے قیامت کے دن اندھا کر کے) علیؑ کی ولایت کے منکروں کو۔ فرماتے ہیں کہ وہ آخرت میں حیران ہو گا کہے گا مجھے اندھا کیوں اُٹھایا میں تو بینا تھا فرمائیں گے ایسے ہی آئی تھیں تیرے پاس ہماری آیتیں یعنی آئمہؑ کی آیتیں پس تو ان کو بھول گیا تھا ایسے تو بھی

بھلا یا جائیگا۔ پس تو نے ان کو چھوڑ دیا ایسے ہی آج تجھے بھی آگ میں چھوڑا جائے گا جیسے تو نے آئمہ کو چھوڑ تو نے نہ ان کے امر کی اطاعت کی او رنہ ان کی بات سنی اور اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں جو زیادتی کرے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے اور آخرت کا عذاب شدید اور باقی رہنے والا ہے ایسے ہی ہم بدلہ دیتے ہیں جو ولایت علیؑ سے شرک کرے۔

امام باقر علیہ السلام ایک حدیث میں فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے کہا رسول اللہؐ علیؑ کے بارے میں فتنہ میں پڑ گئے ہیں اس کے برابر کسی کو نہیں کرتے تو آیت اتری (ن کی قسم قلم کی قسم اور جو وہ لکھتے ہیں المفتون تک۔۔۔) امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انہوں نے اتباع کی شیطان کی اور ولایت علیؑ کو چھوڑ دیا جس سے اللہ ناراض ہوا اور اس کی رضا کو ناپسند کیا تو ان کے اعمال برباد ہو گئے فرمایا انہوں نے علیؑ کو ناپسند کیا حالانکہ اللہ نے حکم دیا تھا اس کی ولایت کا بدر کے دن اور حنین اور یوم بطن نخلہ اور یوم ترویجہ اور یوم عرفہ کو اس بارے میں (۱۵) پندرہ آیتیں اس صبح میں اتریں جس میں رسول اللہؐ کو مسجد حرام سے روک لیا گیا اور اللہ کے قول کہ (انہوں نے اتباع کی ان کی احسان کے ساتھ وہ اللہ سے راضی ہوئے اللہ ان سے راضی ہوئے) اس سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔ابن زعفران اور ابو داؤد سبیعی ابو عبد اللہ جدلی سے نقل کرتے ہیں کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا جو نیکی کرے اس کے لئے اس سے بہتر ہو گا اور جو برائی کرے اس کو اتنا بدلہ دیا جائے گا فرمایا اے ابو عبد اللہ حسنہ ہماری محبت ہے اور برائی ہمارا بغض ہے اور تفسیر ثعلبی میں ہے کیا میں تمہیں خبر دوں ایسی نیکی کی جو کرے وہ جنت جائے۔ ایسی برائی کی جو اسے لے کر آئے اللہ اسے آگ میں الٹا دے اور اس کا کوئی عمل قبول نہ ہو میں نے کہا... کیوں نہیں فرمایا نیکی ہماری محبت ہے اور برائی ہمارا بغض ہے امام باقرؑ فرماتے ہیں حسنہ (نیکی) ولایت علی بن ابی طالبؑ اور ان کی محبت ہے اور برائی ان کی عداوت اور بغض ہے اس کے ساتھ کوئی عمل نہ اٹھے گا اور آپؑ نے فرمایا اللہ کا قول (جو اچھائی کرے ہم اس کے لئے اچھائی میں اضافہ کرتے ہیں) فرمایا علی بن ابی طالبؑ کی محبت مراد ہے اور ثعلبی نے ابن عباسؓ سے عن الرضا عن ابیہ عن جدہ روایت نقل کی ہے کہ ارشاد الٰہی ہے (اللہ کی فطرت ہے جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا) فرمایا یہ توحید اور محمدؐ اور علی امیر المومنینؑ ہیں علی بن حاتم کتاب الاخبار میں ابو الفرج بن شاذان سے نقل کرتے ہیں اللہ کا قول (بلکہ انہوں نے جھٹلایا ہے قیامت کو) مراد یہ ہے کہ انہوں نے علی بن ابی طالبؑ کی ولایت کو جھٹلایا ہے امام رضاؑ سے بھی اسی طرح مروی ہے امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ کا قول ہے (اللہ آسانی چاہتا ہے تنگی کرنا نہیں چاہتا) یسر (آسانی) امیر المومنینؑ ہیں اور عسر (تنگی) فلاں اور فلاں ہے۔امام ابو الحسن ماضیؑ کہتے ہیں کہ علیؑ کی ولایت دونوں جہانوں کے متقیوں کیلئے تذکرہ ہے اور بے شک ہم جانتے ہیں کہ کچھ تم میں جھٹلانے والے ہیں۔ بے شک علیؑ کافروں پر خوف ہے اور اس کی ولایت حق الیقین ہے

https://www.shiabookspdf.com

اور یہ ثابت ہے کہ اللہ کا قول کہ (کچھ لوگ ایسے ہیں کہ انہوں نے اللہ کے عہد کو سچا کر دیکھایا) اور قرآن میں ہے (کہ اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے) تو یہ دونوں آیتیں علی علیہ السلام کے بارے نازل ہوئیں اور اللہ کا ارشاد ہے (نہیں ہے وہ مگر ایسا بندہ جس پر ہم نے انعام کیا ہے) یہ آپؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔

۴۶ ... تفسیر عیاشی عن جابر عن امام ابی جعفرؑ کہتے ہیں میں نے اس آیت کے بارے میں پوچھا (جو اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ پیدا نہیں کر سکتے اور وہ بے جان ہیں زندہ نہیں ہیں اور انہیں کوئی شعور نہیں کب اٹھائے جائیں گے) فرمایا جن کو یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ اول ثانی اور ثالث ہے رسول اللہؐ کو جھٹلایا جس میں انہوں نے کہا کہ علیؑ کی ولایت کا اقرار کرو اور اس کی اتباع کرو تو وہ علیؑ کے دشمن ہو گئے اور علیؑ کی ولایت کا اقرار نہ کیا اور لوگوں کو اپنی ولایت کی دعوت دی تو اللہ نے فرمایا (یہ جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں) آگے جو آتا ہے کہ (وہ کچھ پیدا نہیں کر سکتے) یعنی کسی چیز کی عبادت نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کئے گئے ہیں یعنی ان کی کوئی حیثیت نہیں (وہ بے جان ہیں زندہ نہیں) یعنی کفار ہیں ایمان لانے والے نہیں (اور وہ نہیں شعور رکھتے کب اٹھائے جائیں گے) یعنی وہ ایمان نہیں لاتے وہ مشرک ہیں تمہارا الٰہ ایک الٰہ ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے آگے قول ہے (جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے) یعنی وہ رجعت کو حق نہیں مانتے (ان کے دل منکر ہیں) یعنی ان کے دل کافر ہیں لیکن اللہ کا قول کہ (وہ تکبر کرتے ہیں) مطلب یہ ہے کہ علیؑ کی ولایت سے تکبر کرتے ہیں (جس نے ایسا کیا) اس کی وعید کیلئے اللہ نے فرمایا (بے شک اللہ جانتا ہے جو یہ چھپاتے ہیں اور جو یہ ظاہر کرتے ہیں اور اللہ علیؑ کی ولایت سے انکار کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا) گویا خلق کا اطلاق عباد پر مجاز آگیا گیا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۴۷ ... تفسیر عیاشی ابو حمزہ عن ابی جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں جبرئیل اس آیت کو اس طرح لے کر اترا تھا کہ (جب ان کو کہا جاتا ہے تمہارے رب نے علیؑ کے بارے میں کیا نازل کیا ہے تو کہتے ہیں یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں)

۴۸ ... تفسیر عیاشی میں عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام روایت ہے اللہ کے قول کے بارے میں کہ (جب ان کو کہا جاتا ہے کہ جو کچھ نازل کیا ہے تمہارے رب نے علیؑ کے بارے میں تو کہتے ہیں یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں) مزین کیا جاہلوں کو ان کی جاہلیت میں پس یہ اس کا قول ہے کہ یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں اور بہر حال اس کا قول تا کہ وہ اٹھائیں وہ اپنے تمام گناہوں کے بوجھ کو قیامت کے دن پس بے شک وہ یعنی وہ مکمل کافر ہوں گے قیامت کے دن اور اس کا قول ہے اور گناہوں کا بوجھ اٹھانے والے گمراہ کیا گیا ہے ان کو بغیر علم کے یعنی وہ اٹھاتے ہیں ان کے کفر کو جو ان کے والی ہیں اللہ کا فرمان ہے خبر دار برا ہے جو وہ دوسرے کا گناہ اٹھاتے ہیں۔

۴۹ ... مناقب لابن شہر آشوب میں زیاد بن منذر عن الباقر علیہ السلام روایت ہے اللہ کے قول کے بارے میں (اے ایمان والو جواب دو اللہ اور اس کے رسول کو جب وہ تم کو پکاریں کیوں کہ اس نے تم کو زندہ کیا ہے) فرمایا علیؑ کی ولایت ہے۔

۵۰ ... تفسیر عیاشی میں عن ابی حمزۃ عن ابی جعفر علیہ السلام روایت ہے فرمایا جبرئیل اس آیت کے ساتھ اسی طرح اترا (پس اکثر لوگ علیؑ کی ولایت کا انکار کر گئے)

۵۱ ... تفسیر عیاشی میں عن ابی حمزہ الثمالی عن ابی جعفر علیہ السلام روایت ہے فرمایا میں نے ان سے سوال کیا اللہ کے قول کے بارے میں کہ (اور نہ بہت پکار کر پڑھیں اپنی نمازوں میں اور نہ بہت آہستہ اور دونوں کے درمیان ایک طریقہ اختیار کر لیجئے) فرمایا اس کی تفسیر یہ ہے کہ اللہ نے رسولؐ کو حکم دیا کہ اپنی نماز میں نہ تو زیادہ اونچی پکار علیؑ کی ولایت کو کہ دشمن اس سے اور حسد کرنے لگیں یہاں تک کہ میں تجھ کو اس کا حکم کروں (روز غدیر) اور نہ ہی بہت زیادہ آہستہ یعنی نہ تو چھپا اس کو علیؑ سے اور تو جان لے اس کو جس کو میں نے عزت دی ہے۔

۵۲ ... تفسیر عیاشی میں عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام فرمایا میں نے سوال کیا آپ سے اس آیت کی تفسیر کے متعلق کہ (اللہ کے قول میں ہے (اور تم زیادہ اونچا پڑھو اپنی نمازوں میں اور نہ بہت ہی پست آواز میں اور اس کا درمیانی راستہ اختیار کرو) فرمایا نہ تو اونچا پکار علیؑ کی ولایت کو نماز میں کہ لوگ اس سے اور حسد کرنے لگیں یہاں تک کہ میں تم کو اس کا حکم کروں (روز غدیر خم) اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے (اور نہ تم بہت آہستہ پڑھو اس کو) پس بے شک وہ کہتا ہے کہ نہ تم چھپاؤ اس کو علیؑ سے وہ یہ بھی کہتا ہے کہ جان لو اس کو جس کے ساتھ میں نے اس کی عزت کی ہے پس اس کا قول کہ (اس کا درمیانی راستہ تلاش کرو) فرماتے ہیں کہ تو سوال کر مجھ سے کہ میں تجھ کو اجازت دوں کہ تو علیؑ کے حکم سے اس کی ولایت کو اونچی پکار کر بیان کر پس اجازت دی اس کو اس کے اظہار کے غدیر خم کے دن میں وہ آپ کا یہ قول ہے اس دن اے اللہ جس شخص کا میں مولا ہوں پس علیؑ اس کا مولا ہے اے اللہ وہ میرا دوست وہ ہے جو اس کا دوست ہے اور وہ میرا دشمن وہ ہے جو اس کا دشمن ہے۔

تشریح۔ قرآن واحادیث سے ثابت ہے کہ کامل نماز علیؑ میں ہی ہے اور نہیں صادر ہوتی وہ کامل مگر اعلیٰؑ کی ولایت سے ہی اور پس تحقیق ظاہر ہوا آپ پر اس نماز کے آثار پس گویا آپ بعینہ نماز ہیں اور اس وجہ سے بھی کہ آپ کی ولایت شرط ہے اس کی قبولیت میں اور نہیں ہے صحیح یہ نماز بغیر آپؑ کی ولایت کے اور باطل ہے نماز آپؑ کی ولایت کی گواہی کے بغیر۔

پس یہ امور کہ ان کو تعبیر کیا جاتا ہے کہ آپ علیہ السلام سے نماز کے ساتھ بطن قرآن میں اور بعض تحقیق اسکی گذر چکی ہے اور کچھ آگے آئے

https://www.shiabookspdf.com

گی ان شاء اللہ

۵۳۔ تفسیر عیاسی میں عن تحیل عن اسحاق بن عمار سے اللہ کے قول کے بارے روایت ہے (قرابت دار کو اسکا حق دیتے رہنا) پس دیا آپؐ نے فاطمہؑ کو فدک کا باغ۔ اور اللہ کا فرمان (تو تم فضول اُڑاؤ) یعنی نہ خرچ کر و مال کو غیر مصرف میں جسکا تجھ کو حکم دیا گیا ہے پس اسی پر آیت کے باطن سے یہ ہے کہ نہ تم بناؤ علی علیہ السلام کی ولایت کو غیر کیلئے۔

۵۴۔ تفسیر عیاشی مین عن سماعۃ بن مہران روایت ہے فرمایا میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اللہ کے قول کے بارے میں (پس عمل کرنے والے نیک عمل کریں اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں) فرمایا العمل الصالح آئمہؑ کی معرفت ہے (اور نہ شریک ٹھہراؤ اپنے رب کی عبادت میں کسی ایک کو بھی) مطلب یہ ہے کہ علی علیہ السلام کو ماننا ہے اور اس کے ساتھ خلافت میں کسی کو شریک نہ کرو کہ اسکے لئے یہ خلافت نہیں ہے اور نہ وہ اسکا اہل ہے تشریح عبادت سے مراد ولایت کا اعتقاد رکھنا ہے یا یہ بھی مراد ہے کہ یہ داخل ہو اس میں اور شرک اس میں یہ ہے کہ اسکے غیر کو شریک ٹھہرایا جائے جسکے لئے اللہ نے ولایت بنائی ہے اسکے ساتھ جسکے لئے ولایت بنائی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۵۵ تفسیر عیاشی میں عن عکرمہ عن ابن عباسؓ روایت ہے فرمایا نہیں ہے قرآن میں ایسی کوئی آیت کہ جس میں اللہ نے فرمایا (وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے) مگر علیؑ ان کے امیر ہیں اور اسکا شرف حاصل کرنے والے ہیں اور نہیں ہے کوئی اصحاب محمدؐ میں مگر اللہ نے ان کو عتاب کیا ہے اور نہیں ذکر کیا علیؑ کو مگر خیر کے ساتھ عکرمہ کہتے ہیں کہ میں جانتا ہوں علیؑ کے مناقب اگر میں ان کو بیان کروں تو آسمان و زمیں کے کنارے دور ہو جائیں۔

۵۶ تفسیر عیاشی میں عن علی بن ابی حمزہ عن ابی جعفر علیہ السلام روایت ہے اللہ کے قول کے بارے میں (اور تحقیق ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے بیان کیا ہے تاکہ وہ اچھی طرح سے سمجھ لیں اور ان کو اس سے نفرت ہی بڑھتی جاتی ہے) یعنی تحقیق ہم نے ذکر کیا علیؑ کا قرآن میں اور وہ ذکر ان کی نفرت کو بڑھاتا ہے۔

۵۷۔ تفسیر امام علیہ السلام: (پس بے شک وہ لوگ جو چھپاتے ہیں جو واضح دلیلیں جو ہم نے نازل کی اسکے بعد ہم نے کتاب میں لوگوں کیلئے بیان کر دیئے ان لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں مگر جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کی اور بیان کیا ان کو معاف کر دیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا مہربان ہوں) امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کا قول ہے (جو لوگ واضح دلیلوں کو جو ہم

نے نازل کیں چھپاتے ہیں) یعنی محمدؐ اور حضرت علی علیہ السلام کے فضائل کو چھپاتے ہیں (اسکے بعد کہ ہم نے لوگوں کیلئے کتاب میں بیان کردیں) فرمایا جو ہم نے نازل کیا ہدایت میں سے یعنی جو ہم نے ظاہر کی رسول اللہؐ اور امیر المومنینؑ کی فضیلت نہ آپ کے مقام میں جیسے کہ بادل ہو جو سفروں میں رسول اللہؐ پر سایہ کرتا ہو اور کھاری پانی جو کنوؤں اور گھاٹوں میں آپ کے لعاب دہن سے میٹھے ہو جاتے ہیں اور درخت جن کے پھل انکے نیچے آپ کے ٹھہرنے سے لٹک آتے ہیں اور وہ آفتیں جو آپکے ہاتھ پھیرے سے زائل ہو جاتی ہیں اور ان آیات کی طرح جو علی علیہ السلام پر ظاہر ہوتیں یعنی پہاڑوں، چٹانوں اور درختوں کا سلام کرنا اور انکا یا ولی اللہ یا خلیفہ رسول اللہؐ کہنا اور مہلک زہر میں جس کو کوئی شخص لے لے اور ان پر آپکا نام لے تو اسے اسکی تکلیف نہ پہنچے اور بڑے بڑے کام ٹیلوں اور پہاڑوں کو اکھاڑ دینا اور ان کو چھوٹی کنکری کی طرح پھینک دینا اور آفتوں کی طرح جو آپؑ کی دعا سے زائل ہو گئیں اور وہ آفتیں اور مصیبتیں جو آپؑ کی دعا سے تندرست ہو اور تمام جو اپکے مخصوص فضائل ہیں وہ اس ہدایت میں سے ہیں جن کو اللہ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے پھر فرمایا (جو لوگ حق کو چھپانے والے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے اور ظالموں پر) بے شک ظالم وہ ہے جو حق کو چھپاتا ہے اور اللہ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے لعنت کو ان کی طرف پھیر دو جو علیؑ کی فضیلت کو چھپانے والے ہیں اور اسکی فضیلت روکنے والے ہیں پھر اللہ نے فرمایا بے شک جنہوں نے چھپانے سے توبہ کرلی یا غلط یاویل کرکے جو غلطی کی تھی اسکی اصلاح کرلی جس خرابی کی وجہ سے فضیلت والے کی فضیلت اور حق والے کے استحقاق کا انکار کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے جو محمدؐ کی توصیف اور علیؑ کا ذکر اور تعریف اور جو رسول اللہؐ نے ذکر کیا اسے بیان کیا تو ان کی میں توبہ قبول کرتا ہوں میں توبہ قبول کرنے والا مہربان ہوں۔

https://www.shiabookspdf.com

۵۸۔ثاقب لابن شہر آشوب: امام باقر بن علیہ السلام سے روایت ہے نبیؐ نے فرمایا جو تم میں میری وصیت قبول کرے اور میرے معاملے میں پھر میری مدد کرے میرا قرضہ ادا کرے اور میرے بعد میرے وعدے پورے کرے اور اپنے کام میں میرا قائم مقام بنے وہ کون ہے پس دو آدمیوں نے کہا سلیمانؑ کو کہ اب محمدؐ کیا کہنا چاہتے ہیں تو امیر المومنینؑ کھڑے ہوئے تو آپ نے ان کو سینے سے لگا لیا اور فرمایا علیؑ تم اس کے اہل ہو تو اللہ نے آیت نازل کی (کچھ آپ کی بات سنتے ہیں) یہاں تک کہ فرمایا اللہ نے (ان کے دلوں پر مہر لگا دی)

امام موسیٰ بن جعفرؑ فرماتے ہیں کہ الا انھم شنون صدورھم یعنی جب کوئی آیت علی علیہ السلام کے بارے میں اترتی تو ان میں کوئی ایک اپنے سینے کو موڑ لیتا تاکہ اسے نہ سنے اور نبیؐ سے چھپ جاتا۔امام باقر علیہ السلام سے یسنغشون ثیابھم کے بارے میں منقول ہے کہ رسول اللہؐ جب علیؑ کے فضائل بیان کرتے یا جو آپ پر آیت نازل ہوتی اس کو پڑھتے تو وہ اپنے کپڑے جھاڑ کر اٹھ جاتے اللہ فرماتا ہے (اللہ جانتا ہے جو وہ

۲

چھپاتے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں) جابر عن امام ابی جعفرؑ روایت ہے اللہ کا قول ہے (اہل جنت مجرموں سے پوچھیں گے تمہیں جہنم میں کس نے لا ٹھہرایا ہے) فرمایا علی علیہ السلام کیلئے کہ اللہ فرماتا ہے اے علیؑ مجرم وہ ہیں جو تیری ولایت کو جھٹلاتے ہیں۔ ابو بکر بن ابی شیعبہ عن ابن فضیل عن اعمش عن ابی صالح عن ابن عباسؓ اللہ کے قول کے بارے میں فرماتے ہیں کہ (انہوں نے اللہ کی قسمیں کھائیں پکی قسمیں کہ انہیں اٹھائے گا جو مر جائے گا) فرمایا یہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کیلئے ہے۔ تشریح یعنی انہوں نے قسمیں کھائیں کہ علی علیہ السلام رجعت میں مبعوث نہیں ہوں گے یا آپ کے لئے لوگوں کو اس میں مبعوث نہیں کیا جائے گا۔

۵۹۔ تفسیر امام علیہ السلام میں ہے کہ اللہ کا قول ہے (اے ایمان والو اسلام میں پورے داخل ہو جاؤ شیطانی قدموں کی اتباع نہ کرو بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے پس اگر واضح نشانیاں آنے کے بعد بھی تم پھسل گئے تو جان لو بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے) امام علیہ السلام نے فرمایا جب اللہ نے دونوں فریقوں کا ذکر کیا ایک کا اس طرح کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جن کی بات آپ کو پسند آتی ہے دوسروں کا اس طرح کہ کچھ لوگ جو اپنے آپ کو بیچ دیتے ہیں اور انکی حالت بیان کی اور لوگوں کو اس شخص کی حالت کی دعوت دی جس کے فعل سے راضی ہیں پھر فرمایا (اے ایمان والو اسلام میں پورے داخل ہو جاؤ) یعنی سلامتی میں اور دین اسلام کی طرف جھکاؤ میں پوری جماعت اس میں داخل ہو جاؤ اور تمام اسلام میں داخل ہو جاؤ پس اسے قبول کرو اور اللہ کیلئے عمل کرو اور اس شخص کی طرح نہ بنو جو بعض کو قبول کرتا اور اس پر عمل کرتا ہے اور بعض پر عمل نہیں کرتا اور اسکا انکار کرتا ہے فرمایا اسلام میں پورے داخل ہونا سے مراد علی علیہ السلام کی ولایت کو قبول کرنے میں داخل ہونا ہے جیسے کہ رسول اللہؐ کی نبوت کے قبول کرنے میں داخل ہونا ہے۔ کیوں کہ وہ شخص مسلمان نہیں ہوتا جو کہے کہ محمد اللہ کے رسولؐ ہیں پس اسکا اعتراف کرے اور علیؑ کے وصی ہونے اور اسکا خلیفہ ہونے اور اس کی امت میں سے بہترین ہونے کا اقرار نہ کرے اور نہ اتباع کرو شیطان کے قدموں کی یعنی تمہارے قدموں کو شیطان گمراہی اور ضلالت کے راستے کی طرف نہ لے جائے کہ تمہیں وہ مہلک گناہوں کے ارتکاب کا حکم کرے بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے کیوں کہ شیطان اپنی عداوت کی وجہ سے تمہیں مزید ثواب سے کاٹنا چاہتا ہے اور عذاب شدید میں ہلاک کرنا چاہتا ہے پس اگر تم سلامتی سے پھسل گئے اور اس اسلام سے پھسل گئے جو ولایت علیؑ کے اعتقاد سے پورا ہوتا ہے کیوں کہ نبوت کا اقرار امامت علیؑ کے انکار کے ساتھ نفع نہیں دیتا جیسے کہ اقرار توحید انکار نبوت کے ساتھ نفع مند نہیں ہوتا اگر تم اسکے بعد پھسل گئے کہ ہمارے پاس واضح دلیل رسول اللہؐ کے قول سے اور آپؐ کی فضیلت کی آچکی اور تمہارے پاس واضح دلائل اس بات پر قائم ہو چکے کہ محمدؐ امامت علیؑ پر ولایت کرنے والے سچے نبی ہیں اور ان کا دین دین حق ہے پس تم جان لو بے شک اللہ

https://www.shiabookspdf.com

زبردست حکمت والا ہے۔زبردست قدرت والا ہے اپنے دین کی مخالفت کرنے والوں کو سزادینے پراور اپنے نبیؐ کی تکذیب کرنے والوں پر کوئی بھی اسکے مخالفین سے اس کے انتقام کو نہیں روک سکتا اور وہ اسکے دین کی موافقت کرنے والوں کو اور نبیؐ کی تصدیق کرنے والوں کو ثواب دینے پر بھی قادر ہے کوئی اسکی اطاعت کرنے والوں کے ثواب کو روک نہیں سکتا اور وہ جو کچھ کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے۔

امام علی بن حسین علیہ السلام نے فرمای اور اسی آیت سے علی علیہ السلام نے شوریٰ والے دن آپؑ کے حق کو روکنے والے اور آپؑ کے رتبے کو گرانے والے پر دلیل بنایا اگرچہ روکنے والا صرف اپنا ہی نقصان کرتا ہے کیوں کہ علیؑ کعبہ کی طرح ہے جسے استقبال کا اللہ نے نماز کیلئے حکم دیا ہے اسے اللہ نے امورِ دین و دنیا میں قابل اقتدار بنایا ہے جیسے کعبہ میں نقص نہیں ہو سکتا اور اس کے شرف وفضیلت میں عیب نہیں لگایا جاسکتا اگرچہ اس سے کافر منہ پھیریں اسی طرح علی علیہ السلام کے حق میں عیب نہیں لگایا جاسکتا اگرچہ کوتاہی کرنے والے آپکے حق کو مؤخر کردیں اور ظالم لوگ آپ کے واجب سے رکاوٹ نہیں علی علیہ السلام نے شوریٰ والے دن اپنی ایک گفتگو میں فرمایا جب نبیؐ نے عذر کیا اور ڈرایا اور عقلاء اور اولیاء کی جماعتوں پر واضح کردیا تو فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے اس بات سے نہیں روکا کہ تم بے عقل نہ سننے والے نہ دیکھنے والے اور نہ اس طرح سمجھنے والے جیسے ہم سمجھتے ہیں کو اسکا شریک بناؤ یا کیا نہیں بنایا مجھے رسول اللہؐ نے تمہارے دین اور دنیا کو درست کرنے والا یا نہیں بنایا اس نے تمہارا گھبراہٹ میں میرے طرف رجوع کرنا یا نہیں کہا اس نے کہ علیؑ حق کے ساتھ ہے اور حق اس کے ساتھ ہے یا اس نے یہ نہیں کہا کہ میں حکمت کا شہر ہوں علیؑ اسکا دروازہ ہے یا تم مجھے نہیں دیکھتے کہ میں تمہارے علوم سے بے پرواہ ہوں اور تم میرے علم کے محتاج ہو کیا اللہ نے علماء کو حکم دیا ہے کہ وہ بے علم کی اتباع کریں یا اس نے بے علم کو حکم دیا ہے کہ وہ علم والے کی اتباع کرے۔اے لوگو! تم عقلوں کی ترتیب کیوں توڑتے ہو اور جسے اللہ کریم نے مقدم کیا ہے اسے مؤخر کیوں کرتے ہو یا کیا رسول اللہؐ نے میرا پیغام قبول نہیں کیا فاطمہؑ کے بارے میں کہ تم میں سے افضل کا رد کردیا جب اس نے پیغام دیا یا ایسا نہیں ہوا کہ اللہ نے اپنی مخلوق میں سے مجھے محبوب بنایا جب مجھے اپنے ساتھ پرندہ کھلایا کیا اس نے مجھے اپنی مخلوق میں سے سب سے زیادہ اپنے نبی محمدؐ کے ساتھ مشابہہ قرار نہیں دیا تو تم لوگوں میں سے سب سے زیادہ قریب مشابہت والے کو مؤخر کرتے ہو اور دور مشابہت والے کو مقدم کرتے ہو تمہیں کیا ہو گیا ہے تم سوچتے نہیں اور عقل نہیں کرتے پس آپ مسلسل اس سے اور اس طرح کی چیزوں سے ان پر حجت قائم کرتے رہے لیکن وہ اپنی تدبیر سے غافل نہ ہوئے اور انہوں نے حق کو چھوڑ کر باطل کی اتباع کی۔

۶۰۔الغیبہ النعمانی میں ہے کہ محمد بن عبداللہ عبرانی سے روایت ہے عن ابیہ عن علی بن ہاشم وحسن بن سکن عن خبدالرزاق بن ہمام عن

میں موسیٰ عبدالرحمن عن جابر بن عبداللہ انصاری فرمایا کہ اہل یمن رسول اللہؐ کے پاس آکر کھڑے ہو گئے خوشی ظاہر کرتے ہوئے جب رسول اللہؐ پر داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا نرم دل لوگ ہیں مضبوط ایمان والے ہیں ان میں سے ایک منصور ہو گا جو ستر ہزار ۷۰۰۰۰ کے لشکر کے ساتھ نکلے گا اور میرے اور میرے وصی کے پیچھے مدد کرے گا اپنی تلواریں جو مضبوط ہوں گی اٹھائے ہوئے تو انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ آپؐ کا وصی کون ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا وہی جس کو مضبوطی سے تھامنے کا تمہیں حکم دیا ہے اللہ نے فرمایا ہے (مضبوط تھام لو تمام اللہ کی رسی اور تفرقہ نہ کرو) تو انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ اس رسی کی وضاحت فرمائیں تو آپؐ نے فرمایا یہ اللہ کا قول ہے یعنی مگر اللہ کی رسی سے اور لوگوں کی رسی سے تو اللہ کی طرف سے اس کی کتاب ہے اور لوگوں کی طرف سے رسی میرا وصی ہے تو انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ آپ کا وصی کون ہے تو فرمایا وہی جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا کہ (کہے گا ہر نفس کہ افسوس اس پر جو میں نے کوتاہی کی اللہ کی جانب میں) انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ ،اللہ کی جانب کیا ہے فرمایا وہی جس کے بارے میں اللہ فرماتے ہیں کہ (اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا کہے گا ہائے کاش میں نے رسول کے ساتھ راستہ بنایا ہوتا) وہ میرا وصی ہے اور میرے بعد میری طرف سبیل ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہمیں وہ دیکھا دیں ہمیں اس کا بہت شوق ہے فرمایا وہی ہے جس کو اللہ نے غور کرنے والے مومنوں کیلئے نشانی بنایا ہے پس اگر تم نظر ڈالو تو وہ شخص دیکھ سکے گا جس کا دل ہو یا وہ کان لگائے اور وہ شہید ہو تو تم پہچان لوگے کہ وہ میرا وصی ہے جیسے تم یہ پہچان لیتے ہو کہ میں تمہارا نبی ہوں صفوں میں گھس جاؤ اور مہرے دیکھو پس جس طرف تمہارے دل مائل ہوں بے شک وہی ہو گا کیوں کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کہ (لوگوں کے دلوں کو ایسا کردے کہ وہ اس کی طرف خواہش کریں) یعنی اس کی اور اسکی اولاد کی چنانچہ ابو عامر اشعری اشعریوں میں سے اور ابو غرا خولانی خولانیوں میں سے اور ظبیان میں سے اور عثمان بن قیس اور عرنہ دوسی دوسیوں میں سے اور لاحق بن علاقہ کھڑے ہو گئے اور صفوں میں گھس گئے اور چہروں کو غور سے دیکھا اور امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے ہاتھ کو پکڑا اور کہا کہ اس کی طرف یا رسول اللہؐ ہمارے دل مائل ہو رہے ہیں آپؐ نے فرمایا الحمد اللہ تم نے پہچاننے سے پہلے ہی رسول اللہؐ کے وصی کو جان لیا ہے اور اب تم پہچان گئے ہو کہ وہ یہ ہے پس سب نے روتے ہوئے آواز بلند کی اور کہا یا رسول اللہؐ ہم نے قوم کو دیکھا پس ہم ان کی طرف مائل نہ ہوئے اور جب ہم نے اسے دیکھا تو ہمارے دل حرکت میں آئے پھر مطمئن ہو گئے اور ہمارے جگر ٹوٹ گئے اور ہمارے آنکھیں ناکارہ ہو گئیں ہمارے دل ٹھنڈے ہو گئے حتیٰ کہ گویا وہ ہمارا باپ اور ہم اسکے بیٹے ہیں۔ نبیؐ نے فرمایا کہ نہیں جانتا اسکی تاویل مگر اللہ اور مضبوط علم والے اور تم ان میں سے ہو کہ تمہارے لئے اللہ کی طرف سے اچھائی پہلے لکھ دی گئی ہے تم جہنم سے دور کر دیئے گئے ہو

https://www.shiabookspdf.com

پس یہ دیکھنے والے لوگ آپ کے ساتھ رہے حتیٰ کہ امیر المومنینؑ کے ساتھ جمل اور صفین میں بھی حاضر ہوئے نبیؐ نے ان کو جنت کی خوشخبری دی اور بتلایا کہ وہ علی بن ابی طالبؑ کے ساتھ شہادت حاصل کریں گے۔

۶۱۔ کتاب الروضہ میں ان اسناد کے ساتھ امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے روایت ہے کہ نازل ہوئے جبرئیل اس آیت کے ساتھ کہ (اگر تم شک میں ہو اس کے جو نازل کیا ہم نے اپنے بندے پر تو پھر لے آؤ اس کی مثل کوئی سورۃ اور بلاؤ اللہ کے علاوہ کو تم اپنے گواہ اگر تم سچے ہو علیؑ کے بارے میں) انہی اسناد کے ساتھ امام علی بن ابی عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی (وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو نہیں اپنایا تو انہیں کے لئے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں) فرمایا علی بن ابی طالبؑ کی ولایت کے ساتھ اور نہ وہ ملائیں اس کی ولایت کو فلاں اور فلاں کے ساتھ بے شک انہوں نے ظلم کو ملایا ہے اپنے ایمان سے اور انہی سے روایت ہے اللہ کے قول کے متعلق کہ (تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہم کو ہدایت کی اس کی اور نہیں تھے ہم کہ ہم راہنمائی پکڑتے اگر اللہ ہماری راہنمائی نہ کرتا) فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ نبیؐ کو اور علیؑ کو بلائیں گے تو وہ دونوں عرش کے سامنے بلند عمدہ کرسی پر بیٹھ جائیں گے تو جب نکلے گی ان کی شیعوں کی جماعت تو وہ کہیں گے یہ نبیؐ ہیں اور یہ وصی ہیں تو بعض بعض کو کہیں گے (تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے ہماری راہنمائی کی اس کی طرف اور اگر اللہ ہماری راہنمائی نہ کرتے تو ہم راستہ نہ پاتے) نبیؐ کی ولایت کے ساتھ اور علیؑ اور آئمہ علیہ السلام کی ولایت کے ساتھ جو ان کی اولاد سے ہیں پس ان کو حکم دیا جائے گا جنت کا اور اسکا قول ہے کہ (قسم ہے شاہد کی اور مشہود کی) یعنی یہ رسول اللہؐ اور علیؑ ہیں کہ نبی شاہد ہے اور علیؑ مشہود ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

۶۲۔ فضائل ابن شاذان اور کتاب الروضہ میں ان اسناد سے جابر رضی اللہ عنہ تک مرفوع نقل ہے اللہ تعالیٰ کے قول میں کہ (کیا وہ شخص جو واضح دلیل پر ہے اپنے رب کی طرف سے اور تلاوت کرتا ہے ایک شاہد اس میں سے) فرمایا بینہ رسول اللہؐ ہیں اور شاہد علی بن ابی طالب علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ کا قول (اور آواز دی جنت والوں نے جہنم والوں کو، آخر تک آیت تک) اور اس میں لمبی حدیث ہے پس تحقیق ذکر کیا انہوں نے کہ بے شک علی بن ابی طالب علیہ السلام وہ منادی ہیں اور موذن ہیں بچانے والے ہیں اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ (جس دن آواز لگائے گا آواز لگانے والا) اور اللہ کے قول میں ہے (اور اللہ تعالیٰ مومنین کو قتال کیلئے کافی ہیں علیؑ کے ساتھ) اور تحقیق ذکر کی انہوں نے اس بارے میں بہت زیادہ روایات ہیں سوال کیا گیا امام صادق علیہ السلام سے قرآن کے بارے میں، فرمایا اس میں بہت عجائبات ہیں اور ان میں سے اللہ کا قول ہے (بے شک علیؑ ہدایت ہے اور بے شک ہمارے ہی قبضہ میں ہے آخرت اور دنیا) اور لیکن نفی کی گئی ہے

ان سے اس قرأۃ کی اگر چہ اسکا اقرار انکار کرنے والے بھی کرتے ہیں اور امام ابو عبد اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بے شک مومن آدمی جب اس کی جان اسکے سینے کے پاس ہوتی ہے موت کے وقت تو وہ دیکھتا ہے رسول اللہؐ کو وہ فرماتے ہیں خوش ہو جا بے شک میں اللہ کا رسولؐ ہوں، تیرا نبیؐ ہوں اور وہ دیکھتا ہے علی بن ابی طالبؑ کو وہ فرماتے ہیں کہ میں وہ ہوں کہ تو مجھ سے محبت کرتا ہے میں تجھ کو نفع دونگا پس میں نے کہا یا مولاؑ جو اسکو دیکھے گا وہ دنیا کی طرف لوٹے گا فرمایا جب ان کو دیکھے گا تو یہ مر جائے گا اور فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قول قرآن میں ہے (جو ایمان والے ہیں وہ ڈرتے ہیں انکے لئے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اللہ کے کلمات کو تبدیل نہ کرو یہ بہت بڑی کامیابی ہے) فرمایا اُن کو آپ کی محبت کی خوشخبری دی جائے گی اور جنت کی دنیا میں اور آخرت میں اور یہ خوشخبری ہے جب ان کو دیکھے گا تو خوف سے مامون ہو جائے گا۔

۶۳۔ رضی اسناد سے مقداد بن اسود کندی تک موفوع روایت نقل کی ہے فرمایا ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے اور آپ لپٹے ہوئے تھے کعبے کے پردے سے اور یہ دعا مانگ رہے تھے اے اللہ مضبوط کر اور میری کمر کو بھی مضبوط کر اور میرے سینہ کو کھول دے اور میرا ذکر بلند کر پس جبرئیل اُترے اور فرمایا اے محمدؐ پڑھو آپ نے فرمایا کیا پڑھوں انہوں نے کہا پڑھئے (کیا ہم نے نہیں کھولا آپ کا سینہ اور اُتار آپ سے آپکا بوجھ جس نے آپ کی پشت کو توڑ رکھا تھا اور تیرا ذکر تیرے داماد علیؑ کے ساتھ بلند کر دیا) پس آپ نے اسے پڑھا اور عبد اللہ بن مسعودؓ نے اسے مصحف میں درج کیا لیکن عثمان نے اس کو گرادیا۔

https://www.shiabookspdf.com

۶۴۔ کشف الغمہ میں ہے: جسے ہمارے شیخ الحز المحدث الحنبلی الموسلی نے نقل کیا ہے اللہ کا فرمان سورۃ بقرہ میں کہ (رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ) وہ علی بن ابی طالبؑ ہیں ابن عباسؓ اور امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی (اے پیغمبر پہنچا دے جو آپ کی طرف نازل کیا گیا آپ کے رب کی طرف سے) تو نبیؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے اللہ جسکا میں مولا ہوں علیؑ اسکا مولا ہے اے اللہ اس سے دوستی کر جو علیؑ سے دوستی کرے اور اس سے دشمنی کر جو علیؑ سے دشمنی کرے اللہ کا فرمان ہے (بے شک وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے راستے سے ہٹے ہوئے ہیں) یعنی محمدؐ اور ان کی آلؑ کے راستے سے اللہ کا فرمان ہے (جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا وہ اسے مل کے رہے گا) وہ علیؑ ہیں اللہ کا فرمان ہے (آل یاسین پر سلام ہو) ابن سائب کہتے ہیں آل یٰسین آل محمدؐ ہیں اللہ کا ارشاد ہے (کہہ دیجئے میں نہیں مانگتا اس پر کوئی اجرت سوائے قرابت داروں کی محبت کے) نبیؐ سے حدیث میں منقول ہے آپؐ نے فرمایا کہ فاطمہؑ اور علیؑ اور اس کے دونوں بچوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ مرفوعاً اپنی سند سے ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں نہیں ہے قرآن میں کوئی آیت جس میں یا ایھا الذین

آمنو، ہو مگر علیؑ اسکا آقا اور قائد ہے، حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ قرآن پاک چار حصوں میں نازل ہوا ایک ربع ہمارے بارے میں ہے، ایک ربع ہمارے دشمنوں کے بارے میں اور ایک ربع سیر اور امثال میں، ایک ربع فرائض اور احکام ہیں۔ ہمارے لئے قرآن کا عمدہ حصہ ہے، ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ کتاب اللہ میں کسی کے بارے میں اتنا نہیں اترا جتنا علیؑ کے بارے میں اُترا ہے۔ امام ابو جعفرؑ سے منقول ہے: اللہ کا قول قرآن میں کہ (انہوں نے رسولؐ کی مخالفت کی اور اسکے بعد کہ ہدایت ظاہر ہوگئی) فرمایا یہ علیؑ کے معاملے میں ہے اور انہی سے منقول ہے کہ (اللہ ہر فضل والے کو اپنا فضل دیتا ہے) فرمایا اللہ کا فضل علی بن ابی طالبؑ ہیں اور اللہ کا فرمان (میں اور میری اتباع کرنے والے) اس سے مراد بھی علی بن ابی طالبؑ اور آلِ محمدؐ ہیں اور اللہ کا فرمان (کیا جو شخص یہ جانتا ہے کہ آپ کی طرف آپکے رب کی جانب سے حق اُترا ہے) مراد اس سے بھی علی بن ابی طالبؑ ہیں۔ اللہ کا فرمان (اے لوگو ایمان والو) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یا یھاالذین آمنو نہیں اترا مگر علیؑ اسکا امیر اور شرف والا ہے اور انہی سے منقول ہے کہ نہیں ذکر اللہ نے قرآن میں یا یھاالذین آمنو، مگر علیؑ اسکا شرف رکھتا ہے اور اسکا امیر ہے اور بے شک اللہ نے اصحابِ محمدؐ کو قرآن میں عتاب کیا ہے لیکن علیؑ کا ذکر خیر سے کیا ہے۔ اور اس سے اس طرح کی ایک اور روایت بھی ہے جس میں ہے کہ مگر علیؑ اسکا رئیس اور امیر ہے اور اس میں ایک اور لفظ بھی ہے، ہمیں اسکے لئے استغفار کرنے کا حکم دیا ایک روایت میں اس طرح ہے کہ علیؑ اسکا قائد اور رئیس ہے اور حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ علیؑ اس آیت کا لب لباب ہیں اور مجاہد سے منقول ہے کہ علیؑ کیلئے یہ پہلے ہے کیوں کہ وہ اسلام میں سب سے پہلے ہے اور ابن عباسؓ سے روایت ہے مگر علیؑ اسکا شرف رکھتا اور اسکا امیر ہے، اللہ کا فرمان ہے (ایسے گھروں میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ بلند کیا جائے اور ذکر کیا جائے) حضرت انس اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے یہ آیت فی بیوتِ اذن اللہ القلوب والابصار تک پڑھی تو ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ یہ بیوت کیا ہے آپ نے فرمایا انبیاء کے گھر ہیں ابو بکر نے کہا یا رسول اللہؐ یہ گھر مراد ہے جس میں علیؑ اور فاطمہؑ کا گھر بھی ہے، آپؐ نے فرمایا ہاں یہ تو انبیاء سے بھی افضل ہیں اور اللہ کا ارشاد ہے (قسم ستارے کی جب وہ غروب ہو نہیں بھٹکا تمہارا ساتھی اور نہ ہی بے راہ ہوا اور وہ نہیں بولتا اپنی خواہش سے) روایت حبہ العرنی ہے کہ جب رسول اللہؐ نے حکم دیا مسجد میں دروازوں کے بند کرنے کا تو ان پر شاق گزرا جب رسول اللہؐ کو یہ معلوم ہوا کہ ان پر گراں ہے تو آپ نے الصلوٰۃ جامعہ کی آواز لگائی اور منبر پر آئے پس سول اللہ کا کوئی بھی خطبہ اس سے زیادہ اللہ کی بزرگی اور توحید میں نہیں سنا گیا اس خطبے سے جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا اے لوگو! میں نے انہیں بند نہیں کیا اور نہ ہی میں نے انہیں کھولا ہے اور نہ میں نے تمہیں نکالا ہے اور نہ میں نے تمہیں ٹھہرایا ہے پھر آپ نے سورۃ نجم پڑھی۔ اللہ کا ارشاد ہے (میں نہیں مانگتا تم

https://www.shiabookspdf.com

سے اس پر کوئی اجرت سوائے اقرباء سے محبت کے) ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ سے پوچھا گیا کون ہیں یہ لوگ جن کی محبت ہم پر واجب ہے آپ نے فرمایا علیؑ اور فاطمہؑ اور ان کے دونوں بیٹےؑ، آپؐ نے یہ تین دفعہ فرمایا۔ اسے سعید بن جبیر عن ابن عباسؓ روایت کیا ہے اللہ کا فرمان ہے (بے شک وہ لوگ جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے وہ راستے سے ہٹے ہوئے ہیں) یعنی علیؑ نے فرمایا ہماری ولایت سے ہٹے ہوئے ہیں، اللہ کا فرمان ہے (جو نیکی لیکر آئے اسے اس سے بہتر ملے گا اور وہ گھبراہٹ سے اس دن امن میں ہونگے اور جو برائی لائے گا ان کے چہرے آگ میں الٹے جائیں گے) علیؑ نے فرمایا الحسنہ (نیکی) ہماری محبت ہے اور برائی ہمارا بغض ہے اللہ کا فرمان ہے (آواز دیں گے اعراف والے ان آدمیوں کو جن کو علامتوں کو پہچانیں گے) علیؑ سے روایت ہے کہ ہم اعراف والے ہیں جن کو علامتوں سے پہچانیں گے انہیں جنت میں داخل کر دیں گے، اللہ کا فرمان ہے (کیا برابر ہو سکتا ہے وہ اور جو حکم کرتا ہے انصاف کا اور وہ سیدھے راستے پر چلے) فرمایا گیا کہ علیؑ ہیں، اللہ کا فرمان ہے (بے شک اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ تم سے رجس کو دور رکھے) اور اس سے قبل وہ بات ذکر ہو چکی ہے جو ام سلمہؓ وعائشہ وغیرہ نے نقل کی اور حافظ ابو بکر ابن مردویہ نے متعدد طریقوں سے اسکو نقل کیا ہے جو سو سے بھی زائد ہیں۔ اللہ کا فرمان ہے: (جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہو وہ اسے ملنے والا ہے) مجاہد سے روایت ہے کہ یہ علیؑ اور حمزہؑ کے بارے میں نازل ہوئی: اللہ کا قول ہے (بے شک اللہ ایمان والے اور نیک عمل والوں کو جنتوں میں داخل کریں گا جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں) فرمایا کہ یہ علیؑ اور حمزہؓ اور عبیدہ بن حارثؓ کے بارے میں نازل ہوئی جب وہ عتبہ شیبہ اور ولید کے مقابلے میں اکھٹے نکلے اور کافروں کے بارے میں یہ آیت اُتری کہ (یہ دو مد مقابل اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں عذاب الحریق تک) اور علیؑ اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں یہ اُترا کہ (اللہ ایمان اور نیک عمل والوں کو جنت میں داخل کرے گا) اللہ کا قول ہے (اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ) ابن عباسؓ فرماتے ہیں یہ رسول اللہؐ اور علیؑ بارے میں خصوصی طور پر نازل ہوئی چونکہ ان دونوں نے سب سے پہلے نماز پڑھی اور رکوع کیا۔

۶۵۔ کشف الغمہ: اللہ تعالیٰ کا قول کہ (آج ایمان والے کافروں سے ہنسیں گے تختوں پر بیٹھے ان کو دیکھیں گے) کے بارے میں روایت ہے کہ ابو جہل اور ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ مشرکین مکہ کے بارے میں نازل ہوئی جو عمارؓ اور ان کے ساتھیوں سے ہنستے تھے روایت ہے کہ علی بن ابی طالبؑ مسلمانوں کے گروہ میں رسول اللہؐ کے پاس آرہے تھے تو منافقوں نے مذاق کیا اور ہنسے اور آنکھوں سے اشارے کئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے رسول اللہؐ کے پاس پہنچنے سے پہلے یہ آیت نازل کر دی مقاتل اور کلبی سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا قول (کہدو میں اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا سوائے قرباء کی محبت کے) تو لوگوں نے کہا کہ اس سے زیادہ عجیب بات تم نے نہیں دیکھی ہے

https://www.shiabookspdf.com

کہ ہماری عقلوں کو بے وقوف کہتا ہے اور ہمارے معبودوں کو گالی نکالتا ہے ہمیں قتل کرنے کی رائے دیتا ہے اور ہم سے یہ امید رکھتا ہے کہ ہم اس کی آلؑ سے محبت کریں تو یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ کا قول ہے کہ (ان کو روکو کہ ان سے سوال کیا جائے گا) یعنی ولایتِ علیؑ کے بارے میں اللہ کا قول ہے کہ (کیاان لوگوں نے جو برائیاں کرتے ہیں سمجھ رکھا ہے کہ ہم ان کوان کی طرح کر دیں گے جو ایمان اور عمل صالح والے ہیں کہ ان کی زندگی اور موت برابر ہو جائے بہت بڑا حکم لگا رہے ہیں) روایت ہے کہ یہ آیت بدر کے واقع میں نازل ہوئی حمزہؑ علیؑ عبیدہ بن حارثؓ کے بارے میں جب وہ عقبہ اور شیعبہ اور ولید سے لڑنے کیلئے نکلے، اللہ نے فرمایا (بے شک اللہ مسلمانوں سے راضی ہے جب وہ درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے) حدیبیہ والوں کے بارے میں نازل ہوئی، جابرؓ کہتے ہیں ہم چودہ سو تھے ہمیں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم آج پوری زمین کے بہترین ہو تو ہم نے درخت کے نیچے موت پر بیعت کی پس اس بیعت کو حر بن قیس نے توڑا جو منافق تھا اور لوگوں میں اس آیت کے لائق سب سے زیادہ امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (اللہ نے ان کو فتح قریب عطا کی) یعنی فتح خیبر اور یہ علی بن ابی طالبؑ کے ہاتھ پر ہوئی سید ابو طالب نے اپنی سند سے جابر بن عبداللہؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا جو تم سے محبت اور دوستی کرے اللہ اسے ہمارے ساتھ ٹھہرائے گا پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت کی (بے شک یہی لوگ جنت اور نہروں میں ہوں گے مقام صدق میں قدرت والے مالک کے پاس) اللہ کا ارشاد ہے (اے ایمان والو جب تم پیغمبر سے مناجات کرو تو مناجات سے پہلے صدقہ دے لیا کرو) اس آیت کا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے اور تمام کا اس پر اجماع ہے کہ جب یہ آیت اُتری تو سوائے علیؑ کے کسی نے اس پر عمل نہیں کیا اور پھر رخصت نازل ہوئی اللہ تعالیٰ کا قول ہے (اے نبی جب مومن عورتیں تیرے پاس بیعت کیلئے آئیں) زبیر بن عوام نے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ آپ عورتوں کو بیعت کیلئے بلا رہے تھے جب یہ آیت اُتری تو فاطمہ بنت اسد علی بن ابی طالبؑ کی والدہ سب سے پہلی عورت تھی جنہوں نے بیعت کی۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی اور اسکے ساتھی نکلے تو ان کا سامنا حضورؐ کے چند ساتھیوں سے ہو گیا تو عبداللہ بن ابی نے کہا کہ دیکھنا میں ان بیوقفوں کو تم سے کیسے روکتا ہوں پس اس نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور کہا مرحبا رسول اللہؐ کے چچا کا بیٹا اور آپ کا داماد سید بنی ھاشم ماسواء رسول اللہؐ کے تو علیؑ نے فرمایا اے عبداللہ! اللہ سے ڈر اور منافق نہ بن منافق اللہ کی بدتر مخلوق ہے اس نے کہا چھوڑ اے ابوالحسنؑ اللہ کی قسم ہمارا ایمان تمہارے ایمان کی طرح ہے پھر جب الگ ہو گئے تو ابی نے اپنے ساتھیوں کو کہا تم نے کیسے دیکھا جو میں نے کیا تو سب نے بڑی تعریف کی رسول اللہؐ پر یہ آیت اُتری کہ (جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کی طرف الگ ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں

https://www.shiabookspdf.com

بے شک ہم مذاق کر رہے تھے) اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ (جو شخص اپنے رب سے دلیل پر ہو اور اسکے ساتھ ایک شاہد ہو) ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ یہ علیؑ ہیں جنہوں نے نبیؐ کی شہادت دی اور وہ آپ ہی سے ہیں اللہ کا فرمان ہے (بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اللہ تعالیٰ اسکے لئے محبت قرار دے گا) ابن عباسؓ کہتے ہیں یہ بھی علی بن ابی طالبؑ ہیں اور یزد بن علی نے عن آبائیہ عن علیؑ سے نقل کیا ہے کہ مجھے ایک آدمی ملا اس نے کہا اے ابو الحسنؑ سنو اللہ کی قسم میں اللہ کیلئے آپ سے محبت کرتا ہوں میں رسول اللہؐ کی طرف پلٹا اور آپ کو اس آدمی کی بات بتائی تو آپ نے فرمایا شاید تو نے اس سے کوئی نیکی کی ہو فرمایا اللہ کی قسم میں نے اس سے کوئی نیکی نہیں کی رسول اللہؐ نے فرمایا سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے مسلمانوں کے دلوں کو تیری طرف محبت کے ساتھ شوق کرنے والا بنایا پس اللہ کا قول اُترا۔

۶۶۔ جامع الفوائد اور تاویل آیات الظاہرہ میں ابن مردویہ نے اپنی سند کے ساتھ راویوں سے امام محمد بن علی باقر علیہ السلام تک مرفوعاً نقل کیا ہے کہ اللہ کے قول میں (اے ایمان والو قبول کرو اللہ ورسول کی بات جب وہ تمہیں بلائے اس میں تمہارے لیے زندگی ہے) فرمایا علی بن ابی طالبؑ کی ولایت کی طرف اسی طرح ابی ابیر ودنے بھی ان سے روایت کیا ہے۔ علی بن یوسف نے کتاب نہج الایمان میں ذکر کیا کہا کہ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن سراج نے اپنی کتاب میں اس آیت کی تاویل میں ایک حدیث ذکر کی ہے جس کی سند عبد اللہ بن مسعودؓ تک مرفوع ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے ابن مسعودؓ علیؑ کے بارے میں ایک آیت نازل ہوئی ہے کہ ڈرو ایسے فتنے سے جو تم میں سے خاص طور پر ظالموں کو نہیں پہنچے گا میں تیرے پاس اس کو امانت رکھتا ہوں اور ان خاص ظالموں کا نام لیتا ہوں پس جو میں کہوں تو اس کو محفوظ کرو اور میری طرف سے ادا کرنے والا جو شخص علیؑ پر ظلم کرے وہ ایسا ہے جیسے کہ میری نبوت کا اور مجھ سے پہلوں کی نبوت کا انکار کرے، راوی نے کہا اے ابو عبد الرحمن کیا تم نے یہ رسول اللہؐ سے سنا ہے فرمایا ہاں تو پھر تم ظالموں کے ساتھ کیسے ہو گئے آپ نے فرمایا یقیناً مجھ پر میری عمل کی سزا اُتری ہے میں نے اپنے امام سے اجازت نہیں لی جیسے جندبؓ اور عمارؓ سلمانؓ نے اجازت لی میں اللہ سے استغفار کرتا اور توبہ کرتا ہوں اور اللہ کا قول ہے (تجھ سے پوچھتے ہیں کیا وہ حق ہے کہہ دیجئے ہاں اللہ کی قسم وہ حق ہے اور تم اسے عاجز نہیں کر سکتے) ابو عبد اللہ حسین بن جبیر رحمتہ اللہ نے نخب المناقب میں ذکر کیا اور مستند حدیث اس آیت کے بارے میں امام باقرؑ سے نقل کی فرمایا اللہ فرماتا ہے (اے محمدؐ تجھ سے پوچھتے ہیں کیا علیؑ تیرا وصی ہے کہہ دو ہاں اللہ کی قسم وہ میرا وصی ہے) اور ابن مردویہ نے اپنے راویوں سے ابن عباسؓ کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے (پس جو جانتا ہے کہ تیری طرف تیرے رب کی جانب سے حق نازل کیا گیا ہے وہ علی بن ابی طالبؑ ہے) اسکا بھی مطلب ابو عبد اللہ الحسین بن جبیر نے نخب المناقب میں ذکر کیا ہے فرمایا ہمیں یہ حدیث مسند عن ابی امورد عن

https://www.shiabookspdf.com

امام ابی جعفرؑ روایت کی گئی ہے اللہ تعالیٰ کا قول ہے (پس جو جانتا ہے کہ آپ کی طرف آپکے رب کی جانب سے حق نازل کیا گیا وہ علی بن ابی طالبؑ ہے) اور الاعمیٰ سے مراد یہاں آپکا دشمن ہے اور ابوالالباب سے مراد آپ کے شیعہ ہیں جنکی صفت اللہ نے یہ بیان کی ہے کہ (وہ اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں اور اس میثاق کو نہیں توڑتے) جو دین میں علیؑ کی ولایت کے بارے میں ان سے یوم الغدیر کو لیا گیا اللہ کا قول ہے (انکے لئے دو آدمیوں کی مثال بیان کریں ایک کیلئے ہم نے انگوروں کے دو باغ بنائے) اس آیت کا ایک ظاہری معنی ہے اور ایک باطنی ہے پس ظاہری معنی تو ظاہر ہے اور باطنی معنی یہ ہے کہ جس کو محمد بن عباس نے ذکر کیا فرمایا حدثنا حسین بن عباس عن محمد بن حسین عن احمد بن محمد بن ابو نصر عن ابان بن عثمان عن قاسم بن عروہ عن امام ابی عبداللہؑ قول خداوندی ہے (ان کیلئے دو آدمیوں کی مثال بیان کروں) فرمایا یہ دو آدمی علیؑ اور ایک اور آدمی ہے یہ معنی اسکی ظاہری تاویل ہے اور یہ ان دو آدمیوں کے حال کو بیان کرنے کی محتاج ہے اور بیان یہ ہے کہ علیؑ کی حالت تو بیان کرنے کے محتاج نہیں لیکن دوسرے آدمی کی بحث یہ ہے کہ وہ آپکا دشمن ہے پس اللہ کا کہنا کہ ہم نے ایک کیلئے حد باغ بنائے ہیں یہ دنیا سے عبارت ہے ان میں سے جنت تو اس کی زندگی میں ہے اور دوسری اسکے تابعداروں کیلئے ہے اس کی وفات کے بعد کیوں کہ وہ کافر ہے اور دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے اور اس کے لئے دو باغ اس لئے بتائے کیوں کہ اس نے اس کو تیار کیا اس کے پودے لگائے اس کی نہریں جاری کیں اور یہ مجازی طور پر ہے اس کا مطلب ہے کہ دنیا لازماً اسکے لئے اور اسکے تابعداروں کیلئے ہے تا کہ اس سے موت تک فائدہ حاصل کریں پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا (پس کہے گا وہ یعنی جنت والا اپنے ساتھی کو) اور وہ علیؑ ہیں کہ میں تجھ سے مال میں زیادہ ہوں یعنی دنیاوی بادشاہی میں اور زیادہ عزت والا ہوں افراد کے اعتبار سے یعنی قبیلے اور مددگاروں سے اور وہ داخل ہو گا اپنی جنت میں یعنی داخل ہو گا دنیا میں اور اس میں نعمت حاصل کرے گا اور اس سے خوش ہو گا اور اسکی طرف مائل ہو گا اور وہ اپنے اوپر اپنے قول و فعل سے ظلم کرنے والا ہو گا اور اتنا کافی نہیں ہو گا حتیٰ کہ کہے گا میں نہیں سمجھتا کہ یہ کبھی تباہ ہو گی یعنی اسکی جنت اور اسکی دنیا پھر وہ اپنا اعتقاد ظاہر کرے گا پس وہ کہے گا میں نہیں گمان کرتا کہ قیامت قائم ہو اور اگر میں رب کی طرف لوٹا جیسے تم اللہ کی طرف لوٹنے کا گمان کرتے ہو تو میں اس سے بھی بہتر پاؤں گا یعنی اس جنت سے تو اسکا ساتھی کہے گا جو علیؑ ہیں کیا تو نے اس ذات کا انکار کر دیا جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پھر برابر آدمی بنا دیا لیکن اللہ میرا رب ہے اسکا معنی یہ ہے کہ تو نے اپنے رب کا اکار کیا لیکن میں کہتا ہوں کہ اللہ میرا رب ہے اور خالق اور رازق ہے اور میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا پھر اسے وہ بات بتلائے گا اسکو کہنی چاہئے تھی پس کہے گا اگر تو اپنے باغ میں داخل ہوتے وقت کہہ ماشاء اللہ کہ جو اللہ چاہے میرے تمام امور میں ہوتا ہے اس پر میری قوت اللہ کے ساتھ ہے پھر آپؑ بات کو اپنی طرف

https://www.shiabookspdf.com

لوٹاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اگر تو دیکھتا ہے کہ میں تجھ سے مال واولاد سے کم ہوں اللہ کا تو اسکے باوجود امید ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر دے گا یعنی تیری دنیا سے بھی بہتر دے گا دنیا میں میرے بیٹے قائمؑ کے قیام سے دولت ملک اور سلطنت اور آخرت میں حکم شفاعت اور جنت اور اللہ کی رضا اور اس پر بھیج دے گا یعنی یعنی تیری جنت پر بگولا آسمان سے یعنی عذاب اور آگ جو اسے جلا دے گی یا تلوار قائم کی تلواروں میں سے پس وہ اسے مٹا دے گا پس وہ مٹی ہو جائے گا یعنی ایسی زمین جس پر انگوری نہ ہو پھسلن ہو یعنی چلنے والا اس پر پھسلے اور اسکے پھل کا احاطہ کر لیا جائے تو پھل اس باغ میں ہیں یعنی اس کی دنیا اور سلطنت ختم ہو جائے پس وہ ہتھیلیاں پلٹے گا کس پر جو اس میں خرچ کیا اپنے دین اور دنیا اور آخرت میں سے اور وہ جنت چھت کے بل گھری ہو گی وہ کہے گا ہائے کاش میں نے اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا ہوتا اس کے لئے کوئی جماعت نہ ہو گی یعنی قبیلہ جو اللہ کے سوا اسکی مدد کرے اور نہ وہ بدلہ لے گا پھر اللہ سبحانہ نے علیؑ کا حال بیان کیا اور اسکے دشمن کا حال بیان کیا کہ اگر اسکے پاس دنیا کی دولت اور شیطان کی ولایت ہے تو علیؑ کے پاس بھی دنیا کی اور آخرت کی ولایت رحمان کی طرف سے ہے۔ شیطان کی ولایت ختم ہو جائے گی رحمان کی ولایت باقی رہے گی کیوں کہ اللہ نے فرمایا کہ وہاں ولایت اللہ کی ہو گی اور روایت ہے کہ یہ علیؑ کی ولایت ہے اور اسے محمد بن عباس رحمتہ اللہ نے عن محمد بن حمام عن عبداللہ بن جعفر عن محمد بن عبدالحمید عن محمد بن فضیل عن ابی حمزہ اشمالی عن ابی جعفرؑ روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے کہا کہ اللہ کا فرمان ہے (وہاں ولایت اللہ کی ہو گی جو حق ہے اور وہ بہتر ثواب والی اور بہتر انجام والی ہو گی) فرمایا وہ ولایت علیؑ کی ہو گی جو ثواب میں بھی بہتر ہے اور انجام میں بھی بہتر ہے یعنی آپؑ کے دشمن باغ والے کی ولایت سے بہتر ہو گی جس پر اللہ نے جنت حرام کی ہے اور اسکی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جو شیخ محمد بن یعقوب عن حسین بن محمد عن معلی عن محمد بن اورمہ عن علی بن حسان عن عبدالرحمن بن کثیر عن ابی عبداللہؑ فرمایا میں نے پوچھا کہ اللہ کا قول ہے کہ (وہاں ولایت اللہ کی ہو گی جو حق ہے) فرمایا مراد ولایت امیر المومنینؑ ہے جو اللہ کی ولایت ہے۔

۷۶۔ کنز جامع الفوائد اور تاویل آیت الظاہرہ: اللہ کا قول ہے (اے رب میرا سینہ کھول دے اور میرے لئے آسان کر دے) محمد بن عباس فرماتے ہیں کہ محمد بن حسن نے اسماء بنت عمیس سے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہؐ کو شبیر پہاڑ کے سامنے دیکھا آپ فرمار ہے تھے اے شبیر روشن ہو اے شبیر روشن ہو اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جو میرے بھائی موسیٰ نے کیا کہ تو میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تا کہ میری بات سمجھیں میرا ایک وزیر میرے خاندان میں سے میرے بھائی علیؑ کو بنا دے اس سے میری کمر مضبوط کر دے اور میرے امر میں اسے ایک کر دے تا کہ ہم تیری زیادہ تسبیح کریں اور تیرا زیادہ ذکر کریں بے شک تو ہمیں

دیکھنے والا ہے۔

۶۸۔ نعیم حافظ نے اپنی سند سے کئی راویوں سے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ ہم مکہ میں تھے اور نبیؐ نے چار رکعت نماز پڑھی اور آسمان کی طرف سر اٹھایا اور فرمایا اے اللہ تیرے نبی موسیٰ علیہ السلام نے تجھ سے سوال کیا کہ میرا سینہ کھول دے اور میرے کام کو آسان کر دے میں محمدؐ تیرا نبی ہوں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ وہ میری بات سمجھیں اور میرا ایک وزیر بنادے میری اہل میں سے علی بن ابی طالبؑ میرے بھائی کو اس سے میری کمر مضبوط کر دے اسے میرے امر میں شریک کر دے ابن عباسؓ نے فرمایا میں نے خود آواز سنی اے احمدؐ تجھے مل گیا جو تو نے مانگا۔

۶۹۔ کنز جامع الفوائد و تاویل آیات الظاہرہ: محمد بن عباس عن حسن بن علی بن ولید اپنی سند سے نعمان بن بشیر سے نقل کرتے ہیں کہ ہم ایک رات علی بن ابی طالبؑ کے پاس بیٹھے باتیں کر رہے تھے تو انہوں نے یہ آیت پڑھی (بے شک وہ لوگ جن کے لئے ہماری طرف سے جنت واجب ہو چکی ہے) فرمایا میں ان میں سے ہوں اور پھر نماز کھڑی ہو گئی پس آپؑ اٹھے اور مسجد میں داخل ہو گئے اور فرمانے لگے نہیں سنیں گے اسکی آہٹ اور وہ اپنی مرغوب چیزوں میں ہمیشہ رہیں گے پھر نماز کی تکبیر کہہ دی اور فرمایا ہمیں بیان کیا ابراہیم بن محمد بن سہل نیشاپوری نے مریع بن قریع تک مرفوعاً نقل کیا کہ ہم عبداللہ بن عمر کے پاس تھے تو بنو تمیم کے ایک آدمی نے کہا جسے حسان بن وابعہ کہتے ہیں اے ابو عبدالرحمن میں نے دو آدمیوں کو دیکھا ہے جنہوں نے علیؑ اور عثمان کا ذکر کیا اور دونوں سے حاصل کیا ابن عمر نے کہا اگر ان دونوں پر لعنت کریں تو اللہ نے ان پر لعنت کریگا پھر فرمایا اے اہل عراق تمہاری خرابی ہو کیسے برا کہتے ہو ایسے آدمی کو کہ یہ اسکا گھر رسول اللہؐ کا گھر ہے اور اپنے ہاتھ سے مسجد میں علیؑ کے گھر کی طرف اشارہ کر دیا اور فرمایا قسم اس حرمت کے رب کی بے شک یہ ان لوگوں میں سے ہے (جن کے لئے اللہ کی طرف سے اچھائی پہلے طے ہو چکی ہے کہ اسے لوٹایا نہیں جائے گا) اور مراد اس سے علیؑ ہیں۔

۷۰۔ کنز جامع الفوائد تاویل آیات الظاہرہ میں محمد بن عباس عن ابراہیم بن عبداللہ بن مسلم عن حجاج بن منہال اپنی اسناد سے قیس بن بعاد عن علی بن ابی طالبؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ میں سب سے پہلا ہوں گا جو رحمن کے سامنے جھگڑے لئے بیٹھوں گا اور قیس کہتے ہیں کہ انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ (یہ دو مقابل اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں) اور وہ لوگ جو مقابلے میں نکلے تھے بدر والے دن علیؑ اور حمزہؓ اور عبیدہؓ اور شیبہ اور عقبہ اور ولید۔

۷۱۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم: عبید بن کثیر عن محمد بن مردان عن عبید بن یحییٰ بن مہران عن محمد بن حسین عن البیہ عن جدہ فرمایا رسول

https://www.shiabookspdf.com

اللہ نے اللہ کا قول (راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا نہ غضب والوں کا اور نہ گمراہوں کا) فرمایا یہ علیؑ کے شیعہ ہیں جن پر علیؑ بن ابی طالبؑ کی ولایت کا تو نے انعام کیا وہ ان پر غصہ ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے۔

۷۲۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم: عن جعفر عن احمد بن حسین عن محمد بن حاتم عن یونس بن یعقوب عن ابی عبد اللہؑ، اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ (اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تنگی نہیں چاہتا) فرمایا یہ آسانی امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ ہیں

۷۳۔ تفسیر قرآن بن ابراہیم: حسین بن علی عن ابی سعید عن عبد الرحمن خراش عن عوام حوشب عن مجاہد فرمایا کہ ہر چیز قرآن میں جو "یا ایھا الذین آمنو" ہے بس بے شک علیؑ کیلئے اس کی اوّلیت اور فضیلت ہے کیوں کہ وہ اسلام میں سبقت لے گئے۔

۷۴ تفسیر قرآت بن ابراہیم: عن جعفر بن عبد اللہ عن اسماعیل یعنی ابن ابان عن یحیٰ بن ثعلبہ عن علی بن تدعد عن عمرمہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم جس کے سواء کوئی معبود نہیں، نہیں اتری آیت یا ایھا الذین آمنوا" مگر علی بن ابی طالبؑ اس کے معنی اور شرف والے ہیں اور نہیں باقی کوئی بھی رسول اللہؐ کے صحابہ میں مگر اسے قرآن میں عتاب کیا گیا سوائے علی بن ابی طالبؑ کے۔

۷۵۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم: عن جعفر علی عن حسن بن حسین عن اسماعیل بن زیاد عن جعفر عن ابیہ فرمایا نہیں اترا قرآن یا ایھا الذین آمنوا" مگر علی بن ابی طالبؑ اسکا امیر اور شریف ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۷۶ تفسیر قرآت بن ابراہیم: عن احمد بن موسیٰ عن مخول عن عبد اللہ عن علی عن الاصبغ فرمایا میں نے رسول اللہؐ کے صحابہ سے سنا فرماتے تھے نہیں نازل کیا اللہ نے قرآن کریم میں یا ایھا الذین آمنو' مگر علی بن ابی طالبؑ اس کا رئیس ہے۔

۷۷ تفسیر قرآت بن ابراہیم: بن حسین بن سعید اپنی اسناد سے عن امام جعفرؑ روایت کرتے ہیں کہ اللہ نے فرمایا (آج میں نے تم پر تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی) فرمایا یہ آیت خاص طور پر صرف علی بن ابی طالبؑ کیلئے نازل ہوئی ہے۔

۷۸ تفسیر قرآت بن ابراہیم: عن جعفر بن محمد عن قاسم بن ربیع عن محمد بن سنان عن عمار بن مروان عن منخل بن جمیل عن جابر عن امام ابی جعفرؑ اللہ کا قول ہے (خوشخبری دو ایمان اور عمل صالح والوں کو پس جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے)۔ فرمایا وہ علی بن ابی طالبؑ اور ان کے بعد وصی اور ان کے شیعہ ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا (بے شک ان کیلئے باغات ہیں ان کے نیچے نہریں چلتی ہیں) اور اللہ کا قول ہے (وہ گمراہ کرتا ہے بہت سوں کو اور ہدایت دیتا ہے اس کے ساتھ بہت سوں کو) فرمایا یہ علی بن ابی طالبؑ ہے اور جو اس سے دشمنی رکھے وہ گمراہ ہوتا ہے، جو اس سے دوستی رکھے وہ ہدایت پاتا ہے اور نہیں گمراہ کرتا اس سے یعنی علیؑ سے مگر نافرمانوں کو جو اس کی ولایت سے نکلے وہ فاسق

ہے اور اللہ کا قول ہے (اگر آئے تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت) فرمایا یہ علی بن ابی طالبؑ ہے اور فرمایا جبرئیل یہ آیت اس طرح لیکر اُترے (کہ بُرا ہے جو انہوں نے اس سے اپنی جانوں کو بیچ کر خریدا اور کفر کیا اس سے ضد کی وجہ سے جو اللہ نے نازل کیا علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں پس وہ غضب دَر غضب کے مستحق ہوئے) یعنی بنواُمیہ اور کافروں کیلئے ان کے حق میں رسواء کرنے والا عذاب ہے۔

۷۹۔ کنز جامع الفوائد وتاویل آیات الظاہرہ اللہ کا فرمان ہے کہ (جس کو اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا) ابن مردویہ اپنے راویوں سے ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں اور محمد بن عباس نے کہا کہ حدثنا محمد بن حسین عن جعفر بن عبداللہ المحمدی عن کثیر بن عباس عن ربی ابی رود عن امام ابی جعفرؑ اللہ کا قول ہے (جس کو اس کی کتاب دائیں ہاتھ میں دی گئی آخر کلام تک۔) فرمایا یہ آیت علیؑ کے بارے میں اُتری ہے اور آلِ محمدؑ کیلئے بھی جاری ہے محمد بن ادریس عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن حسین عن سیعہ عن عمرو بن عثمان عن حنان بن سدیر عنا امام ابی عبداللہؑ اللہ کا قول ہے (جو اپنی کتاب دائیں ہاتھ میں پائے گا وہ کہے گا آؤ میری کتاب پڑھو) فرمایا یہ امیر المومنینؑ ہیں اور (آؤ پڑھو) یہ آپؑ کی طرف سے فرشتوں کو امر ہوگا جس کا معنی ہے کہ آؤ یعنی پکڑو میری کتاب اسے پڑھو بے شک تم نہیں دیکھتے اسکے اندر سوائے اطاعت کے۔

https://www.shiabookspdf.com

۸۰۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم: جعفر بن محمد غزاری عن محمد بن حسن صَیَغ عن موسیٰ بن قاسم عن عثمان بن عیسیٰ عن سماعہ عن ابی بصیر عن امام ابی عبداللہؑ اللہ کا قول ہے (پورا کرو میرے وعدے کو میں پورا کروں گا اپنے وعدے کو) فرمایا تم پورا کرو علی بن ابی طالبؑ کی ولایت کا وعدہ جو اللہ کی طرف سے فرض ہے میں وعدہ پورا کروں گا جنت کا۔

۸۱۔ کنز جامع الفوائد وتاویل آیات الظاہرہ: وشاء عن محمد بن فضل عن ثمالی روایت ہے کہ میں نے امام ابو جعفرؑ سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے قول کے بارے میں کہ (جب ان کو کہا جاتا ہے کہ رکوع کروں تو رکوع نہیں کرتے) فرمایا یہ قرآن کے بطن میں ہے اور جب کہا جاتا ہے غاصبوں سے کہ علیؑ کی ولایت کا اقرار کرو تو وہ نہیں کرتے۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم ابوالقاسلم علوی معنعن عن ثمالی اسی طرح روایت ہے۔

۸۲۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم عن جعفر بن محمد ضراری معفعن عن ابی رود فرمایا میں نے امام ابو جعفرؑ سے سنا کہ جب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا (آج میں نے مکمل کر دیا تمہارے لئے تمہارا دین اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی) فرمایا دین کا مکمل ہونا علی بن ابی طالبؑ کی ولایت سے ہے۔

۸۳۔ کنز جامع القوائد وتاویل الظاہرہ: محمد بن عباس عن حسین بن حمد عن محمد بن عیسیٰ عن یونس بن یعقوب عن عبدالرحمن بن سالم عن

امام ابی عبداللہؑ اللہ کا قول ہے (اے اطمنان والے نفس) فرمایا یہ علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں اتری تھی یعنی اسکے مخاطب علیؑ تھے یہاں مطمعنہ سے مراد جو ولایت سے مطمئن ہو جیسے کہ اور حدیثوں میں آیا ہے۔

۸۴ ۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم: جعفر بن محمد فنزاری معنعن عن امام ابی جعفرؑ اللہ کا قول ہے کہ (اللہ کی شہادت ہے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور فرشتوں کی بھی اور علم والوں کی بھی انصاف پر قائم ہوتے ہوئے) فرمای یہ تو ایسے ہے جیسے اس نے خود شہادت دی اور فرشتوں کی شہادت کا مطلب کہ فرشتوں نے اپنے رب کے سامنے تسلیم کا اقرار کیا اور تصدیق کی اور شہادت دی کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں جیسے اس نے خود شہادت دی لیکن علم والوں کا انصاف کے ساتھ قائم ہونا یہ ہے کہ الوالعزم انبیاءؑ اور ان کے وصی ہیں جو انصاف سے قائم ہیں جیسے اللہ نے فرمایا کہ قسط کے معنی عدل کے ہیں۔

۸۵ ۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم: جعفر بن محمد الغزاری معنعن عن جابر رضی اللہ عنہ فرمایا میں نے امام ابو جعفرکؑ ے پاس یہ آیت پڑھی کہ (نہیں ہے تیرے لئے اس امر میں کوئی چیز) تو امام ابو جعفرؑ نے فرمایا کیوں نہیں؟ اللہ کی قسم بے شک اسکے لئے اس امر میں ایک ایک چیز ہے میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں پس لک من الامر بشئ کا کیا مطلب ہے، فرمایا بے شک رسول اللہؐ نے خواہش کی کہ آپ کے بعد امر امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کے لیے ہو پس اللہ نے فرمایا اور کیسے نہیں ہو سکتا رسول اللہؐ کیلئے اس امر میں کوئی حق یا اختیار حالانکہ اللہ نے آپ کو سپرد کر رکھا تھا جس کو حلال کریں وہ قیامت تک حلال ہو گا جس کو حرام کریں وہ قیامت تک حرام ہو گا۔ تشریح: یعنی اللہ لوگوں کو علیؑ کی اطاعت پر مجبور کریں۔

https://www.shiabookspdf.com

۸۶ تفسیر قرآت بن ابراہیم: علی بن احمد بن خلق الشیبانی معنعن عن ابن عباسؓ روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبیؐ اور علی بن ابی طالبؑ حج کے موسم میں مکہ میں تھے آپؐ نے علیؑ کی طرف التفات کیا اور فرمایا تمہیں خوشی ہو اور مبارک ہو اے ابوالحسنؑ اللہ نے ایک محکم اور غیر متشابہ آیت نازل کی ہے میرا ذکر اس میں برابر ہے فرمایا (آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تمام کر دی اور اسلام کو تمہارے لئے دین پسند کیا) عرفہ کے دن جمعہ کے دن یہ جبرئیل اللہ کی طرف سے مجھے خبر دے گیا ہے اللہ تجھے اور تیرے شیعوں کو سوار اٹھائے گا نہ پیدل عمدہ اونٹنیوں پر جن کے کجاوے نور کے ہونگے پس وہ ان کی قبروں کے قریب بیٹھ جائیں گی پس ان کو کہا جائے گا اے اللہ کے ولی سوار ہو جاؤ پس وہ سیدھی قطار بنا کر سوار ہو جائیں گے تو جنت تک ان کے آگے ہونگے جب وہ فحص مقام تک پہنچیں گے تو پس وہ ان کے چہروں پر قسطوری باریک کی ہوئی چھڑکی جائے گی پس وہ اپنی آواز میں بولیں گے ہم علوی ہیں انکو کہا جائے گا اگر تم علوی ہو تمہیں امن حاصل ہیں نہ

تم پر آج خوف ہو گا اور نہ تم غم ناک ہو گے۔ کنز جامعہ الفوائد میں بھی یہ روایت محمد عباس عن محمد بن ھمام عن عبداللہ بن جعفر عن حسن بن موسیٰ عن علی بن حسان بھی اسی طرح روایت ہے۔

۸۷ تفسیر قمی: اللہ کا قول (کیا ہم نے نہیں کھولا تیرے لئے تیرا سینہ) فرمایا علیؑ کے ساتھ پس ہم نے اس کو تیرا وصی بنا دیا فرمایا جب جس وقت مکہ فتح ہوا اور قریش اسلام میں داخل ہوئے اللہ نے آپؐ کا سینہ اور راز کھول دیا اور (ہم نے اتار دیا تجھ سے تیرا بوجھ) فرمایا کہ علیؑ کے ساتھ لڑائی کا بوجھ جس نے تیری پشت کو بوجھل کر رکھا تھا (اور ہم نے تیرا ذکر بلند کیا) فرمایا تیرا ذکر ہو گا جب میرا ذکر ہو گا اور وہ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں پھر فرمایا (تنگی کے ساتھ آسانی ہے) یعنی جو تو تنگی میں تھا تیرے پاس آسانی آگئی میں جب تو فارغ ہو پس تو کھڑا ہو جا فرمایا جب تو حجۃ الوداع سے فارغ ہو تو امیر المومنینؑ کو مقرر کر دے اور اپنے رب کی طرف رغبت کر اور محمد بن جعفر عن یحییٰ بن ذکریا عنعلی بن حسان عن عبدالرحمن بن کثیر عن امام ابی عبداللہؑ اللہ کے قول میں بیان کرتے ہیں کہ جب آپ فارغ ہوں اپنی نبوت سے تو علیؑ کو کھڑا کر دیں اور معاملے میں رب کی طرف رغبت کریں۔

https://www.shiabookspdf.com

۸۸ تفسیر قرآت بن ابراہیم: جعفر فزاری اپنی اسناد کے ساتھ عن امام ابی جعفرؑ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کا قول ہے (کیا نہیں کھولا ہم نے آپ کا سینہ) فرمایا کیا ہم نے نہیں بتلایا آپؐ کو آپؐ کے وصی علیؑ کے بارے میں

۸۹۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم ابو قاسم علوی اپنی اسناد سے امام ابو عبداللہؑ سے نقل کرتے ہیں پس جب آپؐ حج سے فارغ ہوں تو علیؑ کو ولایت کیلئے کھڑا کر دیں۔

۹۰۔ مناقب الابن شہر آشوب۔ امام باقرؑ اور امام صادقؑ سے روایت ہے (کیا ہم نے نہیں کھولا آپ کا سینہ) کیا آپ کو نہیں بتلایا آپکا وصی اسے آپکا مددگار بنایا آپ کے دشمن کو ذلیل کرے گا جس نے آپ کی پشت کو توڑ رکھا ہے اور اس سے انبیاء کی نسل نکالے گا جو ہدایت والے ہوں گے اور آپ کو ذکر بلند کیا پس میں ذکر نہیں کیا جاؤں گا مگر تیرا ذکر میرے ساتھ ہو گا جب تو فارغ ہو اپنی دنیا سے تو علیؑ کو ولایت کیلئے مقرر کر اسی سے فرقہ ہدایت پائے گا اور عبدالسلام بن صالح رضا سے نقل کرتے ہیں کہ (نہیں کھولا آپکا سینہ اے محمدؐ) کیا نہیں بنایا علیؑ کو آپکا وصی (اور ہم نے تیرا بوجھ اتار دیا) تو کافروں سے اور تاویل والوں سے علیؑ کے ذریعے لڑائی کرے گا (اور ہم نے تیرا ذکر بلند کیا) یعنی تیرے ذکر کے ساتھ اے محمدؐ اس کا رتبہ بلند کر دیا۔

ابو حاتم رازی نے امام جعفر بن محمدؑ سے روایت کیا ہے انہوں نے پڑھا جب تو فارغ ہو پس مقرر کر فرمایا حج جب تو فارغ ہو تو شریعت کو مکمل کرنے سے تو ان کے لئے علیؑ کو امام مقرر کر۔

۹۱۔ کنز جامع الفوائد و تاویل الظاہرہ محمد عباس عن محمد بن ہمام عن عبداللہ بن جعفر عن حسن بن موسیٰ عن علی بن حسان عن عبدالرحمان عن امام ابی اعبداللہؑ فرمایا اللہ نے فرمایا ہے (کیا نہیں کھولا ہم نے آپ کا سینہ علیؑ کے ساتھ اور اور اتارا آپ کا بوجھ جس نے آپ کی پشت کو توڑ رکھا تھا) پس جب اپنی نبوت سے فارغ ہوں تو علیؑ کو وصی مقرر کر اور اس میں اپنے رب کی طرف رغبت کر۔ محمد بن عباس عن محمد ہمام اپنی سند کے ساتھ عن ابراہیم بن ہاشم عن ابن ابی عمیرا لمحلمی عن سلیمان بھی روایت ہے کہ میں نے امام ابو عبداللہؑ کو کہا اللہ تعالیٰ کا قول ہے (کیا نہیں کھولا ہم نے آپ کا سینہ) فرمایا علیؑ کے ساتھ پس اس کو وصی بنالے، میں نے کہا اللہ کا قول ہے (جب تو فارغ ہو پس مقرر کر) فرمایا بے شک اللہ نے آپ کو حکم دیا جب یہ کرے تو علیؑ کو وصی بنائے اور فرمایا احمد بن قاسم عن احمد بن محمد بن خالد عن محمد بن علی عن ابی جمیلہ عن امام ابی عبداللہؑ بھی روایت ہے اللہ کا قول ہے (جب تم فارغ ہو پس نصب کر و وصی کو) رسول اللہؐ حج فرما رہے تھے تو آیت اتری جب تم فارغ ہو تو علیؑ کو لوگوں کیلئے مقرر کرو اور فرمایا کہ احمد بن قاسم عن احمد بن محمد اپنی اسناد کے ساتھ مفضل بن عمر عن امام ابی عبداللہؑ بھی بیان کیا ہے فرمایا جب تو فارغ ہو تو علیؑ کو ولایت کے ساتھ مقرر کر۔

https://www.shiabookspdf.com

۹۲۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم احمد بن محمد بن احمد بن طلحہ خراسانی امام ابو جعفرؑ سے نقل کرتے ہیں کہ جبرئیل محمدؐ پر اس آیت کو لے کر اترے (اے لوگو! تمہارے پاس رت کی طرف سے دلیل آچکی اور ہم نے تمہاری طرف واضح نور نازل کیا علیؑ بن ابی طالبؑ میں اور برہان رسول اللہؐ ہیں پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اسے مضبوطی سے تھام لیا یعنی) علیؑ بن ابی طالبؑ کی ولایت کو

۹۳۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم عبید بن کثیر معنعق سلمان فارسیؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا اے علیؑ جو تیری ولایت سے بری ہے وہ میری ولایت سے بری ہے اور جو میری ولایت سے بری ہے وہ اللہ کی ولایت سے بری ہے اے علیؑ تیری اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے پس جس نے تیری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہماری اہل بیتؑ کی محبت جوہر سے بھی قیمتی ہے اور سرخ یاقوت سے اور زمرد سے بھی قیمتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم اہل بیتؑ سے محبت کرنے والوں سے ام الکتاب میں وعدہ لیا کہ ان میں کوئی آدمی زیادہ کریں گے اور نہ ان میں کوئی آدمی قیامت تک کم کریں گے سو وہ اللہ کا قول ہے (اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اولامر کی بھی اپنے میں سے)

پس وہ علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

۹۴ ۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم محمد بن حسن بن ابراہیم وصی جابر انصاریؓ سے نقل کرتے ہیں کہ امام ابو جعفرؑ نے فرمایا اللہ کا قول ہے کہ (اللہ نہیں بخشے گا یہ کہ اس سے شرک کیا جائے) اے جابرؓ اللہ نہیں بخشے گا یہ کہ شرک کیا جائے علی بن ابی طالبؑ کی ولایت میں اور اس کی اطاعت میں لیکن اللہ کا قول ہے (وہ بخش دے گا اس کے سواء جس کو چاہے گا) پس بے شک اس کے علاوہ ہر گناہ بخش دے گا۔

۹۵ ۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم حسین بن حکم ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں اللہ کا قول کہ (اے ایمان والو یاد کرو اللہ کی نعمت جو تم پر نازل ہوئی جب لوگوں نے ارادہ کیا کہ تمہاری طرف اپنے ہاتھ بڑھائیں تو اس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا اور ڈرو اللہ سے) فرمایا رسول اللہؐ کے بارے میں نازل ہوئی اور آپ کے وزیر علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں جب آپ ان کے پاس آئے دو مقتولوں کے بارے میں مدد مانگنے کیلئے۔ تشریح: آپ کے قول اتاہم کی ضمیر یہود کی طرف راجع ہے اور اسکا اشارہ اس طرف ہے جسے طبرسی نے ذکر کیا جہاں انہوں نے آیت کے شان نزول نقل کئے ہیں کہ نبیؐ داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ صحابہ کی جماعت تھی نبو تنذیر کے یہودیوں پر اور انہوں نے آپکے ساتھ یہ عہد کیا تھا کہ وہ جنگ چھوڑ دیں گے اور دیت میں آپ کی مدد کریں گے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ایک آدمی میرے صحابہ میں سے ایسے دو آدمیوں قتل کر بیٹھا ہے جن کے پاس میری طرف سے امان تھی لہذا محمدؐ پر ان کی دیت لازم ہے میں چاہتا ہوں کہ تم میری مدد کرو انہوں نے کہا ہاں ہاں آپ بیٹھیں تا کہ ہم آپ کو کھانا کھلائیں اور وہ چیز آپکو دیں جو آپ نے مانگی ہے اور انہوں نے آپکو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا تو اللہ نے اپنے رسولؐ کو بتلایا پھر رسول اللہؐ نے اپنے صحابہ کو اس پر مطلع کیا اور واپس چلے گئے اور یہ آپ کا ایک معجزہ تھا میں کہتا ہوں کہ اخبر سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اللہؐ کے ساتھ صرف امیر المومنینؑ ہی تھے۔

https://www.shiabookspdf.com

۹۶ ۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم احمد بن حسن اسماعیل بن صبیح روایت میں ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ قرآن پاک میں کوئی بھی آیت یا ایھا الذین آمنوا، والی نہیں ہے مگر علی بن ابی طالبؑ اس کا امیر اور اس کا شریف اور اسکا مقدم ہے اور اللہ تعالیٰ نے نبیؐ کے صحابہ کو عتاب کیا اور نہ ذکر کیا علیؑ کا مگر اچھے طریقے سے میں نے کہا اللہ نے صحابہ کو کہاں عتاب کیا ہے فرمایا اللہ کا قول ہے کہ (وہ لوگ جو اس دن پھر گئے جب دو جماعتیں ملیں آپ کے ساتھ کوئی بھی باقی نہ رہا سوائے علیؑ بن ابی طالبؑ کے اور جبرئیل امین کے)

۹۷ ۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم حصین بن حکم ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کا قول ہے (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے ان لوگوں کی طرف برات ہے جن سے مشرکوں میں سے آپ نے عہد کیا ہے) یہ آیت عرب کے بنع ضمرہ کے علاوہ مشرکوں کے

بارے میں نازل ہوئی اور اللہ کا قول ہے (اعلان ہے اللہ اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کو حج اکبر والے دن) اور اعلان کرنے والا اس دن اللہ اور رسولؐ کی طرف سے امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ تھے آپؑ نے چار باتوں کا اعلان کیا: ۱۔ نہ داخل ہوگا جنت میں مگر مومن ، ۲۔ نہ طواف کر سکے گا بیت اللہ کا کوئی عریاں ۳۔ جس کا نبیؐ سے کوئی عہد ہو پس وہ عہد اپنی مدت تک ہوگا ، ۴۔ تم اس زمین میں چار ماہ تک پھر سکتے ہو اور اللہ کا قول ہے (نہیں ہو سکتا مشرکوں سے کوئی کہ وہ اللہ کی مسجدیں تعمیر کریں جو اپنے اوپر کفر کے شاہد ہیں) یہ آیت عباس بن عبد المطلب ابن ابی طلحہ شبیہ بن عثمان قبیلہ عبر دار کے بارے میں اتری ہے اور اللہ کا قول (کیا تم نے حاجیوں کا پانی پلانا بنا رکھا ہے) یہ اتری عباس کے بارے میں اور (مسجد حرام کی تعمیر کرنا) یہ اترا ابن ابی طلحہ کے بارے میں (اس شخص کی طرح جو اللہ اور آخرت پر ایمان لایا) یہ خصوصاً علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی اور اللہ کا قول (اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو) امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ اور خاص طور پر اہل بیتؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔

۹۸۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم جعفر بن محمد فنزاری عن ابی حمدہ فرمایا میں نے امام ابو جعفرؑ سے پوچھا اللہ کا قول ہے (اس قرآن کے علاوہ لے آئیں یا اس کو پھیر لیں) امام ابو جعفرؑ نے فرمایا یہ رسول اللہؐ کے دشمنوں کی بات ہے آپ کے پیچھے وہ سمجھتے تھے کہ اللہ ان کی بات نہیں سنتا کہ آپؐ علیؑ کے علاوہ امام بنائیں یا اس کی جگہ بدلیں تو اللہ نے رد کرتے ہوئے فرمایا آپ کہہ دیں میں اس کو نہیں بدل سکتا اپنی طرف سے یعنی امیر المومنینؑ کی اتباع کرنے کو میں اپنی طرف سے نہیں کہتا مگر جو میری طرف علیؑ کے بارے میں وحی کی گئی ہے وہ اللہ کا قول ہے (اس کے علاوہ قرآن لائیں یا اسے تبدیل کرائیں)

۹۹۔ تفسیر فرآت بن ابراہیم جعفر بن محمد فنزاری امام ابو جعفر محمد بن علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ ایک دن نکلے اور آپ سوار تھے اور امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ نکلے اور وہ پیدل چل رہے تھے تو آپؐ نے فرمایا اے ابو الحسنؑ سوار ہو جاؤ یا واپس چلے جاؤ بے شک اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تو سوار ہو جب میں سوا ہوں اور تو چلے جب میں چلوں اور تو بیٹھے جب میں بیٹھوں مگر یہ اللہ کی حدود میں کوئی حد ہو کہ تیرے لئے کھڑا ہونا اور بیٹھنا ضرور ہو اور نہیں عزت دی اللہ نے مجھے کسی اعزاز کے ساتھ مگر تیرا بھی اعزاز کیا اس طرح مجھے نبوت اور رسالت میں خاص کیا اور تجھے میرا ولی بنایا کہ تو اللہ کا امر قائم کرتا ہے قسم اس کی جس نے مجھے نبی مبعوث کیا نہیں ایمان لایا مجھ پر وہ جو تیرا کفر کرے اور نہیں اقرار کیا میرا جس نے تیرا انکار کیا اور نہیں ایمان لایا اللہ پر جس نے تیرا انکار کیا بے شک تیری فضیلت میری فضیلت ہے اور میری فضیلت تیری فضیلت ہے اور میرے رب کا قول ہے (کہہ دیجئے اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بس اس کے ساتھ خوش ہو جائیں

https://www.shiabookspdf.com

یہ اس سے بہتر ہے جو جمع کرتے ہیں) اللہ کی قسم اے علیؑ تجھے صرف دین کے نشانات کیلئے پیدا کیا گیا ہے اور راستوں کے آثار بتانے کیلئے وہ گمراہ ہے جو تجھ سے گمراہ ہوا اور اس کو اللہ کی ہدایت نہیں ملتی جو تیری ہدایت نہ پائے اور یہ میرے رب کا قول ہے کہ (میں اس کو بخشتا ہوں جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے) پھر تیری ولایت کی طرف ہدایت پائے اور مجھے حکم ولایت ہے کہ اگر تو نہ ہوتا تو اللہ کی عبادت معلوم نہ ہوتی تجھ سے اللہ کا دشمن پہچانا جاتا ہے اگر لوگ تیری ولایت کو نہ ملیں تو کسی چیز سے نہیں ملے اور میرا مرتبہ میرے تابعداروں کے مرتبے سے بڑھ کر ہے اللہ نے تیرے بارے میں نازل کیا (اے رسول پہنچا دے جو تیرے رب سے تیری طرف اترا اگر تو نے یہ نہ کیا تو تو نے رسالت نہیں پہنچائی) اگر میں نہ پہنچاؤں تو میرے عمل برباد ہو جائیں میں تجھے وہی کہتا ہوں جو میرا رب کہتا ہے اور جو تجھے کہتا ہوں وہ اللہ کی طرف سے تیرے بارے میں نازل ہوا ہے پس اللہ کی طرف میں شکایت کرتا ہوں اپنے بعد تجھ پر امت کی چڑھائی کرنے کی بے شک اے علیؑ جو تجھ سے لڑے اس نے مجھ سے لڑنا نہیں چھوڑا اور نہ ہی مجھ سے صلح کی جو تیرے سامنے کھڑا ہوا بے شک تو پیاروں والا ہے اور مقام محمود والا ہے عرش کے سائے میں جہاں مجھے کھڑا کیا جائے گا پس تجھے بلایا جائے گا جب مجھے بلایا جائے گا اور تجھے سلام کیا جائے گا جب مجھے سلام کیا جائے گا اور تجھے پہنچایا جائے گا جب مجھے پہنچایا جائے گا اور عذاب کا کلمہ ثابت ہو گیا جس نے تیرے بارے میں میری بات نہ مانی اور جنت کا کلمہ ثابت ہو گیا جس نے میری تصدیق کی جو تیری غیبت کرے گا غیبت کرنے والا اور نہ تجھ پر مدد کرے گا مگر وہ ابلیس کی جماعت میں سے ہو گا اور جو تجھ سے دوستی کرے اور تیرے بعد جو تجھ سے ہیں ان سے دوستی کرے وہ اللہ کی جماعت ہے اور اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۰۰۔ تفسیر فرات بن ابراہیم حسن بن علی امام ابو جعفرؑ سے نقل کرتا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے علی بن ابی طالبؑ کو بھائی بنانا اور اس کی مدد کرنا اور اس کے دل کا اخلاص مانگا تو اللہ نے مجھے دیدیا ایک آدمی نے صحابہ میں سے کہا محمدؐ علی بن ابی طالبؑ کی بھائی بندی اور قوت اور اخلاص مانگنے کا کہتا ہے اس لئے کہ جب وہ اپنے چچا کے بیٹے کو جدھر بلوتا ہے اس کی بات مان لیتا ہے اللہ کی قسم ایک پرانی مشک جس میں ایک صائع کھجوریں ہوں مجھے زیادہ پسند ہیں اس سے جو محمدؐ نے اپنے رب سے مانگا کوئی ملک مانگتا یا خزانہ مانگتا جس سے اپنے دشمن کے خلاف مدد لیتا یہ بات نبی کو پہنچی تو آپ کے دل میں شدید تنگی ہوئی تو اللہ نے آیت اتاری (شاید آپ اپنی طرف آنے والی وحی کو چھوڑ دیں اور اپنے سینہ کو تنگ کریں) اس سے نبیؐ کے دل کی تسلی ہو گئی۔

۱۰۱۔ تفسیر فرات بن ابراہیم حسن بن حکم امام جعفر بن محمدؑ سے نقل کرتے ہیں فرمایا ابراہیم خلیل اللہ نے رب سے دعا کی کہ اس شہر کو

امن والا بنااور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی پوجا سے بچا آپ کی دعا نبی کو ملی پس اللہ نے نبوت دیدی اور آپ کی دعا امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کو ملی تو ان کو اللہ نے امامت اور وصیت میں خاص کر لیا۔

۱۰۲۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم حسن بن حکم ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں اللہ کا قول ہے کہ (وہ ایمان والوں کو مضبوط قول سے دنیا کی زندگی میں ثابت رکھیں گے اور آخرت میں بھی) فرمایا امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کی ولایت سے اللہ نے فرمایا (اے ابراہیم میں تجھے لوگوں کیلئے امام بناتا ہوں آپ نے فرمایا میری اولاد کو بھی فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں ملتا) فرمایا ظالم وہ ہے جو اللہ سے شرک کرے اور بتوں کیلئے ذبح کرے قریب اور عرب میں سے حضورؐ کی بعثت سے پہلے کوئی بھی ایسا باقی نہیں مگر اس نے اللہ سے شرک کیا اور بتوں کیلئے ذبح کیا سوائے علی بن ابی طالبؑ کے کیوں کہ آپ قلم کے جاری ہونے سے پہلے ہی مسلمان تھے تو امام نے شرک نہیں کیا اور نہ بتوں کیلئے ذبح کیا کیوں اللہ نے فرمایا (میرا عہد ظالموں کو نہیں ملتا)

۱۰۳۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم محمد بن قاسم عن ابی حمزہ ثمالی عن امام جعفر صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ جبرئیل نے محمدؐ پر یہ آیت اس طرح پڑھی کہ (جب ان کو کہا گیا کیا اتارا ہے ہمارے رب نے علیؑ کے بارے میں تو کہتے ہیں کہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں)

۱۰۴۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم محمد بن حسن بن ابراہیم جابر جعفی سے نقل کرتے ہیں امام ابو جعفرؑ نے فرمایا اللہ کا قول (بے شک ہم نے اس قرآن میں بیان کیا ہے تاکہ نصیحت پکڑیں) یعنی ہم نے ہر آیت میں علیؑ کا ذکر کیا ہے مگر اکثر نے علیؑ کی ولایت کا انکار کیا

https://www.shiabookspdf.com

۱۰۵۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم جعفر بن محمد ازدی ابن عباسؓ سے م نقل کرتے ہیں اللہ کا قول (جو میرے ذکر سے اعراض کرے اس کی زندگی تنگ ہوگی اور اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے) یعنی اگر امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کی ولایت چھوڑے گا تو اللہ تعالیٰ اسکو اندھا کردے گا اور اسے بہرا کردے گا۔

۱۰۶۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم علی بن محمد امام ابو عبد اللہؑ سے نقل کرتے ہیں اللہ کا قول (اے لوگو! مثال بیان کی جاتی ہے اس کو سنو) یعنی علی بن ابی طالبؑ (بے شک وہ لوگ جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ مکھی پیدا نہیں کر سکتے) یعنی علیؑ ابن ابی طالبؑ کے غیر کی اتباع کرتے ہیں۔ تشریح: یہ مثال امیر المومنینؑ کیلئے بیان کی گئی ہے جو آپ کا حق غصب کرے پس جو امامت کا اقرار کرے اور آپؑ کی تابعداری کرے اس نے اس جہت کی دعوت دی جس کا اللہ نے حکم دیا اور جس نے امامت کا انکار کیا اور غیر اتباع کی اس نے اللہ کی مدد اور اس کے فضل سے انکار کیا اور ان کی دعوت پر بھروسہ کیا جو مکھی پیدا نہیں کر سکتے وہ اس کی مدد نہیں کر سکتے اور نہ ہی اللہ کے عذاب سے

چھڑواسکتے ہیں۔

۱۰۷ ۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم جعفر بن محمد فنزاری امام ابو جعفرؑ سے نقل کرتے ہیں کہ جبرئیل محمدؐ پر یہ آیت لیکر اترے (قریب ہے کہ تجھے فتنہ میں ڈالیں اس سے جو ہم نے آپ کی طرف وحی کی تا کہ آپ ہم پر کچھ اور گھڑیں) اس کی تفصیل علی بن ابی طالبؑ میں ہے انہوں نے ارادہ کیا تھا کہ اس سے پھیریں جو علیؑ کے بارے میں ہم نے وحی کی تھی یعنی علی بن ابی طالبؑ کی ولایت کی۔

۱۰۸۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم جعفر بن محمد فنزاری ابو ہاشم سے نقل کرتے ہیں میں امام جعفر بن محمدؑ کے ساتھ مسجد حرام میں تھا تو والی خطبہ دینے کیلئے لئے بڑھا تو اس نے کہا اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی درود و سلام پڑھو امام جعفرؑ نے فرمایا اے ابوہاشم اس نے وہ بات کہی ہے جس کی تفسیر اسے معلوم نہیں آپؑ نے فرمایا کہ علیؑ کی ولایت کو تسلیم کرو۔

۱۰۹ ۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم بو حمزہ ثمالی سے مفعن نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام ابو جعفرؑ سے پوچھا اللہ کا قول ہے کہ (کہہ دیجئے میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں) فرمایا میں تمہیں علیؑ کی ولایت کی نصیحت کرتا ہوں جو ایک ہے جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا میں تمہیں ایک کی نصیحت کرتا ہوں۔۔

۱۱۰ ۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم جعفر بن محمد احمسی عن مخول عن ابی مریم فرمایا میں ابان بن تغلب سے سنا وہ امام جعفرؑ سے پوچھ رہے تھے کہ اللہ کا قول ہے (بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ بے شک ہمارا رب اللہ ہے پھر استقامت ظاہر کی) فرمایا کہ انہوں نے استقامت دکھائی علی بن ابی طالبؑ کی ولایت میں۔

۱۱۱۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم علی بن محمد جعفی عن حسین بن علی بن احمد فرمایا مجھے امام ابو عبداللہ جعفر بن محمدؑ سے پہنچا ہے کہ انہوں نے داؤد رقی سے فرمایا اے داؤد! تم آسمان دنیا کے کتب کو حاصل کرتے ہو اللہ کی قسم ہماری روحیں اور نبیوں کی روحیں ہر جمعہ کی رات عرش کو حاصل کرتی ہیں اے داؤد میرے والد گرامی محمد بن علیؑ نے حٰم سجدہ پڑھی حتیٰ کہ جب فھم لا یمعن تک پہنچے تو جبرئیل رسول اللہؐ پر اُترے کہ امام تیرے بعد علیؑ ہے پھر حٰم کو پڑھا حتیٰ کہ پہنچے فاعرض اکثوھم (اکثر نے اعراض کیا) علیؑ کی ولایت سے پس ان کے لیے شدید عذاب کی وعید ہے ۔

۱۱۲ ۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم زید بن حمزہ ابراہیم نقل کرتے ہیں فرمایا میں نے اپنے ماموں سے سنا کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ نہیں پیدا کیا اللہ نے کوئی آدمی نبیؐ کے بعد امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ سے افضل اللہ نے فرمایا (پس ڈور کر آؤ اللہ کے ذکر کی طرف) فرمایا ولایت علی

ابن ابی طالبؑ کی طرف اسے ابن عباسؓ نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۱۳۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم جعفر بن احمد ابن عباسؓ سے مفعن روایت کرتے ہیں (یعلمھم الکتاب والحکمۃ) کتاب قرآن ہے اور حکمت امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کی ولایت ہے۔

۱۱۴۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم علی بن حمدون کعب بن عجرہ سے مفعن نقل کرتے ہیں کہ ابن مسعودؓ نے فرمایا میں رسول اللہؐ کی طرف اس بیماری میں جس میں آپ کی روح قبض کی گئی گیا مسجد میں داخل ہوا لوگوں سے مسجد بھری ہوئی تھی گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ آئے رسول اللہؐ کو سلام کیا بعض لوگوں نے جو وہاں تھے آنکھوں کے اشارے کئے تو ان کو رسول اللہؐ نے دیکھا اور فرمایا کیا تم لوگ اپنے افضل کو نہیں پوچھ رہے انہوں نے کہا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہؐ فرمایا تم سے افضل علی بن ابی طالبؑ ہیں ایمان میں زیادہ اسلام میں مقدم حکم میں اکثر اور حوصلے میں راجح اور اللہ کیلئے غصے میں شدید اور جہاد اور غزوے میں سزا دینے میں بہادر حاضرین میں سے ایک نے کہا علیؑ تو ہر خیر میں ہم سے فضیلت لے گیا، آپؐ نے فرمایا ہاں وہ اللہ کا ولی رسول اللہؐ کا بھائی ہے میں نے اسے اپنا علم سکھایا ہے اور اس کو اپنا راز امانت رکھا ہے اور وہ میری امت پر امین ہے ایک صحابی نے کہا رسول اللہؐ پر فتنہ ڈالا گیا ہے حتیٰ کہ آپ کو کوئی چیز نظر نہیں آتی سوائے علیؑ کے تو آیت نازل ہوئی (پس آپ بھی دیکھیں گے اور یہ بھی دیکھیں گے کہ کون فتنہ میں ڈالا گیا ہے)

https://www.shiabookspdf.com

۱۱۵۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم محمد بن حسن بن ابراہیم نے امام جعفرؑ سے روایت کی ہے فرمایا یہ آیتیں اتریں (بے شک نیکوں کی کتاب علیین میں ہے تجھے کیا معلوم علیین کیا ہے مقربرن تک پانچ آیتیں۔۔۔) نبیؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کے بارے میں نازل ہوئیں۔

۱۱۶۔ تفسیر فرات بن ابراہیم امام ابو عبد اللہؑ سے نقل ہے آپ یہ آیت پڑھتے تھے کہ (ان کے رب کے حکم سے ہر امر سے سلام ہے) یعنی ہر امر جو محمدؐ اور علیؑ کی طرف ہے سلام پر تشریح: مشہور قرآت کے خلاف ہے اور شاذ قرآت میں من کل إمریٔ پڑھا گیا ہے اور اس میں تکلف ہے۔

۱۱۷۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم جعفر عن امام ابی جعفرؑ روایت ہے اور علی بن محمد زہری عن ابی ایوب انصاریؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا اور میں سدرۃ المنتہیٰ پہنچا تو مجھے خوشبو آئی اور اس کے پھل سے ہوا چلی میں نے جبرئیل کو کہا یہ کیا ہے اس نے کہا یہ صورۃ المنتہیٰ ہے تمہارے چچا کے بیٹے کی مشتاق ہوئی جب آپ کو دیکھا پس میں نے منادی کو سنا رب کی طرف سے آواز دے رہا

تھا کہ محمدؐ انبیاء اور مرسلین میں سے بہتر ہے اور امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ اولیاء میں سے بہتر ہے اور اس کے اہل ولایت مخلوق میں بہتر ہیں ان کی جزاء ان کے رب کے پاس جنتِ عدن ہے ان کے نیچے نہریں چلتی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے اللہ راضی ہوا علیؑ سے اور اس کے اہل ولایت سے جو اللہ کی رحمت سے مخصوص ہیں اللہ کے نور کا لباس پہنیں ہیں اللہ کے قریب ہیں ان کو مبارک ہو پھر مبارک ہو ان پر ساری مخلوق رشک کرے گی ان کی مرتبے کی وجہ سے۔

۱۱۸۔ کعاجی محمد بن یحییٰ عن ابن عیسیٰ عن ابن یعقوب عن ابی جعفر عن احول عن سلام بن مستنیر عن ابی جعفرؑ اللہ کا قول ہے (جو اپنے گھروں سے نکالے گئے مگر یہ کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے) یہ رسول اللہؐ اور علیؑ اور حمزہؓ ور جعفرؑ کے بارے میں نازل ہوئی اور حسینؑ بن علیؑ کے بارے میں بھی۔

۱۱۹۔ الکافی محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن محمد بن خالد اور حسین بن سعید عن نذرین سوید عن یحیی حلبیی عن ابن مسکان عن عار ابن سوید فرمایا میں نے امام ابو عبد اللہؑ سے سنا اس آیت کے بارے میں (شاید آپ بعض وحی چھوڑ دیں اور تیرا سینہ تنگ ہو کہ وہ کہتے ہیں اس پر خزانہ کیوں ہیں اترا یا فرشتہ کیوں نہیں آیا) فرمایا بے شک رسول اللہؐ جب غدیر میں اترے تو علیؑ سے فرمایا اے علیؑ میں نے اپنے رب سے سوال کیا ہے کہ میرے اور تیرے درمیان موالات پیدا کر دے تو اس نے ایسا کر دیا پھر میں نے سوال کیا کہ تجھے میرا وصی بنادے تو ایسا کر دیا دو قریشی آدمیوں نے کہا اللہ کی قسم کھجور کا ایک صاع پرانی مشکل میں ہمیں زیادہ اچھا ہے اس سے جو محمدؐ نے اپنے رب سے مانگا آپ نے ملک کیوں نہ مانگا کہ دشمن پر سہارا ہوتا یا خزانہ مانگتے کہ اپنی محتاجگی میں غنی ہو جاتے اللہ کی قسم آپ حق یا باطل نہیں مانگتے مگر وہ قبول کر لیتا ہے اللہ نے آیت نازل کی (شاید آپ کچھ وحی چھوڑ دیں گے جو آپ کی طرف کی گئی اور اس سے آپ کا سینہ تنگ ہو گا آخر آیت تک۔۔۔)

۱۲۰۔ تفسیر عیاشی میں ہے عن مغفل بن صالح عن بعض اصحابیہ اللہ کا قول ہے (اور نشانیاں ہیں ستاروں سے وہ ہدایت پاتی ہیں) یہ علیؑ ہیں۔

۱۲۱۔ تفسیر قمی اللہ کا قول (کیا آپ نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جو کتاب کا حصہ دیئے گئے گمراہی خریدتے ہیں) امام ابو جعفرؑ نے فرمایا یعنی امیر المومنینؑ کے بارے میں گمراہ ہو گئے (اور چاہتے ہیں کہ تم بھی اس راستہ سے بھٹک جاؤ) یعنی لوگوں کو بھی امیر المومنین علیؑ کی ولایت سے گمراہ کرتے ہیں۔

۱۲۲۔ تفسیر قمی اللہ کا قول (نہ فساد کرو زمین میں اصلاح کے بعد) یعنی رسول اللہؐ اور امیر المومنینؑ سے اس کی اصلاح کی تو انہوں نے

https://www.shiabookspdf.com

اسے فاسد کر دیا جب امیر المومنینؑ کو انہوں نے چھوڑ دیا۔

۱۲۳۔ تفسیر عیاشی مہران بن اعین امام ابو جعفرؑ سے نقل کرتے ہیں اللہ کا قول ہے (اے اہل کتاب تم کسی چیز پر نہیں حتی کہ توریت انجیل کو اور اپنی طرف نازل ہونے والے کو قائم کرو اور آپ کی طرف نازل ہونے والی چیز سے بہت سے لوگوں میں کفر اور سرکشی زیادہ ہو گی) فرمایا یہ ولایت علیؑ ہے۔

۱۲۴۔ تفسیر عیاشی ثمالی امام ابو جعفرؑ سے نقل کرتے ہیں اللہ کا قول ہے (جب ان پر ہماری صریح آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو جو قیامت کی امید نہیں رکھتے تو وہ کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لے آؤ یا اس میں تبدیلی کر دو آپ فرمائیں میرے لئے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے تبدیل کروں میں صرف اپنی وحی کی اتباع کرتا ہوں) فرمایا اگر علیؑ کی جگہ ابو بکر، عمر بولو تو ہم اس کی اتباع کریں گے۔

۱۲۵۔ ابو سناتج تفسیر عیاشی میں امام ابو عبداللہؑ سے نقل کرتے ہیں کہ اس کے علاوہ قرآن لاؤ یا اس کو بدلو یعنی امیر المومنینؑ کو۔

۱۲۶۔ تفسیر عیاشی زید بن جہم امام ابو عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا اول کو تم اٹھو اور علی کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو تو انہوں نے کہا کیا یہ اللہ کی طرف سے ہے یا رسولؐ کی طرف سے فرمایا یہ اللہ اور رسولؐ دونوں کی طرف سے ہے اس کے ساتھ والے کو کہا تم بھی علیؑ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو اس نے بھی کہا اللہ کی طرف سے ہے یا رسول اللہؐ کی طرف سے آپؐ نے فرمایا ہاں بے شک یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اسکے رسولؐ سے ہے پھر فرمایا مقدادؓ تم اٹھو علیؑ کو امیر المومنین ہونے پر سلام کرو انہوں نے وہ بات نہ کہی جو دونوں ساتھوں نے کہی تھی پھر آپؐ نے فرمایا اے ابوذرؓ تم اٹھو علیؑ کو امیر المومنین ہونے کا سلام کرو انہوں نے کھڑے ہو کر سلام کیا پھر فرمایا اے سلمانؓ تم بھی اٹھا اور علیؑ کو امیر المومنینؑ ہونے کا سلام کرو وہ اٹھے اور سلام کیا فرمایا حتی کہ وہ دونوں نکلے اور کہتے لگے اللہ کی قسم ہم اسے جو آپ نے کہا ہے کبھی سلام نہیں کریں گے تو اللہ نے اپنے نبیؐ پر آیت نازل کی کہ (مت توڑو اپنی قسمیں پکا کرنے کے بعد بے شک تم نے اللہ کو اپنے اوپر ضامن بنا لیا ہے یہ کہہ کر کہ اللہ سے ہے یا رسول سے بے شک اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو، اس عورت کی طرح نہ بنو جو اپنا کاتا ہوا سوت ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے تم اپنی قسموں کو آپس میں دخل اندازی نہ بناؤ ورنہ ہمارے قدم اکھڑ جائیں گے) اللہ کا قول (جو تم اختلاف کرتے ہو اگر اللہ نے چاہا تو تمہیں ایک امت بنا دے لیکن وہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تمہارے عمل کے بارے پوچھا جائے گا) یعنی ولایت علیؑ کے ذریعے جس کو چاہتا ہے اللہ ہدایت دیتا ہے اور روز قیامت تمام مخلوق سے علیؑ کی ولایت کے بارے میں پوچھا جائے گا اللہ کا قول (اور تم بدترین عذاب چکھو کیوں کہ تم نے اللہ کے راستے کو

https://www.shiabookspdf.com

روکا ہے) یعنی علیؑ کو (اور تمہارے لئے بہت بڑا عذاب ہے) امامؑ فرماتے ہیں جب رسول اللہؐ نے علی کا ہاتھ پکڑا ان کی ولایت کا اعلان کیا تو دو توں نے کہا اللہ کی قسم یہ اللہ کی طرف سے نہیں یہ صرف اپنے چچا کے بیٹے کو اونچا کرنا چاہتا ہے تو اللہ نے آیت نازل کی (اگر ہم پر بعض باتیں بنالیتا یا گھڑ لیتا تو ہم اس کا ہاتھ پکڑ لیتے یا اسکی رگ کاٹ دیتے تو تم سے کوئی روک نہ سکتا بے شک یہ متقی لوگوں کیلئے نصیحت ہے ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ جھٹلانے والے ہیں) یعنی فلاں اور فلاں اور (بے شک یہ یعنی علیؑ حسرت ہے کافروں پر) اور (بے شک یہ یعنی علیؑ حق الیقین ہے پس آپ عظیم رب کے نام کی تسبیح کریں)

۱۲۷۔ کنز جامع الفوائد تاویل آیات الظاہرہ محمد بن عباس عن حسین بن عامر عن محمد بن حسین عن ابن مسکان عن اسحاق بن عمار عن ابی عبد اللہ کہ اللہ کا قول ہے (بے شک ہم نے پیش کی امانت) فرمایا مراد امیر المومنینؑ کی ولایت ہے۔

۱۲۸۔ کنز جامع الفوائد تاویل آیات الظاہرہ محمد بن عباس عن علی بن عباس عن حسن بن محمد عن حسین بن علی بن بمیش عن موسیٰ بن ابی الغبیر عن عطا الہمدانی عن امام ابی جعفرؑ اللہ کا قول (ہائے افسوس اس پر جو میں نے کوتاہی کی اللہ کی جانب میں) فرمایا کہ علیؑ نے فرمایا تھا میں اللہ کی جانب ہوں اور میں لوگوں پر حسرت ہوں گا قیامت کے دن۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۲۹۔ کنز جامع الفوائد تاویل آیات الظاہرہ: محمد بن عباس عن عبد العزیز بن یحیی عن ھشام بن علی عن اسماعیل بن علی المعلم عن بدل بن حسین عن شعبہ عن ابان بن تضلب عن مجاہد قول خداوندی ہے کہ (ہم نے اچھا وعدہ کیا وہ اسے ملنے والا ہے) یہ آیت علیؑ اور حمزہؓ کے بارے میں نازل ہوئی اور حسین بنا بی لا حسن دہلی اپنی اسناد سے محمد بن علی عن ابی عبد اللہؑ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کا قول (جس سے یہ وعدہ کیا گیا ہے) وہ علی بن ابی طالبؑ ہیں اللہ نے وعدہ کیا کہ ان کے دشمنوں سے دنیا میں انتقام لے گا اور ان کے لئے اس کے دوستوں کے لئے آخرت میں جنت کا وعدہ کیا۔

۱۳۰۔ کنز جامع الفوائد تاویل آیات الظاہرہ محمد بن حسین عن محمد بن وھبان عن محمد بن علی بن وخیم عضا عباس بن محمد عن امیر عن حسن بن علی بن ابی حمزہ عن جابر جعفی کہ انہوں نے امام جعفر بن محمدؑ سے اللہ کے اس قول کی تفسیر پوچھی کہ (بے شک اس کے شیعوں میں سے ابراہیم ہیں) فرمایا اللہ پاک نے جب ابراہیمؑ کو پیدا کیا اس کی آنکھیں کھولیں تو انہوں نے عرش کے پہلو میں نور دیکھا کہا اے اللہ یہ نور کیا ہے؟ فرمایا یہ نور میری مخلوق کے برگزیدہ محمدؐ کا ہے اور ایک نور اس کے پہلو میں دیکھا کہا اے اللہ یہ کیا نور ہے، فرمایا یہ نور علیؑ بن ابی طالبؑ کا جو میرے دین کا مددگار ہے اور ان دونوں نوروں کے، پاس تین نور دیکھے کہا اللہ یہ کیا ہیں فرمایا گیا یہ نور فاطمہؑ کا ہے جس سے محبت

کرنے والے آگ سے چھڑادیۓ جاتے ہیں اور اس کے دونوں بیٹے حسنؑ اور حسینؑ کا نور ہے فرمایا اے اللہ مجھے نو نور اور نظر آرہے ہیں جنہوں نے ان کو گھیر رکھا ہے فرمایا اے ابراہیمؑ یہ علیؑ اور فاطمہؑ کی اولاد میں سے امام ہیں پھر حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا اے اللہ! تجھے ان پانچ کی قسم مجھے یہ نو کے نام بتلادے کہا گیا اے ابراہیمؑ پہلا علیؑ بن حسینؑ اور اسکا بیٹا محمدؑ اور اسکا بیٹا جعفرؑ اسکا بیٹا موسیٰؑ اسکا بیٹا علیؑ اسکا بیٹا محمدؑ اسکا بیٹا علیؑ اسکا بیٹا حسنؑ اسکا بیٹا حجت قائمؑ ابراہیم نے کہا میں اور کئی نور دیکھ رہا ہوں جو ان کو گھیرے ہوئے ہیں وہ بے شمار ہیں فرمایا گیا اے ابراہیم یہ ان کے شیعہ ہیں جو امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کے شیعہ ہیں ابراہیمؑ نے کہا آپ کے شیعہ کیسے پہچانے جاتے ہیں فرمایا اکیاون نمازوں سے اور اونچی بسم اللہ پڑھنے سے اور رکوع سے پہلے قنوت کرنے سے اور دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے سے تو اس وقت ابراہیمؑ نے کہا اے اللہ مجھے امیر المومنینؑ کے شیعوں میں سے بنادے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر اپنی کتاب میں دی اور فرمایا (بے شک اس کے شیعوں میں سے ابراہیم ہے)

۱۳۱۔ کنز جامع الفوائد تاویل آیات الظاہرہ حسن بن احمد عن محمد بن عیسیٰ عن یونس بن یعقوب عن جدہ عن امام ابی عبد اللہؑ اللہ کا قول ہے (ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کے چہرے کے) فرمایا ہر شے ہلاک ہونے والی ہے سوائے اللہ کے چہرے کے اور وہ وجہ اللہ علیؑ ہیں۔

۱۳۲۔ کنز جامع الفوائد تاویل آیات الظاہرہ محمد بن عباس عن محمد بن قاسم عن عبید بن مسلم عن جعفر بن عبد اللہ عن حسن بن اسماعیل عن ابی موسیٰ فرماتے ہیں میں امام ابو عبد اللہؑ کے پاس تھا کچھ کوفی لوگ حاضر ہوئے انہوں نے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (اگر تو شرک کرے گا تو تیرے عمل برباد ہو جائیں گے) آپؑ نے فرمایا ایسے نہیں جدھر تم جارہے ہو بے شک اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبیؐ کو حکم دیا کہ علیؑ کی ولایت کا اعلان کریں تو فوراً معاذ ابن جبل اٹھے اور کہا کہ اس کی ولایت میں اول اور ثانی کو شامل کریں حتیٰ کہ لوگ اس قول سے سکون پکڑیں اور آپ کی تصدیق کریں تو اللہ نے حکم نازل کیا (اے پیغمبر پہنچادو جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر اترا ہے) تو رسول اللہؐ نے جبرئیل سے شکایت کی کہ لوگ مجھے جھٹلاتے ہیں اور قبول نہیں کرتے تو آیت اُتری (اگر آپ نے شریک کیا تو آپ کے عمل برباد ہو جائیں گے اور ہو جائیں گے آپ خسارہ پانے والوں میں سے) پس اس میں یہ آیت اُتری اور اللہ نے دنیا والوں کی طرف کوئی ایسا رسول نہیں بھیجنا تھا جو آپ ہی گناہگاروں کی شفاعت کرنے والا ہو اس سے یہ خطرہ ہو کہ آپ اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہرائیں گے کیوں کہ رسول اللہ، اللہ کے نزدیک انتہائی اعتماد والا ہوتا ہے اس لئے کہ اللہ اسے یہ کہیں کہ اگر تم نے مجھے شریک کیا حالانکہ وہ شرک و باطل دور کرنے اور

https://www.shiabookspdf.com

بتوں کو توڑنے کیلئے آیا ہے اور اس نے اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہیں کی لہذا یہاں امت کو تنبیہ کی جاری ہے کہ خبردار علیؑ کی ولایت میں شرک نہ کرنا۔

۱۳۳۔ کنز جامع الفوائد تاویل آیات الظاہرہ محمد بن ھوزہ باھلی عن ابراہیم بن اسحاق النہاوندی عن عبد عبداللہ بن حماد عن عمر بن شہر فرمایا امام ابو عبداللہؑ نے کہ ابو بکر و عمر و علیؑ کو رسول اللہؐ نے حکم دیا کہ کیف اور رقیم کی طرف جائیں پس ابو بکر مکمل وضو کریں اور اپنے قدم صاف کریں اور دو رکعت نماز پڑھے اور تین مرتبہ آواز دیں اگر وہ جواب دیدیں تو درست ورنہ اسی طرح عمر کریں۔ پس اگر وہ جواب دیدیں تو فبہا ورنہ اسی طرح علیؑ کہیں پس وہ چلے اور جو رسول اللہؐ نے امر دیا تھا کیا انہوں نے تو ابو بکر و عمر کو جواب نہ دیا پھر علیؑ کھڑے ہوئے اور اس طرح کیا تو اان کو انہوں نے جواب دیا کہا لبیک لبیک ہم حاضر ہیں ہم حاضر ہیں تین مرتبہ پس سب رسول اللہؐ کے پاس واپس آئے اور آپؐ کو خبر دی تو رسول اللہؐ نے سرخ صحیفہ نکالا اور فرمایا اپنے ہاتھوں سے جو تم نے دیکھا یا سنا ہے شہادت لکھو تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی (ان کی شہادت لکھی جائے گی اور قیامت کے دن پوچھا جائے گا) اور فرمایا حدثنا حسین بن احمد مالکی عن محمد عب عیسیٰ عن یونس عن حماد بن عیسیٰ عن ابی بصیر فرمایا امام ابو جعفرؑ نے اس تحریر کا ذکر کیا جو انہوں نے کعبہ میں معاہدہ کیا تھا اور شہادت دی تھی اور اپنی مہریں اس پر لگائی تھیں فرمایا اے ابو محمد! بے شک اللہ نے اپنے نبی کو جو بھی انہوں نے کیا لکھنے سے پہلے بتادیا تھا اور اس کے بارے میں کتاب نازل ہوا کیا تم نے سنا نہیں اللہ فرماتا ہے (ان کی شہادت لکھی جائے گی اور وہ پوچھے جائیں گے) اللہ کا قول ہے (آج تمہیں نفع نہیں ہوگا کیوں کہ تم نے ظلم کیا ہے بے شک تم عذاب میں مشترک ہو) اس کا مطلب یہ ہے محمد بن عباس قال حدثنا احمد بن قاسم عن احمد بن محمد عن محمد بن خالد برقی عن ابی اسلم عن ابی ایوب بزاز عن جابر عن امام ابی جعفرؑ اللہ نے فرمایا (آج تمہیں ہرگز نفع نہیں ہوگا جب کہ تم نے آلِ محمدؐ کے حق میں ظلم کیا بے شک تم عذاب میں مشترک ہو) اور یہ اسکا جواب ہے جنکا ذکر اس آیت کے آگے ہے اللہ عزوجل کا فرمان ہے (جو رحمن کے ذکر سے اندھا ہو ہم اس پر شیطان مقرر کرتے ہیں پس وہ اس کا ساتھی ہے اور بے شک وہ ان کو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت والے ہیں حتیٰ کہ وہ جب ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا ہائے کاش میری اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب کی دوری ہوتی پس وہ میرا ساتھی ہے اس کے بعد ان کو کہا جائے گا آج تمہیں نفع نہیں ہوگا) یعنی اس دن جب کہ تم نے آل محمدؐ کے حق میں ظلم کیا ہے بے شک تم عذاب میں مشترک ہو تابع بھی اور متبوع بھی اصول بھی فروع بھی اللہ کا قول ہے (اسے تھامے رکھیں جو آپ کی طرف وحی ہوئی آپ سیدھے راستے پر ہیں) اس کی تاویل میں محمد بن عباس فرماتے ہیں حدثنا علی بن عبداللہ عن ابراہیم بن محمد بن علی بن ھلال عن حسن بن

https://www.shiabookspdf.com

ھب عن جابر بن یزید عن امام ابی جعفرؑ اللہ کا قول ہے (آپ مضبوط تھامیں اسے جو آپ کی طرف وحی کی گئی) فرمایا یہ علی بن ابی طالبؑ ہیں اور (بے شک یہ تیرا ذکر ہے اور تیری قوم کا ہے اور عنقریب تم سے پوچھا جائیگا) کہا محمد بن عباس نے حدثنا محمد بن قاسم عن حسین بن حکم عن حسین بن نصیر عن ابیہ عن لیان بن ابی عیاض عن سلیم بن قیس عن علیؑ فرمایا انہوں نے یہ آیت پڑھی اور کہا پس ہم اس کی قوم ہیں۔

۱۳۴۔ کنز جامع الفوائد تاویل آیات الظاہرہ اللہ کا قول (اور پوچھ جن کو ہم نے بھیجا تجھ سے پہلے اپنے رسولوں سے) یہ عام و خاص دونوں طرح آتا ہے عن عبداللہ بن مسعود فرمایا مجھے رسول اللہؐ نے فرمایا حدیث اسراء میں کہ میرے پاس فرشتہ آیا اس نے کہا اے محمدؐ! سوال کر ان سے جو رسول ہم نے آپ سے پہلے بھیجے کہ تم کس پر مبعوث ہو میں نے ان کو کہا اے انبیاء اور رسولوں کی جماعت مجھ سے پہلے اللہ نے تمہیں کس پر مبعوث کیا انہوں نے کہا اے محمدؐ تیری ولایت پر اور علی بن ابی طالبؑ کی ولایت پر اور اس کی تائید حسن بن ابی حسن دیلمی کی روایت سے ہوتی ہے اپنے راویوں سے محمد بن حمران تک سند کے ساتھ کہتا ہے حدثنا محمد بن سائب عن ابن عباسؓ کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب مجھے آسمان کی طرف لیجایا گیا اور میرا سفر جبرئیل کے ساتھ تھا جب ہم چوتھے آسمان تک پہنچے تو میں نے سرخ یاقوت کا کمرہ دیکھا مجھے جبرئیل نے کہا اے محمدؐ یہ بیت المعمور ہے اللہ نے آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے پیدا کیا اس میں نماز پڑھیں پس میں نے نماز پڑھنے کیلئے قیام کیا اللہ نے نبیوں اور رسولوں کو جمع کیا جبرئیل نے ان کی صف بنائی میں نے نماز پڑھائی جب میں نے سلام پھیرا تو میرے پاس رب کی طرف سے آنے والا آیا اور کہا اے محمدؐ تیرا رب تجھے سلام کہتا ہے اور کہتا ہے رسولوں سے پوچھو مجھ سے پہلے تمہیں کس چیز پر بھیجا گیا میں نے کہا اے انبیاء اور رسولوں کی جماعت تمہیں میرے سے پہلے میرے رب نے کس بات پر مبعوث کیا انہوں نے کا تیری اور علیؑ کی ولایت پر اور یہ ہے اللہ کا قول کہ (ان سے سوال کر جن رسولوں کو ہم نے تجھ سے پہلے بھیجا) اور عام طریقے سے ابو نعیم حافظ محمد بن جمیل بروہت ابن عباس مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ (سوال کر ان رسولوں سے جن کو ہم نے تیرے سے پہلے بھیجا) نبیؐ نے فرمایا جب اللہ نے مجھے اور انبیاء کو لیلۃ الاسراء میں جمع کیا تو اللہ نے فرمایا کہ اے محمدؐ ان سے سوال کر تم کس پر مبعوث کئے گئے انہوں نے کہا ہمیں لا الہ الا اللہ کی شہادت پر اور تیری نبوت کے اقرار پر اور علی بن ابی طالبؑ کی ولایت پر مبعوث کیا گیا۔

۱۳۵ کشف الغمہ: العز المحدث حنبلی نے نقل کیا ہے ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے پاس فرشتہ آیا اس نے کہا اے محمدؐ سوال کر ان رسولوں سے جن کو تجھ سے پہلے بھیجا کہ کس پر مبعوث ہوئے فرمایا میں نے کہا وہ کس پر مبعوث ہوئے فرمایا

https://www.shiabookspdf.com

تیری اور علی بن ابی طالبؑ کی ولایت پر۔

۱۳۶۔ کنز جامع الفوائد تاویل آیات الظاہرہ اللہ کا قول (کیا انہوں نے کوئی امر طے کر لیا ہے پس ہم بھی طے کرنے والے ہیں) محمد بن عباس کہتے ہیں حدثنا بن متولی عن محمد بن حماد شامی عن حسین بن اس عنعلی بن اسماعیل المثنی عن فضل بن زبیر عن ابی داؤد عن بریدہ اسلمی کہ نبیؐ نے بعض صحابہ سے فرمایا کہ علیؑ کو امیر المومنینؑ کہہ کر سلام کرو ایک آدمی نے کہا نہیں اللہ کی قسم نبوت اور خلافت اہل بیتؑ میں کبھی اکٹھی نہیں ہو سکتی تو اللہ نے یہ آیت نازل کی اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جو عبد اللہ بن عباسؓ نے روایت کی فرمایا کہ رسول اللہؐ نے ان سے امیر المومنینؑ کا عہد دو مرتبہ لیا پہلا اس وقت جب کہا کیا تم جانتے ہو میرے بعد تمہارا اولی کون ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسولؐ جانتے ہیں آپؐ نے فرمایا صالح المومنین اور ہاتھ سے اشارہ علی بن ابی طالبؑ کی طرف کر دیا اور فرمایا یہ تمہارا امیر ہے بعد ولی ہے دوسری مرتبہ غدیر خم کے دن آپؐ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں علیؑ اس کا مولا ہے انہوں نے اپنے دل میں پوشیدہ طور پر عہد کر لیا کہ یہ امر آلِ محمدؐ کی طرف نہ لوٹنے دیں گے اللہ نے اپنے نبی کو ان کے امر پر مطلع کر دیا اور یہ آیت نازل فرمائی (کیا انہوں نے کوئی امر طے کر لیا ہے پس ہم بھی طے کرنے والے ہیں)

https://www.shiabookspdf.com

۱۳۷۔ کنز جامع الفوائد تاویل آیات الظاہرہ محمد بن عباس نے اس کی تاویل فرمائی حدثنا محمد بن ہمام عن عبد اللہ بن جعفر عن حسن بن زید فرمایا جبرئیل نبیؐ پر اترا اور کہا اے محمدؐ تیرا ایک بیٹا پیدا ہوگا تیری امت تیرے بعد اسے قتل کرے گی فرمایا اے جبرئیل مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں تین مرتبہ مخاطت کیا پھر اس نے کہا اے محمدؐ بے شک اس سے امام اور وصی ہونگے تو رسول اللہؐ فاطمہؑ کی طرف آئے اور فرمایا تیرا بیٹا پیدا ہوگا اسے میری امت میرے بعد قتل کر دے گی انہوں نے کہا مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں آپؐ نے تین مرتبہ مخاطب کیا پھر فرمایا اس سے امام اور وصی ہونگے تو فرمایا ہاں اے بابا جان پس چھ ماہ بعد حسینؑ اس دنیا میں ظاہر ہوئے اور سوائے یحییٰ بن زکریا کے دنیا میں کوئی چھ ماہ بعد بطن مادر سے اس دنیا میں نہیں آیا تو نبیؐ نے اپنی زبان ان کے منہ میں رکھی پس حسینؑ نے چوسا اور آپؐ کا گوشت اور خون رسول اللہؐ کے لباب دہن سے پیدا ہوا اللہ نے فرمایا (ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے اس کی ماں مشکل میں اسے اٹھائے رکھتی ہے اور مشکل سے جنتی ہے اور اس کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس ماہ بنتے ہیں)

۱۳۸۔ کنز جامع الفوائد تاویل آیات الظاہرہ محمد بن عباس عن احمد بن قاسم عن احمد بن محمد عن محمد بن خالد عن محمد بن علی عن فضیلی عنابی حمی عن جابر عن امام ابی جعفرؑ اللہ کا فرمان ہے (یہ اس لئے کہ انہوں نے اسے ناپسند کیا) فرمای جو علیؑ کے بارے میں اللہ نے نازل کیا پس اللہ

نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے اللہ کا قول ہے (کیا تم سے یہ امید ہے کہ اگر تم والی بنو تو زمین میں فساد کرو اور قطع رحمی کرو ایسے لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے پس اللہ نے ان کو بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا) اور محمد بن عباس عن حمد بن احمد کاتب عن حسین بن حذیمہ راضی عن عبداللہ بن شبیر عن ابی ہوزہ عن اسماعیل بن عیاش عن جومیبر عن ضحاک عن ابن عباسؓ اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ بنو ھاشم اور بنو امیہ کے بارے نازل ہوئی (بے شک وہ لوگ جو اپنی پشتوں پر پھر گئے) اس کی تاویل وہ ہے جو محمد بن عباس نے روایت کی عن علی بن سلیمان زراری عن محمد بن حسین عن ابن فضال عن ابی جمیلہ عن محمد بن علی حلبی عن ابی عبداللہؑ اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ وہ علیؑ کے راستے سے پھر گئے یعنی ہدایت، علیؑ کا راستہ ہے۔

۱۳۹۔ کنز جامع الفوائد تاویل آیات الظاہرہ اللہ کا قول ہے کہ (یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ کی ناراضگی کی اتباع کی ہے) محمد بن عباس نے عن علی بن عبداللہ عن ابراہیم بن محمد عن اسماعیل بن بشار عن علی بن جعفر عن جابر بن بزید روایت کی ہے کہ میں نے امام ابو جعفرؑ سے اس آیت کے بارے پوچھا فرمایا انہوں نے علیؑ کو ناپسند کیا حالانکہ وہ علیؑ اللہ کی رضا اور رسولؐ کی رضا تھی اللہ نے علیؑ کی ولایت کا امر بدر والے دن اور یوم حسین اور بطن نخلہ اور یوم ترویحہ کو کیا تھا جس میں بائیس آیتیں اس حج میں اتریں جس رسول اللہؐ کو مسجد حرام سے جحفہ اور خم کے مقام پر روک دیا گیا تھا۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۴۰۔ کنز جامع الفوائد تاویل آیات الظاہرہ محمد بن عباس عن احمد بن سعد عن محمد بن ہارون عن محمد بن مالک عن احمد بن فضیل عن غالب حجبنی عن امام ابی جعفرؑ امام محمد بن علیؑ عن ابیہؑ عن جدہ عن علیؑ کہ مجھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا اور پھر سدرۃ المنتہیٰ تک تو میں اپنے رب کے سامنے کھڑا ہوا تو مجھے کہا اے محمدؐ میں نے کہا لبیک فرمایا تم نے میری مخلوق کو آزمایا ہے ان میں سب سے زیادہ اطاعت والا کسے پایا ہے میں نے کہا اے اللہ علیؑ کو پایا ہے فرمایا اے محمدؐ تو نے سچ کہا ہے کیا تم نے اپنے لئے کوئی خلیفہ منتخب کر لیا ہے جو تیری بات پہنچائے اور میرے بندوں کو میری کتاب کی جو چیزیں نہیں جانتے وہ بتائے میں نے کہا نہیں آپ ہی میرے لئے منتخب کر دیں کیوں کہ آپ کا انتخاب میرا انتخاب ہے فرمایا میں نے تیرے لئے علیؑ کو منتخب کیا ہے پس اسے اپنا خلیفہ اور وصی بنا لے میں نے اسے اپنا علم اور حلم عطاء کیا ہے اور وہ سچا امیر المومنین ہے نہیں ملا یہ مرتبہ کسی کو بھی اس سے پہلے اور نہ کسی کو ملے گا اس کے بعد اے محمدؐ علیؑ ہدایت کا جھنڈا ہے اور میری عبادت کرنے والوں کا امام اور میرے اولیاء کا نور ہے اور یہ ایسا کلمہ ہے جسے میں نے متقیوں کے ساتھ لازم کر دیا ہے جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی جس نے اس سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اے محمدؐ اس کو خوشخبری

دیدو پس آپ نے اسکی خوشخبری دی تو حضرت علیؑ نے فرمایا حمد ہے اللہ کی اور اللہ میرے لئے سب سے قریب ہے حضورؐ نے فرمایا اے اللہ اس کے دل کو بھر دے اور اس کے اندر اپنے اوپر ایمان رکھ دے تو اللہ نے فرمایا اے محمدؐ میں نے اسی طرح کر دیا لیکن میں علیؑ کو خصوصی آزمائش میں ڈالوں گا جس سے میں کسی اور اپنے اولیاء میں سے خاص نہیں کرونگا فرمایا میں نے اپنے رب کو کہا میرا بھائی اور صاحب ہے اللہ نے فرمایا یہ پہلے سے میرے علم میں طے ہے کہ وہ مصیبت میں مبتلا ہوگا اور اس پر مصیبت ڈالی جائے گی اگر علیؑ نہیں ہوتا تو میرے اولیاء اور میرے رسولوں کے اولیاء نہ پہچانے جاتے۔ تشریح حدیث میں دعا ہے اے اللہ قرآن کو میرے دل کی ربیع بنادے تو اس کے لئے وہ بہار بن گیا کیوں کہ انسان کا دل موسم بہار میں تمام اوقات میں سے زیادہ راحت محسوس کرتا ہے اور اس کی طرف مائل ہوتا ہے۔

۱۴۱۔ کنز جامع الفوائد تاویل آیات الظاہرہ اللہ کا قول ہے (اس میں نصیحت ہے اس کے لئے جس کا دل ہو) اس کی تاویل ایک عمدہ حدیث ہے جسے ابن شہر آشوب نے اپنی کتاب میں اس کے راویوں سے ابن عباسؓ کی روایت سے مرفوعاً نقل کیا ہے فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہؐ کو دو موٹی تازی اونٹنیاں ہدیہ میں دیں اور صحابہ سے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو دو رکعات ان کے وجود کے ساتھ اور قیام کے ساتھ رکوع سجود اور خشوع کے ساتھ ادا کرے اور دونوں میں اور دنیا میں سے کسی چیز کا اہتمام نہ کرے اور نہ اسکے دل میں دنیا کا فکر آئے تو میں اسے ان دو میں سے ایک دیتا ہوں آپ نے ایک یا دو یا تین مرتبہ فرمایا صحابہ میں سے کسی نے جواب نہ دیا تو امیر المومنینؑ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں یا رسول اللہؐ دو رکعات پڑھتا ہوں تکبیر تحرمہ کہتا ہوں اور سلام پھیرنے تک اس میں امور دنیا میں سے کوئی چیز اپنے دل میں نہیں سوچتا آپ نے فرمایا نماز پڑھو اے علیؑ اللہ آپ پر رحمت بھیجے میں امیر المومنین تکبیر تحریمہ کہی اور نماز میں داخل ہو گئے جب دو رکعاتوں پر سلام پھیرا تو جبرئیل نبیؐ پر اترے اور کہا اے محمدؐ اللہ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اسے دو اونٹنیوں میں سے ایک دیدو تو رسول اللہؐ نے فرمایا میں نے اس سے یہ شرط لگائی تھی کہ وہ ایسی دو رکعت پڑھے جن میں اپنے دل میں اور دنیا میں سے کچھ نہ سوچے تو اس کو دو میں سے ایک دونگا یہ تشہد میں بیٹھا تو اس نے دل میں سوچا کہ کون سی لوں تو جبرئیل نے کہا اے محمدؐ اللہ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اس نے سوچا کہ ان میں سے کونسی لے گا جو زیادہ موٹی ہے پس وہ اسے ذبح کرے گا اور اللہ کیلئے صدقہ کرے گا پس اس کی سوچ اللہ کیلئے تھی اپنے لئے یا دنیا کیلئے نہیں تھی تو رسول اللہؐ رونے لگ اور ان کو دونوں دیدیں انہوں نے دونوں کو ذبح کیا اور ان کا صدقہ کیا تو اللہ نے یہ آیت اتاری مراد اس سے امیر المومنینؑ ہیں کہ انہوں نے نماز میں اللہ کیلئے اپنے نفس کو خطاب کیا اور ان میں امور دنیا میں سے کچھ نہیں سوچا۔

۱۴۲۔ کنز جامع الفوائد تاویل آیات الظاہرہ: اللہ کا قول (بے شک مومن وہ ہیں جو اللہ اور رسول پر ایمان لائے پھر شک نہیں کیا) اس کا مطلب محمد بن عباس نے بتایا کہ حد ثنا علی بن عبداللہ عن ابراہیم عن محمد بن علی عن جعفر بن عباس عن عقاتل بن سلیمان عن ضحاک بن مزاحم عن ابن عباسؓ اللہ کا قول ہے (بے شک مومن وہ لوگ جو اللہ اور رسول پر ایمان لائے پھر شک نہیں کیا اور اپنے اموال اور جانوں سے اللہ کے راستے میں جہاد کیا یہی سچے لوگ ہیں) کہا ابن عباسؓ نے علیؑ اس آیت کے شرف اور فضیلت کو حاصل کر گئے۔

۱۴۳۔ کنز جامع الفوائد تاویل آیات الظاہرہ: اللہ تعالیٰ کا قول ہے (بے شک جو تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ سچا ہے) اس کی تاویل جو روایت محمد برنی عن سیف عن عمیرہ عن اخیہ عن ابیہ عن اشمالی عن امام ابی جعفرؑ مروی کہ (بے شک جو تم سے وعدہ کیا گیا وہ سچا ہے (علیؑ کے بارے میں۔

۱۴۴۔ کنز جامع الفوائد تاویل آیات الظاہرہ محمد بن عباس عن محمد ھمام عن عیسیٰ بن داؤد اپنی سند کے ساتھ ابوالحسن موسیٰ بن جعفر عن ابیہ عن جدہ علیؑ تک مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ اللہ کا قول ہے (جس وقت ڈھانپ لیا جس نے ڈھانپ لیا سدرہ کو) نبیؐ نے فرمایا جب اپنے رب کی طرف گئے تو مجھے جبرئیل نے ایک بڑے درخت کے پاس کھڑا کر دیا اس طرح کا درخت میں نے نہیں دیکھا تھا اس کی ہر ٹہنی پر فرشتہ اور ہر پھل پر فرشتہ تھا اسے اللہ کے نور نے ڈھانپ رکھا تھا جبرئیل نے کہا یہ سدرہ المنتہیٰ ہے آپ سے پہلے نبی اس تک پہنچتے تھے اس سے آگے نہیں گذرتے تھے اور آپ ان شاء اللہ آگے گذریں گے تاکہ آپ کو بڑی نشانیاں دکھائیں آپ مطمئن رہیں اللہ ثابت قدمی سے تیری مدد کرے گا حتیٰ کہ تیرے رب کی کرامات مکمل ہوں اور تو اس کے پڑوس میں پہنچے پھر مجھے عرش کے نیچے تک بلند کیا میں سرفرف کے قریب گیا تو سرفرف نے مجھے اللہ کے حکم سے اپنے رب کی طرف بلند کر دیا تو میں رب کے پاس پہنچ گیا اور مجھے فرشتوں کی آوازیں اور گونج کٹ گئی اور خوف و گھبراہٹ ختم ہو گیا میرے دل کو سکون ہوا اور میں خوش ہو گیا میں بیدار ہوتا اور آنکھیں بند کرتا مجھ پر خوشی اور بشارت واقع ہوئی اور میں نے گمان کیا کہ تمام مخلوق مر گئی ہے اور میں نے مخلوق میں سے اپنے علاوہ کسی کو نہ دیکھا پس جس قدر چاہا چھوڑے رکھا پھر میری روح واپس لوٹائی تو مجھے ہوش آیا اور یہ میرے رب کی توفیق تھی کہ میں نے آنکھیں بند کیں پس اپنے دل سے دیکھنا شروع کیا جیسے میں آنکھوں سے دیکھتا تھا بلکہ اس سے بھی دور اور زیادہ جیسے اللہ کا قول ہے (نہ آنکھ ٹیڑھی ہوئی اور نہ حد سے تجاوز کیا بے شک اپنے رب کی بڑی نشانی دیکھی) میں سوئی کا دھاگہ سا دیکھ رہا تھا نور کا جو میرے اور رب کے درمیان تھا جسے آنکھیں نہ دیکھ سکتی تھیں تو مجھے میرے رب نے آواز دی اور فرمایا اے محمدؐ میں نے کہا لبیک ربی وسیدی والٰہی لبیک فرمایا کیا تجھے اپنی قدر میرے ہاں معلوم ہوئی اور اپنا مقام اور مرتبہ کو تو نے

https://www.shiabookspdf.com

پہچانا میں نے کہا ہاں اے مولا فرمایا اے محمدؐ کیا تونے میرے پاس اپنا اور اپنی اولاد کا مرتبہ پہچانا ہے میں نے کہا ہاں اے میرے مولا فرمایا کیا تو جانتا ہے اے محمدؐ ملاء اعلیٰ کس میں جھگڑ رہے ہیں میں نے کہا اے اللہ تو جانتا ہے اور حکم لگا سکتا ہے اور تو ہی غیب کو جانتا ہے فرمایا وہ درجات وحسنات میں جھگڑ رہے ہیں کیا تو جانتا ہے درجات وحسنات کیا ہیں میں نے کہا آپ ہی جانتے ہیں اے مولا اور آپ ہی حاکم ہیں فرمایا فرض نمازوں میں وضو پورا کرنا جماعت کی طرف آپ کے ساتھ اور آپ کی اولاد میں سے اماموں کے ساتھ قدموں کے ساتھ چلنا اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا اور سلام کو رواج دینا اور کھانا کھلانا اور رات کو تہجد پڑھنا جبکہ لوگ سوئے ہوں پھر فرمایا پیغمبر ایمان لایا اس پر جو اس کی طرف اس کے رب سے نازل ہوا میں نے کہا اور تمام مسلمان بھی اللہ پر اور اسکے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے اور سب نے کہا ہم نے سنا اور مان لیا تیری بخشش چاہئے اے اللہ تیری طرف لوٹنا ہے اللہ نے فرمایا اے محمدؐ تم نے سچ کہا ہے اللہ تعالیٰ نہیں مکلف بناتا کسی کو مگر اس کی طاقت کے مطابق اس کے لئے ہے جو اس نے کیا اس کے اوپر ہے جو اس نے کمایا پھر میں نے کہا اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے غلطی ہو تو ہمارا مواخذہ نہ فرما اور نہ ہی ہم پر بوجھ ڈال جیسے کہ ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا اور ہم وہ کام نہ کرا جس کی ہمیں طاقت نہیں ہمیں معاف کردے اور بخش دے اور رحم کر تو ہمارا مالک ہے بس کافر لوگوں پر ہماری مدد کر اللہ نے فرمایا اے محمدؐ یہ تیرے لئے ہے اور تیرے اولاد کیلئے ہے میں نے کہ لبیک ابی وسعد لبیک سیدی والٰہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تجھ سے ایک سوال کرتا ہوں جس کو میں تجھ سے زیادہ جانتا ہوں تو اپنے بعد زمین میں کسی کو پیچھے چھوڑ کر آیا ہے میں نے کہا تمام زمیں والوں میں سے بہترین میرا بھائی اور چچا کا بیٹا اور تیرے دین کی مدد کرنے والا اور تیری حرمت جب حلال کی جائے اور پھاڑی جائے اس پر غصے ہونے والا چیتے کی طرح علیؑ بن ابی طالبؑ ہے اللہ نے فرمایا اے محمدؐ تو نے سچ کہا میں نے تجھے نبوت میں چن لیا ہے تجھے رسالت کے ساتھ بھیجا ہے اور تری امت پر شہادت دینے میں علیؑ کا امتحان کیا ہے اور میں نے اسے تیرے ساتھ اور تیرے بعد حجت فی الارض بنادیا ہے وہ میرے اولیاء کا نور ہے اور اطاعت گذاروں کا ولی ہے اور وہ متقیوں پر لازم ہونے والا کلمہ ہے اے محمدؐ اس کی زوجہ فاطمہؑ ہے وہ تیرا وصی وارث اور وزیر ہے تیرے دین کی مدد کرنے والا میری اور تیری سنت پر قتل ہونے والا ہے اسے اس امت کا بدبخت قتل کرے گا پھر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے کئی امور اور انبیاء کا حکم دیا اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان کو چھپاؤں اور اپنے کسی صحابی کو بھی بتانے کی اجازت نہیں دی پھر مجھے سرفرف نیچے لے آئی تو اچانک میں جبرئیل کے پاس تھا جو اس سے مجھے پکڑ رہا تھا حتیٰ کہ میں سدرۃ المنتہی تک پہنچا مجھے اس کے نیچے کھڑا کر دیا پھر مجھے جنت الماویٰ میں داخل کیا پھر میں نے اپنی رہائش اور تیری رہائش اے علیؑ اس

https://www.shiabookspdf.com

میں دیکھی اس دوران جبرئیل باتیں کر رہا تھا کہ اچانک اللہ کا نور مجھ پر چھا گیا پھر مجھے سوئی کے دھاگے کے برابر چیز نظر آئی جس کی طرف میں نے پہلی مرتبہ دیکھا تھا میرے رب نے مجھے آواز دی اے محمدؐ میں نے کہا لبیک ربی الٰہی وسیدی فرمایا میری رحمت میرے غضب پہ سبقت لے گئی۔ تیرے لئے اور تیرے اولاد کیلئے تم میری مخلوق میں برگزیرہ ہو تم میرے امین اور حبیب اور رسول ہو میری عزت اور جلال کی قسم اگر میری ساری مخلوق مجھے ملے تیری شکایت کریں پلک جھپکنے تک یا تجھ میں نقص نکالیں یا تیری اولاد کے برگزیدہ لوگوں میں نقص نکالیں تو میں انہیں جہنم میں ڈال دونگا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں اے محمدؐ علیؑ امیر المومنین ہے اور وہ چمکتے اعضاء والوں کا ولی نعمتوں والی جنت کی طرف جانے والا قائد ہے مظلوم مقتول نواسوں کا باپ ہے پھر اللہ نے مجھ پر نماز فرض کی اور جو بھی اللہ کا رادہ تھا اور میں پہلی مرتبہ اللہ کے اتنا قریب تھا جتنا دو کمانوں کے درمیان سے فاصلہ ہوتا ہے پس یہ اللہ کا فرمان ہے کہ (دو کمانوں کا فاصلہ تھا یا اس سے قریب)

۱۴۵۔ کنز جامع الفوائد تاویل آیات الظاہرہ اللہ کا ارشاد ہے (اور اس کو قوتِ گویائی سکھائی) محمد بن عباس نے اس کی تاویل میں روایت ذکر کی ہے عن حسن بن احمد عن محمد بن عیسیٰ عن یونس بن یعقوب عن نخیر واحد عن ابی عبد اللہؑ فرمایا سورہ رحمن اول سے آخر تک ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے عن احمد بن ادریس عن محمد بن احمد بن یحییٰ عن ابراہیم بن ہاشم عن علی بن معیر عن حسین بن خالد عن ابی الحسن الرضاؑ فرمایا کہ میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ کا قول ہے (الرحمن اس نے قرآن سکھایا) فرمایا اللہ نے قرآن سکھایا میں نے کہا اس کا قول ہے (انسان کو پیدا کیا اسے گویائی سکھائی) فرمایا یہ امیر المومنینؑ ہیں جسے اللہ نے ہر اس چیز کا بیان سکھایا جس کی لوگوں کو ضرورت تھی۔

۱۴۶۔ کنز جامع الفوائد تاویل آیات الظاہرہ: شیخ طوسی نے روایت کی ہے عن عبد الواحد بن الحسن عن محمد بن محمد جو نبی تک مرفوعاً نقل کیا کہ آپ نے فرمایا کہ علیؑ کا عمرو بن عبدود کے ساتھ مقابلہ کرنا میری پوری امت کے قیامت تک کے عمل سے افضل ہے اور یہی وہ تجارت ہے جو نفع دینے والی نجات دینے والی ہے جس کے بارے میں اللہ فرماتا ہے (اے ایمان والو کیا میں بتلاؤں تم کو ایسی تجارت)

۱۴۷۔ کنز جامع الفوائد تاویل آیات الظاہرہ: محمد بن عباس عن حسن بن محمد عن محمد بن علی کنانی عن حسین بن وہب عن عیسیٰ بن ہشام عن داؤد بن سرحان فرمایا میں نے امام جعفر بن محمدؑ سے اس آیت کے بارے پوچھا (جب انہوں نے اسے قریب دیکھا تو کافروں کے چہرے بدل گئے) فرمایا یہ علیؑ ہیں جب انہوں نے اسکا مرتبہ اور مقام اللہ کے قریب دیکھا تو اپنے ہاتھ کھانے لگے جو ان کی ولایت میں کوتاہی کی تھی۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۴۸۔ کنز جامع الفوائد تاویل آیات الظاہرہ حسن بن ابی الحسن دیلمی نے اپنے راویوں سے اپنی اسناد سے مرفوعاً محمد عن فضیل عن ابی الحسن موسیٰؑ روایت کیا ہے کہ میں نے ان سے پوچھا قرآن میں ہے کہ (قسم ہے قلم کی اور جو وہ لکھتے ہیں) فرمایا نٓ رسول اللہؐ کا نام ہے اور قلم امیر المومنین کا نام ہے

۱۴۹۔ کنز جامع الفوائد تاویل آیات الظاہرہ: محمد بن عباس عن علی بن عباس عن حسن بن محمد عن موسیٰ بن کاسب عن خالد عن جعفر بن عمر عن حنان عن ابی ایوب انصاریؓ فرمایا جب نبیؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور اسے بلند کر دیا اور فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے لوگوں نے کہا یہ اپنے چچا کے بیٹے سے فتنہ میں پڑ گیا تو آیت اتری (پس آپ بھی اور یہ بھی دیکھیں کون فتنے میں ہے)

۱۵۰۔ میں کہتا ہوں ابن بطریق نے مستدرک میں اپنی سند سے روایت کیا ہے عن ابی نعیم باسنادہ عن اعمش عن ابن جبیر عن ابن عباسؓ فرمایا جب یہ آیت اتری (میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کوئی اجرت سوائے قرابت والوں کی محبت کے) تو انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ یہ کون ہیں کہ اللہ ہمیں ان کی محبت کا حکم دیتے ہیں فرمایا علیؑ اور فاطمہؑ اور ان کی اولادؑ اللہ کا قول ہے (میں اسے بخش دوں گا جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر ہدایت اختیار کرے) ابو نعیم اپنی سند سے عون بن ابی صحیفہ تک عن ابیہ عن علیؑ بن ابی طالبؑ نقل کرتے ہیں کہ جو ہدایت اختیار کرے ہماری ولایت کی طرف اپنی سند سے عمرو بن علی بن رفاعہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے علی بن عبداللہ بن عباس سے فرماتے تھے کہ آپس میں وصیت کی صبر کرنے کی علیؑ بن ابی طالبؑ نے اور اسی سند سے عن ضحاک عن ابن عباس اللہ کا قول ہے (قسم ہے عصر کی بے شک انسان خسارے میں ہے) یعنی ابو جہل (سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے) اس میں اللہ نے علیؑ اور سلمانؓ کا ذکر کیا اور سابقریب الاولون میں بھی علیؑ اور سلمانؓ کا ذکر کیا (اور خوش خبری دیجئے اخلاص والوں کو) یہاں تک کہ فرمایا (اس میں سے جو ہم نے ان کو دیا خرچ کرتے ہیں) فرمایا یہ بھی علیؑ اور سلمانؓ ہیں اور اس کی اسناد سے عن ابی صالح عن ابن عباسؓ فرمایا (رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ) یہ رسول اللہؐ اور علیؑ کے بارے میں خاص طور پر نازل ہوئی اور یہ سب سے پہلے ہیں جنہوں نے نماز پڑھی اور رکوع کیا۔

۱۵۱۔ الطرائف حافظ محمد بن مومن شیرازی اللہ کے قول (پس تم پوچھ لو ذکر والوں سے اگر تم نہیں جانتے) اپنی اسناد سے ابن عباسؓ تک روایت کرتے ہیں فرمایا اہل ذکر اہل بیتؑ محمدؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ ہیں اہل عقل اور اہل علم اور اہل بیان وہ اہل بیتؑ نبوۃ اور معدنِ رسالت اور ان کے لئے آنے جانے والے فرشتے ہیں ایک اور طریق سے عن سفیان ثوری عن سدی عن حارث اس سے بھی اعلیٰ

https://www.shiabookspdf.com

الفاظ کے ساتھ روایت ہے میں کہتا ہوں علامہ احمد اللہ نے بھی دو سندوں سے روایت کیا ہے پھر سید نے فرمایا کہ اسی سے ہے جو روایت کی حافظ محمد بنو من نے اپنی مذکورہ کتاب میں قتادہ عن حسن بصری تک سند کے ساتھ فرمایا آپ اس حرف کو پڑھتے تھے صراط علیؑ المستقیم میں حسن کو کہا اس کا کیا معنی ہے فرمایا یہ طریق ہے علی بن ابی طالبؑ کا اور اسکا دین طریق اور دین مستقیم ہے پس اس کی اتباع کرو اور اسے تھامو کیوں کہ وہ واضح ہے ٹیڑھا نہیں اور اسی سے روایت ہے محمد بن مومن کی اللہ کے اس قول میں (تیرا رب کرتا پیدا جو چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے نہیں ہے ان کو اختیار) انس بن مالک تک سند کے ساتھ روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ (تیرا رب پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے) فرمایا بے شک اللہ نے آدم کو مٹی سے پیدا کیا جیسے چاہا پھر فرمایا کہ اللہ نے مجھے پسند کیا ہے اور میرے اہل بیتؑ کو تمام لوگوں پر پس ہمیں منتخب کیا گیا مجھے رسول بنایا اور علیؑ بن ابی طالبؑ کو وصی پھر فرمایا (نہیں ہے ان کو اختیار) اللہ فرماتا ہے کہ میں نے بندوں کیلئے اختیار نہیں بنایا (میں پسند کرتا ہوں جس کو چاہتا ہوں) پس میں اور میرے اہل بیتؑ اللہ کے برگزیدہ اور پسندیدہ ہیں پھر فرمایا پاک ہے اللہ اور برتر ہے اس سے جو شریک ٹھہراتے ہیں یعنی اللہ کفار مکہ سے شریکوں سے پاک ہے پھر فرمایا (تیرا رب جانتا ہے اے محمدؐ جو ان منافقوں کے سینوں میں چھپا ہوا ہے تیرا اور تیرے اہل بیتؑ کا بغض اور جو وہ محبت ظاہر کرتے ہیں تیرے اور تیرے اہل بیتؑ کیلئے) اس کو ثعلبی نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا اور واحدی نے اسباب النزول میں بخاری اور مسلم میں اس آیت کی تفسیر میں ذکر کیا (اے ایمان والو نہ بناؤ میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست تم ڈالتے ہو ان کی طرح محبت) ان کی روایت میں ایک دوسرے سے زائد الفاظ ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حاطب بن ابی بلقع نے ابو عمر بن حانی کو اہل مکہ کی طرف ایک خط لکھا جو ایک باندی کے ذریعے بھیجا گیا جس میں نبیؐ کے ان کی طرف جانے کی خبر تھی اور ان کو ڈرایا گیا تھا تو جبرئیل کو اللہ کی طرف سے یہ بات معلوم ہوئی فرماتے ہیں آپ نے علیؑ اور عمارؓ اور عمر اور زبیر اور طلحہ اور مقداد بن اسود اور ابو مرثد کو اس کی طرف بھیجا اور ان کو وہ بات بتلادی جو اللہ نے بتائی تھی کہ وہ خط ایک جانے والی عورت کے پاس ہوگا تو انہوں نے اس عورت کو رسول اللہؐ کے بیان کے مطابق وادی خاخ میں پالیا اس نے قسم کھائی کہ اس کے پاس خط نہیں انہوں نے تلاشی لی تو خط نہ ملا تو انہوں نے واپسی کا ارادہ کر لیا تو حضرت علیؑ نے فرمایا اللہ کی قسم آپ نے جھوٹ نہیں بولا اور اپنی تلوار سونت لی اور فرمایا خط نکالو ورنہ ہم اللہ کی قسم تیری گردن اڑا دیں گے وہ علیؑ کا جلال دیکھ کر سہم گئی اور خط نکال دیا آپ نے وہ خط لے کر رسول اللہؐ کے پاس پہنچا دیا۔

۱۵۲۔ تفسیر قمی اللہ کا قول (جو ظلم سے بے دینی کا ارادہ کرے ہم اس کو عذاب الیم کا مزہ چکھائیں گے) امام ابو عبد اللہؑ نے فرمایا یہ اس کے بارے میں اتری ہے جو ولایت امیر المومنینؑ کو نہیں مانتا اور ظلم کرتا ہے

https://www.shiabookspdf.com

۱۵۳۔ تفسیر قمی: اللہ کا قول (اور درخت نکلتا ہے طور سینا سے اگاتا ہے تیل اور سالن کھانے والوں کیلئے) فرمایا یہ زیتون کا درخت ہے جو رسول اللہؐ کی اور امیر المومنینؑ کی مثال ہے۔

۱۵۴۔ تفسیر قمی: اللہ کا قول (اور کافر اپنے رب پر پشت پناہی کرنے والا ہے) علی بن ابراہیم نے کہا کبھی انسان کا نام رب رکھا جاتا ہے جیسے قول خداوندی ہے (میرا ذکر کرنا اپنے رب کے پاس اور ہر چیز کے مالک کا نام بھی رب ہوتا ہے) پس اللہ کا قول کہ (کافر اپنے رب پر پشت پناہ ہے) فرمایا کافر ثانی ہے اور امیر المومنینؑ پر پشت پناہ ہے۔

۱۵۵۔ تفسیر قمی: اللہ کا قول (اور قسم ہے آسمان کی جو راستوں والا ہے) فرمایا آسمان رسول اللہؐ ہیں اور راستوں والے علیؑ ہیں اور اللہ کا قول ہے (بے شک تم مختلف قول میں ہو) یعنی مختلف ہو علیؑ کے بارے میں کہ اس امت نے ان کی ولایت میں اختلاف کیا جو علیؑ کی ولایت پر قائم رہا جنت میں داخل ہوا جس نے علیؑ کی ولایت سے انکار کیا وہ جہنم واصل ہوا اللہ کا قول (دور کیا جائے گا اس سے جو الگ کیا گیا) یعنی علیؑ کہ جو ان کی ولایت سے دور کیا گیا وہ جنت سے الگ کیا گیا۔

۱۵۶ ۔ تفسیر قمی میرے باپ نے مرفوع روایت کیا ہے کہ امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا جب آیت ولایت اتری تو رسول اللہؐ نے غدیر خم میں فرمایا علیؑ کو امیر المومنین ہونے کا سلام کرو دونوں نے کہا یہ اللہ کی طرف سے ہے یا رسول اللہؐ کی طرف سے آپؐ نے فرمایا ہاں بے شک اللہ کی طرف سے اور اس کے رسولؐ کی طرف سے حق ہے کہ بے شک علیؑ امیر المومنین امام المتقین اور چمکتے اعضا والوں کا قائد ہے اللہ اسے قیامت کے دن اعرف پر بٹھائے گا پس علیؑ اسکے اولیاء کو جنت داخل کریں گے اور اس کے دشمنوں کو جہنم داخل کریں گے اللہ نے نازل فرمایا (نہ توڑو قسموں کو پکا کرنے کے بعد اور تم اللہ کو اپنے اوپر کفیل بنا چکے ہو بے شک اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو) یعنی وہ قول رسول اللہؐ ہے کہ یہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے ہے پھر ایک مثال بیان کی فرمایا (نہ ہو جاؤ اس عورت کی طرح جس نے اپنا قوت کے ساتھ کاتا ہوا سوت ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ دیا تم اپنی قسموں کو داخل اندازی بناتے ہو) ابو جارود کی روایت میں امام ابو جعفرؑ سے ہے (اس عورت کی طرح جس نے اپنا سوت توڑا) فرمای بنو قیم بن مرہ کی ایک عورت تھی اس کو کہا جاتا تھا رابطہ بنت کعب بن سعد بن تیم بن کعب بن لوی بن غالب یہ ایک پاگل عورت تھی بالوں کو کاتتی تھی جب کات لیتی تو توڑ دیتی پھر دوبارہ کاتتی اللہ نے فرمایا (اس کی طرح جس نے قوت کے بعد کاتا ہوا توڑا تم اپنی قسم کو دخل اندازی بناتے ہو) اللہ تعالیٰ نے وفاداری کا حکم دیا اور عہد توڑنے سے روکا اور ان کیلئے مثال بیان کی۔ اللہ کا قول (بے شک اللہ تمہیں اس کے ساتھ آزماتا ہے) یعنی علی بن ابی طالبؑ کے ساتھ آزماتا ہے (اور وہ بیان کرے گا تمہارے

https://www.shiabookspdf.com

لئے قیامت کے دن جس میں تم اختلاف کرتے ہو اگر اللہ چاہتا تو تمہیں ایک امت بنا دیتا) فرمایا ایک مذہب اور ایک امر پر لیکن انہوں نے علیؑ کی ولایت میں اختلاف کیا اللہ کا قول (جس کو چاہیں گمراہ کرتے ہیں) فرمایا ولایت علیؑ کے عہد کو توڑنے پر عذاب دیتے ہیں (اور جس کو چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں) فرمایا علیؑ کی ولایت پر قائم رہنے کا ثواب دیتے ہیں (اور تم سے پوچھا جائے گا جو تم کرتے ہو) اللہ کا قول ہے (تم تکلیف چکھو گے اس لئے کہ تم نے اللہ کے راستے سے روکا ہے) یعنی علیؑ سے اور (تمہارے لئے بڑا عذاب ہے) علیؑ کی ولایت سے انکار کرنے کی وجہ سے۔

۱۵۷۔ بصائر الدرجات محمد بن حسین عن نظر بن شعیب عن خالد بن حماد و محمد بن فضیل عن الثمالی عن ابی جعفرؑ فرمایا میں نے اللہ کے قول کے بارے میں پوچھا (مت ظاہر کر اپنی نماز میں اور نہ چھپا اس سے اور اس کے درمیان راستہ تلاش کر) فرمایا اس کی تفسیر میں نہ ظاہر کر علیؑ کی ولایت کو اور نہ اس اکرام کا ذکر کر جو اس پر ہے حتیٰ کہ ہم تجھے اس کا حکم دیں اور نہ خفیہ کر یعنی نہ چھپا اس کو علیؑ سے اس کو بتلا دے جو اسکا اکرام ہوا ہے اور اللہ کا قول ہے (تلاش کر اس کے درمیان راستہ) یعنی مجھ سے مطالبہ کر اور مجھ سے مانگ کہ میں تجھے اجازت دوں علیؑ کی ولایت کے ظاہر کرنے کی اور لوگوں کو اس کی دعوت دے اور یہ اجازت آپؐ کو یوم غدیر خم کو ملی۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۵۸۔ تفسیر قمی۔ اللہ کا قول (جب پانی چڑھ گیا تو ہم نے تمہیں کشتی میں سوار کر دیا) یعنی امیر المومنینؑ اور ان کے ساتھیوں کو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ اس امت میں کشتی نوحؑ کی طرح ہیں کہ ان کو فتنوں کے طوفان سے نجات دیں گے۔

۱۵۹۔ تفسیر قمی۔ میرے باپ نے حسین بن خالد سے عن ابی الحسن رضاؑ روایت کی ہے کہ اللہ کے قول (رحمن نے قرآن سکھایا) فرمایا اللہ نے قرآن سکھایا میں نے کہا (خلق الانسان) انسان کو پیدا کیا فرمایا یہ امیر المومنینؑ ہیں میں نے کہا (اس کو بیان سکھایا) فرمایا اس کو ہر چیز کی وضاحت سکھائی جس کے لوگ محتاج تھے میں نے کہا (سورج اور چاند حساب کے ساتھ ہیں) آپؑ نے فرمایا وہ اللہ کے عذاب کے ساتھ ہیں میں نے کہا (سورج اور چاند عذاب دیئے جائیں گے) فرمایا تم نے ایک چیز پوچھی ہے اس پر یقین کرو بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اس کے حکم سے چلتے ہیں اس کی اطاعت کرتے ہیں ان میں روشنی اس کے عرش سے ہے اور ان کی گرمی جہنم کی آگ سے جب قیامت کا دن ہو گا تو عرش کی طرف ان کی روشنی چلی جائیگی اور جہنم کی طرف ان کی گرمی۔ نہ سورج رہے گا اور نہ چاند اور بے شک ان سے مراد ان سے اللہ کی لعنت کرنا ہے کیا لوگوں نے نقل نہیں کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا بے شک سورج اور چاند دونوں نور آگ میں فرمایا ہاں کیا تم نے لوگوں کی بات نہیں سنی کہ فلاں فلاں اس امت کا سورج ہے اور اس کا نور ہے پس وہ بھی آگ میں ہونگے اور اللہ نے

بھی اس کے علاوہ مراد نہیں لیا میں نے کہا (بوٹیاں اور درخت سجدے میں ہونگے) فرمایا نجم تو رسول اللہؐ ہیں اور اللہ نے ایک اور جگہ بھی آپکا یہ نام لیا ہے جیسے والنجم اذا ھویٰ۔ اور اللہ نے فرمایا (اور علامتیں ہیں اور ستاروں سے وہ ہدایت پاتے ہیں) پس علامتیں اولیاء ہیں اور ستارے رسول اللہؐ میں نے کہا (یہ جو آتا ہے مسجد) فرمایا مطلب ہے عبادت کرتے ہیں اللہ کا قول ہے (آسمان کو بلند کیا اور میزان رکھا) فرمایا آسمان رسول اللہؐ ہیں اللہ نے ان کو بلند کیا اور میزان امیر المومنینؑ ہیں اللہ نے انہیں مخلوق کیلئے نصب کیا میں نے کہا (نہ سرکشی کرو میزان میں) فرمایا نہ نافرمانی کرو امامؑ کی میں نے کہا (درست رکھو وزن کو انصاف کے ساتھ) فرمایا قائم رکھو امامؑ کے عدل کو میں نے کہا (مت کمی کرو میزان میں) فرمایا نہ کمی کرو امامؑ کے حق میں اور نہ تقصیر کرو۔

۱۶۰۔ تفسیر قمی احمد بن علی عن محمد بن یحییٰ عن محمد بن حسین عن محمد بن اسلم عن علی بن ابی حمزہ عن ابی بصیر فرمایا میں نے ابو عبداللہؑ سے اللہ کے قول کے بارے پوچھا پس (کونسی اپنے رب کی نعمتیں تم جھٹلاؤ گے) فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کونسی دو نعمتوں کا تم انکار کرو گے محمدؐ کا یا علیؑ کا صلوات اللہ علیہما۔

۱۶۱۔ تفسیر قمی: اللہ کا قول (جب کھولی جائے گی پنڈلی اور بلائے جائیں گے مسجدوں کی طرف) فرمایا ان امور کو کھولا جائے گا جو خفیہ ہونگے اور جو آلِ محمدؐ سے ان کے حق چھینے گئے ہونگے اور مسجدوں کی طرف بلائے جائیں گے فرمایا امیر المومنینؑ کے لئے کھول دیا جائے گا پس ان کی گرفت بیلوں کے سینگوں کی طرح ہو نگی پس وہ سجدہ نہ کر سکیں گے اور یہ سزا ہو گی کیوں کہ انہوں نے دنیا میں اللہ کے امر کو نہیں مانا تھا اور ان کو سجدوں کی طرف بلایا جاتا تھا اور وہ اس سے بچے رہتے تھے۔ فرمایا ان کو بلایا جاتا تھا علیؑ کی ولایت کی طرف دنیا میں اور وہ ایسا کر سکتے تھے مگر انہوں نے کفر کیا۔

۱۶۲۔ تفسیر قمی: اللہ کا قول (انسان مارا جائے کس قدر کفر کیا) فرمایا یہ امیر المومنینؑ ہیں انسان (علیؑ اور آل محمدؐ پر ظلم ڈھانے والے اور ان کے حق کو غصب کرنے والے) نے کیا کفر کیا اور کیا گناہ کیا حتیٰ کہ اس کو قتل کر دیا گیا فرمایا (کس شے سے اس کو پیدا کیا اس کو نطفے سے پیدا کیا پھر اس کا راستہ آسان کر دیا) فرمایا خبر کا راستہ آسان کیا پھر اس کو موت دی پھر قبر میں رکھا پھر جب چاہے گا اس کو اٹھائے گا فرمایا رجعت میں (ہرگز نہیں فیصلہ کیا ابھی اس نے جو اس کو حکم دیا) یعنی امیر المومنینؑ نے ابھی وہ فیصلہ نہیں کیا جو اسے حکم دیا اور وہ واپس آئے گا تا کہ فیصلہ کرے جو اس کو حکم دیا۔ اخبرنا احمد بن ادریس عن احمد بن محمد عن ابی نشر عن جمیل بن دراج عن ابی سلمہ عن ابی جعفرؑ فرمایا میں نے اللہ کے قول کے بارے میں پوچھا کہ (مارا جائے انسان کیا کفر کیا اس نے) فرمایا ہاں یہ امیر المومنینؑ کے بارے میں نازل ہوئی

https://www.shiabookspdf.com

ہے(کس قدر ناشکرا ہے) یعنی تمہارا اس کو قتل کرنا پھر امیر المومنینؑ کی نسبت کی فرمایا(اس کے پیدا کرنے کو اور اس کے عزت دینے کو کہ کونسی چیز سے اسکو پیدا کیا) فرمایا انبیاء کی موت مارا(پھر جب چاہے گا اس کو اٹھائے گا) میں نے کہا کیا مطلب ہے جب چاہے گا اٹھائے گا فرمایا اپنے قتل کے بعد رجعت میں ٹھہر جائے گا(اور جو اللہ نے حکم دیا اسے پورا کرے گا) (پس انسان دیکھے اپنے کھانے کی طرف بے شک ہم ڈالتے ہیں پانی ڈالنا اللہ کے قول کذبا تک) فرمایا قرضب چھلکا ہے اور اسکا قول(اور حدائق غلباً یعنی باغ اکٹھے لپٹے ہوتے اور نا کھتے وآبا) فرمایا اب جانوروں کی گھاس کو کہتے ہیں تمہارے لئے اور تمہارے جانوروں کیلئے فائدہ ہے(پس جب آئیگی چیخنے والی یعنی قیامت اس دن ہر آدمی کیلئے ایسا کام ہوگا جو اسے بے پرواہ کردے گا) فرمایا مشغولیت ہوگی جس میں وہ دوسرے سے مشغول ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا ذکر کیا جو امیر المومنینؑ کے دوست ہوں گے، اور دشمنوں سے علیحدہ ہوگئے فرمایا(کچھ چہرے اس دن سفید مسکراتے ہوئے خوش ہونگے) پھر ذکر کیا آلِ محمدؐ کے دشمنوں کا کہ (کچھ چہروں پر اس دن غبار ہوگا اور سیاہی چڑھی ہوگی) یعنی خیر و ثواب سے محتاجی یہ نافرمان کافر ہونگے۔

۱۶۳۔ تفسیر قمی: اللہ کا قول(قوت والا عرش والے کے پاس رہتا ہے یعنی بڑے مرتبہ والا سے اللہ کے نزدیک رہنے والا اس کی اطاعت کی جاتی ہے وہاں امانت دار ہے) حدثنا جعفر بن محمد عن عبداللہ بن موسیٰ عن الحسن بن علی بن ابی حمزہ عن ابیہ عن ابی بصیر عن ابی عبداللہؑ اللہ کا قول ہے(قوت والا عرش والے۔کے پاس مکین ہے) گویا جبرئیل مراد ہے میں مطاع ثم امین فرمایا وہ رسول اللہؐ جن کی اطاعت ہوتی ہے اپنے رب کے پاس قیامت کے دن امین ہونگے میں نے کہا ماصلحبکم بمجنون۔ فرمایا مراد نبیؐ ہیں کہ وہ امیر المومنینؑ کو لوگوں کے لیے علامت مقرر کرنے میں مجنون نہیں ہیں میں نے کہا وما ھو علی الغیب بضنین فرمایا کہ وہ اللہ اپنے بنی پر اپنے غیب کے بارے میں بخیل نہیں میں نے کہا وما ھو بقول شیطان رجیم۔ فرمایا اس سے مراد وہ کاھن ہیں جو قریب میں تھے ان کی کلام کو شیطانوں کی کلام کی طرف منسوب کر دیا جو ان کے ساتھ ان کی زبانوں میں باتیں کرتے تھے فرمایا وما ھو بقول شیطان رجیم بھی انہیں کی طرح ہیں میں نے کہا این تذھبون فرمایا تم کہاں جاتے ہو علیؑ کے بارے میں یعنی اس کی ولایت سے کہاں بھاگتے ہو ان ھو الا ذکر للعٰلمین میں۔ اسکے لئے جس سے اللہ نے علیؑ کی ولایت کا عہد کیا میں نے کہا لمن شاء منکم ان یستقیم فرمایا علیؑ کی اطاعت میں اور ان کے بعد آئمہؑ کی اطاعت میں میں نے کہا اللہ کا قول ہے وما تشاءون الا ان یشاء اللہ رب العٰلمین میں۔ فرمایا کیوں کہ مشیت اللہ کی ہے انسانوں کی نہیں۔

۱۶۴۔ تفسیر قمی: محمد بن قاسم عن حسین بن جعفر عن عثمان بن عبید اللہ عن عبداللہ بن عبید الفارسی عن محمد بن علی عن ابی عبداللہؑ اللہ کا

قول ہے (بے شک کامیاب ہوا جس نے اسکا تزکیہ کر لیا) فرمایا امیر المومنینؑ کا تزکیہ کیا اور (بے شک ناکام ہوا جس نے اس میں ملاوٹ کی) فرمایا وہ اول وثانی آپ کے ساتھ بیعت کرنے میں ہیں جب اس پر اپنا ہاتھ پھیرا اور بعد میں بیعت توڑ ڈالی

۱۶۵۔ تفسیر قمی: احمد بن محمد شیبانی عن محمد بن احمد عن اسحاق بن محمد عن محمد بن علی عن عثمان بن یوسف عن ابو عبداللہ بن یسان عن امام ابی جعفرؑ فرمایا جبرئیل محمدؐ پر اُترے اور کہا اے محمدؐ پڑھو آپ نے فرمایا کیا پڑھوں فرمایا پڑھو (اپنے رب کے نام جس نے پیدا کیا) یعنی تیرا نور قدیم پیدا کیا تمام چیزوں سے پہلے پیدا کیا انسان کو علق سے یعنی تجھ کو نطفے سے پیدا کیا اور علیؑ کو تجھ سے پھاڑا پڑھ تیرا رب عزت والا ہے جس نے قلم کو سیکھایا یعنی علی بن ابی طالبؑ کا علم سیکھایا۔

۱۶۶۔ تفسیر فرات بن ابراہیم جعفر بن فنزاری ابو جعفرؑ سے معنعن نقل کرتے ہیں کہ اللہ کا قول ہے (وہ اتارتا ہے تم پر آسمان سے پانی تاکہ تم کو پاک کرے اور تم سے ختم کر دے شیطان کی گندگی اور تمہارے دلوں کو باندھے اور تمہارے قدموں کو جمائے) فرمایا اللہ کا قول ہے کہ (اتارے تمہارے اوپر آسمان سے پانی) بے شک آسمان رسول اللہؐ ہیں اور پانی امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ ہیں علیؑ کو رسول اللہؐ سے بنایا اسی لئے فرمایا اتارتا ہے آسمان سے پانی لیکن اللہ کا قول کہ (تمہیں اس سے پاک کرتا ہے) یہ علی بن ابی طالبؑ ہیں اللہ اس کے دل کو پاک کرتا ہے جو اس کا دوست ہے اور ختم کر دیتا ہے تم سے گندگی شیطان کی جو علی بن ابی طالبؑ سے دوستی کرے اللہ اس سے گندگی دور کرتا ہے اور اسے مضبوط کرتا ہے۔

۱۶۷۔ تفسیر عیاشی: عن جابر عن ابی عبداللہؑ اس طرح روایت ہے اللہ کا قول (کہ باندھے تمہارے دلوں کو اور جمائے تمہارے قدموں کو) یہ علیؑ ہے جو علیؑ سے دوستی کرتا ہے اللہ اسکا دل باندھ دیتا ہے پس وہ علیؑ کی ولایت پر ثابت قدم رہتا ہے۔

۱۶۸۔ اسی سند سے ثعلبی عن جابر جعفی اللہ کا قول ہے (ذکر والوں سے پوچھ لو) فرمایا حضرت علیؑ نے کہ ہم اہل الذکر ہیں۔

۱۶۹۔ مناقب ابن شہر آشوب: عبدالرزاق عن معمر عن قتادہ عن عطاء عن ابن مسعودؓ اللہ کا قول ہے (بے شک ہم نے زمین پر زینت بنائی ہے تاکہ ہم ان کو آزمائیں کہ کونسا اچھا عمل لاتا ہے) فرمایا زمین کی زینت مرد ہیں اور مردوں کی زینت علی بن ابی طالبؑ ہیں ابو جارود نے امام ابو جعفرؑ سے نقل کیا کہ اللہ کا قول ہے (وہ لوگ نیکیوں میں تیزی سے بڑھتے ہیں) فرمایا علی بن ابی طالبؑ ہیں جن سے کوئی نہیں بڑھ سکا ابن عقدہ نے اپنی جریر اپنی سند سے ابو سعید خدریؓ اور جابر انصاریؓ سے جماعت مفسرین سے نقل کرتے ہیں اللہ کا قول (کہ آپ ان کو بات کی غلطی میں پہچان لیں گے بات کے لہجے میں پہچان لیں گے) یعنی ان کے علی بن ابی طالبؑ سے بغض رکھنے کو۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۷۰۔ کشف الغمہ۔ اللہ کا قول ہے (آپ ان کو پہچان لیں گے ان کے لہجے میں) ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ آپ ان کو پہچان لیں گے ان کے لہجے میں ان کے علی بن ابی طالبؑ کے بغض کو۔۔

تشریح: شیخ طوسی رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ تم ان کو کلام کے لہجے میں پہچان لو گے یعنی آپ کلام کے لہجے میں اس کے معنی مقصد اور مغز کو پہچان لوگے کیوں کہ کلام انسان کے مافی الضمیر پر دلالت کرتا ہے، ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ لحن القول کے معنی علی بن ابی طالبؑ کا بغض ہے، فرمایا ہم منافقوں کو علی بن ابی طالبؑ کے بغض سے پہچان لیتے تھے اسی طرح کی روایت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ اور عبادۃ بن جامت سے نقل کی ہے۔ فرمایا ہم اپنی اولاد کو حب علی بن ابی طالبؑ سے آزماتے تھے پس جب ہم دیکھتے ان میں سے کوئی آپ سے محبت نہیں کرتا تو ہم سمجھ لیتے کہ یہ ہدایت والا نہیں حضرت انس نے کہا اس آیت کے بعد رسول اللہؐ کے زمانے میں کسی پر کوئی منافق مخفی نہ رہ سکا۔ علامہ قدس اللہ روحہ نے کشف الحق کتاب میں ابو سعید خدری سے روایت کی فرمایا ان کے علیؑ سے بغض رکھنے کی وجہ سے میں کہتا ہوں جس کی محبت ارکان اسلام میں سے ہو اور اس کی علامت ہو تو وہ نبی ہوتا ہے یا امام ہوتا اور یہ بہت بڑی فضیلت تمام صحابہ میں سے آپ ہی کو خاص طور پر ملی لہذا دوسرے کو آپؑ سے افضل قرار دینا مفضول کو فضیلت دینا ہے خصوصاً جب کہ اس کے ساتھ بے شمار فضائل جمع ہوں میں کہتا ہوں علامہ نے کشف الحق میں ایک روایت نبیؐ نقل کی ہے آپ نے فرمایا اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ علیؑ کا نام امیر المومنین کب رکھا گیا تو وہ اس کی فضیلت کا انکار نہ کریں امیر المومنین کا نام اس وقت رکھا گیا جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھا اس وقت اللہ نے فرمایا جب تیرے رب نے بنی آدم سے ان کی پشتوں سے ان کی اولادوں سے وعدہ اور ان کو ان پر گواہ بنا دیا اور فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں فرشتوں نے کہا کیوں نہیں تو اللہ نے فرمایا میں تمہارا رب ہوں اور محمدؐ تمہارا نبی ہے اور علیؑ تمہارا امیر ہے۔ تشریح اس کے بارے میں باب مفرد میں پوری شرح کے ساتھ حدیثیں آئیں گی اور علامہ نے مذکورہ کتاب میں جمہور کے طریقے سے نقل کیا ہے کہ عرب کی ایک جماعت وادیٔ رملہ میں اکٹھی ہوئی تاکہ نبیؐ پر مدینہ میں رات کو حملہ کر دیں تو رسول اللہؐ نے فرمایا یہ کون ہیں تو ایک جماعت اصحاب صفہ کی کھڑی ہوئی اور کہا کہ ہم ہیں اے اللہ کے رسولؐ آپ جس کو چاہیں ہم پر والی بنا دیں پس ان کے درمیان قرعہ ڈالا گیا تو قرعہ ان میں سے اسی ۸۰ آدمیوں پر نکلا تو آپ نے ابو بکر کو حکم دیا کہ جھنڈا پکڑو بنو سلیم کی طرف چلو حالانکہ آپ بطن الوادی میں تھے پس ان کو شکست ہو گئی تو نبی کو ناگوار گذرا تو عمرو بن عاص نے کہا یا رسول اللہؐ مجھے بھیجیں تو آپ نے انہیں بھیجا تو انہوں نے اس کو بھی شکست دیدی اور صحابہ کی ایک جماعت قتل کر دی اور نبیؐ کئی دن ان پر بد دعا کرتے رہے پھر آپ نے امیر المومنینؑ کو طلب کیا اور ان کی طرف بھیجا اور ان کے لئے دعا کی اور ان کے ساتھ ساتھ مجد

https://www.shiabookspdf.com

احزاب تک چلے اور ان کے ساتھ جماعت بھیجی جن میں ابو بکر عمر اور عمر بن عاص بھی تھے پس رات کو چلتے اور دن کو چھپتے حتیٰ کہ وادی کے منہ کے سامنے پہنچ گئے پس عمرو بن عاص نے ابو بکر کو کہا یہ درندوں اور بھیڑیوں کی سرزمین ہے جو ہم پر بنو سلیم سے بھی زیادہ سخت ہیں اور مصلحت یہ ہے کہ ہم وادی سے ادھر اوپر ہو جائیں ارادہ انکار حالت کو خراب کرنے کا تھا انہوں نے کہا یہ بات امیر المومنینؑ کو کہوا ابو بکر نے کہا تو آپ نے کوئی التفات نہ کیا پھر اس نے عمر کو کہا اس کے کہنے پر بھی امیر المومنینؑ نے کوئی جواب نہ دیا اور لوگوں پر فجر طلوع ہو گئی تو آپ نے ان سے جنگ کی اور ان کو شکست فاش دی اللہ نے آیت نازل کی (قسم ہے دوڑنے والے گھوڑوں کی ھانپ کی) پوری سورۃ نازل کر دی اور آپؑ کا استقبال رسول اللہؐ نے کیا تو امیر المومنینؑ سواری سے اترے تو انہیں نبیؐ نے فرمایا اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تیرے بارے میں میری امت کی جماعتیں وہ بات کہیں گی جو نصاریٰ نے مسیح کے بارے میں کہیں ہیں تو میں تیرے بارے میں آج ایک بات کہہ دیتا کہ نہ گذرتا تو ان کی جماعت کے پاس مگر وہ تیرے قدم کے نیچے سے مٹی اٹھا لیتے سواری پر سوار ہو جاؤ بے شک اللہ اور رسولؐ تم پر راضی ہیں میں کہتا ہوں بہت سی حدیثیں گذر چکی ہیں اور ان کا بیان باب غزوہ ذات السلاسل میں ہو چکا ہے اور یہ بات مخفی نہیں کہ یہ حدیث کئی قسم کی فضیلتوں پر مشتمل ہے جو آپ کے مقدم ہونے پر دلالت کرتی ہیں، صلوات اللہ علیہ۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۷۱۔ تفسیر قمی: اللہ کا قول (بے شک اللہ حکم دیتا ہے انصاف اور اخلاص کا اور قرابت والوں کو دینے کا اور روکتا ہے بے حیائی اور برائی اور ظلم کرنے سے) فرمایا عدل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت ہے اور احسان امیر المومنینؑ ہیں اور بے حیائی، برائی اور ظلم فلاں اور فلاں اور فلاں ہیں۔

۱۷۲۔ تفسیر عیاشی: عامر بن کثیر عن موسیٰ بن ابی غدیر عن عطا الھمدانی عن امام ابی جعفرؑ اللہ کے قول میں ہے (بے شک اللہ حکم دیتا ہے انصاف اور احسان اور قرابت والوں کو دینے کا فرمایا) یا عدل لا الہ الا اللہ کی شہادت ہے احسان امیر المومنینؑ کی ولایت ہے اور روکتا ہے محشا اور منکر یعنی سے فحشا اول ہے۔ منکر ثانی ہے اور ظلم یعنی ثالث۔ سعد اسکاف کی روایت میں امام ابو جعفرؑ سے منقول ہے فرمایا اے سعد! اللہ حکم کرتا ہے عدل کا اور وہ محمدؐ ہیں جو ان کی اطاعت کرے اور احسان علیؑ ہے جس نے اس سے دوستی کی اس نے احسان کیا اور محسن جنت میں جاتا ہے لیکن قرابت والوں کو دینا تو ہماری قرابت کا اللہ نے بندوں کو حکم دیا کہ ہم سے محبت کریں اور ہمارے بیٹوں سے اور ان کو روکا بے حیائی سے اور ہم اہل بیتؑ سے بغاوت کرنے سے ہمارے غیر کی طرف دعوت دینے سے۔

۱۷۳۔ کشف الغمہ: ابو بکر بن مردویہ اللہ کے قول (پس وہ سیدھی کھڑی ہو گئی اپنی پنڈلی پر) کے بارے میں حسن سے روایت کرتے ہیں

کہ اسلام سیدھا کھڑا ہو گیا علیؑ کی تلوار سے اللہ کا قول ہے کہ (اور انگوروں کے باغ اور کھیتیاں اور کھجوریں ایک جڑ والی اور الگ الگ جڑ والی ایک ہی پانی سے پلائی جاتی ہیں) جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں لوگ متفرق درختوں سے ہیں اور میں اور تو اے علیؑ ایک ہی درخت سے ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی میں کہتا ہوں ابن طریق نے مستدرک میں عن ابی نعیم باسنادہ عن جابر اسی طرح روایت کی ہے اور دونوں کو علامہ نے حسن اور جابر سے روایت کیا ہے اور وہ دونوں آیتوں کا بطن میں دلالت کرتے ہیں اسباب پر کہ اسلام کی قوت علیؑ کے ساتھ ہے اور علیؑ اور نبیؐ انتہائی اختصاص اور فضائل میں اشتراک کی وجہ سے ایک جڑ والے درخت کی طرح ہی ں اور آپ کی فضیلت کیلئے یہی کافی ہے اور دوسری کو آپ سے مقدم کرنے کے عدم جواز پر بھی اس شخص کیلئے دلیل ہے جو ایمان کی خوشبو سونگھے۔

۱۷۴۔ کشف الغمہ۔ ابن مردویہ اللہ کا قول (پھر ہم نے وارث بنایا کتاب کا ان لوگوں کو جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا) یہ علیؑ کے بارے میں اتری ہے حضرت علیؑ نے فرمایا ہم وہ لوگ ہیں۔ میں، کہتا ہوں علامہ نے عام طریق سے اسکو روایت کیا اور کتاب الامامت میں بہت سی حدیثیں گذر چکی ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۷۵۔ کشف الغمہ و کنز جامع الفوائد و تاویل آیات الظاہرہ: ابن مردویہ اپنی سند سے ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں اللہ کا قول (پس جو جانتا ہو بے شک آپ کی طرف نازل کیا گیا آپ کے رب کی جانب سے حق ہے) وہ علی بن ابی طالبؑ ہیں علامہ نے بطریق جمہور روایت کیا ہے۔

۱۷۶۔ مناقب لابن شہر آشوب: عن امام باقرؑ اللہ کا قول ہے (کیا بھلا جو جانتا ہو کہ بے شک جو نازل کیا گیا آپ کی طرف وہ حق ہے) یعنی علیؑ (اس شخص کی مثل ہو سکتا ہے جو اندھا ہو) یعنی علیؑ کے دشمن (بے شک نصیحت پکڑتے ہیں عقل مند) یعنی آئمہؑ کے وہ پیروکار جن کے دلوں میں اولاد آدم سے علم بویا گیا۔

۱۷۷۔ کشف الغمہ: ابن مردویہ اللہ کا قول ہے (کیا لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ انہیں امنا کہنے پر چھوڑ دیا جائیگا اور آزمائش نہ کی جائیگی) علیؑ فرماتے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہؐ آزمائش کیا ہے فرمایا اے علیؑ تیرے ساتھ آزمائش ہو گی تو ظالمین سے جنگ کرنے والا ہے۔ پس جنگ کی تیاری کر میں کہتا ہوں کشف الحق میں ان کے طریق سے اسی طرح منقول ہے۔

۱۷۸۔ تفسیر فرات بن ابراہیم۔ احمد بن عیسیٰ بن ہارون جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے نقل کی ہے کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو اس وقت علیؑ آئے جب آپکو نبیؐ نے دیکھا تو آپ نے فرمایا سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو رب الاعلیٰ ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے ہم نے کہا

آپ نے یا رسول اللہؐ سچ کہا سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو رب الاعلیٰ ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہم نے گمان کیا کہ آپ نے کسی چیز کو دیکھ کر تعجب سے ایسا کہا ہے فرمایا ہاں جب میں نے علیؑ کو آتے دیکھا تو مجھے وہ حدیث یاد آگئی جو میرے دوست جبرئیل نے بیان کی فرمایا میں نے اللہ سے سوال کیا کہ آپ امت کو اس پر جمع کریں تو اس نے انکار کیا مگر اس صورت میں کہ بعض کو بعض کے ساتھ آزمائے تا کہ ناپاک پاک سے الگ ہو جائے اور اس کے بارے میں مجھ پر کتاب نازل کی (آم کیا سمجھتے ہیں لوگ کہ اُمنا کہنے پر چھوڑ دیئے جائیں گے فتنے میں نہیں ڈالے جائیں گے بے شک ہم نے ان سے پہلوں کو بھی فتنہ میں ڈالا پس اللہ ضرور بتلائے گا سچوں کو اور ضرور بتلائے گا جھوٹوں کو) بے شک اس نے اس کے عوض میں اس کی جگہ یہ سات دی ہیں تیری شرمگاہ کا چھپانا، تیرا قرضہ پورا کرنا، اور تیرے دشمنوں کو ختم کرنا اور حوض پر تیرے ساتھ ہونا اور قیامت کے دن تیرے لئے ٹیک لگانا اور ہرگز نہ پلٹے گا کوئی کافر ایمان کے بعد اور نہ مومن ہونے کے بعد اور علیؑ کو وہ عظمت دی گئی جو اس سے پہلے کسی کو نصیب نہ اور علیؑ کا علم اللہ کی کلام سے ہے اور فقہ اللہ کے دین میں دامادی معہ قرابت اور سروائی کی مہارت میں ہے اور برتنے کی چیزیں دنیا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور دوستی میرے ولی کے ساتھ اور عداوت میرے دشمن کے ساتھ اے محمدؐ اسے اس کی خوشخبری دیدے۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۷۹۔ کشف الغمہ۔ ابن مردویہ اللہ کا فرمان ہے (اور انہوں نے کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور اچھا کارساز پس وہ لوٹے اللہ کی نعمت اور فضل سے) ابو رافع سے روایت ہے کہ نبیؐ نے علیؑ کو ابوسفیان کو تلاش کرنے میں چند آدمیوں کے ساتھ بھیجا ان کو راستے میں بنو خذاعہ کا اعرابی ملا اس نے کہا لوگ تمہارے لئے جمع ہو چکے ہیں تو انہوں نے کہا (ہمیں اللہ کافی ہے اور اچھا کارساز) پس یہ دونوں آیتیں اتریں میں کہتا ہوں علامہ نے بھی ان کے طریق سے اسی طرح روایت کی ہے سعید طی فرماتے ہیں ابن جریر عن ابی رافع نقل کرتے ہیں کہ نبیؐ نے علیؑ کو ان کے ساتھ چند آدمیوں میں ابوسفیان کو تلاش کرنے کیلئے بھیجا تو خذاعہ کا ایک اعرابی ملا اس نے کہا لوگ تمہارے لئے جمع ہو رہے ہیں تو انہوں نے کہا (ہمیں اللہ کافی ہے اور اچھا کارساز ہے) پس یہ آیت اتری۔

۱۸۰۔ تفسیر قرآت بن ابراہیم ابو قاسم علوی امام ابو عبد اللہؑ سے نقل کرتا ہے اللہ کا قول ہے (مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور حق کا حکم دیا اور صبر کا حکم دیا) فرمایا اللہ نے اپنے برگزیدہ بندوں کو ولایت علیؑ کے لیے خاص کر لیا فرمایا (مگر جو ایمان لایا اور نیک عمل کئے فرائض ادا کئے آپس میں حق کا حکم دیا) یعنی ولایت کا اور اپنی اولاد اور ان کے بعد آنے والوں کو اس کی وصیت بھی کی اور اس پر صبر کا حکم دیا۔ تاویل آیات الظاہرہ؛ محمد بن عباس عن محمد بن قسم بن سلمہ عن جعفر بن عبد اللہ محمدی عن ابی سالح الحسن بن اسماعیل عن عمران بن عبد

اللہ عن عبداللہ بن عبید عن محمد بن علی عن ابی عبداللہؑ بھی اس طرح روایت ہے۔ تفسیر قمی میں محمد بن جعفر کی سند سے ابو عبداللہؑ سے اس طرح روایت ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں مگر وہ لوگ جو ایمان لائے امیر المومنینؑ کی ولایت پر اور اپنی اولاد کو حق کی وصیت کی اور جو پیچھے آئے ان کو بھی ولایت کی وصیت کی، اور اس پر صبر کرنے کا کہا۔

۱۸۱۔ کشف الغمہ عن ابن مردویہ اللہ کا قول ہے (قسم ہے عصر کی بے شک انسان خسارے میں ہے سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے) ابن عباسؓ سے روایت ہے بے شک انسان خسارے میں ہے یعنی ابو جہل مگر وہ جو ایمان لائے یعنی علیؑ اور سلمانؓ اور صبر کی تلقین کی۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہ علیؑ ہیں،

۱۸۲۔ کشف الغمہ ابن مردویہ اللہ کا قول ہے (خوشخبری دیجئے اخلاص والوں کو اللہ کے اس قول تک کہ جو ہم نے ان کو دیا ہے خرچ کرتے ہیں) فرمایا ان میں سے علیؑ اور سلمانؓ ہیں میں کہتا ہوں علامہ نے بھی ان سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۸۳۔ کشف الغمہ۔ ابن مردویہ علیؑ سے روایت کرتے ہیں اللہ کا قول ہے (جو نیکی لے کر آیا اس کے لئے دس گنا ہوگا) فرمای نیکی ہماری اہل بیتؑ کی محبت ہے برائی ہمارا بغض ہے (جو اسے لے کر آیا اللہ اسے جہنم میں منہ کے بل لٹائے گا) میں کہتا ہوں یہ روایت علامہ نے اسی طرح روایت کی ہے

https://www.shiabookspdf.com

۱۸۴۔ کشف الغمہ: ابن مردویہ اللہ کا قول ہے (جب وہ تمہیں پکارے ایسی چیز کے لئے جس میں تمہاری زندگی ہے) امام ابو جعفرؑ سے روایت ہے کہ تمہیں پکارے علی بن ابی طالبؑ کی ولایت کی طرف اور ولایت علیؑ کے اقرار میں ہی زندگی ہے۔

۱۸۵۔ کشف الغمہ ابن مردویہ اللہ کا فرمان ہے (ہماری مخلوق میں سے ایک ایسی امت ہے جو حق کی ہدایت کرتے ہیں اور ان سے انصاف کرتے ہیں) امیر المومنین علیؑ سے روایت ہے کہ یہ امت تہتر ۷۳ فرقوں پر تقسیم ہوگی بہتر ۷۲ آگ میں جائیں گے اور ایک جنت میں اور وہ جن کے بارے میں اللہ نے کہا ہے کہ (اپنی مخلوق میں سے ایک امت ہے جو حق کی ہدایت کرتے اور اس کے ساتھ عدل کرتے ہیں) وہ میں اور میرے شیعہ ہیں اور مناقب لابن شہر آشوب میں زافران عن امیر المومنینؑ بھی ایسے روایت ہے اور امام باقرؑ نے بھی فرمایا ہے کہ وہ ہم ہیں۔

۱۸۶۔ کشف الغمہ عن ابن مردویہ اللہ کا قول ہے کہ (تم ان کو رکوع و سجدہ میں دیکھو گے) امام موسیٰ بن جعفرؑ اپنے آباؑ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی اللہ کا قول ہے (اچھی لگتی ہے وہ مومنوں کو تاکہ غصہ دلائے کافروں کو) امام جعفر بن محمدؑ سے روایت ہے فرمایا یہ ولایت علی بن ابی طالبؑ ہے کہ جب مومن اس کا ذکر کرتے ہیں تو کافروں کے کفر میں اور اضافہ ہو جاتا ہے

(وہ ذکر علیؑ پر شدید غصے میں آجاتے ہیں)

۱۸۷۔ کشف الغمہ ابن مردویہ اللہ کا قول (وہ لوگ جو مومن مردوں اور عورتوں اذیت پہنچاتے ہیں) عنائل بن سلیمان سے منقول ہے کہ یہ علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی اس لئے کہ کچھ منافق لوگ آپ کو اذیت دیتے تھے اور تکلیف پہنچاتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ علامہ نے بھی روایت کیا۔

۱۸۸۔ کشف الغمہ ابن مردویہ اللہ کا قول ہے ا(بعض بعض کے قریب ہیں اللہ کی کتاب میں مومنین اور مہاجرین میں سے) کہا گیا ہے کہ یہ بھی علی بن ابی طالبؑ میں نازل ہوئی کیوں کہ وہ مومن بھی تھے مہاجر بھی اور قرابت دار بھی تھے۔

۱۸۹۔ کشف الغمہ ابن مردویہ اللہ کا قول ہے (اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اطاعت کرو اولاامر کی) عن عبدالغفار بن قاسم فرمایا میں نے امام جعفر بن محمدؑ سے اس آیت میں الوالامر کے بارے پوچھا فرمایا اللہ کی قسم علیؑ اولا امر ہیں۔ میں کہتا ہوں علامہ نے روایت کیا اور اس کی شرح گذر چکی ہے اس کی تائید کتاب الامامت میں ہے علامہ نے اللہ کے قول میں روایت کیا (ان کو جب مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم اللہ کیلئے ہیں اس کی طرف لوٹنے والے ہیں ان پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں اور رحمتیں اور یہ لوگ ہدایت والے ہیں) یہ علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی جب ان کو حمزہؓ کے قتل کی خبر ملی اور انہوں نے فرمایا۔ انا اللہ وانا علیہ راجعون۔ تو پھر یہ آیت اتری۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۹۰۔ تفسیر قمی۔ محمد بن ہمام عن فنزاری عن محمد بن مہران عن ابن سنان عن ابن طبیان عن ابن عبد اللہؑ کہ میں نے ان سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا (اور جس دن آسمان بادلوں سے پھٹے گا) فرمایا بادل امیر المومنینؑ ہیں۔

تشریح: بعضوں نے کہا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ آسمان پھٹے گا اور ان کے اوپر بادل ہوگا بعضوں نے کہا ہے کہ سفید بادلوں سے پھٹے گا کیوں کہ وہ فرشتے جو صحائف اعمال کو اٹھائے ہونگے اتریں گے میں کہتا ہوں آپ کی تاویل میں احتمال ہے کہ جو بادلوں میں ہوگا وہ امیر المومنینؑ ہے آسمان سے اترے گا یا پھر آپ کو بادلوں سے کہتا یہ کہا گیا ہے آپ کے کثرت فیض و علم و سخاوت کی وجہ سے کیوں کہ بادل عرب و عجم کے عرف میں عالم و سخی کیلئے مجازاً استعمال ہوتا ہے میں کہتا ہوں سید بن طاؤس نے کتاب سعد السعود میں پہلے ہے کہ میں نے تفسیر محمد بن عباس بن مروان میں دیکھا کہ رب اولنک ھم خیر البریہ بے شک یہ امیر المومنین علیؑ اور اس کے شیعہ ہیں انہوں نے اس کو چھبیس ۲۶ طریق سے روایت کیا ہے جن میں سے اکثر راوی مخالفین کے ہیں ان میں سے ایک طریق ہم ذکر کرتے ہیں۔ حد ثناء احمد بن محمد

عن عامر فرمایا امیر المومنینؑ نے منبر کوفہ پر خطبہ دیا اللہ کی حمد و ثناء کی اور اس کے شایانِ شان ذکر کیا اور نبیؐ پر درود پڑھا پھر فرمایا اے لوگو مجھ سے پوچھو اللہ کی قسم تم نہ پوچھو گے کتاب اللہ کی کسی آیت کے بارے میں مگر میں تمہیں اس کے بارے میں بتاؤں گا کہ وہ دن میں نازل ہوئی یا رات کو قیام میں نازل ہوئی یا سفر میں ہموار جگہ میں یا پہاڑ میں اور کس کے بارے میں نازل ہوئی مومن کے بارے میں یا کافر کے بارے میں اور اس سے کیا مراد ہے خصوص یا عموم اور اگر تم مجھے گم کر بیٹھو گے تو نہ بیان کرے گا تم سے میری بات کوئی بھی تو ابن کواء کھڑا ہوا جب آپ نے اسے دیکھا فرمایا کمزوری تلاش کرنے کیلئے مت پوچھ جاننے کیلئے پوچھ، پس جب تو سوال کرے تو سمجھ کر سوال کر اس نے کہا اے امیر المومنینؑ آپ اللہ کے اس قول کے بارے میں بتائیں (جو ایمان اور عمل صالح والے ہیں وہ بہترین مخلوق ہیں) امیر المومنینؑ خاموش ہو گئے ابن کواء نے دوبارہ سوال دہرایا آپؑ پھر خاموش ہو گئے اس نے تیسری دفعہ لوٹایا تو آپؑ نے بلند آواز سے فرمایا تری خرابی ہو اے ابن کواء یہ ہم لوگ ہیں اور ہمارے متبعین قیامت کے دن چمکتے اعضاء والے ترو تازہ ان کی پیشانیوں سے لوگ پہچانیں گے اور اس میں ایک پرانے نسخے سے ایک اور تفسیر مروی ہے عن حجص عن عبد السلام اصفہانی عن ابی جعفرؑ اللہ کا قول ہے (اے ایمان والو وعدے پورے کرو) فرمایا بے شک رسول اللہؐ نے وعدہ لیا حضرت علیؑ کیلئے جس کا امر اپنے صحابہ کو کیا اور آپؑ کے لئے ان کے اوپر خلافت کو بارہ ۱۲ مقامات میں منعقد کیا پھر آپ پر یہ آیت اتری (اے لوگو ایمان والو وعدے پورے کرو) یعنی جو ان پر طے کیا گیا ہے علیؑ امیر المومنین کیلئے اور عبد العزیز بن یحییٰ جلودی کی کتاب سے بھی روایت ہے حدثنا احمد بن ابان عن احمد بن یحییٰ صوفی عن اسماعیل بن ابان عن یحییٰ بن سلمہ عن زید بن حارث عن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ فرمایا علیؑ کے بارے میں اسی ۸۰ آیتیں نازل ہوئی ہیں جو خالص آپ کے لئے ہیں، اللہ کی کتاب میں اس امت میں کوئی اور اس میں شریک نہیں اور برسی نے مشارق الانوار میں ابن عباسؓ سے روایت کی کہ حمزہؓ جب احد والے دن قتل ہوئے تو امیر المومنینؑ کو آپؓ کے قتل کا پتہ چلا تو آپ نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون تو آیت اتری (وہ لوگ جب ان کو مصیبت پہنچے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کیلئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹیں گے ان ہی پر اللہ کی برکتیں اور رحمتیں ہوتی ہیں یہی لوگ ہدایت والے ہیں) میں کہتا ہوں میں نے بہت سی احادیث پیش کر دی ہیں جو ان آیات مشتمل ہیں جو آپ کی شان میں اتریں باب الغدیر میں اور باب احتجاجہ علی القوم اور باب احتجاجہ صلاۃ اللہ علی اور فدیق المدعی لتناقض القرآن اور باب جامع المناقب میں اور ان کے علاوہ ان ابواب میں بھی آئندہ آرہے ہیں مثلاً ابواب النصوص علی امیر المومنین والنصوص علی الائمہ اثنی عشر۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۳۹

اللہ تعالیٰ کا ان پر نص کرنا حدیث لوح اور حدیث خوالتیم سے اور جوان پر نص کی سابقہ کتابوں میں اور ان کے علاوہ۔

https://www.shiabookspdf.com

ا۔ اکمال الدین۔ الامالی المدوق ابنالولید عن ابن ابان عن حسین بن سعید عن محمد بن حسینی کنبانی عن جده عن امام ابی عبداللہ الصادقؑ فرمایا اللہ نے اپنے نبیؐ کو ایک تحریر دی اور فرمایا اس کو علی بن ابی طالبؑ کو دے دو اور اس تحریر پر سونے کی مہریں لگی ہوئی تھیں وہ آپ نے علیؑ کو دیدی اور حکم دیا کہ اس کی مہر توڑو اور اس پر عمل کرو آپ نے مہر توڑی اور اس پر عمل کیا پھر اپنے بیٹے حسنؑ کو دیدی انہوں نے بھی مہر توڑی اور عمل کیا پھر حسینؑ کو دیدی انہوں نے بھی مہر توڑی تو اس میں یہ پایا کہ آپ قوم کی شہادت کی طرف نکالیں پس ان کی شہادت صرف تیرے ساتھ ہوگی اور اپنے نفس کو اللہ کے لیے اشارہ کر پس آپ نے ایسا کیا پھر دیدی وہ کتاب علیؑ بن حسینؑ کو انہوں نے مہر توڑی تو اس میں پایا خاموش ہو جاؤ اپنے قمام کو لازم پکڑو اور اپنے رب کی عبادت کرو حتیٰ کہ موت آجائے پس انہوں نے ایسا کیا پھر محمدؑ بن علیؑ کو دیدی انہوں نے مہر توڑی تو اس میں یہ پایا لوگوں کو بیان کرو اور فتویٰ دو اور اللہ کے علاوہ کسی سے نہ ڈرو آپ پر کسی کی مجال نہیں پھر وہ کتاب مجھے دیدی تو میں نے مہر توڑی تو اس میں پایا لوگوں کو بیان کر وان کو فتویٰ دو اہل بیتؑ کے علوم کو پھلاؤ اپنے نیک ماں باپ کی تصدیق کر واللہ کے سوال کسی سے نہ ڈرو آپ حفاظت اور امن میں ہیں پس میں نے ایسے ہی کیا پھر میں وہ کتاب موسیٰ بن جعفرؑ کو دونگا اور اسی طرح وہ کتاب موسیٰؑ اپنے بعد والے کو دیگا پھر اسی طرح ہمیشہ مہدیؑ کے قیام تک ہوگا۔

۲۔ اکمال الدین عیون اخبار الرضاؑ۔ الطالثانی عن حسن بن اسماعیل عن سعید بن محمد بن القطان عن عبید اللہ بن محمد السلمی عن محمد بن عبد الرحیم عن محمد بن سعید بن محمد عن عباس بن ابن عمرو عن صدقہ بن ابی موسیٰ عن ابی نضرہ فرمایا جب امام ابو جعفر محمد بن علی الباقرؑ کی شہادت کا وقت قریب ہوا تو اپنے بیٹے امام صادقؑ کو بلایا تاکہ ان سے کوئی عہد کریں تو انہیں ان کے بھائی زید بن علیؑ نے کہا کہ اگر تم میرے بارے میں حسنؑ اور حسینؑ کی طرح حکم مانو تو مجھے امید ہے کہ تم منکر بات نہیں لاؤ گے تو اس نے کہا اے ابوالحسن امانتیں مثال سے نہیں ہوتیں اور نہ ہی عہد رسموں سے ہوتے ہیں، بے شک یہ امور اللہ تبارک وتعالیٰ کی حجتوں سے پہلے کے ہیں پھر جابر بن عبد اللہؓ کو بلایا اور فرمایا اے جابرؓ بیان کرو جو تم نے صحیفے سے دیکھا ہے تو جابرؓ نے کہا ہاں اے ابو جعفرؑ میں اپنی مولا فاطمہؑ بنت محمد رسول اللہؐ کے ہاں داخل ہوا تاکہ ان کو حسنؑ کی ولادت کی مبارک دوں تو ان کے ساتھ میں ایک سفید رنگ کا موتیوں کا صحیفہ تھا میں نے کہا اے کونین کی مالکہؑ یہ کیا صحیفہ ہے جو میں دیکھ رہا ہوں فرمایا اس میں میری اولاد میں سے اماموں کے نام ہیں میں نے کہا مجھے پکڑائیں تاکہ میں دیکھ لوں فرمایا اے جابرؓ اگر منع نہ ہوتا تو میں ایسا کرتی لیکن منع ہے کہ اسے کوئی چھوئے سوائے نبی یا وصی نبی یا اہل بیت نبیؐ کے لیکن تجھے اتنی اجازت ہے کہ اس کے باطن کو ظاہر سے دیکھ لے جابرؓ کہتے ہیں میں نے پڑھا تو اس میں تھا ابو القاسم محمد بن عبد اللہ المصطفیٰؐ اُمہ آمنہ اور ابوالحسن علی بن ابی طالب المرتضیٰؑ اور فاطمہ بنت احمد بن ھاشم بن عبد مناف اور ابو محمد حسن بن علیؑ البر اور ابو عبد اللہ الحسینؑ بن التقی دونوں کی ماں فاطمہؑ بنت محمدؐ اور ابو محمد علی بن حسینؑ اور اس کی ماں شہر بانو بنت یزد جرد اور بو جعفر محمد بن علی باقرؑ اس کی ماں ام عبد بنت حسن بن علی بن ابی طالبؑ اور ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادقؑ اس کی ماں ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر اور ابو ابراہیم موسیٰ بن جعفرؑ ان کی ماں حمیدہ اور ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضاؑ اس کی ماں کا نام نجمہ تھا اور ابو جعفر محمد بن علیؑ جس کی ماں خیزران اور ابوالحسن علی بن محمدؑ ان کی ماں کا نام نام سوسن ہے اور ابو محمد حسن بن علی رفیق جس کی ماں سمانہ اور کنیت ابوالحسن اور ابو قاسم محمد بن حسن حجت اللہ القائم جس کی ماں کا نام نرگس صلوات اللہ علیہم اجمعین کہا صدوق رحمت اللہ علیہ نے کہا یہ حدیث اسی طرح القائمؑ کے نام سے آئی اور ان کا نام لینے سے روکا گیا ہے۔

۳۔ کمال الدین عیون اخبار الرضاؑ ابی و ابن الولید عن سعید و الحمیری عن صالح بن حماد و حسن بن طریف عن بکر بن صالح و حدثنا ابی و ابن المتوکل و ما جیلویہ و احمد بن علی بن ابراہیم و ابن ناتانہ و ھمدانی جمیعاً عن علی عن ابیہ عن بکر بن صالح عن عبد الرحمن بن سالم عن ابی بصیر عن امام ابی عبد اللہؑ فرمایا میرے والد گرامیؑ نے جابر بن عبد اللہؓ کو کہا مجھے آپ سے کام ہے کہ میں آپ سے سوال کر سکوں تو جابرؓ نے فرمایا جس وقت آپؑ چاہو تو میرے والد گرامیؑ نے تنہائی میں جا کر یہ کہا اے جابرؓ مجھے اس تختی کے بارے میں بتائیں جو آپ نے میری ماں فاطمہؑ

https://www.shiabookspdf.com

بنت رسول اللہؐ کے ہاتھ میں دیکھی تھی اور جو میری ماں نے تمہیں بتلایا تھا کہ جو تختی میں لکھا ہوا ہے جابر نے فرمایا میں اللہ کی قسم کھا کر شہادت دیتا ہوں کہ میں آپؑ کی ماں فاطمہؑ کے پاس رسولؐ کی زندگی حاضر ہوا ان کو ولادت حسینؑ کی مبارکباد دی میں نے ان کے ہاتھ میں سبز رنگ کی لوح دیکھی میرا گمان ہے وہ زمرد تھا اور اس میں سفید تحریر تھی سورج کے نور کے مشابہ میں نے ان کو کہا میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں اے بنت رسول اللہؐ یہ کیا لوح ہے فرمایا یہ لوح اللہ نے اپنے رسولؐ کو بھیجی اس میں میرے باپ کا نام ہے اور میری خاوند اور میرے بیٹے اور میری اولاد میں سے اولیاء کا نام ہے اور میرے باپ نے مجھے دی تا کہ مجھے خوش کریں جابر کہتے ہیں کہ وہ تختی آپؑ کی ماں فاطمہ نے مجھے دی پس میں نے پڑھی اور اسے لکھ لیا تو میرے والد نے کہا کیا آپ رغبت رکھیں گے کہ اسے مجھ پر پیش کریں تو فرمایا ہاں تو میرے والد ان کے ساتھ گئے حتی کہ جابرؓ کے گھر پہنچے تو انہوں نے چمڑے کا صحیفہ نکالا جابرؓ کہتے ہیں کہ میں اللہ کی قسم سے شہادت دیتا ہوں کہ میں نے اس لوح میں اسی طرح لکھا دیکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ اللہ عظیم عزیز کی تحریر ہے محمدؐ کیلئے جو اس کا نور اور اس کا سفیر اور اسکا جواب اور اس کی دلیل ہے روح الامین اس کو لیکر رب العالمین کی طرف سے اترے اے محمدؐ! میرے ناموں کی تعظیم کر میری نعمتوں کا شکر ادا کر میری احسانات کا انکار نہ کر بے شک میں اللہ ہوں نہیں کوئی معبود مگر میں توڑنے والا ہوں جابروں کو ذلیل کرنے والا ہوں ظالموں کو مقرر کرنے والا ہوں دین کو بے شک میں اللہ ہوں نہیں ہے کوئی معبود مگر میں پس جو میرے فضل کے علاوہ امید کرے یا میرے عدل کے علاوہ ڈرے تو اسے ایسا عذاب دوں گا جسے میں نے کسی جان والے کو نہیں دیا ہو گا پس میری عبادت کر اور مجھ پر توکل کر میں نے نہیں بھیجا کوئی نبی جس کے ایام مکمل ہوں اور موت پوری ہو مگر میں اس کا وصی بناتا ہوں اور میں نے تجھ انبیاء پر فضیلت دی اور تیرے وصی کو اولیاء پر فضیلت دی اور میں نے تیرے بچوں کو اس کے بعد حسنؑ اور حسینؑ کو عزت کا ذریعہ بنایا حسنؑ کو میں نے اس کی بات کی مدت پوری ہونے کے معدن علم بنایا اور حسینؑ کو خازن وحی اور اسے شہادت کی عزت عطاء کی ہے اور اس کا خاتمہ سعادت کے ساتھ کیا پس وہ شہیدوں سے افضل اور بلند درجہ رکھتا ہے۔ میرے کلمات نامہ اس کے ساتھ ہیں اور میری محبت بالغہ اس کے پاس ہے اس کی وجہ سے میں ثواب دیتا ہوں اور عذاب دیتا ہوں ان میں سب سے پہلا علیؑ سید العابدینؑ اور گذشتہ اولیاء کی زینت اور اسکا بیٹا ہے اپنے نانا کی شبیہ محمد باقرؑ میرے علم والا میری حکمت کا معدن ہے ہلاک ہو جائیں گے شک کرنے والے، جعفرؑ میں اسکو رد کرنے والا ایسا ہے جیسے کہ حق بات کو میری طرف سے رد کرنے والا ہو میں نے جعفرؑ کا ٹھکانا عزت والا بنایا ہے اور اسکے خاندان کیلئے خاص شرف ہے اور مددگاروں میں اور اولیاء میں عزت دی ہے اس کے بعد موسیٰؑ کو چنا اور اسکے بعد فتنہ بپا ہو گا کیوں کہ فرضی خطہ منقطع نہیں ہوتا اور میری حجت مخفی نہیں ہوتی اور نہ میرے اولیاء بدبخت ہوتے ہیں جس نے ان

https://www.shiabookspdf.com

میں سے ایک کاانکار کیااس نے میری تمام نعمت کاانکار کیا جس نے میری کتاب کی ایک آیت بدلی اس نے مجھ پر اختراء کیااور اختراء کرنے والے انکار کرنے والے کیلئے بوقت اقتضائے موت ہلاکت ہے اے محبوب اور پسندیدہ آنوان کو جھٹلانے والا میرے تمام اولیاء کو جھٹلانے والا اور علیؑ میرا ولی اور ناصر ہے اور اس پر میں امامت کا بوجھ رکھوں گااور اس کے کنارے اس کے حوالے کروں گااسے ایک جن متکبر قتل کرے گا دفن ہو گا وہ اس شہر میں جسے ایک نیک بندے نے میری مخلوق میں سے بدترین شخص کے پہلے میں بنایا ہے سچ ثابت ہو گی بات میری میں ٹھنڈی کرونگا اس کی آنکھیں اسکے بیٹے محمدؑ سے اسکے خلیفہ سے اسکے بعد وہ میرے علم کا وارث ہے میرے حکم کا معدن ہے اور میرے راز کی جگہ ہے میری مخلوق پر میری حجت ہے میں نے جنت کو اس کا ٹھکانا بنایا اور اسکی شفاعت قبول کروں گا اس کے اہلبیت میں سے ستر ہزار لوگوں کے بارے میں جن پر جہنم واجب ہو چکی ہو گی اور میں اپنی سعادت کی مہر لگاؤں گا اس کے بیٹے علیؑ کیلئے جو میرا ولی اور ناصر ہے اور میری مخلوق کا شاہد ہے اور میری وحی کا امین ہے اس سے میں اپنے راستے کی دعوت دینے والا اور اپنے علم کا خازن حسنؑ نکالوں گا پھر میں اسے اس کے بیٹے کے ساتھ مکمل کرونگا رحمت کرتے ہوئے جہان والوں کیلئے اس پر موسیٰؑ کا کمال اور عیسیٰؑ کی رونق اور ایوبؑ کا صبر ہو گا اس کے زمانہ میں میرے اولیاء ذلیل ہو جائیں گے ان کے سر ایسے حرکت کریں گے جیسے ترک اور دیلم کے سر ہلتے ہیں پس وہ قتل ہونگے اور زمین انکے خون سے رنگ جائے گی اور واویلہ اور رونا ان کی عورتوں میں پھیل جائے گا وہ میرے سچے اولیاء ہوں گے ان سے میں ہر ایسے فتنے کو جو سخت تاریک ہو گا دفعہ کرونگا اور ان سے زلزلوں کو دفعہ کرتا ہوں اور طوق اور بیڑیوں کو دور کرتا ہوں ان لوگوں پر ان کے رب کی رحمتیں ہو گی اور وہ ہدایت والے ہیں عبد الرحمن بن سالم کہتے ہیں کہ ابو بصیر نے کہا اگر تو نے اپنے پورے زمانے میں یہی ایک حدیث سنی ہوتی تو کافی تھی پس اس کو محفوظ کر اور ہر ایک سے بچا سوائے اس کے اہل کے۔الاحتجاج عن ابی بصیر بھی ایسے ہی ہے اور غیبہ شیخ طوسی میں ہے جماعت عن محمد بن سفیان البزوفری عن احمد بن ادریس وحمیری لعا عن صالح بن ابی حماد عن حسن بن طریف عن بکر بن صالح عن عبد الرحمن بن سالم بھی اسی طرح ہے الاختصاص محمد بن معقل قرمسیسنی عن ابیہ عن عبداللہ بن جعفر حمیری عن حسن بن طریق عن کبر بن صالح اسی طرح غیبہ نعمانی موسیٰ بن محمد قمی اور ابو القاسم عن سعد بن عبداللہ عن بکر بن صالح اسی طرح سے۔

تشریح: الرق فتح اور کسر دونوں کے ساتھ ہے باریک چمڑے کو کہتے ہیں جس سے لکھا جائے اور کلینی اور نعمانی اور شیخ اور طبرسی کی روایت میں اسکے قول رق کے بعد کچھ الفاظ زیادہ ہیں فرمایا اے جابرؓ اپنی تحریر میں دیکھ تا کہ میں تجھ پر پڑھوں پس جابر نے اپنے نسخے پر دیکھا اور امامؑ نے پڑھا تو ایک حرف بھی اس کے خلاف نہ تھا تو جابرؓ نے کہا اللہ کی قسم آپؑ شاہد بن جاؤ اور سفیر اور رسول جو لوگوں کے درمیان

https://www.shiabookspdf.com

صلح کروانے والا ہوتا اور اس پر حجاب کا لفظ بولا گیا کیوں کہ وہ اللہ اور رسولؐ کے درمیان واسطہ ہے جیسے کہ حجات مجوب اور محبوب عنہ کے درمیان واسطہ ہوتا ہے یا اس لیے کہ اس کی دو جہتیں ہوتی ہیں ایک اللہ کی طرف اور ایک مخلوق کیطرف اور اسماء سے مراد یا تو ذات مقدس کے اسماء ہیں یا آئمہؑ کے اور نعماء نعمۃ کا مفرد ہے یعنی عظیم نعمت اور وہ نبوت اور اس کے لازمات اور ملحاقات مراد ہیں اور آلاء سے مراد تمام نعمتیں اور اوصیاء ہیں اور اکثر روایات میں مذل الظاعین۔ کی جگہ مدیل المظلومین ہے اور دالہ کے معنی دولت اور غلبہ دینا اور مظلوموں سے مراد امام اور ان کے شیعہ ہیں جن کی اللہ آخر زمانہ میں مدد کرے گا اور دبان الدین کا معنی ہر مکلف کو جو خیر ہو شر عمل کرے قیامت کے دن بدلہ دینے والا ہے اور قاموس میں ہے الدین بمعنی جزا اور اسلام اور عبادۃ اور اطاعت اور حساب اور قہر اور سلطان اور حکم اور قضاء کے ہے دیان بمعنیٰ قہار، قاضی، حاکم، حساب لینے والا، جزا دینے والا سے اور من رجاء غیر فضلِ کا معنی جس کی بھی بندے اپنے رب سے امید رکھتے ہیں پس وہ انکے اعمال کی جزا نہیں کہ اللہ پر واجب ہو بلکہ وہ اللہ کا فضل ہو اور ان کے اعمال اللہ کی نعمتوں کا عشر عشیر بھی نہیں بلکہ ان کا عمل بھی اللہ کی نعمت ہے اگر اللہ پر ثواب دینا وعدہ کے مطابق لازم ہو تو اس کے بعد بھی اسکا فضل ہی ہے اور اکثر لوگ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ معنی یہ ہے کہ جو میرے علاوہ فضل کی امید رکھے اور اس کی تائید بعد والے قول سے ہوتی ہے جس میں ہے کہ میرے عدل کے علاوہ ڈرے کیوں کہ وہ سزائیں جن سے بندے ڈرتے ہیں وہ اسکا عدل ہے اگر کوئی اعتقاد رکھے کہ وہ ظلم ہے تو وہ کافر ہے اسے میں عذاب دونگا، عذبتہ عذابا گیں عذابا مفعول بہ ہے اور لا اعذبہ میں ضمیر مسدا کی طرف جاتی ہے یا عذاب کی طرف اگر مراد اس سے وہ چیز ہو جس سے عذاب دیا جاتا ہے اور حرف جر مقدر ہو گا جیسے کہ بیضاوی نے ذکر کیا یشبلیک یعنی تیرے بچے ان دونوں کو بہادری میں شیر کے بچے سے تشبیہ دی ہے یا آپ کو تیر سے تشبیہ دی ہے یا معنی ہے کہ تیرے شیر کے بچوں سے گویا امیر المومنینؑ کو شیر سے تشبیہ دی ہے قاموس میں ہے شبل بالکسر شیر کا بچہ ہے۔ اشبایہ یعنی انا کی طرف ان کی کثرت اور کمال کے سبب سے

وان مجبت بعدہ فتبہ، یہ مفعول کی بناء ہے یعنی مجہول ہے اس تفنہ کے اہتمام کا کتابہ ہے۔ یا صیغہ معروق کا ہے مجازاً اور بعض نسخوں میں ہے انتحبت محتاج سے اس میں بھی دو احتمال ہیں اور اکثر نسخوں میں اعلام الواری کی اتجت ہے یعنی مجہول ہے اتج سے لیا گیا ہے یعنی مقرر کیا گیا اور تیار کیا گیا اور بعضوں میں ہے انسجت یعنی کتے کی بھونک اور اس کی آواز اور کافی کے نسخوں میں ہے ابیحت یہ اباحت سے ہے یہ بھی مجہول ہے اور سب سے زیادہ وہ ظاہر ہے جو اعلام الوری کے نسخوں میں ہے ہر حالت میں تکلف سے خالی نہیں لان خیط فی ضی یہ لفظ یا تو انتخاب موسیٰ کی علت ہے یا اس کی علت ہے جس پر وہ فتنہ دلالت کر دیا ہے جسکے باطل ہونے کا انہوں نے دعویٰ کہا نعمانی میں ہے۔ الا ان خیط فوضی لا

https://www.shiabookspdf.com

نیقطع۔اور یہ زیادہ ظاہر ہے اور اس میں اس لفظ کے بعد یہ الفاظ ہیں کہ میری حجتہ مخفی نہیں ہوتی اور میرے اولیاء پورے پیالہ سے پئیں گے زمین کے ابدال ہونگے اور اکمال الدین میں ہے لایسبقون بدلے میں لایشقون کے اور کہا جاہے فلان مضطلع لہذ الامر۔یعنی اس پر قوی ہے اور عقریت برکش خبیث کو کہتے ہیں اور عبد الصالح سے مراد یہاں ذوالقرنین ہے کیوں کہ لوس شہر اس نے بنایا جس کی نعمانی کی روایت میں صراحت ہے اور تہادی کا معنی بعض بعض کو ہدیہ کریں اور الآصار اصر کی جمع ہے گناہ اور بوجھ اور اکمال الدین عیون اخبار رضا میں حسن بن حمزہ علوی عن محمد بن حسین بن درست عن جعفر بن محمد بنمالک عن محمد بن عمران کوفی عن ابن ابی نجرانو صفوان بن یحییٰ عن اسحاق بن عمار عن ابی عبداللہ فرمایا اے اسحاق کیا میں تجھے خوشخبری نہ دوں میں کہا ہاں میں آپ پر قربان جاؤں اے ابن رسول اللہ فرمایا ہمیں رسول اللہ کا لکھا ہوا اور امیر المومنینؑ کے خط سے ایک صحیفہ ملا ہے جس میں ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خطب اللہ عظیم و عزیز کی طرف سے ہے اور پھر حدیث اسی طرح ذکر کی مگر آپؑ نے حدیث کے آخر میں فرمایا اے اسحاق یہ فرشتوں اور رسولوں کا دین ہے پس اسکو بچا غیر اہل سے اللہ تجھے بچائے گا اور تیری حالت درست کردے گا پھر فرمایا جو اس کو مانیں وہ اللہ کے عذاب سے بچ گیا اکمال الدین عیون اخبار رضاؑ ، طالقانی حسن بن اسماعل عن سعیہ بن محمد للقطان عن رویانی عن عبد العظیم الحسینی عن علی بن حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالبؑ قال حدثنا عبداللہ بن محمد بن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ کہ محمد بن علی باقر العلومؑ نے اپنے بچوں کو جمع کیا اور انکا چچا زید بن علیؑ تھا پھر انکے لئے حضرت علیؑ کا خط نکالا جو رسول اللہ کا لکھوایا تھا جس میں لکھا ہوا تھا یہ خط اللہ عزیز و عظیم کی طرف سے ہے لوحِ محفوظ سے حدیث ہے اس مقام پر جس کے بارے میں اولئک ھم المھتدون کہا گیا ہے پھر آخر میں فرمایا عبد العظیم نے کہا تعجب ہے محمد بن جعفرؑ پر اور ان کے نکلنے پر حالانکہ اس نے اپنے باپ سے یہ کہتے ہوئے اور حکایت کرتے ہوئے سنا ہے پھر فرمایا یہ اللہ کا راز اور اسکا دین ہے اور فرشتوں کا دین ہے پس اسے اس کے اہل اور اولیاء کے علاوہ سب سے بچاؤ

۴۔اکمال الدین وعیون اخبار رضاؑ ۔ابن شاذویہ اور خاصی عن محمد حمیری عنابیہ عن فزاری عن مالک السلوعی عندرست عن عبد الحمید عن عبداللہ بن قسم عن عبداللہ بن حبلہ عن ابی سفاتج عن جابر جعفی عن ابی جعفر محمد بن علی باقر عن جابر بن عبداللہ انصاریؓ فرمایا میں فاطمہؑ بنت رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے سامنے ایک تختی رکھی ہوئی تھی اس کی روشنی آنکھوں کو ڈھانپ رہی تھی اس میں بارہ 12 نام تھے تین ظاہر میں اور تین باطن میں، تین آخر میں اور تین نام اس کے کنارے میں جب میں نے گنے تو بارہ ہوئے میں نے کہا یہ کن کے نام ہیں فرمایا یہ اوصیاء کے ہیں ان میں پہلا میرے چچا کا بیٹا ہے، گیارہ میری اولاد میں سے ہیں ان میں آخری القائم ہے، جابر نے کہا میں نے اس

https://www.shiabookspdf.com

میں محمد محمد تین جگہ دیکھا اور علی علی علی علی چار جگہ دیکھا۔

۵۔ اکمال الدین عیون اخبار رضا، عطار عن ابیہ عن ابن دبی خطاب عن ابن محجرب عن ابی الجارود عن ابی جعفرؑ بن جابر بن عبداللہ انصاری فرمایا میں فاطمہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؑ کے سامنے تختی تھی جس میں اوصیاء کے نام تھے میں نے بارہ شمار کئے ان میں آخر میں القائم ہے ان میں تین محمد ہیں اور چار علی ہیں۔

۶۔ خصال اور اکمال الدین عیوان اخبار رضا میں ابن ادریس عن البیہ عن ابن عیسی عن ابن محبوب اسی طرح ہے اور غیبہ الشیخ طوسی میں جماعت عن ابی الفضل عم اعمیری عن افنراری عن محمد بن نعمت سلوی عن وھیب بن حفص عن عبداللہ بن خالد عن ابی سانج عن جابر بن یزید عن ابی جعفرؑ عن جابر الانصاریؓ اسی طرح روایت ہے۔

۷۔ الامالی الشیخ طوسی الفحام عن عمہ عن احمد بن عبداللہ بن علی الرأس عن عبدالرحمن بن عبداللہ عمری عن ابی سلمہ یحییٰ بن مغیرہ قال حدثنا رحی محمد بن غیرہ عن محمد بن سنان عن سیدنا ابی عبداللہ جعفر بن محمدؑ فرمایا میرے والد گرامیؑ نے جابر بن عبداللہؓ کو کہا مجھے آپ سے کام ہے آپ سے تنہائی میں ملنا چاہتا ہوں جب ایک دن اس کے ساتھ تنہائی میں گئے تو انہوں نے کہا مجھے اس لوح کے بارے میں بتاؤ جو تم نے میری ماں فاطمہؑ کے ہاتھ میں دیکھی تھی جابرؓ نے کہا میں اللہ کی قسم سے شہادت دیتا ہوں کہ میں فاطمہ بنت رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ ان کے بیٹے حسینؑ کی مبارک دوں تو اچانک ان کے ہاتھ میں سبز زبرجد کی لوح دیکھی اس میں سورج سے زیادہ چمکدار تحریر تھی جو از فر کی کستوری سے زیادہ خشبوردار تھی میں نے کہا یہ کیا ہے اے بنت رسول اللہؐ انہوں نے کہا یہ لوح ہے جو اللہ نے میرے باپ کو بھیجی ہے اس میں میرے باپ کا بھی نام ہے اور میری خاوند کا بھی نام ہے اور اس کے بعد میرے بیٹوں میں سے اوصیاء کا نام ہے میں نے سوال کیا کہ مجھے دے دیں تا کہ میں لکھ لوں پس میں نے لکھ لیا تو میرے والد گرامیؑ نے فرمایا آپ مجھے وہ دیکھائیں فرمایا ہاں پس جابرؓ اپنے گھر گئے اور کاغذ کا صحیفہ لائے اور انہیں کہا دیکھیں اپنے صحیفے میں تا کہ میں آپؑ پر پڑھوں تو ان کے صحیفہ میں لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم، یہ تحریر اللہ عزیز و حکیم کی طرف سے ہے جسے روح الامین نے محمد خاتم النبیینؐ کی طرف اتارا ہے اے محمدؐ میرے ناموں کی تعظیم کرو میری نعمتوں کا شکر کرو میرے انعام کا انکار نہ کرو میرے سوائے کسی کی امید نہ رکھو میرے سوا نہ ڈرو جو میرے بغیر امید رکھے اور میرے علاوہ ڈرے میں اسے ایسا عذاب دونگا جو میں نے جہان میں کسی کو نہیں دیا ہو گا اے محمدؐ میں نے تجھے انبیاء میں چنا اور میں نے تیرے وصی کو اوصیاء پر فضیلت دی اور میں نے حسنؑ کو اپنے علم کا خازن بنایا اس کے باپ کی مدت ختم ہونے کے بعد اور حسینؑ اولین وآخرین کی اولاد میں بہترین ہے اس

https://www.shiabookspdf.com

میں امامت ثابت ہو گی اور اسکے بعد علی زین العابدینؑ اور محمد باقرؑ جو میرا علم اور میرے راستے کا داعی حق کے طریقے پر ہے اور جعفرؑ جو قول و عمل میں سچا جس کے بعد شدید فتنہ رونما ہو گا پس ہلاکت پوری ہلاکت اس کے لئے ہے جو میرے تیرے اور میرے پسندیدہ کو میری مخلوق میں جھٹلائے موسیٰؑ اور علی رضاؑ اسے ایک سرکش کافر اس شہر میں قتل کرے گا جسے عبد صالح نے بنایا اللہ کے مخلوق کے شر کی جانب اور محمدؑ جو راہنمائی کرتا ہے میرے راستے کی دفاع کرتا ہے میرے حریم کا اور قائم رکھنے والا اپنی نگرانی میں حسنؑ جو چمکدار ہے نکلتے ہیں اس سے دو نام اور بعد میں محمدؑ نکلے گا آخر زمانے میں اس کے سر پر سفید بادل ہو گا سورج سے سایہ کرے گا فصیح زبان میں آواز دے گا جسے جن و انس اور تمام ذی روح سنیں گے یہ مہدیؑ ہے آلِ محمدؑ میں سے بھر دے گا زمین کو عدل سے جیسے وہ بھری ہوئی ہو گی ظلم سے۔

۸۔ علل الشرائع۔ ابی عن الحمیری عن ابی القاسم ہاشمی عن عبید بن قیس انصاری عن حسن بن سماعہ عن جعفر بن سماعہ عن ابی عبد اللہؑ فرمایا جبرئیل رسول اللہؐ پر صحیفہ لیکر آسمان سے اترا اللہ نے اس سے پہلے اور اس سے بعد کوئی کتاب نازل نہیں کی اس میں سونے کی انگوٹھیاں تھیں فرمایا اے محمدؐ! یہ تیرے خاندان میں سے اعلیٰ نسل والے کیلئے تیری وصیت ہے فرمایا اے جبرئیل میرے خاندان میں سے اعلیٰ نسل والا کون ہے فرمایا علی بن ابی طالبؑ جب تیری وفات ہو تو انگوٹھی الگ ہو جائے گی اور اس میں جو کچھ ہو گا اس پر عمل کیا جائے گا جب رسول اللہ کی روح قبض ہوتی ہے تو علیؑ نے خاتم کو الگ کیا اور جو اس کے اندر تھا اس پر عمل کیا پھر وہ حسن بن علیؑ کو دیدی اس نے علیحدہ کی اور اس پر عمل کیا پھر حسین بن علیؑ کو دیدی تو اس نے انگوٹھی الگ کی اور اس پر عمل کیا اس میں دیکھا کہ یہ حکم تھا کہ لوگوں کے ساتھ شہادت کی طرف نکلو اور اپنی جان اللہ کے حوالہ کر دو تو آپؑ نے اسی پر عمل کیا جو اس میں بتایا تھا پھر وہ اپنے سے بعد والے کو دیدی اس نے انگوٹھی کھولی تو اس میں تھا سر جھکا اور خاموش ہو جا اور اپنے گھر کو لازم پکڑ اور اپنے رب کی عبادت کر حتیٰ کہ تجھے موت آجائے پھر اس نے دیدی اپنے سے بعد والے آدمی کو تو اس نے وہ مہر توڑی تو اس میں یہ پایا کہ لوگوں کو بیان کر و اور فتویٰ دو اپنے باپ کا علم پھیلاؤ تو انہوں نے اس پر عمل کیا جو بھی اس کا تقاضا تھا پھر اپنے بعد والے آدمی کو دیدیا اس نے مہر کو توڑا تو اس میں پایا کہ لوگوں کو بیان کرو فتویٰ دو اور اپنے باپ کی تصدیق کرو اللہ کے سواء کسی سے نہ ڈرو بے شک تم اللہ کی حفاظت اور امان میں ہو اور پھر وہ اپنے بعد والے آدمی کو دیدیگا اور بعد والا اپنے بعد والے کو دیگا مہدیؑ کے قیام کے دن تک اور قیامت کے دن تک۔ اکمال الدین ابن الولید اسی طرح روایت ہے۔

۸۔ اکمال الدین عیون اخبار رضا۔ احمد بن ثابت دوابی عن محمد بن فضل نحوی عن محمد بن علی عبد الصمد کوفی عن علی بن عاصم عن محمد بن علی بن موسیٰ عن آبائیہ عن الحسین بن علیؑ فرمایا میں رسول اللہؐ کے پاس داخل ہوا اور آپ کے پاس اُبَیّ بن کعب تھے تو رسول اللہؐ نے مجھے فرمایا

https://www.shiabookspdf.com

خوش آمدید اے ابو عبداللہ اے آسمان وزمین کی زینت تو ابی کعب نے کہا کیسے ہو سکتا ہے یا رسول اللہؐ آسمان وزمیں کی زینت آپ کے علاوہ کوئی اور فرمایا اے ابیؑ قسم اسکی جس نے مجھے سچا نبی بنایا ہے بے شک حسینؑ بن علیؑ آسمان میں اس سے بڑا ہے جتنا کہ وہ زمیں میں ہے کیوں کہ اللہ کے عرش کے دائیں طرف یہ لکھا ہوا ہے کہ ہدایت کا چراغ اور سفینہ نجات اور امام بغیر کمزوری کے اور عزت اور کرام اور علم کا سمندر اور ذخیرہ اور بے شک اللہ نے اس کی پشت میں پاک مبارک نسل جاری کی ہے اور بے شک اللہ نے ایسی دعائیں بتائی ہیں کہ نہیں دعا کرے گا ان کے ساتھ کوئی مخلوق مگر اللہ اس کا حشر اسکے ساتھ کریگا آخرت میں اس کی سفارش کرے گا اور اس کے غم کو دور کرے گا اور اس کے قرضے کو ادا کریگا اور اس کے امر کو آسان کریگا اور اس کے راستے کو واضح کرے گا اور اس کے دشمن پر قوت دیگا اور اس کی پردہ داری نہیں کریگا ابی بن کعب نے کہا یا رسول اللہؐ وہ کیا دعائیں ہیں فرمایا جب تم نماز سے فارغ ہو تو بیٹھے بیٹھے یہ کہا کر اے اللہ میں تجھ سے تیرے کلمات کے ساتھ مانگتا ہوں اور تیرے عرش کی گرہوں کے ساتھ اور تیرے آسمان کے رہنے والوں کے ساتھ اور تیرے انبیاء اور رسولوں کے ساتھ کہ تو میری دعا قبول کرلے بے شک میرے امر میں مشکل پیش آتی ہے پس میں سوال کرتا ہوں کہ تو رحمت بھیجے محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر اور بنادے تو میرے لئے تنگی سے آسانی تو اللہ تیرا امر آسان کردیگا اور تیرا سینہ کھول دیگا اور تیری روح نکلتے وقت شہادت لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کریگا ابی بن کعب نے کہا یا رسول اللہؐ وہ کیا نسل پاک جو میرے محبوب حسینؑ کی پشت میں ہے فرمایا اس نسل پاک کی مثال چاند کی سی ہے اور اس کی نسل پاک میں آئمہ ہدایتؑ ہوں گے جو ان کی اتباع کرے گا وہ ہدایت پائے گا جو ان سے گم ہو گا وہ ہلاک ہو گا عرض کیا اس کا کیا نام ہے اس کی کیا دعا ہے فرمایا نام تو اسکا علیؑ ہے اور دعا اس کی یہ ہے اے دائم اے ذیموم اے حیی اے قیوم اے غم کو کھولنے والے، اپنے فکر کو دور کرنے والے اے رسولوں کو بھیجنے والے اے سچے وعدے والے، جو یہ دعا مانگے اللہ اسکا حشر علی بن حسینؑ کے ساتھ کرے گا اور وہ اس کا جنت کی طرف قائد ہو گا تو ابی نے کہا یا رسول اللہؐ کیا اس کا کوئی خلیفہ یا وصی ہو گا فرمایا ہاں اس کی آسمان وزمین میراث ہو گی عرض کیا آسمان وزمین کے میراث ہونے کا کیا مطلب ہے فرمایا حق کا فیصلہ کرنا دیانت کا حکم کرنا اور احکام کی تاویل کرنا اور جو کچھ ہو گا اسے بیان کرنا فرمایا اسکا نام کیا ہے فرمایا اسکا نام محمدؐ ہے اور بے شک فرشتے آسمانوں میں اس سے مانوس ہیں اور وہ اپنی دعا میں یہ کہتا ہے اے اللہ اگر میرے لئے تیرے پاس رضامندی اور محبت ہے تو مجھے بخش دے اور میرے بھائیوں میں سے اور شیعوں میں سے میرے تابعداروں کو بخش دے اور میری پشت میں جو ہے اسے پاک کردے تو اللہ نے اس کی پشت میں ایک مبارک پاکیزہ نطفہ ملا دیا اور آپ نے مجھے یہ خبر دی کہ اللہ نے اس نطفے کو پاک کردیا اور اس کا نام جعفرؑ رکھا اور اسے ھادی مہدی وراضی و مرضی بنایا وہ اپنے رب سے دعا کرے گا اور دعا میں کہے گا اے

https://www.shiabookspdf.com

بدلہ دینے والے بغیر امتیاز کے اے ارحم الراحیم میرے شیعوں کیلئے جہنم سے بچا بنادے اور ان کے لئے اپنے پاس رضا رکھ دے اور ان کے گناہ معاف کر ان کے امور کو آسان کر، ان کے قرضے ادا کر انکے پوشیدہ عیبوں پر پردہ ڈال اور انکے کبیرہ گناہ جو تیرے اور ان کے درمیان ہیں بخش دے اے وہ ذات جو ظلم سے نہیں ڈرتی اور نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند بنادے میرے لئے ہر غم سے کشادگی جو یہ دعا کرتا ہے اس کا حشر سفید چہرے سے جعفر بن محمدؑ کے ساتھ جنت کی طرف ہوگا اے ابی اللہ نے اس نطفے کے ساتھ ایک اور پاکیزہ مبارک نطفہ ملا دیا اور اس پر رحمت نازل کی اور اسکا نام اپنے پاس موسیٰؑ رکھا ابی نے کہا یا رسول اللہؐ گویا یہ تو ایک دوسرے کے وصف عیاں کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی نسل ہیں اور ایک دوسرے کے وارث ہیں فرمایا جبرئیل نے رب العالمین کی طرف سے میرے لئے ان کی صفت کی ہے فرمایا کیا موسیٰؑ کیلئے کوئی دعا ہے جو اس نے مانگی ہو سوائے اس کے باپ کی دعا کے فرمایا ہاں وہ اپنی دعا میں کہتے تھے اے مخلوق کو پیار کرنے والے اے رزق وسیع کرنے والے اے دن کو پھاڑنے والے اے روح کو پیدا کرنے والے اے مردوں کو زندہ کرنے والے اے زندوں کو مارنے والے اے دائم السبات اے انگوری نکالنے والے مجھ سے وہ برتاؤ کر جسکا تو اہل ہے جو آدمی یہ دعا مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں پوری کرگا اور قیامت کے دن موسیٰ بن جعفرؑ کے ساتھ اسکا حشر کرے گا اور بے شک اللہ نے اس کی پشت میں ایک اور نطفہ مبارک پاکیزہ عمدہ پسندیدہ ملایا جس کا نام علیؑ رکھا جو اللہ کیلئے اس کی مخلوق میں پسندیدہ ہے علم میں اور شکم اور اسے اپنے شیعہ کیلئے حجت بنائے گا اس سے وہ قیامت کے دن حجت پکڑیں گے اور اس کی دعا یہ ہے کہ اے اللہ مجھے ہدایت عطا کر اور اس پر ثابت رکھ اور اس پر میرا حشر اطمعنان سے کر ایسے اطمعنان سے کر نہ خوف ہو اس پر اور نہ غم اور نہ گھبراہٹ بے شک تو تقویٰ والا ہے، مغفرت والا ہے اور بے شک اللہ نے اس کی پشت میں ایک مبارک نطفہ پاکیزہ عمدہ پسندیدہ ملادیا اس کا نام محمد بن علیؑ رکھا جو اس کے شیعوں کا شفیع اور اس کے ناناؐ کے علم کا وارث اس کی علامت واضح اور حجت ظاہر ہے جب وہ پیدا ہوا تو کہہ رہا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول۔ اور اپنی دعا میں کہہ رہا تھا اے وہ ذات جس کی کوئی شبیہ اور مثال نہیں تو اللہ ہے نہیں کوئی الٰہ مگر تو نہیں ہے کوئی خالق مگر تو مخلوق کو فنا کرتا ہے اور تو خود باقی رہتا ہے جو تیری نافرمانی کرے اس سے حوصلہ کرتا ہے اور مغفرت میں تیری رضا ہے جو آدمی یہ دعا مانگے تو محمد بن علیؑ قیامت کے دن اس کے شفیع ہونگے اور اللہ نے اس کی پشت میں ایسا نطفہ ملایا جو نہ باغی ہے نہ سرکش فرمانبردار مبارک پاکیزہ اور پاک ہے اس کا نام علی بن محمدؑ رکھا اس کو سکینہ اور وقار کا لباس پہنچایا اس میں علوم کو امانت رکھا اور جو بھی اسے ملے اس کا چھپا ہوا راز ودیعت کیا اور اس کے سینہ میں جو شے ہے اس کی اس کو خبر دیدی اور اسکو اس کے دشمن سے بچایا وہ اپنی دعا میں کہتا یہ اے نور اے برہان اے منیر اے مبین اے رب، شرور کے شر سے میری کفایت فرما زمانے کی

https://www.shiabookspdf.com

آفات سے مجھے بچا میں صور پھونکنے والے دن نجات مانگتا ہوں جو آدی یہ دعا کرے تو علی بن محمدؑ اسکا شفیع ہو گا اور جنت کی طرف بلائے گا اور اس کے نانا کی امت کیلئے عزت بنایا اور شیعوں کیلئے ھادی اور رب کے ہاں شفیع بنایا اور جو انکا دشمن ہو اس پر غصہ بنایا اور جو اس سے دوستی کرے اس کے لئے حجت بنایا جو اسے امام بنائے اس کے لئے برھان بنایا وہ اپنی دعا میں کہتا ہے اے عزت دینے والے عزت اسکی عزت میں ہے اے عزت دینے والے مجھے اپنی عزت سے عزت دیدے اور میری اپنی نصرت سے مدد فرما اور شیطان کے حملوں کو مجھ سے دور کر اور اپنے دفاع سے میرا دفاع کر اور اپنی حفاظت سے میری حفاظت کر اور اپنی بہترین مخلوق میں سے مجھے بنا اے واحد اے احد اے صمد جو آدمی یہ دعا مانگے اللہ اس کے ساتھ اسکا حشر کرے اور جہنم سے نجات دیگا اگرچہ وہ اس پر واجب ہو چکی ہو اور بے شک اللہ نے حسنؑ کی پشت میں ایک نطفہ ملایا جو بابرکت عمدہ پاک احسان تھا جس پر ہر مومن خوش ہے ان میں سے جن سے اللہ میثاق ولایت لیا ہے ہر منکر اسکا انکار کرے گا پس وہ امام اور متقی اور صاف مشہور پسندیدہ اور ھادی اور مہدی ہے عدل کا حکم کرے گا اور اس سے فیصلہ کرے گا اللہ کی تصدیق کرے گا اور اللہ اس کی تصدیق کرے گا اور وہ تہامہ سے نکلے گا جب دلائل اور علامات ظاہر ہو جائینگے اور اس کے خزانے ہونگے نہ سونا ہو گا نہ چاندی ہو گی مگر عمدہ گھوڑے اور نشان والے مرد ہونگے اللہ اس کے لئے شہروں کے اطراف سے اہل بدر کی تعداد کے مطابق تین سو تیرا ۳۱۳ آدمی جمع کرے گا اس کے پاس مہر لگا ہوا صحیفہ ہو گا جس میں اس کے ساتھیوں کی تعداد اور ان کے نام اور ان کے نسب اور ان کے شجرے ان کی طبیعتیں اور ان کی عمریں اور ان کی کنیتیں ہونگی سختی کرنے والے ہونگے اس کی اطاعت میں محنت کرنے والے ہونگے اُبیؓ نے کہا یا رسول اللہؐ اس کے دلائل اور علامتیں کیا ہونگی فرمایا اس کے پاس علم ہو گا جب اس کے نکلنے کا وقت ہو گا تو وہ علم اس سے خود پھوٹے گا اللہ اس کو قوت گویائی دے گا تو علم اس کو آواز دے گا اے اللہ کے ولی نکل باہر اور اللہ کے دشمنوں سے قتال کر اس کے دو جھنڈے ہونگے اور اس کی دو علامتیں ہونگی اسکی تلوار نیام میں ہو گی جب اس کے نکلنے کا وقت ہو گا تلوار نیام سے خود نکل آئیگی اللہ اس تلوار کو بلوائیں گے پس تلوار آپکو آواز دے گی اے اللہ کے ولی باہر نکلو تمہارے لئے اللہ کے دشمنوں سے بیٹھنا حلال نہیں پس وہ نکلے گا اور اللہ کے دشمنوں کو جہاں پائے گا قتل کر دے گا اور اللہ کی حدود کو قائم کرے گا اللہ کے حکم سے فیصلہ کرے گا جبرئیل اس کے دائیں طرف سے نکلے گا اور میکائیل اس کے بائیں طرف سے نکلے گا اور تم ضرور یاد کرو گے جو میں تم کو کہہ رہا ہوں اگرچہ کچھ وقت کے بعد اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں اے اُبیؓ مبارک ہو جو اس سے محبت کرے اور مبارک ہو جو اس سے ملے اور مبارک ہو جس سے وہ بات کرے اس کے ذریعہ اللہ ہلاکتوں سے نجات دیگا اللہ کے اور رسول اللہؐ کے اور تمام اماموں کے اقرار کرنے سے ان کیلئے اللہ جنت کھول دیگا ان کی مثال زمین میں ایسی ہو گی

https://www.shiabookspdf.com

جیسے کستوری جس کی خوشبو زمین پر پھیلتی ہے تبدیل نہیں ہوتی اور ان کی مثال آسمان میں ایسے ہے جیسے چمکتا چاند جس کی روشنی کبھی نہیں بجھتی اُبیؑ نے کہا یارسول اللہؐ کیسے وضاحت ہو گی اللہ کی طرف سے ان اماموں کی حالت کی فرمایا بے شک اللہ نے مجھ پر بارہ صحیفے نازل کئے ہیں ہر امام کے نام کی اس پر مہر ہے اور اس کی صفت اس کے صحیفے میں ہے۔

۹۔غیبہ الشیخ طوسی جماعت عن تلعکبری عن احمد بن علی المعروف بابن الخضیب عن بعض اصحابنا عن حنزلہ بن زکریا التحصیص عن احمد بن یحییٰ الطوسی عن ابی بکر عبد اللہ ابی شیعہ عن محمد بن فضیل عن اعمس عن ابی صالح عن ابن عباسؓ فرمایا جبرئیل اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہؐ پر ایک صحیفہ لیکر اترے اس میں سونے کی بارہ مہریں تھیں اور آکر کہا اللہ تعالیٰ آپکو سلام کہتا ہے اور یہ حکم دیتا ہے کہ یہ صحیفہ اپنے خاندان میں سے اپنے بعد عمدہ ترین آدمی کو دیدو جو اس کی پہلی مہر کو توڑے اور جو اس کے اندر ہو اس پر عمل کرے جب جائے تو اپنے بعد اپنے وصی کو دیدے اسی طرح پہلا دوسرے کو دیدے ایک کے بعد ایک پس نبیؐ نے جو حکم دیا گیا تھا اس کے مطابق کیا پس علیؑ بن ابی طالبؑ نے پہلی مہر توڑی اور جو اکے اندر تھا اسپر عمل کیا پھر حسنؑ کو دیا اس نے بھی مہر توڑی اور جو اس میں تھا اس پر عمل کیا پھر اپنے بعد حسینؑ کو دیا پھر حسینؑ نے علی بن حسینؑ کو دیا پھر ایک نے بعد ایک کے دیا یہاں تک کہ ان کے آخر تک پہنچا۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۰۔غیبہ نعمانی علی بن احمد البندیجی عن عبید اللہ بن موسیٰ...... عن علی بن حسن عن اسماعیل بن مہران عن المفضل بن صالح عن معاذ بن کچیر عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمدؑ آپ نے فرمایا جو وصیت آسمان سے رسول اللہؐ پر نازل ہوئی وہ مہر لگی ہوئی تحریر تھی اور رسول اللہؐ پر مہر لگی تحریر سوائے وصیت کے اور کوئی نہیں اتری، پس جبرئیل نے کہا اے محمدؐ یہ تیری وصیت ہے تیری امت پر تیرے اہل بیتؑ کے بارے میں تو رسول اللہؐ نے فرمایا کون سے میرے اہل بیتؑ اے جبرئیل پس فرمایا اللہ کا چنا ہوا ان میں سے اور اس کی اولاد تا کہ وہ علم نبوت میں تیرا وارث بنے جیسے کہ اس سے قبل ابراہیمؑ اس کے وارث ہوئے اور اس کے اوپر مہریں لگی ہوئی تھیں پس علیؑ نے پہلی مہر کھولی اور اس کام کو کر گذرے جس کا اس میں حکم دیا گیا تھا پھر حسنؑ نے دوسری مہر کھولی اور وہ کر گزرے جو اس میں حکم دیا گیا تھا پھر حسینؑ نے تیسری مہر کھولی پس اس میں یہ پایا کہ قتال کر اور قتل کر اور تجھے قتل کیا جائے گا اور ایک قوم کو شہادت کیلئے نکال نہ ہو گی ان کو شہادت مگر تیرے ساتھ پس انہوں نے بھی ایسا کیا پھر دے دی علی بن حسینؑ کو اور خود چلے گئے اور کھولی علی بن حسینؑ نے چوتھی مہر اور اس میں یہ پایا کہ سر جھکا اور خاموش رہ اس کے لئے جو چھپا ہوا علم ہے پھر انہوں نے دی محمد بن علیؑ کو انہوں نے پانچویں مہر کھولی اس میں یہ پایا کہ کتاب اللہ کی تفسیر کرو اپنے باپ کی تصدیق کرو اور اپنے بیٹے کو علم کا وارث بناؤ اور امت کو تیار کرو اور امن وخوف میں حق کہو اللہ کے سوال کسی سے نہ

ڈر و پس انہوں نے ایسا کیا پھر اس کو دیدی جو آپ سے متصل تھا، معاذ ابن کثیر نے کہا میں نے عرض کیا کہ آپ ہیں وہ؟ تو فرمایا نہیں ہے یہ تیرے ساتھ مگر یہ کہ معاذ مجھ سے روایت کرے ہاں میں ہی ہوں وہ حتیٰ کہ آپ نے بارہ ۱۲ نام کی گنتی کر دی پھر خاموش ہو گئے میں نے کہا پھر کون فرمایا کافی ہے تیرے لئے۔

۱۱۔ الغیبۃ النعمانی علی بن احمد عن عبید اللہ بن موسیٰ عن محمد بن احمد التعلافیسی عنمحمد بن ولید عن یونس بن یعقوب عن ابی عبد اللہؑ فرمایا رسول اللہؐ نے علیؑ کو ایک ایسا صحیفہ دیا جس پر بارہ مہریں لگی ہوئی تھیں اور فرمایا پہلی مہر کو توڑ و اور اس پر عمل کرو اور حسنؑ کو دو وہ دوسری توڑے اور اس پر عمل کرے اور وہ حسینؑ کو دے جو تیسری توڑے اور اس پر عمل کرے پھر ایک ایک تک پہنچائے اولادِ حسینؑ سے۔ ۱۲۔ الغیبۃ النعمانی علی بن احمد عن عبید اللہ بن موسیٰ عن علی بن ابراہیم عن برقی عن اسماعیل بن مہران عن ابی جمیلہ عن ابی عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی عبد اللہؑ فرمایا اللہ نے آسمان سے ہر امام کی طرف اپنا عہد نازل کیا اور جس پر وہ عمل کرے اور اس پر ایک مہر ہے وہ اسے توڑتا اور اس میں عمل کرتا ہے۔

۱۳۔ الغیبہ النعمانی فی ابن عقدہ و محمد بن ھمام و عبد العزیز و عبد الواحد ابن عبد اللہ بن یونس عن عبد الرزاق بن ھمام عن معمر بن راشد عن ابان بن ابی عیاش عن سلیم بن قیس الہلالی فرمایا جب ہم امیر المومنینؑ کے ساتھ صفین سے واپس آئے تو آپ نے ایک نصرانی کے گرجے کے قریب پڑاؤ ڈالا تو گرجے سے ایک بوڑھا خوبصورت چہرے والا اچھی حالت والا اور چلنے والا نکلا اس کے پاس ایک کتاب تھی حتی کہ امیر المومنینؑ کے پاس آیا اور سلام کیا پھر کہا میں عیسیٰ بن مریمؑ کے ایک حواری کی نسل سے ہوں جو بارہ حواریوں میں سے افضل اور سب سے زیادہ محبوب اور فرمانبردار تھا بے شک عیسیٰ علیہ السلام نے اس کو وصیت کی تھی اور اسے اپنی کتابیں، علم اور اپنی حکمت دی تھی پس اس گھر والے ہمیشہ اسی کے دین پر رہے اور اسے تھامے رکھا نہ کفر کیا نہ مرتد ہوئے اور نہ تبدیلی کی اور وہ کتابیں عیسیٰ بن مریمؑ کی لکھوائی ہوئی میرے پاس ہیں جو میرے باپ کے ہاتھ کی تحریر ہے جس میں وہ سب کچھ ہے جو اس کے بعد لوگ کریں گے یا ان میں سے ایک ایک بادشاہ کا نام ہے اور بے شک اللہ عرب میں سے زمین میں ابراہیم خلیل اللہؑ کی اولاد سے ایک آدمی مبعوث کریگا ایسے علاقہ سے میں جسے تہامہ کیا جاتا ہے ایسی بستی میں جسے مکہ کہا جاتا ہے پس اسکے بارہ نام ہیں اور اسکی بعثت کا اور ولادت کا اور ہجرت کا بھی ذکر کیا اور جس سے وہ لڑے گا اور جو اس کی مدد کرے گا اور جو اس سے دشمنی کرے گا اور جو رہے گا اور جو اس کے بعد امت کو پیش آئے گا سب بیان کیا حتیٰ کہ عیسیٰ بن مریمؑ کے آسمان سے اترنے تک اسی کتاب میں اسماعیل بن ابراہیم خلیل اللہؑ

https://www.shiabookspdf.com

اللہ کی مخلوق میں سے اللہ کو سب سے زیادہ پیارے ہیں اور اللہ اس کا دوست ہے جو ان سے دوستی کرے اور اس کا دشمن ہے جو ان سے دشمنی کرے جو ان کی اطاعت کرے ہدایت پائے جو ان کی نافرمانی کرے وہ گمراہ ہو ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ان کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے انکے نام ان کے نسب اور انکی تعریف لکھی ہوئی ہے اور کتنی دیر ان میں سے ایک کے بعد ایک زندہ رہے گا اور کتنے آدمی ان میں سے اپنا دین چھپائیں گے اور اپنی قوم سے پردہ کریں گے اور کون ہو گا جو ان میں سے ظہور کرے گا اور لوگ اس کے مطیع ہوں گے حتیٰ کہ عیسیٰ بن مریم زمین پر واپس آئیں گے اور اس کے پیچھے صف میں نماز پڑھیں گے ان میں سے پہلا اور بہترین اور افضل اور اس کے لئے ان تمام کے ثواب کے برابر اور ان کی اطاعت کرنے والوں کے ثواب کے برابر اور ان سے ہدایت حاصل کرنے والوں کے ثواب کے برابر اجر ہو گا وہ رسول اللہؐ ہیں جن کا نام محمدؐ اور عبداللہ اور یٰس اور فتاح اور خاتم اور حاشر اور عاقب اور ماحی اور قائد اور نبی اللہ اور صفی اللہ اور جنب اللہ ہے اور بے شک اس کا ذکر ہو گا جب اللہ کا ذکر ہو گا اللہ کے نزدیک اللہ کی مخلوق میں سے سب سے زیادہ عزت والا ہو گا اور سب سے زیادہ محبوب ہو گا نہیں پیدا کیا اللہ نے کوئی مکرم فرشتہ اور نہ آدم سے کوئی نبی مرسل جو اس کے سواء اللہ کے نزدیک بہتر ہو اور مذاہب جو اللہ کو محبوب ہوا سے قیامت کے دن اللہ اپنے عرش پر بیٹھائیں گے اور جس کی وہ سفارش کریں گے اس کی سفارش قبول کی جائیگی لوح محفوظ میں قلم نے اس کا نام صراحت کے ساتھ محمد رسول اللہؐ لکھا ہے اور اسکے جھنڈے والا حشر اکبر کے دن اسکا بھائی اور اس کا وصی اور وزیر اور اس کی امت میں خلیفہ اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ اس کے بعد علیؑ اس کے چچا کا بیٹا اور ہر مومن کا ولی اس کے بعد ہو گا پھر گیارہ آدمی محمدؐ کی اولاد سے اور اس کی اولاد سے ان میں سے پہلے کا نام ہارون کے دو بیٹوں کے نام ہو گا یعنی شبر اور شبیر اور نو ان میں سے چھوٹے کی اولاد میں سے ایک کے بعد دوسرا ان میں آخری جس کے پیچھے عیسیٰؑ نماز پڑھیں گے باقی طویل حدیث کو آگے ذکر کیا۔

۱۳۔الفضائل الابن شاذان کتاب الروضہ اپنی سند سے عبداللہ بن ابی اوفی تک رسول اللہؐ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو لوگوں نے آپ کو کہا اس میں ایک حاتم ہے جس کی عمر سو ۱۰۰ سال ہو چکی ہے اس کے پاس توریت کا علم ہے تو اسے آپ کے سامنے حاضر کیا گیا تو آپ نے فرمایا تورایت میں میرے ذکر کی صورت سچ سچ بتاؤ ورنہ میں تمہاری گردن مار دونگا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور اس نے کہا اگر میں نے تجھ سے سچ کہا تو میری قوم مجھے قتل کر دے گی اور میں نے تجھ سے جھوٹ بولا تو تم مجھے قتل کر دو گے آپ نے اس سے کہا کہ تم کہو اور تمہیں اللہ کی اور میری امان حاصل ہے تو اس عالم نے کہا میں تنہائی چاہتا ہوں آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ تم ظاہر کہو اس نے کہا کہ تورایت کے اوراق میں سے ایک صحیفے میں آپ کا نام آپ کی صفت اور آپ کی تابعداری کرنے والے تحریر ہیں اور یہ لکھا ہوا ہے کہ تو جبل

https://www.shiabookspdf.com

فاران سے نکلے گا اور تیرے نام کی منادی ہر منبر پر ہو گی، میں نے تیری علامت تیرے کندھوں کے درمیان ایسی مہر دیکھی ہے جس سے نبوت ختم ہو گی یعنی تیرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا اور تیری اولاد میں سے گیارہ بچے ہونگے جو تیرے چچا کے بیٹے سے نکلیں گے اسکا نام علیؑ ہے اور تیری سلطنت مشرق اور مغرب میں پہنچے گی اور تو خیبر کو فتح کرے گا اور اس کے دروازے کو اکھیڑ دیگا پھر تیرا لشکر اسے عبور کرے گا اگر تو تیرے اندر یہ صفات ہیں تو میں ایمان لاتا ہوں اور تیرے ہاتھ پر مسلمان ہوتا ہوں تو رسول اللہؐ نے فرمایا اے عالم بے شک جو احساسات ہیں تو میرے ہیں جو علامات ہیں وہ میرے مددگار علی بن ابی طالبؑ کی ہیں پس وہ عالم آپؐ کی طرف اور علیؑ کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا تم مرحب اعظم کے قاتل ہو تو علیؑ نے فرمایا اعظم نہیں بلکہ احقر کا قاتل ہوں میں اس کے ساتھ اللہ کی قوت اور طاقت سے لڑا ہوں میں لشکر اپنے زانوں اور ہاتھ پر گذاروں گا تو اس وقت اس نے کہا ہاتھ بڑھاؤ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں تم معجزہ ہو اور تم سے گیارہ نقیب نکلیں گے پس میرے لئے میری قوم کی طرف عہد لکھ دیں بے شک وہ بنی اسرائیل کے نقیبوں کی طرح ہیں جو داؤد علیہ السلام کے بیٹے ہیں پس اس کے لئے یہ عہد لکھ دیا گیا۔

۱۴۔ کتاب الروضہ الفضائل لابن شاذان۔ اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن ابی روفی تک رسول اللہؐ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ نے ابراہیمؑ خلیل کو پیدا کیا تو اس کی آنکھیں کھول دیں انہوں نے فرش کی طرف دیکھا تو نور نظر آیا فرمایا اے اللہ یہ کیا نور ہے فرمایا اے ابراہیمؑ یہ میرا برگزیدہ محمدؐ ہے فرمایا اے اللہ میں اس کے پہلو میں ایک اور نور دیکھ رہا ہوں فرمایا اے ابراہیم یہ میرے دین کا مددگار علیؑ ہے فرمایا اے الٰہی میں ان دونوں کے پہلو میں ایک تیسرا نور دیکھ رہا ہوں فرمایا یہ فاطمہؑ اپنے باپ اور خاوند سے متصل ہے جس سے محبت کرنے والوں کو آگ سے جدا کر دیا گیا ہے فرمایا انہی میں اور دو نور دیکھ رہا ہوں جو ان تین نوروں سے متصل ہیں فرمایا اے ابراہیمؑ یہ دو حسنؑ اور حسینؑ ہیں جو اپنے باپ، نانا اور ماں سے متصل ہیں فرمایا اے الٰہی میں ۹ نور اور دیکھ رہا ہوں جو ان پانچ کو گھیرے ہوئے ہیں فرمایا اے ابراہیمؑ یہ ان کی اولاد میں سے امام ہیں پھر عرض کیا اے الٰہی یہ کس طرح پہچانے جائیں گے فرمایا اے ابراہیم ان میں سے اول علیؑ بن حسینؑ اور محمدؑ ولد علیؑ اور جعفرؑ ولد محمدؑ اور موسیٰؑ ولد جعفرؑ اور علیؑ ولد موسیٰؑ اور محمدؑ ولد علیؑ اور علیؑ ولد محمدؑ اور حسنؑ ولد علیؑ اور محمدؑ ولد حسنؑ جو قائمؑ اور مہدیؑ ہے فرمایا اے الٰہی میں کئی نور ان کے ارد گرد دیکھ رہا ہوں جن کو گنا نہیں جا سکتا فرمایا اے ابراہیمؑ یہ ان کے شیعہ اور ان کے محبت کرنے والے ہیں فرمایا الٰہی ان کے محبت کرنے والے اور ان کے شیعہ کس چیز سے پہچانے جائیں گے فرمایا اکیاون ۵۱ نمازوں سے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اونچا پڑھنے سے اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھنے سے اور سجدہ شکر سے اور دائیں ہاتھ انگوٹھی سے تو حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا اے اللہ مجھے ان کے محبت

https://www.shiabookspdf.com

کرنے والے اور ان کے شیعوں میں سے بنادے فرمایا بے شک میں نے تجھے بنادیا پھر اللہ نے اس میں آیت نازل کی (بے شک اس کے شیعوں میں سے ابراہیم ہیں جبکہ وہ اپنے رب کے پاس صحیح دل لے کر آئے) متقل بن عمر کہتے ہیں بے شک ابو حنیفہ نے جب موت کو محسوس کیا تو یہ حدیث روایت کی اور سجدہ کیا پس سجدے میں ہی آپ کی روح قبض ہو گئی۔

۱۵۔الطرائف المناقب لابن شہر آشوب من تفسیر اسدی فرمایا جب حضرت سارہ نے ہاجرہ کا ہونا ناپسند کیا تو اللہ نے ابراہیمؑ خلیل اللہ کو وحی کی کہ اسے بھی اور اس کی ماں کو لے چلو حتیٰ کہ انہیں اتار و بیت النہامی یعنی مکہ میں (میں اس کی اولاد کو پھیلانے والا ہوں اور انہیں کافروں پر بوجھ بنانے والا ہوں اور الغاصبین سے عظیم نبی بنانے والا ہوں اور اسے دوسرے دینوں پر غالب کرنے والا ہوں اور اس کی اولاد میں سے بارہ بڑے لوگ بنانے والا ہوں اور اس کی اولاد آسمان کے ستاروں کی تعداد میں بناؤنگا) میں نے کہا ہوں کہ میں نے اہل کتاب کی معتبر جماعت سے سنا ہے کہ ان کی توریت میں نشانیاں اب بھی موجود ہے ویشمعیل شمعتیل حفیہ برختی اُوتو وھیفو بیِ اُونو بماودماود شنیم عاسار نسیئسیم یولید وتنسیتو لکوی کدول۔ اور میں نے ان کو سنا کہ وہ اس کا ترجمہ اس طرح کرتے تھے اور اسماعیل سے تجھے میں سناتا ہوں بے شک میں نے اسے برکت دی اور اسے بڑھایا اور زیادہ کیا حدِ انتہا میں بارہ رئیس پیدا ہوں گے اور اسے میں نے بڑی قوم عطاء کی میں کہتا ہوں ان حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماد ماد محمدؐ کا عبرانی نام ہے یعنی میں اسماعیلؑ کی نسل کو محمدؐ کے سبب سے زیادہ کروں گا تو انہوں اس میں لفظی اور معنوی تعریف کر دی اور جیسا انہوں نے ذکر کیا ہے نماہتہ الغاہد کا مطلب نبیؐ ہیں کیوں کہ آپ کمال کی حدِ انتہا میں پہنچے ہوئے ہیں۔

۱۶۔الامالی الشیخ طوسی۔ جماعت عنابی المفضل عن عمران بن محسن عن محمد بن عمران عن ادریس بن زیاد الحناط عن اربیع بن کامل بعض عمّ فضل بن ربیع عن فضل بن ربیع عن ابیہ ربیع بن یونس عاجب المنصور اور وہ سلطنت سے پہلے امام جعفر بن محمدؑ کے ساتھ سب سے الگ ہو کر جڑا ہوا تھا کہتے ہیں میں نے امام جعفر بن محمدؑ سے پوچھا کہا آپ مجھے اس سجدہ شکر کے بارے میں بتائیں جو امیر المومنینؑ نے کیا تھا کہ اسکا کیا سبب تھا تو انہوں نے عن ابیہ عن آباتیہ عن علی بن ابی طالبؑ بیان کہا کہ رسول اللہؐ نے ان کو ایک کام کی طرف بھیجا پس آپ نے بہت اچھی کار کردی دیکھائی اور بہت بڑی مشقت کی جب آپکی طرف آئے تو سیدھے مسجد آئے اور رسول اللہؐ نماز ظہر کے لیے نکل چکے تھے آپ کے ساتھ نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو رسول اللہؐ کے سامنے گئے تو آپ نے انہیں گلے لگا لیا پھر اس سفر کے بارے میں سوال کیا کہ آپ نے کیا کیا تو علیؑ بیان کرنے لگے تو ان کے بیان کرنے سے رسول اللہ کا چہرہ مبارک روشنی اور خوشی سے چمکنے لگا جب علیؑ اپنی بات مکمل کر چکے تو رسول اللہؐ نے فرمایا اے ابو الحسنؑ کیا میں تجھے خوشخبری نہ دوں فرمایا کیوں نہیں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کتنی مرتبہ

آپ نے خوشخبری دی فرمایا جبرئیل زوال کے وقت اترا اور اس نے مجھے کہا اے محمدؐ تیرے چچا کا بیٹا علیؑ تیرے پاس آنے والا ہے اور بے شک اللہ نے مسلمانوں کو اچھی طرح آزمائش میں ڈالا ہے اور اس کی یہ کارکردگی رہی ہے پس اس نے میرے سامنے وہی بیان کیا جسکی تو نے مجھے خبر دی تھی پھر فرمایا اے محمدؐ آدم کی اولاد میں سے اس نے نجات پائی جو اپنے باپ آدم کے وصی شیث بن آدم کا دوست بنا اور شیث نے اپنے باپ آدم کی وجہ سے نجات پائی اور آدم نے اللہ سے نجات پائی اور اس نے نجات پائی جو سام بن نوح وصی نوح کا دوست بنا اور سام نے اپنے باپ نوح سے نجات پائی اور نوحؑ نے اللہ سے نجات پائی اور جس نے اسماعیلؑ یا فرمایا اسحاق سے دوستی کی جو خلیل اللہ کا وصی ہے اس نے نجات پائی اور اسماعیلؑ نے اپنے باپ ابراہیمؑ سے نجات پائی اور ابراہیمؑ نے اللہ سے نجات پائی اور جو یوشع کا دوست بنا جو موسیٰؑ کا وصی ہے تو اس نے نجات پائی یوشع کی وجہ سے اور یوشع نے نجات پائی موسیٰؑ کی وجہ سے اور موسیٰؑ نے نجات پائی اللہ کی وجہ سے اور جو شمعون کا دوست بنا جو عیسیٰؑ کا وصی ہے اس نے شمعون سے نجات پائی اور شمعون نے عیسیٰؑ سے اور عیسیٰ نے اللہ سے اور نجات پائے گا اے محمدؐ وہ شخص جو ولی بنے گا علیؑ کا جو تیرا وزیر ہے تیری زندگی میں اور تیرا وصی ہے تیری وفات کے بعد اور علیؑ نجات پائے گا تیرے ساتھ اور تو نجات پائے گا اللہ کے ساتھ اے محمدؐ بے شک اللہ نے تجھے سید الانبیاء بنایا اور علیؑ کو سید الاولیاء اور ان میں سے بہترین بنایا اور تمہاری اولاد میں سے امام بنائے یہاں تک کہ اللہ زمین اور اس پر موجود سب کا وارث ہے تو حضرت علیؑ نے سجدہ شکر ادا کیا۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۷۔ کتاب المقتضب الاثر احمد بن محمد بن عیاش عن علی بن سنان الموصلی عن احمد بن محمد خلیلی عن محمد بن صالح ہمدانی عن سلیمان بن احمد عن اریان بن مسلم عن عبدالرحمن بن یزید عن سلام بن ابی سلمہ جو رسول اللہؐ کے چرواہے ہیں فرماتے ہیں میں نے آپ سے سنا جس رات مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا تو اللہ نے فرمایا اے رسولؐ اس پر ایمان لا جو اس کی طرف رب سے نازل ہوا میں نے کہا اور مومن لوگ بھی فرمایا اے محمدؐ تم نے سچ کہا آپ اپنی امت کیلئے کس کو پیچھے چھوڑ کر آئے ہیں میں نے کہا اس امت کے بہترین فرد کو فرمایا علی بن ابی طالبؑ کو میں نے کہا ہاں فرمایا اے محمدؐ میں نے زمین پر ایک مرتبہ جھانکا تو تجھے پسند کیا اور تیرے لئے اپنے ناموں میں سے ایک نام نکالا پس نہ کیا جاؤ نگا ذکر میں کسی جگہ مگر تو ذکر کیا جائیگا میرے ساتھ میں محمود ہوں تو محمدؐ ہے میں نے پھر جھانکا تو اور علیؑ کو پسند کیا اور اسکے لئے بھی اپنے ناموں میں سے ایک نام نکالا پس میں اعلیٰ ہوں اور وہ علیؑ ہے اے محمدؐ میں نے تجھے پیدا کیا اور میں نے علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو اپنے نور کی کرن سے پیدا کیا اور میں نے علیؑ کی ولایت آسمان و زمین پر پیش کی جس نے اسے قبول کر لیا وہ میرے نزدیک مومنوں میں سے ہے اور جس نے انکار کیا وہ کافروں میں سے ہے اے محمدؐ اگر کوئی بندہ میری عبادت کرے حتیٰ کہ کٹ جائے یا پرانی مشک کی طرح ہو جائے

پھر میرے پاس آئے اور علیؑ کی ولایت کا انکار کر کے تو میں اس کو نہیں بخشوں گا یہاں تک کہ اس کو جہنم میں ڈال دوں گا اے محمدؐ کیا تو پسند کرتا ہے کہ انہیں دیکھے تو میں نے کہا ہاں فرمایا عرش کے دائیں طرف توجہ کر میں نے توجہ کی تو علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور علی بن حسینؑ اور محمد بن علیؑ اور جعفر بن محمدؑ اور موسیٰ بن جعفرؑ اور علی بن موسیٰؑ اور محمد بن علیؑ اور علی بن محمدؑ اور حسن بن علیؑ اور ایک کھلی جگہ میں نور کے کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں اور وہ ان کے درمیان میں ہے یعنی مہدیؑ جیسے کہ چمکتا ستارہ پس فرمایا اے محمدؐ یہ حجت ہیں اور تمام بڑی عترت سے ہیں مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم بے شک یہ بھی میرے اولیاء پر واجب ہے اور میرے دشمنوں سے انتقام لینے والے ہیں۔

۱۸۔ محمد بن احمد بن عبید اللہ الہاشمی سے روایت فرماتے ہیں مجھے سُبر نے خبر دی جس نے ۳۳۹ ھ دیکھا فرمایا مجھے ابو موسیٰ بن عیسیٰ کے چچا نے عب امز بیر ابن بکار عن عتیق بن یعقوب عن عبد اللہ بن ابیعہ جو مکے کا آدمی تھا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھے میرے باپ نے کہا میں تجھے ایک حدیث بنان کرتا ہوں اسے یاد رکھنا اور اسے چھپائے رکھنا جب تک زندہ ہے یا اللہ اس میں جو چاہے حکم دے میں کعبہ میں ابن زبیر کے ساتھ کام کرنے والے آدمی کے ساتھ تھا اس نے بتایا کہ ابن زبیر نے کارندوں کو حکم دیا کہ زمین میں پہنچیں کہتے ہیں ہم ایک چٹان تک پہنچے جو اونٹ کی طرح تھی میں نے اس چٹان پر ایک کتاب رکھی ہوئی دیکھی تو وہ میں نے پکڑ لی اور میں نے چھپالی اور جب میں نے گھر گیا اسے غور سے دیکھا کہ وہ ایسی کتاب سے میں نہیں جانتا کہ کس چیز سے ہے اور اس میں کیا لکھا ہوا ہے مگر وہ ایسے لپٹتی ہے جس طرح کتابیں لپٹتی ہیں میں نے اس اول کا نام لے کر جس سے پہلے کچھ نہیں پڑھنا شروع کیا حکمت کر سکے اہل سے نہ روکو کہ تم ان پر ظلم کرو گے اور غیر مستحق کو نہ دو کہ تم اس پر ظلم کرو گے بے شک اللہ اپنے نور میں سے جو چاہتا ہے پہنچاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اللہ جو چاہتا ہے کر لیتا ہے اس اول کے نام سے جس کی انتہا نہیں جو ہر نفس پر جو اس نے کہا قائم کرنے والا ہے اس کا عرش پانی پر ہے۔ پھر اس نے مخلوق کو قدرت سے پیدا کیا حکمت سے صورتیں بنائیں اپنی مشیت سے جیسا چاہا ان کو الگ کیا ان کی جماعتیں اور قبیلے بنائے اور ان کے گھر بنائے اپنے سابقہ علم سے پھر ان قبائل سے ایک باعزت قبیلہ بنایا جس کا نام قریش رکھا وہ امانت والے ہیں پھر اس قبیلے میں سے ایک گھر اللہ تعالیٰ نے بنوت اور بلندی کیلئے مخصوص کیا اور وہ عبد المطلبؑ کی اولاد تھی جو اس گھر کے محافظ اور اس کو آباد کرنے والے اور اس کے والی اور اس میں رہنے والے تھے پھر اس گھرانے میں ایک نبی منتخب کیا جسے محمدؐ کہا جاتا ہے اور آسمان میں احمدؐ پکارا جاتا ہے اللہ اسے آخر زمانہ میں نبی بنائیں گے اور اس کی رسالت کو پہنچانے والا اس کے دین کی دعوت دینے والا جس کی صفت کتابوں میں ہو گی انبیاء اس کی بشارت دیں گے اور اس کے

علم کا وارث اوصیاء میں سب سے بہترین ہوگا اللہ اسے چالیس سال کی عمر میں مبعوث کریں گے جب شرک ظاہر ہوگا اور وحی منقطع ہوگی اور فتنے نکلیں گے تاکہ اللہ دین اسلام کو غالب کرے اور شیطان کو ذلیل کرے اور رحمن کی عبادت کی جائے اس کی بات فیصلہ کن ہوگی اس کا حکم عدل ہوگا اللہ اسکو مکہ میں نبوت دے گا اور طیبہ میں بادشاہی مکہ سے طیبہ کی طرف ہجرت کرے گا اور اسی میں اس کی قبر کی جگہ ہے اس کی تلوار مشہور ہوگی اور وہ مخالفین سے قتال کرے گا اور حدود کو قائم کرے گا جو اس کی اتباع کرے گا وہ امت پر گواہ ہوگا اور قیامت کے دن شفیع ہوگا اللہ اپنی نصرت سے اس کی مدد کرے گا اور اس کے بھائی اور چچا کے بیٹے اور داماد اور بیٹی کے خاوند اور اس کے بعد امت میں وصی اور مخلوق پر اللہ کی حجت سے اسکو مضبوط کریں گے اسے اس کی موت کے قریب بطور علامت کھڑا کر دیں گے وہ اللہ کا دروازہ ہوگا جو اس دروازے کے علاوہ آئیگا گمراہ ہوگا اسے اللہ قبض کرے گا۔ تو وہ اپنی امت میں ان کو بیان کرنے کے بعد ایک ستون چھوڑ جائے گا جو ان کے لئے بیان کرے گا یہ وہ قائم ہوگا اس کے بعد اور امام اور خلیفہ ہوگا اس کی امت میں وہ مبغوض اور محسود اور معزول ہوگا اور اپنے حق سے روکا جائے گا دلوں میں کینے اور سینوں میں زنگ کی وجہ سے اس کے عظیم مرتبے اور بلند مقام اور علم اور حلم سے دشمنی کی وجہ سے وہ علم کا وارث اور مفسر ہوگا مستول ہوگا بغیر سائل کے عالم بغیر جاہل سخی ہوگا بخیل نہیں ہوگا، بار بار پلٹنے والا ہوگا بھاگنے والا نہیں ہوگا اسے کوئی ملامت کرنے والے کی ملامت نہ پکڑ سکے گی اسے اللہ اس حالت میں قبض کرے گا کہ وہ تلوار سے مقبوض ہوگا اور شہید ہوگا اللہ خود اس کا روح قبض کریگا اور اسے مشہور مقام غری میں دفن کیا جائے گا اللہ اسے اور اس کے نبیؐ کو پھر اس کے بعد قائم کو اس کے بیٹے حسنؑ نوجوانوں کے سردار اور نوجوانوں کی زینت کے درمیان جمع کرے گا اس کو زہر دے کر قتل کیا گیا ہوگا طیبہ کی زمیں میں بقیع کی مشہور جگہ دفن ہوگا پھر اس کے بعد حسینؑ ہوگا امام عادل تلوار چلائے گا مہمانی کرے گا فرات کے کنارے پر پاکیزہ دنوں میں تلوار سے قتل کیا جائے گا اسے بدکار اور حیض والی عورتوں کی اولاد قتل کرے گی اور وہ کربلا میں دفن ہوگا اس کی قبر لوگوں کیلئے نور روشنی اور علامت ہوگی پھر اس کے بعد وہ امام قائم ہوگا علیؑ بن حسینؑ جو ظلم زہر سے شہید ہوگا اور بقیع میں دفن ہوگا اس کے بعد اللہ کا خلیفہ اس کے علم کا ظاہر کرنے والا باقرؑ ہوگا وہ بھی ظلم سے زہر سے شہید کیا جائے گا اس کے بعد اللہ کے دین کو قائم کرنے والا جعفرؑ ہوگا جس کے افعال اچھے تمام محمدؐ کے علم کا منبع اور معدن اور پھیلانے والا اور مفسر ہوگا زہر سے شہید کیا جائے گا اور ارض طیبہ میں بقیع میں دفن ہوگا پھر اس کے بعد امام میں اختلاف ہوگا مگر اللہ کا نمائندہ رب سے مناجات کرنے والا موسیٰ بن جعفرؑ ہوگا جو قید خانہ میں زہر دے کر قتل کیا جائے گا مشہور زمیں ذوریٰ میں دفن ہوگا پھر اس کے بعد اس کا بیٹا امام علی رضا المرتضیٰؑ اللہ کے دین کو قائم کرے گا جن کا امام ہوگا عجم کے علاقہ میں زہر دے کر قتل

https://www.shiabookspdf.com

کیا جائے گا پھر اسکے بعد اسکا بیٹا محمدؑ قائم ہو گا اور شہید ہو گا اور مشہور علاقہ ذوری میں دفن ہو گا پھر اس کے بعد قائم اسکا بیٹا علیؑ اللہ کیلئے مدد کرنے والا ہو گا وہ بھی شہید ہو گا اور دفن ہو گا ایک نئے شہر میں پھر اس کے بعد قائم حسن ہو گا علم نبوت کا وارث حکمت کا سرچشمہ جس سے اندھیروں میں روشنی لی جائے گی وہ شہید ہو گا وہ بھی نئے بننے والے شہر میں دفن ہو گا پھر اس کے بعد منتظر ہو گا جس کا نام نبیؐ والا ہے عدل کا حکم کرے گا عدل کا برتاؤ کرے گا برائی سے روکے گا خود بھی بچے گا اس سے اللہ ظلمت دور کریں گے اس سے ظلمت کے اندھیرے دور ہونگے اس کی حکومت میں بھیڑیا بکریوں کے ساتھ چرے گا اس پر آسمان والے بھی خوش ہونگے اور فضا میں پرندے اور دریاؤں میں مچھلیاں بھی راضی ہونگی۔ مبارک ہو ایسے بندے کیلئے جس کو اللہ کے ہاں اتنی عزت حاصل ہے اور خوشخبری ہو اس کے لئے جو اس کی اطاعت کرے اور ہلاکت ہو اس کے لئے جو اس کی نافرمانی کرے مبارک ہو اس کو جو اس کے سامنے لڑے پس قتل کرے یا قتل ہو ان پر رب کی برکتیں اور رحمتیں ہوں گی اور یہی ہدایت والے ہیں یہی فلاح والے ہیں یہی کامیاب ہیں۔

۱۹۔ اور انہی سے عن حسن بن علی اسلمی عن احمد بن ایوب عن محمد بن یحییٰ ازدی عن سعید بن عامر عن جعفر بن سلیمان عن ابی ہارون عن عمر بن سلمہ فرمایا میں ایک موقع پر حاضر ہوا اس جیسا تعجب والا موقع اور میرے دل پر اثر کرنے والا کوئی اور موقع میں نے نہیں دیکھا عرض کیا گیا اے ابو جعفر وہ کیا تھا فرمایا جب ابو بکر فوت ہوئے تو لوگ عمر بن خطاب کی بیعت کرنے لگے تو ایک یہودی آیا جس کے بارے میں مدینہ کے یہودیوں کا یہ اقرار تھا کہ وہ زیادہ علم والا ہے اسی طرح اس کا باپ بھی ان میں سے پہلے تھا تو اس نے کہا اے عمر ابن دنیا میں اللہ کی کتاب اور نبی کی سنت کو زیادہ کون جانتا ہے انہوں نے اپنے ہاتھ سے علی بن ابی طالبؑ کی طرف اشارہ کر دیا وہ یہودی آپ کے پاس آیا اور کہا اے علیؑ کیا آپ ایسے ہی ہیں جیسے عمر بن خطاب نے کہا ہے فرمایا اس نے کیا کہا ہے اس نے کہا اسکا گمان ہے کہ آپ اللہ کی کتاب اور نبی کی سنت کو اس امت میں زیادہ جانتے ہیں فرمایا اے یہودی تو سوال کر جو چاہے انشاءاللہ تجھے بتایا جائیگا اس نے کہا میں آپ سے جن ۳ کے بارے میں اور تین اور ایک کے بارے میں پوچھتا ہوں آپ نے فرمایا تو سات کیوں نہیں کہتا اس نے کہا میں سات نہیں کہتا لیکن میں تم سے تین کے بارے میں پوچھتا ہوں اگر تو نے انکا جواب دیدیا تو ان کے بعد والی کے بارے میں پوچھوں گا اور ورنہ میں سمجھ لونگا کہ تمہارے اندر کوئی عالم نہیں اور میں چلا جاؤنگا، علیؑ نے فرمایا میں تجھ سے تیرے اس معبود کی قسم دیکر جس کی تو عبادت کرتا ہے درخواست کرتا ہوں کہ اگر میں تمام کا جواب دیدوں جو تو نے پوچھا تو تو اپنا دین چھوڑ دے گا اور میرے دین میں داخل ہو جائے گا، یہودی نے کہا میں اسلام کیلئے ہی آیا ہوں تو علیؑ نے کہا سوال کر جو تو چاہے اس نے کہا آپ مجھے یہ بتلائیں سب سے پہلا خون کا قطرہ جو زمین کی سطح پر ٹپکا وہ کون سی چیز تھی اور سب سے

https://www.shiabookspdf.com

پہلا چشمہ جو زمین کی سطح پر بہہ پڑا وہ کون سا چشمہ تھا اور وہ کونسا پہلا درخت ہے جو زمین کی سطح پر ابھرا تو علیؑ نے فرمایا اے ہارونی تم کہتے ہو کہ پہلا قطرہ خون کا زمین کی سطح پر ٹپکا جب آدم کے بیٹے نے بھائی کو قتل کیا حالانکہ جیسے تم کہتے ہو ایسا نہیں لیکن میں کہتا ہوں پہلا قطرہ جو زمین کی سطح پر ٹپکا جب حواء کو حیض آیا اور یہ انکے بیٹے کے پیدا ہونے سے پہلے ہے اس نے کہا آپ نے سچ کہا پھر آپ نے فرمایا سب سے پہلا درخت جو زمین کی سطح پر اگا، تمہارے کہنے کے مطابق وہ درخت ہے جس سے نوح کی کشتی بنی سو وہ زیتون کا تھا حالانکہ ایسا نہیں لیکن میں کہتا ہوں وہ کھجور تھی جو آدم کے ساتھ جنت سے اتری اور وہ عجوہ اور اسی سے کھجوروں کی قسمیں جو تو دیکھ رہا ہے/ پھیلی ہیں اس نے کہا آپ نے سچ کہا پھر آپ نے اسے فرمایا تم کہتے ہو پہلا چشمہ جو سطح زمین پر بہا وہ عین العقود ہے یہ وہ چشمہ ہے جو بیت المقدس میں ہے حالانکہ ایسا نہیں اور وہ چشمہ حیات ہے جس پر موسیٰؑ بن عمران اور انکا شاگرد جا کر کھڑے ہوئے اور ان کے پاس نمک لگی مچھلی تھی پس وہ اس میں گری تو زندہ ہو گئی اسی طرح اس چشمہ کا پانی کسی شے کو نہیں لگتا مگر وہ زندہ ہو جاتی ہے ایسا ہی خضر علیہ السلام ذوالقرنین سے مقام ہو کر عین الحیات کی طلب میں گئے پس خضر نے وہ چشمہ پالیا اور اس سے پی لیا اور ذوالقرنین اسکو تلاش کرنے کے لئے آیا تو اس سے عدول کر گیا، اس نے کہا آپنے سچ کہا قسم اسکی جس کے سواء کوئی معبود نہیں بے شک میں یہی چیز ہارون بن عمران کی کتاب میں پاتا ہوں اور موسیٰ بن عمران نے لکھا یا کیا پھر مجھے تین اور چیزوں کے بارے میں بتلائیں۔ مجھے بتائیں محمدؐ کے بارے میں کہ اس کے کتنے امام ہوں گے اور وہ کون سی جنت میں رہیگا اور اس کی جنت میں اس کے ساتھ کون ٹھہرے گا اور اس پہلے پتھر کے بارے میں بتائیں جو زمیں کی طرف اُترا، پس علیؑ نے فرمایا اے ہارونی محمدؐ کے بارہ امام عادل ہیں نہ رسوا کرنے والے کی رسوائی انکا نقصان کرے گی اور نہ کسی مخالف کی مخالفت سے وہ ڈریں گے دین میں ان پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط ہونگے جو زمیں میں گڑھے ہوئے ہیں اور بے شک محمدؐ کا مسکن جنت عدن میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کے بارے میں کہ ہو جا پس وہ ہو گئی اور اس میں جنت کی نہریں پھوٹیں گی اور محمدؐ کے ساتھ اسکی جنت میں یہ بارہ امام عادل سکونت رکھیں گے اور سب سے پہلا پتھر تم کہتے ہو وہ چٹان ہے جو بیت المقدس میں ہے حالانکہ ایسا نہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں وہ چٹان ہے جو بیت اللہ مسجد حرام میں ہے جس کو جبرائیل زمین کی طرف لایا وہ برف سے بھی زیادہ سفید تھا بنی آدم کے گناہوں سے سیاہ ہو گیا تو یہودی نے کہا آپ نے سچ کہا ہے قسم ہے اس کی جس کے سواء کوئی معبود نہیں بے شک میں اسے ابو ہارون کی کتاب اور موسیٰ کی لکھائی میں پاتا ہوں پھر یہودی نے کہا کہ ایک باقی رہ گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ مجھے خبر دیں اللہ کے وصی کے بارے میں کتنی دیر زندہ رہے گا کیا وہ فوت ہو گا یا قتل کیا جائیگا تو علیؑ نے فرمایا اے یہودی محمدؐ کا وصی میں ہوں میں آپؐ کے بعد تیس سال زندہ رہوں گا نہ ایک دن زیادہ ہو گا اور نہ ایک دن کم ہو گا پھر اٹھے گا ایک بد ترین شقی ثمود کی اونٹنی کو کاٹنے والا وہ مجھے ایک ضرب

https://www.shiabookspdf.com

لگائے گا، یہاں میرے کان کے پاس پس میری داڑھی خون سے رنگین ہو جائے گی تو علیؑ نے شدت سے رونا شروع کر دیا پس اس یہودی نے آواز نکالی اور کہنا شروع کیا کہ میں شہادت دیتا ہوں اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ واحد لاشریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں اے علیؑ کہ تم محمدؐ کے وصی ہو تمہارے لئے مناسب یہ ہے کہ تم اونچے ہو تم سے اپر کوئی نہ ہو تمہاری تعظیم کی جائے اور تمہیں کمزور نہ سمجھا جائے اور تمہیں مقدم رکھا جائے اور تم پر کوئی مقدم نہ ہو اور تمہاری اطاعت کی جائے اور نافرمانی نہ کی جائے اور بے شک آپ اس مجلس کے زیادہ حق دار ہیں دوسروں سے اور اے عمر میں تمہارے پیچھے کبھی نماز نہیں پڑھوں گا تو علیؑ نے اسے کہا رک جا اے ہارونی اپنی کتاب دے پھر اس ہارونی نے اپنی آستین سے ایک عبرانی میں لکھی کتاب نکالی اور علیؑ کو دیدی تو حضرت علیؑ رو پڑے ہارونی نے کہا آپ کو کس چیز نے رلایا تو علیؑ نے فرمایا اے ہارونی اس میں میرا نام لکھا ہوا ہے یہودی نے کہا یہ عبرانی کتاب ہے جبکہ آپ عربی آدمی ہیں تو علیؑ نے فرمایا تیری ہلاکت ہو اے ہارونی یہ میرا نام تورایت میں میرا نام ھابیل اور انجیل میں حبدار ہے یہودی نے کہا آپ نے سچ کہا قسم اس کی جسے سواء کوئی معبود نہیں بے شک یہ ابوہارون کا خط ہے اور موسیٰ بن عمران کا لکھوایا ہوا ہے میرے آباؤاجداد اس کے وارث ہوئے یہاں تک کہ میرے تک پہنچا پس حضرت علیؑ پھر رونا شروع ہو گئے اور فرمانے لگے سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے اپنے ہاں بھلایا نہیں سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے نیک لوگوں کے صحیفوں میں باقی رکھا پھر علیؑ نے اس آدمی کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے گھر لے چلے پھر اسے اچھائی کی باتیں اور اسلام کے احکام سکھائے

https://www.shiabookspdf.com

۲۰۔ عن ثوابہ بن احمد موصلی عن ابی عروبہ الحسین بن محمد الحیرانی عن موسیٰ بن عیسیٰ افریقی عن ھشام عن عبداللہ دتویہ عن عمر بن شبر عن جابر فرمایا میں نے سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب سے سنا جو امام ابوجعفر محمد بن علیؑ سے مکہ میں بیان کر رہے تھے فرمایا میں نے عبداللہ بن عمر سے سنا فرماتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ معراج کی رات میری طرف وحی کی اے محمدؐ تم نے زمین میں اپنی امت پر کسی کو خلیفہ بنایا حالانکہ اللہ اسے جانتے تھے میں نے کہا اے رب اپنے بھائی کو فرمایا اے محمدؐ علیؑ بن ابی طالبؑ کو میں نے کہا ہاں یا رب فرمایا اے محمدؐ میں نے زمین کی طرف جھانکا تو اس میں تجھے چن لیا پس نہ میرا ذکر ہو گا حتیٰ کہ تیرا ذکر بھی ساتھ ہو گا، میں محمود ہوں اور تو محمدؐ پھر میں نے زمین کی طرف دوبارہ جھانکا تو اس میں سے علیؑ بن ابی طالبؑ کو چنا پس اسے تیرا وصی بنا دیا تو سید الانبیاء ہے اور علیؑ سید الاوصیاء ہے پھر میں نے اپنے نام سے اسکا نام نکالا پس میں اعلیٰ ہوں اور وہ علیؑ ہے اے محمدؐ میں نے علیؑ کو اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور اماموں کو ایک نور سے پیدا کیا ہے پھر میں نے ان کی ولایت فرشتوں پر پیش کی جس نے قبول کی وہ مومنین میں سے ہو گیا اور

جس نے انکار کیا وہ کافرین میں سے ہو گیا اے محمدؐ اگر میرے بندوں میں سے کوئی بندہ میری عبادت کرے حتیٰ کہ ختم ہو جائے پھر مجھے اسی حالت میں ملے کہ ان کی ولایت کا انکار کرتا ہو تو اسے میں اپنی جہنم میں داخل کروں گا پھر فرمایا اے محمدؐ کیا تو پسند کرتا ہے کہ ان کو دیکھے میں نے کہا ہاں فرمایا پھر آگے بڑھ تو میں آگے بڑھا تو اچانک وہاں پر علیؑ بن ابی طالبؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور علی بن حسینؑ اور محمد بن علیؑ اور جعفر بن محمدؑ اور موسیٰ بن جعفرؑ اور علی بن موسیٰؑ اور محمد بن علیؑ اور علی بن محمدؑ اور حسن بن علیؑ اور حجت القائمؑ گویا کہ وہ چمکتا ستارہ ہے ان کے درمیان میں نے کہا اے رب یہ کون ہیں فرمایا یہ امام ہیں اور یہ قائمؑ ہے میرے حلال کو حلال کرے گا اور میرے حرام کو حرام کرے گا اور میرے دشمنوں سے انتقام لے گا اے محمدؐ تم اس سے محبت کرو بے شک میں اس سے محبت کرتا ہوں اور اس سے بھی محبت کرتا ہوں جو اس سے محبت کرے جابرؓ کہتے ہیں جب وہ کعبہ سے واپس آئے تو میں ان کے پیچھے چل پڑا میں نے کہا اے ابو عمر میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تمہارے باپ کے علاوہ کسی اور نے تمہیں ان ناموں کے بارے میں بتلایا تھا کہنے لگے اللہ کی قسم جو حدیث رسول اللہؐ سے ہے پس وہ تو نہیں لیکن میں اپنے باپ کے ساتھ کعب احبار کے پاس تھا اسے میں نے یہ کہتے سنا کہ اس امت کے نبی کے بعد بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے مطابق امام ہونگے اور علی بن ابی طالبؑ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ ان میں سب سے پہلا یہ ہے اور گیارہ اسکی اولاد میں سے ہیں اور کعب نے توراۃ میں انکے نام بتائے ۔ تقوبیت، قیذوا۔ دبیوا۔ مفسورا، مسموعا، دوماہ، مشبو۔ حذار۔ یثمو۔ بطور۔ نوقس۔ قیذ موا۔ ابو عامر ھشام دستویہ کہا میں ایک یہودی کو حیرہ میں ملا جس کو عثوا ابن اوسوا کہا جاتا تھا اور وہ یہودیوں کا عالم اور ماہر تھا میں نے اس سے یہ نام پوچھے اور اس پر پڑھے اس نے مجھے کہا تجھے یہ صفات کہاں سے معلوم ہوئیں میں نے کہا یہ نام ہیں اس نے کہا یہ نام نہیں ہیں لیکن قوموں کی صفتیں اور اوصاف ہیں عبرانی صحیح زبان میں جو ہم توراۃ میں پاتے ہیں اگر تو ان کے بارے میں میرے علاوہ کسی اور سے پوچھتا تو وہ اس کی پہچان سے اندھا ہو گا یا جان بوجھ کر اندھا بن جاتا میں نے کہا یہ کیوں ہے اس نے کہا اندھا ہونا تو جہالت کی وجہ سے ہے لیکن اندھا بن جانا اس لئے تاکہ وہ اپنے دین کے خاص مددگار اور اس کی خبر رکھنے والا نہ بن جائے اور بے شک میں نے تیرے لئے ان صفات کا اقرار کیا ہے کیوں کہ میں ہارون بن عمران کی اولاد میں سے ایسا آدمی ہوں جو محمدؐ پر ایمان لانے والا ہوں میں اسے یہودیوں سے چھپاتا ہوں جن کے لئے اسلام ظاہر نہیں ہوا اور میں آپ کی بعد موت تک کسی کے سامنے ظاہر نہیں کروں گا میں نے کہا ایسا کیوں ہے اس نے کہا اس لئے کہ میں اپنے گذشتہ آباؤاجداد کی کتابوں میں اولاد ہارون سے یہ پاتا ہوں کہ ہم اس نبی پر ایمان ظاہری طور پر نہیں لائیں گے جس کا نام محمدؐ ہے اور ہم باطنی طور پر لائیں گے حتیٰ کہ مہدیؑ قائم اس کی اولاد میں سے ظاہر ہو پس جو ہم میں سے اسے پائے گا وہ اس پر ایمان لائے اور ان

https://www.shiabookspdf.com

ناموں میں سے آخری صفت اسکی ہے میں نے کہا اس کی کیا صفت ہے اس نے کہا اس کی صفت یہ ہے کہ وہ سب دینوں پر غالب آئیگا بالکل اسی طرح مسیح نکلے گا اور اس کی اطاعت کرے گا اور اس کا ایک ساتھی ہوگا میں نے کہا یہ تمام صفتیں میرے لئے بیان کرو تاکہ میں ان کو جان لوں اس نے کہا ہاں اس کو مجھ سے محفوظ کر اور اس کی حفاظت کر نااہل سے اور اس کی جگہ پر اسے محفوظ کر اگر اللہ نے چاہا چنانچہ تقوبیت یہ پہلا وصی ہے اور آخری نبی کا وصی ہے اور شبر اس میں سے دوسرا ہے اور برگزیدہ عطرف کا پہلا ہے لیکن زبیر اعطرت کا دوسرا اور سید الشہداء اور مقسور االلہ کے بندوں میں ایک سردار ہے مسموعا اولین وآخرین کے علم کا وارث ہے اور دوموا وہ کچھ مکان ہے جو اللہ سچے کی طرف سے بولنے والا ہے لیکن مثبو وہ بہترین قیدی ظالموں کی قید میں ہوگا لیکن حذار وہ ہے جس کا اسکے حق میں گلا کھونٹا جائے گا وطن چھوڑنے والا رکھا ہوا ہوگا لیکن یثمو وہ چھوٹی عمر کا لمبے اثر والا ہوگا لیکن بطور اپنے نام کو فراخی دینے والا ہوگا لین نوقس اپنے چچا کے ہم نام ہوگا لیکن قید موا اپنے ماں باپ سے گم ہوگا اور اللہ کے امر سے غائب ہوگا اور اس کے علم میں ہوگا اور اس کے حکم کو قائم کرنے والا ہوگا۔

۱۲۔ من المنتقضب عن ثوابہ موصلی عن حسن بن احمد بن حازم عن حاجب بن سلیمان ابی مرفوع فرمایا میں بیت المقدس میں عمران بن فاقان کو ملا جو منصور کے پاس آیا تھا اور اس کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اور یہودی لوگ اسکے بیان اور علم کو دلیل بناتے ہیں اور وہ اسکا انکار نہیں کر سکتے کیوں کہ توراۃ میں رسول اللہؐ کی اور آپ کے بعد خلفاء کی علامتیں ہیں اس نے ایک دن مجھے کہا اے ابو موزج ہم توراۃ میں تیرہ ۱۳ عدد نام پاتے ہیں ان میں سے ایک محمدؐ ہے اور بارہ اس کے اہل بیتؑ کے اس کے بعد ہیں اور وہ اسکے وصی اور خلیفہ ہیں جو توراۃ میں ذکر کئے گئے ہیں آپ کے بعد قائم ہونے والوں میں کوئی بنو تیم یا بنو ودی یا بنو امیہ سے نہیں ہے اور میں گمان کرتا ہوں یہ جو شیعہ کہتے ہیں حق ہے میں نے کہا مجھے اس کی خبر دو اس نے کہا آپ مجھ سے عہد کریں اور پختہ وعدہ کریں کہ اس میں سے کسی چیز کی بھی کسی شیعہ کو خبر نہ ہو ورنہ وہ مجھ پر غالب آجائیں گے میں نے کہا تجھے اس سے کیا خوف ہے حالانکہ وہ لوگ بنو ہاشم میں سے ہیں اس نے کہا ان کے نام یہ نہیں ہیں بلکہ وہ تو ان میں سے اول کی اولاد میں سے ہیں جو محمدؐ ہے اور اس کے باقی لوگوں کی اولاد ہیں جو اس کے بعد زمین میں ہونگے میں نے اسے جو عہد و پیمان اس نے کہے تھے اسے دیدیئے اس نے مجھے کہا تم اسے بیان کرنا میرے بعد اگر میں تجھ سے پہلا چلا جاؤں ورنہ تجھ پر لازم نہیں کہ تو کسی کو نہ بتائے اور پھر کہا کہ تم توراۃ میں پاتے ہیں پھر اس نے اس میں سے جو پڑھا اس کا ترجمہ یہ ہے: کہ شموا علیؑ، اسکی پشت سے ایک مبارک بیٹا نکلے گا میری دعائیں اور پاکیاں اس پر ہوں اور اس کی اولاد میں سے آئمہ ہونگے ان کا ذکر قیامت تک باقی رہے گا اور آخری قائمؑ ہوگا اور قیامت ان پر قائم ہوگی مبارک ہو ان کے لئے جو ان کے حقیقت کو پہچان لیں گے۔

باب ۴۰

رسول اللہؐ کے امیر لمومنینؑ کے بارے میں ارشادات

https://www.shiabookspdf.com

۱۔ کمال الدین عیون اخبار الرضا علیہ السلام واقال لصدوق میں ہے عن العطّار عن ابیہ عن ابن عبد الجبار عن محمد بن زیاد الازدی عن ابان عن عثمان عن اشمالیسی عن علی بن یٰسین عن ابی عن جدہ علیہ السلام فرمایا رسول اللہؐ نے امام میرے بعد بارہ ہونگے اُن میں پہلے اے علیؑ تم ہو گے اور اُن کا آخری وہ قائمؑ کہ اللہ اپناذ کر اسکے ہاتھوں کھولے گا زمین کے مشرقوں اور مغربوں میں۔

۲۔ امالی الصداق ماجیلویہ عن عمہ عن محمد بن علی الکوفی عن محمد بن سنان عن المفضل بن عمر عن جابر بن یزید عن سعید بن الطیب عن عبد الرحمن بن سمرہ فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے کہا یا رسول اللہؐ مجھے نجات کی رہنمائی فرمائیں فرمایا اے ابن سمرہ جب خواہشات الگ الگ ہوں اور راہیں جدا ہونا چاہیں تو علی بن ابی طالبؑ کو لازم پکڑلو پس وہ میری اُمت کا امامؑ اور ان پر میرا امیرے بعد خلیفہ ہے اور یہی فاروق ہے جو حق و باطل میں تمیز کرے گا جو سوال کرے اسے جواب دے جو رہنمائی مانگے اسے ہدایت دے گا اور جو اسکے پاس حق کو طلب کرے گا پالے گا اور جو ہدایت مانگے گا اسے مل جائے گی جو اس کی پناہ لے گا امن میں رہے گا اور جو اس کو تھامے گا نجات پائے گا جو اس کی اقتداء کرے گا ہدایت پائے گا اسے ابن سمرہ وہ بچ جائے گا جو اس سے جڑے اور دوستی کرے گا اور ہلاک ہو گا جو اُسے رد کرے اور دشمنی کرے اے ابن سمرہ بے شک علیؑ مجھ سے ہے اسکی روح میری روح سے ہے اور اس کی مٹی میری مٹی سے ہے وہ میرا بھائی ہے اور میں اس کا بھائی ہوں اور ہو میری بیٹی فاطمہؑ کا خاوند ہے جو سیدہ نساء العالمین من الآولین آخرین ہیں اور بے شک اسی سے میری امت کے امام اور اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور نو آدمی حسینؑ کی اولاد میں سے ہیں اُن میں نواں میری امت کا قائم ہے جو زمین کو انصاف

وعدل سے بھر دی گا جیسے ظلم سے بھری ہوئی ہوگی۔

۳۔ اکمال الدین سابقہ سند سے عند عبدالرحمن بن سمرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمای دین میں جھگڑا کرنے والوں پر آیات ہیں اور جو قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور جو لوگوں کو بغیر علم کے فتوی دے اس پر آسمان و زمین کے فرشتے لعنت کرتے ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے اور یہ گمراہی کا راستہ جہنم کی طرف ہے، عبدالرحمن بن سمرہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اللہ مجھے نجات کی طرف رہنمائی کریں: آگے حدیث گزشتہ حدیث کی طرح ہے۔

۴۔ ابن مسرور عن ابن عامر عن عمہ عن......بن زیاد الازدی عن ایان ابن عثمان عن ابان بن تفطب عن مکرمہ عن ابن عباس فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے پسند کیا یہ کہ میرے جیسی زندگی جئے اور میری جیسی موت مرے اور جنات عدن میں میرے مرتبے میں داخل ہو اور وہ چھڑی پکڑے جو میرے رب نے بوئی ہے اور اسے کہا کہ ہو جا پس وہ ہو گئی تو اُسے چاہیے کہ وہ علیؑ بن ابی طالبؑ سے دوستی کرے اور اس کی اولاد میں سے اوصیاء کی اقتداء کرے پس وہ میری عترت ہیں میری طینت سے پیدا ہوئے ہیں اللہ کی طرف میں شکایت کروں گا اپنی امت میں سے ان کی فضیلت کے منکروں کی کاٹنے والے ہیں ان میں میرے تعلق کو اور اللہ کی قسم وہ میرے بیٹے حسین علیہ السلام کو میرے بعد قتل کرینگے انکو میری شفاعت نہ ملے گی۔ میں کہتا ہوں کہ اس طرح کی حدیث اپنے غیروں سب کی کتب میں ہے تمام سندوں کے ساتھ کتاب الامامتہ باب النص میں ہیں اور ابواب احوال الحسین علیہ السلام میں بھی آگے آئے گی۔

۵۔ الامالی بصدوق ابن مسرد عن ابن عامر عن عمہ عن ابن اکاعمیر عن حمزہ بن حمران عن ابیہ عن ابی حمزہ عن علی بن حسین علیہ السلام عن ابیہ عن امیر المومنین علیہ السلام کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہ اے ابوالحسنؑ آپ دعویٰ کرتے ہیں امیر المومنینؑ ہونے کا آپ کو ان پر کس نے امیر بنایا ہے فرمایا اللہ تعالی نے مجھے ان پر امیر بنایا ہے تو ایک آدمی رسول اللہؐ کے پاس آیا اس نے کہ اے اللہ کے رسولؐ کیا علیؑ سچا ہے اُس میں جو کہہ رہا ہے کہ اللہ نے اسے مخلوق پر امیر بنایا ہے تو رسول اللہؐ جلال میں آگئے پر فرمایا علی امیر المومنینؑ اللہ کی ولایت سے ہیں اسے اللہ نے عرش کے اوپر طے کیا اور اس پر فرشتوں کو گواہ بنایا کہ علیؑ اللہ کا خلیفہ ہے اور اس کی حجت ہے اور وہ امام المسل میں ہے اس کی اطاعت اللہ کی اطاعت سے ملی ہوئی ہے اور اس کی معصیت اللہ کی معصیت سے ملی ہوئی ہے جو اس سے جاہل ہے وہ مجھ سے جاہل ہے اور جو س کو جانتا ہے وہ مجھے جانتا ہے جو اس کی امامت کا انکار کرے اس نے میری نبوت کا انکار کی اور جس نے اس کی امارت کا انکار کیا اس نے میری رسالت کا انکار کیا جس نے اس کی فضیلت کو منع کیا اس نے مجھ میں نقص نکالا اور جس نے اس سے لڑائی کی اس نے مجھ سے لڑائی کی

جس نے اس کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی کیونکہ وہ مجھ سے ہے میری طینت سے پیدا ہوا ہے اور وہ میری بیٹی فاطمہؑ کا خاوند ہے اور میرے بیٹے حسنؑ و حسینؑ کا باپ ہے پھر فرمایا کہ میں اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور نو آئمہ حسینؑ کی اولاد میں سے اللہ کی حجت میں ہیں مخلوق پر ہمارے دشمن اللہ کے دشمن ہیں اور ہمارے دوست اللہ کے دوست ہیں:

۶۔ الامالی الصدوق قطان عن ابن حبیب عن ابن بہلول عن اسماعیل بن ابان عن اسلام بن ابی عمرة عن معروف بن فربوذ عن ابی الطفیل عن الحسین بن علی بن علی بن ابی طالبؑ فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرماتے تھے میں نبیوں کا سردار ہوں اور علیؑ اوصیا کا سردار ہے اور حسنؑ و حسینؑ نوجوانان جنت کے سردار ہیں اور انکے بعد امام متقین کے سردار ہیں ہمارا دوست اللہ کا دوست ہے ہمارا دشمن اللہ کا دشمن ہے ہماری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور ہماری معصیت اللہ کی معصیت ہے۔

۷۔ الامالی لصدوق ابی راین الولید ماً عن سعد عن ابی عیسی عن موسیٰ بن القاسم البجلی عن جعفر بن محمد بن سماعہ عن عبداللہ بن مسکان عن الحکم بن الصلت عن ابی جعفر الباقرؑ عن آبایہٗ علیہ السلام فرمایا رسول اللہؐ نے علیؑ کو مضبوطی سے پکڑ لو کہ یہی صدیق اکبر اور یہی فاروق ہے جو حق و باطل میں فرق کرے گا جو اس سے محبت کرے اللہ اس کو ہدایت دے جو اس سے بغض رکھے اللہ اس سے بغض رکھے جو اس کے خلاف ہے اللہ اس کو مٹا دے اور اسی سے میری امت کے امام میرے نواسے حسنؑ و حسینؑ ہیں اور وہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور حسینؑ سے ہدایت کے امام ہوں گے ان کو اللہ میرا علم دے گا پس تم اُن سے دوستی رکھو اور ان کے علاوہ کو دخل انداز نہ بناؤ ورنہ تم پر تمہارے رب کا غضب اُترے گا اور جس پر غضب اُترے پس وہ ہلاک ہوا اور نہیں ہے دنیا کی زندگی مگر سامان دھوکے کا اور ایسے ہی بصائر الدرجات میں عبد اللہ بن محمد عن موسیٰ بن قاسم سے روایت ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۸۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام، الامالی الصدوق واکمال الدین: القطانؒ عن محمد بن یحییٰ بن خلف بن یزید عن اسحاق بن ابراہیم الحنظلی عن یحییٰ بن یحییٰ عن ہشام عن مجالا عن الشعبی عن مسروق فرمایا ایک دفعہ ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس تھے اسے اپنے مصاحف پیش کر رہے تھے تو ایک نوجوان نے کہا کیا تمہارے نبیؐ نے تم سے کوئی عہد کیا ہے کہ اس کے اور کتنے خلیفہ ہونگے فرمایا کہ تو ابھی کم عمر ہے اور یہ ایسی شے ہے کہ کسی نے پوچھی تجھ سے قبل ہاں ہمارے ساتھ نبیؐ نے عہد کیا ہے کہ اس کے بعد بارہ خلفاء بمطابق تعدادِ نقباء بنی اسرائیل ہونگے۔

۹۔ اکمال الدین عیون اخبار الرضا علیہ السلام وامالی بصدوق میں القطانؒ عن احمد بن محمد بن ابراہیم بن ابی الرجال البغدادی عن محمد بن عبدوس

الحرانی عن عبد الغفار بن الحکم عن منصور بن ابی الاسمد عن مطرف عن الشعبی عن عمہ قیس بن عبد فرمایا کہ میں عبد اللہ ہوں اس نے کہا گیا تمہارے نبیؐ نے بیان کیا ہے کہ اس کے بعد اتنے خلفاء ہونگے فرمایا ہاں بارہ بتعداد نقباء بنی اسرائیل۔

۱۰۔ اکمال الدین عیون اخبار الرضا علیہ السلام وامالی لصدق میں عتاب بن محمد بن عتاب الوراامیں عن یحییٰ بن محمد بن صاعد عن احمد بن عبد الرحمن بن المفضل و محمد بن عبید الدین سود و قال حدثنا عبد الغفار بن الحکم عن منصور ابن ابی الاسود عن مطرف عن الشعبی و حدثنا عتاب بن محمد عن اسحاق بن محمد انماطی عن یوسف بن موسیٰ عن جریر عن اشعث بن سمد عنا لشعبی سب کے سب فرماتے ہیں کہ عن عمہ قیس بن عبد قال عتاب یہ حدیث مُطرّف ہے اُس نے کہا ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ عبد اللہ بن مسعودؓ تھے ایک اعرابی آیا اس نے کہا کیا تم میں عبد اللہ ہے فرمایا ہاں میں عبد اللہ ہوں تجھے کیا ضرورت ہے اس نے کہا اسے عبد اللہ کیا تمہارے نبیؐ نے تمہیں خبر دی کہ کتنے خلفاء تم میں ہونگے فرمایا کہ تو نے مجھ سے ایسا سوال کیا ہے میں جب سے عراق میں آیا ہوں کسی نے ایسا سوال نہیں کیا ہاں بارہ تعداد میں نقباء بنی اسرائیلؑ کے ہونگے ابو عروبہ نے کہا کہ ہاں بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد میں اور جریر عن اشعث عن ابن مسعود عن النبیؐ فرمایا میرے بعد خلفاء بارہ جیسے کہ نقباء بنی اسرائیل۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۱۔ عیون اخبار الرضاؑ وامالی لصدوق میں ہے کہ حدثنا القطان عن احمد بن محمد بن عبدۃ النیشاپوری عن ہارون بن اسحاق قال حدثنا عمیؒ ابراہیم بن محمد عن زیاد عن علاقہ و عبد الملک بن عمیر عن جابر بن سمرہ فرمایا کہ میں اپنے باپ کے ہمراہ رسول اللہؐ کے پاس تھا تو آپؐ فرما رہے تھے میرے بعد بارہ ۱۲ امیر ہونگے مگر آپ نے آواز دھیمی کرلی تو میں نے اپنے باپ سے کہا رسول اللہؐ کو کس نے آہستہ کر دیا تو آپ نے فرمایا کہ سب قریش سے ہونگے۔

۱۲۔ الامالی لصدق عبد اللہ بن محمد الصائغ عن احمد بن محمد بن یحییٰ العفرانی عنا لحسین بن اللیث بن بھلول الموصلی عن عنان بن رابیع عن سلیم بن عبد اللہ موسیٰ عامر الشیبی عن عامر فرمایا رسول اللہؐ نے ہمیشہ میری اُمت کا معاملہ ظاہر ہوگا حتیٰ کہ بارہ خلفاء گزریں گے سب قریش سے ہونگے۔

۱۳۔ اکمال الدین و عیون اخبار الرضا علیہ السلام میں ابی عن سعد عن ابن عیسیٰ عن ابن ابی عمر عن ابن اذینہ عن ابان بن ابی عیاش عن سلیم بن قیس الجعفی فرمایا کہ میں نے عبد اللہ بن جعفر طیارؓ سے سنا فرماتے تھے کہ ہم معاویہ کے پاس تھے اور حسنؑ و حسینؑ و عبد اللہ بن عباس و عمر بن ابی سلمہ اُسامہ بن زید ایک حدیث کا ذکر کر رہے تھے جو انکے درمیان چل رہی تھی تو انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے کہا میں نے

رسول اللہؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں مومنوں کے انکی جانوں سے بھی قریب ہوں پھر میرا بھائی علی بن ابی طالبؑ ہے جو مومنوں سے انکی جانوں سے بھی قریب ہے پس جب وہ شہید ہو جائے گا تو میرا بیٹا حسنؑ مومنوں کیلئے جانوں سے بھی قریب ہوگا پھر میرا بیٹا حسینؑ مومنوں کیلئے ان کی جانوں سے بھی قریب ہوگا پس جب وہ شہید ہوگا تو اس کا بیٹا علیؑ مومنوں کے لئے انکی جانوں کے قریب ہوگا اور اے علیؑ تم پاؤ گے پھر میرا بیٹا محمد بن علی باقرؑ مومنوں کے قریب ہوگا اور اسے تم بھی اے حسینؑ پاؤ گے اور اس کو بارہ امام مکمل کریں گے نو اولاد حسینؑ سے ہونگے تو عبداللہ نے کہا کہ پھر میں نے حسنؑ و حسینؑ و عبداللہ بن عباس عمر بن ابی سلمہ و سامہ بن زید سے شہادت لی تو انہوں نے معاویہ کے پاس میرے لئے شہادت دی سلیم بن قیس نے کہا بے شک میں نے یہ سلمانؓ سے سنا اور ابوذرؓ اور مقدادؓ اور اُسامہ سے سنا کہ انہوں نے یہ بات رسول اللہؐ سے سنی ایسی روایت دیگر کتب میں بھی موجود ہے۔

۱۴۔ اکمال الدین الامالی لصدوق ابی عن سعد عن ابن عیسیٰ عن الحسین بن سعید عن حماد بن عیسیٰ عن ابراہیم بن عمر الیمانی عن ابی الطفیل عن ابی جعفر محمد بن علی الباقرؑ عن آبایہ علیہ السلام فرمایا رسول اللہؐ نے امیر المومنینؑ کو لکھ جو میں تمہیں املاء کرواتا ہوں میں نے اللہ سے دعا کی ہے تیرے لئے کہ وہ حفاظت کرے اور تجھے نہ بھولے لیکن تو لکھ اپنے شریکوں کے لئے میں نے کہا اے اللہ کے نبیؐ میرے کون شر کاء ہیں فرمایا وہ امام جو تیری اولاد سے ہونگے انکی وجہ سے امیری اُمت کو بادشاہی ملے گی اور ان کے ذریعے انکی دعائیں قبول ہونگے اور انکے ذریعہ اللہ ان سے بلائیں ٹالیں گے اور انکے ذریعے آسمان سے رحمت اترتی ہے اور یہ ان میں سے پہلا ہے اور اپنے ہاتھ سے حسنؑ بن علیؑ کی طرف اشارہ کیا پھر اپنے ہاتھ سے حسین علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا پھر فرمایا کہ امامؑ اسی کی اولاد سے ہونگے۔

۱۵۔ امالی لصدوق میں ہے الفاضی عن سحسر الحمیری عن ابیہ عن ابن یزید عن ابن فضال عن اسماعیل بن الفضل اہاشمی عن الصادق عن آبائہ عن امیر المومنین علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہؐ آپ مجھے اپنے بعد آئمہؑ کی تعداد بتائیں فرمایا اے علیؑ وہ بارہ ہیں اُن میں پہلا تو ہے اور اُن کا آخری القائمؑ ہوگا۔

۱۶۔ خصال میں ہے عتاب محمد الورامیں عن یحیی بن محمد بن صائمد عن یوسف بن موسی عن ابدالرحمن بن مفراء عن مجالا عن مسروق قال عتاب ن محمد اور شا محمد بن اعین عن حفص عن بن عون عن ابی امامہ عن مجالا عن عامر عن مسعرق فرمایا کہ ایک آدمی ابن مسعودؓ کی طرف آیا اور کہا کہ تمہارے نبیؐ نے تمہیں بیان کیا کہ اس کے بعد کتنے خلیفہ ہونگے پس فرمایا ہاں نہیں سوال کی اس کے بارے میں تجھ سے قبل کسی نے حالانکہ تو لوگوں میں کم عمر ہے نبیؐ نے فرمای کہ میرے بعد موسیٰؑ کے نقباء کی تعداد میں ہونگے۔

۱۷۔الخصال عن النعمان بن احمد بن نعیم الواسطی عن احمد بن سنان القطان قال حد ثنا ابو اُسامہ عن مجالا عن عامر عن مستروق فرمایا کہ ایک آدمی عبد اللہ بن مسعودؓ کی طرف آیا اور کہا اے ابو عبد الرحمن کیا نبیؐ نے بیان کیا کہ میرے بعد کتنے خلفاء ہونگے کہا ہاں نبیؐ نے فرمایا کہ میرے بعد موسیٰ علیہ السلام کے نقباء کی تعداد میں ہونگے۔غیبہ الشیخ طوسی میں احمد بن عبدون عن محمد بن علی اسکارف عن محمد بن ابراہیم عن محمد بن عثمان بن علان عن عبد اللہ بن جعفر الرقی عن عیسیٰ بن یونس عن مجالا عن الشعبی عن مسروق سے بھی اسی طرح روایت کی ہے لیکن اُس میں آخر میں یہ الفاظ اور ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے بھیجے اُن میں سے بارہ نقیب:

۱۸۔الغیبہ نعمانی میں ہے محمد بن عثمان الاھنی عن عبد اللہ بن جعفر الرقی عن سیٰ بن یونس عن مجالا بن سعید الشعبی عن مسروق اور اسی طرح باعث نے عن عثمان بن ابی شیبہ وابی احمد و یوسف بن موسیٰ القطان و سفیان بن ولمع عن جریر بن سعد بن سرور عن عامر الشعبی عن عمہ عن قیس بن عبز فرمایا کہ ایک اعرابی آیا اور عبد اللہ بن مسعودؓ اور اس کے ساتھی اس کے پاس تھے اُس نے کہا تم میں عبد اللہ بن مسعودؓ ہے سب نے اسکی طرف اشارہ کیا تو عبد اللہ نے اُسکو کہا کہ تم کو مجھ سے کیا کام ہے اس نے کہا کہ میں ایک چیز پوچھنا چاہتا ہوں اگر تم نے رسول اللہؐ سے سنا تو ہمیں بتلائیں کیا تمہارے نبیؐ نے بیان کیا کہ اس کے بعد کتنے خلیفہ ہونگے فرمایا کہ یہ سوال جب سے میں عراق میں آیا ہوں کسی نے نہیں پوچھا ہاں خلیفہ بارہ ہونگے جیسے کہ بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۹۔الخصال: القطان عن محمد بن علی بن اسماعیل الیشکری عن درعصل بن عمار النیشاپوری عن عمر بن عبد اللہ بن زید عن سفیان بن سعید بن عمرو بن انذع عن الشعبی عن جابر بن سمرہ فرمایا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ مسجد میں آیا اور رسول اللہؐ خطبہ دے رہے تھے میں نے سنا فرمارہے تھے کہ میرے بعد بارہ ہونگے یعنی امیر ہونگے پھر آواز پست کی مجھے نہ معلوم ہوا کہ کیا کہا تو میں نے اپنے باپ سے کہا آپ نے کیا کہا فرمایا آپؐ نے کہا ہے کہ سب قریش سے ہونگے۔

۲۰۔الخصال: الحسن بن قطان عن طاہر بن اسماعیل الخشعمی عن ابی کریب محمد بن عملاء اعمدانی قال حد ثنا ابن عبید الطنانسی عن الھاک بن حرب عن جابر بن سمرہ فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرماتے تھے میرے بعد بارہ امیر ہونگے پھر آپ نے بات کی اور آہستہ کی تو میں نے اپنے باپ سے پوچھا آپؐ نے کیا کہا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ سب قریش سے ہونگے۔

۲۱۔الخصال عن علی بن الحسین بن سالم عن محمد بن الولید تعشیری عن محمد بن جعفر عن شعبہ عن اساک بن حرب فرمایا کہ میں نے جابر بن سمرہ سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرمارہے تھے کہ میرے بعد بارہ امیر ہونگے اور ایک بات کہی جو میں نے نہ سنی فرمایا

سب قریش سے ہونگے۔

۲۲۔ الخصال: القطاق عن محمد بن علی بن اسماعیل امروزی عن الفضل بن عبد الجبار المروزی عن علی بن الحسن یعنی ابن الشفیق عن الحسین بن داقد عن سماک بن حرب عن جابر بن سمرہ فرمایا کہ میں نبیؐ کے پاس آیا اور سنا فرمار ہے تھے کہ یہ امر ہر گز مکمل نہ ہوگا حتیٰ کہ بارہ ۱۲ خلفاء مالک ہونگے سب کے سب پھر ایک کلمہ خفیہ کہا جسے میں نہ سمجھا تو میں نے اپنے باپ سے کہا انہوں نے فرمایا کہ سب قریش سے ہونگے۔

۲۳۔ الخصال: القطان عن عبد اللہ بن مسعود بن سمعل الیشکری عن احمد بن ابی المقدام عن یزید عن ابن زریع عن ابن عون عن الشعبی عن جابر بن سمرہ فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ اِس دین والے مضبوط غالب رہیں گے اس کی مدد کریں گے جو انکی نیت کرے گا بارہ ۱۲ خلیفوں تک پھر آپؐ نے ایک کلمہ کہا لوگوں نے اُس سے مجھے خاموش کرادیا تو میں اپنے باپ سے کہا وہ کیا کلمہ تھا جسے لوگوں سے آپ نے آہستہ کہا فرمایا آپ نے فرمایا تھا کہ سب کے سب قریش میں سے ہونگے ایسے ہی قطان عن عبد الرحمن بن ابی حاتم عن اسحاق بن ابراہیم بن عبد الرحمن البعفری عن ابن علیہ عن ابن عون روایت ہے اور اُس یہ الفاظ زائد ہیں کہ محفوظ اور بلند رہیں گے۔

https://www.shiabookspdf.com

۲۴۔ الخصال۔ القطان عن عبد الرحمن بن ابی حاتم عن الفضل بن یوقوب عن الہثیم بن کمیل عن زھیر عن زیاد بن خیمثہ عن سعید بن قید الہمدانی عن جابر بن سمرہ فرمایا رسول اللہؐ نے اس امت کا معاملہ ہمیشہ سیدھا رہے گا دشمن پر غالب رہے گی حتیٰ کہ بارہ خلفاء گزریں سب قریش سے ہونگے پھر میں آپؐ کے گھر میں آیا اور میں نے کہا کہ پھر کیا ہوگا فرمایا پھر یہاں تک کہ قائمؑ کا ظہور ہوگا۔

۲۵۔ الخصال القطان عن عبد الرحمن بن ابی حاتم عن العلاء بن سالم عن یزید بن ہارون عن شریک عن سماک وعبد اللہ بن عمیر و حفص بن عبد اللہ سب نے کہا کہ ہم نے جابر بن سمرہ سے سنا فرماتے تھے کہ میں رسول اللہؐ پر داخل ہوا اپنے باپ کے ہمراہ تو آپؐ نے فرمایا ہمیشہ اس اُمت کا معاملہ درست رہے گا اور اس کے بارہ خلفاء ہونگے آپؐ نے آواز آہستہ کی تو میں نے باپ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا ہے سب قریش میں سے ہونگے۔

۲۷۔ الخصال القطان عن عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز العغوی عن علی بن جدہ عن زھیر عن سماک بن حرب وزیاد بن علاقہ و حصین بن عبد الرحمن سب نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میرے بعد بارہ امیر ہونگے لیکن حصین نے کہا آپ نے اپنی حدیث میں کہا کہ آپ نے کوئی چیز کہی میں نہ سمجھ سکا اور بعض نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے پوچھا اور بعض نے کہا کہ میں نے لوگوں سے پوچھا

توانہوں نے کہا کہ سب قریش میں سے ہونگے۔

۲۸۔الخصال عن عبداللہ بن سلیمان بن الشعث عن علی بن خشرم عن عیسیٰ بن یونس عن عمران یعنی ابن اریکان عن الشبع عن جابر ابن سمرہ فرمایا میں نے نبیؐ سے سنا فرماتے تھے ہمیشہ معاملہ اس امت کا بلند ہو گا اس پر جو کوئی نیت کرے گا حتی کہ بارہ خلفاء مالک ہونگے پھر فرمایا ایک ایسا کلمہ جو خفیہ تھا میں نہ سمجھ سکا تو میں نے اس سے پوچھا جو نبیؐ کے قریب تھا اُس نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا سب قریش سے ہونگے۔

۲۹۔الغیبہ شیخ الطوسی احمد بن عبدون عن محمد بن علی الکایت عن محمد بن ابراہیم المعروف بابن ابی زینت عن محمد بن عثمان بن علان عن ابن عوَن عن الشبعی عن جابر بن سمرہ فرمایا کہ نبیؐ نے فرمایا ہمیشہ اس دین والے مدد کرتے رہیں گے اس پر جو انکی دشمنی کرے گا بارہ خلیفوں تک پس لوگ اُٹھنے اور بیٹھنے لگ گئے آپ نے ایک بات کہی جو میں نہ سمجھ سکا تو میں نے اپنے باپ یا بھائی کو کہا آپ نے کیا کہا ہے انہوں نے کہا کہ آپؐ ے فرمایا کہ سب قریش سے ہونگے ایسا ہی غیبہ لشیخ طوسی میں اسی طرح سند ہے؛

۳۰۔الغیبہ الشیخ طوسی اسی سند سے عن محمد عثمان عن احمد بن ابی خیشمہ عن یحییٰ بن معین عن عبداللہ بن الصالح عن الیث عن سید عن خلف بن یزید عن سعید بن ابی ھلال عن ربیعہ بن سیف فرمایا کہ ہم الاصبحی کے پاس تھے اس نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمر سے سنا فرماتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا میرے بعد بارہ خلفاء ہونگے۔

۳۱۔الغیبہ لشیخ طوسی اسی سند عن امد عن عفان ویحییٰ بن الطاف السالحینی عن حماد بن سمہ عن عبداللہ بن عمر عف ابی الطفیل فرمایا مجھے عبد اللہ بن عمر نے فرمایا اے ابو طفیل کعب بن موسی کی اولاد سے بارہ نقباء ہوئے اس امت میں بھی ایسا ہی ہو گا اس کے بعد پھر قتل و قتال ہو گا: تشریح جردی نے کہا حدیث سلمہ بن عمر میں ہے کہ بنی کعب بن لوی سے بارہ کی تعداد شمار کر پھر نقف و نقاف ہو گا یعنی قتل و قتال ہو گا اور نقف کے معنی سر کو پھاڑنا یعنی فتنے بھڑکیں گے اور انکے بعد جنگیں ہونگی میں کہتا ہوں یہ اُن فتنوں کی طرف اشارہ ہے جو قائمؑ کے بعد پیدا ہونگے۔

۳۲۔الغیبہ لشیخ الطوسی اسی سند سے عند احمد عن المقدمی عن عاصم بن علی بن مقدوم عن ابیہ عن قطر بن خلیفہ عن ابی خالد ابو البی عن جابر بن سمرہ فرمایا میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرماتے تھے ہمیشہ اس دین کا امر غالب رہے گا اسے دشمن نقصان نہ پہنچائے گا حتیٰ کہ بارہ خلیفہ سب قریش ہونگے۔

۳۳۔الخصال القطان عن عبدالرحمن بن ابی حاتم عن احمد بن سلمہ بن عبید اللہ نیشاپوری عن الحسین بن منصور عن میسر بن عبد اللہ بنزریق

عن سفیان بن حسین عن سعید بن عمرو بنشرع عن عامر الشبع عن جابر بن سمرہ فرمایا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ مسجد میں تھا اور رسول اللہؐ خطبہ دے رہے تھے میں نے سنا فرمارہے تھے میرے بعد بارہ خلفاء ہونگے پھر آپ نے آواز پست کرلی میں نے نہ سمجھا آپ نے کیا کہا ہے تو میں نے اپنے باپ سے کہا آپ نے کیا کہا ہے تو انہوں نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا ہے سب قریش سے ہونگے قطان سے عبداللہ ابن سلمان سے عن احمد بن یوسف بن سالم السلمی عن عمر بن عبداللہ بن زریق عن سفیان بن حسین اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۴۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام احمد بن محمد بن اسحاق القاضی قال اخبرنا ابو خلیفہ عن ابراد تیح بن بشار عن سفیان عن عبدالملک بن ابی عمیر کہ انہوں نے جابر بن سمرہ سے سنا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہمیشہ اس امت کا کام چلتا رہے گا حتیٰ کہ اُن پر بارہ آدمی والی بنیں پھر آپ نے ایک کلمہ بولا جو مجھ پر مخفی رہا تو میں نے اپنے والد سے کہا آپ نے کیا کہا ہے فرمایا آپؐ نے فرمایا ہے کہ سب قریش میں ہونگے۔

۳۶۔ الخصال حدثنا احمد بن محمد بن اسحاق القاضی عن حامد بن سعیب البلخی عن بر بن الولید الکیندی عن اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ بن عبداللہ عن معبد بن خالد عن جابر بن سمرہ عن النبی صلعم فرمایا ہمیشہ یہ دین درست رہے گا نہ نقصان دے گا اسے جو اس سے دشمنی کرے گا جو اس سے بغض رکھے گا حتیٰ کہ بارہ امیر ہونگے سب کے سب قریش سے ہونگے۔

https://www.shiabookspdf.com

۳۷۔ الخصال احمد بن محمد بن اسحاق قال حدثنا ابو بکر بن ابی داود عن اسحاق بن ابراہیم بن شاذان عن الولید بن ہشام عن محمد عن المحول بن زکورن قال حدثنا ابی عن ربیہ عن ابن سیرین عن جابرؓ فرمایا کہ میں نبی صلعم کے پاس تھا آپ نے فرمایا کہ اس امر کے والی بارہ ہونگے فرمایا کہ پھر لوگ چیخ اٹھے تو مجھے وہ بات سنائی نہ دی جو آپ نے کہی تو میں نے اپنے باپ سے کہا اور وہ رسول اللہؐ کے قریب تھا مجھ سے پس میں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے کیا فرمایا ہے تو انہوں نے کہا آپ نے فرمایا ہے کہ سب کے سب قریش میں سے ہونگے اور سب کے سب ایسے ہونگے کے انکی مثل نہیں دیکھی گئی۔

۳۸۔ الخصال احمد بن محمد بن اسحاق عن ابی... الموصلی عن ابی بکر ابی شیبہ عن حاتم بن اسماعیل عن المهاجر بن مسمار عن عامر بن سعد فرمایا میں نے باجر بن سمرہ کی طرف لکھا اپنے غلام نافع کے ہاتھ کہ آپ کوئی شے جو رسول اللہؐ سے سنی ہو مجھے بتلائیں پس آپ نے لکھا میں نے نبیؐ سے سنا جمعہ کے دن شام کو ہمیشہ یہ دین قائم رہے گا حتیٰ کہ قیامت قائم ہو اور تم پر بارہ خلیفہ ہوں سب قریش سے ہوں گے ۳۹۔ الخصال احمد بن الحسن القطان المروف بابن عبدویہ عن ابی کھیر بن محمد بن تعارن عن علی بن حسین الحعسنجانی عن سمعل بن بکار عن حماد عن لیلیٰ بن عطا عن بجیر بن ابی عتبہ عن سرح ابر کی فرمایا کہ خط میں تھا کہ اس امت میں بارہ ہونگے جب گنتی پوری ہوگی تو سرکشی کرینگے اور بغاوت

کرینگے اور انکی جنگ آپس میں ہو گی۔

۴۰۔الخصال اسی سند سے عن الحسنجانی عن سعدیر عن یحییٰ بن ابی یونس عن ابن نجران کہ ابو خلاد نے بیان کیا اور اس پر حلف اٹھایا کہ نہ ہلاک ہو گی یہ امت حتیٰ کہ اس میں بارہ خلیفہ ہونگے، سب ہدایت پر عمل کریں گے اور دین حق پر ہونگے۔

۴۱۔الخصال عبداللہ بن محمد الصائغ عن محمد بن سعید عن الحسن بن علی بن زیاد عن اسماعیل الطیان عن ابی اسامہ عن سفیان عن برد عن مکحول کہ کہا گیا کیا نبیؐ نے فرمایا میرے بعد بارہ خلیفہ ہونگے۔

۴۲۔الخصال اسی سند سے عن ابی سامہ عن ابن مبارک عن معمر اس سے جو وھب بن مفھہ سے سن کر فرماتے ہیں کہ بارہ خلفاء ہونگے پھر حرج ہو گا یعنی قتل ہو گا پھر ایسا ہو گا اور پھر ایسا ہو گا :

۴۳۔عیون اخبار الرضاء علیہ السلام والخصال اسی سند سے حسن بن علی سے قال حد ثنا شیخ بغداد لتیال لہ یحییٰ اسقط عنیّ اسم ابیہ عن عبداللہ عن کبرا لسمھی عن حاتم بن ابی مغیرہ عن ابی بحر فرمایا کہ ابو خالد میرا پڑوسی تھا میں نے سنا وہ کہہ رہا تھا اور اس پر قسم بھی کھاتا تھا کہ یہ امت ہلاک نہ ہو گی حتیٰ کہ اس میں بارہ خلیفہ ہوں سب کے سب ہدایت پر عمل کریں گے اور دین حق پر عمل کریں گے۔

۴۴۔عیون اخبار الرضاؑ والخصال اسی سند سے عن الولید بن معلم عن مصفوان بن عمرو عن شریم بن عبید عن عمرو البکائی عن کعب الاحبار فرمایا کہ خلفاء بارہ ہونگے پس جب انکے مکمل ہونے کا وقت ہو گا اور ایک عالم طبقہ آئے گا تو اللہ انکی عمر لمبی کر دے گا اسی طرح اللہ نے اس اُمت سے وعدہ کر رکھا ہے پھر پڑھا (اللہ نے وعدہ کر رکھا ہے ایمان والے لوگوں سے تم میں اور نیک عمل والوں سے کہ انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسے کہ ان سے پہلے لوگوں کو خلافت دی اور ایسے ہی اللہ نے بنی اسرائیل کے ساتھ کیا تھا اور یہ مشکل نہیں کہ اللہ اس امت کو ایک دن جمع کر دے یا آدھا دن اور بے شک ایک دن تیرے رب کے نزدیک تمہارے شمار سے ہزار دن کے برابر ہے)

۴۵۔الخصال عبداللہ بن محمد الصائغ عن احمد بنمحمد بن یحییٰ القصرانی عن یشر بن موسیٰ بن صالح عن خلف بن الولید القصدی عن اسرائیل عن سماک فرمایا کہ میں نے جابر بن سمرہ السوائی سے سنا فرمایا میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرمایا میرے بعد بارہ امیر ہونگے پھر آپ نے ایک کلمہ کہا جو میں نہ سمجھ سکا تو میں نے لوگوں سے پوچھا انہوں نے کہا کہ سب قریش سے ہونگے۔

۴۶۔الخصال اسی سند سے تو ہرانی عند الحسن بن الکمعتب بن بھلوال الموصلی عن غسان بن الربیع عن اسلیمان بن عبد اللہ عن عامر الشعبی عن جابر آپ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہمیشہ میری امت کا امر غالب رہے گا حتیٰ کہ بارہ خلفاء سب قریش سے گزریں۔

۴۷۔ اکمال الدین: عیون اخبار الرضاؑ والخصال میں ہے عن سعد عن ابن یزید عن حماد بن عیسیٰ عن عبد اللہ بن مسکان عن ابان بن خلت عن سلیم بن قیس الھلی عن سلمان فارسیؓ فرمایا کہ میں نبیؐ کے پاس داخل ہوا تو حسینؑ آپ کی رانوں پر تھے اور آپ اس کی آنکھوں کو بوسے دے رہے تھے اور منہ چوم رہے تھے اور فرمارہے تھے تو سید بن سید ہے تو امام بن امام ہے اور اماموں کا باپ ہے تو حجت بن حجت ہے اور تو ۹ حجتوں کا باپ ہے جو تیری صلب سے ہونگے نواں انکا قائمؑ ہوگا اور مناقب خوازمی میں عن محمد بن الحسین البغادی عن الحسین بن محمد عن محمد بن احمد بن نشاذان عن احمد بن محمد بن عبد اللہ عن علی بن شاذان عن الحسن بن علی العلوی عن احمد بن عبد اللہ بن جدّہ احمد بن محمد عن ابیہ عن حمّاد عن اُذینۃ عن اَبانؔ بن ابی عیاش عن سلیم بھی اسی طرح ہے۔

۴۸۔ اکمال الدین عیون اخبار الرضاؑ والخصال حمزہ علوی عن ابن عقدہ عن القاسم بن محمد بن حماد عن غیاث بن ابراہیم عن حسین بن زید بن علی عن جعفر بن محمدؑ عن ابیہ عن آبایہٖ عن علیؑ فرمایا رسول اللہؐ نے تمہیں خوشخبری ہو تمہیں خوشخبری ہو تین مرتبہ فرمایا کہ بے شک میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے یہ معلوم نہیں کہ اس کے اول میں خیر ہے یا آخر میں بے شک میری امت کی مثال ایسے باغ کی ہے جس سے فوج نے عمومی طور پر کھایا ہو پھر فوج نے عمومی طور پر کھایا ہو شاید اسکے آخر میں بھی فوج ہو جو وہ دریا سے چوڑا ہو اور سمندر سے زیادہ گہرا ہو طول اور پھیلاؤ میں اور اس کے پھل خوبصورت ہونگے کیسے ہلاک ہوگی وہ امت کہ اس کے اول میں علیؑ تم ہوگے اور میرے بعد بارہ سعادت مند ہونگے اور عقل مند ہونگے اور مسیح بن مریم انکے آخر میں ہونگے، لیکن اس کے درمیان فساد مچانے والے ہلاک ہونگے نہ وہ مجھ سے ہونگے اور نہ میں اُن سے ہونگا۔

https://www.shiabookspdf.com

۴۹۔ الخصال ابن المتوکل عن محمد القطار عن ابن عیسیٰ عن الحسن بن عباس بن حریش الرازی عن ابی جعفر الثانیؑ عن امیر المومنینؑ فرمایا رسول اللہؐ نے اپنے صحابہ سے کہ ایمان لاؤ لیلۃ القدر پر بے شک یہ علی بن ابی طالبؑ اور میرے بعد انکے گیارہ بچوں کیلئے ہوگی۔

۵۰۔ اکمال الدین عیون اخبار الرضاء علیہ السلام الوزق عن سعد عن النخعی عنابن علودن عن عمرو بن خالد عن ابن طریف عن ابن قباتہ عن ابن عباس فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرمایا میں اور علیؑ و حسنؑ و حسینؑ اور نو اولاد حسینؑ پاک و معصوم ہیں۔

۵۱۔ اکمال الدین عیون اخبار الرضاء علیہ السلام القطان عن ابن زکریا القطان عن ابن وھب عن الفضل بن الصعر عن ابی معاویہ عن الاعمش عن عبایہ بن ربعی عن ابن عباسؓ فرمایا رسول اللہؐ نے میں سید المرسلین ہوں اور علی بن ابی طالبؑ سید الوصیین ہے اور بے شک میرے اولیاء بارہ ہیں ان میں اول علی بن ابی طالب ہے اور اُن کا آخر القائمؑ ہے:

۵۲۔ اکمال الدین عیون اخبار الرضاء علیہ السلام ہمدانی عن محمد بن مصقل القرمیسینی عن محمد بن عبداللہ البصری عن ابراہیم ان محزم عن ابیہ عن ابی عبداللہ عن آبائیہ عن علی علیہ السلام فرمایا رسول اللہؐ نے بارہ میرے اہل بیتؑ میں سے ہیں جن کو اللہ نے میرا فہم اور میرا علم اور میری حکمت عطا کی ہے اور انکو میری طینت سے پیدا کیا ہے اور ہلاکت ہوا نکی جوان پر تکبر کرنے والے ہونگے ان پر ظلم کرنے والے ہوں گے اور جو قطع کرنے والے ہونگے ان میں میرے تعلق کو انکو اللہ میری شفاعت نہ دے گا:

۵۳۔ اکمال الدین عیون اخبار الرضاءؑ : الطاتعافی عن محمد بن ہمام عن الحمیری عن الخشاب عن ابی المثنیٰ النخعی عن زید بن علی بن حسینؑ عن ابیہ علی بن الحسینؑ عن ابیہؑ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ نہ ہلاک ہوگی وہ امت کہ میں اور علیؑ اور گیارہ میری اولاد میں سے عقل مند اسکے اول میں ہوں اور مسیح اُس کے آخر میں ہو لیکن ہلاک ہونگے اس کے درمیان وہ نہ میں ان سے ہوں اور نہ وہ مجھ سے ہیں۔

۵۴۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام اسناد تمیس سے عند الرضاء عن آبائیہ علیہ السلام قال فرمایا رسول اللہؐ نے کہ آئمہؑ امام حسینؑ کی اولاد میں سے ہونگے جوانکی اطاعت کرے گا اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی وہ مضبوط کڑا ہیں وہ اللہ عزّ وجل کی طرف وسیلہ ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

۵۵۔ عیون اخبار الرضاؑ احمد بن علی بن ابراہیم بن ھاشم عن ابیہ عن جدہ عن علی بن معبد عن الحسین بن خالد عن الرضا عن آبایہٗ عن امیر المومنین علیہ السلام فرمایا رسول اللہؐ نے مجھے جبرائیل نے اللہ تعالیٰ سے خبر دی ہے کہ اُس نے کہا ہے علی بن ابی طالبؑ میری حجت ہے میری مخلوق پر اور میرے دین کو چلانے والا ہے میں ان کی صلب سے امام نکالوں گا جو میرے امر کو قائم رکھیں گے اور میرے راستے کی طرف بلائیں گے اُن کے ذریعے سے میں اپنے بندوں سے بلائیں ہٹاؤں گا اور اُن کے ذریعے سے میں اپنے بندوں اور کنیزوں پر رحمت نازل کرونگا۔

۵۶۔ عیون عیون اخبار الرضاؑ جیلویہ واحمد بن علی بن ابراہیم وابن ناتانۃ تمام عن علی عن ابیہ عن محمد بن علی التحیمی قال دومنی سیدی علی بن موسیٰ رضاؑ عن آبائہٗ عن علی علیہ السلام عن النبی صلعم فرمایا جیسے خوشی ہو کہ دیکھے یاقوت احمر کی چھڑی کو جسے اللہ نے اپنے ہاتھ سے لگایا اور اسے تھامے تو وہ علیؑ سے محبت کرے اور اس کی اولاد کے ائمہؑ سے وہ اللہ کے پسندیدہ و برگزیدہ ہیں وہ ہر گناہ اور غلطی سے معصوم ہیں الامالی صدوق میں بھی اسی طرح روایت ہے۔

۵۷۔ عیون عیون اخبار الرضاؑ : الاقاق عن الععدی عن النخعی عن النوقلی عن ابن ابطائی عن ابیہ عن یحییٰ بن ابی و قاسم عن الصادق عن

آبا بیہ عن علی علیہ السلام فرمایا رسول اللہؐ نے امام میرے بعد بارہ امام ہونگے اس میں سے اول علی بن ابی طالبؑ اور ان میں آخر القائمؑ یہ میرے خلفاء اور اوصیاء اور اولیاء ہیں اور اللہ کی حجت ہیں میری امت پر میرے بعد اُنکا اقرار کرنے والا مومن ہے اور انکا منکر کافر ہے:

۵۸۔ عیون اخبار الرضاؑ : الطالقانی عن محمد بن ہمام عن احمد بن بندار عن احمد بن لال عنا بن ابی عمیر عن المفضل عن الصادقؑ عن آبائیہ عن امیر المومنین علیہ السلام رسول اللہؐ نے فرمایا جب مجھے آسمانوں کی سیر کروائی گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی فرمایا اے محمدؐ میں نے زمین کی طرف جھانکا ہے اور اس میں سے تجھے پسند کیا ہے اور تیرے لئے اپنے نام میں سے ایک نام نکالا ہے پس میں محمود ہوں تو محمدؐ ہے پھر میں نے دوبارہ جھانکا پس میں نے علیؑ کو منتخب کیا اور اسے تیرا وصی اور تیرا خلیفہ اور تیری بیٹی کا خاوند اور تیری اولاد کا باپ بنادیا ہے اور اس کے لئے بھی اپنے ناموں میں سے ایک نام نکالا ہے پس میں علی الاعلیٰ ہوں اور وہ علیؑ ہے اور میں نے فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو تمہارے نواسے بنایا ہے پھر میں نے ان کی ولایت فرشتوں پر پیش کی پس جس نے قبول کیا تو وہ میرے نزدیک مقرب ہوا اے محمدؐ اگر کوئی بندہ میری اتنی عبادت کرے کہ ختم ہو جائے اور بوسیدہ مشک کی طرح ہو جائے پھر وہ میرے پاس آئے اور انکی ولایت کا انکار کرے تو میں اسے اپنی جنت میں نہ ٹھہراؤں گا اور نہ اسے عرش کے سائے کے نیچے لاؤں گا اے محمد کیا تو پسند کرتا ہے کہ ان کو دیکھے تو میں نے کہا ہاں اے اللہ تو اللہ عزوجل نے فرمایا اپنا سر اوپر اُٹھاؤ تو میں نے سر اُٹھایا تو میں اچانک کئی نور دیکھے علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور علیؑ بن حسینؑ اور محمدؑ بن علیؑ اور جعفر بن محمدؑ داور موسیٰ بن جعفرؑ اور علی بن موسیٰؑ اور محمد بن علیؑ ور علی بن محمدؑ اور حسن بن علیؑ اور حجۃ بن الحسن القائمؑ اُن کے درمیان میں ایسے ہے جیسے کہ چمکتا ہوا ستارہ میں نے کہا اے اللہ یہ کون ہیں فرمایا یہ امامؑ ہیں اور یہ قائمؑ ہے جو میرے حلال کو حلال اور میرے حرام کو حرام کرے گا اور اس کے ذریعے میں اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا وہ میرے اولیاء کی راحت ہے اور وہی ہے جو تیرے شیعوں کے دلوں کو ظالموں اور منافقوں اور کافروں سے شفاء دے گا پس وہ لات وعزیٰ کو تازہ نکالے گا اور ان کو جلائے گا تو لوگوں کے لئے اس وقت انکا فتنہ بچھڑے سے اور سامری کے فتنے سے شدید ہوگا: کتاب المستحضر الحسن بن سلیمان من کتاب سید حسن بن کبشی اپنی سند سے عن المفید مرفوعاً اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

۵۹۔ الاحتجاج نبیؐ سے منقول ہے کہ آپؐ نے علی بن ابی طالبؑ سے فرمایا اے علیؑ تجھ سے صرف حلال زادہ محبت کرے گا اور حرام زادہ ہمیشہ تجھ سے بغض رکھے گا اور نہیں تجھ سے دوستی کرتا مگر مومن اور نہ تجھ سے دشمنی کرتا ہے مگر کافر تو عبداللہ بن مسعودؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا یا رسول اللہؐ بے شک ناپاک ولادت والا اور کافر ہم نے آپ کی زندگی میں پہنچان لیا علیؑ کی عداوت اور بغض سے لیکن حرامی اور کافر

کی کیا علامت ہو گی جبکہ وہ زبان سے اسلام ظاہر کرے گا اور اپنے دل کی چھپی بات چھپائے گا تو فرمایا اے بن مسعودؓ بے شک علی بن ابی طالبؑ تمہارا امام ہے میرے بعد اور تم پر میرا خلیفہ ہے جب وہ چلا جائے گا تو پھر حسنؑ پھر حسینؑ میرے دونوں بیٹے اسکے بعد تمہارے امام ہونگے اور تم پر میرے خلیفہ ہونگے پھر نو ۹ حسینؑ کی اولاد میں سے ایک کے بعد ایک تمہارا امام اور تم پر امیر اخلیفہ ہو گا انکا نواں ۹ انکا قائم جو میری امت کا قائم ہو گا وہ انصاف سے بھر دے گا زمین کو جیسے کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی نہ اس سے محبت کرے گا مگر وہ جس کی حلال ولادت ہو گی اور نہ بغض رکھے گا اس سے مگر وہ جس کی حرام ولادت ہو گی اور نہ دوستی کرے گا اس سے مگر مومن اور نہ دشمنی کرے گا اس سے مگر کافر، جو ان میں سے ایک کا انکار کرے اس نے میرا انکار کیا اور جس نے میرا انکار کیا پس اس نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا جس نے ایک کو نہ جانا پس اس نے مجھے نہ مانا اور جس نے مجھے نہ مانا اس نے اللہ کو نہ مانا کیونکہ ان کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور انکی معصیت میری معصیت ہے اور میری معصیت اللہ کی معصیت ہے اور ابن مسعود اپنے آپ کو بچا اس سے کہ تو پائے دل میں تنگی اس سے جو میں فیصلہ کروں اور کافر ہو جائے: مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم میں تکلف والا نہیں اور نہ ہی علیؑ اور اس کی اولاد میں سے اماموں کے بارے میں اپنی خواہش سے بولتا ہوں پھر فرمایا آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر اے اللہ اس سے دوستی کر جو میرے خلفاء سے دوستی کرے اور میری امت کے اماموں سے دوستی کرے اور دشمنی کر اس سے جو ان سے دشمنی کرے اور مدد کر اس کی جو ان کی مدد کرے اور ذلیل کر انکو جو انکو ذلیل کرے ور نہ خالی رکھ زمین کو ان میں قائم بالحجت سے جو ظاہر ہو صبح کی طرح اور خوف میں چھپا تاکہ نہ باطل کر سکیں لوگ تیرے دین کو اور تیری حجت کو اور تیرے دلائل کو پھر فرمایا اے ابن مسعود بے شک میں نے اسی جگہ تیرے لئے وہ سب کچھ جمع کر دیا کہ اگر تم اس کو چھوڑ دو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے اور اگر اسکو تھامو گے تو نجات پاؤ گے اور سلام ہر اُس پر جو ہدایت کی اتباع کرے۔

۶۰۔ بصائر الدرجات محمد بن الحسین عن النضر بن شعیب عن محمد بن فضیل عن استخالی فرمایا کہ میں نے امام ابو جعفرؑ سے سنا فرما رہے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا ہے بے شک میری حجت کی تکمیل تیری امت کے بد بختوں پر ہو گی جو علیؑ کی ولایت ترک کرے اور اوصیاء کی تیرے بعد پس ان میں تیری سنت اور تجھ سے پہلے انبیاء کی سنت ہے اور یہ تیرے بعد علم کے خزانے ہیں پھر فرمایا رسول اللہؐ نے مجھے جبرئیل نے ان کے نام اور ان کے باپوں کے نام بتائے ہیں۔

۶۱۔ بصائر الدرجات امد بن محمد عن الحسین بن سعید عن فضام عن ابی انفراء عن محمد بن سالم عن آبان بن تغلب فرمایا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو میری زندگی زندہ رہنا چاہے اور میری موت مرنا چاہے اور میرے رب کی جنت میں داخل

https://www.shiabookspdf.com

ہونا چاہے جس کے پردے میرے رب نے اپنے ہاتھ سے لگائے ہیں تو وہ علی بن ابی طالبؑ سے دوستی کرے اور اس کے ولی سے دوستی کرے اور اس کے دشمن سے دشمنی کرے اور اس کے بعد اوصیاء کی بات تسلیم کرے کیونکہ وہ میری عزت میرے خون اور گوشت سے ہیں۔ اللہ نے ان کو میرا فہم عطا کیا ہے اور میرا علم دیا ہے پس اللہ سے اپنی امت کے انکی فضیلت کا انکار کرنے والوں اور میرے تعلق کو ان میں توڑنے والوں کی شکایت کرتا ہوں اللہ کی قسم وہ میرے بیٹے کو قتل کرینگے انکو میری شفاعت نہ ملے گی:

۶۲۔ بصائر الدرجات احمد بن محمد عن ال میں بن سعید عن محمد بن ریان عن ابی الادرؑ الحفف عن الاصبغ ابن بناتہ عن امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ فرمایا رسول اللہؐ نے جو میری زندگی جینا پسند کرے اور میری موت مرنا پسند کرے اور جنت عدن میں داخل ہو جس کا میرے رب نے وعدہ کیا ہے اور اس کی ہر چھڑی اللہ نے اپنے ہاتھ سے لگائی ہے پھر فرمایا ہو جا پس وہ ہو گئی اور وہ جنۃ الاعلیٰ ہے پس اس کو چاہئے کہ علی سے محبت کرے اور اس کے بعد والے اوصیاء سے پس بے شک وہ تمہیں ہدایت سے نہ نکالیں گے اور تمہیں گمراہی میں داخل نہ کریں گے:

۶۳۔ بصائر الدرجات محمد بن لیلیٰ الاسلمی عن عماد بن رزیں عن ابی اسحاق عن زیاد بن مطرف فرمایا رسول اللہؐ نے جو ارادہ کرے کہ میری زندگی جیئے اور میری موت مرے اور جنت عدن میں داخل ہو جس کا مجھ سے رب نے وعدہ کیا ہے اس کی ایک ایک چھڑی اللہ نے ہاتھ سے لگائی ہے پھر فرمایا اسے ہو جا پس وہ ہو گئی پس وہ علیؑ سے محبت کرے اور اس کے بعد اوصیاء سے وہ تمہیں ہدایت سے نہ نکالیں گے اور گمراہی میں داخل نہ کریں گے۔

۶۴۔ بصائر الدرجات احمد بن محمد عن ال حسین بن سعید عن لعین بن یشاء عن ابی الحسن الرضاؑ کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو پسند کرے کہ میری زندگی زندہ رہے میری موت مرے اور جنت عدن میں داخل ہو جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس کی ہر چھڑی اللہ نے اپنے ہاتھ سے لگائی ہے پھر اسکو کہا ہو جا پس وہ ہو گئی تو وہ علیؑ بن ابی طالبؑ سے دوستی کرے اور اسکے بعد اوصیاء سے پس بے شک وہ لوگ نہ تمہیں ہدایت سے نکالیں گے اور نہ تمہیں گمراہی میں داخل کریں گے۔ ہے۔

۶۵۔ بصائر الدرجات ابراہیم بن ھاشم عن محمد ابرقی عن خلف بن حماد عن محمد القطبی فرمایا میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا فرمایا کہ رسول اللہؐ کے مرض میں لوگ آپؐ کے پاس عیادت کے لئے آئے اتنے میں علی علیہ السلام آئے تاکہ آپؐ کے قریب ہوں تو کوئی جگہ نہ پائی پس جب رسول اللہؐ

https://www.shiabookspdf.com

اور آپ کے ساتھ بستر پر بیٹھ گئے پھر فرمایا اے لوگوں کی جماعت یہ میرے اول بیت ہیں تم انکو کم جانتے ہو حالانکہ میں ابھی زندہ ہوں سنو اللہ کی قسم اگر میں تم سے غائب ہو گیا پس اللہ تو تم سے غائب نہیں ہے بے شک روح اور راحت اور رضوان اور خوشی اور بشارت اور حجت اور حبّ کس کے لئے ہے: تم علیؑ اور اس کی ولایت کے ساتھ رہو اور اس کی اور اس کے اوصیاء کی اسکے بعد حفاظت پر مجھ پر لازم ہے کہ میں انکو اپنی شفاعت سے داخل کر دوں وہ میرے متبعین ہیں اور جو میری اتباع کرے وہ مجھ سے ہے جیسے کہ میرے بارے جاری ہے ابراہیم سے کیونکہ میں ابراہیم سے ہوں اور ابراہیم مجھ سے ہے اور اسکا دین میرا دین ہے اسکی سنت میری سنت ہے اور اسکی فضیلت میری فضیلت ہے اور میں اس سے افضل ہوں اور میری فضیلت اس کی فضیلت ہے جو میرے قول کی تصدیق ہے اللہ نے فرمایا اولاد بعض کی بعض سے ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

۶۶۔بصائر الدرجات محمد بن الحسین عن النضر بن شعیب عن محمد بن الفیضل عن الثمالی فرمایا کہ میں نے امام ابو جعفرؑ سے سنا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بے شک تو میری حجت کا مکمل کرنا اور تیری امت کے بدبختوں سے ہو گا جو علیؑ کی ولایت ترک کرے اور اس کی فضیلت انکی فضیلت ہے اور تیرا حق انکا حق ہے اور تیری اطاعت انکی اطاعت ہے اور تیری نافرمانی انکی نافرمانی ہے اور وہ ہدایت کے امام ہیں تیرے بعد اُن میں تیری روح جاری ہے اور اس کی روح تجھ میں جاری ہے ان کے رب کی طرف سے: اور وہ تیری عزت ہیں تیری مٹی سے اور تیرے گوشت سے اور تیرے خون سے اور بے شک اللہ نے جاری کی ہے ان میں تیری سنت اور تجھ سے پہلے انبیاء کی سنت اور وہ ہر علم پر خزانچی ہیں تیرے اور مجھ پر حق ہے بے شک میں نے انکو چن لیا اور برگزیدہ کیا اور خالص کر لیا ہے، اللہ ان سے راضی ہو اور وہ نجات پائے گا جو ان سے محبت کرے گا اور دوستی کرے گا اور انکی فضیلت تسلیم کرے گا پھر فرمایا رسول اللہؐ نے بے شک میرے پاس جبرئیل آیا انکے نام لے کر اور اُنکے بچوں کے نام لیکر اور اُنکے محبت کرنے والوں اور انکی فضیلت تسلیم کرنیوالوں کے نام لے کر۔

۶۷۔اکمال الدین ہمارے بہت سے ساتھیوں نے عن محمد بن ہمام عن جعفر الغزاری عن الحسن بن محمد بن سماعہ عن احمد بن الحرث عن المفضل عن یونس بن ظبیان عن جابرؓ روایت کی ہے فرمایا میں نے رسول اللہؐ سے سنا جب آپ پر یہ آیت اُتری (اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے اولی الامر کی اطاعت کرو) تو میں نے کہا یا رسول اللہؐ ہم نے اللہ اور رسولؐ کو پہچان لیا ہے لیکن اولی الامر کون ہیں جنکی اطاعت اللہ نے آپ کی اطاعت سے ملا دی ہے فرمایا کہ یہ میرے خلفا ہیں اے جابر اور مسلمانوں کے امام ہیں میرے بعد اُن میں سے پہلا علی بن ابی طالبؑ ہے پھر الحسنؑ پھر الحسینؑ پھر علی بن الحسینؑ پھر محمد بن علیؑ جو کہ توریت میں باقر

https://www.shiabookspdf.com

مشہور ہے اور اسے اے جابرؓ تم پالو گے جب تم اسے ملو تو میری طرف سے سلام کہنا پھر صادق جعفر بن محمدؑ پھر موسی بن جعفرؑ پھر علی بن موسیؑ پھر محمد بن علیؑ پھر علی بن محمدؑ پھر حسن بن علیؑ پھر میرا ہم نام اور ہم کنیت حجتہ اللہ فی الارض اور اسکے بندوں میں بقیہ ابن الحسن بن علیؑ یہ وہ ہے جس پر اللہ اپناذکر کھولے گا اسکے سامنے ہونگے زمین کے مشرق و مغرب یہی ہو گا جو اپنے شیعوں سے غائب ہو گا اور اپنے اولیاء سے ایسی غیبت کہ کوئی اس کی امامت پر نہ قائم رہے گا مگر وہی جس کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لیا ہو گا جابرؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ کیا اسکی غیبت میں شیعوں کو اس سے نفع پہنچے گا فرمایا ہاں اللہ کی قسم جس نے مجھے نبوت دے کر بھیجا وہ اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور اسکی غیبت میں اس کے نور ولایت سے روشنی حاصل کریں گے جیسے کہ لوگ سورج سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اگرچہ اس پر بادل چھا جائیں اے جابرؓ یہ اللہ کا پوشیدہ راز ہے اور خزانہ علم ہے پس اسے اسکے اہل کے سوا سب سے چھپا تو جابرؓ انصاری فرماتے ہیں میں علی بن حسینؑ کے پاس داخل ہوا میں اُن سے بات کر رہا تھا کہ محمد بن ابی الباقرؑ باہر آئے اور آپ کے سر پر ایک بالوں کی لٹ تھی اور آپ ابھی بچے تھے جب میں نے دیکھا تو میرے کندھے کا گوشت پھڑ کنے لگا اور میرے بدن کے تمام بال کھڑے ہو گئے اور میں نے اس کی طرف دیکھا اور کہا اے پسر امامؑ ادھر چہرہ کریں پھر میں نے کہا ادھر پشت کریں تو انہوں نے چہرہ اور پشت کی تو میں نے کہا کہ نشانات و شکل تو رسول اللہؐ کی ہے قسم رب کعبہ کی پھر ان کے قریب ہوا اور میں نے کہا آپ کا نام کیا ہے اس نے کہا محمدؑ میں نے کہا کس کا بیٹا ہے اس نے کہا علیؑ کا بیٹا ہوں میں نے کہا اے بیٹے میں تجھ پر قربان جاؤں تو اس وقت باقر ہے اُس نے کہا ہاں اور مجھ تک پہنچا جو رسول اللہؐ نے تجھے امانت دی ہے میں نے کہا اے مولا بے شک رسول اللہؐ آپ کو سلام کہتے تھے امام ابو جعفرؑ فرماتے ہیں اے جابرؓ رسول اللہؐ پر سلام ہو جب تک آسمان و زمین قائم ہیں اور تجھ پر بھی سلام ہو اے جابرؓ جیسے تو نے سلام پہنچایا اور جابر کہتے ہیں کہ میں اور دیگر اصحاب ان کے پاس آتے جاتے رہے اور ان سے سیکھتے رہے پس محمد بن علیؑ نے ان سے ایک شے پوچھی تو جابر نے کہا اللہ کی قسم رسول اللہؐ نے حق فرمای بے شک آپ نے مجھے خبر دی کہ آپؑ ہدایت کے امام ہو آپؑ کے بعد ان کے اہل بیتؑ میں اور لوگوں سے زیادہ بچپن میں حوصلہ والے سب لوگوں سے زیادہ ہو بڑے ہو کر علم میں اور آپ نے فرمایا انکو نہ تعلیم دینا وہ تم سے زیادہ علم والے ہونگے تو ابو جعفرؑ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے سچ کہا اللہ کی قسم میں تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہوں اس کے بارے جو میں نے تجھ سے سوال کیا اور مجھے بچپن میں ہی علم دیدیا گیا تھا اور ہم پر اللہ کا فضل ہے اور رحمت ہے ہم اہل بیتؑ کے لئے: کتاب یہ الشر میں احمد بن اسماعیل نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۸۔ اکمال الدین ابن المتوکل عن الاسدی عن النخعی عن النوفلی عن الحسن بن علی بن ابی حمزہ الثمالی عن ابیہ عن الصادق جعفرؑ بن محمدؑ عن ابیہ

https://www.shiabookspdf.com

عن آبائیہ کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مجھے جبرئیل نے رب العزت سے بیان کیا ہے کہ اس نے فرمایا جو شخص جانتا ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر میں اکیلا اور بے شک محمدؐ میرا بندہ اور میرا رسول ہے اور بے شک علی بن ابی طالبؑ میرا خلیفہ ہے اور امام جو اسکی اولاد سے ہونگے میری حجت ہونگے تو اسے اپنی رحمت سے جنت داخل کردونگا اور اپنی معافی سے آگ سے نجات دونگا اس کے لئے اپنا پڑوس جائز کردوں گا اور اس کے لئے اپنی کرامت واجب کردوں گا اور اس پر اپنی نعمت تمام کردونگا اور اسے اپنے خاص بندوں میں سے بناؤں گا اور خالص کرلوں گا اگر مجھے پکارے گا تو میں لبیک کہوں گا اگر دعا کرے گا تو قبول کرونگا اگر مانگے گا تو عطا کرونگا اگر خاموش ہوگا تو میں ابتداء کرونگا اگر برائی کرے گا میں اس پر حکم کردونگا اگر مسجد سے بھاگے گا تو میں اسے بلادونگا اگر لوٹ کر آئے گا تو اسے قبولیت عطا کرونگا اگر میرا دروازہ کھٹکٹائے گا تو میں کھولوں گا اور جو نہ گواہی دے اس کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر میں اکیلا یا وہ اسکی شہادت دے مگر یہ شہادت نہ دے کہ محمدؐ میرا رسول ہے یا اس کی شہادت دے یہ شہادت نہ دے کہ علی بن ابی طالبؑ میرا خلیفہ اور ولی ہے یا یہ شہادت دے مگر یہ شہادت نہ دے کہ آئمہؑ اس کی اولاد میں سے میری حجت ہیں تو اس نے میری نعمت کو ٹھکرایا اور میری عظمت کو کمتر جانا اور میری آیات کا انکار کیا اور میری کتاب کا انکار کیا اگر وہ میرا ارادہ کرے تو میں روک دونگا اگر مجھ سے مانگے تو محروم کردونگا اگر مجھے پکارے تو اس کی پکار نہ سنوں گا اور اگر دعا کرے تو اس کی دعا نہ سنوں گا اگر یہ میری امید کرے تو ناکام کروں گا اور یہ اسکی میری طرف سے سزا ہے اور میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں تو جابر بن عبداللہ انصاریؓ کھڑے ہوگئے عرض کیا یا رسول اللہؐ علی بن ابی طالبؑ کی اولاد سے امام کون ہیں فرمایا الحسنؑ والحسینؑ جو جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں پھر سید العابدینؑ اپنے زمانے میں پھر علی بن حسینؑ پھر باقر محمد بن علیؑ اور تو اسے اے جابرؓ پائے گا پس جب اسے پائے تو میرا اسلام کہنا پھر صادق جعفرؑ بن محمدؑ پھر کاظمؑ موسیٰ بن جعفرؑ پھر الرضا علی بن موسیٰؑ پھر التقی محمد بن علیؑ پھر ھادی علی بن محمدؑ پھر زکی حسن بن محمدؑ پھر اسکا بیٹا القائمؑ بالحق میری امت کا مجھ محمدؐ کی جو کہ زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی، اے جابرؓ یہ سب میرے خلفاء اور اوصیاء اور اولاد اور عزت ہیں جس نے ان کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی جس نے انکی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی جس نے ان میں سے کسی کا نکار کیا اس نے میرا انکار کیا انکے ذریعے اللہ تعالیٰ آسمانوں کو تھامے ہوئے ہیں کہ وہ زمین پر گریں اور انہی سے زمین کی حفاظت ہے۔ : الاحتجاج میں علی بن ابی حمزہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۶۹۔اکمال الدین ربق البرقی عن ابیہ عن درہ عن ابی عن د محمد بن خالد عن محمد بن داؤد عن محمد بن الجارود عن ابن نباتہ فرمایا کہ ایک دن امیر لمومنینؑ ہم پر نکلے اور آپؑ کا ہاتھ اپنے بیٹے حسنؑ کے ہاتھ میں تھا آپؑ فرمارہے تھے کہ رسول اللہؐ ایک دن ہم پر نکلے اور میرا ہاتھ اسی

طرح آپؑ کے ہاتھ میں تھااور آپؑ فرمار ہے تھے مخلوق میں بہترین میرے بعد اور ان کا سردار میرا یہ بھائی ہے اور یہ ہر مسلمان کاامام ہے اور ہر مومن کا میری وفات کے بعدامیر ہے سنو میں کہہ رہاہوں کہ میرے بعد مخلوق کا بہترین اور انکا سردار میرے بعد بیٹھا ہے اور یہ ہر مسلمان کاامام ہےاور ہر مومن کا میرے وفات کے بعدامیر ہے: سنو بے شک اس پر بھی میرے بعد ظلم ہو گا جیسے کہ مجھ پر رسول اللہؐ کے بعد ظلم ہوااور مخلوق میں بہترین اور انکا سردار حسنؑ کے بعد اس کا بھائی حسینؑ ہو گا جو اپنے بھائی کے بعد مظلوم ہو گا ارضِ کرب وبلا میں مقتول ہو گا سنو بے شک اس کے ساتھی قیامت کے دن شہیدوں کے سردار ہونگے اور حسینؑ کے بعد نو ۹ اس کی صُلب سے زمین میں اور آگے خلفاء اور بندوں پر اس کی حجت اور اس کی وحی پر امین اور مسلمانوں کے امام اور مومنین کے قادر اور متقین کے سردار ہونگے ان میں سے نواں قائم ہے جو زمین کو ظلمات کے بعد نور سے بھر دے گااور ظلم کے بعد انصاف سے بھر دے گااور جہالت کے بعد علم سے بھر دے گا قسم اس کی جس نے میرے بھائی محمدؐ کو نبوت دے کر بھیجااور مجھے امامت سے خاص کیا بے شک اس کے ساتھ آسمان سے روح الامین کی زبان پر وحی نازل ہو چکی ہے اور بے شک رسول اللہؐ سے سوال کیا گیااور میں آپ کے پاس تھاآپ کے بعد والے اماموں کے بارے میں تو آپ نے فرمایا سائل کو اور قسم ہے آسمان کی جو برجوں در ودہے بے شک انکی تعداد برجوں کے برابر ہے اور قسم ہے راتوں کے رب کی اور ایام اور مہینوں کے رب کی بے شک انکی تعداد مہینوں کی تعداد کی طرح۔ سائل نے کہا وہ کون ہیں اے اللہ کے رسولؐ تو رسول اللہؐ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھ دیااور فرمایا ان میں پہلا تو یہ ہے اور ان میں آخری مہدیؑ ہے جو ان سے دوستی کرے اس نے مجھ سے دوستی کی اور جو ان سے دشمنی کرے اُس نے مجھ سے دشمنی کی جو ان سے محبت رکھے اس نے مجھ سے محبت رکھی جو ان سے بغض رکھے اس نے مجھ سے بغض رکھا جو ان سے ناواقف ہو وہ محدث بھی ناواقف ہے جو ان کو پہچانے اس نے مجھے پہچانا ان سے اللہ اپنے دین کی حفاظت کرے گا۔ ان سے اپنے شہر آباد کرے گا اللہ ان سے اپنے بندوں کو رزق دیتا ہے اور ان سے آسمان سے بارش نازل کرتا ہے ان سے زمین سے برکات نکالتا ہے یہ سب میرے اوصیاء اور مددگاروں کے امام ہیں اور مومنین کے دوست ہیں ۰۷۔ اکمال الدین ماجیلویہ عن علی عن ابیہ عن علی بن معبد عن دالحسین بن خلاد عن علی بن موسیٰ الرضاؑ عن ابیہ عن آبائیہ کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو یہ پسند کرے کہ میرے دین کو تھامے اور کشتی نجات میں سوار ہو تو وہ علی بن ابی طالبؑ کی اقتداء کرے، اسکے دشمن سے دشمنی کرے اسکے دوست سے دوستی کرے پس وہ میرا وصی ہے اور میری زندگی میں میری امت پر میرا ذریعہ ہے اور میری وفات کے بعد بھی اور وہ ہر مسلمان کا امام اور ہر مومن کا امیر میرے بعد ہے اس کی بات میری بات ہے اور اسکا امر میرا امر ہے اور اس کی منع میری منع ہے اسکا تابع میرا تابع ہے اور اسکا ناصر میرا ناصر ہے اسکو رسوا کرنے

https://www.shiabookspdf.com

والا مجھے رُسوا کرنے والا ہے پھر فرمایا جو میرے بعد علیؑ کو چھوڑے وہ مجھے نہ دیکھے گا اور نہ میں اسے قیامت میں دیکھوں گا اور جو علیؑ کے خلاف ہوا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا جہنم بنا دیا اور جو علیؑ کو رسوا کرے اللہ اس کو پیشی والے دن رسوا کرے گا اور جو علیؑ کی مدد کرے اللہ قیامت کی ملاقات کے وقت اس کی مدد کرے گا اور اسے سوال کے وقت اپنی حجت کی تلقین کرے گا پھر فرمایا الحسنؑ و الحسینؑ میری امت کے اپنے باپ کے بعد امام ہیں اور جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور ان کی ماںؑ تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہیں انکا باپؑ تمام وصیوں کا سردار ہے اور حسینؑ کی اولاد سے نو ۹ امام ہونگے اُن کا نواں القائمؑ میری اولاد میں سے ہوگا ان کی اطاعت میری اطاعت ہے انکی معصیت میری معصیت ہے اللہ کی طرف میں انکی فضیلت کے منکرین کی شکایت کرتا ہوں جو ان کی حرمت میں کمی کرتے ہیں اور اللہ ہی کافی مددگار ہے اور نصرت کرنے والا ہے میری عترت کی اور میری امت کے اماموں کی اور انتقام لینے والا ہے ان کے حق کا انکار کنے والوں سے اور عنقریب جان لینگے ظالم کونسی جگہ پلٹتے ہیں:۔

۷۱۔اکمال الدین الھدوانی عن علی عن ابی عن علی بن سعید عن الحسین بن خالد عن ابی الحسن علی بن موسیٰؑ عن ابیہ عن آبایہ کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں اللہ کی مخلوق کا سردار ہوں میں جبرئیل اور اسرافیل اور عرش کے حاملین فرشتوں اور تمام مقرب فرشتوں اور انبیاء ورسولوں سے بہتر ہوں اور میری شفاعت والا اور حوض شریف والا میں اور علیؑ اس امت کے باپ ہیں جس نے ہمیں پہچانا اس نے اللہ کو پہچانا اور جو ہم سے ناواقف ہوا وہ اللہ سے ناواقف ہوا اور علیؑ سے میرے نواسے اور جنت کے نوجوانوں کے سردار الحسنؑ والحسینؑ ہیں اور حسینؑ کی اولاد سے نو امام ہونگے ان کی اطاعت میری اطاعت ہے ان کی معصیت میری معصیت ہے انکا نواں انکا قائم انکا مہدیؑ ہے

۷۲۔اکمال الدین ماجیویہ عن عمہ عن ابرقی عن الکوفی عن محمد بن سنان عن المفضل عن اشمالی عن ابی جعفرؑ عن ابیہ عن جدہ الحسینؑ فرمایا میں اور میرا بھائی اپنے نانا رسول اللہؐ کے پاس داخل ہوئے تو آپ نے مجھے بائیں ران پر اور میرے بھائی حسنؑ کو دائیں ران پر بٹھایا پھر ہمیں چوما اور فرمایا میرا باپ تم پر قربان ہو اے دو امام نواسو، اللہ نے تمہیں مجھ سے اور تمہارے باپ سے اور تمہاری ماں سے چن لیا ہے اور اے حسینؑ تیری پشت سے نو امام چن لئے ہیں انکا نواں انکا قائمؑ ہوگا یہ سب فضیلت میں اور مرتبے میں برابر ہونگے اللہ کے نزدیک۔

۷۳۔اکمال الدین محمد بن عمر الحافظ عن محمد بن مالی المقری عن احمد بن محمد اتنوسی عن عبد العزیز بن ابان عن سفیان ثوری عن جابر عن الشعبی عن مسروق فرمایا کہ میں نے ابو عبد اللہ سے پوچھا کیا تجھے نبیؐ نے خبر دی ہے کہ آپ کے بعد کتنے خلیفہ ہونگے فرمایا ہاں بارہ ہونگے سب کے سب قریش سے ہونگے۔

https://www.shiabookspdf.com

۷۴۔ اکمال الدین میں ہمارے متعدد ساتھیوں نے عن محمد بن ھمام عن عبداللہ جعفر عن احمد بن ودودل عن ابن ابی عمر عن سیعہ بن عزوان عن ابی نسیر عن الصادقؑ عن آبائیہ روایت کی ہے کہ ہر سول اللہؐ نے فرمایا بے شک اللہ تعالی نے ایام میں جمعہ اور مہینوں میں رمضان اور دنوں میں لیلۃ القدر کو منتخب کیا ہے اور مجھے تمام انبیاء پر منتخب کیا ہے اور مجھ سے علیؑ کا انتخاب کیا اور تمام وصیوں پر اسے فضیلت دی اور علیؑ سے حسنؑ اور حسینؑ کو اور حسینؑ سے اس کی اولاد میں اوصیاء کو پسند کیا جو قرآن پاک سے غالیوں کی تعریف اور باطل والوں کی تبدیلی دور کرتے ہیں اور گمراہوں کی تغیر و تاویل انکا نواں انکا قائمؑ ہوگا اور وہ ظاہر اور باطن ہوگا، الغیبۃ النعمانیہ میں محمد بن ھمام عن ابیہ الحمری دونوں نے عن احمد بن ہلال اسی طرح روایت کی ہے۔ تشریح: اور وہ اُن کا طاہر ہوگا یعنی وہ ظاہر ہوگا اور دشمنوں پر غالب آئے گا اور ہو باطن ہوگا یعنی چھپ جائے گا اور غائب رہے گا ایک زمانہ تک۔

۷۵۔ اکمال الدین المنظفر العلوی عن ابن سرور عن ابیہ عن محمد بن صر عن الختاب عن الحسن بن بھلول عن اسماعیل بن ھمام عن عمران بن قرۃ عن ابی محمد المدائنی عن ابن اذینہ عن ابان بن عیاش عن سلیم بن قیس الھدی فرمایا میں نے علی علیہ السلام سے سنا فرماتے تھے کہ نہیں اتری رسول اللہؐ پر کوئی آیت قرآن کی مگر وہ مجھے پڑھاتے تھے اور مجھ سے لکھواتے تھے میں اپنے ہاتھ سے لکھا اور مجھے اسکی تاویل سکھائی اور اسکا ناسخ و منسوخ اور محکم و متشابہ سکھایا اور اللہ سے دعا کی کہ وہ مجھے اس کا فہم اور حفظ عطا کرے پس میں اللہ کی کتاب کی کوئی آیت نہیں بھولا اور نہ کوئی علم جو آپ نے مجھے رکھایا پس میں نے اسے لکھا اور میں اس میں سے ایک حرف بھی نہ بھولا پھر آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا اور اللہ بتارک و تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ مرے دل کو علم و حکمت و نور سے بھر دے اور اُس میں سے بھی مجھے کوئی بات نہ بھولی اور نہ کوئی شی فوت ہوئی جو میں نے نہ لکھی ہو آپ نے کوئی شی نہ چھوڑی جو اللہ نے آپ کو سکھائی حلال کی اور حرام اور امر و نہی میں سے اور جو ہوا اور جو ہوگا اطاعت اور معصیت سے مگر آپ نے مجھے سب کا علم دیا اور میں نے حفظ کر لیا پھر میں نے کہا یا رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ اس نے میری دعا تیرے بارے میں اور تیرے شرکاء کے بارے میں جو کہ تیرے بعد ہونگے قبول کر لی ہے میں نے کہا یا رسول اللہؐ میرے شرکاء کون ہیں میرے بعد فرمایا وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ اور میرے ساتھ جوڑا ہے پس فرمایا ہے کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اولی الامر کی اپنے میں سے پھر میں نے کہا یا رسول اللہؐ وہ کون ہیں فرمایا وہ اوصیاء ہیں مجھ سے اور تجھ سے حوض پر آنے تک ہر ایک ھادی اور ہدایت یافتہ ہے نہ نقصان کرے گا ان کا جو انکو قبول کرے وہ قرآن کے ساتھ ہونگے اور قرآن انکے ساتھ ہوگا وہ ان کو نہ چھوڑے گا اور وہ اسے نہ چھوڑیں گے ان سے میری امت کی مدد ہوگی ان سے ہی بارش ہوگی اور ان سے ہی بلاؤں کو دور

https://www.shiabookspdf.com

کیا جائے گا اور ان کے ساتھ دعائیں قبول ہونگی پھر میں نے کہا یا رسول اللہؐ میرے لئے انکا نام لیں آپ نے فرمایا میرا یہ بیٹا اور آپ نے اپنا ہاتھ حسنؑ کے سر پر رکھا اور میرا یہ بیٹا اور آپ نے اپنا ہاتھ حسینؑ کے سر پر رکھا پھر اس کا بیٹا جس کو علیؑ کہا جاتا ہے وہ تیری زندگی میں پیدا ہو گا اس کو میرا اسلام کہنا پھر انکو بارہ امام مکمل کر دیں گے میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ان کا نام لیں تو پھر آپ نے ایک ایک آدمی کا ان میں سے نام لیا پس فرمایا ان میں مہدیؑ ہو گا جو امت محمدؐ کے لیے زمین کو انصاف وعدل سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی اللہ کی قسم میں پہچانتا ہوں ان کو جو رکن و مقام کے درمیان اسکے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور میں ان کے باپوں کے نام اور قبیلوں کے نام بھی جانتا ہوں۔

۷۶۔ کامل الزیارات جماعتہ مشائخ جن میں سے میرا باپ اور ابن الولید اور علی بن الحسینؑ سب ہیں عن سعد عن الیقیطنی عن زکریا المومن عن ابن مسکان عن زید موسیٰ ابن ھبیرہ فرمایا کہ امام ابو جعفرؑ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا علیؑ کو مضبوطی سے پکڑ لو پس یہ ہی صدیق اکبر ہے اور جو اس کی اتباع کرے اس کے لئے ہدایت دینے والا ہے جو اس سے دوری اختیار کرے وہ دین سے نکالا گیا اور جو اس پر ظلم کرے اللہ اسکو مٹائے اور جو اسکو تھامے وہ اللہ کی رسی کو تھامے گا اور جو اس کی ولایت کو پکڑے اس کو اللہ ہدایت دے گا اور جو اسکی ولایت چھوڑے اللہ اس کو گمراہ کرے گا اور اسی سے میری امت کے نواسے الحسنؑ والحسینؑ ہیں وہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور حسینؑ کی اولاد سے امام ہدایت ہیں اور قائم مہدیؑ ہو گا پس ان سے محبت کرو اور دوستی کرو اور انکے دشمن کو انکے علاوہ دوست نہ بناؤ ورنہ تم پر تمہارے رب سے غضب اترے گا اور دنیا میں ذلت آئے گی اور بے شک ناکام ہوا جس نے بہتان باندھا:

۷۷۔ الغیبہ لشیخ طوسی جماعتہ عن التلعکبری عن محمد بن حمد عبید اللہ ھاشمی عن عیسیٰ بن احمد عن ابی الحسن علی بن محمد العسکری عن آبایہ قال قال علی صلوات اللہ علیہ فرمایا یا رسول اللہؐ نے جس کو پسند ہو کہ اللہ سے ملے امن والا اور پاک ہو کر اسے بڑی گھبراہٹ سے بھی ڈر نہ آئے تو وہ اے علیؑ تجھ سے محبت کرے اور تیرے دونوں بیٹوں الحسنؑ والحسینؑ اور علیؑ بن حسینؑ اور محمدؑ بن علیؑ اور جعفرؑ بن محمدؑ اور موسیٰ بن جعفرؑ اور علی بن موسیٰؑ اور محمد اور علیؑ اور حسنؑ پھر مہدیؑ جو کہ ان کا آخری ہو گا سے محبت کرے اور آخر زمانے میں ضرور ایک قوم ہو گی جو اے علیؑ تجھ سے محبت کرینگے باوجود اسکے کہ لوگ انکو برا کہیں گے اگر لوگ ان سے محبت کریں تو ان کے لئے بہتر ہو کاش کہ وہ جان لیں وہ تجھے اور تیرے بچوں کو اپنے ماں باپ اور بھائیوں اور بہنوں اور تمام قبیلے اور قرابتوں پر ترجیح دینگے ان پر افضل ترین رحمت خداوندی ہو یہ ہی لوگ حمد کے جھنڈے کے تحت جمع کئے جائیں گے ان کی غلطیوں سے درگزر کیا جائے گا اور ان کے درجات کو بلند کیا جائے گا اور

بدلہ ہوگا ان اعمال کا جو انہوں نے کئے، مناقب ابن شہر آشوب محمد بن احمد بن عبد اللہ الہاشمی میں بھی اس طرح روایت ہے۔

۷۸۔ الغیبہ لشیخ طوسی جماعتہ القلعکبری عن محمد بن ھمام عن الحسن بن علی القوھتانی عن زید بن اسحاق عن ابیہ فرمایا کہ میں نے ابو عیسیٰ بن موسیٰ سے سوال کیا میں نے کہا آپ نے تابعین میں سے کسے پایا ہے انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں تم کیا کہتے ہو لیکن میں کوفہ میں تھا تو میں نے ایک شیخ سے اس کی جامع مسجد میں سنا جو عبد خیر سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہؐ نے فرمایا اے علیؑ امام ہدایت والے اور ہدایت یافتہ جن سے انکے حقوق چھینے جائیں گے تیری اولاد میں سے بارہ امام ہونگے اور تو بھی۔۔۔ حدیث آگے مختصر کر دی گئی ہے۔

۷۹۔ الغیبہ الشیخ طوسی جماعتہ عن ابی ابی المفضل الیشبانی عن محمد الحمیری عن ابیہ عن الاشعری عن عمرو بن ثابت عن ابی ابیر ود عن ابی جعفرؑ کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں اور گیارہ میرے بیٹے اور تم اے علیؑ زمین کا محور ہیں یعنی اس کی میخ اور اسکے پہاڑ ہیں اللہ نے اس سے زمین کو باندھا ہے کہ وہ اپنے اوپر رہنے والوں سے نہ جھکے اور جب میری اولاد کے بارہ چلے جائیں گے تو زمین اپنے باشندوں سے حرکت میں آجائے گی اور انکو مہلت نہ ملے گی۔

https://www.shiabookspdf.com

۸۰۔ الغیبہ الشیخ طوسی اسی اسناد کے ساتھ عن الحمیری عن احمد بن ھلال عن ابی ابی عمیر عن سعید بن غزور نعتابی بسیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اپنی ایک حدیث میں کہ اللہ نے لوگوں میں سے انبیاء کو چنا اور انبیاء میں سے رسولوں کو اور رسولوں سے مجھ کو اور مجھ سے علیؑ کو اور علیؑ سے حسنؑ و حسینؑ کو اور حسینؑ سے اوصیاء کو چن لیا انکا نواں انکا قائم ہے اور وہ انکا ظاہر اور ان کا باطن ہے۔

۸۱۔ الغیبہ الشیخ طوسی جماعتہ عن ابزوفری علی بن سنیان الموصلی لاعدل عن علی بن الحسین عن احمد بن محمد بن الخلیل عن جعفر بن احمد المصری عن عمہ الحسن بن علی عن ابیہ عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد عن ابیہ الباقرؑ عن ابیہ ذی الشفنات سید العابدینؑ عنا بو الحسینؑ الشہید عن ابیہ امیر المومنین علیہ السلام کہ فرمایا رسول اللہؐ نے اس رات جس میں آپ کی وفات ہوئی علی علیہ السلام سے کہ اے ابو الحسنؑ کاغذ اور دوات حاضر کرو پس آپ نے اپنی وصیت لکھوائی حتی کہ اس تمام تک پہنچے فرمایا اے علیؑ بے شک میرے اور بارہ امام ہونگے اور ان کے بعد بارہ مہدی ہونگے فرمایا اے علیؑ تو ان بارہ میں سے پہلا امام ہوگا اللہ نے بلند آسمان پر تیرا نام مرتضیٰ و امیر المومنین و صدیق اکبر و فاروق اعظم و امن والا و مہدی تک ہے اور یہ اسماء تیرے علاوہ کسی اور کے لائق نہیں ہیں اے علیؑ تو میرا وصی ہے میرے اہل بیتؑ پر انکی زندگی میں اور ان کی موت میں اور میری عورتوں پر پس جس نے اسے باقی رکھا وہ مجھے کل کو مل جائے گی اور جس نے اس کو چھوڑ دیا تو میں اس سے بری ہوں نہ وہ

مجھے دیکھے گی اور نہ میں اسے دیکھوں گا قیامت کے میدان میں اور تو میرا خلیفہ ہے میری امت پر میرے بعد جب تجھے موت آئے پس اسے میرے فرمانبردار پہنچنے والے بیٹے حسنؑ کے سپرد کر دینا پس جب اسکی وفات ہو تو وہ اسے میرے بیٹے الحسینؑ الشہید الاز کی المقتول کے سپرد کر دے پس اس کی وفات قریب ہو تو وہ اسے اپنے بیٹے امیر العابدینؑ ذیالشفنات علی کے سپرد کر دے پس جب اسکی وفات قریب ہو تو وہ اسے اپنے بیٹے محمدؑ باقر العلم کے سپرد کر دے اور جب اس کی وفات قریب ہو تو وہ اپنے بیٹے جعفر الصادقؑ کے سپرد کر دے پس جب اس کی وفات قریب ہو تو وہ اسے اپنے بیٹے موسیٰ کاظمؑ کے سپرد کر دے پس جب اس کی وفات قریب ہو تو وہ اسے اپنے بیٹے علی رضاؑ کے سپرد کرے۔ پس جب اسکی وفات قریب ہو تو اسے اپنے بیٹے محمد الثقہ التقیؑ کے سپرد کرے اور جب اسکی وفات قریب ہو تو وہ اسے اپنے بیٹے علیؑ ناصح کے سپرد کرے پس جب اس کی وفات قریب آئے پس وہ اسے اپنے بیٹے الحسنؑ الفاضل کے سپرد کرے اور جب اس کی وفات قریب ہو تو وہ اسے اپنے بیٹے محمدؑ جو آل محمدؑ میں سے حفاظت کیا گیا ہے کو سپرد کر دے پس یہ بارہ امام ہیں پھر اس کے بعد بارہ مہدی ہونگے اسکے بیٹے تک جو اول المقربین ہے اس کے تین نام ہیں میرے نام کی طرح میرے باپ کے نام کی طرح اور وہ عبداللہ و احمد ہے اور تیسرا نام مہدی ہے جو کہ اول المومنین ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۸۲۔ الغیبۃ الشیخ الطوسی جماعۃ عن التلعکبری عن احمد بن علی الرازی عن الحسین بن علی عن علی بن سنان الموصلی عن احمد بن محمد الخلیل عن ابن صالح الھمدانی عن سلمان بن احمد عن الزیال بن مسلم و عبدالرحمن بن یزید بن جابر عن سلام فرمایا کہ میں ابو سلمیٰ سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے نبیؐ سے سنا فرما رہے تھے میں رات کو جب آسمانوں کی طرف مجھے لے جایا گیا یہ سنا کہ اللہ جل جلالہ فرما رہا تھا کہ اے محمدؐ جو ایمان لایا اس پر جو تیری طرف اسکے رب کی طرف سے نازل کیا گیا اور میں نے کہا اور ایمان والے بھی تو فرمایا کہ اے محمدؐ تو نے سچ کہا کون پیچھے ہو گا تیری امت کے لئے میں نے کہا کہ ان میں سے بہترین فرمایا علی بن ابی طالبؑ میں نے کہا ہاں یارب فرمایا اے محمدؐ میں نے زمین کی طرف جھانکا تو اس میں سے تجھے چن لیا پس تیرا نام اپنے نام سے نکالا پس نہ ذکر کیا جائے گا میرا کسی جگہ مگر تیرا ذکر میرے ساتھ ہو گا پس میں محمود ہوں اور تو محمدؐ ہے پھر میں دوبارہ جھانکا تو اس سے علیؑ کو چنا اس کے لئے ایک نام اپنے ناموں میں سے نکالا پس میں اعلیٰ ہو اور وہ علیؑ ہے اے محمدؐ میں نے تجھے پیدا کیا اور میں نے علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو اپنے نور سے پیدا کیا اور میں نے تمہاری دوستی و محبت آسمان والوں پر اور زمین والوں پر پیش کی پس جس نے اسے قبول کیا وہ میرے نزدیک مومنوں میں سے ہے اور جو اسکا انکار کرے وہ میرے نزدیک کافروں میں سے ہے اے محمدؐ اگر کوئی بندہ میرے بندوں میں سے میری عبادت کرے حتیٰ کہ ختم ہو جائے اور پرانی مشک کی طرف

ہو جائے پھر وہ میرے پاس آئے تمہاری ولایت کا انکار کرتے ہوئے تو میں اسے نہ بخشوں گا حتیٰ کہ وہ تمہاری ولایت کا اقرار کرے اے محمدؐ کیا تو پسند کرتا ہے کہ انہیں دیکھے میں نے کہا ہاں رب نے فرمایا عرش کی دائیں جانب مڑ کر دیکھ میں نے التفات کیا تو اچانک علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ و علیؑ و محمدؑ و جعفرؑ و موسیٰؑ و علیؑ و محمدؑ و علیؑ و حسنؑ و مہدیؑ نور کے سائے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور مہدیؑ انکے درمیان تھا جیسے کہ چمکتا ستارہ پھر فرمایا اے محمدؐ یہ میری حجت ہیں اور یہ تیری عترت ہیں اے محمدؐ اور مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم بے شک یہ حجت واجب ہے میری میرے اولیاء کیلئے اور میرے دشمنوں سے انتقام لینے والے ہیں اور الطرائف میں اخطب خوارزم کی کتاب میں عن فخر القضاۃ محمد بن الحسین البغدادی عن الشریف ابی طالب الحسین بن محمد عن محمد بن احمد بن شاذان عن احمد بن محمد بن عبد اللہ الحافظ عن علی بن شاذان الموصلی عن احمد بن محمد بن صالح عن سلیمان بن محمد عن زیاد بن مسلم عن عبد الرحمن عن زید بن جابر عن اسامہ عن ابی سلیمان راعی النبی صلعم روایت میں بھی ایسے ہی ہے اور تفسیر فرات بن ابراہیم میں جعفر بن محمد بن سعید الاحمسی عن الحسن بن الحسین عن یحییٰ بن لیلی عن اسرائیل عن جابر بن یزید عن ابی جعفر عن النبیؐ بھی ایسے ہی روایت ہے۔

۸۳۔ اکمال الدین الطالقانی عن الجلودی عن ابو ھری عن ابن عمارہ عن ابی عن سعد بن رائف عن الاصبغ بن نباتہ فرمایا کہ میں نے امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ سے سنا فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ نے فرمایا افضل کلام لا الہ الا اللہ ہے اور افضل مخلوق وہ جس نے سب سے پہلے لا الہ الا اللہ کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ وہ کون ہے جس نے سب سے پہلے لا الہ الا اللہ کہا فرمایا میں نے اور میں اللہ جل جلالہ کے سامنے نور تھا اس کی توحید اور تسبیح اور تکبیر اور تقدیس اور تمجید کر رہا تھا اور میرے متصل ایک نور میری شہادت دے رہا تھا عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ وہ کون تھا جو آپؐ کی شہادت دے رہا تھا فرمایا علی بن ابی طالبؑ میرا بھائی اور برگزیدہ اور میرا وزیر اور میرا خلیفہ اور وصی اور میری امت کا امام اور میرے فیض کا مالک اور میرا جھنڈا اٹھانے والا عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ اس سے متصل کون ہوگا فرمایا الحسنؑ والحسینؑ جو جنتیوں کے جوانوں کے سردار ہیں پھر حسینؑ کی اولاد سے قیامت تک آنے والے آئمہؑ کرام ہونگے۔

۸۴۔ کشف الیقین محمد بن احمد بن الحسن بن شاذان اُن سو ۱۰۰ احادیث میں سے جن کو اس نے جمع کیا عن محمد بن الحسین بن احمد بن محمد بن جعفر عن محمد بن الحسین عن ابراہیم بن ہشام عن محمد بن سنان عن زیاد بن المتعذر عن سعد بن رائف عن الاصبغ عن ابن عباسؓ فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرمایا اے لوگوں جان لو بے شک اللہ کے دروازے ہیں جو ان میں سے داخل ہو وہ امن میں رہے تو ابو سعید خدریؓ کھڑے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس دروازے کی رہنمائی فرمائیں تاکہ ہم پہچانیں فرمایا وہ علی بن ابی طالبؑ ہے جو سید

https://www.shiabookspdf.com

الوصیین وامیر المومنین اور رب الالعالمین کے رسولؐ کا بھائی اور تمام مخلوق پر اللہ کا خلیفہ: اے لوگوں جو یہ پسند کرے کہ میرے بعد حجت کو پہچانے تو وہ علی بن ابی طالبؑ کو پہچان لے اے لوگوں جسے یہ پسند ہو کہ وہ اللہ کی ولایت میں آئے تو وہ علی بن ابی طالبؑ کی اقتداء کرے اور میری اولاد میں سے اماموں کی وہ میرے علم کے خزانے ہیں تو جابر بن عبد اللہ انصاریؓ کھڑے ہوئے عرض کیا یارسول اللہؐ اماموں کی تعداد کیا ہے فرمایا اے جابر تم نے اللہ تم پر رحم کرے مکمل اسلام کا سوال کر لیا انکی تعداد مہینوں کی تعداد ہے اور وہ اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جس دن سے آسمان وزمین کو پیدا کیا اور ان کی تعداد چشموں کی ہے جو موسیٰ بن عمران کے لئے نکلے تھے جب انہوں نے عصا پتھر پر مارا تھا پس پھوٹے اس سے بارہ چشمے اور ان کی تعداد بنی اسرائیل کے نقیبوں جتنی ہے فرمان خداوندی ہے بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ہم نے ان پر بارہ نقیب مقرر کئے پس امام اے جابر سب سے پہلے علی بن ابی طالبؑ اور آخر میں القائمؑ اور کشف الیقین من کتاب الابصار محمد بن علی اکراجکی میں بھی روایت اسی طرح ہے۔

۸۵۔ کشف الیقین محمد بن جریر البطری عن زرات بن لیلی بن احمد البغدادی عن ابی قتادہ عن جعفر بن محمد عن محمد بن بکیر عن جابر بن عبد اللہ انصاری عن سلمان الفارسیؓ فرمایا ہم نے ایک دن عرض کیا یارسول اللہؐ آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا تاکہ ہم جان لیں فرمایا اے سلمانؓ تو ابوذرؓ اور مقدادؓ اور ابوایوب انصاریؓ کو جبکہ ام سلمہ زوجہ نبیؐ دروازے کے پیچھے تھیں داخل کر پھر آپ نے ہم سب کو فرمایا گواہ رہو اور میری بات سمجھو بے شک علی بن ابی طالبؑ میرا وصی اور میرا وارث اور میری امانتیں ادا کرنے والا اور میرے وعدے پورے کرنے والا ہے اور وہی حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے اور وہ مومنوں کا سردار ہے اور امام المتقین اور چمکتے اعضاء والوں کا قائد اور کل کو رب الااعلیٰ کے جھنڈے کو اٹھانے والا ہے اور وہ اس کے دونوں بیٹے اس کے بعد پھر حسینؑ کی اولاد سے میرے بیٹے نو امام اور ھادی و مہدی قیامت تک ہونگے میں اللہ سے شکایت کرتا ہوں اپنی امت کے انکار کرنے کی اپنے بھائی کے لئے اور ان پر چڑھائی کرنے کی اور ان کے اوپر ظلم کرنے کی اور انکا حق لے لینے کی پس ہم نے کہا یارسول اللہؐ کیا ایسا ہوگا فرمایا ہاں وہ مظلوم قتل ہونگے بعد اسکے کہ غصہ سے بھر جائے گا اور وہ اس وقت صبر کرے گا جب فاطمہؑ نے یہ بات سنی تو آئی حتی کہ پردے کے پیچھے داخل ہو گئیں اور وہ رو رہی تھیں تو انہیں رسول اللہؐ نے فرمایا اے بیٹی تجھے کس نے رُلایا عرض کی میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا اپنے چچا کے بیٹے اور اپنے بیٹے کے بارے میں جو آپ نے کہا فرمایا کہ تجھ پر بھی ظلم ہوگا اور تو اپنے حق کا دفاع کرے گی اور تو سب سے پہلے اہل بیتؑ میں سے مجھے ملے گی چالیس دن کے بعد اے فاطمہؑ میں حفاظت ہوں اس کی جس نے تیری حفاظت کی اور لڑائی ہوں اس کی جس نے تجھ سے لڑائی کی میں تجھے اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور جبرئیل اور صالح المومنین

https://www.shiabookspdf.com

کے: میں نے کہا کہ صالح المومنین کون ہیں؟ فرمایا علی بن ابی طالبؑ۔

۸۶۔ المناقب لابن شہر آشوب جابر جعفی عن الباقرؑ اللہ اس قول کے بارے میں فرماتے ہیں (پس ہم نے کہا کہ اپنا عصا پتھر پر ماریں پھر اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ہر جماعت نے اپنی پینے کی جگہ معلوم کر لی) بے شک قوم موسیٰؑ نے جب شکایت کی پیاس کی تو پانی مانگا تو ان کے لئے اللہ سے پانی طلب کیا تو تو نے سن لیا جو اللہ نے ان کو کہا اور اسی طرح مومن میرے نانا رسول اللہ صلعم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہؐ ہمیں اپنے بعد آئمہؑ کے بارے بتلائیں فرمایا حدیث پہلے کی طرح ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ نے فرمایا جب علیؑ کی فاطمہؑ سے شادی ہو گی تو میں اس سے گیارہ امام علیؑ کی پشت سے نکالوں گا جو علیؑ کے ساتھ بارہ امام ہونگے سب تیری امت کے ھادی ہونگے جن سے وہ رہنمائی حاصل کرے گی ہر امت اپنے امام سے اور جان لیں گے جیسے کہ قوم موسیٰؑ نے پینے کی جگہ معلوم کر لی تھی ابن نباتہ عن امیر المومنینؑ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہؐ سے سوال ہوا اور میں آپ کے پاس تھا اماموں کے بارے میں تو فرمایا اور آسمان کی قسم جو برجوں والا ہے بے شک ان کی تعداد برجوں کی تعداد کے برابر ہے رب راتوں کا دنوں کا مہینوں کا ہے ان کی تعداد مہینوں کی تعداد کے برابر ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۸۷۔ المناقب شہر آشوب حدثناء جماعۃ عن الکشمیھنی عن الغربری عن النجاری قال حدثنا محمد بن مثنی قال حدثنا غندر قال حدثنا شیعہ عن عبد الملک قال سمعت جابر ابن سمرہ فرمایا میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرما رہے تھے بارہ امیر ہونگے پھر آپ نے ایک کلمہ فرمایا جو میں نہ سن سکا تو میرے باپ نے فرمایا کہ آپ فرما رہے تھے یہ سب قریش میں سے ہونگے اور خطیب نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے اور حدثنا خراوی عن ابی الحسین الفارسی عن ابی احمد ابھودی عن ابی اسحاق الفقیہ عن الحافظ مسلم بن قتیبہ بن سعید عن جریر عن حصین عن جابر بن سمرہ فرمایا میں اپنے باپ کے ہمراہ نبی صلعم کے ہاں داخل ہوا پس میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ امر پورا نہ ہو گا حتیٰ کہ ان میں بارہ خلفاء گزریں گے پھر آپ نے آہستہ بات کی تو میں نے اپنے باپ سے کہا آپ نے کیا کہا ہے فرمایا کہ سب قریش سے ہونگے اور اسی سند سے معلم نے کہا کہ حدثنا ابن ابی عمیر عن سفیان عن عبد الملک بن عمر عن جابر بن سمرہ فرمایا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا فرمایا ہمیشہ لوگوں کا معاملہ چلتا رہے گا جب تک انکے والی بارہ آدمی بنیں پھر آپ نے ایک کلمہ کہا جو مجھ سے مخفی رہا تو میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا کہا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سب قریش سے ہونگے اور اسی سند سے مسلم نے کہا ہے جہ حدثنا قیتبہ بن سعید قال حدثنا ابو عودنہ عن سعاک عن جابر بن سمرہ اسی طرح مگر انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ ہمیشہ لوگوں کا معاملہ چلتا رہے گا اور اسی سند سے مسلم نے کہا حدثنا ھداب بن خالد الزردی قال حدثنا حماد بن

سلمہ عن سماک بن حرب فرمایا کہ میں نے جابر بن سمرہ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ نے فرمایا ہمیشہ اسلام غالب وزبردست قول والا رہے گا بارہ خلیفوں تک پھر آپ نے ایک ایسا کلمہ کہا جو مجھے سمجھ نہ آیا تو میں نے اپنے باپ سے کہا تو انہوں نے فرمایا کہ سب قریش میں سے ہونگے اور اس سند سے مسلم نے کہا حدثنا نصر بن علی الجعضمی قال حدثنا یرید بن زریع قال حدثنا ابن نموذج وحدثنا احمد بن عثمان النوفلی واللفظ لم قال حدثنا ازھر قال حدثنا ابن عون عن الشبعی عن جابر بن سمرہ فرمایا کہ میں رسول اللہ صلعم کی طرف چلا اور میرے ساتھ میرا باپ تھا میں نے آپ کو یہ کہتے سنا ہمیشہ یہ دین عزیز و محفوظ رہے گا بارہ خلیفوں تک پھر آپ نے ایک کلمہ فرمایا مجھے اس سے لوگوں نے بہرہ رکھا تو میں نے اپنے باپ سے کہا آپ نے کیا کہا فرمایا آپ نے فرمایا ہے کہ سب قریش میں سے ہوگے اسے سجستانی نے اپنی سنن میں نقل کیا ہے حدثنا ابو القاسم الشحامی عن ابی سعید الکنجروی عن ابی عمر والجبری عن ابی لیلی الموصلی فی سندہ عن شیبان بن فروخ عن حماد بن زید عن مجالا عن الشبعی عن مسروق فرمایا کہ ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے تو ایک آدمی نے سوال کیا اے ابو عبدالرحمن کیا تم نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا تھا آپ کے بعد کتنے اس امر کے مالک ہونگے تو ابن مسعود نے فرمایا مجھ سے کسی نے یہ سوال نہیں کیا جب سے عراق میں آیا ہوں ہاں میں نے رسولؐ سے سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا بارہ مثل بنی اسرائیل کے نقیبوں کے: اسے ابن بطہ نے ابانیہ میں نقل کیا ہے اور احمد نے مسند ابن مسعود میں نقل کیا ہے اور عثمان بن ابی شیبہ نے اور ابو دو یعید الاشیخ نے اور ابو کریب و محمود بن گیلان اور علی بن محمد اور ابراہیم بن سعید اور عبدالرحمن بن ابی حاتم سب نے عن ابی اسامہ عن مجالا عن الشبی روایت کی ہے اور فرادی نے عب ابی عبد اللہ الجوھری عن القطیعی عن عبداللہ بن احمد بن جنبل عن ابیہ عن عبداللہ بن بطہ العکبری سند سے ابانیہ عن عی بن الجعد عن زھیر عن سماک بن حرب وزیاد بن علاقہ وحیسن بن عبداللہ سب نے عن جابر بن سمرہ روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا میرے بعد بارہ امیر ہونگے اور ایک کلمہ بولا تو میں نے اپنے باپ سے پوچھا فرمایا کہ سب قریش سے ہونگے اور اسی سند سے ابن بطہ نے کہا روی الثوری عن عبدالملک بن عمیر عن جابر بن سمرہ نبیؐ نے فرمایا ہمیشہ لوگوں کا امر درست رہے گا حتیٰ کہ بارہ امیر قریش سے ہونگے اور اسی سند سے عن عبدالالہ بن ابی اُمیہ موسیٰ مجاشع عن یزید الرقاشی عن انس فرمایا رسول اللہؐ نے ہمیشہ یہ دین قائم رہے گا بارہ آدمیوں تک قریش میں سے جب وہ چلے جائیں گے تو زمین اپنے باشندوں سے دھنس جائے گی: اعلام الوریٰ میں عبداللہ بن ابی اُمیہ بھی اسی طرح روایت ہے:

۸۸۔ المناقب الابن شہر آشوب اسی سند سے عن ابی اکبر بن ابی خیثمہ عن علی بن جعفر عن زھیر بن معاویہ عن زیاد بن خیثمہ عن الاسود بن سعید الھمدانی عن جابر بن سمرہ فرمایا میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرماتے تھے میرے بعد بارہ خلفاء ہونگے سب قریش سے ہونگے پھر معرج

https://www.shiabookspdf.com

یعنی قتال ہوگا۔

۸۹۔ مناقب شہر آشوب اسی سند سے عن سماک بن حرب وزیاد بن علاقہ و حصین بن عبدالرحمن عن ابن سمرہ عن النبیؐ فرمایا ہمیشہ اس دین والے مدد کیئے جائیں گے اس پر جوان سے لڑے گا بارہ خلیفوں تک جو سب قریش سے ہوں گے۔

۹۰۔ مناقب شہر آشوب وحدثنا عبدالرحمن بن زریق تعزاز بغدادی عن ابی کبر بن ثابت الخطیب فی تاریخ بغداد قال حدث حماد بن سلمہ عن ابی الطفیل فرمایا مجھے عبداللہ بن عمر نے فرمایا اے ابوالطفیل بارہ خلفاء نبیؐ کے بعد شمار کر پھر اس کے بعد کھوپڑی کو توڑنا اور سر پر تلوار مارنا ہوگا اور ایک روایت میں ہے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے کہ پھر عام الٹ پلٹ ہوگی: اعلام الوریٰ حماد بن سلمہ سے اسی طرح روایت ہے: فیروز آباد کہتے ہیں دوارہ جیسے جبانہ۔ ریت کا ٹیلہ ہے یا دائرہ اور پرکار اور ضم کے ساتھ گول ریت دیکھے ارد گرد جانور پھریں اور ہر وہ شئی جو نہ حرکت کرے نہ گھومے اسے دوررہ وتوارہ دونوں فتح کے ساتھ کہا جاتا ہے جبکہ وہ حرکت کرے اور گھومے تو پھر اسے دوارہ وخوارہ صحنمہ کے ساتھ کہتے ہیں۔

۹۱۔ المناقب الابن شہر آشوب اُس میں سے جو روایت کیا ابوالفرج محمد بن فارسی الفوری المحدث نے اپنی سند سے انس سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ہم سے بارہ خلفاء ہونگے اللہ ان کی مدد کرے گا ان کے خلاف کرنے والوں پر اور جو دشمن کرے گا ان کو اس کا نقصان نہ ہوگا اور ابو الطفیل سے روایت ہے کہ ابن عمر سے رسول اللہؐ کے بعد خلفاء کے بارے سوال کیا گیا تو فرمایا کہ وہ بارہ آدمی بنی کعب سے ہونگے اور مجھے ابولموید المکی الخطیب نے خوارزم میں عن الحسین بن علیؑ فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرماتے تھے جو پسند کرے کہ میری زندگی جئے اور میری موت مرے اور اس جنت میں داخل ہو جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے تو وہ علی بن ابی طالبؑ اور اس کی پاک اولادؑ جو امامانِ ہدایت اور اندھیروں کے چراغ آپ کے بعد کی ولایت اختیار کرے بے شک وہ تمہیں ہدایت کے دروازے سے گمراہی کے دروازے کی طرف نہیں نکالیں گے اور حدثنا ابوسعید عبداللطیف الامفھانی عن ابی علی الخزاد عن ابی نعیم الاصفہانی مسنداً الی حلیتہ عن الشعبی عن جابر بن سمرہ فرمایا کہ میں اپنے باپ ساتھ مسجد کی طرف آیا اور نبیؐ خطبہ دے رہے تھے تو میں نے سنا آپ فرما رہے تھے کہ میرے بعد بارہ خلفاء ہونگے پھر آپ نے اپنی آواز پست کر لی پس مجھے یہ معلوم نہ ہوا کہ کیا کہا تو میں نے اپنے باپ سے کہا کہ آپ کیا فرماتے ہیں تو انہوں نے بتایا لہ آپؐ نے فرمایا سب قریش سے ہونگے اور اسی کی سند سے روایت ہے عن السریؒ عن زید بن ارقم وعن شریک عن الاعمش عن حبیب بن ابت عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم وعن عکرمہ وعن سلمہ بن کہیل دونوں نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جسے یہ پسند

https://www.shiabookspdf.com

ہو کہ میری زندگی جئے اور میری موت مرے اور جنت عدن میں رہے جسے میرے رب نے لگایا ہے تو وہ علیؑ سے میرے بعد محبت کرے اور ان اماموں کی اقتداء میرے بعد کرے جو میری عترت ہیں میری طینت سے پیدا ہوئے فہم و علم دیئے گئے ہلاکت ہے ان کی فضیلت کو میری امت میں سے جھٹلانے والوں اور میرے تعلق کو منقطع کرنے والوں کے لئے اللہ ان کو میری شفاعت نہ دے گا اور احمد بن حمد ان نے اپنی سند میں جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے چونتیس ۳۴ طرح سے جن میں عامر بن سعد و سماک بن حرب و ایسود بن سعید الحمدانی ع عبد الملک ب عمیر و عامر الشعبی و ابو خالد الوالبی جیسے کہ صحیحین سے روایت ہے اور انکے علاوہ عبد اللہ بن مورا البغوی عن علی بن الحمعد عن احمد بن وھب بن مصور عن ابی قبیڈس شریح بن محمد الغبری عن نافع عن عبد اللہ بن عمر فرمایا کہ نبیؐ نے فرمایا اے علیؑ میں اپنی امت کا ڈرانے والا ہوں اور تو اسکا ھادی ہے اور حسنؑ اسکا قائد ہے اور حسینؑ اسکا سائق ہے اور علی بن حسینؑ اسکو جمع رکھنے والا ہے اور محمد بن علیؑ اسکا عارف ہے اور جعفر بن محمدؑ اسکا کاتب ہے اور موسیٰ بن جعفرؑ اسکا شمار کنندہ ہے اور علی بن موسیٰؑ اس کو تعبیر کرنے اور نجات دینے والا ہے اور اسکے بغض رکھنے والے کو ہٹانے والا ہے اور محمد بن علیؑ اس کی قیادت کرنے والا اور ہانکنے والا ہے اور علی بن محمدؑ اس کو چلانے والا ہے اور عالم ہے اور حسن بن علیؑ اسکو شہرت دینے والا اور عطا کرنے والا ہے اور القائمؑ سب سے پیچھے اس کا ساقی اور مشہوری کرنے والا اور شاہد ہے بے شک اس میں البتہ نشانیاں ہیں گہری نظر رکھنے والوں کیلئے اور بے شک ایک جماعت نے جابر بن عبد اللہ سے عن النبیؐ اور لاعمش عن ابی اسحاق عن الحارث بن سعید بن قتیس عن علی بن ابی طالب و عن جابر انصاری دونوں سے نبیؐ سے روایت کی ہے فرمایا میں حوض پر وارد ہونگا اور تو اے علیؑ ساقی ہوگا اور حسنؑ ہٹانے والا اور حسینؑ حکم کرنے والا اور محمد بن علیؑ ناشر اور جعفر بن محمدؑ سائق اور موسیٰ بن جعفرؑ محبین کو اور مبغضین کو گننے والا ہوگا اور منافقوں کو مٹانے والا اور علی بن موسیٰؑ مومنین کو زینت دینے والا اور محمد بن علیؑ اہل جنت کو ان کے درجات پر اُتارنے والا اور علی بن محمدؑ ان کے شیعوں کا خطیب اور ان کی حوروں سے شادی کرانے والا ہوگا اور حسن بن علیؑ اہل جنت کا چراغ ہوگا جس سے وہ روشنی حاصل کرینگے اور مہدیؑ قیامت کو انکا شفیع ہوگا جہاں پر اللہ کسی کو اجازت نہ دے گا مگر جسے چاہے۔: الطرائف میں اخطب خوارزم موفق بن احمد المالکی نے اپنی کتاب میں محمد بن الحسین البغدادی عن ابی طالب الحسن بن محمد عن محمد بن احمد بن شاذان عن احمد بن محمد بن عبد اللہ عن علی بن شاذان الموصلی عن محمد بن علی بن الفضل عن محمد بن قاسم عن عباد بن یعقوب عن موسیٰ بن عثمان عن الاعمش عن ابی اسحاق عن الحارث و سعید بن کثیر سے بھی اسی طرح روایت کی ہے :

۹۳۔ المناقب الابن شہر آشوب جابر انصاریؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے توریت میں الیا یقطوا شہر اً و شبر ا پایا ہے لیکن مجھے ان کے نام

معلوم نہیں ہیں پس حسینؑ کے بعد کتنے اوصیاء ہونگے اور ان کے کیا نام ہیں آپ نے فرمایا کہ نو ہوں گے حسینؑ کی اولاد سے اور مہدی ان میں سے آخری ہوگا (الحدیث) مجالا عن الشعبی عن مسروق عن ابن مسعود فرمایا نبیؐ نے میرے بعد بارہ خلفاء ہونگے جیسے کہ تعداد بنی اسرائیل کے نقیبوں کی ہے: ھشام بن زید عن انس فرمایا کہ میں نے نبیؐ سے سوال کیا یارسول اللہؐ آپ کے بعد ہادی کون ہیں فرمایا امام میرے بعد بارہ علیؑ اور فاطمہؑ کی نسل سے ہونگے اور وہ میری عترت ہیں اور دین کے مددگار ہیں: سلمان وابوایوب اور ابن مسعود اور واثلہ اور حذیفہ بن اسیر اور ابو قتادہ اور ابوھریرہ اور انس سب سے روایات ہے کہ نبیؐ سے پوچھا گیا آپ کے بعد کتنے امام ہونگے فرمایا بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد میں اور اعمش کی حدیث میں ہے کہ یارسول اللہؐ مجھے خبر دیں کہ کیا آپ کے بعد نبی ہوگا فرمایا نہیں میں خاتم النبیین ہوں لیکن میرے بعد امام ہونگے جو انصاف کو قائم کریں گے بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد میں اور حدیث امام ابوجعفرؑ میں ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میرے اہل بیتؑ سے بارہ نقیب ہونگے جو محدث اور سمجھانے والے ہونگے اُن میں سے ایک القائم بالحق ہوگا زمین کو عدل سے بھرے گا جیسے وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔

۹۳۔ المجالین المفید الصدوق عن ابیہ عن سعد عن ابن ابی الخطاب عن محمد بن سنان عن المفضل عنجابر الجعفی عن ابی جعفر عن ابیہ عن جدہ کو رسول اللہؐ نے فرمایا علی بن ابی طالبؑ کو اے علیؑ میں اور تو اور تیرے دونوں بیٹے حسنؑ و حسینؑ اور نو حسینؑ کی اولاد سے دین کے ارکان اور اسلام کے ستون ہیں جو ہماری اتباع کرے وہ نجات پائے جو ہم سے دشمنی کرے پس وہ آگ کی طرف جائے گا۔

۹۴۔ الغیبۃ النعمانیہ احمد بن ھوذہ عنابراہیم بن اسحاق عن عبداللہ بن حماد عن عن عمرو بن شمر عن المبارک ابن العضالہ عن الحسن بن ابی الحسن بصری مرفوعاً روایت ہے کہ جبرئیل نبیؐ کے پاس آیا آپ سے کہا اے محمدؐ بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو حکم کرتے ہیں کہ فاطمہؑ کی شادی اپنے بھائی علیؑ سے کردیں تو رسول اللہؐ نے علیؑ کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا اے علیؑ میں تیری شادی اپنی بیٹی فاطمؑ سیدۃ نساء اہل الجنۃ ونساء العالمین سے کرتا ہوں جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے تیرے بعد اور تم سے دونوں سے اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہونگے اور ان میں حسینؑ جو شہید خون میں لت پت زمین میں کیا جائے گا میرے بعد اُن پر ظلم ہوگا اور اس کی اولاد سے آئمہؑ ہونگے وہ چنے ہوئے ہوں گے جن کو اللہ منتخب کرے گا ان سے ظلم کو بجھائے گا اور حق کو زندہ کرے گا اور باطل کو مارے گا ان کی تعداد سال کے مہینوں جتنی ہوگی ان میں آخری وہ ہوگا کہ عیسیٰ بن مریمؑ اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے: کتاب المقتضب ابن عیاش عن عبدالصمد بن علی عن الحسن بن علی عن علویہ عن اسماعیل بن عیسیٰ عن داؤد بن الزبیر والمبارک بن فضالہ عن الحسن بھی اسی طرح روایت ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۹۵۔الغیبہ النعمانی ابی عقدہ عن یحییٰ بن زکریا بن شان عن علی بنابی یوسف عن ابن عمر، عن ابان بن عثمان عن ابی جعفرؑ عن آبائہ رسول اللہؐ نے فرمایا میرے اہل بیتؑ سے بارہ محدث ہونگے۔

۹۶۔الغیبہ النعمانی ابن عقدہ و محمد بن ہمام ع عبد العزیز ع عبد الواحد ابن عبد اللہ عن جالمم عن عبد الرزاق عن معمر عن ابان عن سلیم بن قیس الہلالی فرمایا کہ میں نے علی علیہ السلام سے کہا میں نے سلمان اور مقدادؓ اور ابوذرؓ سے کچھ چیزیں تفسیر قرآن میں اور احادیث رسول اللہؐ سے سنی ہیں پھر میں نے آپ سے تصدیق کے طور پر سنا جو اُن سے سنا تھا اور میں نے لوگوں کے پاس بہت سی ایسی باتیں جو قرآن اور احادیث رسول اللہؐ کے خلاف ہیں سنی ہیں کیا خیال ہے آپؑ کا کہ وہ لوگ جان بوجھ کر رسول اللہؐ پر جھوٹ بولتے ہیں اور قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرتے ہیں تو علی علیہ السلام مجھ پر متوجہ ہوئے اور فرمایا تو نے سوال کیا ہے پس جواب کو سمجھ بے شک لوگوں کے پاس حق و باطل وصدق و کذب و ناسخ و منسوخ و اساس عام و محکم و متشابہ و حفظ و وھم ہر طرح کی شئی ہے اور رسول اللہؐ پر آپ کے عہد میں بھی جھوٹ بولا گیا حتیٰ کہ آپ نے خطبہ دے کر فرمایا اے لوگو! جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے پھر آپ پر آپ کے بعد بھی جھوٹ بولا گیا اور بے شک حدیث تمہارے پاس چاروں سے آئی اور نہیں ہے انکا پانچواں ایک آدمی منافق ایمان کو ظاہر کرنے والا اسلام میں تصنع کرنے والا نہ گناہ سمجھتا ہے اور نہ حرج جانتا ہے کہ رسول اللہؐ پر جھوٹ بولے جان بوجھ کر اور اگر مسلمانوں کو معلوم ہو کہ وہ منافق و جھوٹا ہے تو نہ اس کی بات قبول کریں اور نہ اس کی تصدیق کریں لیکن وہ کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہؐ کا صحابی ہے اور آپ کو دیکھا ہے اور سنا ہے اور وہ لوگ اس سے لے لیتے ہیں اور ان کا حال نہیں جانتے اور بے شک اللہ نے تجھے منافقوں کے بارے خبر دی ہے جو خبر دی ہے اور انکی صفت بیان کی ہے جو بھی بیان کی ہے اللہ نے فرمایا ہے کہ جب آپ انکو دیکھیں گے تو ان کے جسم اچھے ہونگے اور اگر وہ بات کریں گے تو ان کی بات سنیں گے پھر وہ رسول اللہؐ کے بعد باقی رہے اور وہ گمراہ اماموں اور جھوٹ سے آگ کی طرف دعوت دینے والوں اور بہتان کے داعیوں کے قریب ہو گئے حتیٰ کہ انہوں نے ان کو کاموں کا والی بنادیا اور لوگوں پر حاکم بنادیا اور انکے ذریعے دنیا کو کمایا اور بے شک لوگ بادشاہوں اور دنیا کے ساتھ ہیں سوائے اُس کے جس کو اللہ محفوظ رکھے پر یہ چار میں سے ایک ہوگا اور ایک وہ آدمی جس نے رسول اللہؐ سے کوئی چیز سنی اور اُسے خود یاد نہ رکھا تو اس میں وھم ہو گیا لیکن اُس نے جان بوجھ کر جھوٹ نہ بولا وہ اس کے سامنے ہے کہتا بھی ہے اور عمل بھی کرتا ہے اور روایت بھی کرتا ہے اور کہتا ہے میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے اگر مسلمانوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ وہم ہے تو وہ اُسے قبول نہ کریں اور اگر وہ خود اُسے وہم جانے تو اسے توڑ دے اور تیسرا آدمی میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ آپ نے امر کیا پھر نہی کی اور اُسے معلوم نہ

https://www.shiabookspdf.com

ہوا یا اس نے سنا کہ آپ نے منع کیا کسی شیٔ سے پھر امر کر دیا اور اسے معلوم نہ ہوا تو اس نے منسوخ کو محفوظ کر لیا اور ناسخ کو یاد نہ رکھا اگر اسے یہ معلوم ہو کہ یہ منسوخ ہے تو وہ اسے چھوڑ دے اور چوتھا آدمی اللہ پر جھوٹ نہیں بولتا اور نہ ہی رسولؐ پر جھوٹ بولتا ہے وہ جھوٹ سے بغض رکھتا ہے اللہ کے خوف اور رسولؐ کی تعظیم کیلئے اور اُسے وہم بھی نہیں ہوتا بلکہ جو حدیث کو یاد کرتا ہے جیسے سنی ہوتی ہے پس وہ لے کر آیا ہے جیسے کہ سنی ہوتی ہے نہ زیادتی کرتا ہے نہ کمی کرتا ہے اسے ناسخ و منسوخ کا بھی علم ہے پس وہ ناسخ پر عمل کرتا ہے اور منسوخ کو چھوڑتا ہے اور رسول اللہؐ کا امر اور وہ بھی قرآن کی طرح ہے اس میں ناسخ و منسوخ اور عام و خاص اور محکم و متشابہ ہوتا ہے رسول اللہؐ کی کلام کی دو جہتیں ہوئی ہیں ایک عام کلام ہوتی ہے اور ایک خاص کلام ہوتی ہے جیسے کہ قرآن اللہ تعالی نے فرمایا اپنی کتاب میں جو رسولؐ تمہیں دے وہ لے لو اور جس سے روکے اس سے رک جاؤ سنتا ہے اس کلام کو جو نہیں جانتا اور اسے نہیں معلوم کہ اللہ تعالی کی کیا مراد ہے اور نہ معلوم ہے کہ رسول اللہؐ نے کیا مراد لیا ہے اور نہ ہی رسول اللہؐ کے سارے صحابہ کسی شیٔ کے بارے آپ سے پوچھتے اور پھر سمجھتے تھے بعض پوچھتے تھے اور اس کو سمجھ نہ سکتے حتیٰ کہ وہ یہ پسند کرتے کہ کوئی اعرابی آئے یا کوئی وارد ہو اور وہ پوچھے تا کہ وہ سن لیں اور میں رسول اللہؐ پر داخل ہوتا ہوں اور ہر رات آپ مجھ سے خلوت کرتے ہیں وہاں گھومتا جہاں آپ گھومتے اور تمام اصحاب رسول اللہؐ کو اس کا علم ہے کہ آپ ایسا برتاؤ میرے علاوہ کسی سے نہیں کرتے کئی مرتبہ میرے گھر میں رسول اللہؐ آتے اکثر اس سے کہ رسول اللہؐ اپنے گھر ہوتے اور میں جب داخل ہوتا آپ کے پاس آپ میرے ساتھ خلوت کیلیے میرے گھر آتے تو فاطمہؑ اُٹھتی اور نہ کوئی میرا بیٹا اور میں جب پہلے بات کرتا آپ مجھے جواب دیتے اور جب میں خاموش ہوتا اور میرے سوالات ختم ہو جاتے تو آپ ابتداء کرتے اور اللہ سے دعا کرتے کہ وہ مجھے حافظہ دے اور فہم عطا کرے پس جب سے آپ نے دعا کی میں کوئی سنی ہوئی بات نہیں بھولا اور میں نے رسول اللہؐ سے عرض کی اے اللہ کے نبیؐ آپ نے جب سے اللہ سے میرے لئے دعا کی ہے تو آپ نے جو سکھایا وہ مجھے نہیں بھولا پس آپ مجھے کیوں لکھواتے ہیں اور کیوں لکھنے کا حکم دیتے ہیں کیا آپ کو بھول جانے کا مجھ پر خوف ہے فرمایا اے میرے بھائی مجھے تجھ پر بھول جانے کا خوف نہیں ہے بے شک مجھے اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اس نے میری دعا تیرے بارے قبول کر لی ہے اور تیرے شریک کار لوگوں کے لئے قبول کر لی ہے جو تیرے ساتھ ہونگے تیرے بعد بے شک تو ان کے لئے لکھتا ہے میں نے کہا یا رسول اللہؐ میرے شریک کار کون لوگ ہیں فرمایا جن کو اللہ نے اپنے ساتھ اور میرے ساتھ ملا رکھا ہے پس فرمایا ہے کہ اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اعلیٰ الآمر کی اپنے میں سے پس اگر تمہیں کسی شیٔ میں تنازع کا خطرہ ہو تو اسے اللہ کی اور رسول کی اور اولی الامر کی میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی وہ کون ہیں فرمایا الاوصیاء یہاں تک کہ وہ

https://www.shiabookspdf.com

میرے حوض پر وارد ہوں سب کے سب ہدایت والے ہدایت یافتہ ہیں نہ نقصان کرے گا جوان کو رُسوا کرے گا وہ قرآن کے ساتھ ہونگے اور قرآن اُن کے ساتھ ہوگا وہ اس سے جدا نہ ہونگے اور ان سے جدا نہ ہوگا اُن سے میری امت کی مدد ہوگی اور بارش ملے گی اور دفاع ہوگا انکی مقبول دعاؤں سے میں نے کہا یارسول اللہؐ انکا نام لیجئے فرمایا میرا یہ بیٹا اور اپنا ہاتھ حسنؑ کے سر پر رکھ دیا پھر میرا یہ بیٹا اور اپنا ہاتھ حسینؑ کے سر پر رکھ دیا پھر اس کا بیٹا علیؑ اور اسکا نام تیرے والا نام ہے اے علیؑ پھر اسکا بیٹا اسکا نام محمد بن علیؑ ہے اور پھر حسینؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ محمد بن علیؑ تیری زندگی میں پیدا ہوگا اسے میرا سلام کہنا پھر مکمل بارہ امام ہونگے میں نے کہا اے اللہ کے نبی انکا نام لیں پس آپ اُن میں سے ایک ایک آدمی کا نام لیا اللہ کی قسم میری امت کا مہدی محمدؑ ہے اس پر اللہ کی رحمتیں ہوں گی جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم وزیادتی سے بھری ہوگی: میں کہتا ہوں میں سلیم کی کتاب میں نعمان کی روایت کی طرح پائی آخر میں زائد یہ ہے اللہ کی قسم میں پہچانتا ہوں تمام جو جو اُس سے رکن ومقام کے درمیان بیعت کریں گے اور میں اس کی مدد کرنے والوں اور ان کے قاتلوں کے نام بھی جانتا ہوں: سلیم نے کہا پھر میں حسنؑ و حسینؑ صلوۃ اللہ علیہم کو مدینہ میں ملا امیر المومنینؑ کے قتل کے بعد اور ان کو یہ حدیث بیان کی تو دونوں نے کہا کہ تو نے سچ کہا تجھے ہمارے باپ علیؑ نے بیان کی ہے اور ہم وہاں بیٹھے ہوئے تھے اور ہم نے یہ رسول اللہؐ سے یاد کی ہوئی ہے جیسے کہ تجھے ہمارے باپ نے بیان کی بالکل برابر بغیر کمی وزیادتی کے، سلیم کہتے ہیں پھر میں علی بن حسینؑ سے ملا اور ان کے پاس انکا بیٹا محمد بن علیؑ تھا تو میں نے وہ حدیث بیان کی جو ان کے والد گرامی سے اور چچا سے سنی تھی اور جو میں نے علی علیہ السلام سے سنی تھی تو علی بن حسینؑ نے کہا مجھے امیر المومنینؑ نے رسول اللہؐ کی طرف سے اس حالت میں پڑھائی کہ آپ ضربت ظلم سے زخمی تھے اور میں بچہ تھا پھر فرمایا محمد علیہ السلام نے کہ بے شک مجھے میرے دادا حسینؑ نے بھی رسول اللہؐ سے جبکہ آپ بیمار تھے اور سلام فرمایا تھا ،ابان نے کہا پس میں علی بن حسینؑ کے سامنے سلیم کی طرف آیا اور وہ بچہ تھا اور لکھنے میں مختلف لکھا تھا پاس انہوں نے اسے بوسہ دیا اور اسے رسول اللہؐ کا سلام بھی پہنچایا ابان نے کہا جب علی بن حسینؑ چلے گئے تو میں نے حج کیا تو میری ملاقات ابو جعفر محمد بن علیؑ سے ہوئی تو میں نے یہ تمام حدیث بیان کی ایک حرف بھی نہ چھوڑا تو آپ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں پھر فرمایا سلیم نے سچ کہا پھر فرمایا بے شک وہ میرے پاس میرے دادا حسینؑ کے قتل کے بعد آئے تھے میں اپنے باپ کے پاس بیٹھا تھا تو اس نے یہ حدیث سنائی تو اُسے میرے باپ نے کہا تو نے سچ کہا بے شک تجھے میرے باپ اور چچا نے یہ حدیث امیر المومنینؑ سے بیان کی ہے پس انہوں نے کہا تھا کہ تو نے سچ کہا ہے بے شک آپ امیر المومنینؑ نے یہ حدیث تجھے بیان کی تھی ہم موجود تھے پھر انہوں نے بیان کیا کہ یہ انہوں نے رسول اللہؐ سے بھی سنی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۹۷۔ الغیبہ النعمانی اپنی سند سے عن عبدالرزاق قال حدثنا معمر بن راشد عن ابان بن ابی عباس عن سلیم بن قیس کہ علی علیہ السلام نے طلحہ کو ایک طویل خطاب میں فرمایا جس وقت مہاجرین وانصار کے تفاخر اور مناقب اور فضائل ذکر کررہے تھے اے طلحہ کیا تو اُس وقت موجود نہ تھا جب رسول اللہؐ نے کندھے کی ہڈی منگوائی تا کہ اس میں وہ چیز لکھیں کہ امت آپ کے بعد گمراہ نہ ہو اور اختلاف نہ ہو تو تیرے دوست نے کہا جو کچھ کہ کہا رسول اللہؐ کو شدت مرض سے ہذیان ہو رہا ہے تو رسول اللہؐ نے مجھے خبر دی جو لکھوانے کا ارادہ تھا اور عام لوگ اس کے گواہ ہیں اور جبرئیل امین نے آپ کو خبر دی کہ اللہ تعالی کے علم میں ہے کہ امت میں اختلاف ہوگا اور تقسیم ہوگی پھر آپ نے صحیفہ منگوایا اور مجھے لکھوایا جو آپ کندھے کی ہڈی پر لکھنا چاہتے تھے اور اس پر تین افراد کو گواہ بنایا سلمان فارسیؑ اور ابوذرؓ اور مقدادؓ اور نام لئے ان ہدایت کے اماموں کے جن کی اطاعت کا مومنوں کو قیامت تک امر کیا پس اس میں سے پہلے میرا نام لیا پھر میرے اس بیٹے حسنؑ کا پھر میرے اس بیٹے حسینؑ کا پھر نو آئمہ کا جو میرے اس بیٹے حسینؑ سے ہونگے کیا ایسا ہی ہوا اے ابوذرؓ اور اے مقدادؓ تو دونوں نے کہا ہم رسول اللہؐ پر اس کی شہادت دیتے ہیں پس طلحہ نے کہا اللہ کی قسم میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ ابوذرؓ سے کہہ رہے تھے نہیں اٹھایا زمین نے اور نہ سایہ کیا آسمان نے زیادہ سچے اور نیک آدمی پر ابوذرؓ سے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ان دونوں نے نہیں شہادت دی مگر حق کی اور آپ میرے نزدیک ان سے بھی زیادہ سچے اور نیک ہیں:

https://www.shiabookspdf.com

۹۸۔ اسی سند سے عن عبدالرزاق بن همام عن معمر بن راشد عن ابان بن ابی عیاش عن سلیم بن قیس فرمایا کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ایک آدمی کے پاس سے گزرا آپ نے اس کا نام لیا اس نے کہا نہیں ہے محمدؐ کی مثال مگر کھجور کی جو اُگے جھنڈ میں پس میں رسول اللہؐ کے پاس گیا اور آپ کے سامنے اسکا ذکر کیا تو رسول اللہؐ جلال میں آئے اور جلال سے باہر نکلے اور منبر پر آئے اور انصار ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے جب انہوں نے رسول اللہؐ کا غصہ دیکھا آپ نے فرمایا کیا حال ہے اُس قوم کا جو مجھے میری قرابت میں عار دلاتے ہیں حالانکہ وہ سن چکے ہیں مجھ سے کہ میں ان کے بارے کہتا ہوں جو کہتا ہوں یعنی اللہ تعالی کا ان کو فضیلت دینا اور جو ان کو خصوصیت دی ہے رجس کو ان سے ختم کر دینے اور انکو پاک کر دینے کی اور وہ یہ بھی سن چکے ہیں جو میں نے اپنے اہل بیتؑ اور وصی کی فضیلت میں کہا ہے اور جو اللہ نے اُسے عزت دی ہے اور خصوصیت عطا کی ہے اور فضیلت بخشی ہے سبقت اسلام کی اور اس میں تکلیف اٹھانے کی اور میری اس سے قرابت کا بھی انکو علم ہے کہ وہ مجھ سے ایسے ہے جیسے کہ ہارونؑ موسیٰؑ سے پھر وہ گزرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میری مثال اہل بیتؑ میں ایسے ہے کہ جیسے کھجور اُگی ہو کسی گھاس کی جڑ میں سنو اے لوگو! بے شک اللہ تعالی نے اپنی مخلوق پیدا کی اور اُنکی دو جماعتیں بنائیں تو مجھے دو میں

سے بہترین میں رکھااور اس کی تین شاخیں کیں اور مجھے اس میں سے بھی بہترین شاخ میں رکھااور بہترین قبیلے میں رکھا پھر اللہ نے الگ الگ گھر بنائے تو مجھے بہترین گھرانے میں رکھا حتیٰ کہ میرے اہل بیتؑ اور عترت اور باپ کی اولاد میں مجھے اور میرے بھائی علی بن ابی طالبؑ کو خالص کر لیا اور اللہ نے اہل ارض کو ایک نظر دیکھا اور مجھے ان میں سے پسند کیا پھر ایک نظر دیکھا تو علیؑ کو میرا بھائی اور وزیر اور وارث اور وصی اور خلیفہ میری امت میں اور ہر مومن کا ولی میرے بعد پسند کیا جو اس سے دوستی رکھے گا اللہ اس سے دوستی کرے گا جو اس سے محبت کرے گا اللہ اس سے محبت کرے گا اور جو اس سے بغض رکھے اللہ اس سے بغض رکھے گا نہیں محبت کرتا اس سے مگر مومن اور نہیں بغض رکھتا اس سے مگر کافر: وہ زمیں کا نگینہ ہے میرے بعد اور اس کی ضمانت ہے وہ کلمہ تقویٰ ہے اور مضبوط کڑا ہے لوگ چاہتے ہیں کہ میرے بھائی کے نور کو بجھا دیں مگر اللہ ضرور اس نور کو پورا کرے گا اے لوگو! میری یہ بات تمہارے موجود رہنے والے غائبوں تک پہنچا دیں اے اللہ گواہ رہ اُن پر پھر اللہ نے علیؑ کی طرف دیکھا تو اہل بیتؑ میں میرے بعد جو میری امت کے پسندیدہ ہیں گیارہ امام چن لئے میرے اس بھائی کے بعد ایک کے بعد دیگرے جب ایک فوت ہو گا تو اس کی مثل ایک میری اہل بیتؑ میں قائم ہو جائے گا جیسے کہ آسمان کے ستارے کہ جب کبھی ایک ستارہ غائب ہوتا ہے تو دوسرا ستارہ طلوع ہو جاتا ہے بے شک وہ ہدایت دینے والے ہدایت یافتہ ہیں نہ نقصان کرے گا کسی فریب والے کا فریب انکو اور نہ رسوائی کسی رسوا کرنے والے کی بلکہ اللہ اس سے فریب کرنے والے اور رسواء کرنے والے کو نقصان پہنچائے گا علی زمین میں اللہ کی حجت ہیں اور اس کی مخلوق پر اس کے شاہد ہیں جس نے انکی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی وہ قرآن کے ساتھ ہونگے اور قرآن ان کے ساتھ ہو گا نہ وہ اس سے جدا ہونگے اور نہ وہ ان سے الگ ہو گا حتیٰ کہ وہ حوض پر آئیں گے اور اماموں میں سے پہلا امام اُن میں سے بہترین علیؑ ہے پھر میرا بیٹا حسنؑ پھر میرا بیٹا حسینؑ پھر تو حسینؑ کی اولاد میں سے اور پھر حدیث طویل نقل کی۔

تشریح: جزری کہتے ہیں حدیث عباسؓ میں یا رسول اللہؐ بے شک قریش نے آپ کی مثال کھجور کی دی ہے جو کبوہ زمین میں ہو تو شمر نے کہا ہم نے کبوہ نہیں سنا لیکن ہم نے الکعب والکبہ سنا ہے جو کہ جھاڑوں کے تنکے اور مٹی جو گھر سے نکالی جاتی ہے اور دوسروں نے کہا الکبہ اسماء ناقصہ میں سے ہے اصل میں کبوہ ہے جیسے کہ قلہ وجبہ کہ انکی اصل قلوہ وثبوہ ہے اور ٹیلے کو بوۃ کہا جاتا ہے اور زمخشری نے کہا الکبا کوڑا کرکٹ اور اس کی جمع اکباء آتی ہے اور الکبہ بر وزن قلہ وطبہ اسی کی طرح ہے جس کی اصل کبوہ ہے اور حدیث میں اصل آئی ہے لیکن محدث نے کلمہ ضبط نہیں کیا اور اسے کبوَہ فتح سے بنا دیا پس اگر یہ روایت صحیح ہے تو توجیہہ یہ ہو گی کہ کبوہ بولا جائے تو کوڑے کا ایک دفعہ مراد ہو گا اور اسی سے

https://www.shiabookspdf.com

حدیث ہے کہ کچھ لوگ انصار کے کہنے لگے کہ ہم آپ کی قوم سے سنتے ہیں کہ مثال محمدؐ کی کھجور کی ہے جو کبا بالکسر میں اُگے یعنی کوڑا کرکٹ اور اس کی جمع اکباء آتی ہے اور ایک جو دروازے کو لوہے کی کنڈی لگائی جاتی ہے اور خوشبو کی ایک قدم بھی ہے اور یہاں پہلا معنی مناسب ہے:۔

۹۹۔ الغیبہ النعمانی محمد بن احمد بن یعقوب عن الحسین بن محمد عن محمد بن ابی قیس عن جعفر الرمانی عن محمد بن ابی القاسم عن عبدالوھاب الثقفی عن جعفر بن محمد علیہ السلام کہ آپ نے حمران کی طرف دیکھا اور رو پڑے پھر فرمایا اے حمران لوگوں پر تعجب ہے کیسے غافل ہوئے یا بھول گئے یا بھولنے کی صورت کی پس وہ رسول اللہؐ کا قول بوقت بیماری بھول گئے جب لوگ آپؐ کی عیادت کے لئے آئے اور آپؐ کو سلام کرنے لگے یہاں تک کہ جب گھر لوگوں سے بھر گیا تو علی علیہ السلام آئے پس آپؑ نے سلام کیا لوگوں کو پھلانگ کر آپ تک نہ پہنچ سکے اور نہ ہی لوگوں نے گنجائش دی جب آپؐ نے دیکھا تو آپ نے اپنا تکیہ اونچا کیا اور فرمایا میری طرف آؤ اے علیؑ پس لوگوں نے یہ دیکھا تو گنجائش نکالی حتیٰ کہ آپ نے انکو پھلانگا اور رسول اللہؐ نے انہیں اپنے پہلو میں بٹھا لیا پھر فرمایا اے لوگو! تم یہ میرے اہل بیتؑ سے جو سلوک کرتے ہو وہ میں اپنی زندگی میں دیکھ رہا ہوں تو میری وفات کے بعد کیا حال ہوگا اللہ کی قسم تم نہیں قریب ہوتے میرے اہل بیتؑ کے اگر اللہ کے ہاں ایک مرتبہ قرب کا ملتا ہے اور تم نہیں دور ہوتے ایک قدم اور اعراض کرتے ہوئے مگر اللہ تم سے اعراض کر لیتا ہے پھر فرمایا اے لوگو! سنو بے شک رضا اور رضوان اور جنت اس کے لئے ہے جو علیؑ سے محبت کرے اور اس سے دوستی کرے اور اس کی اقتداء کرے اور اس کے فضل اور اوصیاء کی اس کے بعد اقتداء کرے اور میرے رب پر لازم ہے کہ میری دعا ان کے بارے میں قبول کرے بے شک وہ بارہ وصی ہیں جو میری اتباع کرے وہ مجھ سے ہے میں ابراہیمؑ سے ہوں اور ابراہیمؑ مجھ سے ہے میرا دین اس کا دین ہے اور اسکا دین میرا دین ہے میری نسبت اس کی نسبت ہے اور اس کی نسبت میری نسبت ہے اور میری فضیلت اس کی فضیلت ہے اور میں اس سے افضل ہوں اور کوئی فخر نہیں ہے میری بات کی تصدیق اللہ کا قول کرتا ہے کہ اولاد بعض کی بعض سے ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

۱۰۰۔ لغیبہ النعمانی عبداللہ بن عبدالملک عن محمد بن مجنی عن محمد بن اسماعیل الرقی عن موسیٰ بن عیسیٰ عن علی بن مور عن عمرو بن شمر عن جابر عن مہر بن علی الباقرؑ عن سالم بن عبداللہ بن عمر عن ابیہ عبداللہ بن عمر بن الخطاب کہ فرمایا رسول اللہؐ نے بے شک اللہ نے جس رات مجھے معراج کرائی میری طرف وحی کی اے محمدؐ تو نے اپنی امت پر زمین میں سے پیچھے چھوڑا ہے حالانکہ اللہ جانتے تھے تو میں نے کہا اے رب میرا بھائی فرمایا اے محمدؐ میں نے زمین کی طرف جھانکا اور تجھے چن لیا پس نہ میرا ذکر ہوگا حتیٰ کہ تیرا ذکر ہو پس میں محمود ہوں اور تو محمدؐ

ہے پھر میں نے جھانکا زمین کی طرف دوبارہ تواس سے علی بن ابی طالبؑ تیرے وصی کو چنا تو سید الانبیاء ہے اور علیؑ سید الاوصیاء ہے پھر میں نے اپنے ناموں میں سے اسکا نام نکالا پس میں اعلیٰ ہوں اور وہ علیؑ ہے اے محمدؐ میں علیؑ کو اور فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور اماموں کو ایک نور سے پیدا کیا ہے پھر میں نے ان کی ولایت فرشتوں پر پیش کی پس جس نے اسے قبول کیا وہ مقربوں میں سے ہو گیا اور جس نے انکار کیا وہ کافروں میں سے ہو گیا اے محمدؐ اگر میرے بندوں میں سے کوئی بندہ میری عبادت کرے حتیٰ کہ ختم ہو جائے پھر وہ مجھے ملے ان کی ولایت کا انکار کرتے ہوئے تو اسے آگ میں داخل کرونگا پھر فرمایا اے محمدؐ کیا تو پسند کرتا ہے کہ انکو دیکھے میں نے کہا کہ ہاں تو فرمایا آگے بڑھو تو میں آگے بڑھا تو علیؑ بن ابی طالبؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور علیؑ بن حسینؑ اور محمدؐ بن علیؑ اور جعفرؑ بن محمدؐ اور موسیٰؑ بن جعفرؑ اور علیؑ بن موسیٰؑ اور محمدؐ بن علیؑ اور علیؑ بن محمدؐ اور حسنؑ بن علیؑ اور حجۃ القائمؑ ایسے جیسے کہ چمکتا ستارہ اُنکے درمیان میں پس میں نے کہا اے رب یہ کون ہیں فرمایا یہ امام ہیں اور یہ القائمؑ ہے میرے حلال کو حلال کرنے والا اور حرام کو حرام کرنے والا میرے دشمنوں سے انتقام لے گا اے محمدؐ اُس سے محبت کر میں اس سے محبت کرتا ہوں اور اس سے بھی محبت کر جو اس سے محبت کرے۔

۱۰۱۔ الغیبۃ النعمانی محمد بن حمام عن ابی الحسن علی بن عیسیٰ القسطانی عن موسیٰ بن اسحاق انماطی اور ہمارے فاضل بھائیوں میں سے نفیس الطبع بزرگ تھا عن بدر عن زید بن عیسیٰ بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں کوفہ میں تھا میں اس کی جامع مسجد میں ایک بزرگ کو سنا جو عبد صالح سے حدیث بیان کر رہا تھا اس نے کہا کہ میں نے امیر المومنینؑ سے سنا فرماتے تھے کہ مجھے رسول اللہؐ نے فرمایا اے علیؑ امام راشد ہدایت والے تیری اولاد میں سے گیارہ امام ہونگے تو ان میں سے پہلا ہو گا اور ان کے آخری کا نام محمد ہو گا میرے والا نام وہ نکلے گا تو زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہو گی اسکے پاس ایک آدمی آئے گا اور مال ڈھیر لگا ہوا ہو گا وہ کہے گا اے مہدیؑ مجھے دو تو وہ فرمائیں کے لے لے۔

۱۰۲۔ الغیبۃ نعمانی اسی سند سے عبد السلام بن ھاشم ابزار عن عبد اللہ بن اُمیہ عن یزید الرقاشی عن انس بن ملک کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہمیشہ یہ امر قائم رہے گا بارہ اماموں تک جو قریش سے ہونگے: میں کہتا ہوں کہ نعمانی نے بارہ والی حدیث جابر بن عمرہ سے پیش کی ہے کئی سندوں سے ہم نے ان کو لانا چھوڑ دیا ہے کیونکہ اثبات مطلوب میں یہ ہی کافی ہے۔

۱۰۳۔ کفایۃ الاثر محمد بن عبد اللہ عن احمد بن عبد اللہ بن محمد بن عمارہ عن احمد بن عبد الجبار العطاری عن محمد بن الحسان عن علی بن محمد انصاری عن عبد اللہ بن عبد الکریم عن یحییٰ بن عبد الحمید عن جیش بن اعقمر عن عبد اللہ بن مسعود فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ

https://www.shiabookspdf.com

فرماتے تھے امام میرے بعد بارہ ہونگے سب قریش سے ہونگے: مناقب الشہر آشوب وابن المتر میں ایسے ہی ہے۔

۱۰۴۔ کفایۃ الاثر ابو لمفضل الشیبانی: عن محمد بن زہیر عن عمر بن حسین بن علی بن استم عن ابراہیم بن یسار عن سفیان بن عیفنہ عنعطا بن وسائب عن بعیہ عن عبداللہ بن مسعود فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے امام میرے بعد بارہ ہیں نو حسینؑ کی پشت سے ہونگے اور نواں اُن کا مہدیؑ ہوگا: المناقاب لابن شہر آشوب میں ابن سائب سے اِسی طرح ہے:

۱۰۵۔ کفایۃ الاثر الصدوق عن ابن التوکل عن الکوفی عن النخعی عنالنوفلی عن الحسن بن علی بن سالم عن ابیہ عن ابی حمزہ عن سعید بن جبیر عن عبداللہ بن عباسؓ فرمایا کہ رسول اللہؐ کا ارشاد ہے کہ اللہ تبارک وتعالی نے زمیں کی طرف جھانکا اور اس میں سے مجھے چن لیا پس مجھے نبی بنایا پھر دوبارہ جھانکا تو اس سے علیؑ کو چن لیا اور اُسے امام بنایا پھر مجھے حکم دیا کہ میں اسے بھائی اور وصی اور خلیفہ اور وزیر بناؤں پس علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور وہ میری بیٹی کا خاوند اور میرے نواسوں حسنؑ وحسینؑ کا باپ ہے سنو اللہ تبارک وتعالی نے مجھے اور ان کو اپنے بندوں پر حجت بنایا ہے اور حسینؑ کی نسل سے امام بنائے ہیں جو میرے حکم کو قائم کریں گے اور میری وصیت کی حفاظت کریں گے ان میں سے نواں قائم اہل بیتؑ اور میری امت کا مہدیؑ ہے اور سب لوگوں سے زیادہ میرے مشابہ ہے عادت واقوال وافعال میں وہ طویل غیبت کے بعد ظاہر ہوگا اور بھٹکا دینے والی حیرت کے بعد ظاہر ہوگا پس اللہ کا امر بلند ہوگا اور اللہ کا دین ظاہر ہوگا اللہ کی مدد سے اس کی تائید ہوگی اور ملائکہ سے اس کی مدد کی جائے گی پس وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۰۶۔ کفایۃ الاثر ابو المفضل الشیبانی عن احمد بن مطوق عن الغیرہ بن محمد بن مہلب عن عبد الغفار بن کثیر عن ابراہیم بم حمید عن ابی ھاشم عن مجاہد عن ابن عباسؓ فرمایا کہ ایک یہودی رسول اللہؐ کے پاس آیا جیسے نعثل کہا جاتا تھا اُس نے کہا اے محمدؐ میں تم سے چند چیزیں پوچھتا ہوں جو میرے دل میں کھٹک رہی ہیں ایک وقت سے اگر آپ مجھے اُن کے بارے جواب دینگے تو میں مسلمان ہو جاؤنگا۔آپ نے فرمایا اے ابو عمارہ پوچھو اس نے کہا اے محمد میرے لئے اپنے رب کی صفت بیان کرو فرمایا بے شک خالق کی صرف وہی صفت ہو سکتی ہے جو اس نے خود بیان کی ہے اور اس کی صفت کیسے کی جا سکتی ہے جس کا ادراک کرنے سے حواس عاجز ہیں اور اس کو پانے سے وہم اور اس کی دربندی کرنے سے خیالات عاجز ہیں اور آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کر سکیں وہ اس سے برتر ہے جو وصف والے بیان کریں اپنے قرب میں دور ہے اور اپنی دور میں قریب ہے کیفیت کیسے ہو اس کے لئے کیفیت نہیں ہوتی اور کہاں ہیں اس کے لئے کہاں ہے نہیں کہا جا سکتا وہ تو کیعوفیہ اور لہنسوئیہ کی انتہاء ہے وہ احمد اور صمد ہے جسے کہ اس نے خود بیان کیا بیان کرنے والے اس کی تعریف تک نہیں پہنچ سکتے اس نے جنم دیا ہے نہ وہ جنا گیا ہے

اور نہ اس کے برابر کوئی ہے اس نے کہا کہ اے محمدؐ آپ نے سچ کہا مجھے اس بارے بتلائیں کہ آپ نے کہا ہے وہ واحد ہے اس کی کوئی شبیہ نہیں ہے اللہ بھی واود اور انسان بھی داود تو اس کی واحدانیہ انسان کی وحدانیہ کے مشابہ ہو گئی تو آپؐ نے فرمایا اللہ واحد ہے الرحدیٰ المعنی اور انسان وحد ہے چنوی المعنی اسکا جسم ہے عرض ہے بدن ہے روح ہے اور آتنبیہ معانی میں ہوتی ہے اس کے علاوہ نہیں ہوتی اس نے کہ آپ نے سچ کہا: اے محمدؐ مجھے اپنے وصی کے بارے میں خبر دیں کہ وہ کون ہے کیونکہ کوئی بھی نبیؑ نہیں ہوتا مگر اس کا وصی ہوتا ہے بے شک ہمارے نبی موسیٰؑ بن عمران نے یوشع بن نون کو اپنا وصی بنایا فرمایا ہاں بے شک میرا وصی اور میرے بعد خلیفہ علی بن ابی طالبؑ ہے اور اس کے بعد میرے نواسے الحسنؑ والحسینؑ ہیں جن سے متصل نو ہیں حسینؑ کی پشت سے امام پاکباز تو اُس نے کہا اے محمدؐ انکا نام ذکر فرمائیں تو آپؐ نے فرمایا ہاں جب حسینؑ چلا جائے گا تو اس کا بیٹا علیؑ جب علیؑ جائے گا تو اس کا بیٹا محمدؑ پس جب محمدؑ جائے گا تو اس کا بیٹا جعفرؑ پس جب جعفرؑ جائے گا تو اس کا بیٹا موسیٰؑ پس موسیٰؑ جائے گا تو اس کا بیٹا علیؑ اور جب علیؑ جائے گا تو اس کا بیٹا محمدؑ پس جب محمدؑ گزرے گا تو اسکا بیٹا علیؑ جب علیؑ گزرے گا تو اسکا بیٹا الحسنؑ اور اس کے بعد اسکا بیٹا الحجتہ بن الحسن بن علیؑ ہو گا پس یہ بارہ امام ہیں بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد پر اس نے کہا کہ جنت میں ان کا مرتبہ کہاں ہو گا فرمایا میرے ساتھ میرے درجہ میں اس نے کہا کہ آپ گواہ رہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیا ہوں کہ یہ آپؐ کے بعد اوصیاء ہیں میں نے یہ سابقہ کتب میں پایا ہے اور اس عہد میں جو ہم سے موسیٰؑ بن عمران نے لیا کہ جب آخر زمانہ ہو گا ایک نبی نکلے گا جسے احمدؐ کہا جائے گا ختم الانبیاء ہو گا اس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو گا اس کی پشت سے پاکباز امام نکلیں گے اسباط کی تعداد میں آپ نے فرمایا اے ابو عمارہ کیا تو اسباط کو پہچانتا ہے اُس نے کہا کہ ہاں یارسول اللہؐ بے شک وہ بارہ ہیں فرمایا اُن میں ایک لاولی بن ارحیا تھا اس نے کہا کہ اسکو بھی یارسول اللہؐ پہچانتا ہوں آپ نے فرمایا وہ بنی سرائیل سے کئی سال غائب رہا پھر واپس آیا اور اپنی شریعت ظاہر کی مٹ جانے کے بعد اور آخر بادشاہ قرسطیا نامی سے قتال کیا حتیٰ کہ اس کو قتل کیا اور فرمایا میری امت میں بھی ہو گا جو بنی اسرائیل میں جیسے جوتے کے جوتا برابر ہوتا ہے اور کان کان کے برابر ہوتا ہے بے شک بارہواں میری اولاد میں سے غائب ہو گا کسی کو دیکھائی نہ دے گا اور میری امت پر اایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اور قرآن کی صرف نشانیاں رہ جائیں گی تو اللہ اسے نکلنے کا حکم دیگا پھر وہ اسلام کو ظاہر کرے گا اور دین کی تجدید کرے گا پھر فرمایا مبارک ہو ان کو جو اس سے محبت کریں اور مبارک ہو جو اس کو تھامیں اور ہلاکت ہو جو اس سے بغض رکھیں پس اس نے جھر جھری لی اور آپ کے سامنے سے اُٹھ گیا اور یہ شعر پڑھنے لگا، رحمت بھیجی بلندی والی بلندی والے نے تجھ پر اے انسانوں میں سے بہترین: تو برگزیدہ نبی اور قابل فخر ھاشمی ہے:

https://www.shiabookspdf.com

تیری وجہ سے ہماری درست راستے کی رہنمائی ہوئی اور تجھی میں ہماری امید ہے جس کا حکم دیا گیا: اور جماعت جنکا تونے امام نام رکھا بارہ ہیں: رب تعالیٰ نے انکو بلندی عطا کی ہے پھر انکو ہر میل سے پاک کیا جواُن سے دوستی کرے وہ کامیاب ہوا اور جس نے نشان مٹایا وہ ناکام ہوا اُن میں آخری پیاس بجھاتا ہے اور وہ امام ہے جس کا انتظار کیا جاتا ہے: تیری عزت جو میرے لئے پسندیدہ ہیں اور امر کی اتباع کرتے ہیں اور جو بھی تم سے اعراض کرے پس وہ عنقریب جہنم میں داخل ہوگا:

۱۰۷۔ کفایۃ الاثر: علی بن الحسین عنا لتعلعکبری عن الحسن بن علی بن زکریا عن محمد بن ابراہیم بن اعنذر عن الحسین بن سعید بن الھشیم عن الاجلع الکندی عن افلح بن سعید عن محمد بن کعب عن طاؤس الیمانی عن عبداللہ بن العباسؓ فرمایا کہ میں نبیؐ کے ہاں داخل ہوا اور حسنؑ آپ کے کندھے پر تھا اور حسینؑ آپ کی ران پر تھے آپ ان کو چوم رہے تھے اور بوسے دے رہے تھے اور فرماتے تھے اے اللہ اس سے دوستی کر جو اِن سے دوستی کرے اور اُس سے دشمنی کر جو اِن سے دشمنی کرے پھر فرمایا اے ابن عباسؓ گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں کہ اس کے بال اسکے خون سے تر ہیں وہ پکار رہا ہے اور قبول نہیں کی جاتی اور مدد مانگتا ہے اور اس کی مدد نہیں کی جاتی میں نے عرض کیا ایسا کون کرے گا یارسول اللہؐ فرمایا میری امت کے برے لوگ اللہ انکو میری شفاعت عطا نہ کرے پھر فرمایا اے بن عباسؓ جو اس کی زیارت کرے اس کے حق کو جانتے ہوئے اس کے لئے ہزار حج اور ہزار عمرے کا ثواب لکھا جائے گا اور سنو جو اس کی زیارت کرے گویا اس نے میری زیارت کی اور جس نے میری زیارت کی گویا اُس نے اللہ کی زیارت کی اور زیارت کرنے والے کا اللہ پر حق ہے کہ اسے آگ کا عذاب نہ دے اور بے شک قبولیت اس کے گنبد کے نیچے ہے اور شفاء اس کی مٹی میں ہے اور امام اس کی اولاد میں سے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ آپ کے بعد کتنے امام ہونگے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے تعداد میں اور موسی کے اسباط کی تعداد میں اور بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد میں میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ وہ کتنے تھے فرمایا وہ بارہ تھے اور امام میرے بعد بارہ ہونگے ان میں پہلا علی بن ابی طالبؑ ہوگا اور اس کے بعد میر نواسے حسنؑ اور حسینؑ ہونگے پس جب حسینؑ گزر جائیں گے تو انکا بیٹا علیؑ ہوگا پس جب وہ گزر جائے گا تو اس کا بیٹا محمدؑ ہوگا پس وہ جائے ہوگا تو اسکا بیٹا جعفرؑ ہوگا پس وہ مکمل ہوگا تو اس کا بیٹا موسیٰؑ ہوگا پس جب وہ مکمل ہوگا تو اس کا بیٹا علیؑ ہوگا اور جب علیؑ گزرے گا تو اس کا بیٹا محمدؑ ہوگا اور جب محمدؑ جائے گا تو اسکا بیٹا علیؑ ہوگا پس جب علیؑ مکمل ہوگا تو اسکا بیٹا الحسنؑ ہوگا پس جب حسنؑ مکمل ہوگا تو اس کا بیٹا حجت القائمؑ ہوگا تو ابن عباسؓ نے کہا یارسول اللہؐ یہ تو نام میں نے کبھی نہیں سنے تو آپ نے مجھے فرمایا اے ابن عباسؓ یہ میرے بعد امام ہونگے اگر ان کو مغلوب کیا گیا تو بھی یہ امین معصوم برگزیدہ اور بہتر ہونگے اے ابن عباسؓ جو آدمی قیامت کو آئے ان کے حق کو

https://www.shiabookspdf.com

جانتے ہوئے تو میں اس کا ہاتھ پکڑوں گا اور جنت میں داخل کرونگا اے ابن عباسؓ جو ان کا انکار کرے یا کسی ایک کو رد کرے تو گویا اُس نے میرا انکار کیا اور مجھے رد کیا اور جس نے مجھے رد کیا اور انکار کیا اُس نے اللہ کا انکار کیا اور رد کیا اے ابن عباسؓ عنقریب لوگ دائیں بائیں شروع ہونگے جب ایسا ہو تو علیؑ کی اتباع کرنا اور اس کی جماعت کی وہ حق کے ساتھ ہے اور حق اس کے ساتھ ہے وہ جو نہ ہونگے حتی کہ حوض پر وارد ہوں اے ابن عباسؓ ان کی ولایت میری ولایت اور میری ولایت اللہ کی ولایت ہے ان کی جنگ میری جنگ اور میری جنگ اللہ کی جنگ ہے ان کی صلح میری صلح اور میری صلح اللہ کی صلح ہے پھر فرمایا وہ چاہتے ہیں کہ منہ سے اللہ کا نور بجھائیں مگر اللہ اپنا نور مکمل کر کے رہے گا اگرچہ کافر ناپسند کریں۔

۱۰۸۔ قصص الانبیا علیہم اسلام الصدوق عن الوراق عن سعد عن النھدی عن الحسین بن علوان عن عمران بن خالد عن ابن طریف عن ابن نباتہ عن ابن عباسؓ فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرماتے تھے کہ میں اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور نو حسینؑ کی اولاد میں سے پاک اور معصوم ہیں: المناقب لابن شہر آشوب عن ابن نباتہ علیؑ اسی طرح روایت ہے۔

۱۰۹۔ کفایۃ الاثر اخبرنا القاجی ابوالرج المصافابن زکریا البغدادی قابل حدثنا ابو سلیمان احمد بن ابی صراستہ عن عن ابراہیم بن سحاق التماوندی عن عبداللہ حماد انصاری عن اسماعیل بن اویس عن ابیہ عن عبدالحمید اور عرج عن عطا فرمایا ہم ابن عباسؓ کے پاس داخل ہوئے اور آپ طائف میں بیمار تھے جس بیماری میں آپ کی وفات ہوئی اور ہم تقریبا تیس ۳۰ آدمی طائف کے شیوخ میں سے تھے اور آپ کمزور ہو چکے تھے تو ہم نے سلام کیا اور بیٹھ گئے تو آپ نے مجھے فرمایا اے عطا یہ کون لوگ ہیں میں نے کہا اے میرے محترم یہ اس شہر کے شیوخ ہیں ان میں عبداللہ عن سلمہ بن حصرم الطائفی اور معارہ بن ابی الاجلح اور ثابت بن مالک ہے پس میں مسلسل آپ کے لئے ایک کے بعد ایک شمار کرتا رہا پھر وہ آگے بڑھے اور کہا اے رسول اللہؐ کے چچا کے بیٹے بے شک تو نے رسول اللہؐ کو اور اُس سے جو بھی سنا پس آپ اسی امت کے اختلاف کے بارے میں بتلائیں کچھ لوگ علیؑ کو دوسروں پر مقدم کرتے ہیں اور کچھ اسے تین کے بعد رکھتے ہیں آپ نے سانس لیا اور فرمایا میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرماتے تھے علیؑ حق کے ساتھ ہے اور حق اس کے ساتھ ہے اور وہ امام اور میرے بعد خلیفہ ہے جو اسے تھامے وہ کامیاب اور نجات پائے جو اس سے رہ جائے وہ گمراہ و بھٹک گیا وہ میرے سے متصل میری کنابیت کرے گا اور مجھے غسل دے گا میرا قرضہ ادا کرے گا وہ میرے نواسے حسنؑ و حسینؑ کا باپ ہو گا اور حسینؑ کی پشت سے نو امام نکلیں گے ان میں اس امت کا مہدیؑ ہو گا تو عبداللہ بن سلمہ نے کہا اے رسول اللہؐ کے چچا کے بیٹے آپ نے اس سے قبل کیوں نہ بتایا فرمایا اللہ کی قسم میں جو سنا پہنچا دیا اور تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم خیر

https://www.shiabookspdf.com

خواہوں کو پسند نہیں کرتے پھر فرمایا اے اللہ کے بندوں اللہ سے ڈرو ایسا ڈرنا جو تمہیں سمجھا جائے اور ڈر میں بچائے اور مہلت میں جلدی کرے اور طلب میں رغبت کرے اور جنگ میں خوف پیدا کرے پس اپنی آخرت کے لئے عمل کرو موت کے آنے سے پہلے اور مضبوط کھڑے کو تھام لو اپنی نبیؐ کی کی عترتؑ میں سے میں نے آپ سے سنا ہے جو میری عترت کو میرے بعد تھا ہے وہ کامیاب ہے پھر آپ شدت سے روئے تو لوگوں نے کہا کہ آپ رو رہے ہیں حالانکہ آپ کا مرتبہ رسول اللہؐ سے جو ہے وہ تو ہے ہی تو مجھے کیا اے عطا میں دو وجہوں سے روتا ہوں جانے والی جگہ کے ڈر سے اور دوستوں کے فراق سے پھر لوگ آپ سے الگ ہو گئے تو مجھے کہا اے عطا میرا ہاتھ پکڑو اور مجھے گھر کے صحن میں اٹھا کر لے چلو تو ہم نے یعنی میں نے اور سعید نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور گھر کے صحن تک لائے پھر آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ میں تیرا تقرب چاہتا ہوں بواسطہ محمدؐ کے لئے اللہ میں تیرا تقرب چاہتا ہوں علی بن ابی طالبؑ کی ولایت کے واسطہ سے پس آپ مسلسل اسکی تکرار کرتے رہے حتیٰ کہ زمین پر گر پڑے پس ہم نے کچھ دیر صبر کیا پھر آپ کو کھڑا کیا تو وہ فوت ہو چکے تھے اللہ آپ پر رحمت کرے۔

۱۱۰۔ کفایۃ الاثر ابو الفرج المعافا بن زکریا عن محمد بن ھمام بن سہیل عن محمد بن معافی لسلمانی عن محمد بن عامر عن عبد اللہ بن زاھر عن عبد القدوسی عن الاعمش عن جیش بن المعتمر فرمایا کہ ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہؐ پر داخل ہوا آپ کی مرض الوفات میں تو فرمایا اے ابوذرؓ میری بیٹی فاطمہؑ کو میرے پاس لاؤ میں اٹھا اور سیدہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے سیدۃ النساءؑ آپؑ کے بابا نے آپ کو یاد کیا ہے پس آپؑ تشریف لائیں جب رسول اللہؐ کو دیکھا تو آپ پر گر گئیں اور رونے لگیں اور رسول اللہؐ بھی ان کے رونے سے رونے لگے اور ان کو اپنے ساتھ لگا لیا پھر فرمایا اے فاطمہؑ نہ رو تجھ پر تیرا باپ قربان ہو تو سب سے پہلے مجھے ملے گی مظلوم و مغضوب ہو کر اور میرے بعد منافقت کا کانٹے دار پودا اور دین کی چادر پرانی ہو جائے گی تو سب سے پہلے حوض پر آئے گی فرمایا اے بابا جان میں آپ کو کہاں ملوں گی فرمایا تو مجھ سے حوض کے پاس ملے گی اور میں تیرے شیعوں اور محبوں کو پانی پلا رہا ہونگا اور تیرے دشمنوں اور مبغوضوں کو ہٹا رہا ہونگا عرض کی یا رسول اللہؐ اگر میں آپ سے حوض پر نہ مل سکوں تو فرمایا پھر تو میزان کے پاس ملے گی فرمایا اے بابا جان اگر میری ملاقات میزان کے پاس نہ ہو فرمایا تو پل صراط کے پاس ملے گی اور میں کہہ رہا ہونگا کہ علیؑ کی جماعت کو بچا بچا تو ابوذرؓ نے کہا اِس سے آپ کا دل سکون پکڑ گیا پھر آپ رسول اللہؐ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے ابوذرؓ یہ میرا ٹکڑا ہے جو اسے ایذا دے اُس نے مجھے ایذا دی سنو یہ تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہے اور اس کا خاوند سید الوصیین ہے اور اسکے دونوں بیٹے حسنؑ و حسینؑ نوجوانان جنت کے سردار ہیں اور وہ دونوں امام ہیں

https://www.shiabookspdf.com

کھڑے ہوں یا بیٹھیں اور انکا باپ ان سے بہتر ہے اور عنقریب حسینؑ کی پشت سے نو امام نکلیں گے جو انصاف کو قائم کریں گے اور ہم سے ہی اس اُمت کا مہدیؑ ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ کے بعد کتنے امام ہونگے فرمایا بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد میں۔

۱۱۱۔ کفایۃ الاثر ابوالمفضل الشیانی واحمد بن محمد عبداللہ الجوھری عن محمد بن لاحق الیمانی عن ادریس عن زیاد عن اسرائیل بن یونس بن ابی اسحاق السبیعی عن جعفر بن الذبیر عن القاسم عن سلمان الفارسیؓ فرمایا کہ ہمیں رسول اللہؐ نے خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگوں کی جماعتوں! میں تم سے جانے والا ہوں عنقریب اور عالم غیب کی طرف چلنے والا ہوں میں تمہیں اپنی عترتؑ کے بارے میں اچھائی کی وصیت کرتا ہوں اور بچو تم بدعت سے بے شک ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر بدعت اور اس کے کرنے والا جہنم میں ہوں گے اے لوگو! جو سورج گم پائے وہ چاند کو تھام لے اور جو چاند گم پائے وہ فرقدین دونوں ستاروں کو تھامے اور جو فورف ستارے گم پائے وہ میرے بعد چمکتے ستاروں کو تھامے میں اپنی بات کہتا ہوں اور اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے مغفرت چاہتا ہوں فرمایا جب منبر سے اُترے تو میں آپکے پیچھے ہو لیا حتیٰ کہ آپ عائشہ کے گھر داخل ہو گئے تو میں بھی داخل ہوا اور میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہؐ میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب سورج نہ پاؤ تو چاند کو تھاموں اور جب چاند نہ پاؤ تو فرقدین کو تھامو اور جب فرقدین نہ پاؤ تو چمکتے ستاروں کو تھامو تو یہ سورج اور چاند اور فرقدین اور نجوم طاہرہ کیا ہیں فرمایا شمس میں ہوں اور قمر علیؑ ہے جب تم مجھے نہ پاؤ اور اس کو میرے بعد تھامو لیکن فرقدین حسنؑ و حسینؑ ہیں پس جب تم چاند کو نہ پاؤ تو ان دونوں کو تھام لو لیکن نجوم چمکتے ستارے وہ نو آدمی ہیں حسینؑ کی پشت میں سے اور نواں انکا مہدیؑ ہے پھر فرمایا یہ سب اوصیاء میں اور میرے بعد خلیفہ ہیں نیک امام ہیں یعقوبؑ کے بیٹوں کی تعداد میں عیسیٰؑ کے حواریوں کی تعداد میں، میں نے کہا یا رسول اللہؐ میرے لئے ان کا نام لیں فرمایا اُن میں اول انکا سردار علیؑ بن ابی طالبؑ ہے اور میرے دونوں نواسے ہیں اور ان کے بعد زین العابدین علی بن الحسینؑ ہے اور اس کے بعد محمد بن علی الباقرؑ نبیوں کے علم کو وسیع کرنے والا اور جعفر بن محمدؑ ہے اسکا بیٹا الکاظمؑ جو موسیٰؑ بن عمران کا ہم نام ہے جو کہ عراق کی زمین میں قتل ہوگا اس کا بیٹا علیؑ ہوگا پھر اس کا بیٹا محمدؑ اور دنوں صادق علیؑ اور الحسنؑ اور حجۃ القائمؑ جس کا انتظار ہوگا اس کی غیبت میں پس یہ میری عترت ہیں میرے خون اور گوشت سے ہیں انکا علم میرا علم ہے انکا حکم میرا حکم ہے جو مجھے ان کے بارے اذیت دے تو اسے اللہ میری شفاعت نہ دے گا۔

۱۱۲۔ کفایہ الاثر عن عی بن الحسن عن محمد بن الحسین البزوفری عن عبداللہ بن عامر عن محمد بن مسروق عن خالد بن الیاس عن صالح بن ابی حسان عن الصباح بن محمد عن ابی حازم عن سلمان الفارسیؓ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ میرے بعد امام بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد میں

https://www.shiabookspdf.com

ہونگے اور وہ بارہ تھے پھر آپ نے حسینؑ کی پشت پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ نواس کی پشت سے ہونگے اور نواں ان کا محمدؐ ہوگا جو زمین کو انصاف وعدل سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی پس اس سے بغض رکھنے والوں کے لئے ہلاکت ہے، المناقب الابن شہرآشوب عن سلمانؓ بھی اس طرح روایت ہے۔

۱۱۳۔ کفایۃ الاثر عبداللہ الحسین الخزاعی عن محمد بن احمد الصوانی عن عمر بن عبداللہ المقری عن اس بن موسی عن عبداللہ بن حکیم عن ابی بکر الواھبی عن الحجاج بن الطاۃ عن عطیہ العوفی عن ابی سعید الخدری فرمایا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ حسین علیہ السلام سے فرمارہے تھے تم امام ابن امام ہو اور امام کے بھائی ہو تیری صلب سے نو۹ پاکباز امام ہونگے اور نواں ان کا قائم ہوگا: مناقب الدین شہرآشوب اسی طرح ہے۔

۱۱۴۔ کفایۃ الاثر علی بن حسین عن ابی جعفر محمد بن حسین ابزدفری عن جعفر بن الحسین البلخی عن شقیقی بن احمد البلخی عن سماک عن زید بن مسلم عن ابی ہارون العبدی عن ابی سعید فرمایا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے میرے اہل بیتؑ زمین والوں کے لئے امان ہیں جیسے کہ ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں عرض کیا گیا یارسول اللہؐ کیا امام آپ کے بعد آپ کے اہل بیتؑ سے ہونگے فرمایا ہاں امام میرے بعد بارہ ہونگے نو حسینؑ کی صلب سے ہونگے امانت والے معصوم اور ہم سے ہی مہدیؑ اس امت کا ہوگا سنو یہ سب میرے اہل بیتؑ اور میری عترتؑ میرے گوشت اور خون سے ہیں کیا حال ہوگا ان لوگوں کا جو مجھے ان کے بارے اذیت دیتے ہیں اللہ انکو میری شفاعت نہ دے۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۱۵۔ کفایۃ الاثر ابو لمفضل عن الحسن بن علی بن زکریا عن سلمہ بن قید عن علی بن عباس عن ابی الجحاف عن عطیہ العوفی عن ابی سعید فرمایا میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرماتے تھے کہ میرے بعد امام بارہ ہونگے حسینؑ کی پشت سے نو ہونگے اور نواں انکا قائم ہوگا پس مبارک ہو انکو جو ان سے محبت کریں اور ہلاکت ہو جو ان سے بغض رکھیں۔

۱۱۶۔ کفایۃ الاثر عن محمد بن جریر البطوی عن محمد بن یحییٰ الجبلی عن علی بن مشعی عن عبدالملک بن ابی سلمان عن عطیعہ بن ابی سغید فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ حسینؑ سے فرمارہے تھے اے حسینؑ تو امام ابن امام اور امام کا بھائی ہے نو تیری اولاد میں سے پاکباز القائم ہونگے انکا نواں اُن کا قائمؑ ہوگا عرض کیا گیا یارسول اللہؐ کتنے امام آپ کے بعد ہونگے فرمایا بارہ نو حسینؑ کی پشت سے ہونگے۔

۱۱۷۔ کفایۃ الاثر ابو علی احمد بن اسماعیل السلیمانی عن ابی علی محمد بن ہمام عن محمد بن محمد بن عمران الکوفی عن حماد بن ابی حازم المدنی عن عمران بن محمد بن سعید بن معت عن ابیہ عن جدہ عن ابی سعید الخدری فرمایا یارسول اللہؐ نے میرے بعد بارہ امام ہونگے نو حسینؑ کی پشت سے ہونگے اور نواں انکا قائمؑ ہوگا پھر فرمایا ہم سے کوئی بغض نہیں رکھتا سوائے منافق کے۔

۱۱۸۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسن عن الحسین بن احمد بن عبداللہ عن ابی بکر محمد بن موسیٰ عن سلیمان بن جعتہ اللہ عن یحیی بن اکشم عن ابی عبد الرحمن المسعودی عن کثیر النواء عن عطیہ عن ابی سعید فرمایا میں ے رسول اللہؐ سے سنا فرماتے تھے میرے بعد امام بارہ ہونگے نو حسینؑ کی پشت سے ہونگے اور نواں انکا قائم ہوگا اور کفایۃ الاثر میں ہے علی بن الحسن بن محمد عن الحسین بن احمد عن ہارون بن عبد الحمید عن ابیہ عبد الحمید عن سالح بن ابی الاسود عن الاعمش عن عطیہ عن ابی سعید اسی طرح ہے مگر اُس میں ہے انکانواں ان کا قائم ہے۔

۱۱۹۔ کفایۃ الاثر ابو الحسین محمد بن جعفر عن ابن عقدہ عن محمد بن محمد بن عبداللہ بن الحسن العلوی عن سفیان الغوری عن موسی بن عبیدہ عن لیاس بن سلمہ بن اکوع فرمایا کہ میں نے ابوسعید سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ خلفاء میرے بعد بارہ ہونگے نو ۹ حسینؑ کی پشت سے ہونگے اور نواں انکا قائم اور انکا مہدیؑ ہوگا پس مبارک ہو انکے محبت کرنے والوں کو اور ہلاکت ہو انکے بغض رکھنے والوں کیلئے۔

۱۲۰۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسن عن محمد بن مند عن ہارون بن موسی عن ابن عقدہ عنمحمد بن گیاچ عن حماد بن ابی حازم عن عمران بن محمد بن سعید بن امیب عن ابیہ عن جدہ عن ابی سعید فرمایا ہمیں رسول اللہؐ نے نماز پڑھائی پھر اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کیا اور فرمایا اے میرے صحابہ کی جماعت بے شک میرے اہل بیتؑ کی مثال تم میں کشتی نوحؑ کی ہے اور بنی اسرائیل میں باب خطہ کی ہے پس تم میرے اہل بیت کو تھام لو اور ائمہ راشدین میری اولاد میں سے ہونگے پس بے شک تم گمراہ نہ ہوگے کبھی بھی عرض کیا گیا یارسول اللہؐ آپ کے بعد کتنے امام ہونگے فرمایا بارہ میرے اہل بیتؑ سے یا فرمایا میری عترتؑ سے ہونگے:

۱۲۱۔ کفایۃ الاثر علی بن محمد عن محمد بن احمد الصفوانی عن فیض بن المفضل الحبلی عن مسعر بن کدام عن سلمہ بن کھیل عن ابی الصدیق انہابی عن ابی سعید فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرماتے تھے میرے بعد بارہ امام ہونگے نو پشت حسینؑ سے اور مہدی ان سے ہوں گے

۱۲۲۔ کفایۃ الاثر ابو المفضل الشیبانی عن محمد بن ریاح الاشعبی عن محمد بن غالب بن حارث عن اسماعیل بن عمرو الجبلی عن اعبد الکریم ال عن ابی الحسن عن ابی الحارث عن ابوذرؓ فرمایا میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرماتے تھے جو مجھ سے اور میرے اہل بیتؑ سے محبت کرے تو ہم اور وہ ان دو کی طرح ہونگے اور سبابہ اور وسطیٰ سے اشارہ کیا پھر فرمایا میرا بھائی خیر الاوصیاء ہے اور میری اولاد بہترین اولاد ہے اور عنقریب اللہ تعالٰی حسینؑ کی پشت سے پاکباز امام نکالے گا اور ہم میں سے مہدیؑ ہوگا اس امت کا، میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ آپ کے بعد کتنے امام ہونگے فرمایا بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد میں ہونگے۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۲۳۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسن بن محمد بن مندو عن التلعکبری عن ابن عُقدہ عن محمد بن سالم بن عبد الرحمن الازدی عن الحسن بن ابی جعفر عن علی بن زید عن سعید بن المسیب عن ابوذرؓ فرمایا رسول اللہؐ نے میرے بعد بارہ امام ہونگے نو حسینؑ کی پشت سے ہونگے انکا نواں انکا قائم ہوگا پھر فرمایا رسول اللہؐ نے سنوان کی مثال تم میں کشتی نوحؑ کی ہے جو سوار ہوا نجات پا گیا اور جو رہ گیا وہ غرق ہوا اور بنی اسرائیل کے باب حطہ کی سی ہے: مناقب ابن شہر آشوب اسی طرح ہے۔

۱۲۴۔ الفضائل لابن شاذان کتاب الروضہ عن ابی قیس مرفوعاً ابوذر غفاریؓ اور مقدہ اور سلمانؓ سے روایت ہے کہ ہمیں امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ میں ایک دن صہاکی سے گزرا تو اس نے مجھے کہا اہل بیتؑ میں محمدؐ کی کیا مثال ہے سوائے اس کے کہ جیسے کھجور کوڑے میں اُگ پڑے فرمایا میں رسول اللہؐ کے پاس آیا اور اسکا ذکر کیا تو رسول اللہؐ شدید جلال میں آئے اور جلال میں اُٹھ کھڑے ہوئے اور منبر پر چڑھ گئے تو انصار گھبرا گئے اور انہوں نے ہتھیار سنبھال لئے اور آپکو غضبناک دیکھ کر پھر آپ نے فرمایا کیا حال ہے ایسے لوگوں کا جو میرے اہل بیتؑ کو عار دلاتے ہیں حالانکہ انکی فضیلت میں میں نے جو کہا ہے اس کو انہوں نے سنا ہے اور انکو میں نے اس شے میں خاص کیا ہے جس میں ان کو اللہ نے خاص کیا اور فضیلت علی علیہ السلام کی اللہ کے نزدیک اور اس کی بزرگی اور اسلام میں سبقت اور آزمائش بھی انہوں نے سن رکھی ہے اور بے شک وہ مجھ سے بمنزلہ ہارونؑ کے ہے موسیٰؑ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے مجھے اُس شخص کی بات پہنچی ہے جس نے کہا ہے کہ میری مثال اہل بیتؑ میں کھجور کی ہے جو کوڑے میں اُگے سنو بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور ان کو دو حصوں میں بانٹ دیا پس مجھے اس کے بہترین قبیلے اور جماعت میں کر دیا پھر ان کے گھرانے بنائے تو مجھے بہترین گھرانے میں رکھا حتی کہ جاری ہوئی عزت وبزرگی میرے اہل بیتؑ اور میری عترتؑ اور میری بیٹی اور میرے بیٹوں اور میرے بھائی علی بن ابی طالبؑ میں پھر اللہ تعالیٰ نے زمین پر جھانکا تو مجھے منتخب کیا پھر دوبارہ جھانکا تو اس سے میرے بھائی اور چچا کے بیٹے اور میرے عزیز اور میرے وارث اور میرے خلیفہ اور امیر کی امت میں میرے وصی اور میرے بعد ہر مومن اور مومنہ کے ولی کو منتخب کیا جس نے اس سے دوستی کی اس نے اللہ سے دوستی کی اور جس نے اس سے دشمنی کی اس نے اللہ سے دشمنی کی جس نے اس سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے اس سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا نہیں محبت کرتا اس سے مگر مومن اور نہیں بغض رکھتا اس سے مگر کافر: وہ زمین کی زینت ہے اور اس کے رہنے والوں کی اور کلمہ تقویٰ ہے اور اللہ کا مضبوط کڑا ہے پھر فرمایا لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو منہ سے بجھادیں اور مگر اللہ اپنے نور کو مکمل کر کے رہے گا اے لوگو میری یہ بات موجود لوگ غائب تک پہنچادیں اے اللہ تو گواہ رہنا ان پر بے شک اللہ نے زمین کی طرف تیسری مرتبہ دیکھا تو

https://www.shiabookspdf.com

اس میں سے بارہ امام چن لئے پس وہ میری امت کے پسندیدہ ہیں اور وہ میرے بھائی کے بعد گیارہ امام ہیں ایک قبض کیا جائے گا تو ایک کھڑا ہو جائے گا جیسے کہ آسمان کے ستارے جب ایک غائب ہو تو دوسرا طلوع ہوتا ہے ہدایت والے مہدی ہیں نہیں نقصان کرے گا فریب سے فریب دینے والے کا اور رُسوا کرنے والے کی رسوائی اللہ لعنت کرے جو ان کو فریب دے اور وہ اللہ کی حجتہ ہیں زمین پر اور اس کی شہادت ہیں اس کی مخلوق پر جو ان کی اطاعت کرے اس نے اللہ کی اطاعت کی جو ان کی نافرمانی کرے اس نے اللہ کی نافرمانی کی وہ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن ان کے ساتھ ہے نہ وہ اس سے جدا ہونگے اور نہ وہ ان سے جدا ہوگا حتی کہ حوض پر وارد ہوں ان میں پہلا علی بن ابی طالبؑ ہے اور وہ انکا بہترین ہے اور انکا افضل ہے پھر میرے بیٹے حسنؑ پھر حسینؑ پھر فاطمہ الزھراؑ اور نو حسینؑ کی اولاد سے پھر ان کے بعد جعفر بن ابی طالبؑ پھر میرا چچا حمزہ بن عبدالمطلبؑ میں خیر النبیین والمرسلین ہوں اور علیؑ خیر الاوصیاء میرے اہل بیتؑ میں سے ہے علی خیر الوصیین ہے اور اسکے اہل بیتؑ نبیوں کے گھرانے میں سے بہترین گھرانہ ہیں اور میری بیٹی فاطمہؑ سیدۃ نساء اہل الجنہ ہے تمام مخلوق میں اے لوگو کیا میری شفاعت کی امید کی جائے اور میری اہل بیتؑ میں مجھے عاجز کیا جائے اے لوگو نہیں ہے کوئی جو ملے اللہ کو ایمان کی حالت میں کہ نہ شریک ٹھہرایا ہے اس کے ساتھ مگر اللہ اس کو جنت میں داخل کریں گے اگرچہ اس کے گناہ زمین کی مٹی جتنے ہوں: اے لوگو میں باب جنت کا حلقہ پکڑے ہونگا پھر اللہ کی تجلی میرے سامنے ہوگی تو میں اس کے آگے سجدہ کرونگا پھر مجھے سفارش کی اجازت ملے گی تو میں اپنے اہل بیتؑ پر کسی کو ترجیح نہ دونگا اے لوگو میرے اہل بیتؑ کی میری زندگی میں تعظیم کرو اور عزت کرو اور فضیلت دو کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ دوسرے کے لئے کھڑا ہو سوائے میرے اہل بیتؑ کے پس سنو میرا نسب بیان کرو کہ میں کون ہوں تو انصار کھڑے ہو گئے اور اپنے ہاتھوں میں ہتھیار پکڑ لئے اور کہا ہم اللہ کے غضب سے اور اسکے رسولؐ کے غضب سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں یارسول اللہؐ بتلائیں کہ آپ کو کس نے ایذاء پہنچائی ہے آپ کے اہل بیتؑ کے بارے ہم اس کی گردن اُڑا دیں گے آپ نے فرمایا میرا نسب بیان کرو میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں پھر نسب نزار تک پہنچی پھر اسماعیل بن ابراہیم خلیل اللہ تک چلی پھر نوحؑ تک چلی پھر فرمایا میرے اہل بیتؑ آدمؑ کی مٹی کی طرح ہیں نکاح سے ہیں زنا سے نہیں سوال کرو مجھ سے اللہ کی قسم نہ سوال کرے گا مجھ سے کوئی آدمی مگر میں اُسے اس کی ذات اور اس کے باپ کے بارے میں خبر دونگا: تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا کہ یارسول اللہؐ میں کون ہوں فرمایا تیرا باپ فلاں ہے جس کی طرف تو دعویٰ کرتا ہے پس اس نے اللہ کی حمد و ثناء کی پھر کہا اللہ کی قسم اگر آپ مجھے کسی اور کی طرف منسوب کر دیتے تو بھی میں خوش تھا اور تسلیم کرتا پھر دوسرے آدمی نے کہا میرا باپ کون ہے فرمایا تیرا باپ فلاں ہے علاوہ اس کے جسکا تو دعویٰ کرتا ہے تو وہ آدمی اسلام سے مرتد ہو گیا پھر آپ نے فرمایا اور جلال

https://www.shiabookspdf.com

آپ کے چہرے سے ظاہر ہو رہا تھا کہ کیا چیز مانع ہے اُس شخص کو جو میرے اہل بیتؑ اور میرے بھائی اور وزیر اور خلیفہ اور ہر مومن اور مومنہ کے میرے بعد ولی پر عیب لگاتا ہے کہ وہ مجھ سے پوچھے کہ اس کا باپ کون ہے اور وہ کہاں ہوگا جنت میں یا آگ میں تو اس وقت عمر کو اپنا خطرہ محسوس ہوا کہ رسول اللہؐ کہیں اُس سے ابتداء کر دیں اور اُسے لوگوں میں رسواء کر دیں اُس نے کہا ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اس کے رسولؐ کے غضب سے ہمیں معاف کریں اللہ آپ کو معاف کرے گا ہم سے در گزر کریں ہم آپ پر قربان جائیں ہمیں معافی دے دیں اللہ آپ کو معاف کرے گا ہمارا پردہ رکھیں اللہ آپ پر پردہ ڈالے گا تو رسول اللہؐ علم و حلم و کرم و عفو سے شرمائے اور منبر سے اُتر آئے۔

۱۲۵۔ الفضائل لابن شاذان۔ کتاب الروضہ اپنی سند سے مرفوعاً امام رضاؑ تک عن آبائیہ عن علی علیہ السلام روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہؐ میرے بھائی نے فرمایا جو شخص یہ پسند کرے کہ اللہ عز و جل سے اس حال میں ملے کہ وہ اس پر متوجہ ہو اعتراض نہ کرے تو وہ اے علیؑ تجھ سے محبت کرے اور جسے کہ پسند ہو کہ اللہ کو ملے اس حالت میں کہ وہ اس سے راضی ہو تو وہ تیرے بیٹے حسنؑ سے محبت کرے اور جو پسند کرے کہ وہ اللہ سے ملے اسطرح کہ اس پر کوئی خوف نہ ہو تو وہ تیرے بیٹے حسینؑ سے محبت کرے اور جو پسند کرے کہ اللہ سے ایسے ملے کہ اللہ اسکے گناہ مٹادے تو وہ علیؑ بن حسین سجاد سے محبت کرے اور جو یہ پسند کرے کہ وہ اللہ سے اس طرح ملے کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں تو وہ محمد بن علی الباقرؑ سے محبت کرے اور جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کی ملاقات ہو تو نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں ہو تو وہ جعفر بن محمد صادقؑ سے محبت کرے اور جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ سے ملے پاک صاف ہو کر تو وہ موسیٰ کاظمؑ سے محبت کرے اور جو یہ پسند کرے کہ اللہ کو مسکراتے ہوئے ملے اور خوش ہو کر ملے تو وہ علی بن موسیٰ رضاؑ سے محبت کرے اور جو یہ پسند کرے کہ اللہ کو ملے اس حال میں کہ اس کے درجات بلند ہوں اور اس کی برائیاں نیکیوں سے تبدیل ہوں تو وہ محمد الجوادؑ سے محبت کرے اور جسے یہ محبوب ہو کہ اللہ سے ملے اور اسکا حساب آسان ہو تو وہ علی الھادیؑ سے محبت کرے اور جسے یہ محبوب ہو کہ اللہ سے ملے اور ہو کامیاب لوگوں میں سے ہو تو وہ حسن العسکریؑ سے محبت کرے اور جسے یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ کو ملے اور اسکا ایمان مکمل ہو اور اسلام بہترین ہو تو وہ حجۃ صاحب الزمان المنتظرؑ سے محبت کرے یہ سب اندھیرے کے چراغ ہیں اور ہدایت کے امام اور تقویٰ کے نشان ہیں جو ان سے دوستی اور محبت کرے میں اس کے لئے اللہ پر ضمانت دیتا ہوں جنت کی: ۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۲۶۔ اعلام الوریٰ میں ان روایات میں سے جن کو امامیہ کے علاوہ دیگر اصحاب الحدیث نے نقل کیا اور اُسے صحیح ترین قرار دیا یہ روایت ہے جسے امام بو محمد الحسن بن احمد السمرقندی محدث خراسان نے پسند کیا ہے فرمایا اخبرنا ابو العباس اعتغفری قال حدثنا ابو الحسین نصر بنا احمد بن

اسماعیل الکسائی اخبرنا ابو حاتم جبرئیل بن مجاع الکسائی اخبرنا قتیبہ بن سعید قال واخبرنا ابو القاسم الکاتب اخبرنا ابو حامد الصائغ نجرنا ابو العباس الثقفی حد ثنا عتیبہ واخبرنا ابو سلمہ القاضی اخبرنا ابو القاسم انسوی اخبرنا ابو العباس السنوی حد ثنا ابو بکر بن ابی شیبہ قال حد ثنا حاتم بن اسماعیل عن المہاجر بن سمار عن عامر بن سعد ابن ابی و قاصی فرماتے ہیں کہ میں نے جابر بن سمرہ کی طرف اپنے غلام نافع کے ہمراہ یہ تحریر بھیجی کہ مجھے کوئی شئی جو آپ نے رسول اللہؐ سے سنی ہو بتائیں تو انہوں نے میری طرف لکھ بھیجا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا جمعہ کے دن جس شام کو اسلمی کو رجم کیا گیا آپ نے فرمایا دین ہمیشہ قائم رہے گا قیامت تک اور تم پر بارہ خلفاء ہونگے سب قریش سے اور میں نے سنا آپؐ نے فرمایا کہ میں حوض پر آگے کھڑا ہوا ہونگا اور میری عترتؑ میرے ساتھ ہو گی اور مسلم نے اپنی صحیح میں ابی کھبر بن ابی شیبہ اور قیتبہ نے سعید سے روایت کی اور مناقب لابن شہر آشوب میں حد ثنا الفرادی عن ابی الحسین الفارسی عن ابی احمد البھودی عن ابی اسحاق العقیہ عن مسلم اسی طرح اور ابو لیلی مرصلی نے اپنی مسند میں اس کو نقل کیا ہے:

۱۲۷۔ اعلام الوریٰ اخبرنا ابو القاسم الکاتب اخبرنا ابو حامد الصائغ اخبرنا ابو العباس الثقفی حد ثنا محمد بن راجع حد ثنا ابن ابی فریک اخبرنا ابن ابی ذئب عن مہاجر بن مسمار عن عامر بن سعید کہ انہوں نے ابن سمرہ العدوی کی طرف پیغام بھیجا اور کہا کہ آپ کوئی حدیث جو رسول اللہؐ سے سنی ہو بیان کریں تو انہوں نے لکھا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرمایا دین ہمیشہ قائم رہے گا حتیٰ کہ بارہ خلفاء قریش سے ہونگے پھر قیامت کے آگے کئی جھوٹے لوگ نکلیں گے اور میں حوض پر استقبال کرنے والا ہوں گا اسے مسلم نے محمد بن رافع سے روایت کیا ہے:

۱۲۸۔ اخبرنا عبد الذنیر بن احمد الکاتب حد ثنا احمد بن محمد بن عبد اللہ الحادی اخبرنا محمد بن اسحاق الثقفی حد ثنا قتیبہ حد ثنا ابو عدنہ عن سماک عن جابر بن سمرہ عن النبی صلعم فرمایا میرے بعد بارہ امیر ہونگے تو میں آپ کا فرمان نہ سمجھ سکا لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا ہے سب قریش سے ہونگے۔

۱۲۹۔ اخبرنا ابو سلمہ القاضی حد ثنا ابو القاسم السنوی اخبرنا ابو العباس النسوی حد ثنا ابو الحسین عبد اللہ بن احمد بن عبد اللہ ایربوعی حد ثنا عنبر حد ثنا حصین عن جابر بن سمرہ فرمایا میں اپنے باپ کے ہمراہ رسول اللہ صلعم کے ہاں داخل ہوا تو آپ نے مجھے فرمایا یہ امر مکمل نہ ہو گا یا پورا نہ گزرے گا حتی کہ تم میں بارہ خلفاء ہونگے پھر آپ نے ایک بات کہی جو میں نہ سن سکا تو میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ سب قریش سے ہونگے۔

۱۳۰۔ اخبرنا ابو سلمہ القاضی اخبرنا ابو القاسم النسوی اخبرنا ابو العباس النسوی حد ثنا ابو عمارہ حد ثنا الفضل بن موسیٰ عن وھب عن ابی خالد

https://www.shiabookspdf.com

لوالبی فرمایا کہ میں نے جابر بن سمرہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ نے فرمایا اس دین کو نقصان نہ دے سکے گا جو اس سے دشمنی کرے گا حتی کہ بارہ خلفاء ہونگے جو سب قریش سے ہوں اور ان میں آخری قائمؑ ہوگا۔

۱۳۱۔اخبرنا ابو سلمہ القاضی حدثنا ابوالقاسم النسوی حدثنا ابولعباس النسوی حدثنا جعفر بن حمید العبسی حدثنا یونس بن ابی یعقوب عن عون بن ابی بحیفہ عن ابیہ فرمایا رسول اللہؐ نے ہمیشہ میری امت کا معاملہ درست رہے گا حتیٰ کہ بارہ خلفاء گزریں سب قریش سے۔

۱۳۲۔جو ذکر کیا شیخ مفید نے کہا کہ ابوعبداللہ محمد بن نعمان اپنی کتاب میں اور اس سے محمد بن عثمان الوھنی حدثنا عبداللہ ابن جعفر الرقی قال حدثنا عیسیٰ بن یونس عن مجالا عنا لشعبی عن مسروق روایت کیا ہے کہ ہم عبداللہ ابن مسعودؓ کے پاس تھے تو ایک آدمی نے ان کو کہا کیا تمہارے نبیؐ نے بیان کیا کہ اس کے بعد کتنے خلفاء ہونگے تو عبداللہ نے کہا کہ ہاں اور یہ سوال تجھ سے قبل کسی نے نہیں پوچھا حالانکہ تو لوگوں میں نو عمر ہے میں نے آپ کو یہ کہتے سنا ہے کہ میرے بعد موسیٰؑ کے نقیبوں کی تعداد میں بارہ خلفاء ہونگے سب قریش سے اور عثمان بن ابی شیبہ نے اور ابو سعید الاشیخ اور ابو کریب اور محمد بن غیلان اور علی بن محمد اور ابراہیم بن سعید عن ابی اُسامہ عن مجالا عن الشعبی عن مسروق بھی پہلی روایت کی طرح ہے اور اسے ابواُسمہ عن عامر الشعبی عن عمہ قیس بن عبداللہ عن عبداللہ بن مسعود بھی روایت کیا ہے اور حماد بن زید عن مجالا عن الشعبی عن مسروق عن عبداللہ میں اضافہ ہے کہ ہم عبداللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے وہ ہمیں قرآن پڑھا رہے تھے تو ایک آدمی نے کہا اے ابوعبدالرحمن کیا تم نے رسول اللہؐ سے سوال کیا تھا کہ اس امت کا معاملہ آپ کے بعد کتنے خلیفہ سنبھالیں گے فرمایا میں جب سے عراق آیا ہوں یہ سوال مجھ سے کسی نے نہیں کیا ہاں ہم نے رسول اللہؐ سے سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا بارہ ہونگے بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد میں۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۳۳۔اور سلیمان بن احمر قال حدثنا ابوعون عن الشعبی عن جابر بن سمرہ کہ نبیؐ نے فرمایا ہمیشہ اس دین والوں کی مدد کی جائے گی ان پر جو ان سے دشمنی کریں گے بارہ خلیفوں تک پس لوگ شروع ہوگئے اٹھنے لگے اور بیٹھنے لگے اور آپ نے ایک بات کی جو میں نہ سمجھ سکا تو میں نے اپنے بھائی یا باپ سے کہا کہ کیا بات آپ نے فرمائی تو فرمایا کہ سب قریش میں سے ہونگے اور فطر بن خلیفہ عن ابی خال الوالبی عن جابر بن سمرہ عن النبیؐ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے:۔

۱۳۴۔روایت کیا ہے سمعل بن حماد عن یونس بن ابی یعفود قال حدثنا عون بن ابی ضحیفہ عن ابیہ فرمایا میں رسول اللہؐ کے پاس تھا اور میرا چچا آپ کے آگے بیٹھا تھا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میری امت کا معاملہ ہمیشہ درست رہے گا حتیٰ کہ بارہ خلفاء سب قریش سے گزریں گے: ابو

ضحیفہ کانام وھب بن عبداللہ ہے۔

۱۳۵۔اعلام الوریٰ اور روایت کیا ہے اللیث بن سعد عن خالد بن زید عن سعید بن ابی ھلال عن ربیعہ بن سیف فرمایا کہ ہم شفیق اصبحی کے ہاں تھے اُس نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمر سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہؐ سے سنا فرمایا میرے بعد بارہ خلیفہ ہونگے: المناقب لابن شہر آشوب میں بھی اللیث اِسی طرح روایت ہے۔

۱۳۶۔اعلام الوریٰ میں جو شیخ ابو عبداللہ جعفر بن محمد بن احمد لاوریلیتی نے اپنے کتاب الردّ علی الزیدیہ میں روایت کی ہے اخبرنی ابی قال اخبرنی الشیخ ابو جعفر بن بابویہ قال حدثنا محمد بن علی ماجیلویہ عن عمہ عن احمد بن ابی عبداللہ عن ابیہ عن خلف بن حماد الاسدی عن الاعمش عن عبایہ بن ربعی عن ابن عباسؓ فرمایا میں نے رسول اللہ صلعم سے جب آپ کی وفات قریب ہوئی سوال کیا پس میں نے عرض کیا کہ جب ہو جائے وہ جس سے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں تو کس کی طرف: پس آپ نے علیؑ کی طرف اشارہ کر دیا اور فرمایا اُس کی طرف پس بے شک یہ حق کے ساتھ ہے اور حق اس کے ساتھ ہے پھر اسکے بعد گیارہ امام ہونگے انکی فرمانبرداری بھی علیؑ کی فرمانبرداری کی طرح فرض ہو گی۔

۱۳۷۔اخبرنی المفید ابو عبداللہ محمد بن محمد بن النعمان قال اخبرنی محمد بن علی قال حدثنا حمزہ بن محمد العلوی حدثنا احمد بن یحییٰ اشعام حدثنا ابو حاتم محمد بن ادریس الحفظلی حدثنا ابو بکر محمد بن ابی غیاث الاعین حدثنا عن سعید الابناری حدثنا محمد بن عبدالرحمن بن شردین الصنعانی عن ابن ثنی عن ابیہ عن عائشہ فرمایا کہ میں نے آپ سے سوال کیا کہ کتنے رسول اللہؐ کے خلیفہ ہونگے تو فرمایا کہ مجھے رسول اللہؐ نے بتایا تھا کہ آپ کے بعد بارہ خلیفہ ہونگے تو میں نے کہا کہ وہ کون ہونگے تو فرمایا کہ انکے نام میرے پاس رسول اللہؐ کے لکھوائے ہوئے لکھے ہوئے ہیں پس میں نے کہا کہ انہیں پیش کریں تو انہوں نے انکار کر دیا۔

۱۳۸۔حدثنا عن ابیہ عن جدہ عن ابن عباس عن ابیہ العباسؓ بن عبد المطلبؓ کہ نبیؐ نے انہیں فرمایا میری اولاد میں سے بارہ خلفاء مالک ہونگے پھر کئی امور ناپسندیدہ ہونگے اور بڑی سختی ہو گی پھر مہدیؑ میری اولاد میں سے نکلے گا اللہ اسکا امر ایک ساعت میں درست کر دے گا پس وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی اور وہ زمین میں جس کو اللہ چاہے گا ٹھہرے گا پھر دجّال نکلے گا اور مناقب لابن شہر آشوب میں عن محمد بن زکریا بھی اسی طرح روایت ہے۔

۱۳۹۔ارشاد القلوب سند سے عبداللہ بن عباسؓ تک روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے زمین کی طرف ایک مرتبہ جھانکا تو مجھے اس میں سے چن لیا پس مجھے نبی بنایا پھر دوبارہ جھانکا تو اس سے علی علیہ السلام کو چن لیا اور اسے امام بنایا پھر مجھے

https://www.shiabookspdf.com

حکم دیا کہ اسے اپنا بھائی اور وصی اور خلیفہ اور وزیر بناؤں پس علیؑ مجھ سے ہے اور وہ میری بیٹی کا خاوند اور میرے نواسے حسنؑ و حسینؑ کا باپ ہے سنو بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے اور انکو اپنے بندوں پر حجت بنایا ہے اور حسینؑ کی پشت سے امام بنائے ہیں جو میرے امر کو قائم کریں گے اور میری وصیت کی حفاظت کریں گے اور نواں اُن میں انکا قائم ہو گا۔

۱۴۰۔ عن الشیخ المفید مرفوعاً انس بن مالک تک روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں اور ابوذرؓ اور سلمانؓ اور زید بن ثابت اور زید بن ارقم رسول اللہؐ کے پاس تھے کہ حسنؑ و حسینؑ دونوں داخل ہوئے تو رسول اللہ صلعم نے ان کو بوسہ دیا اور ابوذرؓ کھڑے ہوئے اور ان دونوں پر جھکے اور انکے ہاتھوں کو چوما پھر واپس گئے اور ہمارے ساتھ بیٹھ گئے تو ہم نے آہستہ سے انکو کہا اے ابوذرؓ تو رسول اللہ صلعم کے صحابہ میں بزرگ آدمی ہے اور بنی ہاشم کے ان دو بچوں کی طرف کھڑے ہوتے ہو اور ان پر جھکتے اور بوسے لیتے ہو فرمایا کہ ہاں اگر تم وہ بات سنو جو انکے بارے میں نے رسول اللہؐ سے سنی ہے تو تم اس سے زیادہ کرو جو میں نے کیا ہے ہم نے کہ آپ نے ان کے بارے میں رسول اللہؐ سے کیا سنا ہے فرمایا کہ میں نے سنا آپ علی علیہ السلام سے فرما رہے تھے ان دونوں کے لئے کہ اے علیؑ اللہ کی قسم اگر کوئی آدمی روزہ رکھے اور نماز پڑھے حتیٰ کہ وہ پرانی مشک کی طرح ہو جائے تو اس وقت اس کی نماز اور اس کا روزہ اسے نفع نہ دے گا مگر تیری محبت سے اے علیؑ پس جو بھی ہماری محبت کو اللہ کی طرف وسیلہ بنائے تو اللہ پر لازم ہے کہ اسے رد نہ کرے اے علیؑ جو تم سے محبت کرے اور تمہیں تھامے تو اس نے مضبوط کڑا تھاما فرمایا پھر ابوذرؓ اٹھے اور باہر نکل آئے اور ہم رسول اللہؐ کی طرف آگے بڑھے اور ہم نے کہا یا رسول اللہؐ ابوذرؓ نے ہمیں آپؐ کی طرف سے یہ خبر دی ہے تو آپؐ نے فرمایا ابوذرؓ نے سچ کہا ہے اللہ کی قسم نہیں سایہ کیا کسی سبزے نے اور نہ ہی اٹھایا زمین نے کسی سچے کو ابوذرؓ سے زیادہ پھر فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے اور میرے اہل بیتؑ کو ایک نور سے پیدا کیا، آدم کے پیدا کرنے سے ساٹھ ہزار سال قبل پھر ہمیں اُسکی پشت سے پاکیزہ پشتوں کی طرف منتقل کیا اور پاک رحموں کی طرف منتقل کیا میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ آپ کہاں تھے اور آپ کس حال میں تھے فرمایا کہ ہم سب کے نور کی شکلیں عرش کے نیچے تھیں اللہ کی تسبیح کرتے اور تقدیس اور تمجید کرتے تھے پھر فرمایا جب مجھے آسمانوں کی طرف بلایا گیا اور میں سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا اور جبرئیل نے مجھے چھوڑ دیا میں نے کہا اے جبرئیل میرے دوست کیا اس مقام پر تو مجھے چھوڑ رہا ہے تو اس نے کہا میں آگے گزر نہیں سکتا میرے پر جل جائیں گے پھر مجھے نور میں دھکیل دیا جو اللہ نے چاہا اور اللہ نے مجھے وحی کی اے محمدؐ میں نے زمین کی طرف ایک مرتبہ دیکھا اور تجھے اُس سے چن لیا پس تجھے نبیؐ بنا دیا پھر دوبارہ دیکھا تو علیؑ کو چن لیا اور اُسے تیرا وصی بنا دیا اور تیرے علم کا وارث اور تیرے بعد امام بنا دیا اور تم دونوں کی پشت سے پاکیزہ اولاد اور معصوم امام نکالوں گا جو میرے

https://www.shiabookspdf.com

علم کے خزانے ہونگے اگر تم نہ ہوتے تو میں دنیااور آخرت کو پیدا نہ کرتااور نہ ہی جنت اور جہنم کو اے محمدؐ کیا تو پسند کرتا ہے کہ ان کو دیکھے میں نے کہا کہ ہاں اے رب تو آواز دی گئی اے محمدؐ اپنا سر اوپر اٹھاؤ تو اچانک کئی روشنیاں نظر آئیں علیؑ و حسنؑ حسینؑ و علی بن حسینؑ و محمد بن علیؑ و جعفر بن محمدؑ و موسیٰ بن جعفرؑ و علی بن موسیٰؑ و محمد بن علیؑ و علی بن محمدؑ و حسن بن علیؑ و محمد بن حسن الحجہؑ جو کہ ان کے درمیان چمک رہا تھا جیسے کہ روشن ستارہ میں نے کہا اے رب یہ کون ہے فرمایا اے محمدؐ یہ سب تیرے بعد پاک امام ہونگے تیری پشت سے اور یہ حجۃ ہے جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہو گی اور مومنوں کے دلوں کو شفاء دے گا ہم نے کہا ہمارے ماں باپ آپؐ پر یارسول اللہؐ قربان ہوں آپ نے عجیب بات فرمائی ہے آپ نے فرمایا کہ اس سے زیادہ تعجب اس لوگوں سے ہے جو یہ کلام سنتے ہیں پھر اپنی ایڑیوں پر پھر جاتے ہیں اور بظاہر اللہ پر ایمان لانے کے بعد کفر کرنے لگتے ہیں اور وہ میری عترتؑ کے بارے مجھے اذیت دیتے ہیں اللہ انکو میری شفاعت نہ دے۔

۱۴۱۔ کفایۃ الاثر ابو عبد اللہ الحسین بن محمد بن سعید بن علی الخزاعی عن الاسدی عن ابرمکی عن موسیٰ بن عمران الحنفی عن شعیب بن ابراہیم التیمی عن سیف بن عمیرہ عن ابان بن اسحاق الاسدی عن الصباح بن محمد بن ابی حازم عن سلمان فرمایا رسول اللہؐ نے میرے بعد بارہ امام سال کے مہینوں کی تعداد میں ہونگے اور ہم میں سے اس امت کا مہدی ہو گا اس کی ہیبت موسیٰؑ کی اور رونق عیسیٰؑ کی اور حکمت داؤد کی اور صبر ایوبؑ کا ہو گا۔

۱۴۲۔ کفایۃ الاثر ابو المفضل عن جعفر بن محمد العلوی عن عبید اللہ بن محمد بن غلیک عن محمد بن عصام السمیں عن ابیہ دعجہ عن عبد الرحمن بن مسعود العبدی عن علیم الازدی عن سلمان الفارسیؓ فرمایا رسول اللہؐ نے میرے بعد امام بارہ ہونگے پھر فرمایا سب قریش سے ہونگے پھر ہمارا قائم نکلے گا پس وہ مومن لوگوں کو شفاء دے گا سنو وہ تم سے زیادہ علم رکھتے ہوں گے پس تم ان کو نہیں جانتے سنو وہ میری عترتؑ میں میرا گوشت اور خون ہیں کیا حال ہے ان لوگوں کا جو مجھے ان کے بارے میں اذیت دیتے ہیں اللہ انکو میری شفاعت نہ دے۔

۱۴۳۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسین بن محمد عن ہارون بن موسیٰ عن احمد بن محمد بن سعید عن محمد بن عامر عن الحجاج بن منفعالی عن حماد بن سلمہ عن عطاء بن السائب الثقفی عن ربیعہ عن سلمان الفارسیؓ فرمایا کہ میں رسول اللہؐ پر داخل ہوا اور آپ کے پاس حسنؑ و حسینؑ صبح کا ناشتہ کر رہے تھے اور نبیؐ کبھی لقمہ حسنؑ کے منہ میں دیتے اور کبھی حسینؑ کے منہ میں جب وہ طعام سے فارغ ہوئے تو رسول اللہؐ نے حسنؑ کو اپنے کندھے پر اور حسینؑ کو اپنی ران پر بٹھا لیا پھر فرمایا اے سلمانؓ کیا تو ان سے محبت کرتا ہے میں نے عرض کی یارسول اللہؐ میں کیسے ان

سے محبت نہ کرونگا حالانکہ انکا مرتبہ آپ کے ہاں اتنا بلند ہے فرمایا اے سلمانؓ جوان سے محبت کرے اس نے مجھ سے محبت کی اور جو مجھ سے محبت کرے اس نے اللہ سے محبت کی پھر آپ نے اپنا ہاتھ حسینؑ کے کندھے پر رکھا اور فرمایا یہ امام ابن الامام ہے اس کی پشت سے نو امام پاکباز امانتدار اور معصوم ہونگے انکا نواں انکا قائم ہوگا۔

۱۴۴۔ کفایۃ الاثر ابوالمفضل الشیبانی عن موسی بن عبدی اللہ بن یحییٰ بن خاقان عن محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم الشافعی عن محمد بن حماد بن ماہان اور باغ عن عیسیٰ بن ابراہیم عن الحارج بن نبہان عن عیسیٰ بن یقطان عن ابی سعید عن سکول عن درثلہ بن الاسقع عن جابر بن عبداللہ الانصاریؓ فرمایا جندل بن جنادہ یہودی خیبر سے رسول اللہؐ پر داخل ہوا اُس نے کہا اے محمدؐ مجھے بتائیں اُس شئ کے بارے میں جو اللہ کے لئے نہیں ہے اور اللہ کے پاس نہیں ہے اور اللہ کے علم میں نہیں ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا پس جو شے اللہ کے لئے نہیں ہے وہ یہ ہے کہ اللہ کے لئے شریک نہیں ہے اور جو اللہ کے پاس نہیں ہے پس وہ ظلم ہے جو بندہ کے لئے نہیں ہے اور جسے اللہ نہیں جانتا تو یہ تمہارا قول ہے اے یہودی جماعت کہ عزیز اللہ کا بیٹا ہے حالانکہ اللہ نہیں جانتا کہ اسکا کوئی بیٹا ہے تو جندل نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے سچے رسولؐ ہیں پھر اس نے کہا یا رسول اللہؐ میں نے موسیٰؑ بن عمران کو دیکھا ہے انہوں نے مجھے کہا اے جندل محمدؐ کے ہاتھ پر مسلمان ہو جاؤ اور اسکے بعد اس کے وصی پر ایمان لاؤ تو اب میں مسلمان تو ہو گیا ہوں اللہ نے مجھے توفیق دیدی آپ مجھے اپنے اوصیاء کے بارے بتلائیں جو آپ کے بعد ہونگے میں ان کو تھام لوں فرمایا اے جندل میرے اوصیاء میرے بعد بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد میں ہونگے اس نے کہا یا رسول اللہؐ وہ بارہ ہونگے اسی طرح ہم نے تورایت میں پایا ہے فرمایا ہاں میرے بعد بارہ امام ہونگے اس نے کہا یا رسول اللہؐ سب ایک ہی زمانے میں ہونگے فرمایا کہ نہیں لیکن خلیفہ کے بعد خلیفہ ہوگا بے شک تو ان سے صرف تین کو پا سکے گا اس نے کہا انکا یا رسول اللہؐ نام بتائیں فرمایا ہاں تو خاتم الاوصیا اور وارث الانبیاء اور اماموں کے باپ علی بن ابی طالبؑ کو پائے گا میرے بعد پھر اسکا بیٹا الحسنؑ پھر حسینؑ پس میرے بعد انکو تھام لو اور تجھے جاہلوں کی جہالت دھوکہ نہ دے پس جب اسکے بیٹے علی بن حسینؑ کی ولادت کا وقت ہوگا تو تجھ پر اللہ کی قضاء ہو جائے گی اور دنیا میں سے تیری آخری خوراک دودھ کا گھونٹ ہوگا اس نے کہا یا رسول اللہؐ اسی طرح میں نے تورایت میں پایا ہے جو اوصیاء حسینؑ کے بعد ہونگے اور انکے نام کیا کیا ہیں۔ پس آپ نے فرمایا نو ہونگے حسینؑ کی پشت سے اور مہدیؑ ان میں سے ہوگا پس جب مدتِ حسینؑ مکمل ہو گی تو اس کے اور اس امر کو اس کا بیٹا علی بن حسینؑ لے کر کھڑا ہوگا اور اسکا لقب زین العابدینؑ ہوگا پس جب علیؑ کی مدت مکمل ہو گی تو اس مر کو اسکا بیٹا لیکر کھڑا ہوگا جیسے باقرؑ پکارا جائے گا پھر جب محمد باقرؑ کی مدت مکمل ہو گی تو امر کو

لے کر کھڑا ہو گا اس کے بعد جعفرؑ جسے صادق پکارا جائے گا جب مدت جعفرؑ کی پوری ہو گی اس امر سے اس کے بعد موسیٰؑ کھڑا ہو گا جو کاظم پکارا جائے گا جب موسیٰؑ کی مدت پوری ہو گی تو پھر اس کا بیٹا علیؑ اس امر کو لے کر کھڑا ہو گا اسے رضا پکارا جائے گا اور جب علیؑ کی مدت مکمل ہو گی تو اس امر کو لیکر کھڑا ہو گا اس کا بیٹا محمدؑ جسے زکی کہا جائے گا پس جب محمدؑ کی مدت مکمل ہو گی تو اس امر کو اس کے بعد اسکا بیٹا علیؑ قائم کرے گا اسے نقی پکارا جائے گا پس جب مدت مکمل ہو گی تو اس امر کو اسکا بیٹا الحسنؑ قائم کرے گا جسے عسکری پکارا جائے گا پھر ایک امام ان سے غائب ہو گا کہا یا رسول اللہؐ وہ حسنؑ ان سے غائب ہو گا فرمایا نہیں لیکن اسکا بیٹا الحجت القائم ہو گا کہا یا رسول اللہؐ اس کا کیا نام ہو گا فرمایا اس کا نام نہ لیا جائے گا حتی کہ اللہ اس کی ظاہر کرے تو جندل نے کہا یا رسولؐ اللہ ہم نے تمہارا تذکرہ تورایت میں پایا ہے ہمیں موسیٰ بن عمران نے تمہاری اور تمہاری اولاد میں سے ہمارے اوصیاء کی خوشخبری دی ہے پھر رسول اللہؐ نے یہ آیت تلاوت کی (وعدہ کیا اللہ نے تم میں سے ایمان و عمل صالح والوں سے کہ انکو زمین میں خلیفہ بنائیں گے جیسے کہ ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے دین کو جو پسندیدہ ہے جمادینگے اور انکے خوف کو امن سے بدل دینگے وہ میری عبادت کریں گے میری ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے) جندل نے کہا یا رسول اللہؐ انکا خوف کیا ہو گا فرمایا اے جندل ہر ایک کے زمانے میں جابر ظالم ان کو پیش آئے گا اور اذیت دے گا پس جب اللہ تعالی ہمارے قائم کا خروج فوراً کر دینگے تو وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی پھر فرمایا مبارک ہو ان کو جو اس کی غیبت میں صبر کریں گے اور مبارک ہو جو اسکی حجتہ کو قائم کرینگے ان کی اللہ نے اپنی کتاب میں تعریف کی ہے فرمایا (وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور فرمایا یہی لوگ ہیں اللہ کی جماعت سنو اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے) پھر جندل بن زیادہ حسین بن علیؑ کے ایام تک زندہ رہا پھر وہ طائف کو نکل گیا تو مجھے نعیم بن ابی قیس نے خبر دی کہ میں اسکے پاس طائف میں داخل ہوا تو وہ بیمار تھا پھر اس نے دودھ کا مطالبہ کیا اور اسے پیا اور فرمایا رسول اللہؐ نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ میری دنیا سے آخری خوراک دودھ کا پینا ہو گا پھر وہ فوت ہو گئے اور طائف میں اس مقام پر جو کہ دک کے نام سے معروف ہے دفن کئے گئے۔ ۱۴۵۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسین مندرہ عن ابی محمد ہارون بن موسیٰ عن محمد بن یعقوب الکلینی عن محمد بن یحییٰ العطار عن سلمہ بن خطاب عن محمد بن خالد الطیاسی عن سیف بن عمرہ و صالم بن عقبہ عن علقمہ بن محمد الحضرمی عن جعفر بن محمد و مشنا محمد بن وھیان عن علی بن الحسین الھمدانی عن محمد بن عبد اللہ بن سلمان الحضری عن الحسن بن سمعل الخیاط عن سفیان بن عیینہ عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ انصاریؓ کہ رسول اللہؐ نے فرمایا حسین بن علیؑ کو کہ اے حسینؑ تیری پشت سے نو امام نکلیں گے ان میں سے اِس امت کا مہدیؑ ہو گا جب تیرا باپ شہید ہو گا تو اس کے بعد حسنؑ ہو گا پس جب حسنؑ کو زہر دیا

https://www.shiabookspdf.com

جائے گا تو پھر تو ہو گا اور جب تو شہید کیا جائے گا تو تیرا بیٹا علیؑ ہو گا پس جب علیؑ جائے گا تو محمدؑ اس کا بیٹا ہو گا تو جعفرؑ اسکا بیٹا ہو گا پس جب جعفرؑ جائے گا تو موسیٰؑ اسکا بیٹا ہو گا پس جب موسیٰؑ جائے گا تو علیؑ اسکا بیٹا ہو گا پس جب علیؑ جائے گا تو محمدؑ اسکا بیٹا ہو گا پس جب محمدؑ جائے گا تو علیؑ اسکا بیٹا ہو گا پس جب علیؑ جائے گا تو حسنؑ اسکا بیٹا ہو گا پھر حجۃ حسنؑ کے بعد زمین کو عدل وانصاف سے بھرے گا جیسے وہ ظلم وجور سے بھری ہو گی:

۱۴۶۔ کفایۃ الاثر ابو لمفضل الشیبانی عن عبدالرزاق بن سلیمان بن غالب الازدی عن الحسن بن علی عن عبدالوھاب بن ھمامل الحمیری عن ابنابی شیبہ عن شریک عن الرکین بن ربیع عن القاسم بن حسان عن جابر بن عبداللہ انصاریؓ فرمایا کہ رسول اللہؐ اپنے اس بیماری میں جس میں آپ کی روح قبض کی گئی تھے اور فاطمہؑ آپ کے پاس تھیں پس وہ روئیں اور انکی آواز بلند ہوئی تو رسول اللہؐ نے انکی طرف اپنی نگاہ اٹھائی اور فرمایا میری محبوب پیاری فاطمہؑ کس وجہ سے تیرا رونا ہے عرض کی کہ آپ کے بعد جو مجھ پر ظلم ہو گا اس کے ہونے سے ڈر رہی ہوں کہا میری پیاری بیٹی نہ رو ہم اہل بیتؑ کو اللہ نے سات صفات عطا فرمائی ہیں جو ہم سے قبل کسی کو نہیں ملیں اور نہ ہمارے بعد کسی کو ملیں گی ہم میں سے خاتم النبیین ہے اور تمام مخلوق میں سے اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے اور وہ میں تیرا باپ ہوں اور ہمارا وصی خیر الاوصیاء اور اللہ کو سب سے زیادہ پیارا ہے اور وہ تیرا خاوند ہے اور ہمارے شیعہ خیر البریہ اور اللہ کو سب سے زیادہ محبوب اور ہم میں سے وہ شخص ہے کہ جس کے جنت میں دو پر ہونگے وہ انکے ساتھ فرشتوں کے ہمراہ اڑے گا اور وہ تیرے چچا کا بیٹا ہے اور ہم میں سے اس امت کے نواسے ہیں اور وہ دونوں تیرے بیٹے الحسنؑ اور حسینؑ ہیں عنقریب اللہ تعالیٰ حسینؑ کی پشت سے نو امام نکالے گا جو امانتدار اور معصوم ہونگے اور ہم میں سے مہدیؑ ہو گا اس امت کا جب دنیا میں فساد و قتل ہو گا اور فتنے ظاہر ہونگے اور راستے کاٹے جائیں گے اور بعض بعض پر لوگ مار کریں گے نہ بڑا چھوٹے پر رحم کرے گا اور نہ چھوٹا بڑے کی تعظیم کرے گا تو اس وقت اللہ ہماری مہدیؑ کو نکالے گا جو امام حسینؑ کی پشت سے نواں ہو گا وہ گمراہی کے قلعے فتح کرے گا اور غافل دلوں کو کھولے گا آخر زمانے میں دین کو قائم کرے گا جیسے میں نے اول زمانے میں قائم کیا اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم وجور سے بھر ہو گی اے فاطمہؑ نہ غم کر اور نہ رو بے شک اللہ تجھ پر مجھ سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اور زیادہ شفقت والا ہے اور یہ تیرا میرے نزدیک مقام ومرتبہ کی وجہ سے ہے اللہ نے تجھے تیرے تمام اہل بیتؑ میں اعلیٰ ترین خاوند عطا کیا ہے جو حسب ونسب میں اعلیٰ ہے اور رعایا پر رحم کرنے والا ہے اور انصاف کرنے والا ہے اور فیصلہ کو دیکھنے وبصیرت والا ہے میں نے اللہ سے سوال کیا ہے کہ میرا اہل بیتؑ میں سے میرے ساتھ تجھے سب سے پہلے ملنے والا بنا دے سنو تم میرا ٹکڑا ہو جو تمہیں اذیت دے اس نے

https://www.shiabookspdf.com

مجھے اذیت دی جابرؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ کی وفات ہوئی تو صحابہ میں سے دو آدمی ان کے پاس داخل ہوئے اور کہا اے رسول اللہؐ کی بیٹی آپ کی صبح کیسے ہوئی فرمایا کیا تم تصدیق کرتے ہو کہ تم نے رسول اللہؐ سے سنا کہ آپ فرمایا تھا فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے جو اسے اذیت دے تو ان نے مجھے اذیت دی دونوں نے کہا کہ ہاں اللہ کی قسم ہم نے یہ سنا ہے تو آپ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ میں تجھے گواہ بناتی ہوں کہ ان دونوں نے مجھے اذیت دی اور میرا حق غصب کیا پھر اُن سے اعراض کیا اور اسکے بعد ان سے بات تک نہ کی اور آپؑ اپنے باپؐ کے بعد پچھتر ۷۵ یوم زندہ رہیں حتیٰ کہ اللہ نے آپ کو اُن سے ملا دیا۔ تشریح وہ دو آدمی ابو بکر و عمر تھے اور یہ قصہ فاطمہ علیہا السلام کے احوال میں آگے آئے گا:

۱۴۷۔ کفایۃ الاثر علی بن محمد بن متولہ عن محمد بن عمر القاضی الجعابی عن نصر بن عبد اللہ عن ابو شاعر عن زید بن الحسن الانماطی عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ الانصاریؓ فرمایا کہ میں بیت ام سلمہؓ میں رسول اللہؐ کے پاس تھا تو اللہ نے یہ آیت نازل کی فرمائی کہ (اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ اے اہل بیت تم سے رجس دور کر دے اور تمہیں مکمل پاک کر دے جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے) تو رسول اللہؐ نے حسن و حسینؑ اور فاطمہؑ کو بلایا اور انکو اپنے آگے بٹھایا اور علیؑ کو بلایا اور ان کو اپنے پیچھے بٹھایا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیتؑ ہیں پس ان سے رجس کو دور کر اور انکو مکمل پاک رکھ تو ام سلمہؓ نے کہا کہ میں بھی انکے ساتھ ہوں یا رسول اللہؐ فرمایا تو خیر پر ہے میں نے کہا یا رسول اللہ بے شک اللہ نے اس پاک عزت پر اور مبارک اولاد پر ان سے رجس دور کر کے کتنی بڑی بزرگی عنائت کی ہے فرمایا اے جابرؓ اس لئے کہ میری اولاد میرا خون اور گوشت ہیں پس میرا بھائی سید الاوصیاء اور میرے بیٹے خیر الاسباط اور میری بیٹی سید النساء العالمین ہے اور ہم سے ہی مہدیؑ ہوگا میں نے کہا یا رسول اللہؐ مہدیؑ کون ہے فرمایا کہ نو امام حسینؑ کی پشت سے ہونگے پاکباز اور نواں اُن میں انکا قائم ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھرے گا اور ظالموں سے قتال کرے گا تاویل پر جیسے کہ میں نے قتال کیا نزول قرآن پر۔

۱۴۸۔ کفایۃ الاثر الصدوق عن ابی مسعود عن ابن عامر عن عمہ عن ابن ابی عمیر غفاری جمیلہ عن جابر الجعفی عن جابر انصاریؓ کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مہدیؑ میری اولاد سے ہوگا اس کا نام میرا نام ہوگا اس کی کنیت میری کنیت ہوگی اور مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوگا اور ایک مدت تک اسکو غائب رہنا ہوگا اور حیرت ہوگی کہ اس میں کئی لوگ گم ہونگے پھر وہ شہاب ثاقب کی طرح آئے گا زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔

۱۴۹۔ کفایۃ الاثر ابو المفضل عن ریاء بن یحییٰ البعرتائی الکاتبعن محمد بن خلاد اباھلی عن معاذ بن معاذ عن ابن عون عن ھشام بن زید عن انس

بن مالک فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سوال کیا عیسیٰؑ کے حواریوں کے بارے میں فرمایا وہ انکے چنے ہوئے اور بہترین تھے وہ بارہ تھے کامل اور تیار اللہ اور رسول کی نصرت میں ان میں نہ کوتاہی تھی نہ کمی تھی اور نہ شک تھا وہ اس کی بصیرت پر مدد کرتے تھے اور کوشش اور محنت سے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ آپ کے حواری کون ہیں فرمایا میرے بعد بارہ علیؑ وفاطمہؑ کی اولاد سے ہونگے وہ میرے اللہ کے اور میرے دین کے مددگار ہونگے ان پر اللہ کی طرف سے دعا وسلام ہوگا۔

۱۵۰۔ کفایۃ الاثر کفایۃ الاثر ابو عبداللہ حمد بن محمد بن عیاش الجوہری عن محمد بن احمد الصفوانی عن محمد بن الحسین عن عبداللہ بن سلمہ عن محمد بن عبداللہ الحمص عن ابن حماد عن انس بن سیرین عن انس بن مالک فرمایا ہمیں رسول اللہ صلعم نے نماز پڑھائی پھر ہماری طرف منہ کرلیا اور فرمایا اے میرے صحابہ کی جماعت جو میرے اہل بیتؑ سے محبت کرے گا اس کا حشر ہمارے ساتھ ہوگا اور جو میرے اوصیاء کو میرے بعد تھامے گا تو اس نے مضبوط کڑے کو تھاما تو ابوذر غفاریؓ کھڑے ہوئے عرض کی یارسول اللہؐ آپ کے بعد کتنے امام ہونگے فرمایا بنی اسرائیلؑ کے نقیبوں کی تعداد میں فرمایا کیا سب آپ کے اہل بیتؑ میں سے ہونگے فرمایا سب میرے اہل بیتؑ میں سے ہونگے نو حسینؑ کی پشت سے ہونگے اور مہدیؑ اُن میں سے ہوگا۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۵۱۔ کفایۃ الاثر محمد بن عبداللہ الشیبانی رحمتہ اللہ عن جابر بن یحییٰ العبرتانی الکاتب عن یعقوب بن اسحاق عن محمد بن بشار عن محمد بن جعفر عن شعبہ عن ھشام بن زید عن انس بن مالک کہ رسول اللہ صلعم کا ارشاد ہے کہ مجھے جب آسمان کی طرف لے جایا گیا تو میں نے عرش کے پہلو پر لکھا دیکھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس کی میں نے علیؑ سے مدد کی اور نصرت کی اور میں نے پھر بارہ نام نور سے لکھے دیکھے پس وہ علی بن ابی طالبؑ اور میرے دونوں نواسےؑ اور ان کے بعد نو اسماء علیؑ علیؑ علیؑ تین مرتبہ اور محمدؑ محمدؑ دو مرتبہ اور جعفرؑ وموسیٰؑ وحسنؑ و الحجت ہیں جو کہ ان کے درمیان چمک رہا تھا میں نے کہا اے رب یہ کن کے نام ہیں تو میرے رب نے آواز دی اے محمدؐ یہ تیری اولاد میں سے اوصیاء ہیں ان کے ذریعہ میں ثواب دیتا ہوں اور ان کے ذریعہ ہی میں عذاب دیتا ہوں۔

۱۵۲۔ کفایۃ الاثر ابو المفضل الشیبانی عن موسیٰ بن احمد بن عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان عن احمد بن الحسن بن المفضل بن سیع عن عثمان بن ابی شیبہ عن یزید بن ہارون عن عبداللہ بن عون عن انس بن سیرین عن انس بن مالک فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ انبیاء کے اوصیاء وہ لوگ ہوتے ہیں جو ان کے بعد قائم ہوتے ہیں انکے قرضے ادا کرنے اور ان کے وعدہ پورے کرنے اور انکے طریقے پر لڑنے کے لئے پھر آپ علی علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم میرے وصی ہو اور دنیا وآخرت میں میرے بھائی ہو میرا قرضہ ادا کرو گے میرا وعدہ پورا کرو

گے اور میرے طریقے پر لڑو گے تاویل کر کے جیسے میں تنزیل پر لڑتا رہا پس میں خیر الانبیاء ہوں اور تم خیر الاوصیاء ہو اور میرے نواسے خیر الاسباط ہیں اور ان کی پشت سے نو امام نکلیں گے جو کہ پاک اور معصوم ہوں گے انصاف کو قائم کرینگے اور میرے بعد امام بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد میں ہونگے اور عیسیٰؑ کے حواریوں کی تعداد میں ہونگے اور وہ میری عترتؑ ہیں میرا گوشت اور خون ہیں: ۔

۱۵۳۔ کفایۃ الاثر ابو الحسن علی بن الحسن بن محمد بن مقدہ عن ہارون بن موسیٰ عن احمد بن محمد بن صدقۃ الرقی بمصر عن ابیہ عن محمد بن جلاد لا باھلی عن معاذ بن معاذ عن ابی عون عن ھشام بن یزید عن انس بن مالک فرمایا رسول اللہؐ نے میرے بعد بارہ ائمہ ہونگے پھر آواز کو پست کر لیا پس مین نے سنا آپؐ نے فرمایا کہ سب قریش سے ہونگے۔

۱۵۴۔ کفایۃ الاثر القاضی ابو الغرج المعان بن زکریا البغدادی عن علی بن عقبہ القاضی السنانی عن ابی بکر محمد بن عبد اللہ عن محمد بن طرفہ الطائی لا حمصی عن اعبر تائی محمد بن یوسف عن سفیان ثوری عن عاصم عن ابی العالیہ عن انس فرمایا میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرماتے تھے میرے بعد بارہ امام ہونگے پھر آپ نے آواز پست کر لی فرمایا سب قریش سے ہونگے۔

۱۵۵۔ کفایۃ الاثر ابو عبد اللہ الحسین بن محمد بن سعید عن ابی طالب بن زید السروی العدل عن حمید عن عبد اللہ بن جعفر الرملی بالبصرہ عن شبانہ بن سور عن شعبہ عن قتادہ عن الحسن عن انس بن مالک فرمایا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا فرماتے تھے کہ میرے بعد بارہ امام ہونگے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہؐ آپ کے بعد کتنے امام ہونگے فرمایا بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد میں: المناقب لابن شہر آشوب میں عن انس اسی طرح ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۵۶۔ کفایۃ الاثر علی بن محمد بن متولہ عن علی بن محمد بن مھرویہ القزوینی عن حامد بن ابی حامد عن محمد بن عبد الرحمن ابرقی عن عباس بن طالب عن عبد الواحد بن زیاد عن عاصم الاحول عن حفصہ بنت سیرین فرمایا کہ مجھے انس بن مالک نے فرمایا میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرماتے تھے میرے بعد بارہ آئمہؑ میری اولاد سے ہونگے۔

۱۵۷۔ کفایۃ الاثر محمد بن عبد اللہ الشیانی عن ھاشم بن مالک انخزاعی عن العباس بن الزرج الریاحی عن سر جیل بن ابی عون عن یزید بن عبد الملک عن سعید المعبری عن ابی ھریرہ فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ ہر نبی کا وصی و بیٹے ہوتے ہیں تو آپ کے وصی اور سبط کون ہیں فرمایا آپ خاموش ہو گئے اور جواب نہ دیا تو میں غمزدہ واپس آگیا جب عصر کا وقت ہوا فرمایا اے ابو ھریرہ قریب ہو جاؤ تو میں قریب ہوا اور عرض کی میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں اللہ کے غضب سے اور اسکے رسولؐ کے غضب سے پھر فرمایا بے شک اللہ نے چار ہزار نبی مبعوث

فرمائے اور انکے چار ہزار وصی تھے اور آٹھ ہزار اولاد یعنی سبط تھے پس قسم اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمام نبیوں سے بہترین ہوں اور میرا وصی خیر الوصیین ہے اور میرے سبط یعنی اولاد بھی خیر لاسباط ہے پھر فرمایا میری اولاد جو خیر لالسباط ہے وہ حسنؑ اور حسینؑ میرے دونواسے اور میری اولاد ہیں بے شک اسباط اولاد یعقوب سے تھے اور وہ بارہ آدمی تھے اور مرے بعد بھی بارہ آدمی امام ہونگے میری اہل بیتؑ میں سے علیؑ ان کا پہلا ہوگا اور محمدؑ انکا درمیانہ اور انکے آخر بھی محمدؑ ہوگا اور وہ مہدی ہوگا اس امت کا جسکے پیچھے عیسیٰؑ نماز پڑھے گا سنو جو انکو تھامے گا میرے بعد تو اس نے اللہ کی رسی کو تھاما اور جو ان سے الگ ہوا پس وہ اللہ کی رسی سے الگ ہوا۔

۱۵۸۔ کفایۃ الاثر محمد بن عبد اللہ الشیبانی ولا قاضی وبالفرج اعمافا بن زکریا البغدادی والحسن بن محمد بن سعید والحسن بن علی بن الحسن الرازی عن محمد بن ھمام بن سہیل الکاتب عن الحسن بن محمد بن جمہور العمی عنابیہ عن عثمان بن عمر بن شعبہ بن سعید بن ابراہیم عن عبد الرحمن الاعرج عنابی ھریرہ فرمایا کہ میں نبیؐ کے پاس تھا اور ابو بکر ع عمر و فضل بن عباس وزید بن حارثہ وعبد اللہ بن مسعود بھی تھے تو حسینؑ بن علیؑ داخل ہوئے تو بنی صلعم نے انہیں پکڑ لیا اور بوسہ دیا پھر فرمایا تو میرا انکڑا ہے اور پھر اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیا اور فرمایا اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اس سے محبت کر اے حسینؑ تو امام ابن امام ہے اور ابو الائمہ ہے نو امام تیری اولاد میں سے پاکباز ہونگے تو عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا یہ کیا ائمہ ہیں جنکا آپ نے حسینؑ کی پشت سے ذکر کیا ہے تو آپ نے تھوڑی دیر سر جھکایا پھر سر اُٹھایا اور فرمایا اے عبد اللہ تو نے بڑی بات پوچھی ہے لیکن میں تجھے بتاتا ہوں بے شک میرا یہ بیٹا اور ساتھ ہی ہاتھ حسینؑ کے کندھے پر رکھ دیا اس کی پشت سے ایک برکت والی بیٹا اپنے دادا کا ہمنام پیدا ہوگا جس کا نام عابد ہوگا وہ زاہدوں کی روشنی ہوگا اور اللہ علیؑ کی پشت سے ایک بچہ پیدا کرے گا جس کا میرے والا نام ہوگا جو میرے مشابہ ہوگا وسیع علم والا ہوگا حق سے بولے گا درست حکم کرے گا اللہ اس کی پشت سے حق کا کلمہ نکالے گا اور سچائی کی زبان تو ابن مسعودؓ نے عرض کیا اس کا کیا نام ہوگا یا رسول اللہؐ فرمایا اسکو جعفر صادقؑ کہا جائے گا اپنے قول و فعل میں اس پر طعنہ مارنے والا ایسے ہے جیسے کہ مجھ پر طعنہ مارنے والا اور اس کو رَد کرنے والا ایسا ہے جس نے مجھے رد کیا پھر حسان بن ثابت داخل ہوئے اور رسول اللہؐ کے بارے شعر پڑھے اور بات منقطع ہوگئی پس جب اگلی صبح ہوئی تو آپؐ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر عائشہ کے کمرے میں داخل ہوئے اور آپ کے ہمراہ میں اور علی بن ابی طالبؑ اور عبد اللہ بن عباسؓ بھی داخل ہوئے اور آپ کی عادت تھی جب سوال کیا جاتا جواب دیتے اور جب نہ سوال کیا جاتا تو ابتداء فرماتے تو ابو ہریرہ کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ قربان ہوں یا رسول اللہؐ کی آپ باقی خلفاء جو پشت حسینؑ سے ہونگے ہمیں نہ بتلائیں گے فرمایا ہاں ابو ھریرہ اور اللہ تعالیٰ جعفرؑ کی پشت سے

بچہ نکالے گا صاف و پاک اس کا نام موسیٰؑ بن عمران کا ہم نام ہوگا پھر فرمایا ابن عباسؓ نے کہ پھر یارسول اللہؐ کون ہوگا فرمایا کہ موسیٰؑ کی پشت سے علیؑ اسکا بیٹا نکلے گا جو رضا پکارا جائے گا جو علم کی جگہ اور حوصلے کا خزانہ ہوگا پھر فرمایا میرا باپ قربان ہو یہ مسافری کی زمین پر قتل ہوگا اور علیؑ کی پشت سے اسکا بیٹا محمدؑ ہوگا جس کی تعریف کی جائے گی اخلاق کی اعتبار سے سب سے زیادہ پاکیزہ اور شکل سے سب سے حسین ہوگا اور محمدؑ کی پشت سے علیؑ اسکا بیٹا نکلے گا جو نسب میں پاکیزہ اور بات میں سچا ہوگا اور علیؑ کی پشت سے حسنؑ نکلے گا جو کہ بابرکت صاف پاکیزہ ہوگا اللہ کی طرف سے بولے گا اور حجت اللہ کا باپ ہوگا اور حسنؑ کی پشت سے ہمارا قائم اہل بیتؑ نکلے گا جو کہ زمین کو انصاف اور عدل سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی اس کی ہیبت موسیٰؑ والی اور حکم داؤدؑ والا اور رونق عیسیٰؑ والی ہوگی پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی (یہ اولاد بعض بعض سے ہوگی اللہ خوب سننے والا جاننے والا ہے) تو آپ سے علی بن ابی طالبؑ نے کہا میرے ماں باپ قربان جائیں یارسول اللہؐ یہ کون ہیں جن کا آپ نے ذکر کیا ہے فرمایا اے علیؑ یہ تیرے بعد کے اوصیاء کا نام ہے اور عترت پاک اور اولاد مبارک ہے پھر فرمایا قسم اس کی جسکے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے اللہ فرماتا ہے اگر ایک آدمی اللہ کی عبادت ہزار سال کرے پھر ہزار سال کرے رکن و مقام کے درمیان پھر وہ میرے پاس آئے ان کی ولایت کا انکار کرتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اسے آگ میں الٹا کر دے ڈالے گا خواہ وہ جو بھی ہو:

ابو علی محمد بن ہمام فرماتے ہیں کہ ابوھریرہ پر تعجب ہے کہ وہ اس طرح کی روایت ذکر کرتا ہے پھر اہل بیتؑ کے فضائل کا انکار کرتا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۵۹۔ کفایۃ الاثر محمد بن وھبان بن محمد البصری عن الحسین بن علی البزوفری عن عبد اللہ بن مسلمہ عن عقبہ بن مکرم عن عبد لاوھاب الشقفی عن یحییٰ بن سعید عن محمد بن یعقوب بن خالد عن ابی صالح السمان عن ابی ھریرہ فرمایا ہمیں رسول اللہؐ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو جو میری زندگی جینا چاہے اور میری موت مرنا چاہے تو وہ علیؑ سے محبت کرے اور اس کے بعد کے باقی اماموں سے عرض کیا گیا یارسول اللہؐ آپ کے بعد کتنے امام ہونگے فرمایا کہ اسباط کی تعداد میں ہونگے یعنی بارہ۔

۱۶۰۔ کفایۃ الاثر ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن عبید الجوھری عن عبد الصمد بن علی بن محمد بن مکرم عن الطیالسی ابی الولید عن ابی زیاد عبد اللہ بن ذکوان عن ابیہ عن الاعرج عن ابی ھریرہ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سوال کیا اللہ کے اس قول کے بارے کہ (بنایا اُسے ایسا کلمہ جو باقی رہنے والا ہے اس کے پیچھے) تو فرمایا کہ اللہ نے امامت کو حسینؑ کے پیچھے کر دیا ہے اس کی پشت سے نو ۹ ائمہ نکلیں گے اور ان میں سے اس امت کا مہدیؑ ہوگا پھر فرمایا اگر کوئی آدمی رکن حجر اسود و مقام ابراہیم کے رمیان قطار میں کھڑا ہو پھر اللہ کو ملے میرے اہل بیتؑ سے بغض رکھتے ہوئے تو وہ آگ میں جائے گا۔

۱۶۱۔ کفایۃ الاثر اسی سند سے رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں تم میں دو وزنی چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں ان میں سے ایک اللہ رب العزت کی کتاب ہے جو اس کی اتباع کرے گا وہ ہدایت پر ہوگا جو اسے چھوڑے وہ گمراہی پر ہوگا پھر میرے اہل بیتؑ میں تمہیں اپنے اہل بیتؑ کے بدلے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا میں نے ابو هریرہ سے کہا آپ کے اہل بیتؑ کون ہیں آپکی بیویاں ہیں فرمایا کہ نہیں آپ کے اہل بیتؑ آپکی اصل اور مرکز جو آپؐ کی اولاد اور وہ بارہ امام ہیں جن کو اللہ نے اپنے قول میں ذکر کیا ہے (اور بنایا اسے ایسا کلمہ جو باقی رہنے والا ہے اس کے پشت پیچھے)

۱۶۲۔ کفایۃ الاثر ابوالحسن محمد بن جعفر بن محمد التیمی عن احمد بن محمد بن مروان الگزال عن محمد بن تیم عن عبدالرحمن بن مہدی عن معاویہ بن صالح عن بعد الغفار بن قاسم عن ابی مریم عن ابی هریرہ فرمایا کہ میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ آیت اُتری (بے شک آپ ڈرانے والے ہیں ہر قوم کے لئے ایک ھادی ہوتا ہے) تو آپؐ نے ہم پر اُسے پڑھا پھر فرمایا میں ڈرانے والا ہوں کیا تم پہنچانتے ہو کہ ھادی کون ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ نہیں فرمایا وہ جوتے کھٹکانے والا پس ہم نے گردنیں لمبی کیں اچانک علی علیہ السلام ہم پر طلوع ہوئے دروازے سے اور آپ کے ہاتھ میں رسول اللہ صلعم کے جوتے تھے پھر رسول اللہؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا سنو یہ میری طرف سے پہچانے والا ہے اور میرے بعد امام ہے اور میری بیٹی کا خاوند اور اولاد کا باپ ہے پس ہم اہل بیتؑ ہیں اللہ نے ہم سے رجس کو دور کیا اور علیؑ تاویل قرآن پر قتال کرے گا جیسے کہ میں حکم خداوندی کے نزول پر قتال کرتا تھا وہ امام اور ابوالائمہ ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ آپ کے بعد کتنے امام ہوں گے فرمایا بارہ بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد میں اور ہم میں سے مہدی ہے اس امت کا اللہ تعالیٰ اس سے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی نہ خالی ہوگی زمین اُن سے مگر وہ دھنس جائے گی۔

۱۶۳۔ کفایۃ الاثر محمد بن عبداللہ الشیبانی عن صالح بن احمد بن ابی مقاتل عن زکریا عن سلمان بن جعفر الجعفری عن مسکین بن عبدالزم عن ابی سلمہ عن ابی هریرہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا بے شک صدقہ میرے لئے حلال نہیں ہے اور نہ ہی میرے اہل بیتؑ کے لئے ہم نے کہا یا رسول اللہؐ آپ کے اہل بیتؑ کون ہیں فرمایا میرے اہل بیتؑ میری عترتؑ میرا گوشت وخون ہیں وہ میرے بعد امام ہونگے بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد میں ہونگے۔

۱۶۴۔ کفایۃ الاثر ابوالمفضل محمد بن عبداللہ عن الحسن بن علی بن زکریا العدی عن محمد بن العلاء عن اسماعیل بن صبیح الشیکری عن شریک بن عبداللہ عن شعیب بن عرقدہ عن المفضل بن حصین عن عمر ابن خطاب فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا فرماتے تھے میرے بعد بارہ

https://www.shiabookspdf.com

امام ہونگے پھر آپ نے اپنی آواز پست کرلی میں نے سنا آپؐ فرمارہے تھے سب قریش سے ہونگے المناقب لابن شہر آشوب میں بھی ایسے ہے۔

۱۶۵۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسن بن محمد بن مندہ عن ہارون بن موسی عن محمد بن احمد بن عیسیٰ بن منصور الہاشمی عن عمہ عیسیٰ بن احمد عن ابی ثابت المدنی عن عبدالاویز بن ابی حازم عن ھشام بن سعید عن عیسیٰ بن عبداللہ بن مالک عن عمر ابن الخطاب فرمایا میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرمارہے تھے اے لوگو میں تمہارے لئے آگے جانے والا ہوں اور تم میرے پاس حوض پر وارد ہوگے ایسا حوض جو صنعاء و بصرہ کے درمیان سے بھی زیادہ چوڑا ہوگا اس میں پیالے ہونگے ستاروں کی تعداد میں چاندی کے اور میں تم س سوال کرونگا جب تم آؤگے دو بھاری چیزوں کے بارے پس دیکھو تم میرے بعد پیچھے ان میں کیا برتاؤ کرتے ہو پہلا سبب تو کتاب اللہ ہے اس کی ایک طرف اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسری طرف تمہارے ہاتھ میں پس تم اسے تھامے رکھو اور تبدیلی نہ کرو اور دوسری میری عترتؑ میرے اہل بیتؑ بے شک علیم و خبیر نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں الگ نہ ہونگے حتیٰ کہ دونوں حوض پر وارد ہونگے میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کی عترتؑ کون ہے فرمایا میرے اہل بیتؑ میری اولاد علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور نو آدمی حسینؑ کی پشت سے جو پاک امام ہونگے وہ میری عترت ہے میرا گوشت اور میرا خون ہیں:

https://www.shiabookspdf.com

۱۶۶۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسن بن محمد عن محمد بن الحسین البزوفری عن احمد بن عیسی بن الفضل النماعی عن داؤد بن فضل عن ابی عائشہ عن ابی عبدالرحمن عن سعید بن مسیب عن عمرو بن عثمان بن عفان فرمایا میرے باپ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے میرے بعد امام بارہ ہونگے نو حسینؑ کی پشت سے ہیں اور ہم سے ہی مہدیؑ اس امت کا ہوگا جو میرے بعد انکو تھامے گا پس بے شک اس نے اللہ کی رسی کو تھاما اور جو الگ ہوا پس وہ اللہ سے الگ ہوا۔

۱۶۷۔ کفایۃ الاثر احمد بن محمد بن عبیداللہ الجوہری عن ابی ذرعہ عبداللہ بن جعفر المیوموتی عن محمد بن مسعود عن مالک بن سلیمان عن عمر بن سعید المقری عن شریک عن رکین بن ربیع عن القاسم بن وھان عن زید بن ثابت فرمایا کہ حسنؑ و حسینؑ دونوں بیمار ہوگئے تو رسول اللہؐ نے ان کی عیادت کی اور ان کو پکڑا اور بوسے دیئے پھر اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھایا اور فرمایا اے اللہ ساتوں آسمانوں کے رب اور جس پر انکا سایہ ہے اور ہواؤں کے رب اور جو وہ اڑاتی ہیں اے اللہ ہر شیٔ کے رب تو اوّل ہے تیرے سے پہلے کوئی شیٔ نہیں اور تو باطن ہے تیرے اندر کوئی شے نہیں اور اے رب جبرئیل و میکائیل و اسرافیل اور اے ابراہیمؑ کے اللہ اور اسحاق اور یعقوب کے اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ تو مجھ پر احسان کرے اپنی عافیت سے ان پر اور ان کو اپنی حفاظت کے تحت کرے اور ان سے برائی کو پھیر دے اور ممنوع شی کو اپنی رحمت

سے پھیر دے پھر آپ نے اپنا ہاتھ حسنؑ کے کندھے پر رکھا اور فرمایا تو امام ہے اور ولی اللہ کا بیٹا ہے اور پھر اپنا ہاتھ حسینؑ کی پشت پر رکھا اور فرمایا تو امام ہے اور تو تیری صلب کے نو پاکباز اماموں کا باپ ہے اور نواں اُن کا قائم ہے جو تم سے تمسک کرے اور تمہاری اولاد کے اماموں کو تھامے وہ قیامت کے دن ہمارے ساتھ ہو گا اور جنت میں ہمارے ساتھ ہمارے درجہ میں ہو گا فرماتے ہیں کہ وہ دونوں رسول اللہ صلعم کی دعا سے بیماری سے تندرست ہو گئے۔

۱۶۸۔ کفایۃ الاثر محمد بن عبد اللہ بن المطلب عن ابراہیم بن عبد الصمد بن موسیٰ بن اسحاق الہاشمی عن ابیہ عن عبد اللہ ابن الکبری الغفوی عن حکیم بن جبیر عن ابی الطفیل عامر بن وائلہ عن زید بن ثابت فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرما رہے تھے علی بن ابی طالبؑ نیک لوگوں کا قائد ہے اور بدکاروں کا قاتل ہے جو اس کی مدد کرے گا وہ مدد کیا جائے گا جو اسے رسوا کرے گا وہ رسواء ہو گا جو علیؑ میں شک کرے وہ اسلام میں شک کرنے والا ہے اور میری بعد کے خلیفوں میں میرے صحابہ میں بہترین علیؑ ہیں اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اسکا خون میرا خون ہے وہ میری اولاد کا باپ ہے اور حسینؑ کی پشت سے نو امام نکلیں گے اور ان میں سے اِس امت کا مہدی ہو گا۔ ۱۶۹۔ کفایۃ الاثر محمد بن عبد اللہ بن لطلب عن محمد بن فیض بن فیاض العجل الساوی عن محمد بن احمد بن عامر عن ابیہ عن الرکیف عن القاسم بن حسان عن زید بن حارث فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا فرما رہے تھے دنیا ختم نہ ہو گی حتیٰ کہ میری امت کا معاملہ حسینؑ کی پشت میں سے ایک آدمی قائم کرے گا جو اُسے انصاف سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہو گی ہم نے کہا وہ کون ہے یا رسول اللہؐ فرمایا وہ حسینؑ کی پشت سے نواں امام ہے اور جان لو کہ ہماری محبت ایمان اور بغض نفاق ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۷۰۔ کفایۃ الاثر الحسن بن علی بن الحسن الرازی عن اسحاق بن محمد بن خالد یہ عن یزید بن سلیمان البصری عن شریک عن الرکیف بن ربیع عن القاسم بن حسان عن زید بن ثابت کہ رسول اللہ صلعم فرمایا الحسنؑ والحسینؑ میں اُن کا نانا سید المرسلین اور ان کی نانی خدیجہؑ سید النساء اہل الجنۃ کیا نہ بتلاؤں لوگوں میں ماں باپ کے اعتبار سے سب سے بہتر کون ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہؐ فرمایا الحسنؑ والحسینؑ کہ انکا باپ علی بن ابی طالبؑ اور ماں فاطمہؑ سیدہ نساء العالمین میں کیا نہ بتلاؤں لوگوں میں سے بہترین چچا اور پھوپھی کے اعتبار سے ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہؐ فرمایا الحسنؑ والحسینؑ کہ انکا چچا جعفر الطیار بن ابی طالبؑ ہے اور پھوپھی ام ھانی بنت ابی طالبؑ ہے، اے لوگو کیا تمہیں نہ بتلاؤں لوگوں میں سے سب سے بہترین ماموں اور خالہ کے اعتبار سے ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہؐ فرمایا الحسنؑ والحسینؑ انکا ماموں قاسم بن رسول اللہؐ اور خالہ زینب بنت رسول اللہؐ پھر آپؐ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا انکے قاتل پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی

لعنت اور بے شک حسینؑ کی پشت سے امام پاک اور معصوم نکلیں گے جو انصاف قائم کریں گے اور ہم سے اس امت کا مہدیؑ ہو گا جس کے پیچھے عیسیؑ بن مریمؑ نماز پڑھیں گے ہم نے کہا یا رسول اللہؐ وہ کون ہے فرمایا وہ نواں ہو گا حسینؑ کی پشت سے اماموں میں سے اور نواں ہی انکا مہدیؑ ہو گا جو دنیا کو عدل وانصاف سے بھرے گا جیسے کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہو گی۔

۱۷۱۔ کفایۃ الاثر ابو عبداللہ الحسین بن محمد بن سعید الخزاعی عن ابی الحسین الاسدی عن ابرکی عن مندل بن علی عن ابی نعیم عن محمد بن زیادہ عن زید بن ارقم فرمایا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا فرماتے تھے اے علیؑ تو امام ہے اور میرے بعد خلیفہ ہے اور تیرے یہ دو بیٹے امام ہونگے اور اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہونگے اور حسینؑ کی پشت سے نو امام معصوم ہونگے ان میں سے ہمارے اہل بیتؑ کا قائم ہو گا پھر فرمایا اے علیؑ نہ ہو گا قیامت کو سواء ہمارے علاوہ اور ہم چار ہونگے تو ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا میرے ماں باپ یا رسول اللہؐ قربان ہوں وہ کون ہیں فرمایا میں تو اللہ کے جانور براق پر ہونگا اور میرا بھائی صالح اللہ کی اونٹنی پر ہو گا جسے کاٹا گیا اور میرا چچا حمزہ میریؐ اونٹنی عضباء پر ہو گا اور میرا بھائی علیؑ ایک جنت کی اونٹنی پر ہو گا اور اس کے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہو گا وہ آواز دے گا لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو آدمی کہیں گے یہ کوئی مقرب فرشتہ ہے یا نبی مرسل ہے یا حامل عرش ہے تو انکو عرش کے درمیان سے ایک فرشتہ جواب دے گا اے آدمیوں یہ ملک مقرب نہیں اور نہ ہی نبی مرسل ہے اور نہ حامل عرش ہے یہ صدیق اکبر ہے اور فاروق اعظم علی بن ابی طالبؑ ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۷۲۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسن عن محمد بن الحسین البزوفری عن احمد بن محمد بن عبداللہ بن جعفر عن محمد بن قرضہ عن شریک عن الاعمش عن زید بن حسان عن زید بن ارقم فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ علی بن ابی طالبؑ سے فرما رہے تھے تو سید الاوصیاء ہے اور تیرے بیٹے اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور حسینؑ کی پشت سے اللہ تعالیٰ نو امام نکالے گا جب میں فوت ہو گا تو قوم کے سینوں میں چھپے ہوئے کینے تیرے لئے ظاہر ہونگے اور تجھے تیرے حق سے روکیں گے اور تیرا حق غصب کر لیں گے اور اسی سند سے زید بن ارقم سے ہے فرمایا ہم نہ پہچانتے تھے منافقوں کو رسول اللہؐ کے عہد میں مگر علی بن ابی طالبؑ سے بغض رکھنے کی وجہ سے اور انکی اولاد سے بغض رکھنے کی وجہ سے۔

۱۷۳۔ کفایۃ الاثر الحسن بن عبید اللہ عن ابی الضحیٰ عن زید بن ارقم فرمایا کہ رسول اللہؐ نے ہمیں خطبہ دیا اللہ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا میں تمہیں اے اللہ کے بندوں وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی جو کہ بندے اس سے بے پرواہ نہیں ہو سکتے بے شک جو تقویٰ میں رغبت کرے وہ دنیا سے بے رغبت ہو اور جان وموت جہان والوں کا راستہ ہے اور باقی رہنے والوں کی خواہش کرنے والوں کی ناکام حسرت ہے وہ

اپنے والوں کو اچک لے گی اور اسے بھاگنے والوں کو ملنے سے کوئی عاجز نہیں کر سکتا وہ ہر لذت کو گرا دے گی اور ہر نعمت کو زائل کردے گی اور ہر رونق کو اکھیڑ دے گی اور دنیا فنا کا گھر ہے اور اس کے باشندوں کو اس سے جلاوطن ہونا ہے بے شک یہ طالب کے لئے کھل جاتی ہے پس اس سے کوچ کرو اللہ تم پر رحم کرے اُس بھلائی سے جو زادِ راہ تمہارے پاس حاضر ہے اور نہ طلب کرو اس سے اور نہ لمبی آرزوئیں کرو اور جو دنیا کی طرف بڑھا وہ اس پر مہربان ہوگئی لیکن جیسے ہی اس کا پیغام اجل آیا تو فوراً آنکھیں پھیر لیں اور الوداع کا اعلان کردیا ہے سنو بے شک آخرت بھی اتر چکی ہے اور آگئی ہے لوگوں کی جماعتوں پر جھانک کر گویا کہ میں حوض پر ہوں دیکھو تم میں سے میرے پاس کون آتا ہے اور کچھ لوگوں کو مؤخر رکھا جائے گا تو میں کہوں گا اے رب یہ مجھ سے اور میری امت سے ہیں تو کہا جائے گا کیا تجھے معلوم ہے کہ انہوں نے تیرے بعد کیا عمل کئے اللہ کی قسم یہ ہمیشہ آپ کے بعد اپنی ایڑیوں پر پلٹ جاتے رہے اے لوگو میں تمہیں اپنی عترت اور اہل بیتؑ کے بارے وصیت کرتا ہوں بھلائی کی پس بے شک وحق کے ساتھ ہونگے اور حق ان کے ساتھ ہوگا اور وہ میرے بعد رہنمائی کرنے والے امام ہونگے اور امانت دار معصوم ہونگے تو ابن عباسؓ کھڑے ہوئے اور عرض کی یارسول اللہؐ کتنے امام آپ کے بعد ہونگے فرمایا بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے برابر اور عیسیٰؑ کے حواریوں کی تعداد کے برابر نو ہونگے پشتِ حسینؑ سے اُن میں اِس امت کا مہدیؑ ہوگا۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۷۴۔ کفایۃ الاثر ابوالمفضل الشیانی عن جعفر بن محمد بن جعفر العلوی عن اسحاق بن جعفر عن اخیہ موسیٰ بن جعفر عن الاجلح الکندی عن ابی امامہ کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جب مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا تو میں نے عرش کے پائے پر لکھا دیکھا نور سے لاالہ الاالله محمد رسول اللہ میں نے اس کی تائید علیؑ سے کی اور اس کی مدد علیؑ سے کی اور میں نے دیکھا علیؑ ۔ علیؑ ۔ علیؑ تین مرتبہ پھر اس کے بعد الحسنؑ والحسینؑ اور محمدؑ ۔ محمدؑ وجعفرؑ وموسیٰؑ والحسنؑ والحجہؑ بارہ نام نور سے لکھے ہوئے تھے میں نے کہا یارب یہ نام کن لوگوں کے ہیں جن کو تو نے میرے ساتھ ملایا ہے تو آواز دی گئی یہ تیرے بعد امام ہونگے اور تیری اولاد میں سے بہترین ہونگے: المناقب الابن شہر آشوب میں عن ابی امامہ بھی اسی طرح ہے۔

۱۷۵۔ کفایۃ الاثر علی بن محمد عن ابی عبداللہ محمد بن احمد الصفوانی عن احمد بن یونس عن اسرائیل عن جعفر بن الزبیر عن القاسم عن ابی امامہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میرے بعد بارہ امام ہونگے سب قریش سے ہونگے نو۹ امام حسینؑ کی پشت سے ہونگے اور مہدیؑ اُن میں سے ہوگا۔

۱۷۶۔ کفایۃ الاثر محمد بن وھبان البصری عن الحسین بن علی ابزوفری عن علی بن العباس عن عباد بن یعقوب عن مومون بن ابی ثویرہ عنابی

کبر بن عیاش عن ابی سیلان الضبی عن ابی امامہ کہ رسول اللہؐ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہو گی حتیٰ کہ حق کو قائم کرنے والا ہم میں سے قائم ہو اور یہ اس وقت ہو گا جب اللہ تعالیٰ حکم دے پس جو اس کی اتباع کرے وہ نجات پائے گا اور اس سے باز رہا ہلاک ہو گا پس اللہ سے ڈر و اللہ سے ڈر و اے اللہ کے بند و اس کے پاس آؤ اگر چہ برف پر ہو وہ اللہ کا خلیفہ ہے ہم نے کہا یا رسول اللہؐ آپ کا قائم کب کھڑا ہو گا فرمایا جب دنیا میں فساد و قتل ہو گا وہ حسینؑ کی پشت سے نواں ہو گا۔

۱۷۷۔ کفایۃ الاثر القاضی ابو الفرج المعافا بن زکریا عن علی بن عقبہ القاضی عن موسیٰ بن اسحاق الانصاری عن عبد اللہ بن مروان بن معاویہ عن شداد بن عبد الرحمان عن اہل بعیت المقدسی عن ابراہیم بن ابی عیلہ عن واثلہ بن الاسقع کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میری اور اہل بیتؑ کی محبت سات مقامات پر نفع دے گی جن کا خوف بہت بڑا ہے: وفات کے وقت اور قبر میں اٹھنے کے وقت اور روز حشر اور حساب کے وقت اور میزان کے پاس اور پل صراط کے پاس پس جو مجھ سے اور میرے اہل بیتؑ سے محبت کرے اور انہیں تھامے میرے بعد پس ہم اس کی شفاعت کرینگے قیامت کے دن عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ انکو تھامنا کیسے ہے فرمایا میرے بعد بارہ امام ہونگے جو ان سے محبت کرے گا اور انکی اقتداء کرے گا کامیاب ہو گا نجات پائے گا اور جو ان سے باز رہا گمراہ ہوا اور بھٹک گیا۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۷۸۔ کفایۃ الاثر محمد بن عبد اللہ الشیبانی عن محمد بن جعفر بن محمد الرازی الکوفی عن محمد بن عبد الرحمن بن محمد عن ابی احمد الطوسی لا مشطوی و احمد بن محمد المقری عن محمد بن نجی عن داؤد بن الحسین عن خرام بن نجلی اشامی عن عتبہ بن تیھان النبھانی السمی عن سکول عن وائلہ بن اسقع کہ رسول اللہؐ نے فرمایا نہیں مکمل ہوتا ایمان مگر ہماری اہل بیتؑ کی محبت سے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ ہم اہل بیتؑ سے سوائے مومن کے کوئی محبت نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی بغض رکھتا ہے سوائے منافق کے جو بد بخت ہو پس مبارک ہو جو تمسک کرے میرے ساتھ اور میری اولاد میں سے پاک اماموں کے ساتھ عرض کیا یا رسول اللہؐ کتنے امام ہونگے فرمایا بنی اسرائیل کے نقیبوں کے برابر یعنی بارہ۔

۱۷۹۔ کفایۃ الاثر علی بن حسن محمد محمد عن ہارون بن موسیٰ عن جعفر بن علی بن سھل الا قاق الاودی عن علی بن الحارث المروزی عن ایوب بن عاصم الحمدانی عن حفص بن غیاث عن یزید عن سکول عن وائلہ بن الاسقع فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا فرماتے تھے جب مجھے آسمان کی طرف عروج دیا گیا اور میں سدرۃ المنتھی پر پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے آواز دی اے محمدؐ میں نے کہا لبیک یا سیدی فرمایا میں نے نہیں بھیجا کوئی نبی پس مکمل ہوں اس کے ایام مگر اسکے بعد اسکے امر کو اس کا وصی قائم کرتا ہے پس تو علی بن ابی طالبؑ کو اپنا وصی بنا جو

امام اور وصی تیرے بعد ہو گا بے شک میں نے تم دونوں کو ایک نور سے پیدا کیا اور ہدایت والے اماموں کو تمہارے نواسے حسینؑ سے پیدا کیا ، کیا تو پسند کرتا ہے کہ انہیں دیکھے اے محمدؐ میں نے کہا ہاں اے رب فرمایا اپنا سر اوپر اٹھاؤ تو وہاں مجھے اُن اماموں کے نور دکھائی دیئے جو میرے بعد بارہ نور ہونگے میں نے کہا اے رب یہ کس کے نور ہیں فرمایا تیرے بعد اماموں کے نور ہیں جو امانت دار معصوم ہیں۔

۱۸۰۔ کفایۃ الاثر ابو عبد اللہ الحسن بن محمد بن سعید عن ال حسین بن علی انبر وفری عن موسیٰ بن اسحاق الانصاری عن علی بن الحسن عن عیسیٰ بن یونس عن ثور یعنی ابن یزید عن خالد بن سعدان عن وائلہ بن الاسقع کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میرے اہل بیت کو وہ مقام مجھ سے ہے جو کہ سر کو جسم کے ساتھ ہوتا ہے اور آنکھوں کو سر کے ساتھ ہوتا ہے اور بے شک سر بغیر آنکھوں کے ہدایت نہیں پاتا ان کی میرے بعد اقتداء کرو تم گمراہ نہ ہو گے پس ہم نے اماموں کے متعلق سوال کیا تو فرمایا کہ امام میرے بعد میری عترتؑ سے ہونگے یا فرمایا میرے اہل بیتؑ میں سے بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد میں ہونگے۔

۱۸۱۔ کفایۃ الاثر ابو المفضل الشیبانی عن حیدر بن محمد عن محمد بن مسعود عن یوسف بن السفت عن سفیان اخوری عن موسیٰ بن ابی عبیدہ عن یاس عن سلمہ بن اکوع عن ابی ایوب الانصاریؓ فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ میں سید الانبیاء ہوں اور علیؑ سید الاوصیاء اور میرے نواسے خیر الاسباط ہیں اور ہم میں سے امام معصوم ہونگے حسینؑ کی پشت سے اور ہم میں سے اس امت کا مہدیؑ ہو گا تو ایک اعرابی کھڑا ہوا کہا یا رسول اللہؐ آپکے بعد کتنے امام ہونگے فرمایا اسباط اور حواری عیسیٰؑ اور نقیب بنی اسرائیل کی تعداد میں ہونگے۔

۱۸۲۔ کفایۃ الاثر ابو المفضل والمعافا بن زکریا والحسن بن عی الرازی عن ابن عقدہ عن محمد بن احمد بن عیسیٰ عن احمد بن منع عن یزید بن ہارون فرمایا کہ ہمارے مشائخ اور علماء نے عبد القیس سے بیان کیا کہ جب یوم جمل ہوا تو علی بن ابی طالبؑ نکلے حتی کہ دو صفوں کے درمیان کھڑے ہو گئے اور بنو صنبہ نے ہودج کو گھیر رکھا تھا تو آواز دی کہاں ہے طلحہ اور کہاں ہے زبیر تو زبیر نکلے تو دونوں سامنے آئے حتی کہ دونوں صفوں کے درمیان ملے تو آپؑ نے فرمایا اے زبیر تجھے اس پر کس نے برانگیختہ کیا کہا کہ دمِ عثمان کے مطالبہ نے فرمایا تیری ہلاکت ہو کیا تو نہیں جانتا کہ عثمان کیوں اور کیسے اور کس نے قتل کیا؟ کیا تجھے یاد ہے کہ ہم بنی بیانہ میں تھے پس رسول اللہ صلعم ہمارے سامنے آئے آپ تجھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے تو میں تیری طرف ہنسا اور تو میری طرف ہنسا تو نے کہا یا رسول اللہؐ بے شک علیؑ اپنا تکبر نہیں چھوڑتا تو آپؐ نے فرمایا تھا اسکو تکبر نہیں ہے لیکن تو ایک دن اس سے لڑے گا اور تو ظالم ہو گا کہا کہ ہاں لیکن اب میں کیسے واپس جاؤں یہ تو شرمندگی ہو گی فرمایا کہ اس عار سے واپس چلا جا قبل اسکے کہ تجھ پر عار جمع ہو آگ کے ساتھ اس نے کہا کہ میں آگ میں کیسے داخل ہو گا جبکہ رسول اللہؐ نے میرے لئے

https://www.shiabookspdf.com

جنت کی خوشخبری دی ہے فرمایا کہ کب کہا کہ میں نے سعید بن یزید سے سنا کہ عثمان بن عفان بیان کرتے ہیں اپنی خلافت میں کہ انہوں نے رسول اللہ صلعم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے دس آدمی جنت میں جائیں گے فرمایا کہ کونسے دس ہیں کہا کہ ابو بکر۔ عمر۔ عثمان اور میں اور طلحہ حتیٰ کہ نو شمار کیئے فرمایا کہ دسواں کون ہے کہا کہ وہ آپؑ ہیں فرمایا کہ تو نے میرے لئے جنت کی شہادت دیدی ہے لیکن میں پس تیرے اور تیرے ساتھیوں سے انکار کرنے والا ہوں اور بے شک میرے محبوب رسول اللہؐ نے فرمایا بے شک وہ ساتھ آدمی ان میں سے جنکا تو نے ذکر کیا آگ کے تابوت میں ہونگے جہنم کے نچلے طبقے میں اس تابوت پر ایک بڑا پتھر ہوگا جب اللہ تعالیٰ چاہے گا جہنم والوں کو عذاب دینا تو اس چٹان کو اٹھائے گا چنانچہ پھر زبیر واپس ہوگیا اور وہ یہ اشعار کہہ رہا تھا: علیؑ نے ایسے امر کے لیے پکارا جس سے میں جاہل نہیں: بے شک تیرے باپ کی عمر اسی وقت سے حق ہے پس میں نے کہا کافی ہے تجھے میری ملامت سے اے ابوالحسنؑ: پس جو کچھ آپؑ نے کہا ہے وہ ہی مجھے کافی ہے: میں نے عار کو آگ پر پسند کیا جو آگ بھڑکتی ہے: اُس میں وہ کیسے کھڑا ہو سکتا ہے جو مٹی سے پیدا کیا گیا ہو: آج میں گمراہی سے ہدایت کی طرف لوٹا ہوں اور بغض کے مغالطہ سے عاجزی و فرمابرداری کی طرف: چنانچہ پھر علی علیہ السلام نے بنی صنبہ پر حملہ کیا پس میں نے نہ دیکھا انکو مگر ایسے جیسے کہ راکھ ہو جس پر شدت کی ہوا چلے آندھی کے دن پھر اُس عورت کو پکڑا گیا اور بنی خلف کے محل کی طرف اٹھا کر لے جا گیا پس علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور عمارؓ اور زیدؓ اور ابوایوب انصاریؓ داخل ہوئے اور ابوایوبؓ ہاشمیوں کے ایک گھر میں اُترے پس ہم سب ان کے پاس جمع ہوگئے تیس ۳۰ آدمی شیوخ بصرہ میں سے داخل ہوئے اور آپؓ کو سلام کیا اور ہم نے کہا آپؓ نے رسول اللہ صلعم کے ہمراہ بدر و اُحد میں مشرکین سے لڑائی کی ہے اور اب آپؓ آئے ہیں مسلمانوں سے لڑنے کے لئے فرمایا کہ اللہ کی قسم بے شک میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ بے شک تو عہد توڑنے والے اور ظلم کرنے والے اور دین سے نکلنے والوں سے میرے بعد لڑو گے علی بن ابی طالبؑ کے ہمراہ ہو کر ہم نے کہا کہ اللہ کی قسم کیا آپ نے یہ رسول اللہؐ سے سنا ہے فرمایا کہ اللہ کی قسم بے شک میں نے یہ رسول اللہ صلعم سے سنا ہے تو ہم نے کہا کہ آپ نے کوئی چیز جو رسول اللہؐ سے سنی ہے ہمیں بیان کریں علیؑ کے بارے میں فرمایا کہ میں نے سنا آپؐ علیؑ کے بارے فرماتے تھے کہ علیؑ حق کے ساتھ ہے اور حق علیؑ کے ساتھ ہے اور وہ امام اور میرے بعد خلیفہ ہے وہ تاویل پر لڑائی کرے گا جیسے کہ میں نے نزول قرآن پر لڑائی کی ہے اور اس کے بیٹے الحسنؑ والحسینؑ میری اولاد ہیں میری امت میں سے دونوں امام ہیں کھڑے ہوں یا بیٹھیں اور ان کا باپ ان دونوں سے بہتر ہے اور حسین کے بعد نو امام اِسی کی پشت سے ہونگے اور ان میں سے ایک قائم ہوگا جو آخر زمانے میں اٹھے گا جیسے کہ میں اول زمانے میں اٹھا وہ گمراہی کے قلعے کھولے گا ہم نے کہا کہ وہ نو ۹ کون ہونگے فرمایا کہ وہ حسینؑ کے بعد

https://www.shiabookspdf.com

امام ہونگے آگے پیچھے ہم نے عرض کیا کہ کتنے کا وعدہ کیا آپ سے رسول اللہؐ نے امام ان کے بعد ہونگے فرمایا بارہ ہونگے ہم نے عرض کیا کیا انہوں نے نام بتائے تھے فرمایا ہاں آپؐ نے فرمایا تھا جب مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا تو میں نے عرش کے پائے کی طرف دیکھا تو وہاں نور سے لکھا ہوا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں نے اس کی تائید علیؑ سے کی اور اس کی نصرت علیؑ سے کی اور میں نے گیارہ نام نور سے لکھے ہوئے دیکھے عرش کے پائے پر علیؑ کے بعد الحسنؑ والحسینؑ اور علیؑ وعلیؑ وعلیؑ ومحمدؑ ومحمدؑ وجعفرؑ وموسیٰؑ والحسن والحجہؑ میں نے کہا اے اللہ یہ کون ہیں جنکا اتنا اکرام ہے اور آپ نے انکے ناموں کو اپنے نام سے ملایا ہے تو مجھے آواز دی گئی اے محمدؐ یہ تیرے بعد اوصیاء ہیں اور امام ہیں خوشخبری ہو ان سے محبت کرنے والوں کو اور ہلاکت ہو ان سے بغض رکھنے والوں کو ہم نے عرض کیا کہ پھر بنی ھاشم کے لئے کیا ہے فرمایا کہ میں نے سنا آپ فرمارہے تھے تم میرے بعد کمزور ہوگے میں نے کہا کہ ظلم کرنے والے کون ہیں اور عہد توڑنے والے اور دین سے نکلنے والے کون ہیں فرمایا عہد توڑنے والے وہ ہیں جن سے ہم نے قتال کیا اور عنقریب ہم ظالموں سے قتال کریں گے لیکن دین سے نکلے والے تو بے شک میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے فرمایا کہ جو علیؑ سے بغض رکھے وہ دین سے نکل گیا اور رسول اللہؐ نے فرمایا مومن کی مثال اللہ کے نزدیک ایسے ہے جیسے کہ مقرب فرشتہ بے شک مومن اللہ کے نزدیک اس سے بڑا ہے اور اللہ کو مومن سے زیادہ کوئی شئی محبوب نہیں ہے ایسا مومن جو تائب ہو ایسی مومنہ جو تائبہ ہو ہم نے کہا کہ اللہ آپ پر رحم کرے آپ مزید بتائیں فرمایا ہاں میں نے آپؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا نہ پورا ہوگا ایمان مگر علیؑ کی ولایت سے ہم نے کہا کہ مزید فرمائیں اللہ آپ پر رحم کرے فرمایا میں نے سنا کہ جو کہے لا الٰہ الا اخلاص سے پس اسکے لئے جنت ہے ہم نے عرض کیا کہ مزید فرمائیں فرمایا ہاں میں نے سنا فرماتے تھے جو مسلمان ہو مکر نہ کرے اور نہ دھوکہ دے تو اسکو میں نے جبرئیل سے سنا فرماتے تھے مکر اور دھوکہ آگ میں جائے گا ہم نے عرض کی اللہ آپ کو جزائے خیر عطا کرے اپنے نبی کی طرف سے اور اسلام کی طرف سے تشریح کرنے کی۔

۱۸۳۔ کفایۃ الاثر ابوالمفضل الشیبانی عن محمد بن الحسین بن حفص عن عباد بن یعقوب عن علی بن ھاشم عن محمد بن عبد اللہ عن ابی عبیدہ بن محمد بن عمار عن ابیہ عن جدہ عمار فرمایا کہ میں رسول اللہ صلعم کے ہمراہ ایک غزوہ میں تھا تو علی علیہ السلام نے جھنڈوں والوں کو قتل کیا اور انکی جماعت توڑ دی اور عمر بن عبد اللہ الجمحی کو قتل کیا اور شیبہ بن نافع کو قتل کیا تو میں رسول اللہؐ کے پاس آیا اور میں نے کہا یا رسول اللہؐ بے شک علیؑ نے اللہ کے راستے میں کی حقہ جہاد کیا ہے تو آپؐ نے فرمایا کیونکہ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے علم کا وارث ہے اور میرے دین کا قاضی ہے اور میرے وعدے پورے کرنے والا ہے اور میرے بعد خلیفہ ہے اور اگر وہ نہ ہوتا تو خالص مومن کی پہچان

https://www.shiabookspdf.com

میرے بعد نہ ہوتی اس کی جنگ میرے جنگ ہے اس کی صلح میری صلح ہے اور میری جنگ اللہ کی جنگ ہے اور میری صلح اللہ کی صلح ہے سنو یہ میری اولاد کا باپ ہے اور میرے بعد اس کی پشت سے امام ہونگے اللہ ہدایت والے امام نکالے گا اور ان میں سے اس امت کا مہدی ہوگا میں عرض کی میرے باپ و ماں قربان ہوں یا رسول اللہؐ یہ مہدیؑ کون ہے فرمایا اے عمار بے شک اللہ نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ حسینؑ کی پشت سے نو امام نکالے گا اور نواں اس کی اولاد میں سے ان سے غائب ہو جائے گا اور اللہ کا قول ہے (فرمادیں آپ بھلا دیکھو اگر تمہارا پانی گہرائی میں چلا جائے تو کون لائے گا تمہارے پاس صاف پانی) اس کی غیبت طویل ہو گی کچھ لوگ اس سے لوٹ آئیں گے اور کچھ ثابت قدم رہیں گے پس جب آخری زمانہ ہو گا تو وہ نکلے گا اور دنیا کو انصاف و عدل سے بھر دے گا اور وہ تاویل پر لڑائی کرے گا جیسے کہ میں نے تنزیل پر لڑائی کی اور وہ میرا ہمنام ہو گا اور میرے مشابہ ہو گا اے عمار میرے بعد فتنہ ہو گا پس جب ایسا ہو تو علیؑ کی اتباع کرنا اور اس کی جماعت کی بے شک وہ حق کے ساتھ ہے اور حق اس کے ساتھ ہے اے عمار بے شک تو میرے بعد علیؑ کے ہمراہ دو جماعتوں سے لڑائی کرے گا عہد توڑنے والے اور ناانصاف اور تجھے باغی جماعت قتل کرے گی میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا یہ اللہ کی رضا پر نہ ہو گا اور آپؐ کی رضا پر نہ ہو گا فرمایا ہاں میری اور اللہ کی رضا پر ہو گا اور تیری آخری خوراک دودھ ہو گا جو تو پیئے گا پس جب جنگ صفین ہوئی تو عمار بن یاسرؓ امیر المومنینؑ کی طرف نکلے اور فرمایا اے اللہ کے رسولؐ کے بھائی کیا مجھے لڑائی کی اجازت ہے فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے رک جاؤ پھر جب تھوڑی دیر ہوئی تو دوبارہ اپنی کلام دھرائی تو پھر آپؑ نے اسی طرح جواب دیا پھر تیسری مرتبہ بات دھرائی تو امیر المومنینؑ رو پڑے اور عمارؓ نے ان کی طرف دیکھا اور عرض کی اے امیر المومنینؑ بے شک آج وہ دن ہے جو اللہ کے رسولؐ نے بیان کیا تھا تو امیر المومنینؑ اپنے گھوڑے سے اتر آئے اور عمارؓ سے بغلگیر ہوئے اور اسے الوداع کیا اور فرمایا یا بالیقظان اللہ تجھے اپنی نبیؐ کی طرف اور اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا کرے تو بہترین بھائی اور بہترین ساتھی تھا پھر آپ علیہ السلام رو پڑے اور عمارؓ بھی رو پڑے پھر فرمایا اللہ کی قسم اے امیر المومنینؑ میں نے نہیں اتباع کی آپؑ کی مگر بصیرت سے کیونکہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا خیبر والے دن فرما رہے تھے اے عمارؓ میرے بعد فتنہ ہو گا پس جب ایسا ہو تو علیؑ کی اتباع کرنا اور اس کی جماعت کی وہ حق کے ساتھ ہے اور حق اس کے ساتھ ہے اور بے شک تو میرے بعد عہد توڑنے والوں سے اور ظالموں سے قتال کرے گا پس اللہ اے امیر المومنینؑ آپ کو اسلام کی طرف سے افضل جزاء عطا فرمائے بے شک آپؑ نے حق ادا کیا اور پہنچایا اور خیر خواہی کی پھر آپ سوار ہو گئے اور امیر المومنینؑ بھی سوار ہو گئے اور قتال کی طرف نکل گئے پھر آپ نے پانی کا گھونٹ مانگا پس کہا گیا کہ کیا مطلب ہے پانی چاہیے تو ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا اس نے دودھ پلایا آپ نے پی لیا پھر فرمایا اسی طرح رسول اللہؐ

https://www.shiabookspdf.com

نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ میری آخری خوراک دودھ کا گھونٹ ہو گا پھر آپ نے لوگوں پر حملہ کر یا پس اٹھاون افراد کو مارا پھر آپ کی طرف اہل شام میں سے دو آدمی نکلے اور آپ کو نیزہ مارا اور اللہ آپ پر رحم کرے آپ مقتول ہو گئے پس رات ہوئی تو امیر المومنینؑ نے مقتولوں میں چکر لگایا پس عمارؓ کو مقتولوں میں پڑا ہوا پایا اور انکا سر اپنی رانوں پر رکھا پھر روئے اور شعر پڑھنا شروع کر دیئے: سن اے موت جو کہ کسی کو چھوڑنے والی نہیں ہے: مجھے بھی راحت دے بے شک میں نے ہر دوست کھو دیا ہے: میں دیکھتا ہوں کہ تو ہر اُس شخص کو دیکھتی ہے جس سے مجھے زیادہ محبت ہے گویا کہ تو ان کی طرف ایک رہنمائی سے آتی ہے۔

۱۸۴۔ کفایۃ الاثر علی بن حسین بن محمد عن ہارون بن موسیٰ عن محمد بن علی بن معمر عن عبد اللہ بن معبد عن موسیٰ بن ابراہیم عن عبد الکریم بن ھلال عن اسلم عن ابی الطفیل عن عمارؓ فرمایا جب رسول اللہ صلعم کی وفات کا وقت آیا تو آپ نے علی علیہ السلام کو بلایا اور طویل خفیہ بات کی پھر فرمایا اے علیؑ تو میرا وصی اور وارث ہے اللہ نے تجھے میرا علم اور فہم عطا کیا ہے پس جب میں مر و نگا تو تیرے لئے لوگوں کے دلوں میں کینے باہر آجائیں گے اور تیرا حق چھینا جائے گا تو فاطمہؑ روپڑی اور حسنؑ و حسینؑ بھی رو پڑے تو فاطمہؑ کو آپؐ نے فرمایا اے سیدۃ النساءؑ کس وجہ سے تیرا رونا ہے عرض کی اے آبا جان مجھے آپ کے بعد ضائع ہونے کا خطرہ ہے فرمایا اے فاطمہؑ خوش ہو جاؤ بے شک تم میرے اہل بیتؑ میں سے مجھے سب سے پہلے ملو گی پس نہ رو نہ غم کر بے شک تو اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہے اور تیرا باپ سید الانبیاء ہے اور تیرے چچا کا بیٹا خیر الاوصیاء ہے اور تیرے دونوں بیٹے شباب اہل جنت کے سردار ہیں اور حسینؑ کی پشت سے اللہ تعالیٰ نو امام نکالے گا پاک و معصوم اور ہم میں سے اس امت کا مہدیؑ ہو گا۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۸۵۔ کفایۃ الاثر ابو المفضل الشیبانی محمد بن وھبان عن محمد عن عمر الجعابی عن اسمعیل بن محمد بن شیبہ عن محمد بن احمد بن الحسن عن یحییٰ بن خلف عن عبد الرحمن عن یزید بن الحسن عن معاویہ بن خربوذ عن ابی الطفیل عن حزیفہ بن اسید فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا فرماتے تھے منبر پر اے لوگو! میں تم سے آگے ہو گا اور تم حوض پر وارد ہو گے جو حوض بصرہ اور صنعاء کے درمیان والی جگہ سے بھی چوڑا ہو گا اس میں ستاروں کی تعداد میں پیالے چاندی کے ہونگے اور میں تم سے سوال کرونگا جب تم آؤ گے دو بھاری چیزوں کے بارے میں پس تم دیکھو کیسے میرے بعد ان میں عمل کرتے ہو، بڑی بھاری چیز ایک تو کتاب اللہ ہے اس کی ایک جانب اللہ کے ہاتھ میں اور دوسری طرف تمہارے ہاتھ میں ہو گی پس تم اُسے تھامے رکھو گمراہ نہ ہو گے اور نہ تبدیل کرو اور دوسری میری عترت اہل بیتؑ ہیں بے شک مجھے لطیف و خبیر ذات نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں الگ نہ ہونگے حتیٰ کہ دونوں حوض پر آئیں گے اے لوگو گویا میں حوض پر انتظار کر رہا ہوں کہ مجھ پر

تم میں سے کون آتا ہے اور ضرور کچھ لوگوں کو پیچھے رکھا جائے گا میں کہوں گا اے رب یہ مجھ سے ہیں اور میری امت میں سے ہیں تو کہا جائے گا اے محمدؐ کیا تجھے معلوم ہے انہوں نے کیا عمل کئے بے شک یہ ہمیشہ تیرے بعد اپنی ایڑیوں پر لوٹ گئے پھر فرمایا میں تمہیں اپنی عترتؑ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں خیر کی تین مرتبہ یا فرمایا میرے اہل بیتؑ کے بارے میں تو مسلمان اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور عرض کی یا رسول اللہؐ کیا آپ خبر نہ دینگے اپنے بعد اماموں کے بارے میں کیا وہ آپ کی عترت میں سے ہونگے فرمایا ہاں میرے بعد میری عترت میں سے امام ہونگے بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد میں نو ہونگے حسینؑ کی پشت سے اللہ انکو میرا علم اور فہم عطا کرے گا تم ان کو نہیں جانتے وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں پس ان کی اتباع کرو وہ حق کے ساتھ ہونگے اور حق ان کے ساتھ ہو گا۔

۱۸۶۔ کفایۃ الاثر الحسین بن محمد بن سعید عن محمد بن ابی عبد اللہ الاسدی عن محمد بن ابی بشر عن الحسین بن ابی الہشیم عن ھشام بن خالد عن مدقہ بن عبد اللہ عن ھشام عن حزیفہ بن اُسید فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے جبکہ آپؐ سے سلمانؓ نے اماموں کے بارے سوال کیا کہ امام میرے بعد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد میں ہونگے نو حسینؑ کی پشت سے اور ہم سے مہدیؑ اس امت کا ہو گا سنو بے شک وہ حق کے ساتھ اور حق انکے ساتھ ہو گا پس تم دیکھو کہ میرے پیچھے انکے بارے میں کیسے چلتے ہو :

۱۸۷۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسن بن محمد عن القاضی محمد بن عمر عن محمد بن احمد بن ثابت القسی عن محمد بن اسحاق عن ابی عمارہ عن اسحاق بن ابی عمارہ عن حبشی بن معاذ عن مسلم قال حدثنا حکیم بن جبیر عن ابیہ عن الشعبی عن ابی جحیفہ دھب السوائی عن حذیفہ بن اُسید فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ منبر پر فرما رہے تھے جب کہ لوگوں نے آپؐ سے اماموں کے بارے سوال کیا (مگر یہاں راوی نے سلمان نہیں کہا) کہ امام میرے بعد نقباء بنی اسرائیل کی تعداد میں ہونگے سنو بے شک وہ حق کے ساتھ ہونگے اور حق ان کے ساتھ ہو گا۔ تشریح: ابو جحیفہ جیم مضموم اور الحا معتوم ہے یہ وھب بن عبد اللہ اسوائی ہیں۔

۱۸۸۔ کفایۃ الاثر احمد بن محمد بن عبید اللہ بن الحسن المطاردی عن درہ عبید اللہ بن الحسن عن احمد بن عبد الجبار العطاردی عن محمد بن عبد اللہ الرقاشی عن جعفر بن سلمان الضبعی عن یزید الرشک و قیال قیس عن معروف بن عبد اللہ عن عمران بن حصین فرمایا کہ رسول اللہؐ نے ہمیں خطبہ دیا تو سلمانؓ کھڑے ہوئے عرض کی یا رسول اللہؐ کیا آپ کے بعد آپ کی عترت میں سے امام نہ ہونگے فرمایا ہاں میرے بعد میری عترت میں نقباء بنی اسرائیل کی تعداد میں امام ہونگے نو حسینؑ کی پشت سے ہونگے اور ہم میں سے اس امت کا مہدیؑ ہو گا جوان کو تھامے اس نے اللہ کی رسی تھامی تم انکو نہیں جانتے وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں تم انکی اتباع کرو وہ حق کے ساتھ ہونگے اور حق ان کے ساتھ ہو گا حتیٰ

کہ وہ حوض پر آئیں۔

۱۸۹۔ کفایۃ الاثر محمد بن عبداللہ بن المطلب عن احمد بن محمد بن اُسید عن عبدالعزیز بن اسحاق بن جعفر عن عبدالوگاب بن عیسیٰ اعروزی عن الحسین بن علی بن محمد البطوی عن عبداللہ بن لحیح عن علی بن ھاشم عن علی بن خرور عن الاصبغ بن نباتہ فرمایا میں نے عمران بن حصین سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ علیؑ سے فرمارہے تھے تم میرے علم کے وارث اور امام اور میرے بعد خلیفہ ہو میرے بعد لوگوں کو وہ بتلاؤ گے جو وہ نہیں جانتے اور تم میرے سبط کے باپ ہو میری بیٹی کے خاوند ہو تمہاری اولاد سے عترت کے امام معصوم ہونگے تو سلمانؓ نے سوال کیا اماموں کے بارے میں تو فرمایا کہ ان کی تعداد بنی اسرائیل کے نقباء کے برابر ہوگی اور کفایۃ الاثر میں علی بن محمد بن حسن عن ہارون بن موسیٰ عن حیدر بن نعیم السمرقندی عن محمد بن زکریا الجوھری عن ابن بکار الضبی عن ابی بکر الھندی عن ابی عبداللہ الشامی عن عمران بن حیصن اور آگے اسی طرح ذکر کیا ہے جیسے کہ پہلی روایت۔

۱۹۰۔ کفایۃ الاثر محمد بن وھبان بن محمد البصری عن الحسین بن علی ابروفری عن عبدالعزیزی بن یحییٰ الجلودی بالبصرہ عن محمد بن زکریا یا لاغلابی عن احمد بن عیسیٰ بن زید عن عمرو بن عبدالغفار عن ابی نصیرہ عن حکیم بن جبیر عن علی بن زید بن جزعان عن سعید بن السیب عن سعید بن مالک روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا اے علیؑ تو مجھ سے بمنزلہ ہارونؑ کے ہے موسیٰؑ سے مگر میرے بعد نبی نہیں ہوگا تو میرے دین کا قاضی ہوگا اور میرے وعدے پورے کرے گا اور میرے بعد تاویل پر قتال کرے گا جیسے کہ میں نے تنزیل پر قتال کیا اے علیؑ تیری محبت ایمان ہے اور تیرا بغض نفاق ہے اور بے شک مجھے لطیف وخبیر نے خبر دی ہے کہ حسینؑ کی پشت سے نو امام معصوم پاک نکلیں گے ان میں سے ان امت کا مہدیؑ ہوگا جو دین کو قائم کرے گا آخر زمانے میں جیسے کہ میں نے اول زمانہ میں قائم کیا۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۹۱۔ کفایۃ الاثر محمد بن عبداللہ عن عیسیٰ بن القراد الکبیر عن محمد بن عبداللہ بن عمر بن مسلم عن محمد بن عمارۃ السکری عن ابراہیم بن عاصم عن عبداللہ بن ہارون الکرخی عن احمد بن عبداللہ بن یزید عن حذیفہ بن السیمان فرمایا کہ رسول اللہؐ نے ہمیں نماز پڑھائی اور اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کر لیا اور فرمایا اے میرے صحابہ کی جماعت میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس کی بندگی پر عمل کرنے کی پس جو اس پر عمل کرے وہ کامیاب اور غنیمت پائے اور جو اسے چھوڑے گا اسے ندامت حاصل ہوگی پس تم تقوٰی سے قیامت کی ہولنا کیوں سے سلامتی تلاش کرو پس گویا کہ مجھے پکارا جائے گا اور میں جواب دونگا اور میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں اللہ کی کتاب اور میری عترتؑ میرے اہل بیتؑ جب تک تم ان کو تھامے رکھو گے گمراہ نہ ہوگے اور جس نے میری عترتؑ کو تھا میرے بعد وہ

کامیاب ہو گا اور جو پیچھے رہا ان سے وہ ہلاکت والوں میں سے ہو گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کون سے آدمی پر آپ ہمیں چھوڑ کر جائیں گے فرمایا موسیٰؑ بن عمران نے کس کو خلیفہ بنایا تھا میں نے عرض کیا کہ اپنے وصی یوشع بن نون کو فرمایا بے شک میرا وصی اور خلیفہ میرے بعد علی بن ابی طالبؑ ہے جو نیکوں کا قائد اور کافروں کا قاتل ہے جو اس کی مدد کرے اس کی مدد کی جائے گی جو اسے رسوا کرے اسے رسواء کیا جائے گا میں نے عرض کیا آپؐ کے بعد کتنے امام ہونگے فرمایا نقباء بنی اسرائیل کی تعداد میں نو حسینؑ کی پشت سے سب کو اللہ میرا علم اور فہم عطا کرے گا اور وہ اللہ کے علم کے جمع کرنے والے ہونگے اور وحی کے معدن ہونگے میں نے کہا یا رسول اللہؐ حسنؑ کی اولاد کیلئے کیا ہے فرمایا بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے حسینؑ کی اولاد میں امامت رکھ دی ہے اور یہ اللہ کا فرمان ہے (اور بنادیا اسے اس کے پیچھے باقی رہنے والا کلمہ) میں نے کہا کیا آپ انکے میرے لئے یا رسول اللہؐ نام لیں گے فرمایا ہاں بے شک جب مجھے آسمان کی طرف معراج کرائی گئی اور میں نے عرش کے پائے پر دیکھا نور سے یہ لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں نے اس کی تائید علیؑ سے کی ہے اس سے اس کی مدد کی ہے اور میں نے کئی نور الحسنؑ والحسینؑ والفاطمہؑ کے دیکھے اور تین مقامات پر علیؑ۔ علیؑ۔ علیؑ اور محمدؑ و محمدؑ اور جعفرؑ و موسیٰؑ والحسنؑ والحجۃؑ جو انکے درمیان چمک رہا تھا دیکھے گویا وہ چمکتا ستارہ ہے میں نے کہا یا رب یہ کون ہیں جنکے ناموں کو تو نے اپنے نام سے ملا رکھا ہے فرمایا اے محمدؐ بے شک یہ وصی اور تیرے بعد امام ہیں میں ان کو تیری مٹی سے بنایا ہے پس مبارک ہو اسکے لئے جو ان سے محبت کرے اور خرابی ہو اس کے لئے جو ان سے بغض رکھے اور انکی وجہ سے میں بارش نازل کرتا ہوں اور ثواب و عذاب دیتا ہوں پھر رسول اللہؐ نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے اور کچھ دعائیں مانگیں جس میں فرمایا اے اللہ علم اور فقہ میرے بچوں میں اور بچوں کے بچوں میں رکھ دے اور یہ میری کھیتی میں اور میری کھیتی کی کھیتی میں:

۱۹۲۔ کفایۃ الاثر محمد بن علی بن الحسین عن محمد بن عمر الجعابی عن وضاح بن عبداللہ عن ابی بلج عن ابی القاسم موسیٰ بن عبداللہ المقری عن یحییٰ بن عبدالحمید عن عمرو بن میمون عن ابی قتادہ فرمایا کہ میں رسول اللہ صلعم سے سنا فرما رہے تھے میرے بعد امام بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد میں ہونگے اور عیسیٰؑ کے حواریوں کی تعداد میں ایسے ہی کفایۃ الاثر میں ہے محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب الشیبانی عن احمد بن عبداللہ بن عمارہ الثقفی عن عامر بن علوان قال حدثنا جدی اِدبی او قال جدی لامی عن یحییٰ بن حبشی الکندی عن ابی الجارود عن حبیب بن بشار عن حریز بن عثمان عن ابی قتادہ اور اسی طرح ذکر کیا اور کفایۃ الاثر میں عن بن الحسن رازی عن احمد بن محمد بن سعید عن عبداللہ بن جعفر العلوی عن علی بن زید بن جذعان عن سعید بن لعب عن ابی قتادہ اور اس میں بھی اسی طرح ذکر کیا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۹۳۔ کفایۃ الاثر محمد بن وهبان بن محمد البصری عن الحسین بن علی البزوفری عن عبداللہ بن تمام الکوفی عن یحییٰ بن عبدالحمید عن الحسین بن ابی بردعن یحییٰ بن لیلی عن عبداللہ بن موسیٰ عن یحییٰ بن منقذ عن ابی قتادہ فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کیسے ہلاک ہو گی وہ امت جس کے اول میں ہو گا اور میرے بعد اس کے بارہ امام ہونگے بے شک ہلاکت ہو گی اس کے درمیان میں کہ فساد پیدا ہو گا نہ میں ان سے ہوں اور نہ وہ مجھ سے ہیں: اور کنایۃ الاثر میں یہ بھی ہے کہ ابوالفضل الشیبانی عن الحسین بن معدیہ عن الفضل بن جعفر بن ابی نوح عن الحسن بن مہاجر عن ھشام بن خالد الامشقی عن الحسن بن یحییٰ الخشنی عن مرقہ بن عبداللہ عن ھاشم عن ابی قتادہ اور آگے روایت اسی طرح نقل کی ہے۔

۱۹۴۔ کفایۃ الاثر الصدق عن الاقاق عن الاسدی عن النوفلی عن ابن البطائنی عن ابیہ عن یحییٰ بن ابی القاسم عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ عن علی علیہ السلام رسول اللہؐ نے فرمایا میرے بعد بارہ امام ہونگے ان کا اول علی بن ابی طالبؑ ہو گا اور آخر القائمؑ وہ میرے خلفاء اور وصی اور ولی ہونگے اور میری امت پر اللہ کی حجت ہونگے انکا اقرار کرنے والا مومن ہو گا اور نکا منکر کافر ہو گا۔

۱۹۵۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسن بن محمد عن ہارون بن موسی عن احمد بن محمد بن سلمان لاباغفدی عن محمد بن حمید الرازی عن ابراہیم بن المختار عن نصر بن حمید عن ابی اسحاق عن الاصبغ بن نباتہ عن علی علیہ السلام قال ہارون وحدثنا احمد بن موسیٰ بن العباس عن محمد بن زید عن اسماعیل بن یونس الخزای عن ھشم بن بشیر الواسطی عن ابی المقدام شریح بن وہانی عن علیؑ واخبرنا احمد بن محمد بن عبداللہ الجھری عن محمد بن عمر الجعابی عن محمد بن عبداللہ عن محمد بن حبیب النیشاپوری عن یزید بن ابی زیاد عن عبالرحمن بن ابی لیلی فرمایا کہ علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ام سلمہؓ کے گھر نبی صلعم کے پاس تھا تو ایک جماعت آپؐ کے صحابہ کی داخل ہوئی اُن میں سلمانؑ وابوذرؓ ومقدادؓ وعبدالرحمن بن عوف تھے تو سلمانؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہر نبی کا وصی اور دو سبط ہوتے ہیں تو آپؐ کے وصی اور سبط کون ہیں آپؐ نے تھوڑی دیر سر جھکایا پھر فرمایا اے سلمانؑ بے شک اللہ نے چار ہزار نبی مبعوث کئے اور انکے لئے چار ہزار وصی اور آٹھ ہزار سبط تھے پس قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے مین خیر الانبیاء ہوں اور میرا وصی خیر الاوصیاء ہے اور میرے بعد خیر الاسباط ہیں پھر فرمایا اے سلمانؑ کیا تو پہچانتا ہے کہ آدم کا وصی کون تھا فرمایا کہ اللہ ورسولؐ جانتے ہیں فرمایا میں اے ابوعبداللہ تجھے بتاتا ہوں تو ہم اہل بیتؑ میں سے ہے بے شک آدم نے اپنے بیٹے شیث کو وصی بنایا اور شیث نے اپنے بیٹے شبان کو وصی بنایا اور شبان نے اپنے بیٹے مخلث کو وصی بنایا اور مخلث نے اپنے بیٹے محدق کو وصی بنایا اور محدق نے غثمشا کو اور غثمشا نے اخنوغ کو اور وہ ادریسؑ نبی ہے وصی بنایا اور ادریس نے ناخور کو اور ناخور نے نوحؑ کو اور نوحؑ نے اپنے بیٹے

سام کو وصی بنایا اور سام نے عثامر کو اور عثامر نے برعشاثا کو اور برعشاثا نے یافث کو اور یافث نے برہ کو اور برہ نے حفیہ کو اور حفیہ نے عمران کو اور عمران نے ابراہیمؑ خلیل اللہ کو اور ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے اسماعیلؑ کو وصی بنایا اور اسماعیلؑ نے اسحاقؑ کو اور اسحاقؑ نے یعقوبؑ کو اور یعقوبؑ نے یوسفؑ کو اور یوسفؑ نے برثیا کو اور برثیا نے شعیب کو اور شعیبؑ نے موسیٰؑ بن عمران کو اور موسیٰؑ نے یوشع بن نون کو اور یوشع بن نون نے داؤدؑ کو اور داؤدؑ نے سلیمانؑ کو اور سلیمانؑ نے آصف بن برخیا کو اور آصف بن برخیا نے زکریا کو اور زکریاؑ نے عیسیٰؑ بن مریم کو اور عیسیٰؑ بن مریم نے شمعون بن حمون الصفا کو اور شمعون نے یحییٰؑ بن زکریا کو اور یحییٰؑ نے منذر کو اور منذر نے سلم کو اور سلمہ نے برُدہ کو اور برُدہ نے مجھے وصی بنایا اور میں علی بن ابی طالبؑ کو دیتا ہوں پس علی علیہ السلام نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا ان کے درمیان انبیاء و اَوصیاء اور بھی ہیں فرمایا کہ ہاں بہت سے بے شمار ہیں پھر فرمایا میں اے علیؑ تجھے دیتا ہوں اور تو اپنے بیٹے حسنؑ کو دے گا اور حسنؑ اپنے بھائی حسینؑ کو اور حسینؑ اپنے بیٹے علیؑ کو اور علیؑ اپنے بیٹے محمدؑ کو اور محمدؑ اپنے بیٹے جعفرؑ کو اور جعفرؑ اپنے بیٹے موسیٰؑ کو اور موسیٰؑ اپنے بیٹے علیؑ کو اور علیؑ اپنے بیٹے محمدؑ کو اور محمدؑ اپنے بیٹے علیؑ کو اور علیؑ اپنے بیٹے حسنؑ کو اور حسنؑ اپنے بیٹے القائمؑ کو دے گا پھر انکا امام ان سے جب تک اللہ چاہے گا غائب رہے گا اور فرمایا آواز کو بلند کر کے کہ احتیاط احتیاط جب پانچواں ساتویں کی اولاد سے گم ہو گا تو علی علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس غیبت میں اس کا کیا حال ہو گا فرمایا وہ صبر کرے گا حتی کہ اللہ اسے نکلنے کا اذن دے گا تو وہ یمن کی ایک بستی سے نکلے گا جسے کرعہ کہا جاتا ہے آپ کے سر پر عمامہ ہو گا آپ میری زرہ پہنے ہونگے اور میری تلوار ذوالفقار لٹکائے ہونگے اور ایک منادی آواز دے گا یہ اللہ کا خلیفہ مہدیؑ ہے پس اس کی اتباع کرو زمین کو انصاف اور عدل سے بھر دے گا جیسے کہ ظلم وجور سے بھر ہو گی یہ اسی وقت ہو گا جب دنیا میں فساد و قتل ہو گا بعض بعض پر لوٹ مار کریں گے نہ بڑا چھوٹے پر رحم کرے گا نہ چھوٹا بڑے کی عزت کرے گا نہ طاقت ور کمزور پر رحم کرے گا اس وقت اللہ تعالیٰ اُسے نکلنے کا حکم دے گا۔

۱۹۶۔ کفایۃ الاثر المعافا بن زکریا عن علی بن عتبہ عن ابیہ عن الحسین بن علدان عن ابی علی الخرسانی عن معروف بن خربوذ عن ابی الطفیل عن علی علیہ السلام کہ مجھے رسول اللہؐ نے فرمایا تو میرا وصی ہے میری امت پر میرے اہل بیتؑ میں سے اور میرا خلیفہ ہے میری امت میں سے تیری جنگ میری جنگ ہے تیری صلح میری صلح ہے تو امام ہے اماموں کا باپ ہے گیارہ امام تیری پشت سے پاک و معصوم ہونگے اور ان میں سے میری امت کا مہدیؑ ہو گا جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا پس ہلاکت ہے اے علیؑ تیرے بغض رکھنے والے کے لئے اگر کوئی آدمی اللہ کے لئے کسی پتھر سے محبت کرے تو اللہ اس کے ساتھ اس کا حشر کر دے گا اور تیرے محبت کرنے والے اور تیرے شیعہ اور تیری

https://www.shiabookspdf.com

اولاد کے محبت کرنے والے جو تیرے بعد امام ہوں انکا حشر تیرے ساتھ ہوگا اور تو میرے ساتھ بلند درجات میں ہوگا اور تو جنت و جہنم کو تقسیم کرنے والا ہوگا تو اپنے محب کو جنت میں اور بغض والے کو جہنم میں داخل کرے گا:

۱۹۷۔ کفایۃ الاثر ابو المفضل الشیبانی عن الحسین بن علی البزوفری عن لیلی بن عباد عن شعبہ عن سعد بن ابراہیم بن سعد بن مالک عن ربیع عن علیؑ کہ رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا نہیں ہے کوئی گھر والے کہ ان میں ایسا شخص ہو اس کا نام نبی والا نام ہو مگر اللہ تعالی ان کی طرف فرشتہ بھیجتے ہیں جو اُن کو دوست رکھتا ہے اور بے شک تیری اولاد میں سے میرے بعد جو امام ہیں ان میں سے ایک کا نام میرے نام پر ہوگا اور ایک موسیٰؑ بن عمران کا ہمنام ہوگا اور میرے بعد امام بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد میں ہونگے انکو اللہ میرا علم اور فہم عطا کرے گا جو انکی مخالفت کرے اس نے میری مخالفت کی جس نے انکو رد کیا اس نے میرا انکار کیا جو اُن سے محبت کرے اس نے مجھ سے محبت کی پس وہی لوگ کامیاب ہیں۔

۱۹۸۔ کفایۃ الاثر الحسین بن محمد بن سعید عن محمد بن احمد لامفوانی عن مروان بن محمد السنماری عن ابی یحییٰ التمیمی عن یحییٰ البکاء عن علیؑ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے علیؑ! میری اُمت تہتر ۷۳ فرقوں میں بٹے گی ایک فرقہ اُن میں سے نجات والا ہوگا باقی ہلاک ہونگے پس نجات والے وہ لوگ ہونگے جو تمہاری ولایت کو تھامیں گے اور تم سے علم حاصل کریں گے اور اپنی رائے پر عمل نہ کرینگے پس ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہ ہوگا پس میں نے اماموں کے بارے میں سوال کیا فرمایا کہ وہ بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد میں ہیں۔

۱۹۹۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسن بن محمد عن التلعکبری عن عیسیٰ بن موسیٰ الھاشمی سُرّ من رآی میں فرمایا کہ حدثنا ابی عن ابیہ عن آبائیہ عن الحسین بن علی عن ابیہ علی علیہ السلام فرمایا کہ میں رسول اللہ صلعم پر داخل ہوا مسلمہ کے گھر میں تو آپ پر یہ آیت اُتری (بے شک اللہ کا ارادہ ہے کہ اہل بیتؑ تم سے رجس دور رکھے اور تمہیں پاک رکھے) رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے علیؑ یہ آیت تیرے بارے میں اور میرے سبط کے بارے میں اور تیری اولاد سے اماموں کے بارے میں نازل ہوئی ہے میں نے کہا یا رسول اللہؐ آپ کے بعد کتنے امام ہونگے فرمایا اے علیؑ تم ہونگے پھر تمہارے بیٹے الحسنؑ والحسینؑ اور حسینؑ کے بعد اس کا بیٹا علیؑ اور علیؑ کے بعد اسکا بیٹا محمدؑ اور محمدؑ کے بعد اس کا بیٹا جعفرؑ اور جعفرؑ کے بعد اسکا بیٹا موسیٰؑ اور موسیٰؑ کے بعد اس کا بیٹا علیؑ اور علیؑ کے بعد اسکا بیٹا محمدؑ اور محمدؑ کے بعد اسکا بیٹا علیؑ اور علیؑ کے بعد اس کا بیٹا الحسنؑ اور حسنؑ کے بعد اسکا بیٹا الحجہؑ حسینؑ کی اولاد میں سے ہونگے اِسی طرح میں نے اُنکے نام عرش کے پائے پر لکھے دیکھے تو اللہ تعالی سے پوچھا اس کے بارے میں تو فرمایا اے محمدؐ یہ امام ہیں آپؐ کے بعد اور وہ معصوم ہیں اور اُنکے دشمن لعنت والے ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

۲۰۰۔ کفایۃ الاثر احمد بن محمد بن عبد اللہ عن عبید اللہ بن احمد بن یعقوب عن احمد بن محمد بن مسروق عن عبد اللہ بن شبیب عن محمد بن زیاد السمی یعن سفیان بن عیینہ عنعمران بن داؤد عن محمد بن الحنفیہ فرمایا کہ امیر المومنینؑ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا فرماتے تھے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ہر اُس رعیت کو عذاب دونگا جو اس امام کی مطیع ہو جو مجھ سے نہ ہوا گرچہ وہ رعیت ذاتی طور پر نیک ہو اور میں رحم کرونگا ہر ایسی رعیت پر جو ایسے امام عادل کی مطیع ہو جو مجھ سے ہوا گرچہ وہ رعیت ذاتی طور پر نیک نہ ہو اور پرہیزگار نہ ہو پھر فرمایا اے علیؑ تو امام ہے اور میرے بعد خلیفہ ہے تیری جنگ میری جنگ ہے تیری صلح میری صلح ہے تو میرے سبط کا باپ ہے اور میری بیٹی کا خاوند ہے اور تیری اولاد سے امام پاک ہونگے پس میں سید الانبیاء ہوں اور تو سید الاوصیاء ہے تو اور میں ایک ہی درخت سے ہیں اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ جنت و جہنم کو پیدا نہ کرتا اور نہ ہی انبیاء اور فرشتوں کو بناتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم افضل ہیں یا فرشتے فرمایا اے علیؑ ہم زمین کی سطح پر اللہ کی بہترین مخلوق ہیں اور ملائکۃ المقربین سے بہتر ہیں اور کیسے نہ ہوں ہم اُن سے بہتر حالانکہ ہم اللہ کی معرفت میں ان سے مقدم ہیں اور اس کی توحید میں بھی پس ہماری وجہ سے انہوں نے اللہ کو پہچانا اور اللہ کی عبادت کی اور انہیں اللہ کی معرفت کا راستہ ملا اے علیؑ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تو میرا بھائی ہے اور وزیر ہے جب میں فوت ہو گیا تو لوگوں کے دلوں کے کینے تیرے لئے ظاہر ہو جائیں گے اور میری بعد فتنہ ہو گا شدید قدرتی جس میں ہر انسانی بات اور دلی دوستی گر جائے گی اور یہ اس وقت ہو گا جب تیرے شیعہ پانچویں کو گم پائیں گے جو تیری اولاد میں سے ساتویں سے ہو گا اس کے گم ہونے سے زمین و آسمان والے غم میں مبتلا ہونگے اور کتنے ہی مومن اور مومنہ افسوس کرنے والے اور غم کرنے والے اسکے گم ہونے پر حیران ہونگے پھر آپؐ نے تھوڑی دیر سر جھکایا پھر سر اُٹھایا اور فرمایا میرے ماں باپ قربان ہوں میرے ہمنام اور میری شبیہ اور موسیٰؑ بن عمران کے شبیہ پر اس پر نور کے دامن ہونگے یا فرمایا نور کی چادریں ہونگی قدس کی روشنی سے چمک رہا ہو گا گویا کہ میں انکے ساتھ ناامید ہوں اُس سے جو وہ ہیں آواز دی جائے گی ایسی آواز کہ دور سے ایسی سنائی دے کہ جیسے کہ قریب سے مومنین پر رحمت ہو گی اور منافقین پر عذاب ہو گی میں نے کہا کہ وہ آواز کیا ہو گی فرمایا تین آوازیں رجب میں پہلی ہو گی اللہ کی لعنت ظالموں پر اور دوسری قریب آگئی قریب آنے والی اور تیسری لوگ ایک بدن ظاہری طور پر دیکھیں گے سورج کی ٹکیا کے ساتھ جو آواز دے گا سنو بے شک اللہ نے فلاں بن فلاں کو مبعوث کیا ہے حتیٰ کہ وہ علیؑ کی طرف منسوب ہو گا اس میں ظالموں کی ہلاکت ہو گی اس وقت فراخی آئے گی اور اللہ مومنین کے سینوں کو شفاء دے گا ان کے دلوں کے غصے کو ختم کر دے گا میں نے کہا یا رسول اللہؐ کتنے میرے بعد امام ہونگے فرمایا کہ حسینؑ کے بعد نو ہونگے نواں انکا قائمؑ ہو گا۔

https://www.shiabookspdf.com

۲۰۱۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسنبن محمد عن عتبہ بن عبداللہ الحمیصی عن علی بن موسیٰ الفطفانی عن احمد بن یوسف الحمص عن محمد بن عکاشہ عن حسین ین زید بن علی عن عبداللہ بن حسن بن حسن عن ابیہ عن الحسن بن علی علیہ السلام فرمایا ہمیں رسول اللہ صلعم نے ایک دن خطبہ دیا اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا اے لوگو گویا مجھے پکارا جائے اور میں جواب دونگا اور بے شک میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب اور میری عترتؑ اہل بیتؑ اگر تم انکو تھامے رہو گے تو گمراہ نہ ہو گے پس تم ان سے سیکھو اور ان کو نہ سکھاؤ بے شک وہ تم سے زیادہ علم والے ہیں زمین ان سے خالی نہ ہو گی اور اگر خالی ہو گی تو تمام باشندوں کو دھنسا دے گی پھر فرمایا اے اللہ میں جانتا ہوں کہ علم ختم نہ ہو گا اور نہ منقطع ہو گا اور بے شک تو نہ خالی رکھے گا اپنی زمیں کو اپنی حجت سے اپنی مخلوق پر جو ظاہر ہو اطاعت نہ کیا جائے یا وہ ڈرا ہوا ہو چھپا ہوا ہو تاکہ تیری حجت باطل نہ ہو اور تیرے ولی گمراہ نہ ہوں اس کے بعد کہ تو نے انکو ہدایت دی وہ لوگ تعداد میں کم ہونگے اور مرتبے میں بڑے ہونگے اللہ کے نزدیک جب آپ اپنے منبر سے اترے تو میں نے کہا یا رسول اللہؐ کیا آپؐ تمام مخلوق پر حجت نہیں ہیں فرمایا اے حسنؑ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (بے شک تو ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کا ایک ھادی ہوتا ہے) پس میں تو ڈرانے والا ہوں اور علیؑ ھادی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپؐ نے فرمایا ہے کہ زمیں حجت سے خالی نہیں ہوتی فرمایا ہاں علیؑ امام و حجت میرے بعد ہے اور تو حجت اور امام اس کے بعد ہے اور حسینؑ امام اور حجت تیرے بعد ہے اور بے شک مجھے لطیف و خبیر نے بتایا ہے کہ حسینؑ کی پشت سے بیٹا ہو گا اسکو علیؑ کہا جائے گا جو اپنے دادا علیؑ کا ہمنام ہو گا جب یہ گزرے گا تو اس کے بعد اسکا بیٹا علیؑ اس امر کو قائم کرے گا اور وہ حجت و امام ہو گا اپنے باپ کے بعد اور اللہ اسکی پشت سے ایک بیٹا دے گا جسے جعفر صادقؑ کہا جائے گا سب سے زیادہ بات میں سچا اور فعل میں سچا ہو گا اور وہ امام اور حجت ہو گا اپنے باپ کے بعد اور اللہ اس کی پشت سے ایک بیٹا نکالے گا اس کو موسیٰؑ کہا جائے گا اللہ کے علم کا معدن اور حکم کا مقام ہو گا پس وہ اپنے باپ کے بعد امام اور حجت ہو گا اور اللہ موسیٰؑ کی پشت سے ایک بچہ نکالیں گے اس کو علیؑ کہا جائے گا اللہ کے علم کا معدن اور حکم کا مقام ہو گا پس وہ اپنے باپ کے بعد امام و حجت ہو گا اور اللہ تعالیٰ علیؑ کی پشت سے ایک بیٹا دے گا جسے محمدؑ کہا جائے گا پس اپنے باپ کے بعد وہ امام و حجت ہو گا اور اللہ تعالیٰ محمدؑ کی پشت سے ایک بیٹا دے گا جس کو علیؑ کہا جائے گا پس وہ اپنے باپ کے بعد امام اور حجت ہو گا اور اللہ تعالیٰ علیؑ کی پشت سے ایک بیٹا دے گا جو حجت اور القائم امام زمانؑ کا باپ حسنؑ ہو گا اور حسنؑ کی نسل سے ہمارا قائمؑ ہو گا جو میرا ہمنام ہو گا اور وہ غائب ہو گا حتیٰ کہ دکھائی نہ دے گا اس کے امر سے لوگ پھر جائیں گے اور دوسرے لوگ ثابت قدم رہیں گے اور کہیں گے یہ وعدہ کب ہو گا اگر تم سچے ہو اور اگر دنیا میں صرف ایک ہی دن باقی رہ گیا تو بھی اللہ اس دن کو اتنا لمبا کریں گے کہ ہمارا قائمؑ نکلے گا اور اسے عدل و انصاف سے بھر

https://www.shiabookspdf.com

دے گا جیسے کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہو گی پس زمین تم سے خالی نہ ہو گی اللہ نے تم کو میرا علم اور فہم عطا کیا ہے اور بے شک میں نے اللہ سے دعا مانگی ہے کہ وہ علم اور فقہ کو میرے بعد والوں میں اور بعد والوں کے بعد والوں میں کر دے اور میری کھیتی میں اور میری کھیتی کی کھیتی میں کر دے۔

۲۰۲۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسن بن محمد عن عتبہ بن عبداللہ الحمص عن عبداللہ بن محمد عن یحییٰ الصوفی عن علی بن ثابت عن زر بن جیش عن الحسنؑ بن علیؑ کہ رسول اللہؐ نے فرمایا بے شک اس امر کو میرے بعد بارہ امام سنبھالیں گے نو حسینؑ کی پشت سے ہونگے ان کو اللہ نے میرا علم اور فہم عطا کیا ہے کیا ہو گیا ہے ایسے لوگوں کو جو مجھے اذیت دیتے ہیں اُنکے بارے میں اللہ انکو میری شفاعت نہ دے۔

۲۰۳۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسن بن محمد عن ہارون بن موسیٰ عن محمد بن احمد بن عبداللہ الھاشمی عن عیسیٰ بن احمد عن عمار بن محمد الثودی عن سفیان عن ابی الجماف داؤد بن ابی عوف عن الحسن بن علیؑ فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ نے علی علیہ السلام سے فرمایا اے علیؑ تو میرے علم کا وارث اور میرے حکم کا معدن اور میرے بعد امام ہے پس تو شہید ہو تو تیرا بیٹا حسنؑ پس جب وہ شہید ہو تو تیرا بیٹا حسینؑ اور جب وہ شہید ہو تو اسکا بیٹا علیؑ اسکے متصل حسینؑ کی پشت سے نو امام پاک ہونگے میں نے کہا یا رسول اللہؐ انکے نام کیا ہے فرمایا علیؑ و محمدؑ و جعفرؑ وموسیٰؑ وعلیؑ ومحمدؑ وعلیؑ والحسنؑ والمھدیؑ حسینؑ کی پشت سے ہونگے اللہ تعالیٰ اُس سے زمین کو عدل وانصاف سے بھرے گا جب وہ ظلم وجور سے بھری ہوئی ہو گی۔

https://www.shiabookspdf.com

۲۰۵۔ کفایۃ الاثر علی بن حسین عن عتبہ عن سلیمان بن عمر الراسی عن عبداللہ بن جعفر المھدی عنابی روج بن فردہ بن الزج عناحمد بن محمد بن المنذر بن الجیفرہ فرمایا کہ حسن بن علی صلوات اللہ علیہم نے فرمایا میں نے اپنے نانا رسول اللہ صلعم سے آپؐ کے بعد والوں کے بارے سوال کیا فرمایا میرے بعد نبی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد میں بارہ امام ہونگے ان کو اللہ میرا علم اور فہم عطا کرے گا اے حسنؑ تو اُن میں سے ہے میں نے کہا یا رسول اللہؐ ہم اہل بیت کا قائم کب نکلے فرمایا کہ اس کی مثال قیامت کی ہے جو زمیں آسمان پر بھاری ہے نہ آئے گی مگر اچانک۔

۲۰۶۔ کفایۃ الاثر ال حسین بن محمد بن سعد عن علی بن محمد بن شنبوذ عن علی بن حمدون عن علی بن حکیم الاودی عن شریک عن عبداللہ بن سعد عن الحسینؑ بن علیؑ عن النبی صلعم فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے خبر دی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسم محمدؐ عرش کے پائے پر ثبت کیا تو میں نے کہا اے رب یہ نام جو کہ عرش کے بازوں پر لکھا ہوا ہے میری رائے میں تیری مخلوق میں سے سب سے زیادہ معزز ہے فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے بارہ اور نام کی شکلیں دکھائیں بغیر روحوں کے آسمان وزمین کے درمیان تو انہوں نے کہا اے رب ان کے واسطے سے مجھے خبر دے یہ

کون ہیں فرمایا یہ علی بن ابی طالبؑ کا نور اور یہ حسنؑ کا نور ہے اور یہ حسینؑ کا نور ہے اور یہ علی بن حسینؑ کا نور ہے اور یہ محمد بن علیؑ کا نور ہے اور یہ جعفر بن محمدؑ کا نور ہے اور یہ موسیٰ بن جعفرؑ کا نور ہے اور یہ علی بن موسیٰؑ کا نور ہے اور محمد بن علیؑ کا نور ہے اور یہ علی بن محمدؑ کا نور ہے اور یہ حسن بن علیؑ کا نور ہے اور یہ الحجتؑ کا نور ہے جو قائم ہے اور اسکا انتظار کیا جائے گا فرمایا کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے نہیں ہے کوئی جو تقرب حاصل کرے اللہ کی طرف ان لوگوں سے مگر اللہ اس کی گردن جہنم سے آزاد کر دینگے۔

۲۰۷۔ کفایۃ الاثر ابو المفضل عنہ احمد بن عامر الطائی عن احمد بن عبدان عن سمعل بن صیفی عن موسیٰ بن عبد دیہ فرمایا کہ میں نے حسینؑ بن علیؑ سے سنا مسجد نبوی میں فرمار ہے تھے اور یہ آپ کے باپ علیؑ کی زندگی کی بات ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے حجاب پیدا کئے اور ان کے کناروں پر لکھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیؑ آپ کا وصی ہے پھر عرش کو پیدا کیا اور اسکے کونوں پر لکھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیؑ آپ کا وصی ہے پھر عرش کو پیدا کیا اور اسکے کونوں پر لکھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیؑ اسکا وصی ہے پھر زمینوں کو پیدا کیا اور اسکے جانبوں پر لکھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیؑ اسکا وصی ہے پھر لوح کو پیدا کیا اور اسکی حدود پر لکھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیؑ اسکا وصی ہے پس جو کہے کہ اسے نبی سے محبت ہے اور وصی سے محبت نہیں ہے وہ جھوٹا ہے اور جو یہ کہے کہ وہ نبی کو پہچانتا ہے وصی کو نہیں پہچانتا وہ کافر ہے پھر فرمایا سنو میری اہل بیتؑ تمہارے لئے امان ہیں جو امانت والے معصوم ہیں پس اُن سے محبت کرو اور ان سے تمسک کرو تم گمراہ نہ ہو گے عرض کیا گیا آپ کے اہل بیتؑ یا نبی اللہؐ کون ہیں فرمایا کہ علیؑ اور میرے دونوں سبط حسنؑ اور حسینؑ اور نو اولاد حسینؑ میں سے امام نیک امانتدار معصوم سنو میرے اہل بیتؑ اور میری عترتؑ میرا گوشت و خون ہیں

۲۰۸۔ علی بن الحسن بن محمد عن الحسین بن علی بن عبد اللہ الموسوی القاضی عن محمد بن الحسین بن حفص عنعلی بن مثنیٰ عن جریر بن معلم الحمید امضبی عن الاعمش عن ابراہم بن یزید سلمان عن ربیہ عن الحسینؑ بن علیؑ فرمایا کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلعم کے پاس اسلام لانے کے رادے سے آیا اس کے پاس گوہ تھی جو اس نے جنگل سے شکار کی تھی اُس نے اپنی آستین میں رکھ لی تو رسول اللہؐ نے اُسے سلام پیش کیا تو ان نے کہا میں آپ پر اے محمدؐ ایمان نہیں لاتا یہاں تک کہ آپؐ پر یہ گوہ ایمان لائے اور اس نے اسکو اپنی آستین سے پھینک دیا تو گوہ بھاگ کر مسجد سے نکل گئی تو آپ صلعم نے فرمایا اے گوہ میں کون ہوں تو اُس نے کہا آپؐ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف ہیں فرمایا اے گوہ تو کس کی عبادت کرتی ہے اُس نے کہا میں اللہ کی عبادت کرتی ہوں جس نے دانے کو پھاڑا جان کو پیدا کیا اور ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا اور موسیٰؑ نے جس سے مناجات کی اور آپ کو اے محمدؐ چن لیا تو اس دیہاتی نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ حقاً: یا

https://www.shiabookspdf.com

رسول اللہؐ آپ مجھے خبر دیں کیاآپ کے بعد کوئی اور نبی ہو گا فرمایا کہ نہیں میں خاتم النبیین ہوں لیکن میرے بعد میری اولاد سے امام ہونگے جو انصاف کو قائم کرنے والے ہونگے جیسے کہ بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد ہے اُن میں سے پہلا علی بن ابی طالبؑ ہو گا وہ امام اور میرے بعد خلیفہ ہو گا اور نو امام اس کی پشت سے ہونگے اور اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھ دیا اور قائمؑ انکا نواں ہو گا جو دین کو آخر زمانے میں قائم کرے گا جیسے کہ میں نے اول میں قائم کیا تو اس دیہاتی نے یہ شعر پڑھے کہا: سنو اے اللہ کے رسولؐ آپ سچے ہیں آپ کو ھادی و مہدی کی برکت دی گئی آپ نے ہمارے لئے دین حنیف شروع کیا اسکے بعد کہ ہم گدھوں کی طرح شیطان ہو چکے تھے: پس اے بہترین اٹھانے والے اور اے بہترین رسولؐ انسانوں اور پھر جنوں کی طرف ہم حاضر ہیں داعی ہونے کے لئے: پس تجھے قوموں میں زندگی اور موت میں برکت دی گویا تجھے پیدا ہونے اور پلنے میں برکت دی گئی: تو پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے بنی سلیم کے آدمی کیا تیرے پاس مال ہے اس نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو نبوت سے عزت بخشی اور رسالت سے مخصوص کیا بے شک بنی سلیم کے چار ہزار گھروں میں سے مجھ سے زیادہ کوئی فقیر نہیں ہے تو رسول اللہؐ نے اسے سواری کیلئے اونٹنی دیدی تو اپنی قوم کی طرف آیا اور انکو یہ بات بتلائی تو انہوں نے کہا اس دیہاتی نے اونٹنی کی طمع میں اسلام قبول کیا ہے چنانچہ وہ تمام دن صفہ میں بغیر کھائے پیے رہا جب اگلی صبح ہوئی تو وہ رسول اللہؐ کے پاس آیا اور کہا: اے شخص جیسے ہم معصوم فقیر نہیں پاتے: آپ اللہ کے سچے رسول ہیں ہم جانتے ہیں تیرا دین اسلام ایسا دین ہے ہم اسکی تصدیق کرتے ہیں اور ہم اسلام سے چاہتے ہیں کوئی چیز جسے چبائیں بے شک تو حق لیکر آیا اور وہ شئ بھی جو ہمیں کھلائے تو رسول اللہ صلعم مسکرائے اور فرمایا اے علی اس دیہاتی کی ضرورت پوری کر دو چنانچہ علی علیہ السلام اسے فاطمہؑ کے گھر لے گئے اور اسے کھانے سے سیر کیا اور اونٹنی دی اور کھجوریں دیں۔

۲۰۹۔ کفایۃ الاثر محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب الشیبانی عن محمد بن ہارون الوسنوری عن محمد بن عباس المصری عنعبد اللہ بن ابراہیم الغفاری عن حریز بن عبد اللہ الحذاء عن اسماعیل بن عبد اللہ فرمایا کہ حسینؑ بن علیؑ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری کہ (رشتہ و قرابت والے بعض بعض سے قریب تر ہوتے ہیں اللہ کی کتاب میں) تو میں نے رسول اللہؐ سے سوال کیا اس کے مطلب کے بارے میں فرمایا اللہ کی قسم اس نہیں مراد لیا تمہارے سوا تم ہی قرابت والے ہو پس جب میں فوت ہو جاؤں تو تیرا باپ علیؑ میرے قریب ہے اور جب وہ گزر جائے تو تیرا بھائی حسنؑ اُسکے بعد قریب ہے پس جب وہ گزر جائے تو اسکے بعد تو اولیٰ ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے بعد اولیٰ کون ہے فرمایا کہ تیرا بیٹا علیؑ تیرے بعد تیرے قریب ہے پس جب وہ گزر جائے تو اسکا بیٹا محمدؑ اولیٰ ہے پس جب وہ گزر جائے تو اسکا بیٹا جعفرؑ اولیٰ

https://www.shiabookspdf.com

ہے اسکے مقام کے اور جب جعفرؑ گزر جائے تو اسکا بیٹا موسیٰؑ اس کے بعد اسکے زیادہ قریب ہے پس جب وہ گزر جائے تو اسکا بیٹا علیؑ اسکے بعد اولی ہے جب علیؑ گزر جائے تو اسکا بیٹا محمدؑ اولی ہے جب محمدؑ گزر جائے تو اسکا بیٹا علیؑ اولی ہے پس جب علیؑ گزر جائے تو اسکا بیٹا حسنؑ اولی ہے پس جب حسنؑ گزر جائے تو پھر تیری اولاد میں سے نویں میں غیبت واقع ہوگی پس یہ تیری پشت سے نو امام ہونگے ان کو اللہ میرا علم و فہم عطا کرے گا ان کی مٹی میری مٹی میں سے ہے کیا حال ہوگا اس قوم کا جو مجھے اُنکے بارے اذیت دیتے ہیں اللہ انکو میری شفاعت نہ نصیب کرے گا۔

۲۱۰۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسن بن محمد عن محمد بن ال حسین بن الحکما لکوفی عن علی بن العباس بن الولید اسجیل عن جعفر بن محمد المہدی عن نصر بن مزاحم عن عبداللہ بن ابراہیم عن ابیہ عن جدہ عن علیؑ بن الحسینؑ عن الحسین بن علی علیہ السلام فرمایا رسول اللہؐ فرماتے تھے جب آپ نے مجھے بشارت دی اے حسینؑ تو سید ابن سید اور سیدوں کا باپ ہے تو تیری اولاد میں سے امام پاک ہونگے نواں ان میں قائم ہوگا تو امام ابن امام اور اماموں کا باپ ہے تو تیری پشت سے پاک امام ہونگے اور نواں ان کا مہدی ہوگا جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھرے گا آخر زمانے میں اٹھے گا جیسے کہ میں اول زمانے میں اُٹھا۔

https://www.shiabookspdf.com

۲۱۱۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسن بن محمد عنہارون بن موسیٰ عن محمد بن اسماعیل الحری عن الحسینبن عبداللہ السکری عن ابیہ عن عطاء عن الحسین بن علیؑ کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جناب علی علیہ السلام کو کہ میں مومنین کے لئے اولی ہوں انکی جانوں سے بھی پھر تو اے علیؑ مومنین کے لئے اولی ہے اُنکی جانوں سے پھر تیرے بعد حسنؑ اولی ہے مومنین کے لئے ان کی جانوں سے اور اس کے بعد حسینؑ اولی ہے مومنین کے لئے انکی جانوں سے اور اسکے بعد علیؑ اولی ہے مومنین پر ان کی جانوں سے اس کے بعد محمدؑ اولی ہے مومنین پر ان کی جانوں سے اس کے بعد جعفرؑ اولی ہے مومنین کو انکی جانوں سے پھر اسکے بعد موسیٰؑ اولی ہے مومنین کیلئے انکی جانوں سے پھر اسکے بعد علیؑ اولی ہے مومنین کے لئے انکی جانوں سے پھر اسکے بعد محمدؑ اولی ہے مومنین کیلئے انکی جانوں سے پھر اسکے بعد علیؑ اولی ہے مومنین کیلئے انکی جانوں سے پھر اسکے بعد حسنؑ اولی ہے مومنین کے لئے انکی جانوں سے اور اس کے بعد حجۃ بن الحسنؑ اولی ہے مومنین کیلئے ان کی جانوں سے سب پاک امام حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے۔

۲۱۲۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسن بن محمد عن محمد بن الحسین بن الحکم الکوفی بغداد عن الحسین بن حمدان الحصیبی عن عثمان بن سعید العمری عن ابی عبداللہ محمد بن مہران عن محمد بن اسماعیل الحسنی عن خلف بن المفلس عن نعیم بن جعفر عن الثمالی عن الکابلی عن علیؑ بن الحسینؑ عن

ابیہ الحسین بن علی علیہ السلام فرمایا کہ میں رسول اللہؐ کے ہاں داخل ہوا تو آپ متفکر اور مغموم تھے میں نے کہا یا رسول اللہؐ میں آپ کو متفکر دیکھ رہا ہوں کیا ہے فرمایا اے بیٹے بے شک روح الامین میرے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہؐ : بلند و برتر آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے بے شک آپ نے اپنی نبوت پوری کر لی ہے اور اپنے ایام مکمل کر لئے ہیں پس آپ اسم اکبر اور میراث علم اور آثار علم نبوت علی بن ابی طالبؑ کے پاس رکھ دیں بے شک میں نہیں چھوڑتا زمین کو مگر اس حال میں اُس میں کوئی عالم ہو جس سے میری اطاعت اور میری ولایت معلوم ہو بے شک میں نے علم نبوت اور غیب کو تیری اولاد سے منقطع نہیں کیا جیسے کہ میں اُسے اُن انبیاء کی اولاد سے منقطع نہیں کیا جو تیرے اور تیرے باپ آدم کے درمیان ہوئے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس امر کا کون آپ کے بعد مبارک ہوگا فرمایا تیرا باپ علی بن ابی طالبؑ میرا بھائی اور خلیفہ اور علیؑ کے بعد حسنؑ مبارک ہوگا پھر تو مالک ہوگا اور نو تیری پشت سے کل بارہ امام مالک ہونگے پھر ہمارا قائم اُٹھے گا دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی اور اپنے شیعوں مومنوں کے دلوں کو شفاء دے گا۔

۲۱۳۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسین بن محمد بن مغدہ عن زید بن جعفر بن محمد بن ال حسین الخزاز عن العباسی عن العباس الجوھری عن عفان بن مسلم عن حماد بن سلمہ عن الکلبی عن ابی صالح عن شداد بن ردس فرمایا جب جنگ جمل ہوئی میں نے کہا کہ میں علیؑ کے ساتھ نہ ہوں گا اور نہ اسکے خلاف ہونگا اور میں لڑائی سے نصف النہار تک توقف کرتا رہا پس جب رات قریب ہوئی تو اللہ نے میرے دل میں ڈالا کہ میں علیؑ کے ہمراہ لڑوں تو میں نے آپؑ کے ہمراہ ہو کر لڑائی کی حتیٰ کہ آپ کا امر ہوا جو ہوا پھر میں مدینہ آیا تو ام سلمہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے کہا آپ کہاں سے آئے ہیں میں نے کہا کہ بصرہ سے فرمایا کس فریق کے ساتھ تھے میں نے کہا امیر المومنینؑ کے ساتھ میں نے نصف النہار تک توقف کیا تو اللہ نے میرے دل میں ڈالا کہ میں علیؑ کے ساتھ ہو کر لڑائی کروں فرمایا بہت اچھا جو تو نے کیا بے شک میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرماتے تھے جو علیؑ سے لڑے گا وہ مجھ سے لڑے گا اور جو مجھ سے لڑے گا وہ اللہ سے لڑے گا میں نے کہا آپکی کیا رائے ہے کہ حق علیؑ کے ساتھ ہے فرمایا ہاں اللہ کی قسم حق علیؑ کے ساتھ ہے اللہ کی قسم نہیں انصاف کیا امت محمدؐ نے اپنے نبی سے کہ انہوں نے اُسے مقدم کر دیا جسے رسول اللہؐ نے مؤخر کیا اُسے مؤخر کر دیا جسے اللہ و انکے رسولؐ نے مقدم کیا بے شک انہوں نے اپنی بیویوں کو تو اپنے گھروں میں محفوظ رکھا ہوا ہے اور رسول اللہؐ کی بیوی کو قتال کی طرف نکالا ہے اللہ کی قسم میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے بے شک میری اُمت کا ایک فرقہ ہے اور ایک خلقت ہے پس اسے جمع کرو جب وہ جمع ہو پس جب وہ الگ الگ ہو جائے تو تم درمیانے طریقے سے ہو جاؤ پھر میرے اہل بیتؑ کا انتظار کرو پس اگر وہ لڑیں تو تم لڑو اگر وہ صلح کر لیں تو تم بھی صلح کر لو اگر وہ مسلسل جائیں تو تم بھی ان کے ساتھ

https://www.shiabookspdf.com

مسلسل جاؤ بے شک حق ان کے ساتھ ہے جہاں وہ ہونگے میں نے کہا آپ کے اہل بیت کون ہیں جن کے ساتھ تمسک کا حکم دیا گیا ہے فرمایا وہ آپ کے بعد امام ہیں جیسے کہ آپؐ نے فرمایا بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد میں: علیؑ و میرے نواسے اور نو حسینؑ کی پشت سے اور آپ کے اہل بیتؑ پاک ہیں اور معصوم امام ہیں میں عرض کی انا اللہ وانا الیہ راجعون لوگ تو ہلاک ہو گئے کہا سوائے اس جماعت کے جو علیؑ اور اہل بیتؑ کے ساتھ ہے نجات پائے گی۔

۲۱۴۔ کفایۃ الاثر المعافل بن زکریا عن ابی سلیمان احمد بن ابی ھراسہ عن ابراہیم بن اسحاق النھاوندی عن عبداللہ بن حماد الانصاری عن عثمان بن ابی شیبہ عن حریز عن الاعمش عن الحکم بن عتیبہ عن قیس بن ابی حازم عن ام اسلمہؓ فرمایا میں نے رسول اللہؐ سے سوال کیا اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے کہ (وہ لوگ اُن کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ نے انعام کیا نبیوں اور صدیقوں اور شہداء اور صالحین میں سے اور ہو بہت اچھے رفیق ہیں) فرمایا اللہ جن نبیوں پر انعام کیا ہے وہ میں ہوں اور صدیقین علی بن ابی طالبؑ ہے اور شہداء الحسنؑ والحسینؑ ہیں اور صالحین حمزہؓ ہیں اور بہت اچھے ہیں رفیق بارہ امام جو میرے بعد ہونگے:

۲۱۵۔ کفایۃ الاثر الحسین بن محمد بن سعید عن ابی محمد الحسین بن محمد بن اخی طاہر عن احمد بن علی عن عبدالعزیز بن الخطاب عن علی بن ھاشم عن محمد بن ابی رافع عن سلمہ بن شبیب عن القعبنی عن عبداللہ بن مسلم المدینی عن ابی الاسود عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرمایا کہ رسول اللہ فرمایا کرتے تھے میرے بعد بارہ امام ہونگے نقباء بنی اسرائیل کی تعداد میں نو حسینؑ کی پشت سے اللہ انکو میرا علم اور فہم عطا کرے گا پس ہلاکت ہے ان سے بغض رکھنے والوں کے لئے۔

https://www.shiabookspdf.com

۲۱۶۔ کفایۃ الاثر اِسی سند سے فرمایا کہ رسول اللہؐ کا ارشاد ہے جناب علی علیہ السلام کے لئے اے علیؑ۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تجھے مساکین کی محبت عطا کی ہے اور کمزور لوگوں کی زمین میں پس تو اُن پر بھائی ہونے کے لحاظ سے خوش ہے اور وہ تجھ پر امام ہونے کے لحاظ سے خوش ہیں پس مبارک ہو اسے جو تجھ سے محبت کرے اور تیری تصدیق کرے اور ہلاکت ہے اس کے لیے جو تجھ سے بغض رکھے اور تجھ پر جھوٹ بولے اے علیؑ میں شہر ہوں اور تو اس کا دروازہ ہے اور نہیں آیا جاتا شہر میں مگر اسکے دروازے سے اے علیؑ تیری محبت والے سب رجوع کرنے والے محفوظ ہیں اور تیری ولایت پر ایمان لانے والے اے علیؑ تیرے شیعہ چار چگھوں پر ہونگے خوش ہونگے جب ان کی جان نکلے گی میں اور تو انکے سامنے ہونگے اور قبروں میں سوال کے وقت اور پیشی کے وقت اور پل صراط کے پاس: اے علیؑ تیری لڑائی میری لڑائی ہے جو تجھ سے صلح کرے اس نے مجھ سے صلح کی اور جس نے مجھ سے صلح کی اس نے اللہ سے صلح کی، اے علیؑ اپنے شیعوں کو خوشخبری دو

کہ بے شک اللہ اُن سے راضی ہے اور وہ تجھ سے راضی ہیں اپنا قائد بنا کر اور اپنا ولی بنا کر: اے علیؑ تو مومنوں کا مولا ہے اور چمکتے اعضاء والوں کا قائد ہے اور تو میری بیٹوں کا باپ ہے اور اماموں کا باپ ہے نو حسینؑ کی پشت سے ہونگے اور ہم میں سے اس امت کا مہدیؑ ہو گا: اے علیؑ تیرے شیعہ عمدہ لوگ ہیں اگر تو اور تیرے شیعہ نہ ہوتے اللہ کا دین قائم نہ ہوتا۔

۲۱۷۔ صلح احمد بن محمد بن عبید اللہ بن الحسن العیاشی عن جدہ عبید اللہ عن احمد بن عبد الجبار عن احمد بن عبد الرحمن المخزوی عن عمر حماد عن علی بن ھاشم بن ابرید عن ابیہ عن ابی سعید التمیمی عن ابی ثابت مولی ابوذرؓ عن ام سلمہؓ کو فرمایا رسول اللہؐ نے جب مجھے آسمان کی سیر کروائی گئی میں نے دیکھا تو عرش پر لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں نے اس کی تائید علیؑ سے کی اور اس کی مدد علیؑ سے کی اور میں نے کئی نور دیکھے: علیؑ وفاطمہؑ والحسنؑ والحسینؑ اور کئی اور نور علی بن الحسینؑ و محمد بن علیؑ و جعفر بن محمدؑ و موسیٰ بن جعفرؑ و علی بن موسیٰؑ و محمد بن علیؑ و علی بن محمدؑ والحسن بن علیؑ اور میں نے القائم الحجۃ کا نور دیکھا جو کہ انکے درمیان چمک رہا تھا جیسے کہ روشن ستارہ میں نے کہا اے رب یہ کون ہے اور یہ سب کون ہیں پس آواز دی گئی اے محمدؐ یہ علیؑ کا نور ہے اور فاطمہؑ کا اور یہ تیرے دونواسوں حسنؑ و حسینؑ کا نور ہے اور یہ نور تیرے بعد حسینؑ کی اولاد سے اماموں کا ہے جو پاک اور معصوم ہیں اور یہ حجت القائمؑ ہے جو دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

۲۱۸۔ کفایۃ الاثر ابوالمفضل الشیبانی عن عبد اللہ بن جعفر بن محمد عن عبد اللہ بن عمر بن خطاب الزیات عن الحارث بن محمد عن محمد بن سعد الواقدی عن محمد بن عمر عن موسی بن مھاد بن ابراہیم عن ابیہ عن ابی سلمہ عن عائشہ فرمایا کہ ہماری ایک چھت تھی اور نبیؐ جب جبرئیل سے ملنا چاہتے تو اس میں ملتے: ایک مرتبہ رسول اللہؐ نے اس سے اس میں ملاقات کی اور مجھے حکم دیا کہ اس کی طرف کوئی نہ چڑھے تو حسینؑ بن علیؑ داخل ہوئے اور ہمیں معلوم نہ ہوا حتیٰ کہ وہ اُس پر چڑھ گئے تو جبرئیل نے کہا کہ یہ کون ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا میرا بیٹا ہے نبیؐ نے اسے پکڑا اور اسے اپنی ران پر بیٹھا لیا تو جبرئیل نے کہا کہ لیکن یہ تو قتل ہو گا تو رسول اللہؐ نے فرمایا سے کون قتل کرے گا کہا کہ آپؐ کی امت رسول اللہؐ نے فرمایا میری امت اِسے قتل کرے گی کہا کہ ہاں اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ زمین بھی دکھادوں جس میں وہ قتل ہو گا تو جبرئیل نے عراق میں مقام طرف کی طرف اشارہ کیا اور وہاں سے سرخ مٹی پکڑی اور آپؐ کو دیکھائی اور کہا کہ یہ آپؐ کی قتل گاہ کی مٹی ہے تو رسول اللہؐ رونے لگے پھر جبرئیل نے کہا آپ نہ روئیں عنقریب اللہ اُن سے انتقال لے گا اہل بیتؑ میں سے تمہارے قائم کے ذریعے پھر رسول اللہؐ نے فرمایا اے میرے دوست جبرئیل ہمارے اہل بیتؑ کا قائم کون ہو گا فرمایا وہ حسینؑ کی اولاد میں سے نواں ہو گا میرے رب نے اسی طرح خبر دی ہے کہ حسینؑ کی پشت سے بچہ پیدا ہو گا اسکا نام علیؑ ہے اللہ کے لئے جھکنے والا ارکوع کرنے والا پھر علیؑ کی پشت سے انکا

بیٹاہو گااور اسکانام اُس نے محمدؐ رکھاہے سجدہ کرنے والا فرمانبردار ہو گااللہ کے لئے پھر محمدؐ کی پشت سے اس کا بیٹا نکلے گا جس کا نام اس نے جعفرؑ رکھااللہ کی طرف سے بولنے والااللہ کے بارے میں سچا ہو گااور اللہ تعالیٰ اس کی پشت سے اسکا بیٹا نکالیں گے اور اسکا نام اس نے اپنے ہاں موسیٰؑ رکھاہے اللہ پر اعتماد کرنے والا محبت کرنے والا ہو گااور اللہ اس کی پشت سے اسکا بیٹا نکالیں گے اسکا نام اس نے علیؑ اللہ پر راضی اور اللہ کی طرف دعوت دینے والا رکھاہے اور اسکی پشت سے اسکا بیٹا نکلے گا اسکا نام محمدؐ اللہ میں رغبت کرنے والا اور اس کی محرمات سے دفاع کرنے والا ہو گااور اسکی پشت سے اسکا بیٹا نکلے گا اسکا نام علیؑ رکھاہے اللہ پر کفایت کرنے والا اللہ کا ولی ہو گا پھر اس کی پشت سے اسکا بیٹا نکلے گا اواسکا نام حسنؑ رکھااللہ پر ایمان لانے والا اسکی طرف رہنمائی کرنے والا ہو گااور اسکی پشت سے اسکا بیٹا نکلے گا حق کا کلمہ اور سچائی کی زبان اور حق کو ظاہر کرنے والا اللہ کی حجت اسکی مخلوق پر اسکی طویل غیبت ہو گی اللہ تعالیٰ اس اسلام کو اور اسلام والوں کو غالب کردے گا اور کفر اور کفر والوں کو نابود کردے گا ابو المفضل نے کہا قال موسیٰ بن محمد بن ابراہیم حد ثنا ابی فرمایا کہ مجھے ابو سلمہ نے کہا کہ میں عائشہ کے ہاں داخل ہوا اور وہ غمزدہ تھیں میں نے کہااے ام المومنین آپ کیوں غمگیں ہیں فرمایا نبیؐ فوت ہو گئے اور کانٹے ظاہر ہو گئے پھر فرمایا اے سمرہ میرے پاس کتاب لاؤ پس باندی انکی طرف ایک کتاب اٹھاکر لائی پس انہوں نے کھولا اور اس میں کافی دیر تک دیکھا پھر فرمایا رسول اللہؐ نے سچ فرمایا میں نے کہااے ام المومنین کیا چیز فرمایا کہ واقعات اور قصے میں نے رسول اللہؐ سے لکھے تھے میں نے کہا کیا آپ مجھ سے بیان نہ کرینگی وہ شئی جو آپ نے رسول اللہؐ سے سنی فرمایا ہاں مجھے میرے محبوب رسول اللہؐ نے بیان فرمایا کہ جو اپنی باقی ماندہ عمر میں نیکی کرے گا تو اللہ اسکے گزشتہ گناہ معاف کرے گا اور بقیہ گناہ بھی معاف کرے گا اور جو اپنی باقی ماندہ زندگی میں برائی کرے گا تو وہ گذشتہ اور آئندہ کی زندگی میں پکڑا جائے گا پھر میں نے کہااے ام المومنین کیا آپ کے نبی نے آپ سے کوئی عہد بھی کیا کہ آپ کے بعد کتنے خلفاء ہونگے تو انہوں نے کتاب کو بند کردیا پھر فرمایا ہاں اور پھر کتاب کھولی اور فرمایا اے ابو سلمہ ہماری ایک چھت تھی اور پھر حدیث ذکر کی میں نے اس حدیث کو لکھا پس آپ نے مجھے خود یہ حدیث لکھوائی پھر فرمایا اسکو چھپائے رکھنا اے ابو سلمہ جب تک میں زندہ ہوں پس میں نے اسے چھپائے رکھا جب آپ کے گزر جانے کے بعد موقع ہوا تو مجھے حسین علیہ السلام نے بلایا اور فرمایا مجھے وہ حدیث دکھاؤ جو کہ آپ کو عائشہ نے لکھوائی تھی میں نے کہا وہ کونسی حدیث اے فرزند رسولؐ فرمایا وہ جس میں اوصیاء میرے بعد والوں کے نام ہیں تو میں نے آپ کے لیے وہ حدیث نکالی اور آپ نے اسے دیکھا اور پڑھا۔ ایسے ہی کفایۃ الاثر میں ہے ابو المفضل عن محمد بن مزید بن ابی الازھر ابو شنبجی النحوی قال ابو المفضل و حدثنا الحسن بن علی بن زکریا البصری عن عبد اللہ بن جعفر الرملی بالبصرہ و ابی عبد اللہ بن ابی الثلج عن شبانہ بن سوار عن شعبہ عن قتادہ عن الحسن البصری عن ابی

https://www.shiabookspdf.com

سلمہ اور آگے حدیچ کو ذکر کیا اسی ہی کفایۃ الاثر میں البو شنجی عن ابی کیت محمد بن العلاء عن سماعیل بن صبح اسکر یعنابی بشر عن محمد بن المنکدر عن ابی سلمہ اور حدیث کو زکر کیا ایسے ہی عن محمد بن جعفر المفر ییسی عن اسحاق بن ابراہیم عن محمد بن یشار عن محمد بن جعفر عن شعبہ عن حسّام بن زید عن ابی سلمہ عن عائشہ اور حدیث کو ذکر کیا و عن ابی العباس بن کشمور عن الخلاد بن اُشیم ابی بکر عن النصر بن شبیل عن ھشام بن جابر عن ابی سلمہ اور حدیث ذکر کی ہے۔

۲۱۹۔ کفایۃ الاثر ابوالمفضل عن محمد بن مسعود النیلی عن الحسن بن عقیل الانصاری عن ابی اسماعیل ابراہیم بن احمد عن عبداللہ بن موسیٰ عن ابی خلاد عمرو بن خالد عن زید بن علی عن ابیہ عن علی بن قید عن عمتہ زینب بنت علیؑ عن فاطمہؑ فرمایا میرے پاس رسول اللہؐ میرے بیٹے حسینؑ کی ولادت کے موقع پر تشریف لائے اور میں نے حسینؑ کو اپنی گود میں لیا پیار کیا پھر فرمایا اسے اے فاطمہؑ پکڑ لو بے شک یہ امام ہے اور اماموں کا باپ ہے نو اس کی اولاد سے پاک امام اور نواں قائمؑ ہو گا۔

۲۲۰۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسن عن ہارون بن موسیٰ عن یٰسین بن احمد بن شیبان التزدینی عن احمد بن علی العبدی عن علی بن سمعہ بن مسروق عن عبدالکریم بن ھدل بن اسلم المکی عن ابی الطفیل عن ابی ذرؓ فرمایا کہ میں نے فاطمہؑ سے سنا آپؑ فرماتی تھیں کہ میں نے اپنے باپ سے اس آیت کے بارے پوچھا (اعراف پر لوگ ہونگے جو سب کو انکی علامات سے پہچانیں گے) فرمایا وہ میرے بعد امام ہونگے: علیؑ اور میرے نواسے اور نو حسینؑ کی پشت سے وہ اعراف والے لوگ ہونگے نہ داخل ہو گا جنت میں مگر وہ جو انکو پہچانے گا اور وہ اسے پہچانتے ہونگے اور نہ داخل ہو گا آگ میں مگر وہ جو انکا انکار کرے گا اور وہ اسکا انکار کرینگے اور پہچانے گا اللہ تعالیٰ بھی مگر انکی معرفت سے: مناقب میں بھی ایسے ہے۔

۲۲۱۔ کفایۃ الاثر الحسین بن علی عن ہارون بن موسیٰ عن محمد بن اسماعیل الفزاری عن عبداللہ بن الصالح کاتب اللیث عن رشد بن سعد عن ال حسین بن یوسف الانصاری عن سہل بن سعد الانصاری فرمایا کہ میں نے فاطمہ بنت رسول اللہؐ سے اماموں کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا اے علیؑ تو امام ہے اور میرے بعد خلیفہ ہے اور مومنوں کے ان کی جانوں سے بھی قریب ہے جب تو گزر جائے گا تو تیرا بیٹا حسنؑ مومنوں کی جانوں سے زیادہ قریب ہو گا پس جب وہ گزر جائے گا تو اسکا بھائی حسینؑ مومنون کیلئے اولی ہو گا پس جب حسینؑ شہید ہو جائے گا تو اسکا بیٹا علیؑ مومنوں کے لئے اولی ہو گا پس جب علیؑ گزر جائے گا تو اسکا بیٹا محمدؑ مومنوں کے لئے انکی جانوں سے اولی ہو گا پس جب محمدؑ گزر جائے گا اس کا بیٹا جعفرؑ مومنوں کے لیے ان کی جان سے اولی ہو گا جب جعفرؑ

https://www.shiabookspdf.com

گزر جائے گا تو اس کا بیٹا موسیٰؑ مومنوں کے لیے ان کی جان سے اولیٰ ہو گا جب موسیٰ گزر جائے گا تو اس کا بیٹا علیؑ مومنوں پر ان کی جان سے زیادہ اولیٰ ہو گا جب علی گزر جائے گا تو اس کا بیٹا محمدؑ مومنوں پر ان کی جان سے زیادہ اولیٰ ہو گا جب محمدؑ گزر جائے گا تو اس کا بیٹا علیؑ مومنوں پر ان کی جان سے زیادہ اولیٰ ہو گا جب علیؑ گزر جائے گا تو اس کا بیٹا حسنؑ مومنوں پر ان کی جان سے زیادہ اولیٰ ہو گا اور حسنؑ کے بعد اس کا بیٹا مہدیؑ مومنوں کیلئے اولیٰ ہو گا اللہ زمین کے مشرق و مغرب اسکے ساتھ فتح کروائے گا پس یہ سب حق کے امام اور سچائی کی زبان ہیں جو انکی مدد کرے اس کی مدد ہو گی جو ان کو رسواء کرے وہ ذلیل ہو گا اور کفایۃ الاثر میں عن بن الحسن عن محمد بن الحسین الکوفی عن میسرۃ عن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ القرشی عن محمد بن سعد صاحب الواقدی عن محمد بن عمر الواقدی عن ابی ہارون عن ابی جعفر بن علی عن جابر بن عبد اللہ الانصاری فرمایا میں فاطمہؑ بنت رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُنکے ہاتھ میں سبز زمرد کی لوح تھی آگے حدیث اُسی طرح بیان کی ہے:

۲۲۲۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسن عن محمد عن ابیہ عن علی بن قایوسی لقمی بقیم عن محمد بن الحسن عن یونس بن طبیان عن جعفر بن محمد عن ابیہ محمد بن علی عن ابیہ علی بن الحسین عن ابی الحسین بن علی فرمایا مجھے میری ماں فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا جب میں نے تجھے جنم دیا تو میرے پاس رسول اللہ صلعم داخل ہوئے تو میں نے تجے زرد رنگ کے کپڑے میں آپکو پکڑایا تو آپ نے اُسے پھینکا اور سفید رنگ کا کپڑا لیکر اس میں لپیٹا اور تیرے دائیں کان میں آزاندی اور بائیں من تکبیر کہی پھر فرمایا اے فاطمہ اسے پکڑ یہ اماموں کا باپ ہے اسکی اولاد سے نو پاک امام اور نواں مہدی ہو گا۔

https://www.shiabookspdf.com

۲۲۳۔ کفایۃ الاثر محمد بن عبد اللہ بن المطلب عن عبید اللہ بن ال حسین النصبی عن ابی العیناء عن یعقوب بن مھمد بن علی بن عبد لملک میں عن عباس بن سمل الساعدی عن ابیہ فرمایا میں نے فاطمہ صلوات اللہ علیہا سے اماموں کے بارے سوال کیا فرمایا رسول اللہؐ نے فرمایا امام میرے بعد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد میں ہونگے۔

۲۲۴۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسن عن محمد بن ال حسین الکوفی عن محمد بن علی بن زکریا عن عبد اللہ بن ضحاک عن ھشام بن محمد عن عبد الرحمن عن عاصم بن عمرو عن محمد بن ابید فرمایا جب رسول اللہؐ قبض کئے گئے تو فاطمہؑ شہداء کی قبروں پر آتی اور حمزہؓ کی قبر پر آتی اور وہاں روتی پس جب ایک دن میں حمزہؓ کی قبر پر آیا تو میں نے پایا کہ آپ رو رہی ہیں تو میں نے ذرا وقفہ دیا حتیٰ کہ وہ سکون پکڑ گئیں تو میں آیا اور میں نے اُن پر سلام کیا اور میں نے کہا اے سیدہ النساء العالمینؑ اللہ کی قسم میرے دل کے بند تیرے رونے سے ٹوٹ گئے ہیں فرمایا اے ابو عمر: مجھے رونے کا حق ہے بے شک مجھے بہترین باپ رسول اللہؐ کا صدمہ پہنچا ہے ہائے اس قدر غم ہے رسول اللہؐ کا پھر شعر پڑھا فرمایا: جب کوئی

مرنے والا کسی دن مرتا ہے تو اسکا ذکر کم ہو جاتا ہے اور میرے باپ کا ذکر جب سے فوت ہوئے اور زیادہ ہو گیا ہے: میں نے کہا اے سیدہ میں تم سے ایک مسئلہ پوچھتا ہوں جو میرے دل میں کھٹک رہا ہے فرمایا سوال کر میں نے عرض کی کیا رسول اللہ نے اپنی وفات سے پہلے علیؑ کی امامت پر صراحتاً نص کی فرمایا کس قدر تعجب ہے تم غدیر خم کا دن بھول گئے ہو میں نے کہا کہ یہ ہو چکا ہے لیکن آپ بتائیں جو میں آپ کی طرف اشارہ کر رہا ہوں فرمایا میں گواہی دیتی ہوں اللہ تعالیٰ کی قسم سے میں نے خود سنا آپ نے فرمایا علیؑ سب سے بہترین ہے جسے میں اپنا خلیفہ بناؤں تمہارے اندر وہ امام اور میرے بعد خلیفہ ہے اور میرے سبط یعنی نواسے اور نو حسینؑ کی پشت سے پاک امام ہیں اگر تم ان کی اتباع کرو تو انکو ہدایت والے رہنمائی کرنے والے پاؤ گے اگر تم انکی مخالفت کرو تو تمہارے اندر اختلاف قیامت تک رہے گا میں نے کہا اے سیدہؑ کیا حقیقت ہے اس کی کہ وہ خود اپنے حق سے بیٹھ گئے فرمایا اے ابو عمر بے شک رسول اللہ نے فرمایا امام کی مثال کعبہ کی ہے کہ اس کے پاس آیا جاتا ہے وہ نہیں آتا (یا فرمایا علیؑ کی مثال) پھر فرمایا سنو اللہ کی قسم اگر لوگ حق اس کے اہل پر چھوڑ دیتے اور عترت نبیؐ کی اتباع کرتے تو اللہ کے بارے دو آدمی بھی اختلاف نہ کرتے اور وارث ہوتے سلف سلف سے اور خلف خلف کے بعد حتی کہ ہمارا قائم اُٹھے گا جو اولاد حسینؑ میں سے نواں ہے لیکن لوگوں نے اسے مقدم کیا جسے اللہ نے موخر کیا اور اُسے موخر کیا جسے اللہ نے مقدم کیا حتیٰ کہ جب انہوں نے مبعوث یعنی نبی کو لحد میں اُتارا اور آپؐ کی لاش کو قبر میں امانت رکھا تو اپنی خواہشات کو پسند کیا اور اپنی رائے پر عمل کیا انکے لئے سیاہی ہے کیا انہوں نے نہیں سنا اللہ فرماتے ہیں کہ (تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور منتخب کرتا ہے انکے لئے اختیار نہیں) بلکہ انہوں نے سنا لیکن جیسے اللہ نے فرمایا (بے شک آنکھیں اندھی نہیں ہوئیں لیکن وہ دل اندھے ہو گئے جو سینوں میں ہیں) بہتر دُور ہو گئے انہوں نے دنیا میں اپنی آرزوئیں پھیلا دیں اور اپنی موت بھول گئے پس انکے لئے ہلاکت ہے اور انکے اعمال ضائع ہو گئے میں اے رب تیری پناہ چاہتی ہوں زیادتی کے بعد نقصان سے: ۔

https://www.shiabookspdf.com

۲۲۵۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسن بن محمد بن مندہ عن محمد بن الحسین الکوفی عن اسماعیل بن موسیٰ بن ابراہیم عن محمد بن سلطان بن حبیب عن شریک عن حکیم بن جبیر عن ابراہیم النخعی عن علقمہ بن قیس فرمایا کہ امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ نے ممبر کوفہ پر ہمیں خطبہ دیا خطبہ اللؤلؤہ پس فرمایا اُسکے آخر میں سنو کہ میں عنقریب جانے والا اور چلنے والا ہوں غیب کی طرف پس تم امور فتنے کا انتظار کرو اور کسریٰ مملکت کو دیکھو اور اسکو مارنے کا جسے اللہ نے زندہ کیا اور اسے زندہ کرنے کا جسے اللہ نے مارا اور اپنے گرجوں کو اپنے گھر بنالو اور کوٹو گے تم کیکر کے دہکتے کوئلوں کو اللہ کا بہر حال ذکر کرو پس اسکا ذکر بہت بڑا ہے اگر تم جانو پھر فرمایا اور ایک شہر بنایا جائے گا جسے زوراء کہا جائے گا دجلہ اور دجیل

اور فرات کے درمیان اگر تم اسے دیکھو کہ وہ مضبوط کیا گیا ہے گچ اور پکی اینٹوں سے اور مزین کیا گیا ہے سونے اور چاندی سے اور زمرد و جواہرات سے اور سنگ مرمر سے اور اور ہاتھی دانت کے دروازے سے اور آبنوسی کی لکڑی سے اور خیموں اور قبوں اور پردوں سے بے شک اُس کے اوپر ساگوان اور عرعر (سرو جسی لکڑی) اور بہرو کی لکڑی اور الشب بوٹی کو چڑھایا گیا ہو گا اور اسے محلوں سے مضبوط کیا گیا ہو گا اور اس پر مسلسل بنی الشیعبان کے بادشاہ چوبیس کی تعداد میں کدید کے سالوں کی تعداد کے مطابق آئیں گے ان میں بہت خون بہانے والا اور اونٹوں کا دودھ دوھنے والا اور سرکشی کرنے والا اور تیز چلنے والا اور مظفر اور مونث اور نزار اور کبش المحتور اور عیار اور ٹکرانے والا اور شدید مشکلات والا اور علام اور ربانی اور بے شرم اور جوئے باز اور مال والا اور کدید اور اکتب اور مسرف اور اکلب اور اسیم اور صیلام اور عینوق ہونگے اور ایک میلا قبہ بنایا جائے گا جو کہ سرخ قلعوں والا ہو گا اور اس کے بعد قائم الحق اپنی ذات سے ظاہر ہو گا حکومتوں کے پردہ اور جانبوہ کے درمیان جیسے کہ چاند جو کہ روشن ستاروں میں چمک اٹھتا ہے اور سنو اسکے خروج کی دس علامات ہیں سب سے پہلے دُمدار ستارے کا طلوع ہونا اور سوگ والے کو قریب کیا جائے گا اور اس میں قتل و فساد ہو گا اور یہ فراخی کی علامتیں ہیں اور ایک علامت سے دوسری علامت تک عجیب ہو گا پس جب دس علامات مکمل ہو نگی تو اس وقت ہم میں سے روشن چاند ظاہر ہو گا اور اللہ کے لئے کلمہ ذورس پورا ہو گا توحید پر: ایک آدمی آپ طرف کھڑا ہوا جس کو یعامر بن کثیر کہا جاتا تھا اُس نے کہا اے امیر المومنینؑ آپ نے ہمیں کفر کے امام بتائے ہیں اور باطل خلفاء آپ ہمیں حق کے امام اور خلفاء کے بارے میں جو آپ کے بعد ہونگے بتائیں فرمایا کہ ہاں یہ ایک عہد ہے جو مجھ سے رسول اللہؐ نے کیا کہ اس امر کا اختیار بارہ اماموں کو ہو گا نو حسینؑ کی پشت سے ہونگے اور بے شک رسول اللہؐ نے فرمایا جب مجھے آسمان کی طرف بلایا گیا تو میں نے عرش کے پائے پر دیکھا تو اس پر لکھا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں نے اس کی تائید علیؑ سے کی اور اس کی مدد علیؑ سے کی اور میں نے بارہ نور دیکھے اور میں نے کہا اے رب یہ کس کے نور ہیں تو آواز دی گئی اے محمدؐ یہ تیری اولاد میں سے اماموں کے نور ہیں میں نے کہا یا رسول اللہؐ کیا آپ میرے لیے اُنکا نام نہ لینگے فرمایا کہ ہاں تو امام اور خلیفہ میرے بعد ہے میرا قرضہ ادا کرے گا میرے وعدے پورے کرے گا اور تیرے بعد تیرے دونوں بیٹے الحسنؑ والحسینؑ اور حسینؑ کے بعد اسکا بیٹا علیؑ جو زین العابدینؑ کے نام سے پکارا جاتا ہے اور علیؑ کے بعد اسکا بیٹا محمدؑ جو باقر پکارا جاتا ہے اور بعد محمدؑ کے اسکا بیٹا جعفرؑ جو صادق پکارا جاتا ہے اور بعد جعفرؑ کے اسکا بیٹا موسیٰؑ جو کاظم پکارا جاتا ہے اور بعد موسیٰؑ کے اسکا بیٹا علیؑ جو رضا پکارا جاتا ہے اور علیؑ کے بعد اسکا بیٹا محمدؑ جو زکی پکارا جاتا ہے اور محمدؑ کے بعد اسکا بیٹا علیؑ جو کہ نقی پکارا جاتا ہے اور اسکے بعد اسکا بیٹا حسن جو کہ الامین پکارا جاتا ہے اور قائمؑ حسینؑ کی اولاد سے میرا ہمنام اور میرے مشابہ جو کہ عدل و انصاف سے بھر

https://www.shiabookspdf.com

دے گا جیسے کہ زمین ظلم وجور سے بھری ہوئی ہے اس آدمی نے کہا کیا حال ہے ان لوگوں کا جنہوں نے رسول اللہ سے یہ سب یاد کیا پھر تمہیں اس امر سے دور کیا حالانکہ تم سب میں اور تعلق میں نبیؐ کے قریب ہو اور کتاب وسنت کے فہم میں بھی قریب ہو فرمایا ان کا ارادہ جرم کی بنیادیں اکھیڑنا ہے اور حرمت والے مہینوں کی پردہ داری کرنا ہے پوشیدہ سے پوشیدہ دل سے اور دیکھنے والی آنکھوں کی روشنی کو جھوٹے گمانات سے اور تباہ کن اعمال کرنا شہروں میں ظالم مددگاروں کے ذریعہ اور مہلک بہتانات سے اور بے آباد دنوں سے پس انہوں نے پاکیزہ پردوں کی بے حرمتی کرنے کا قصد کر لیا ہے اور اللہ کی صاف حقیقت کو توڑنے کا اور اس طاقت کو جس کو سب جانتے ہیں اور شیشے کے چشمے اور طراغ کے طاقت اور ہدایت کے راستے اور اللہ واحد قہار کی پسند جو کہ قرآن کے باطن کے حاملین ہیں کو توڑنا چاہتا ہے پس خرابہ ہے ان کے لئے آگ کے شعلوں سے اسے رب کی طرف سے جو بڑا اور بلند ہے بدترین ہیں وہ لوگ جنہوں نے مجھے نیچا کیا اور اللہ کے دین میں مدا خلت کا قصد کیا پس اگر ہم سے آزمائش کی تکلیفیں اٹھ جاتیں تو ہم انکو حق پر برانگیختہ کریں گے اور اگر دوسری صورت ہو تو آپ فاسق لوگوں پر افسوس نہ کرنا۔ تشریح: الشعبان شیطان کا نام ہے ان کو اس سے اس لئے تعبیر کیا گیا کیونکہ وہ شیطان کے شریک ہیں اور مشہور ہے کہ خلفاء بنو عباس کی تعداد سنتیس ۳۷ ہے شاید آپ نے اُن میں سے صرف وہ شمار کرائے جن کی حکومت مستقل ہوئی اور بمعنی ہوئی نہ کہ وہ جن کی سلطنت متزلزل ہوئی اور جلدی ختم ہو گئی جیسے کہ امین اور مستنصر اور متعین اور معتز وانکی طرح کے بادہ اور کدید یا تو معتمد سے کنایہ ہے یا مقتدر سے اور اسکے سال سے مراد مدت خلافت ہے اور وہ چوبیس ۲۴ سال ہے اور چند ماہ اور احتمال ہے کہ اس کی طرف اشارہ ہو اس بنا پر کہ اُس سے قبل ایک جماعت ساقط ہو چکی ہے جو کہ پوری طرح متمکن نہ ہو سکے جیسے کہ گزر چکا اور بعض نسخوں میں الفاظ ہیں کہ انکے ملک کے سالوں کی تعداد انکی مملکت کے سالوں اور سلطنت کے سالوں کے کہ انکو مہمل چھوڑا ہے ذکر نہیں کیا اور اس خطبہ کی روایات میں اختلاف ہے۔

۲۲۶۔ کفایۃ الاثر ابوالمفضل الشیبانی عن جعفر بن محمد الحسینی العلوی عن احمد بن عبدالمنعم الصیداوی عن عمر بن شمر عن جابر عن ابی جعفرؑ فرمایا کہ میں آپ سے عرض کیا اے ابن رسول اللہؐ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے امامت حسنؑ و حسینؑ کے بعد رکھی ہے فرمایا کہ اللہ کی قسم وہ جھوٹ بولتے ہیں کیا انہوں نے اللہ کی بات نہیں سنی جو اللہ فرماتے ہیں کہ (بنادیا اسے ایسا کلمہ جو باقی رہنے والا ہے اس کے بعد میں) تو کیا یہ حسینؑ کے بعد کی بات ہے پھر فرمایا اے جابر بے شک امام وہ ہیں جن پر رسول اللہؐ نے نص کی ہے اور وہ لوگ وہی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا تو میں نے اُنکے نام عرش کے پائے پر لکھے ہوئے پائے نور کے ساتھ بارہ نام تھے

اُن میں سے علیؑ انکے بیٹے اور علیؑ اور محمدؑ اور جعفرؑ اور موسیٰؑ اور علیؑ اور محمدؑ اور علیؑ اور حسنؑ اور حجۃ القائمؑ ہے وہ امام پاک و صاف اہل بیتؑ میں سے ہیں اللہ کی قسم ہمارے علاوہ کوئی اسکا دعوی نہیں کر سکتا مگر اسکا حشر اللہ ابلیس کے ساتھ کرے گا اور اسکے لشکر کے ساتھ پھر آپؑ نے سانس لیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اس امت کے حق کی رعائت نہ کرے انہوں نے اپنے نبیؐ کے حق کی رعائت نہ کی یقیناً اگر یہ لوگ اللہ کی قسم حق کو حق داروں کے لیے چھوڑ دیتے تو اللہ کے بارے میں دو آدمی بھی اختلاف نہ کرتے پھر آپؑ نے یہ پڑھا بے شک یہود اپنے نبی کی محبت میں زمانے کی حوادثات کی ہلاکتوں سے محفوظ رہے اور مومن لوگ آل محمدؑ کی محبت سے کناروں میں جنگ کی آگ سے پھینکے جا رہے ہیں: میں نے کہا یا سیدیؑ کیا یہ امر آپؑ کے لئے نہ تھا فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کہ پھر آپؑ اپنے حق سے کیوں بیٹھ گئے اور اپنے دعویٰ سے کیوں بیٹھے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ اللہ کے معاملے میں جہاد کرو جیسے کہ حق ہے جہاد کرنے کا اس نے تمہیں منتخب کیا ہے فرمایا کہ کیا حال ہوگا ایسے امیر المومنین کا جو اپنے حق سے بیٹھ جائے کیونکہ وہ کوئی مددگار نہیں پاتا کیا آپ نے نہیں سنا اللہ لوط علیہ السلام کے قصہ میں فرماتے ہیں اگر میرے پاس قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کی پناہ لے لیتا اور اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام کے بیان میں فرماتے ہیں کہ انہوں نے دعا کی اے رب میں مغلوب ہو تو میرا بدلہ لے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں فرماتے ہیں اے رب میں نہیں اختیار رکھتا لوگ اپنی جان اور اپنے بھائی کا پس جدائی ڈال دے ہمارے اور فاسق لوگوں کے درمیان پس جب نبی اسطرح ہیں تو وصی اور زیادہ معذور ہے اے جابر امام کی مثال کعبہ کی ہے اس کے پاس آیا جاتا ہے وہ نہیں آتا:

https://www.shiabookspdf.com

۲۲۷۔ کفایۃ الاثر ابو المفضل الشیبانی عن جعفر بن محمد الحسنی عن احمد بن عبد لمنعم عن المفضل بن صالح عن آبان بن تغلب عن ابی جعفر الباقرؑ فرمایا کہ میں نے آپ سے اماموں کے بارے سوال کیا تو فرمایا اللہ کی قسم یہ ایک عہد ہے جو رسول اللہؐ نے ہم سے کیا کہ امام ان کے بعد بارہ ہیں نو حسینؑ کی پشت سے ہونگے اور ہم میں سے مہدیؑ ہوگا جو دین کو قائم کرے گا آخر زمانے میں جو ہم سے محبت کرے گا تو وہ اپنی قبر میں سے ہمارے ساتھ حشر کیا جائے گا اور جو ہم سے بغض رکھے گا یا کسی ایک کو ہم میں سے رد کرے گا تو اس کو اپنی قبر سے ہی آگ کی طرف اٹھایا جائے گا اور بے شک ناکام ہوا جس نے جھوٹ گھڑا۔

۲۲۸۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسن عن محمد بن الحسین للکوفی عن احمد بن ہوزہ بن ابی ہروسہ ابی سلمان الباہلی عنابراہیم بن اسحاق النہاوندی عن عبد اللہ بن حماد عن ابی مریم عبد الغفار بن القاسم فرمایا میں اپنے مولا امام باقر کی خدمت میں حاضر ہوا اور انکے پاس آپؑ کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ تھے تو اسلام کا تذکرہ چلا میں نے کہا یا سیدیؑ کونسا اسلام افضل ہے فرمایا جس کے ہاتھ و زبان سے مسلمان محفوظ ہیں میں

نے عرض کیا کونسا اخلاق افضل ہے فرمایا صبر اور سخاوت میں عرض کیا کونسا مومن افضل و اکمل ایمان ہے فرمایا اچھے اخلاق والا میں نے کہا کونسا جہاد افضل ہے فرمایا جو اپنا گھوڑا مروادے اور اپنا خون بہادے میں نے کہا کونسی نماز افضل ہے فرمایا لمبے قیام والی میں نے کہا کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا تو ہر وہ شئی چھوڑ دے جسے اللہ نے حرام کیا تجھ پر میں نے کہا یا سیدیؑ آپ کیا کہتے ہیں بادشاہ پر داخل ہونے کے بارے میں فرمایا کہ تیرے لئے میری رائے نہیں ہے میں نے کہا کہ میں بعض اوقات شام کی طرف سفر کرتا ہوں اور ابراہیم الولید پر داخل ہوتا ہوں فرمایا اے عبد الغفار تیرا بادشاہ پر وارد ہونا تین چیزوں کی طرف دعوت دیتا ہے دنیا کی محبت اور موت کو بھولنا اور اس پر رضا کی کمی جو اللہ نے تقسیم کیا ہے میں نے کہا اے ابن رسول اللہؐ میں محتاج ہوں اور اس جگہ تجارت کرتا ہوں نفع لینے کے لئے اس میں آپ کی کیا رائے ہے فرمایا اے عبد الغفار میں تجھے دنیا چھوڑنے کا حکم نہیں دیتا بلکہ میں حکم دیتا ہوں گناہ چھوڑنے کا پس دنیا ترک کرنا فضیلت ہے اور گناہ چھوڑنا فرض ہے اور تو فرض کو قائم رکھنے کا زیادہ محتاج ہے فضیلت کو حاصل کرنے سے فرمایا کہ میں نے آپ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا اور کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اے ابن رسول اللہؐ ہم نہیں پاتے علم صحیح مگر تمہارے پاس اور بے شک میری عمر بڑی ہوگئی ہے اور میری ہڈیاں باریک ہوگئیں ہیں اور نہیں دیکھتا میں تم میں وہ چیز کہ اسے خفیہ کیا گیا میں دیکھتا ہوں تمہیں بکھرے ہوئے قتل ہونے والے ڈرنے والے اور بے شک میں قائم ہوں تمہارے قائم پر جب سے میں یہ کہوں کہ وہ آج نکلے گا فرمایا اے عبد الغفار بے شک ہمارا قائم میری اولاد میں سے ساتواں ہوگا اور نہیں ہے یہ وقت اسکے ظہور کا بے شک مجھے میرے باپؑ اور اپنے آباءؑ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ امام میرے بعد بارہ عدد ہونگے نقباء بنی اسرائیل کی طرح نو حسینؑ کی پشت سے ہونگے اور نواں انکا قائم ہوگا آخر زمانے میں نکلے گا پس وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا بعد اسکے کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی میں نے عرض کیا اگر یہ ہو کر رہنا ہے اے ابن رسول اللہؐ تو پھر آپ کے بعد کس تک ہوگا فرمایا جعفرؑ تک کہ وہ میری اولاد کا سردار اور اماموں کا باپ اپنے قول اور فعل میں سچا ہوگا اور اے عبد الغفار تو نے بڑی شئی کا سوال کیا ہے اور بے شک تو جواب کے لائق ہے پھر فرمایا سنو علم کی چابی رسولؐ ہے اور آپؐ نے فرمایا اندھے کی شفاء طویل سوال ہوتا ہے اور مکمل اندھا پن جہالت پر طویل خاموشی ہے۔

۲۲۹۔ الاختصاص محمد بن احمد العلوی عن احمد بن علی بن ابراہیم عن ابیہ عن جدہ عن حماد بن عیسیٰ عن ابیہ عن الصادقؑ فرمایا کے سلمان فارسیؓ نے فرمایا میں نے حسین بن علی صلوات اللہ علیہ کو نبیؐ کی گود میں دیکھا آپ اسکی آنکھوں کو بوسہ دے رہے تھے اس کے ہونٹ چوم رہے تھے اور فرمارہے تھے تو سید ابن سید ہے سیدوں کا باپ ہے تو حجۃ ابن حجۃ اور حجتوں کا باپ ہے تو امام ابن امام اور اماموں کا باپ ہے نو

https://www.shiabookspdf.com

تیری پشت سے ہونگے اُن میں سے نواں اُنکا قائمؑ ہوگا۔

۲۳۰۔ کفایۃ الاثر ابو المفضل الشیبانی عن محمد بن علی بن شاذان عن الحسنی بن محمد بن عبد الواحد عن الحسن بن الحسین مرنی عن یحییٰ بن لیلیٰ عن عمر بن موسیٰ عن زید بن علی علیہ السلام فرمایا کہ میں اپنے باپ علیؑ بن حسینؑ کے پاس تھا کہ آپ پر جابر بن عبد اللہ الانصاریؓ داخل ہوئے انکی باتوں کے دوران میرا بھائی محمد ایک حجرے سے نکلا تو جابرؓ نے اس کی طرف آنکھ اٹھائی پھر اسکی طرف اٹھا اور کہا اے لڑکے ادھر آؤ تو وہ آگئے پھر کہا پشت پھیرو تو انہوں نے پشت پھیری تو انہوں نے کہا کہ عادات تو رسول اللہؐ کے عادات کی طرح ہیں اے لڑکے تیرا نام کیا ہے فرمایا محمد کہا کہ کس کے بیٹے ہو فرمایا علی بن حسین بن علی بن ابیطالب کا بیٹا ہوں کہا کہ تو پھر باقرؑ ہوگا چنانچہ اس پر جھک گئے اور اسکا سر اور ہاتھ چومے پھر کہا اے محمدؑ بے شک رسول اللہؐ تجھے سلام کہتے تھے فرمایا کہ رسول اللہؐ پر افضل ترین سلام ہو اور تجھ پر بھی اے جابر کہ تو نے یہ سلام پہنچایا ہے پھر اپنی جگہ کی طرف لوٹ گئے اور جابر میرے باپ سے باتیں کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ رسول اللہؐ نے مجھے ایک دن فرمایا تھا اے جابرؓ جب تو میرے بیٹے باقرؑ کو ملے تو اسے میرا اسلام کہنا پس وہ میرا ہمنام اور لوگوں میں سب سے زیادہ میرے مشابہ ہے اسکا علم میرا علم اس کی حکمت میری حکمت ہے اور سات اس کی اولاد میں امانتدار معصوم پاک امام ہونگے اور ساتواں انکا مہدیؑ ہوگا جو دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے کہ ظلم وجور سے بھری ہوئی ہے پھر پڑھا رسول اللہؐ نے اس آیت کو (انکو ہم نے ہدایت کے امام بنایا اپنے امر سے اور ان کی طرف اچھے کاموں کے کرنے کی وحی کی اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی اور وہ ہماری ہی عبادت کرنے والے تھے)

https://www.shiabookspdf.com

۲۳۱۔ کفایۃ الاثر الحسین بن محمد بن سعید الخزاعی عن ابن عقدہ عن جعفر بن علی بن نجیح عن ابراہیم بن محمد بن میمون عن المسعودی عن عبد الرحمن عن محمد بن عبد اللہ الغزاری عن ابی خالد الواسطی عن زید بن علی قال حدثنا ابی علی بن الحسین عن ابیہ الحسین بن علی علیہ السلام فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے حسینؑ تو امام ابن امام ہے نو تیری اولاد میں سے امانت دار معصوم ہونگے اُنکا نواں انکا مہدیؑ ہوگا پس مبارک ہو اس کو ان سے جو محبت کرے اور ہلاکت ہو اس کی اُن سے جو بغض رکھے:

۲۳۲۔ کنز جامع الفوائد وتاویل آلایات الظاہرہ شیخ ابو جعفر الطوسی عن رجالہ عن الفضل بن شاذان ذکرہ فی کتاب مسائل البلدان عن رفعہ ابی سلمان الفارسیؓ فرمایا کہ میں فاطمہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا حسنؑ اور حسینؑ ان کے سامنے کھیل رہے تھے تو مجھے اُن سے بڑی خوشی ہوئی اور میں نہ رُکا فوراً رسول اللہؐ پر داخل ہوا اور میں نے عرض کیا کیا رسول اللہؐ مجھے ان کی فضیلت بتلائیں جس سے ان کی محبت زیادہ ہو

فرمایا اے سلمانؓ جس رات کو مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی جب میں نے جبرئیل کو اپنے آسمانوں اور باغوں میں دیکھا تو اچانک میں اسکے محلات اور باغوں اور برآمدوں میں گھوم رہا تھا تو میں نے بڑی عمدہ خوشبو سونگھی جو مجھے اچھی لگی تو میں نے کہا اے میرے دوست یہ کیا خوشبو ہے جو کہ جنت کی خوشبوؤں پر غالب آرہی ہے تو اس نے کہا اے محمدؐ یہ ایک سیب ہے اللہ تبارک تعالیٰ نے اسے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا ہے تین لاکھ سال سے ہم نہیں جانتے کہ اس سے کیا مراد ہے پس میں ابھی اسی طرح تھا کہ میں نے فرشتوں کو دیکھا اور انکے ساتھ سیب تھا اور کہا کہ اے محمدؐ ہمارا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور اس نے آپ کو یہ سیب تحفہ میں دیا ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں نے وہ سیب پکڑ لیا اور اسے جبرئیل کے کپڑوں کے نیچے رکھا جب وہ زمین کی طرف اُترا تو میں نے وہ سیب کھایا پس اللہ نے اسکا پانی میری پشت میں جمع کر دیا تو پس اللہ نے میری طرف وحی کی کہ بے شک انسانی حور تیرے لئے پیدا ہو گی تو تو نور کی شادی نور سے کر دے یعنی نور فاطمہؑ کا نور علیؑ سے جوڑ دے بے شک میں نے اس کی شادی آسمان پر کر دی ہے اور پانچ زمینیں اسکا مہر ہے اور ان دونوں سے پاک اولاد نکلے گی اور وہ دونوں جنت کے سردار حسنؑ و حسینؑ ہونگے اور حسینؑ کی پشت سے امام نکلیں گے جو قتل ہونگے مظلوم ہونگے پس ہلاکت ہے انکو قتل کرنے والوں اور رسواء کرنے والوں کے لئے۔

https://www.shiabookspdf.com

۲۳۳۔ العمدہ من الجمع بین الصیحیین للحمیدی الحدیث الفانی من المتفق علیہ من المسلم والبخاری مسند جابر بن سمرۃ سے روایت ہے کہ میں نے نبیؐ سے سنا کہ میرے بعد بارہ امیر ہونگے پس آپ نے بات کی جو میں نے نہ سنی تو میرے باپ نے کہا کہ وہ سب قریش میں سے ہونگے اور عیینہ کی حدیث میں ہے ہمیشہ میری امت کا معاملہ چلتا رہے گا جب تک انکے والی بارہ آدمی ہونگے پھر نبیؐ نے ایک کلمہ بولا جو مجھ پر خفی رہا تو میں نے اپنے باپ سے سوال کیا رسول اللہؐ نے کیا فرمایا تھا آپ نے کہا کہ سب قریش سے ہونگے اور مسلم کی روایت میں ہے حدیث عامر بن سعد بن ابی وقاص سے فرمایا میں نے جابر بن سمرہ کی طرف اپنے نور نافع کے ہمراہ لکھا کہ مجھے کوئی شئ بتلاؤ جو تم نے رسول اللہؐ سے سنی تو میری طرف لکھا کہ میں نے رسول اللہؐ سے جمعہ کے دن رجم اسلمی کے دن سنا فرمایا ہمیشہ دین قائم رہے گا حتیٰ کہ قیامت قائم ہو اور ان پر بارہ خلیفے جو سب قریش سے ہوں اور میں نے یہ بھی سنا فرماتے تھے ایک جماعت مسلمانوں میں سے بیت ابیض بیت کسریٰ یا آل کسریٰ کو فتح کرے گی اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے قیامت سے پہلے چند جھوٹے ہونگے پس ان سے بچنا اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے جب اللہ تم میں سے کسی کو خیر عطا کرے تو وہ پہلے اپنے سے شروع کرے اور اپنے گھر والوں سے ابتداء کرے اور میں نے یہ بھی سنا آپ فرماتے تھے میں تم سے پہلے ہونگا حوض پر اور مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ عامر شبعی عن جابر بن سمرہ فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا اور میرے

ہمراہ میرا باپ تھا فرمار ہے تھے ہمیشہ یہ دین غالب و عزت والا رہے گا اور مضبوط و محفوظ رہے گا بارہ خلفاء تک پھر آپ نے ایک کلمہ آہستہ کہا تو میں نے اپنے باپ سے کہا آپؐ نے کیا فرمایا ہے تو انہوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ سب قریش سے ہونگے اور ایک روایت میں ہے عن حصین بن عبد الرحمن عن جابر بن سمرہ فرمایا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ نبیؐ کے ہاں داخل ہوا تو میں نے سنا آپؐ فرمار ہے تھے بے شک یہ امر ہمیشہ عزت والا رہے گا حتیٰ کہ اس میں بارہ خلفاء گزریں فرمایا پھر آپ نے آہستہ کلام فرمائی جو مجھ پر مخفی رہی تو میں نے اپنے باپ سے کہا کہ آپ نے کیا فرمایا تو انہوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا کہ سب قریش سے ہونگے اور سماک کی حدیث میں عن جابر بن سمرہ عن النبیؐ روایت ہے فرمایا ہمیشہ اسلام عزیز رہے گا بارہ خلفاء تک پھر حدیث اسی طرح ذکر کی، میں کہتا ہوں پھر یہ حدیث جمع بین الصحاح لاتقہ لرزین العبدی میں روایت ہے سنن ابو داؤد اسبتانی سے عن عامر بن سعد عن جابر جیسے کہ گزر چکی ہے اور جابر سے آخری دو حدیثوں کی طرح بھی ہے پھر فرمایا کہ مناقب الغقیہ ابن اغعاری اللہ کے قول کمشکاۃ فیھا مصباح میں بھی روایت کی گئی ہے: فرمایا کہ اخبر نا احمد ن عبد الوھاب عن عمر بن عبد اللہ بن شوذب عن محمد بن الحسن بن زیاد عن احمد بن الخلیل عن محمد بن ابی محمد د عن یحییٰ بن ابی معروف عن محمد بن سھل البغدادی عن موسیٰ بن القاسم عن ابن جعفرؑ فرمایا کہ میں نے ابوالحسنؑ سے سوال کیا اللہ کے اس قول کے بارے کمشکاۃ فیھا مصباح تو فرمایا کہ المشکاۃ تو فاطمہؑ ہے اور مصباح الحسنؑ والحسینؑ ہیں اور الزجاجہ کانھا کوکب دری فرمایا کہ فاطمہؑ ایک روشن ستارہ تھیں جہان کی عورتوں میں جو کہ بابرکت درخت سے جایا جاتا تھا تو وہ بابرکت درخت ابراہیم ہیں نہ مشرقی نہ مغربی نہ یہودی اور نہ نصرانی قریب ہے اسکو کہ روشن کردے فرمایا کہ قریب ہے کہ علم اسے بولے اور اگر نہ لگے اسے آگ نور اوپر نور ہے فرمایا امام بعد امام کے ہے اللہ ہدایت دیتا ہے اپنے نور کی جس کو چاہتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے ہماری ولایت کی جس کو چاہتا ہے میں کہتا ہوں اور بھی حدیثیں نص میں بارہ اماموں پر آئی ہیں ہم انہیں زیادہ ہونے اور تکرار سے احتراز کرتے ہوئے چھوڑ دیا ہے اور مستدرک میں کتاب حلیۃ الاولیاء سے روایت ہے عن الشعبی عن ابن سمرہ فرمایا میں اپنے باپ کے ہمراہ مسجد کی طرف آیا اور نبیؐ خطبہ دے رہے تھے فرمایا کہ میں نے سنا آپ فرمار ہے تھے میرے بعد بارہ خلیفہ ہونگے پھر آپ نے اپنی آواز پست کر لی مجھے نہ معلوم ہوا کہ آپ نے کیا کہا ہے تو میں نے اپنے باپ سے کہا کہ آپ کیا فرماتے ہیں تو فرمایا کہ سب قریش سے ہونگے اور یہ حدیث عمر بن عبد اللہ بن رزین عن سفیان بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے ابو نعیم نے کہا کہ اسے شعبی نے ایک جماعت سے روایت کیا ہے اور کتاب الفردوسی کے جزو ثانی سے روایت ہے عن ابن سمرہ عن النبیؐ نے فرمایا ہمیشہ یہ امر قائم رہے گا حتیٰ کہ ان میں بارہ امیر گزریں سب کے سب قریش سے ہونگے میں کہتا ہوں کہ سید بن طاؤس نے طرائف میں مذکورہ کتابوں اور دیگر سے روایت کیا اور

https://www.shiabookspdf.com

پھر کہا کہ میں نے ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن عیاش کی ایک تصنیف دیکھی جس کا نام منقضب الاثر فی امامۃ اثنا عشر ہے وہ چالیس ورق کی کتاب ہے جس میں احادیث مذکور ہیں جو اُن کے نبی محمدؐ کی طرف سے امامۃ اثنا عشر من قریب کے بارے میں اور میں نے چاروں مذاہب کی تصنیف کتاب و روایات بھی دیکھی ہے اس مذکور تصنیف کا نام تاریخ اہل بیتؑ من آل رسول اللہؐ ہے جو نصر بن علی الجعفی کی روایت ہے جو آل محمدؐ کے بارے میں جن کی طرف اشارہ کیا گیا کے نام پر مشتمل ہے اور میں ایک اور کتاب جو رجال رابعہ المذاہب اور انکے اور ۃ کی تصنیف تھی دیکھی ترجمہ الکتاب تاریخ المو الید وفات اہل بیت و این وفنوا بروایت ابن الخشاب الحنبلی النحوی جو کہ مذکورہ بارہ اماموں کے ناموں اور ان پر تنبیہ پر مشتمل ہے اور میں نے ان کی کتب و تصانیف اور روایت میں جن کی تعداد بہت طویل ہے دیکھا ہے کہ وہ شیعہ فرقہ کی شہادت پر مشتمل ہیں ان بارہ اماموں کی یقین اور ان کے ناموں کے بارے میں: میں کہتا ہوں جب ہمارے دوستوں نے اُن احادیث کو پیش کیا جو عام سماج کی کتابوں میں ہیں اور وہ روایات ان کی موجودہ اصول میں اب نہیں پائی جاتیں یا انکے خلاف ہیں یا تو نسخوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے یا بعض کو جان بوجھ کر حذف کر دیا گیا تو میں چاہتا ہوں کہ اس باب کی چند احادیث انکی اصل کتب سے سامنے لاؤں اور جب کتاب جامع الاصول انکی کتابوں میں سب سے زیادہ مضبوط ہے تو میں نے اُس سے پیش کرنے کو ترجیح دی ہے چنانچہ بخاری اور مسلم والترمذی سنن ابی داؤد عن جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے نبیؐ سے سنا فرماتے تھے میرے بعد بارہ امیر ہونگے پھر آپؐ نے کوئی کلمہ تکلم فرمایا جو مجھ پر خفیہ رہا میں نہ سن سکا تو میرے باپ نے فرمایا کہ آپؐ نے فرمایا تھا کہ یہ سب قریش سے ہونگے اور ایک روایت میں ہے ہمیشہ رہے گا لوگوں کا معاملہ چلتا ہوا جب تک ان کے والی بارہ آدمی ہونگے پھر آپؐ نے ایک کلمہ تکلم فرمایا جو مجھ پر مخفی رہا تو میں نے اپنے باپ سے سوال کیا کہ رسول اللہؐ نے کیا فرمایا تھا تو انہوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا تھا سب قریش سے ہوں گے اور ایک دوسری روایت ہے کہ فرمایا میں داخل ہوا اپنے باپ کے ہمراہ نبیؐ پر تو میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ امر مکمل نہ ہوگا حتیٰ کہ اس میں بارہ خلفاء گزریں گے فرمایا پھر آپ نے ایک کلمہ تکلم فرمایا جو مجھ پر مخفی رہا تو میں نے اپنے باپ سے عرض کی کہ آپ نے کیا فرمایا تو انہوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا سب قریش سے ہونگے اور ایک دوسری حدیث میں ہے ہمیشہ رہے گا یہ اسلام غالب بارہ خلفاء تک پھر اسی طرح ذکر کیا: اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ نبیؐ نے فرمایا میرے بعد بارہ امیر ہونگے پھر آپ نے کوئی بات کی جو میں نہ سمجھ سکا تو میں نے اپنے سے متصل آدمی سے پوچھا اُس نے کہا کہ آپ نے فرمایا سب قریش میں سے ہونگے اور ابو داؤد کی روایت میں ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرماتے تھے ہمیشہ یہ دین قائم رہے گا حتیٰ کہ بارہ خلفاء ہونگے سب قریش سے ہونگے۔ ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ سب پر امت متفق

https://www.shiabookspdf.com

ہو گی پس میں نے آپکی کلام سنی جو میں نہ سمجھ سکا تو میں اپنے باپ سے کہا کہ آپ کیا فرما رہے ہیں انہوں نے بتایا کہ سب قریش سے ہونگے اور ایک روایت میں ہے فرمایا ہمیشہ یہ دین غالب رہے گا بارہ خلفاء تک فرمایا پھر لوگوں نے تکبیر کہی اور شور کیا پھر آپ نے خفیہ ایک کلمہ کہا اور آگے حدیث کو ذکر کیا اور اسکے ساتھ دوسری حدیث میں زائد ہے کہ پھر جب آپ جب اپنے گھر آئے تو قریش نے آپ کا قصد کیا اور کہا پھر کیا ہوگا فرمایا پھر فساد ہوگا: جامع الاصول سے اسکی اصل سے جو میں نے لی وہ مکمل ہوئی اور بے شک صاف احادیث گزر چکی ہیں باب نظم علی المنکہ میں اور آگے بھی باب النصوص علی القائم میں آرہی ہیں ایسے ہی باب ولادت الحسینؑ میں بھی ہے اور ہم باب کا نص اُن احادیث پر ختم کرتے ہیں جو مخالفین مہدی کے بارے لائے ہیں جو ان سے زائد ہیں جو کہ ہم کتاب الغیبہ میں پیش کریں گے آپ کے ائمہ اثناء عشر کا خاتم ہونا اور اس سے انکی تعداد کا پورا ہونا چنانچہ ابن بطریق نے عمدہ میں اپنی سند سے صحیح مسلم تک نقل کیا ہے عن زهیر بن حرب و علی بن حجر اور لفظ زهیر کے ہیں عن اسماعیل بن ابراہیم عن الجریری عن ابی نصرۃ عن جابر بن عبد اللہ فرمایا رسول اللہؐ نے میری امت کے آخر میں خلیفہ ہوگا جس کے لیے زمین اپنے خزانے اگل دے گی اور وہ اسے شمار نہ کرے گا: میں کہتا ہوں مسلم سے اس کی مثل تین سندوں سے مروی ہے عن ابی سعد و جابر اور ثعلبی سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے (بے شک ہم اپنے پیغمبروں کی مدد کرتے ہیں اور یاایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں اور جس دن گواہ قائم ہونگے) اور آپ نے فتنہ دجال کو ذکر فرمایا پھر اپنی پہلی سند کے ساتھ فرمایا کہ مقاتل نے کہا کہ انہوں نے کہا یارسول اللہؐ ہم اُن چھوٹے دنوں میں کیسے نماز پڑھیں گے فرمایا کہ تم اُن میں اندازہ کرو گے جیسے کہ تم لمبے دنوں میں اندازہ کرتے ہو اور اسطرح نماز پڑھو گے اور بے شک وہ زمین میں کسی شی کو باقی نہ چھوڑے گا مگر اُسے روندے گا سوائے مکہ کے اور مدینہ کے بے شک وہ نہ آئے گا انکے کسی راستے پر مگر فرشتہ تلوار سوتے ہوئے ہوگا حتیٰ کہ وطیب احمر کے پاس پڑاؤ ڈالے گا پھر مدینہ میں زلزلہ آئے گا تین مرتبہ پس کوئی منافق اور منافقہ نہ رہے گی مگر وہ باہر نکل آئیں گے اس دن مدینہ تمام خباثت کو نکال پھینکے گا جیسے کہ بھٹی لوہے کے زنگ کو نکال دیتی ہے اسکو یوم الخلاص پکارا جائے گا تو ام شریک نے عرض کیا یارسول اللہؐ اس دن لوگ کہاں ہونگے فرمایا بیت المقدس میں وہ نکلے گا تو لوگ اسکو گھیر لیں گے اور لوگوں کا امام ایک نیک آدمی ہوگا اسکو کہا جائے گا صبح کی نماز پڑھائیں پس جب تکبیر ہوگی اور نماز میں وہ داخل ہوگا تو عیسیٰ بن مریمؑ نظر آئیں گے جب وہ آدمی انہیں دیکھے تو پہچان لے گا وہ پچھلے پاؤں واپس ہوگا پس عیسیٰؑ آئیں گے اور اپنا ہاتھ اسکے کندھے کے درمیان رکھیں گے اور فرمائیں گے کہ آپ پڑھائیں بے شک نماز کی امامت تیرے لئے ہوئی ہے پس عیسیٰؑ اسکے پیچھے نماز پڑھیں گے پھر وہ کہے گا دروازہ کھولو پس وہ دروازہ کھولیں گے۔ تشریح: میں کہتا ہوں کہ ہمارے نزدیک دجال کے قصے میں تفسیر ثعلبی میں ہے کہ وہ زمین پر

https://www.shiabookspdf.com

چالیس دن رہے گا پس ایک دن ایک سال کا اور ایک دن اس سے کم اور ایک دن ایک ماہ کا اور ایک دن اس سے کم اور ایک دن ایک ہفتہ کا اور ایک دن اس سے کم اور ایک دن آج کے دن کی طرح اور ایک دن اس سے بھی کم اور آخری دِن اسکا اتنا ہوگا کہ آدمی صبح کو باب مدینہ ہو گا اور دوسرے دروازے تلک نہ پہنچے گا کہ سورج غروب ہو جائے گا عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم نماز کیسے پڑھیں گے باقی حدیث آخر تلک ہے ابو بطیب یہ جگہ کا نام ہے اور بعض نسخوں میں الطیوب ہے اور نہایہ میں ہے الکھیر بالکسر لوہار کی پھونکنی یا بھٹی جو کہ مٹی سے بنی ہوتی ہے اور بعض نے کہا کہ وہ مشک ہے جس سے آگ کو پھونکا جاتا ہے اور جو بنائی جاتی ہے وہ الکور ہے اور اسی سے حدیث ہے المدینہ کالکیر سنفی خبثھا وتنصع طیبہا پھر فرمایا ثعلبی نے کہا ہے اپنی تفسیر میں اللہ کا قول ہے حمٓ عٓسٓقٓ:...... ع مہدیؑ ہے اور ق عیسیٰؑ ہے جب وہ نازل ہو گا اور نصاریٰ کو قتل کرے گا اور انکے گرجے تباہ کرے گا اور ثعلبی نے روایت کیا ہے عن سھل بن محمد المموزی عن جدہ ابی الحسن المحمودی عن محمد بن عمران عن ھدیہ بن عبدالوھاب عن سعید بن عبدالحمید عن عبداللہ بن زیاد عن عکرمہ بن عمار عن اسحاق من عبداللہ بن ابی طلحہ عن انس بن مالک کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہم اولاد عبدالمطلبؑ ہیں اہل جنت کے سردار ہیں میں اور حمزہؓ ور جعفرؑ اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور مہدیؑ اور اللہ کے قول کی تفسیر میں مذکور ہے (جب پناہ لی جماعت نے نماز میں) فرمایا انہوں نے سونے کی جگہ بنالی اور اپنی نیند میں چلے گئے آخر زمانے تک مہدیؑ کے خروج کے وقت کہا جاتا ہے کہ مہدیؑ انکو سلام کرے گا اللہ انکو زندہ کرے گا پھر وہ اپنی نیند میں چلے جائیں گے پس وہ تاقیامت نہ اُٹھیں گے اور جمع بین الصیحین للحمیدی اور جمع بین الصحاالتتہ لرزین العبدری کئی سندوں سے ابو ھریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تم کیسے ہوگے جب کہ ابن مریمؑ تم میں نازل ہو گا اور تمہارا امام تم میں سے ہو گا اور جمع بین الصحاح الستہ سے نسائی کی سند سے عن مسعدہ عن جعفر عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا خوش ہو جاؤ خوش ہو جاؤ بے شک میری امت بارش کی طرح ہے اُسکا آخر معلوم ہوتا کہ وہ بہتر ہے یا اول یا باغ کی طرح ہے جس سے فوج کھائے اور پھر عام فوج کھائے شاید کہ آخر میں بھی فوج ہو جو کہ چوڑائی میں سب سے زیادہ اور گہرائی میں سب سے زیادہ اور خوبصورتی میں سب سے زیادہ کیسے ہلاک ہوگی وہ امت کہ میں اسکے اول ہوں اور مہدیؑ اس کے درمیان ہو اور مسیح اس کے آخر ہو لیکن اسکا درمیان بڑا فساد ہو گا نہ وہ مجھ سے ہونگے نہ میں ان سے ہوں گا: میں کہتا ہوں کہ ابن بطریق کی اس بات کا کہ مسیح اس کے آخر میں ہو گا یہ مطلب ہے کہ جب اس کا نزول مہدیؑ کے ظہور کے بعد ہو گا تو وہ بعد میں ہی آیا اور آخر ہوا یہ مطلب نہیں کہ قائم کے بعد باقی رہے گا کیونکہ زمین بغیر امام کے باقی نہ رہے گی اور جمع بن الصحاح ستہ میں صحیح ابی داؤد سے اور صحیح ترمذی سے اپنی سندوں سے علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اگر زمانے میں نہ باقی رہا کوئی مگر ایک ہی آدمی تو بھی اللہ

https://www.shiabookspdf.com

میرے اہل بیتؑ میں سے ایک آدمی اٹھائے گا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم سے بھری ہوئی ہوگی: اور ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرماتے تھے مہدیؑ میری عترتؑ میں سے ہوگا فاطمہؑ کی اولاد سے اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مہدیؑ مجھ سے سے ہوگا وہ کشادہ پیشانی بلند ناک ہوگا زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی وہ سات سال بادشاہ رہے گا اور بعض راویوں نے نو اسل کہا ہے اور ابو اسحاق کی روایت ہے کہ علی علیہ اسلام نے اپنے بیٹے حسینؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے جیسے کہ اسکا نام رسول اللہؐ نے رکھا ہے اور اسکی پشت سے ایک آدمی نکلے گا تمہارے نبی کے نام کا جو شکل اور اخلاق میں اسکے مشابہ ہوگا زمین کو دل وانصاف سے بھر دے گا اور صحیح نسائی میں عن انس عن النبیؐ فرمایا ہر گز نہ ہلاک ہوگی وہ امت کے اس کے اول میں ہوں اور مہدیؑ اسکے وسط اور مسیح بن مریمؑ اسکے آخر میں ہو: میں کہتا ہوں کہ ابن بطریق نے بھی مستدرک میں کتاب حلیۃ لابی نعیم سے عن زر بن جیش عن ابن مسعود روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا دنیا نہ ختم ہوگی حتیٰ کہ بادشاہ بنے گا ایک آدمی میرے اہل بیتؑ میں سے اسکا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور انہی سے عن ابراہیم بن محمد بن حنیفہ عن ابیہ بھی روایت ہے کہ عن علی بن ابی طالبؑ کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مہدیؑ ہم سے ہوگا اہل بیتؑ سے اور یہ بھی روایت ہے کہ عن ابن مسعود بن سعد الجعفی عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام فرمایا بے شک اللہ ہمارے شیعوں کے دلوں میں رعب ڈالے گا پس جب ہمارا قائم اُٹھے گا اور ہمارا مہدیؑ ظاہر ہوگا تو آدمی شیر سے بھی زیادہ جرأت والا اور تلوار سے بھی زیادہ تیز ہو جائے گا: اور یہ بھی روایت کتاب الفردوس سے ہے عن انس عن النبیؐ فرمایا ہم عبد المطلبؑ کی اولاد کی جماعت اہل جنت کے سردار ہونگے میں اور علیؑ وحمزہؓ وجعفرؑ والحسنؑ والحسینؑ والمہدیؑ: اور اسی سے یہ بھی روایت ہے کہ دوسندوں سے عن ابی سعید فرمایا رسول اللہؐ نے کہ مہدیؑ میری امت میں ہوگا اگر اسکی عمر کم ہوگی تو وہ سات ورنہ آٹھ یا نو ہوگی خوشحال ہوگی میری امت اس کے زمانے میں ایسی کہ ایسی کبھی خوشحال نہ ہوئی ہوگی نیک اور بد سب ہی اللہ اُن پر آسمان کو مسلسل برسنے والا کر دے گا اور زمین سے بھی انگوری کو نہ روکے گا اور مال ڈھیروں ہوگا کوئی آدمی اسکے پاس جو آئے گا تو اسے اسکے کپڑے میں ہاتھوں سے ڈال کر دے گا جتنا وہ اٹھا سکے: اور ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا مہدیؑ نکلے گا اس کے سر پر فرشتہ ہوگا جو آواز دے گا یہ مہدیؑ ہے اسکی اتباع کرو اور کتاب فضائل الصحابہ للسمعانی اپنی سند سے روایت کرتے ہیں عن ابی ہارون العبدی عن ابی سعید الخذری فرمایا کہ فاطمہ علیہا السلام رسول اللہؐ کے پاس تشریف لائیں پس جب انہوں نے رسول اللہؐ پر کمزوری دیکھی تو آنسو نے گلا گھونٹ دیا حتیٰ کہ آنسو رسول اللہؐ کے رخسار پر چل پڑے تو رسول اللہؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ تجھے کونسی شئے نے رلایا ہے عرض کیا یا رسول

https://www.shiabookspdf.com

اللہؑ مجھے آپؐ کے بعد ضائع ہو جانے کا خطرہ ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کی طرف نظر کی اور ان میں سے مجھے چن لیا یعنی تیرے باپ کو اور اسے رسولؐ بنا دیا پھر دوسری مرتبہ دیکھا تو ان میں سے تیرے خاوند کو چن لیا اور مجھے حکم دیا کہ میں تیری شادی اس سے کر دوں پس تیرا خاوند تمام مسلمانوں میں سے بڑا حوصلہ مند اور زیادہ علم والا اور صلح کی پیش قدمی کرنے والا ہے میں نے تیری شادی نہیں کی بلکہ اللہ نے تیری شادی کی ہے تو فاطمہؑ ہنس پڑی اور خوش ہو گئیں پھر آپ نے فرمایا اے فاطمہؑ ہم اہل بیت کو سات صفات دی گئی ہیں جو پہلوں میں سے کسی نہیں ملیں اور نہ ہی آخرین میں سے کسی کو ملیں گی ہمارا نبیؐ خیر الانبیاء ہے اور وہ تیرا باپ ہے اور ہمارا وصی خیر الاوصیاء ہے اور وہ تیرا خاوند ہے اور ہمارا شہید خیر الشہدا ہے اور وہ تیرے باپ کا چچا حمزہؓ ہے اور ہم میں سے وہ ہے جسکے دو پر ہونگے جن سے وہ جنت میں اڑے گا جہاں چاہے گا اور وہ جعفرؓ ہے اور ہم میں سے اس امت کے دو سبط ہیں اور ہو تیرے بیٹے الحسنؑ والحسینؑ ہیں اور ہم میں سے مہدیؑ اس امت کا ہو گا: ابو ہارون العبدی نے کہا کہ میں وھب بن منبہ سے ایام موسم میں ملا اور یہ حدیث اُس پر پیش کی تو وھب نے مجھ سے کہا اے ابو ہارون بے شک موسیٰؑ بن عمران جب اسکی قوم آزمائش میں پڑ گئی اور انہوں نے بچھڑا بنا لیا تو موسیٰ علیہ السلام پر یہ گراں گزرا تو انہوں نے کہا اے رب میری قوم فتنہ میں پڑ گئی جبکہ میں ان سے غائب تھا تو اللہ نے فرمایا اے موسیٰؑ بے شک سب جو تیرے سے پہلے ہو چکے ہیں انکی قومیں فتنے میں ڈالی گئیں اور اسی طرح جو تیرے بعد ہونگے، انکی امتیں بھی فتنے میں ڈالی جائیں گی جب ان کے نبی موجود نہ ہونگے تو حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کیا امت محمدؐ بھی فتنہ میں ڈالی جائے گی حالانکہ تو نے انہیں فضیلت اور خیریت دی ہے جو کہ کسی کو اس سے قبل نہ دی تورات میں تو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ امت محمدؐ کو احمدؐ کے بعد عظیم فتنہ پہنچے گا حتیٰ کہ بعض بعض کی پوجا کریں گے اور بعض بعض سے بیزار ہونگے حتیٰ کہ انکو سزا ملے گی حتیٰ کہ وہ اس کا انکار کریں گے جو انکار حکم نبی کرے گا پھر اللہ انکا امر ایک آدمی سے جو احمدؐ کی اولاد سے ہو گا درست کریں گے تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یا رب اسے میری اولاد میں کر دے فرمایا اے موسیٰؑ وہ تو صرف اولاد احمدؐ اور اس کی عترتؑ میں سے ہو گا اس سے لوگوں کا امر درست کرے گا اور وہ مہدیؑ ہو گا پھر فرمایا کہ یحییٰ بن لاحسن بن بطریق نے یعنی خود مناقب مہدیؑ میں الگ فصل ذکر کی ہے اور اسکا نام کشف المخفی فی مناقب مہدیؑ رکھا ہے جو کہ سر طریق پر مستقل ہے اور دس طریق صحاح اور حسان کے ہیں اور یہ عیسیٰؑ انکے پیچھے نماز پڑھیں گے یہ سب خصوصاً جمہور کے طریق سے روایت ہے میں کہتا ہوں کہ حسین بن مسعود الفراء نے کتاب المسابح میں پانچ طریق سے مہدیؑ کا ذکر اور اسکا وصف بیان کیا ہے عن ابی سعید الخدری و ابن مسعود و ام سلمہ اور ابن سبرمہ نے الفردوس میں جو رِی رَی نزدیک ہے اپنی کتاب میں ایک اور طریق سے بھی

https://www.shiabookspdf.com

روایت کی وہ جو سابقہ ہماری پیش کی ہوئی کے علاوہ ہے اور جتنا ہم نے ذکر کیا ہے یہ ہی کافی ہے اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

۲۳۴۔الاختصاص: الصدوق عن للمتوکل عن محمد بن ابی عبد اللہ الکوفی عن موسیٰ بن عمران عن عمہ الحسین بن یزید عن علی بن سالم عن ابیہ عن ابن طریف عن ابن نباتہ عن ابن عباسؓ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ اللہ کا ذکر عبادت ہے اور میرا ذکر عبادت ہے اور علیؑ کا ذکر عبادت ہے اور اس کی اولاد میں سے اماموں کا ذکر عبادت ہے قسم اسکی جس نے مجھے نبوت سے مبعوث فرمایا مجھے تمام مخلوق میں سے بہترین بنایا بے شک میرا وصی تمام اوصیاء سے افضل ہے اور وہ اللہ کی حجت ہے اس کے بندوں پر اسکا خلیفہ ہے اسکی مخلوق پر اور اسکی اولاد میں سے ہدایت کے امام ہونگے میرے بعد انکے ذریعہ سے اللہ زمین والوں سے عذاب کو روکتا ہے اور انکی وجہ سے آسمان کو زمین پر گرنے سے تھامے ہوئے ہے اور انکی وجہ سے وہ پہاڑوں کو جھکنے سے روکے ہوئے ہے اسکی وجہ سے اپنی مخلوق کو بارش دیتا ہے اور اسکی وجہ سے انگوریاں نکالتا ہے وہ اللہ کے سچے اولیاء ہیں اور میرے سچے خلیفہ ہیں انکی تعداد مہینوں کی تعداد کے برابر ہے اور وہ بارہ مہینے ہیں اور انکی تعداد موسیٰؑ بن عمران کے نقیبوں کی ہے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (اور آسمان کی قسم جو برجوں والا ہے) پھر فرمایا اے ابن عباسؓ تیرا کیا اندازہ ہے کہ اللہ آسمان برجوں والے کی قسم کھائے اور مراد اُس آسمان اور اس کے برج ہوں میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ پھر کیا ہے یہ فرمایا آسمان میں ہوں اور اسکے برج میرے بعد کے امام ہیں انکا پہلا علیؑ ہے اور آخری مہدی صلوات اللہ علیہ اجمعین ہے: میں کہتا ہوں احمد بن محمد بن عیاش نے مقتضب اثر فی الصر علی اثنا عشر بہت سی سابہ احادیث روایت کی ہیں جنہیں ہم تکرار سے بچتے ہوئے اور کثرت سے پرہیز کرتے ہوئے چھوڑ رہے ہیں اور بعض کو ہم نے باب الرجعۃ میں نقل کیا ہے اور ابن عقدہ عن عبد اللہ بن احمد بن مسعود عن مخول عن محمد بن بکر عن زیاد عن المنذر عن عبد العزیز بن خضیر عن عبد اللہ بن ابی اوفیٰ روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میرے بارہ خلیفہ قریش میں سے ہونگے پھر فتنہ وارد ہوگا میں نے کہا آپ نے یہ رسول اللہؐ سے سنا ہے فرمایا ہاں میں نے یہ رسول اللہؐ سے سنا ہے اور فرمایا کہ بے شک میرے باپ پر اس دن ریشم کی ٹوپی تھی و عن الحسن بن احمد بن سعید المالک عن احمد بن سعید المالک عن احمد بن عبد الجبار الصوفی عن یحییٰ بن معین عن عبد اللہ بن صالح عن لیث بن سعد عن خالد بن یزید عن سعید بن ابی ھلال عن ربیعہ بن سیف فرمایا کہ ہم سیف الاصمعی کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے سنا فرماتے تھے میں نے رسول اللہؐ سنا آپ فرماتے تھے کہ میرے پیچھے بارہ خلیفہ ہونگے بعض راویوں نے کہا وہ نام زد ہیں ہم انکے اسماء کو چھپاتے ہیں اور ربیعہ بن سیف ایسے لوگوں کا ذکر کیا ہے جن کو ہم اسکی روایت کے علاوہ نہیں پاتے ابن عیاش نے کہا جب یہ تعداد منصوص علیہ ہے جو کہ رسول اللہؐ کے بعد قائمین میں بھی نہیں پائی جاتی اور نہ ہی بنی اُمیہ اور

https://www.shiabookspdf.com

کوئی بھی فرقہ اس امت کے فرقوں میں سے اس تعداد کا دعویٰ نہیں کر سکتا سوائے امامیہ کے تو اس بات پر یہ دلالت ہے کہ انکے ائمہ ہی اس سے مراد ہیں اور عبد اللہ بن اسحاق الخراسانی عن احمد بن عبید بن ناصح عن ابراہیم بن لاحسن بن یزید عن محمد بن آدم عن ابیہ عن شہر بن حواشب عن سلمان فرمایا کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے اور حسین بن علیؑ آپ کی ران پر تھے جبکہ آپ کے چہرے پر غور کر رہے تھے اور فرمایا اے ابو عبد اللہؑ تو سادات میں سے سید ہے تو امام ابن امام ہے امام کا بھائی ہے اور نو اماموں کا باپ ہے انکا نواں انکا قائم ہوگا انکا امام زیادہ علم ولا زیادہ حکمت والا زیادہ فضیلت والا ہوگا و عن محمد بن عثمان عن اسماعیل بن اسحاق القاضی عن سلمان بن حر بعن حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن جابر الانصاریؓ فرمایا رسول اللہؐ نے بے شک اللہ نے ایام میں جمع کو منتخب کیا ہے اور راتوں میں لیلۃ القدر کو اور مہینوں میں ماہِ رمضان کو اور مجھے اور علیؑ کو بھی چن لیا ہے اور علی سے حسنؑ و حسینؑ کو چنا ہے اور حسینؑ سے حجۃ العالمین کو چنا ہے انکا نواں انکا قائم زیادہ علم والا اور حکمت والا و عن احمد بن محمد بن یحییٰ العطار عن عبد اللہ بن جعفر الحمیری احمد بن ھلال عن محمد بن ابی عمر سن دو صد چار ۲۰۴ میں عن سعید بن غزوان عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ عن آبائیہ فرمایا رسول اللہؐ نے بے شک اللہ نے ایام میں جمع کو چن لیا اور مہینوں میں ماہِ رمضان کو اور راتوں میں لیلۃ القدر کو اور لوگوں میں سے انبیاء کو اور چنا ہے انبیاء میں سے رسولوں کو اور مجھے چنا ہے رسولوں میں سے اور مجھ سے علیؑ کو چنا ہے اور علیؑ سے حسنؑ و حسینؑ کو اور حسینؑ سے اوصیاء کو جو کہ قرآن سے گمراہوں کی تحریف کو دور کرینگے اور باطل والوں کو بناوٹ اور جاہلوں کی تاویل کی نفی کرینگے نواں انکا باطن اور ظاہر ہوگا جو انکا قائم ہوگا۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۴۱

امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کی نص و فرمان

ا۔ قرب الاسناد محمد بن عیسی عن ابی محمد الغفاری عن الصادق عن ابیہ عن علی بن ابی طالبؑ فرمایا ہمیشہ رہے گا میری اولاد میں ایک قائم جو مہدی ہو گا۔

https://www.shiabookspdf.com

۲۔ حسن بن علیؑ فرمایا امیر المومنینؑ سے سوال کیا گیا رسول اللہؐ کے اس قول کے بارے کہ اسکا کیا معنی ہے کہ میں اپنے پیچھے تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اللہ کی کتاب اور میری عترتؑ تو عترتؑ کون ہیں فرمایا میں اور حسنؑ اور حسینؑ اور نو امام حسینؑ کی اولاد میں سے نواں انکا مہدی اور قائم ہو گا وہ اللہ کی کتاب سے الگ نہ ہونگے اور نہ وہ ان سے الگ ہو گی حتیٰ کہ رسول اللہؐ پر حوض پر وارد ہوں۔

۳۔ ابن لامتوکل الخصال مین عن محمد العطار عن ابن عیسیٰ عن الحسین بن عباس بن الحریش الرازی عن ابی جعفر لاثانی علیہ السلام کہ امیر المومنینؑ نے ابن عباسؓ سے فرمایا کہ لیلۃ القدر ہر سال میں ہوتی ہے اور بے شک اس رات میں پورے سال کا کام نازل ہوتا ہے اور اس امر میں سے رسول اللہؐ کے بعد والیوں کا معاملہ بھی ہے تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ کون ہیں فرمایا کہ میں اور گیارہ میری پشت سے امام جو کہ محدث ہونگے یعنی الھام والے ہونگے اکمال الدین میں ابن الولید عن محمد العطار عن سھل و ابن عیسیٰ عن الحسن بن العباس بھی اس طرح ہے الغیبہ لشیخ طوسی میں جماعت عن التلعکبری عن الاسدی عن سھال عن الحسن بن عباس بھی اِسی طرح روایت ہے:

۴۔ اکمال الدین عیون اخبار الرضا علیہ السلام ابی عن سعد عن ابن ابی الخطاب عن الحکم بن مسکین عن صالح بن عقبہ عن جعفر بن محمد فرمایا ایک یہودی امیر المومنینؑ کے پاس آیا اور آپ سے کچھ مسائل پوچھے اور جو اس نے پوچھا ان میں یہ سوال تھا کہ آپ مجھے بتائیں کہ اس امت

کے لیے کتنے امام الھدیٰ ہیں کہ انکو کوئی ذلیل کرے تو بھی نقصان نہ پہنچے فرمایا کہ بارہ امام ہونگے اس نے کہا کہ آپ نے سچ کہا اللہ کی قسم بے شک ہارونؑ کے خط سے اور موسیٰ علیہ السلام کے لکھوانے سے ایسا ہی ہے (الحدیث) الاحتجاج میں صالح بن عقبہ سے بھی اسی طرح رویت ہے۔

۵۔ اکمال الدین ابی وابن الولید معاً عن سعد و محمد العطار واحمد بن ادریس جمیعاً عن البرقی وابن یزید وابن ھاشمب عن ابن فضال عن ایمن بن محرز عن محمد بن سماعۃ عن ابراہیم بن ابی یحییٰ المدنی عن ابی عبداللہ علیہ السلام فرمایا جب لوگوں نے عمر سے ابوبکر کی وفات کے بعد بعیت کی تو ایک آدمی یہودی نوجوانوں میں سے آیا اور وہ مسجد حرام میں تھے پس اس نے سلام کیا اور لوگ انکے ارد گرد تھے تو اُس نے کہا اے امیر المومنین مجھے آپ ایسے شخص کی رہنمائی کریں جو تم میں سے سب سے زیادہ اللہ اور اسکے رسولؐ کا علم رکھتا ہو اور اسکی کتاب اور سنت کو زیادہ جانتا ہو تو آپ نے اپنے ہاتھ سے علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کر دیا اور کہا کہ یہ شخص ہے تو وہ آدمی علی علیہ السلام کی طرف آیا اور سوال کیا کہ آپ ایسے ہی ہیں تو آپ نے فرمایا ہاں تو اُس نے کہا کہ میں آپ سے تین اور تین اور ایک کے بارے سوال کرتا ہوں تو امیر المومنینؑ نے فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ سات کے بارے سوال کرتا ہوں تو یہودی نے آپ سے کہا کہ بے شک میں آپ سے تین کے بارے سوال کرونگا اگر آپ نے درست جواب دیا تو پھر اُن کے بعد تین کے بارے سوال کرونگا اور اگر آپ نے درست جواب نہ دیا تو پھر آگے بھی اور سوال نہ کرونگا تو امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ مجھے یہ بتلا اگر میں نے درست جواب دے دیا اور حق جواب دیا تو تو پہچان لے گا تو وہ جوان یہودی جو عالم اور اسکے ماہرین میں سے تھا لوگوں کی رائے ہے کہ وہ ہارون بن عمران علیہ السلام کی اولاد سے تھا جو موسیٰؑ کے بھائی ہیں اُس نے کہا کہ ہاں تو امیر المومنینؑ نے فرمایا اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر میں نے حق اور درست جواب دیا تو تجھے ماننا پڑے گا اور یہودیت چھوڑنا پڑے گی تو یہودی نے حلف اٹھایا اور کہا میں نہیں آیا آپکے پاس مگر دین اسلام کو تلاش کرنے کے لئے تو آپ نے فرمایا اے ہارونی اب جو تو چاہے سوال کر تجھے خبر دی جائے گی اس نے کہا مجھے اُس پہلے پودے کے بارے میں بتائیں جو سطح زمین پر اگا اور اُس پہلے چشمے کے بارے بتائیں جو سطح زمین پر پھوٹا اور اُس پہلے پتھر کے بارے میں بتائیں جو سطح زمین پر رکھا گیا تو امیر المومنینؑ علیہ السلام نے فرمایا تیرا یہ سوال کہ پہلا درخت جو روئے زمین پر اگا تو یہود کہتے ہیں کہ وہ زیتون تھا حالانکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں بے شک وہ درخت کھجور تھا عجوہ جسے آدم لیکر اُترے تھے اپنے ساتھ جنت سے تو آپ نے اسے بویا تھا اور تمام کھجوروں کی اصل اُس سے ہے لیکن تیرا قول یہ کہ وہ پہلا چشمہ جو سطح زمین سے پھوٹا تو یہود کہتے ہیں کہ وہ چشمہ تھا جو بیت المقدس میں

https://www.shiabookspdf.com

ہے جس تک جو بھی پہنچتا ہے زندہ ہو جاتا ہے اور خضر علیہ السلام مقدمہ ذوالقرنین پر تھے آپ نے چشمہ حیات کو تلاش کیا اور اسے پالیا اور اسکا پانی پیا اور ذوالقرنین نے اسے نہ پایا اور تیرا یہ کہنا کہ پہلا پتھر جو سطح زمین پر رکھا گیا تو یہود کہتے ہیں کہ وہ پتھر ہے جو بیت المقدس میں ہے حالانکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں بے شک وہ پتھر حجر اسود ہے جسے آدم جنت سے اپنے ساتھ لیکر اُترے تھے اور اسے کعبہ کے کونے میں رکھا اور لوگ اسکو چومتے ہیں اور وہ برف سے بھی زیادہ سفید تھا تو بنی آدم کی خطاؤں سے سیاہ ہو گیا پھر اُس نے کہا کہ آپ مجھے خبر دیں کہ اس امت کے کتنے امام ہدایت ہونگے جو ہدایت دینے والے ہدایت یافتہ ہونگے انہیں نہ کسی کے رسواء کرنے سے ضرر ہو گا نہ کوئی رسواء کر سکے گا اور آپ نے فرمایا کہ تیرا یہ کہنا کہ اس امت کے لئے کتنے ولایت کے امام ہونگے جو ہدایت دینے والے اور ہدایت یافتہ ہونگے جنہیں کسی کے رسوا کرنے سے بھی ضرر نہ پہنچے گا تو اس امت کے بارہ امام ہونگے ہدایت دینے والے اور ہدایت یافتہ ہونگے انہیں رسوا کرنے والے کی رسوائی سے ضرر نہ ہو گا لیکن تیرا قول کہ محمدؐ کا جنت میں کون سا مقام ہو گا تو جنت کے سب سے افضل اور اشرف مقام جنت عدن میں لیکن تیرا قول کہ جنت میں محمدؐ کے ساتھ اسکی امت میں سے کون ہونگے تو یہ بارہ امام الہدیٰ ہونگیں تو اس جوان نے کہا کہ آپ نے سچ کہا پس قسم اسکی کہ اسکے علاوہ کوئی معبود نہیں بے شک یہ میرے پاس موسیٰ علیہ السلام کے لکھوائے اور ہارون علیہ السلام کے قلم سے موجود ہے پس اس نے کہا مجھے بتائیں کہ محمدؐ کا وصی انکے بعد کتنی دیر زندہ رہے گا اور کیا وہ اپنی موت مرے گا یا قتل ہو گا تو آپ نے فرمایا تیری ہلاکت ہو اے یہودی میں محمدؐ کا وصی ہوں آپ کے بعد تیس ۳۰ سال زندہ رہوں گا ایک دن بھی زائد اور کم نہیں ہو گا پھر ایک امت کا بدبخت اٹھے گا ثرد کی اونٹنی کو کاٹنے والے کا سگا بھائی پس وہ مجھے میرے سر پر ایک ضرب لگائے گا جس سے میری داڑھی رنگین ہو جائے گی پھر آپ شدت سے روئے فرمایا کہ اس جوان نے چیخ ماری اور اپنے ذمی ہونے کی علامت والا دھاگا کاٹا اور کہا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ اور آپ رسول اللہؐ کے وصی ہیں اور ابو جعفر العبدی اسکو مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ اس یہودی نے آپ کا معرفت میں اقرار کیا کہ آپؑ ان میں سے سب سے زیادہ علم والے ہیں اور اسکا باپ بھی ان میں ایسا ہی تھا۔ تشریح: حدیث میں ہے کہ میں ایک دن بھی زیادہ نہ کرونگا میں کہتا ہوں اس میں شکال ہے کیونکہ رسول اللہؐ کی وفات صفر میں ہوئی اور آپ کی شہادت رمضان میں ہوئی اور ان دونوں کے درمیان پانچ ماہ اور چند دن کم تیس سال بنتے ہیں تو آپ کی بات کہ میں اس سے ایک دن بھی زیادہ نہ کرونگا کیسے درست ہو سکتی ہے لیکن اسکا جواب یہ دیا جا سکتا ہے کہ تیس ۳۰ کہنے کی بنیاد تقریباً پر ہے اور آپ کا یہ کہنا کہ میں ایک دن زائد نہ کرونگا مراد یہ ہے کہ وہ وعدہ کا وقت جوان کے لیے مقرر کیا گیا ہے اور میں اسے جانتا ہوں اور غرض یہ ہے کہ میری شہادت کا وقت معین ہے وہ آگے پیچھے نہیں ہو گا یا یہ کہا جائے کہ اس کلام کی بنیا اس پر

https://www.shiabookspdf.com

ہے جو اہل حساب کے ہاں معروف و مشہور ہے کہ وہ نصف سے کم کو ساقط کر دیتے ہیں اور جو اس سے زیادہ ہو اسے بول دیتے ہیں پس ہر دو جو انیتس ۲۹ اور نصف یا تیس ۳۰ اور نصف کے درمیان ہو وہ عرفی طور پر اسکے مصداق ہیں پس کوئی شیٔ اُن میں سے تیس سال پر عرف کے لحاظ سے زائد نہیں ہے اور نہ ہی اس سے باطل کم ہے بے شک کمی و بیشی کا حکم تب لگ سکتا ہے جب دونوں حدوں سے خارج ہو پس جب ایسا نہیں ہے اور پھر زائد اور کم بھی نہیں ہے اور آگے جو آرہا ہے کہ لا یزد یا گیا، ینقص یا گیا تو اس میں دونوں ضمیریں یا تو تیس ۳۰ کی طرف راجع ہیں یا پھر وصی کی طرف راجع ہیں جیسے کہ اللہ کا قول ہے کہ (وہ ایک گھڑی نہ آگے ہو سکیں گے نہ پیچھے ہو سکیں گے) تو یہ حدیث آخری باتِ کی تصدیق کرتی ہے اور پہلی صورت میں ان دونوں۔ ضمیر کو اللہ کی طرف لوٹایا جا سکتا ہے، الکستیج مخہ کے ساتھ وہ موٹا دھاگہ جو ذمی اپنے کپڑے پر باندھتا ہے:

۶۔ اکمال الدین ماجیلویہ عن محمد بن الہیثم عن ابرقی عن ابیہ عن عبد اللہ بن القاسم عن حیان السراج عن داؤد بن سلیامن النعمانی عن ابی الطفیل فرمایا کہ مین ابو بکر کے جنازہ میں حاضر ہوا جس دن وہ فوت ہوئے اور جس دن عمر کی بعیت ہوئی تو میں حاضر ہوا اور علی علیہ السلام ایک جانب بیٹھے تھے کہ ایک یہودی غلام آیا اسکے خوبصورت کپڑے تھے اور وہ ہارون علیہ السلام کی اولاد سے تھا حتیٰ کہ وہ عمر کے سر پر کھڑا ہو گیا اور کہا اے امیر المومنین تم اس امت میں سب سے زیادہ ان کی کتاب کا علم رکھتے ہو اور اسکے نبی کے امر کے بارے تو عمر نے اپنا سر جھکا لیا تو اس نے پھر کہا کہ میں آپ کو مراد لے رہا ہوں اور بات دھرائی تو عمر نے کہا کہ کیا بات ہے اُس نے کہا کہ میں آپ کے پاس اپنے لئے طلب گار بن کر آیا ہوں اپنے دین میں شک کرتے ہوئے تو انہوں نے کہا کہ اس جوان کو لازم پکڑو اس نے کہا کہ یہ جوان کون ہے انہوں نے کہا کہ علی بن ابی طالبؑ رسول اللہؐ کے چچا کا بیٹا اور حسنؑ و حسینؑ کا باپ جو رسولؐ کے بیٹے ہیں اور فاطمہؑ کے خاوند جو رسول اللہؐ کی بیٹی ہے تو یہودی علی علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ آپ اسی طرح ہیں آپ نے فرمایا کہ ہاں اس نے کہا کہ میں آپ سے تین اور تین اور ایک کے بارے سوال کرنا چاہتا ہوں تو حضرت علی علیہ السلام مسکرائے پھر فرمایا اے یہودی تیرے لئے کیا مانع ہے کہ تو کہہ سات اُس نے کہا کہ میں تین کے بارے سوال کرونگا اگر وہ معلوم ہو گئیں تو ان کے بعد والے پوچھوں گا اگر آپ کو وہ معلوم نہ ہونگے تو میں سمجھوں گا کہ آپ کے پاس علم نہیں ہے تو علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اس معبود کی قسم دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے بھیجا ہے اگر میں جو تو سوال لایا ہے اسکا جواب دیدوں تو اپنا دین چھوڑ دیگا اور میرے دین میں داخل ہو جائے گا تو اس نے کہا کہ میں آیا ہی اس کے لئے ہوں فرمایا اب سوال کر اس نے کہا کہ آپ مجھے بتائیں کہ خون کا سب سے پہلا قطرہ کونسا تھا جو کہ زمین پر ٹپکا اور وہ کونسا سب سے پہلا چشمہ تھا جو

زمین پر پھوٹا اور کونسی شئی پہلی تھی جو کہ زمین پر لہلہائی تھی تو امیر المومنینؑ نے اسے جواب دیا تو اس نے کہا اب دوسری تین بھی بتلائیں کہ محمدؐ کے بعد کتنے امام عادل ہونگے اور آپ کس جنت میں ہونگے اور آپ کے ساتھ جنت میں کون رہائش اختیار کرے گا فرمایا اے یہودی بے شک محمدؐ کے خلفاء میں سے بارہ امام عادل ہونگے جنہیں رسواء کرنے والا نقصان نہ دے گا اور نہ ہی کسی مخالف کی مخالفت سے انکو وحشت ہوگی اور وہ دین میں مضبوط پہاڑوں سے بھی زیادہ جمے ہوئے ہونگے اور محمدؐ کا مسکن جنت عدن میں ہوگا اور آپ کے ساتھ یہی بارہ امام ہونگے جو عادل ہونگے اُس نے کہا کہ آپؑ نے سچ کہا اللہ کی قسم جسکے سوا کوئی معبود نہیں بے شک میں نے ایسے اپنے باپ ہارونؑ کی کتب میں پایا جو انہوں نے اپنے ہاتھ سے لکھی اور موسیٰؑ میرے چچا نے املاء کروائیں پھر اس نے کہا کہ ایک کے بارے میں مجھے خبر دو کہ وصی محمدؐ آپ کے بعد کتنی دیر زندہ رہے گا اور کیا وہ اپنی طبعی موت مرے گا یا قتل کیا جائے گا آپ نے فرمایا اے ہارونی وہ آپ کے بعد تیس سال زندہ رہے گا ایک دن کم و بیش نہ ہوگا پھر اسے یہاں یعنی کان پر مارا جائے گا تو اس سے یہ رنگین ہو جائے گی تو ہارونی رونے لگ گیا اور اپنا دھاگہ توڑ دیا اور کہا اشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمداً عبدہ ورسول اور تو اسکا وصی ہے مناسب ہے تو تو سب سے اوپر ہو اور کوئی تجھ سے اوپر نہ ہو اور تو تعظیم کیا جائے اور کمزور نہ جانا جائے پھر وہ چلا گیا اپنے گھر کی طرف آپ نے اسے دین کے احکام کی تعلیم دی:

https://www.shiabookspdf.com

اعلام الوریٰ میں عن الکلینی عن عدۃ من اصحابہ عن احمد بن محمد بن خالد عن ابیہ اسی طرح ہے اس میں ہے کہ مجھے خبر دو اس پہلے قطرے کے بارے جو کہ زمین پر ٹپکا کہ وہ کونسا تھا اور کونسا چشمہ تھا جو کہ سب سے پہلے زمین پر تھا اور کونسا درخت تھا جو زمین پر سب سے پہلے اگا تو فرمایا اے ہارونی تم یہ کہتے ہو کہ پہلا قطرہ زمین پر ٹپکا جب آدم کے بیٹے نے دوسرے کو قتل کیا حالانکہ ایسا نہیں ہے لیکن جب حواء کو خون حیض آیا وہ قطرہ تھا اپنا بیٹا جننے سے پہلے اور تم کہتے ہو کہ سب سے پہلا چشمہ جو زمین پر بہا وہ ہے جو بیت المقدس میں پھوٹا حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ وہ چشمہ ہے جو کہ چشمہ حیات ہے جس پر موسیٰ جا کر کھڑے ہوئے اور انکا شاگرد اور انکے ساتھ تلی ہوئی مچھلی تھی وہ اُس میں گر کر زندہ ہوگئی اور یہ پانی کسی بھی مردہ کو لگے تو وہ زندہ ہو جاتا ہے اور تم کہتے ہو کہ سب سے پہلا درخت جو زمین پر اگا وہ درخت تھا جس سے نوح کی کشتی تیار ہوئی تھی حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ وہ کھجور ہے جو جنت سے اتری تھی اور وہ عجوہ ہے اور اُس سے جو اقسام تو دیکھتا ہے نکلی ہیں اُس نے کہا کہ آپ نے سچ کہا اللہ کی قسم جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے بے شک میں یہی پاتا ہوں اپنے باپ ہارونؑ کی کتابوں میں آپ کے ہاتھ سے لکھی ہوئی اور میری چچا موسیٰؑ کی املاء کروائی ہوئی پھر اُس نے کہا مجھے دوسری تین بتائیں اور آگے اسی طرح ذکر کیا آخر حدیث تک میں کہتا ہوں کافی میں بھی روایت ہے اسی سند سے لیکن اس میں جو بات ساقط ہیں جیسے کہ صدوق کی روایت شاید طوسی نے کلینی کی دوسرے کتاب سے شامل کی

ہو گی۔

۷۔اکمال الدین ابی عن الحمیری عن محمد بن عیسیٰ عن عبدالرحمن بن ابی هاشم عن ابی یحییٰ المدنی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فرمایا کہ ایک یہودی عمر کے پاس آیااور چند مسائل پوچھے تو انہوں نے علی علیہ السلام کی طرف اسکی رہنمائی کی تو علی علیہ السلام نے اسے کہا کہ سوال کر اس نے کہ کہ آپ مجھے بتائیں کہ تمہارے نبی کے بعد کتنے امام عادل ہونگے اور وہ کس جنت میں ہونگے اور انکے ساتھ انکی جنت میں کون ہو گا تو علی علیہ السلام نے فرمایااے ہارونی محمدؐ کے بعد بارہ امام عادل ہونگے انہیں رسوا کرنے والا رسوا نہ کر سکے گا اور نہ ہی انہیں کسی مخالف کی مخالفت سے وحشت ہو گی وہ اللہ کے دین میں مضبوط پہاڑوں سے بھی زیادہ ثابت ہونگے اور محمدؐ کا مقام جنت عدن میں ہو گا اور جو آپؐ کے ساتھ اس میں رہیں گے یہ ہی بارہ امام ہونگے تو وہ آدمی مسلمان ہو گیااور کہا کہ تو ہی اس مجلس کے لائق ہے اس سے تو وہ ہے جو فائق ہو اور تجھ سے اوپر کوئی نہ ہو اور تو بلند ہو تجھ سے کوئی بلند نہ ہو۔

۸۔الغیبہ الشیخ طوسی جماعۃ من عدہ عن اصحابنا عن الکینی عن محمد عن یحییٰ عن محمد بن الحسین عن مسعدہ بن زیاد عن ابی عبد اللہ علیہ السلام و محمد بن الحسین عن ابراہیم بن ابی یحییٰ المدنی عن ابی ہارون العبدی عن ابی سعید الخدری فرمایا کہ میں موجود تھا جب ابو بکر فوت ہوئے اور عمر خلیفہ بنے تو ایک یہودی یثرب کے وزیروں میں سے آیا یہود مدینہ کا خیال ہے کہ وہ اپنے زمانے کا سب سے زیادہ علم والا تھا حتیٰ کہ وہ عمر کی طرف پہنچااور کہا کہ اے عمر میں آپ کے پاس آیا ہوں اسلام لانے کا ارادہ ہے اگر مجھے اُن سوالوں کے جواب دے دو جو میں پوچھوں کیونکہ تم اس کتاب وسنت کے سب سے زیادہ علم رکھتے ہو اور اسکا بھی جو میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں تو عمر نے کہا میں اس قابل نہیں لیکن تیری رہنمائی ایسے شخص کی طرف کرتا ہوں جو کہ ہماری امت میں کتاب وسنت کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے اور اُس کا بھی جو تو سوال کرے اور وہ یہ ہے اور علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کر دیا تو یہودی نے کہا اے عمر اگر یہ شخص ایسا ہے جو تو کہہ رہا ہے تو تیرے لئے کیا حق ہے کہ لوگوں سے بیعت لے جبکہ وہ تم سے سب سے زیادہ علم والا ہے تو عمر نے اسے جھڑکا پھر وہ یہودی اٹھا علی علیہ السلام کی طرف اور کہا کہ آپ ایسے ہیں جیسے کہ عمر نے ذکر کیا فرمایا عمر نے کیا کہا اس نے بتایا اور کہا کہ اگر تو آپؑ ایسے ہیں جیسے کہ عمر نے کہا تو آپؑ سے چند سوالات کرتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ اسے جان لوں کیا کوئی تم میں سے ان کو جانتا ہے تاکہ مجھے معلوم ہو جائے کہ تم تمام امتوں سے اعلیٰ اور علم والے ہونے میں سچے ہو اور اسکے ساتھ ساتھ میں تمہارے دین اسلام میں بھی داخل ہو جاؤں گا تو امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ ہاں میں ہوں ایسا جیسا کہ تیرے لئے عمر نے ذکر کیا سوال کر جو تیرا جی چاہے میں انشاء اللہ تجھے بتاؤں گا اس نے کہا کہ میں سوال کرتا ہوں تین اور تین اور ایک کے

https://www.shiabookspdf.com

بارے تو علی علیہ اسلام نے کہ اے یہودی تو یہ کیوں نہیں کہتا کہ مجھے سات کے بارے میں بتاؤ یہودی نے کہا بے شک تم اگر مجھے تین کے بارے میں خبر دیدو گے تو دوسری تین کے بارے بھی پوچھ لوں گا ورنہ رُک جاؤں گا اور اگر آپ نے ان سات کا جواب دیا تو آپ تمام اہل ارض میں سب سے زیادہ علم والے ہونگے اور افضل اور لوگوں کے سب سے قریب ہونگے فرمایا کہ سوال کر جو تو چاہے اے یہودی اس نے کہا کہ آپ بتائیں کہ وہ کونسا پتھر ہے جو زمین پر پہلے رکھا گیا اور وہ کون سا درخت ہے جو زمین پر پہلے بویا گیا اور وہ کونسا چشمہ ہے جو زمین پر پہلے پھوٹا تو امیر المومنینؑ نے اسے بتادیا پھر اس نے کہا آپ مجھے اس امت کے بارے بتائیں اسکے کتنے امام ہدایت ہونگے اسکی نبیؐ کی اولاد میں سے اور مجھے اپنے نبیؐ کے بارے بتائیں کہ جنت میں کونسی جگہ پر ہوگا اور مجھے بتائیں کہ اسکے ساتھ جنت میں کون ہوگا تو امیر المومنینؑ نے فرمایا اس امت کے بارہ امام ہدایت والے ہونگے جو کہ اس نبیؐ کی اولاد سے ہونگے اور وہ مجھ سے ہونگے اور ہمارے نبیؐ کا مقام جنت افضل ترین اور اشرف ترین جنت عدن میں ہوگا لیکن اسکے ساتھ اسکے مرتبے میں یہ بارہ اس کی اولاد کے ہونگے اور انکی ماں اور دادی انکی ماں کی ماں ہوگی اور انکی اولاد کے ساتھ اس میں کوئی شریک نہ ہوگا، اسی طرح اعلام الوریٰ عن کلینی مثلہ۔

۹۔ کتاب المقتضب لابن عیاش عن احمد بن محمد بن زیاد القطان عن محمد بن غالب العبّنی عن ہلال بن عقبہ عن حیان بن ابی بشر عن معروف بن خربوذ عن ابی الطفیل فرمایا کہ میں نے علی علیہ السلام سے سنا فرماتے تھے لیلۃ القدر ہر سال اُترتا ہے اُس میں وصی پر رسول اللہؐ کے بعد جو بھی اترتا ہے آپ کو کہا گیا اے امیر المومنینؑ وصی کون لوگ ہیں فرمایا کہ میں اور گیارہ میری پشت سے جو محدث امام ہونگے معروف کہتے ہیں کہ میں ابو عبد اللہ مولیٰ ابن عباس کو مکہ میں ملا اور یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے سنا یہ بیان کرتے تھے اور آپ یہ اللہ کا قول پڑھتے تھے کہ (نہیں بھیجا ہم نے آپ سے قبل کوئی نبی اور نہ ہی رسول اور نہ ہی محدث والا) فرمایا وہ اللہ کی قسم محدث امام ہونگے۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۴۲

نصوص امام حسنؑ و امام حسینؑ

۱۔ کفایۃ الاثر علی بن محمد عن محمد عن عمر الجعابی عن احمد بن واقد عن ابراہیم بن عبداللہ عن عبداللہ بن عبدالحمید عن ابی ضمرہ عن عبایہ عن الاصبغ فرمایا کہ میں نے حسنؑ بن علیؑ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہؐ کے بعد بارہ امام ہوں گے جن میں سے نو میرے بھائی حسینؑ کی پشت سے ہونگے اور ان میں سے اس امت کا مہدیؑ ہوگا۔

https://www.shiabookspdf.com

۲۔ کفایۃ الاثر الحسین بن علی رحمۃ اللہ عن ھارون بن موسیٰ عن محمد بن ہشام عن جعفر بن محمد بن مالک الفزاری عن الحصین بن علی عن فرات بن احنف عن جابر بن یزید الجعفی عن محمد بن علی الباقرؑ عن علی بن الحسینؑ زین العابدینؑ فرمایا کہ حسین بن علیؑ نے فرمایا کہ امام رسول اللہؐ کے بعد نبی اسرائیل کے نقبا کی تعداد میں ہیں اور ہم میں سے اس امت کا مہدیؑ ہے۔

۳۔ کفایۃ الاثر محمد بن الحسن بن الحسین بن ایوب عن محمد بن الحسین ابزوفری عن احمد بن محمد الھمدانی عن القاسم بن محمد بن حماد عیاث بن ابراہیم عن اسماعیل بن ابی زیاد عن یونس بن ارقم عن ابان بن ابی عیاش عن سلمان القیصری فرمایا کہ میں نے امام حسن بن علیؑ سے سوال کیا اماموں کے بارے تو فرمایا سال کے مہینوں کی تعداد میں ہیں۔

۴۔ کفایۃ الاثر المعافا بن زکریا عن ابن عقدہ عن احمد بن حسن بن سعید عن ابیہ عن جعدہ بن الغربیر عن عمران بن یعقوب بن عبداللہ عن یحییٰ بن جعدہ بن ھبیرہ عن الحسین بن علی صلوات اللہ علیہ کہ آپ سے کسی آدمی نے اماموں کے بارے سوال کیا فرمایا بنی اسرائیل کے نقباء

کی تعداد میں ہیں نو میری اولاد سے ان میں آخری القائم ہے اور بے شک میں نے رسول اللہؐ سے سنا فرماتے تھے خوش ہو جاؤ پھر خوش ہو جاؤ تین مرتبہ فرمایا کہ میرے اہل بیتؑ کی مثال ایسے ہے جیسے کہ باغ ہو اس سے ایک پوری فوج سال بھر کھائے پھر کھائے پھر ایک فوج سال بھر کھائے اور اسکے آخر میں ایک فوج ہو جو چوڑائی میں سمندر ہو اور گہرائی اسکی لمبائی اور پھیلاؤ میں اور خوبصورت ہو پھل کے اعتبار سے اور کیسے ہلاک ہو گی وہ امت کہ میں اس کا اول ہوں اور بارہ سعادت مند عقل والے میرے بعد اسکے آخر میں ہو اور ابن مریمؑ اسکے آخر میں ہو لیکن ہلاک ہونگے جو اس کے درمیان ہونگے فساد پھیل جائے گا نہ وہ مجھ سے ہونگے اور نہ میں ان سے ہونگا۔

۵۔ کفایۃ الاثر علی بن الحسن عن محمد بن الحسین الکوفی عن محمد بن محمود عن احمد بن عبد اللہ الازھی عن ابی حفض لاعشما عن عنبہ بن الازھر عن یحییٰ بن عقیل عن یحییٰ بن نعمان فرمایا کہ میں حسین علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک عرب کا آدمی نقاب اوڑھے ہوئے داخل ہوا شدید گندمی رنگت والا تھا اُس نے سلام کیا تو حسین علی السلام نے سلام کا جواب دیا اس نے کہ اے ابن رسول اللہؐ ایک سوال ہے آپ نے فرمایا پوچھو اُس نے کہا کہ ایمان ویقین کے درمیان کتنے ہیں فرمایا چار انگلیاں اُس نے کہا کہ کیسے فرمایا کہ ایمان وہ ہے جو ہم نے سنا اور یقین وہ ہے جو ہم نے دیکھا اور سننے اور دیکھنے کے درمیان چار انگلیوں کا فاصلہ ہے اس نے کہا کہ آسمان وزمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے فرمایا صرف ایک مقبول دُعا کا اُس نے کہا کہ مشرق ومغرب کے درمیان کتنا فاصلہ ہے فرمایا سورج کی ایک دن کی مسافت اس نے کہا کہ آدمی کی عزت کیا ہے فرمایا لوگوں سے بے پرواہ ہونا اس نے کہ کہ سب سے قبیح شے کیا ہے فرمایا شیخ بوڑھے کا نافرمان ہونا قبیح ہے اور بادشاہ میں تیزی قبیح ہے اور حسب ونسب والے کا جھوٹ بولنا قبیح ہے اور مال دار کا بخیل ہونا اور عالم کا حریص ہونا قبیح ہے اس نے کہا آپ نے اے اللہ کے رسولؐ کے بیٹے سچ کہا ہے پس آپ مجھے رسول اللہؐ کے بعد آئمہ کی تعداد کے بارے بتائیں فرمایا کہ بارہ بنی اسرئیل کے نقیبوں کی تعداد میں اُس نے کہا کہ میرے لئے انکے نام لیں تو حسین علیہ السلام نے سر جھکایا پھر سر اٹھایا اور فرمایا کہ ہاں میں تجھے بتاتا ہوں اے اعرابی آدمی بے شک امام اور خلیفہ رسول اللہؐ کے بعد میرا باپ امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ اور حسنؑ اور میں . نو میری اولاد میں سے اُن میں سے میرا بیٹا علیؑ اور اسکے بعد اسکا بیٹا محمدؑ اور اسکے بعد اسکا بیٹا جعفرؑ اور اسکے بعد اسکا بیٹا موسیٰؑ اور اسکے بعد اسکا بیٹا علیؑ اور اسکے بعد اسکا بیٹا محمدؑ اور اسکے بعد اسکا بیٹا علیؑ اور اسکے بعد اسکا بیٹا الحسنؑ اور اسکے بعد خلیفہ مہدیؑ وہ نواں ہو گا میری اولاد میں سے جو کہ دین کو آخر زمانے میں قائم کرے گا تو وہ اعرابی اٹھا اور وہ کہہ رہا تھا: نبیؐ نے اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اسکی پیشانی پر چمکدار لکیریں ہیں اسکے باپ اونچے قریشیوں میں ہیں اور دادا بہترین دادوں میں سے ہیں:

https://www.shiabookspdf.com

۶۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام الھمدانی عن علی عن ابیہ عن الھروی عن وکیع عن الربیع بن سعد عن عبد الرحمن بن سلیط فرمایا کہ حسینؑ بن علی بن ابی طالبؑ نے فرمایا کہ ہم میں سے بارہ مہدی ہونگے اُن میں پہلا امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ ہے اور آخری اُن میں نواں میری اولاد میں سے ہوگا اور وہ حق کو قائم کرے گا اسکے ذریعے اللہ زمین کو مرنے کے بعد زندہ کریں گے اور دین حق کو غالب کرینگے تمام دینوں پر اگرچہ مشرک ناپسند کریں اسکے لئے غائب ہونا ہوگا اسکے بارے کچھ لوگ مرتد ہونگے اور دوسرے کچھ لوگ ثابت قدم رہیں گے دین پر پس وہ اذیت دینگے اور انکو کہا جائے گا کب ہوگا وہ وعدہ اگر تم سچے ہو سنو بے شک اسکی غیبت میں اذیت پر صبر کرنے والا اور تکذیب پر صبر کرنے والا بمنزلہ اسکے ہوگا جو کہ رسول اللہؐ کے سامنے تلوار سے جہاد کرنے والا ہے اور مقتضب الاثر میں ابن عیاش عن الھمدانی بھی اِسی طرح روایت ہے:

https://www.shiabookspdf.com

باب ۴۳

نص وفرمان امام علی بن حسین صلوات اللہ علیہا

۱۔ الاحتجاج عن ابی حمزہ الثمالی عن ابی خالد الکابلی فرمایا کہ میں سیدی علی بن حسین زین العابدینؑ کے پاس داخل ہوا اور میں نے انکو کہا اے ابن رسول اللہؐ مجھے انکے بارے میں بتائیں جنکی اطاعت اور محبت اللہ نے فرض کی ہے اور بندوں پر انکیا قتداء رسول اللہؐ کے بعد واجب کی ہے تو انہوں نے مجھے فرمایا اے خالد بے شک اولی الامر جن کو اللہ نے لوگوں کے لئے امام بنایا ہے اور ان پر انکی اطاعت واجب کی ہے وہ امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ پھر الحسنؑ پھر حسینؑ دنوں علی بن ابی طالبؑ کے بیٹے پھر یہ امر ہم تک پہنچا پھر آپ خاموش ہو گئے تو میں نے کہا یا سیدی ہمیں یہ روایت کی گئی ہے امیر المومنینؑ سے کہ زمین حجۃ اللہ سے اس کے بندوں پر کبھی خالی نہ ہو گی تو آپؑ کے بعد حجۃ اور امام کون ہو گا فرمایا میرا بیٹا محمدؑ کے بعد اسکا بیٹا جعفرؑ ہو گا اور اسکا نام آسمان والوں میں صادقؑ ہے میں نے کہا یا سیدی اسکا نام صادق کیسے ہوا حالانکہ آپؑ تو سب ہی صادق ہو فرمایا کہ میرے والد گرامیؑ نے بیان کیا اپنے والد گرامی علی علیہ السلام سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب میرا بیٹا جعفرؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن حسینؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ پیدا ہو گا تو اسکا نام صادق رکھنا پس بے شک پانچواں جو آپکی اولاد میں سے ہے جس کا نام جعفرؑ ہے تو اس وقت اللہ پر جرأت کرتے ہوئے اور جھوٹ بولتے ہوئے کوئی امامت کا دعویٰ کرے گا پس وہ اللہ کے نزدیک جعفر کذاب ہو گا اللہ پر بہتان باندھے گا جو اس چیز کا دعویٰ کرے گا جس کا وہ اہل نہ ہو گا اسکے باپ کا بھی مخالف ہو گا اور اسکے بھائی کا حاسد ہو گا یہ وہ اللہ کا راز ہے جو اللہ کے ولی کی غیبت میں کھلے گا پھر علی بن الحسینؑ شدت سے رونے لگے پھر فرمایا گویا کہ میں جعفر کذاب کے پاس ہوں اور بے شک اسکے زمانے کے سرکش نے اللہ کے ولی کے امر کی مخالفت کی ہے اور غائب ہونے والا اللہ کی حفاظت میں ہے اور اسے حوالے

https://www.shiabookspdf.com

کرنا ہوگا باپ کے حرم میں اسکی ولادت سے جہالت کی وجہ سے اور اسکے قتل پر وہی کرتے ہوئے اگر وہ کامیاب ہو گیا اور اپنے باپ کی میراث میں طمع کرتے ہوئے تاکہ اسے ناحق لے لے ابو خالد نے کہا کہ میں نے آپ کو کہا ابن رسول اللہؐ بے شک کیا یہ ہو کر رہے گا فرمایا کہ ہاں میرے رب کی قسم بے شک یہ ہمارے پاس اس صحیفے میں لکھا ہوا ہے جس میں وہ تکلیفیں مذکور ہیں جو رسول اللہؐ کے بعد ہم پر آنی ہیں تو ابو خالد نے کہا کہ میں نے عرض کیا اے ابن رسول اللہؐ پھر کیا ہو گا فرمایا پھر اللہ کے ولی بارھویں کی اوصیاء رسول اللہؐ اور اماموں میں سے غیبت طویل ہو جائے گی اے ابو خالد بے شک اسکی غیبت کے زمانے کے لوگ اور اسکی امت کے قائل اور انکے ظہور کا انتظار کرنے والے ہر زمانے کے لوگوں سے افضل ہونگے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انکو عقلیں اور فہم اور معرفت عطا کی ہو گی کہ جسکی وجہ سے غیبت انکے لیے بمنزلہ مشاہدہ کے ہو گی اور اللہ تعالیٰ انکو بمنزلہ اُن لوگوں کے کرے گا جو کہ تلوار سے رسول اللہؐ کے سامنے جہاد کرتے رہے یہی لوگ سچے مخلص اور سچے شیعہ ہونگے اور اللہ کے دین کی دعوت سہراً و جہراً دینگے اور آپ نے فرمایا کشادگی کا انتظار کرنا بھی بڑی کشادگی ہے اور اکمال الدین میں ہے علی بن عبداللہ عن محمد بن ہارون عن عبدااللہ بن موسیٰ عن عبدالعظیم الحسینی عن مجورن بن یحییٰ عن ابراہیم بن ابی زیاد عن الجمالی عن الکابلی اسی طرح روایت ہے پھر فرمایا کہ یہ حدیث ہمیں ابن موسیٰ اور ستانی اور وراق سب نے محمد الکوفی سے عن عبدالعظیم الحسنی عن صفوان عن ابراہیم بن ابی زیاد عن الثمالی عن الکابلی عن علی بن حسین قال صدوق ذکر زین العابدینؑ : صدرق کہتے ہیں کہ امام زین العابدینؑ نے جعفر کذاب کا ذکر کیا اپنی حدیث میں صرف بتلانے کے لئے اور اسی طرح کی رویات عن ابی الحسن علی بن محمد العسکری سے بھی ہے کہ آپ کو جب پیدا ہوئے تو چھپایا نہیں گیا اور آپ نے یہ بھی بتایا کہ وہ بہت سے لوگوں سے گم ہو جائے گا اور یہ بھی سب آپ کی ولادت ہو گی کیونکہ آپکی امامت پر اس سے بڑی کوئی دلیل نہیں ہو سکتی جو اُن احادیث میں ہے جن میں آئندہ کے حالات مذکور ہیں اور ہونے سے پہلے بتائے گئے جیسے کہ عیسیٰ بن مریمؑ کی نبوت پر یہ دلالت ہے کہ آپ لوگوں کو خبر دیتے جو وہ کھائیں گے اور جو ذخیرہ کریں گے اپنے گھروں میں اور جیسے کہ نبیؐ تھے کہ جب ابو سفیان نے اپنے دل میں کہا جس نے ایسا کیا جیسے کہ میں نے کیا ہے تو میں اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دیدوں گا ورنہ میں اس پر اسکی رکاب کے ساتھ حبشیوں کے لشکر جمع کرونگا اور میں انکو ملوں گا شاید کہ میں اسے روک سکوں تو رسول اللہؐ نے اپنے خیمے سے آواز دی کہ اس وقت اللہ تعالیٰ تجھے اے ابو سفیان رُسوا کرے گا تو یہ آپ علیہ السلام پر دلالت ہے جیسے کہ عیسیٰ بن مریم کیلئے دلیل تھی ہر وہ شیٔ جسکی خبر امام پاک دیں اس طرح کی چیزوں میں سے وہ دلالت ہوتی ہے جو کہ لوگوں کو بتاتی ہے کہ یہ امام ہے اللہ کی طرف سے اسکی اطاعت فرض ہے : ۲... کفایۃ الاثر ال حسین بن علی عن ہارون بن موسیٰ عن ال حسین بن حمدان عن عثمان بن

سعید عن مد بن مہران عن محمد بن اسماعیل الحسنی عن خالد بن المفلس عن نعیم بن جعفر عن ابی حمزہ الثمالی عن ابی خالد الکابلی فرمایا کہ میں امام علی بن حسینؑ کے ہاں داخل ہوا اور آپ اپنے محراب میں بیٹھے ہوئے تھے پس میں بیٹھ گیا حتیٰ کہ آپ مڑے اور میری طرف متوجہ ہوئے اپنی ریش مبارک پر ہاتھ پھیرتے ہوئے تو میں نے کہا اے مولاؑ مجھے بتلائیں کہ آپ کے بعد کتنے امام ہونگے تو فرمایا آٹھ، میں نے عرض کی کہ کیسے فرمایا کیونکہ رسول اللہؐ کے بعد امام بارہ ہیں جتنی تعداد اسباط کی ہے تین تو گزرنے والوں میں سے ہیں اور چوتھا میں ہوں اور آٹھ میری اولاد میں سے پاک امام ہونگے جو ہم سے محبت کرے گا اور ہمارے امر پر عمل کرے گا تو وہ ہمارے ساتھ بلند رُتبے پر ہوگا اور جو ہم سے بغض رکھے گا یا ہمیں رَد کرے گا یا کسی ایک کو ہم میں سے رَد کرے گا تو وہ اللہ اور اسکی آیات سے کفر کرنے والا ہے۔

۳۔ کفایۃ الاثر ابو المفضل الشیبانی عن جعفر بن محمد العلوی عن علی بن الحسن بن علی بن عمر بن علی بن الباقر محمدؑ روایت ہے کہ میں نے کہا اے باباجان آپ کا نام باقر کیوں ہے تو آپ مسکرائے اور میں نے آپ کو اس سے قبل مسکراتے نہ دیکھا تھا پھر آپ نے اللہ کے لئے طویل سجدہ کیا اور میں نے سنا کہ آپ کہہ رہے تھے اپنے سجدہ میں اے اللہ تیرے لئے تعریفیں ہیں اے میرے سردار تیری اُن نعمتوں پر جو تو نے اہل بیتؑ پر کی ہیں آپ نے یہ کئی مرتبہ دھرایا پھر فرمایا اے بیٹے بے شک امامت آپکی اولاد میں رہے گی یہاں تک کہ ہمارا قائم اٹھے پس وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہے بے شک وہ امام ہے اور اماموں کا باپ ہے جو حکمت کا معدن ہے اور علم کی جگہ ہے کثرت ہو گیا اس کی کثرت ہونا اللہ کی قسم وہ رسول اللہؐ کے زیادہ مشابہ ہے پس میں نے کہا آپ کے بعد کتنے امام ہونگے فرمایا کہ سات اور ان میں سے مہدی ہوگا جو کہ آخر زمانے میں دین کو قائم کرے گا۔

۴... کفایۃ الاثر علی بن الحسن عن محمد بن الحسین عن علی بن اسحاق اجادۃ اور سلھالوی محمد بن احمد بن سلمان عن عبد اللہ بن عمر البلوی عن ابراہیم بن عبد اللہ بن علاء عن ابیہ عن زید بن علی بن الحسینؑ فرمایا کہ ایک مرتبہ میرے والد گرامیؑ اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی آپکی طرف کھڑا ہوا اس نے کہ اے ابن رسول اللہؐ کیا تمہارے نبی نے تم سے کوئی عہد کیا ہے کہ انکے بعد کتنے امام ہونگے فرمایا کہ ہاں بارہ عدد بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد میں: ...

۵۔ کفایۃ الاثر الحسین بن محمد بن سعید عن علی بن عبد اللہ الخذیجی عن الحسین بن جعفر عن ال حسین بن الحسن الفزاری الاشقر عن محمد بن کثیر بیاع العمری عن محمد بن عبید اللہ اغزاری عن علیؑ بن حسینؑ فرمایا ایک آدمی نے میرے والد گرامیؑ سے اماموں کے بارے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ بارہ ہونگے سات اسکی پشت سے اور اپنا ہاتھ میرے بیٹے محمدؑ کے کندھے پر رکھا۔

باب ۴۴

فرمان امام الباقر صلوات اللہ علیہ

ا۔ کفایۃ الاثر المعافا ابن زکریا عن محمد بن مزید الازھری عن محمد بن مالک بن لابرد عن محمد بن فضیل عن غالب الجھنی عن ابی جعفر الباقر علیہ السلام فرمایا بے شک امام رسول اللہؐ کے بعد نقباء بنی اسرائیل کی تعداد کی طرح ہو گے اور وہ بارہ تھے کامیاب ہے وہ جو ان سے دوستی کرے اور ہلاک ہے وہ جو ان سے دشمنی کرے اور بے شک میرے باپ نے بیان کیا اپنے باپ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب مجھے معراج کروائی گئی اور آسمان کی طرف لے جایا گیا تو عرش کے پائے پر لکھا ہوا تھا لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ: میں نے اس کی تائید علیؑ سے کی اور اسکی نصرت علیؑ سے کی اور میں کئی مقامات پر علیؑ ۔ علیؑ ۔ علیؑ اور محمدؑ ۔ محمدؑ ۔ محمدؑ اور جعفرؑ اور موسیٰؑ اور الحسنؑ اور الحسنؑ والحسینؑ اور الحجہؑ لکھا ہوا دیکھا پس میں نے انکی گنتی کی تو وہ بارہ تھے تو میں نے کہا اے رب یہ کون ہیں جن کو میں دیکھ رہا ہوں فرمایا اے محمدؐ یہ تیرے وصی کا نور ہے اور تیرے دونوں نواسوں کا نور ہے اور یہ نور انکی اولاد کے اماموں کا ہے ان سے ہی میں ثواب دونگا اور ان کی وجہ سے ہی عذاب دونگا:

۲۔ کفایۃ الاثر: ابوالمفضل الشیبانی عن جعفر بن محمد العلوی عنعبید اللہ بن احمد بن غیک عن ابن ابی عمر عن الحسن بن عطیہ عن عمر بن یزید عن الورد بن المبیت عن ابیہ الکمیس بن ابی المستہل فرمایا کہ میں سیدی ابی جعفرؑ محمد بن علی الباقرؑ کے پاس داخل ہوا تو میں نے عرض کیا اے ابن رسول اللہؐ بے شک میں نے آپ کے بارے میں چند شعر کہے ہیں کیا آپ اجازت دینگے کہ میں انکو پڑھوں تو آپ نے فرمایا کہ بے شک یہ ایام بیض ہیں میں نے کہا کہ وہ خاص طور پر آپؑ کے بارے میں ہیں تو فرمایا کہ لاؤ تو میں نے شعر پڑھے: مجھے زمانے نے رلایا اور ہنسایا اور زمانہ چکروں اور کئی رنگوں والا ہے: بے شک نوطف میں دھوکہ دیئے گئے اور سب کفن کی امانت ہو گئے: تو آپ رو پڑے اور ابو عبداللہؑ بھی روئے اور میں نے ایک مستور کی آواز بھی سنی جو کہ خیمے کے پیچھے سے رو رہی تھی جب میں اپنے اس قول پر پہنچا: اور چھ ایسے

https://www.shiabookspdf.com

تھے کہ انکے برابر بنو عقیل نہیں ہو سکتے جو بہترین گھڑ سوار تھے: پھر علیؑ سب سے بہتر انکا مولا اسکا ذکر میرے غموں کو بھڑکاتا ہے: تو آپ پھر روئے اور پھر فرمایا نہیں ہے کوئی آدمی کہ ہمارا ذکر کرے یا اسکے پاس ہمارا ذکر ہو تو اللہ اسکے آنسوؤں کو اسکے اور آگ کے درمیان حجاب بنا دیتا ہے پھر فرمایا جب میں اپنے اس قول پر پہنچا: کہ خوش ہو اس پر جو تمہیں پہنچا یا وہ کسی دن رب سے خوش ہوا: بے شک عزت کے بعد تم ذلیل ہوئے پس نہ روکوں میں ظلم کو جب کہ مجھے ڈھانپ لے: تو اس پر میرا ہاتھ پکڑا اور پھر فرمایا اے اللہ کمیت کو بخش دے جو بھی اسکے اگلے پچھلے گناہ ہوئے ہیں اور جب میں اپنے اس قول پر پہنچا کہ کب قائم ہو گا تم میں حق کب قائم ہو گا تمہارا مہدی ثانی: فرمایا کہ بہت جلد انشاء اللہ بہت جلد پھر فرمایا اے ابو المستہل بے شک ہمارا قائم نواں ہو گا اولادِ حسینؑ میں سے ہے کیونکہ امام رسول اللہؐ کے بعد بارہ ہونگے بارھواں وہ قائم ہو گا میں نے کہا یا سیدی وہ بارہ کون ہیں فرمایا انکا اول علی بن ابی طالبؑ ہے اور اسکے بعد الحسنؑ والحسینؑ اور حسینؑ کے بعد علی بن الحسینؑ اور میں پھر میرے بعد یہ اور اپنا ہاتھ جعفرؑ کے کندھے پر رکھ دیا میں نے کہا کہ اسکے بعد کون ہو گا فرمایا کہ اسکا بیٹا موسیٰؑ اور موسیٰؑ کے بعد اسکا بیٹا علیؑ اور علیؑ کے بعد اسکا بیٹا محمدؑ اور محمدؑ کے بعد اسکا بیٹا علیؑ اور علیؑ کے بعد اسکا بیٹا الحسنؑ اور وہ القائم کا باپ ہے جو نکلے گا تو دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہوئی ہو گی اور ہمارے شیعوں کے دلوں کو شفاء دیگا میں نے کہا کہ کب نکلے گا اے ابن رسول اللہؐ فرمایا رسول اللہؐ سے سوال ہوا تو فرمایا اسکی مثال قیامت کی ہے جو اچانک آئے گی۔

https://www.shiabookspdf.com

۳۔الخصال عن علی بن ابیہ عن ابن ابی عمیر عن ابن غزوان عن ابی بصیر عن ابی جعفرؑ فرمایا کہ نو امام حسینؑ بن علیؑ کے بعد ہونگے اور نواں اُنکا قائم ہو گا ایسے ہیں غیبہ الطوسی میں جماعۃ عن عدہ من اصحابنا عن الکلینی عن علیؑ عن ابیہ بھی اسی طرح روایت ہے۔

۴۔عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ابی عن علی بن ابراہیم عن الیقطینی وابن ابی الخطاب معاً عن محمد بن الفضیل عن الثمالی عن ابی جعفرؑ فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو جنات اور انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور انکے بعد بارہ وصی بنائے ان میں سے کچھ تو گزر چکے ہیں اور کچھ باقی ہیں اور ہر وصی کے ساتھ سنت جاری ہوتی ہے اور اوصیاء جو کہ محمدؐ کے بعد ہونگے وہ عیسیٰ علیہ السلام کے اوصیاء کے طریقے پر ہونگے اور وہ بارہ تھے اور امیر المومنینؑ مسیح کے طریقے پر ہونگے اکمال الدین ابی وابن الولید معاً عن سعد عن الیقطینی عن المفضل عن الثمانی بھی اسی طرح ہے اور الغیبہ لشیخ طوسی میں ہے جماعت عن ابی المفضل عن محمد الحمیری عن ابیہ عن الیقینی عن محمد بن الفضیل بھی اسی طرح ہے۔ تشریح: آپ علیہ السلام کا سنتِ مسیح پر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس سے سابقہ بات کی طرف اشارہ ہے کہ امت میں تین فرقے ہونگے اور سنن جو کہ ہر ایک میں جاری ہوئیں پس اس میں وہ ہیں جو کہ اُن میں سے کوئی ایک مشہور ہو گئی اور وہ اُس پر غالب ہو گی اس

زمانے کے حالات میں سے مثلاً بعض پر عبادت غالب ہوئی اور بعض ایسے ہیں جو کہ علوم کو پھیلانے میں مصروف ہوئے۔

۵۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ابن مسرور عن ابن عامر عن المعلی عن الوشاء عن ابان بن عثمان عن زرارہ فرمایا کہ میں نے امام ابو جعفرؑ کو سنا فرماتے تھے کہ ہم بارہ امام ہیں اُن میں سے اول علیؑ پھر حسنؑ اور حسینؑ اور پھر حسینؑ کی اولاد سے امام ہونگے:

۶۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ماجیلویہ عن الکلینی عن ابی علی الاشعری عن الحسین بن عبید اللہ عن الخشاب عن علی بن مسماعہ عن علی بن الحسین بن رباط عن ابن اُذینۃ عن ابیہ عن زرارہ فرمایا کہ میں نے امام ابو جعفرؑ سے سنا فرماتے تھے کہ بارہ امام آل محمدؐ سے ہوں گے سب کے سب الھام والے ہونگے رسول اللہؐ کے بعد اور علیؑ بن ابی طالبؑ اُن میں سے ہیں۔

۷۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ماجیلویہ عن محمد العطار عن الصفار عن عبد اللہ بن الصلت عن عثمان بن عیسیٰ عن السماعہ فرمایا کہ میں اور ابو بصیر اور محمد بن عمران موسیٰ ابی جعفر اُن کے گھر میں تھے تو محمد بن عمران نے کہا کہ میں نے امام ابو عبد اللہؑ سے سنا فرماتے تھے کہ ہم بارہ محدّث (المعام والے) ہیں تو ابو بصیر نے کہا اللہ کی قسم تو نے یہ بات ابو عبد اللہؑ سے سنی ہے لیکن میں نے یہ ابو جعفرؑ سے بھی سنی ہے:

۸۔ الغیبہ للشیخ طوسی جماعۃ عن عدۃ من اصحابنا عن الکلینی عن ابی علی الاشعری عن الحسین بن عبد اللہ عن الحسن بن موسیٰ الخشاب عن الحسن بن سماعۃ عن علی بن الحسن بن رباط عن ابی اُذینہ عن زرارہ فرمایا کہ میں نے امام ابو جعفرؑ سے سنا فرماتے تھے کہ بارہ امام آلِ محمدؐ سے ہونگے سب محدّث ہیں اولاد رسول اللہؐ اور اولاد علیؑ بن ابی طالبؑ ہونگے پس رسول اللہؐ اور علیؑ بن ابی طالبؑ دونوں والد ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

۹۔ الغیبہ النعمانی علی بن ال حسین عن محمد بن یحییٰ العطّار عن محمد بن الحسن الرازی عن محمد بن علی الکوفی عن ابراہیم بن محمد بن یوسف عن محمد بن عیسیٰ عن عبد الرزاق عن محمد بن شان عن فضیل الرسان عن ابی حمزہ الثمالی فرمایا کہ میں ابو جعفر محمد الباقرؑ کے پاس ایک دن تھا جب آپؑ کے پاس کے سب لوگ متفرق ہوگئے تو مجھے کہا اے ابو حمزہ وہ چیز جو اللہ کے ہاں تبدیل نہیں ہوتی وہ ہمارے قائم کا قیام ہے پس جو شک کرے اس میں جو میں کہہ رہا ہوں تو اسکی اللہ سے ملاقات ہوگی تو وہ کافر اور اسکا انکار کرنے والا ہوگا پھر فرمایا میرے ماں باپ قربان اُس پر جس کا میرے والا نام ہوگا اور میرے والی کنیت ہوگی وہ ساتواں ہوگا میرے بعد میرے ماں باپ قربان ہوں اُس پر جو زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی اور فرمایا اے ابو حمزہ جو اُسے پائے اور اُسے تسلیم نہ کرے تو اُس نے محمدؐ کو بھی اور علی علیہ السلام کو بھی تسلیم نہیں کیا اور بے شک اللہ نے اُس پر جنت حرام کر دی ہے اور اسکا ٹھکانا جہنم ہوگا اور ظالموں کا ٹھکانا بہت بُرا ہے اور اللہ کی تعریف سے یہ بات واضح ہوئی اور روشن ہوئی ظاہری ہوئی اُسکے لئے جس کو اللہ ہدایت دے اور اُس سے حُسن سلوک کرے اللہ نے اپنی

محکم کتاب میں فرمایا(بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں) اللہ کی کتاب میں جس دن سے اللہ نے زمین وآسمان کو پیدا کیا ان میں سے چار حرمت والے ہیں یہ ہی درست دین ہے پس تم نہ کمی کرواُن میں اپنی طرف سے اور مہینوں کی پہچان کہ وہ محرم وصفرو ربیع الاول اور جو اسکے بعد ہے اور حرمت والے اُن میں جہاد کی اور ذوالقعدہ اور ذوالحجہ اور محرم ہیں یہ دین تقسیم نہیں ہو سکتا کیونکہ یہودی اور عیسائی اور مجوسی اور تمام دین والے اور تمام لوگ منافق اور مخالف ان کو پہچانتے ہیں اور اُنکے ناموں سے شمار کرتے ہیں بے شک وہ بارہ امام ہیں جو دین کو قائم رکھنے والے ہیں اور اُن میں سے حرمت والے امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ ہیں جن کا نام اللہ نے اپنے نام العلی سے مشتق کیا ہے جیسے کہ رسول اللہؐ کا نام احمد اپنے نام محمود سے مشتق کیا ہے اور تین آپکی اولاد میں سے ہیں جنکے نام میں علیؑ آتا ہے یعنی علیؑ بن حسینؑ ۔ علیؑ بن موسیٰؑ ۔ علیؑ بن محمدؑ پس یہ نام اللہ کے نام سے مشتق ہیں اسکی حرمت کی وجہ سے: اور کنز جامع الفوائد اور تاویل آیات الظاہرہ اور شیخ مفید نے بھی کتاب الغیبہ میں عن امام علی بن الحسینؑ اسی طرح بیان کیا ہے۔ تشریح: مہینوں سے انکا کنایہ اِس لئے کیا گیا کیونکہ اُن سے آسمان گھومتے ہیں اور ارکان مستقل ہوتے ہیں اور انکے وجود سے سال چلتے ہیں اور زمانے چلتے ہیں اور انکی برات سے ۔ لم امکان کا نظام درست ہوتا ہے لہٰذا یہ اسم بطور استعارہ انکے لئے استعمال کیا گیا اور اُنکے زمانوں کی وجہ سے انکا نام مشہور رکھا گیا اور اسلئے بھی کہ انکے انوارات تمام ممکنات پر پڑتے ہیں اور انکے علام منھوق پر انکی استعدادات کے مطابق اور قابلیت کے مناسب چمکتے ہیں پس انکو چاندوں سے مہینوں سے تشبیہ دی گئی کہ ان میں نور کے فیض اُن میں بھی اختلاف ہے لہٰذا وہ مخالفین کی آنکھوں سے دیکھنے میں محاق ہیں اور گناہ گاروں کی نظر میں وہ چاند کی طرح ہیں اور اصحاب یقین کی نظر میں وہ چودھویں کے چاند کی طرح ہیں ہر حالت میں انکے نوادرات شمس الکالح الوجود اور رسول ملک المعبود سے حاصل ہوتے ہیں اور یہ سب نور حاصل ہوتے ہیں تمام نوروں کے نور سے:

۱۰۔الغیبہ النعمانی الکلینی عن علی عن ابیہ عن ابن عمیر عن ابن غزوان عن ابی بصیر عن ابی جعفر الباقر علیہ السلام فرمایا کہ حسینؑ کے بعد نو امام ہونگے اور انکا نواں اُنکا قائم ہوگا:

۱۱۔الغیبۃ النعمانی محمد الحمیری عن ابیہ عن الیقطینی عن النضر عن یحییٰ الحلبی عن البطامنی فرمایا کہ میں ابو بصیر کے ساتھ تھا اور ہمارے ساتھ امام ابو جعفر الباقرؑ کا آزاد کردہ غلام تھا اُس نے کہا کہ میں نے امام ابو جعفرؑ سے سنا فرماتے تھے ہم سے بارہ محدث ہونگے اور ساتواں میری اولاد میں سے القائم ہے تو ابو بصیر کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک میں نے بھی ابو جعفرؑ سے یہ سنا ہے آپ فرماتے تھے چالیس سال قبل یہی بات یعنی اتنا عرصہ ہوا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۴۵

وہ فرامین جو امام صادق صلوات اللہ علیہ سے وارد ہوئے ہیں

ا۔ قرب الاسناء السندی بن محمد عن صفوان الجمال فرمایا کہ میں نے امام ابو عبد اللہؑ سے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں واحد لاشریک ہے پھر میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں جو اللہ کی مخلوق پر حجت ہیں پھر امیر المومنینؑ ہیں جو اللہ کی مخلوق پر حجت ہیں پھر حسنؑ بن علیؑ ہیں جو کہ اللہ کی مخلوق پر حجت ہیں تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے پھر حسینؑ بن علیؑ ہوئے جو مخلوقِ خدا پر حجت ہیں تو پھر آپ نے فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے پھر علیؑ بن حسینؑ ہوئے جو کہ مخلوق خدا پر حجت ہیں اور محمدؑ بن علیؑ بھی ہوئے جو کہ حجت علیؑ الخلق ہیں میں نے کہا اور اب آپؑ اسکی مخلوق پر حجت فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے:

٦۔ اکمال الدین عیون اخبار الرضا علیہ السلام القطان عن ابن ذکریا عن ابن حبیب بن ابن بھلول فرمایا کہ مجھے عبد اللہ بن ابی الھذیل نے بیان کیا جبکہ میں نے آپ سے امامت کے بارے سوال کیا کس کے بارے واجب ہوتی ہے اور جسکے لئے واجب ہوتی ہے اس کی کیا علامت ہے تو فرمایا بے شک اس پر دلیل اور مومنین پر حجت اور امور مسلمین کو قائم کرنے والا اور قرآن سے بولنے والا اور ہر علم کا عالم اللہ کے نبی کا بھائی اور اسکا خلیفہ اسکی امت پر اور اسکا وصی اُن پر اور اسکا ولی جو اس سے بمنزلہ ہارونؑ کے ہے موسیٰؑ سے جس کی اطاعت فرض ہے اللہ کے قول سے (اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اسکے رسول کی اور اولی الامر کی) جو موصوف ہے اللہ کے اس قول کا کہ (بے شک تمہارا ولی اللہ اور اسکا رسول ہے اور وہ لوگ جو ایمان والے ہیں جو نماز کی پابندی کرتے ہیں اور زکواۃ ادا کرتے ہیں اس حالت میں کہ وہ رکوع میں ہوتے ہیں) وہ جس کو ولایت کی طرف دعوت دی گئی اور اسکے لئے امامت ثابت کی گئی یوم غدیر خم میں کہ رسول اللہؐ کے اللہ کی

https://www.shiabookspdf.com

طرف سے اِس قول سے کہ کیا میں تمہاری جانوں سے بھی زیادہ قریب نہیں ہوں سب نے کہا کہ کیوں نہیں فرمایا کہ جسکا میں مولا ہوں تو علیؑ اسکا مولا ہے اے اللہ دوستی کر اُس سے جو علیؑ سے دوستی کرے اور دشمنی کر اُس سے جو علیؑ سے دشمنی کرے اور مدد کر اسکی جو اس کی مدد کرے اور رُسواء کر اسکو جو اِسے رُسوا کرے اِعانت کر اس کی جو اس اعانت کرے اور علی بن ابی طالبؑ امیر المومنینؑ اور امام المتقین اور چمکتے چہرے والوں کے قائد اور افضل الوصیین اور تمام مخلوق سے بہترین بعد رسول اللہؐ کے اور انکے بعد الحسنؑ بن علیؑ اور پھر الحسینؑ بن علیؑ جو کہ رسول اللہؐ کے نواسے ہیں اور تمام عورتوں سے بہترین کے بیٹے ہیں پھر علیؑ بن الحسینؑ پھر محمدؑ بن علیؑ پھر جعفرؑ بن محمدؑ پھر موسیٰؑ بن جعفرؑ پھر علیؑ بن موسیٰؑ پھر محمدؑ بن علیؑ پھر علیؑ بن محمدؑ۔ پھر حسنؑ بن علیؑ پھر محمد بن الحسنؑ اور القائم آج کے دِن تک ایک کے بعد دوسرا اور یہ عترت رسولؐ ہیں جو وصیت سے معروف ہیں اور امامت سے مشہور ہیں زمین ان میں سے کسی حجت سے ہر زمانے اور وقت میں کسی وقت خالی نہ ہو گی اور ہر دور اور زمانے میں اور یہ مضبوط کڑا ہیں اور ہدایت کے امام ہیں اور اہل دنیا پر حجت ہیں یہاں تک کہ اللہ زمین اور اس پر موجود سب کا وارث ہو اور جو انکی مخالفت کرے وہ گمراہ ہے گمراہ کرنے والا ہے حق اور ہدایت کو چھوڑنے والا ہے وہی قرآن کی تعبیر کرنے والے ہیں اور وہی رسول اللہؐ کی طرف سے بولنے والے ہیں اور جو فوت ہو اور انکو نہ جانے وہ جاہلیت کی موت مرے گا انکا دین پرہیز گاری اور پاکدامنی اور سچائی اور اصلاح اور اجتہاد اور امانت کو ہر نیک اور برے تک پہنچانا ہے اور لمبے سجدے کرنا اور رات کو قیام کرنا اور محارم سے بچنا اور صبر کے ساتھ کشادگی کا انتظار کرنا اور اچھی صحبت اختیار کرنا اور اچھا پڑوس اختیار کرنا پھر تمیم بن بھلول نے کہا کہ مجھے ابو معاویہ عن الاعمش عن جعفر بن محمد علیہ السلام نے امامت میں ایسے ہی بیان کیا تھا۔

https://www.shiabookspdf.com

۳۔ اکمال الدین ماجیلویہ وابن المتوکل معاً عن محمد العطارؒ والصفاء معاً عن عبد اللہ بن الصلت عن عثمان بن عیسیٰ عن سماعۃ بن مہران فرمایا کہ میں اور ابو بصیر اور محمد بن عمران موسیٰ ابی جعفر ایک گھر میں جو مکہ تھا موجود تھے تو محمد بن عمران نے کہا میں نے امام ابو عبد اللہؑ سے سنا فرماتے تھے ہم بارہ مہدی ہیں تو ابو بصیر نے اسے کہا اللہ کی قسم بے شک میں نے ابو عبد اللہؑ سے سنا ہے پس ایک یا دو مرتبہ قسم اٹھائی کیا ان سے سنا ہے، پس ابو بصیر نے کہا لیکن میں نے ابو جعفرؑ سے بھی سنا ہے: اکمال الدین ابن الولید عن الصفاء عن عبد اللہ بن الصلت عن عثمان بن عیسیٰ عن سماعۃ بن مھران اسی طرح روایت ہے اور الطالقانی عن ابن عقدہ عن سھل بن عبد اللہ عن عثمان بن عیسیٰ بھی اسی طرح ہے

۴۔ اکمال الدین الطالقانی عن ابن عقدہ عن ابی عبد اللہ العاصمی عن الحسین بن قاسم عن الحسن بن محمد بن سماعۃ عن وھیب عن ذریح عن ابی

حمزہ عن ابی عبداللہ علیہ السلام کہ آپ نے فرمایا ہم میں سے بارہ مہدی ہونگے۔

۵۔اکمال الدین الظفر العلوی عن ابن العیاشی عنا بیہ عن احمد بن علی بن کلثوم عن علی بن الحسن الاقاق عن محمد بن احمد بن ابی قتادہ عن احمد بن ہلال عن ابی عمیر عن سعید بن غزوان عنابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام فرمایا حسین علیہ السلام کے بعد نو امام ہونگے اُن میں نو آں اُنکا قائم ہو گا۔

۶۔الغیبہ النعمانی عبدالواحد بن عبداللہ عن احمد بن محمد بن ریاح عن احمد بن علی عن الحسین بن ایوب عن عبدالکریم بن معرو عن مفضل بن عمر فرمایا کہ میں نے امام ابو عبداللہؑ سے کہا اللہ کا قول ہے (بلکہ انہوں نے قیامت کو جھٹلایا ہے اور ہم نے اسکے لئے جو قیامت کو جھٹلائے دھکتی آگ تیار کر رکھی ہے) آپؑ نے مجھے فرمایا بے شک اللہ نے سال کو بارہ مہینے کا پیدا فرمایا ہے اور رات کو بارہ گھنٹوں کا اور دن کو بارہ گھنٹوں کا اور ہم میں سے بارہ محدث ہیں اور امیر المومنینؑ ہمارے اول ہیں :

۷۔الغیبۃ النعمانی اسی سند سے عن عبدالکریم عن ثابت بن شریح عن ابی بصیر فرمایا کہ میں نے امام جعفر بن محمدؑ سے سنا فرماتے تھے کہ ہم میں سے بارہ محدث (یعنی الھام والے) ہونگے۔

https://www.shiabookspdf.com

۸۔الغیبۃ للنعمانی عبدالواحد بن عبداللہ عن محمد بن جعفر القرشی عن ابن ابی الخطاب عن عمر بن ابان عن ابن سنان عن ابی السائب فرمایا کہ امام ابو عبداللہ جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا رات بارہ گھنٹوں کی ہے اور دن بارہ گھنٹوں کا ہے اور مہینے بھی بارہ ماہ ہیں اور امام بھی بارہ امام ہیں اور نقیب بھی (بنی اسرائیل کے) بارہ نقیب ہیں اور بے شک علی بن ابی طالبؑ ہمارے اول اور پہلی ساعت ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ (ہم نے تیار کر رکھا ہے اُس شخص کے لئے جو ساعت کا انکار کرے جہنم کی دھکتی آگ کو)

۹۔الغیبۃ للنعمانی عن بن الحسین عن محمد عن یحییٰ عن محمد ابن الحسن الرازی عن محمد بن علی الکوفی عن ابراہیم بن محمد بن یوسف عن محمد بن عیسیٰ عن عبدالرزاق عن زید الشحام عن ابی عبداللہ علیہ السلام اور محمد بن الحسن الرازی فرماتے ہیں کہ حدثنا بہ محمد بن علی الکوفی عن محمد بن سنان عن زید الشحام فرمایا کہ میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ کون افضل ہے الحسنؑ یا الحسینؑ فرمایا کہ ہمارے پہلے کی فضیلت ہمارے پچھلے کو مل جاتی ہے اور ہمارے آخری کی فضیلت ہمارے پہلے کو ملتی ہے ہر ایک کے لئے فضیلت ہے تو میں نے آپؑ کو کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میرے لئے جواب کو وسیع فرمائیں یعنی کھول کر بیان کریں اللہ کی قسم میں نے نہیں سوال کیا آپ سے مگر طلب گار بن کر تو فرمایا کہ ہم ایک درخت سے ہیں اللہ نے ہمیں ایک مٹی سے پیدا کیا ہے ہماری فضیلت اللہ سے ہے اور رسول اللہؐ کی طرف سے ہے اور ہم اللہ

کے امین ہیں اسکی مخلوق پر اور اسکے دین کے داعی ہیں اور اسکے اور اسکی مخلوق کے درمیان حجاب ہیں کیا اس سے زیادہ اور بتاؤں اے زید میں نے کہاہاں فرمایا ہماری پیدائش ایک ہے اور ہمارا علم ایک ہے اور ہماری فضیلت ایک ہے اور ہم سب اللہ کے نزدیک ایک ہیں تو پھر میں نے کہا کہ آپ مجھے اپنی تعداد بتائیں تو فرمایا کہ ہم بارہ ہونگے ہمارا پہلا محمدؐ ہے اور ہمارا درمیان بھی محمدؐ ہے اور ہمارا آخری بھی محمدؐ ہے۔

۱۰۔الغیبہ للنعمانی سلمی بن محمد عن علی بن عمر المعروف بالحاجی عن ابی القاسم العلوی العباسی عن جعفر بن محمد الحسنی عن محمد بنکثیر عن ابی احمد بن موسیٰ عن داؤد بن کثیر فرمایا کہ میں ابی عبداللہ علیہ السلام پر داخل ہوا مدینہ طیبہ میں تو آپ نے فرمایا اے داؤد تجھے کس چیز نے دیر کرادی تھی ہم سے میں نے عرض کیا کہ مجھے کوفہ میں ایک ضرورت پیش آگئی تھی تو فرمایا کہ وہاں پیچھے کس کو چھوڑ آیا ہے میں نے کہا میں آپ پر قربان جاؤں پیچھے آپ کے چچا زید کو چھوڑ آیا ہوں اس حال میں کہ وہ گھوڑے پر سوار گلے میں تلوار لٹکائے ہوئے ہے اپنی بلند آواز سے یہ ندا دے رہا ہے مجھ سے سوال کرو مجھ سے سوال کرو قبل اس کے کہ تم گم کر بیٹھو میری پسلیوں میں بہت علم ہے بے شک میں ناسخ کو منسوخ سے پہچانتا ہوں اور مثانی اور قرآن عظیم کو بھی اور میں اللہ اور تمہارے درمیان ایک علم ہوں تو آپ نے فرمایا مجھے اے داؤد بے شک چل چکے تیرے ساتھ تمام چلنے والے پھر آواز دی اے سماعۃ بن مہران میرے پاس تازہ کھجوروں کی ٹوکری لاؤ چنانچہ وہ ٹوکری لایا تو اس میں سے تازہ کھجوریں تھیں آپ نے اس میں ایک کھجور تناول فرمائی اور اسکی گٹھلی اپنے منہ سے نکالی اور اسے زمین میں بو دیا پس وہ پھٹی اور اُگی اور خوشے نکالے اور تازہ خرمے نکالے پس آپ نے اپنا ہاتھ اسکے تازہ کھجور کے گچھے کی طرف مارا اور اسے پھاڑ دیا اور اس میں سے سفید پردہ نکالا اور اسے پھاڑا اور مجھے دیا اور فرمایا کہ اسے پڑھو تو جب میں نے اسے پڑھا تو اس میں دو سطریں تھیں پہلی سطر لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ اور دوسری سطر کہ بے شک اللہ کے نزدیک مہینوں کی گنتی بارہ ماہ اللہ کی کتاب میں ہیں جس دن سے اُس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے ان میں سے چار حرمت والے ہیں یہ ہی دین قیم ہے امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ الحسن بن علیؑ الحسین بن علیؑ علی بن الحسینؑ محمد بن علیؑ جعفر بن محمدؑ عیسیٰ بن جعفرؑ علی بن موسیٰؑ محمد بن علیؑ ۔ علی بن محمدؑ الحسن بن علیؑ اور پھر آخری الحجہ القائمؑ ہے پھر فرمایا اے داؤد کیا تو جانتا ہے اس میں یہ کب لکھا گیا میں نے کہا اللہ اور اسکا رسولؐ جانتے ہیں اور آپؑ جانتے ہو فرمایا کہ آدم کے پیدا ہونے سے دو ہزار سال قبل یہ لکھا گیا: کنز الفوائد و تاویل الآیات الظاہرہ من کتاب الغیبہ لشیخ المغید عن سلامہ اسی طرح ہے۔ تشریح: ظاہر یہ ہے کہ یہ پردہ آدم سے دو ہزار سال پہلے کا لکھا ہوگا اللہ نے اُسے آپ کا معجزہ ظاہر کرنے کے لئے بنایا ہوگا اور اُسے اس وقت اس کھجور کے گچھے میں رکھ دیا۔

۱۱۔الغیبہ للنعمانی علی بن الحسینعن محمد بن یحییٰ عن محمد بن الحسینالرازی عن محمد بن علی عن محمد بن سنان عن داؤد بن کثیر الرقی فرمایا کہ میں

https://www.shiabookspdf.com

نے امام ابو عبداللہ جعفر بن محمدؑ سے کہا میں آپ پر قربان جاؤں مجھے اللہ کے اس قول کے بارے میں بتلائیں کہ (جو سبقت لے جانے والے ہیں وہ سبقت لے جانے والے ہیں یہ لوگ مقرّب ترین ہیں) فرمایا اللہ نے یہ اُس دن بولا تھا جس دن مخلوق کو میثاق میں پیدا کیا تھا اور یہ مخلوق کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے کی بات ہے میں نے کہا میرے لئے اسکی وضاحت کریں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو انکو مٹی سے پیدا کیا اور نور کو اونچا کیا اور ان کو کہا اس نور میں داخل ہو جاؤ تو سب سے پہلے جو اُس میں داخل ہوا وہ محمدؐ اور امیر المومنینؑ اور الحسنؑ والحسینؑ اور نو امام ایک امام کے بعد دوسرا امام پھر اُنکے پیچھے شیعہ پس یہ اللہ کی قسم سبقت لے جانے والے ہیں۔

۱۲۔ الغیبۃ اللنعمانی احمد بن محمد بن احمد بن یعقوب عن ابیہ عن القاسم بن ھشام عن ابن محبوب عن ابراہیم الکرخی فرمایا کہ میں داخل ہوا امام ابو عبداللہ جعفر بن محمدؑ پر اور میرا باپ انکے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں ابوالحسن موسیٰؑ داخل ہوئے اور وہ ابھی بہت کمسن تھے تو میں ان کی طرف اٹھا اور انہیں بوسہ دیا اور پھر میں بیٹھ گیا تو مجھے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اے ابو ابراہیم بے شک تیرا یہ ساتھی میرے بعد ایسا ہو گا کہ بے شک کچھ لوگ اس میں ہلاک ہونگے اور بے شک کچھ لوگ اس کی وجہ سے سعادت مند ہونگے، پس اللہ اسکے قاتل پر لعنت کرے اور اسکی روح پر دوگنا عذاب کرے بے شک اللہ اسکی پشت سے تمام اہل زمین میں سے بہترین کو اپنے زمانے میں نکالے گا جو اسکے دادا کا ہمنام ہو گا اور اسکے علم کا وارث اور اسکے احکام اور فیصلوں کا وارث ہو گا اور امامت کا معدن اور حکمت کا سرچشمہ ہو گا اسے فلان قوم کا ظالم قتل کرے گا بعد عجیب تماشے کے اسکا حسد کرتے ہوئے لیکن اللہ اپنے امر کو پہنچائے گا اگرچہ لوگ مشرک اُسے ناپسند کریں اور اللہ اسکی پشت سے بارہ امام پورے کرنے والا المہدیؑ نکالے گا جن کو اللہ نے اپنی بزرگی سے مخصوص کیا ہے اور اپنے مقدس گھر میں اتارا ہے اسکا انتظار کیا جائے گا جو ان میں سے بارھواں ہو گا جیسے کہ ننگی تلوار اسکے آگے ہو گی بلکہ ایسے جیسے کہ تلوار تھامے ہو کوئی رسول اللہؐ کے سامنے جو آپ کا دفاع کر رہا ہو چنانچہ ایک آدمی بنی امیہ کے آزاد کردہ غلاموں میں سے داخل ہوا تو آپ نے کلام کو منقطع کر دیا میں ابو عبداللہؑ کی طرف گیارہ مرتبہ لوٹا میں چاہتا تھا کہ آپ اپنی کلام پوری کر دیں لیکن میں اس پر قادر نہ ہوا جب آئندہ دوسرا سال ہوا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ بیٹھے ہوئے تھے فرمایا اے ابراہیم وہ دور کرنے والا ہو گا اپنے شیعوں سے تکلیف کو شدید تنگی کے بعد اور طویل آزمائش کے بعد اور بھوک اور خوف کے بعد پس مبارک ہو اسکو جو اُسے پالے اُس زمانے میں، اے ابراہیم تیرے لئے اتنا ہی کافی ہے فرمایا کہ پس نہ لوٹا میں کسی شئے سے جو زیادہ خوشی والی ہو میرے دل کے لئے اس سے اور نہ ہی اس سے زیادہ کوئی اور شئے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہوئی:

۱۳۔ الغیبۃ للنعمانی الکلینی عن علی بن محمد عن سہل عن ابن شمعون عن الاصم عن کرام فرمایا کہ میں نے اپنے اور اپنے دل میں اندر ہی اندر قسم

کھائی کہ میں دن کو کبھی کھانا نہ کھاؤں گا حتی کہ قائم آلِ محمدؑ اُٹھے تو میں امام ابو عبداللہؑ کے پاس داخل ہوا تو میں نے ان سے کہا کہ ایک آدمی نے آپ کے شیعوں میں سے اللہ کی قسم اٹھائی ہے کہ وہ دن کو کبھی بھی کھانا نہ کھائے گا حتیٰ کہ قائم آل محمدؑ کھڑا ہو فرمایا کہ اے کرام روزہ رکھ لے لیکن عیدین اور تین دن ایام تشریق روزہ نہ رکھنا اور نہ اس وقت رکھنا جب تو مسافر ہو نہ روز عاشورہ کیونکہ حسینؑ جب قتل ہوئے تو آسمانوں اور زمین اور اس پر جو بھی ہیں سب نے شور و گریہ کیا اور کہا کہ اے رب کیا آپ ہمیں اجازت دینگے مخلوق کو ہلاک کرنے کی حتیٰ کہ ہم انکو زمین پر نیا پائیں کیونکہ انہوں نے تیری حرمت کو حلال جانا اور تیرے بر گزیدہ کو قتل کیا تو اللہ نے انکی طرف وحی کی اے میرے ملائکہ اور اے میرے اہل آسمان اور اے اہل زمین خاموش ہو جاؤ پھر اللہ نے پردہ کھولا اپنے پردوں میں سے تو اچانک اُس پردے کے پیچھے محمدؐ اور بارہ وصی تھے تو ان کے درمیان میں سے ایک کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا اے میرے فرشتوں اور اے میرے اہل آسمان اور اے میرے اہل زمین میں اس کے ذریعے میں ان سے بدلا لونگا ایسا تین مرتبہ فرمایا اور محمد بن یعقوب الکلینی کی روایت کے علاوہ میں آیا ہے کہ اس کے ذریعہ میں ان سے بدلہ لونگا۔

۱۴۔ رجال کشی جعفر بن محمد عن نوح بن ابراہیم الحاری فرمایا کہ میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام کے سامنے اماموں کا وصف بیان کیا اور میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد اور لاشریک ہے اور بے شک محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور بے شک علیؑ امام ہیں پھر حسنؑ پھر حسینؑ پھر علی بن الحسینؑ پھر محمد بن علیؑ پھر آپؑ فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے پھر فرمایا اللہ سے ڈرو اور پرہیز گاری کو لازم پکڑو اور سچی بات اور اِدائے امانت اور شکم اور شرمگاہ کی حفاظت کو لازم پکڑو۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۵۔ کفایۃ الاثر علی بن حسن عن ہارون بن موسیٰ عن محمد بن ہمام عن الحمیری عن غر بن علی العبدی عن داؤد بن کثیر الرقی عن یونس بن بلیان فرمایا کہ میں امام صادق جعفر بن محمدؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا اے ابن رسول اللہؐ میں مالک اور اسکے ساتھیوں کے پاس گیا تھا اور انکے پاس ایک جماعت تھی اللہ کے بارے کلام کر رہے تھے میں نے بعض کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ کے لئے چہرہ ہے جیسے کہ چہرے ہوتے ہیں اور بعض کہہ رہے تھے کہ اسکے دو ہاتھ ہیں اور دلیل اسکی یہ دے رہے تھے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے (میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا) اور بعض کہتے ہیں کہ وہ جوان کی طرح ہے جو تیس ۳۰ سال کا ہو: تو اے ابن رسول اللہؐ آپ کے پاس اس بارے میں کوئی شئ ہو تو بتائیں اور آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے پس سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا اے اللہ تیری معافی تیری معافی پھر فرمایا اے یونس جو آدمی یہ گمان کرے کہ اللہ چہروں کی طرح چہرہ ہے پس بے شک وہ مشرک ہو گیا اور جو یہ گمان کرے کہ اللہ کے لئے اعضاء ہیں

جیسے کہ مخلوق کے اعضاء ہیں پس وہ کافر ہے اللہ کا نہ اسکی شہادت قبول کرو اور نہ اسکا ذبیحہ کھاؤ اللہ برتر ہے اس سے جو اسکی صفت تشبیہ دینے والے بیان کرتے ہیں جو مخلوق کی صفات سے اسے مشابہ کرتے ہیں پس اللہ کا چہرہ اس کے انبیاء اور اولیاء ہیں اور اسکا قول ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا تو اب متکبر بن گیا ہے پس ید کے معنی قدرت کے ہیں جیسے کہ اللہ کا قول ہے کہ اید کم بنصرہ یعنی اس نے اپنی مدد سے تمہاری تائید کی پس جو یہ گمان کرے کہ اللہ کسی شئ میں یا کسی شئ پر یا کسی شئ سے دوسری شئ کی طرف بدلتا ہے یا اس سے کوئی شئ خالی ہوتی ہے یا کوئی شئ اس سے مشغول ہوتی ہے پس اس نے اسے مخلوقات کی صفت سے موصوف کر دیا حالانکہ اللہ ہر شئ کا خالق ہے وہ قیاس نہیں کیا جا سکتا اور نہ یہ وہ لوگوں کے مشابہ ہے نہ اس سے کوئی جگہ خالی ہوتی ہے اور نہ اس سے کوئی جگہ مشغول ہوتی ہے وہ بعد میں قریب ہے اور قریب میں دور ہے یہ ہمارا اللہ ہمارا رب ہے اسکے سواء کوئی معبود نہیں ہے پس جو اللہ کا ارادہ کرے اور اس سے محبت کرے اور اسکی ایسی صفت بیان کرے وہ موحدین اہل توحید میں سے ہے اور جو اس سے محبت کرے اور اسے اس صفت کے علاوہ موصوف کرے تو اللہ اس سے بَری ہے اور ہم بھی اس سے بری ہیں پھر فرمایا بے شک عقل مند لوگ وہ ہیں جنہوں نے سوچ سے عمل کیا حتیٰ کہ اس سے اللہ کی محبت کے وارث بنے اللہ کی محبت کا جب دل مالک بن جاتا ہے اور اس سے روشنی حاصل کرتا ہے تو لطف و مہربانی اس کی طرف تیزی سے آتی ہے پس جب وہ مرتبہ لطف میں اترتا ہے تو اہل فوائد میں سے ہو جاتا ہے اور جب وہ اہل فوائد میں سے ہو جاتا ہے تو اسکی کلام حکمت ہوتی ہے اور تو پھر وہ صاحب سمجھ ہو جاتا ہے اور جب وہ مرتبہ سمجھ بوجھ میں آتا ہے تو پھر وہ قدرت میں عمل کرتا ہے اور جب وہ قدرت میں عمل کرتا ہے تو سوا طبقوں کا عارف ہو جاتا ہے پس جب وہ اس مرتبہ پر پہنچتا ہے تو وہ اپنی فکر میں لطف اور حکمت اور بیان سے گھومتا ہے پس جب وہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو اسکی خواہش اور محبت اسکے خلاق میں ہوتی ہے پس جب وہ یہ کرنے لگ جاتا ہے تو وہ بہت بڑے مقام پر اترتا ہے تو وہ اپنے دل میں اپنے رب کو دیکھتا ہے اور حکمت کا وارث ہوتا ہے بغیر اس طریقے کہ جیسے حکماء وارث ہوتے ہیں اور علم کا مالک ہوتا ہے بغیر اس طریقہ کے جس سے علماء وارث ہوتے ہیں اور صدق کا وارث ہوتا ہے بغیر اسکے جس سے صدیق وارث ہوتے ہیں بے شک حکماء حکمت کے وارث ہوئے خاموشی سے اور عالم علم کے وارث ہوئے تلاش سے اور صدیقین صدق کے وارث ہوئے خشوع سے اور طویل عبادت سے پس جو اسے اس طریقے سے پکڑے گا تو وہ نیچے ہو گا یا اونچا ہو گا اور اکثر ان میں سے نیچے ہی جاتے ہیں اور وہ اونچے نہیں ہوئے جب وہ اللہ کے حق کی رعائت نہیں کرتے اور اسکے امر پر عمل نہیں کرتے پس یہ تو صفت ہے اسکی جو اللہ کو کما حقہ نہ پہچانا اور نہ کما حقہ اس سے محبت کی پس آپ کو انکی نماز اور انکے روزے اور انکی روایات اور انکے علوم دھوکے میں نہ ڈالیں بے شک وہ تو بدکے ہوئے گدھے ہیں پھر فرمایا اے یونس جس کو

https://www.shiabookspdf.com

صحیح علم چاہئے تو ہمارے اہل بیتؑ کے پاس آئے بے شک ہم وارث ہوئے ہیں اسکے اور ہمیں حکمت کی تشریح اور فیصلہ کن خطاب عطا کیا گیا ہے میں نے عرض کیا اے ابن رسول اللہؐ کیا ہر اہل کتاب کا آدمی اس کا وارث ہوگا جیسے کہ آپؑ وارث ہوئے ہو جو بھی علیؑ وفاطمہؑ کی اولاد سے ہو تو فرمایا اسکے وارث صرف بارہ امام ہیں میں نے کہا کہ آپ ان کے نام بتائیں میرے لئے اے ابن رسول اللہؐ فرمایا اُن میں سے پہلا علی بن ابی طالبؑ ہے اور ان کے بعد الحسنؑ والحسینؑ اور ان کے بعد علیؑ بن حسینؑ اور اسکے بعد محمدؑ بن علی الباقرؑ اور پھر میں اور میرے بعد موسیٰؑ میرا بیٹا اور موسیٰؑ کے بعد علیؑ اسکا بیٹا اور علیؑ کے بعد اسکا بیٹا محمدؑ اور محمدؑ کے بعد اسکا بیٹا علیؑ اور علیؑ کے بعد اسکا بیٹا الحسنؑ اور حسنؑ کے بعد الحجہ القائم صلوات اللہ علیہ اللہ نے ہمیں چن لیا اور ہمیں پاک کیا اور ہمیں وہ کچھ دیا جو جہان والوں میں سے کسی کو نہیں دیا پھر میں نے کہا اے ابن رسول اللہؐ بے شک عبداللہ بن سعد گزشتہ کل آپؑ کے پاس آیا تھا اس نے آپؑ سے وہی سوال کیا تھا جو میں نے کیا ہے تو آپؑ نے اسے اسکے برعکس جواب دیا تھا فرمایا اے یونس ہر آدمی کے لئے ہوتا ہے جو اسے اٹھائے اور ہر بات کا ایک وقت ہوتا ہے بے شک تو یہ سوال کرنے کا اہل تھا پس اسے سوائے اسکے اہل کے چھپاؤ حدثناء ابوالعباس بن عقدہ عن الحمیری عن محمد بن احمد بن یحییٰ عن ابراہیم بن اسحاق عن عبداللہ بن احمد عن الحسن بن علی عن ابن اخت شعیب العقرقوفی عن خالہ شعیب فرمایا کہ میں امام صادقؑ کے پاس تھا تو وہاں یونس آیا اور اس نے سوال کیا اور یہ حدیث ذکر کی مگر وہ حدیث میں شعیب میں کہتا ہے آپ کے یونس کو یہ بات کہنے میں کہ جب تو صحیح علم چاہے پس وہ ہمارے پاس ہے پس ہم ہی اہل ذکر ہیں جس کے بارے قرآن نے فرمایا فاسئلوا اہل الذکر ذکر والوں سے پوچھ لو اگر تم کو معلوم نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

۱۶۔ کفایۃ الاثر الحسین بن علی عن ہارون بن موسیٰ عن حمد بن الحسن عن المغار عن یعقوب بن یزید عن ابن ابی عمیر عن ھشام بن سالم فرمایا کہ میں امام صادق جعفر بن محمد علیہ السلام کے پاس تھا کہ آپ کے پاس معاویہ بن وھب داخل ہوا اور عمرو بن اعین تو معاویہ بن وھب نے آپ سے کہا اے ابن رسول اللہؐ آپ کیا کہتے ہیں اس حدیث کے بارے جو روایت کرتے ہیں کہ مومن بھی جنت میں اپنے رب کو دیکھیں گے تو وہ کس صورت میں دیکھیں گے تو آپ یہ سن کر مسکرائے پھر فرمایا اے معاویہ کس قدر بُری بات ہے کس آدمی کیلئے کہ اس پر ستر سال یا اسی سال گزریں اور وہ اللہ کے ملک میں زندہ رہے اور اسکی نعمتیں کھائے اور پھر اللہ تعالیٰ کو کماحقہ نہ پہچانے پھر فرمایا اے معاویہ بے شک محمدؐ نے رب تعالیٰ کو آنکھوں سے مشاھدہ کے طور پر نہ دیکھا تھا بے شک رؤیۃ دو طرح ہوتی ہے ایک رؤیۃ قلب اور ایک رؤیۃ بصر: (ایک دل سے دیکھنا اور ایک آنکھ سے دیکھنا) پس جس نے رؤیۃ قلب مراد لی وہ درست ہے اور جس نے رؤیۃ بصر مراد لی اُس نے اللہ سے کفر کیا اور

اسکی آیات سے بھی کیونکہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے اللہ کو اس کی مخلوق سے تشبیہ دی اس نے کفر کیا اور بے شک مجھے میرے باپ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حسین بن علیؑ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ سے سوال کیا گیا اور کہا گیا کہ اے رسول اللہؐ کے بھائی کیا آپؑ نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو فرمایا میں کیسے عبادت کر سکتا ہوں اسکی جسے میں نہ دیکھوں لیکن اسے آنکھیں ظاہری مشاہدہ سے نہیں دیکھ سکتیں بلکہ اُسے دل ایمان کی حقیقت سے دیکھتے ہیں اور جب مومن اپنے رب کو آنکھ کے مشاہدہ سے دیکھے گا تو جس پر آنکھ پڑ سکتی ہے اور رؤیۃ ہو سکتی ہے وہ مخلوق ہوتی ہے اور ہر مخلوق کے لئے کوئی خالق ہوتا ہے تو گویا تو نے اس قت اسے حادث اور مخلوق بنا دیا اور جس نے اسے اسکی مخلوق سے تشبیہ دیدی تو اس نے اسکے ساتھ شریک ٹھہرا یا دیا انکی ہلاکت ہو کیا انہوں نے اللہ کا قول نہیں سنا کہ (اس کا آنکھیں ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ آنکھوں کا ادراک کر لیتا ہے اور وہ باریک بین خبر رکھنے والا ہے) اور اسکا قول ہے (ہر گز نہ دیکھ سکے گا وہ مجھے لیکن تو پہاڑ کی طرف دیکھ اگر تو وہ اپنی جگہ ٹکا رہا تو پھر تو ضرور مجھے دیکھ سکے گا) پس جب اسکے رب نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور بے شک اللہ نے اپنے نور میں سے پہاڑ پر ایسا جھانکا تھا جیسے کہ روشنی سوئی کے سوراخ سے نکلے تو زمین بھی پھٹ گئی اور پہاڑ بھی گر پڑے اور موسیٰ علیہ السلام بھی بے ہوش ہو کر گرے یعنی مر گئے پس جب ہوش میں آئے اور آپ پر آپ کی روح لوٹائی گئی تو فرمایا اے اللہ تو پاک ہے میں توبہ کرتا ہوں اس کی بات سے جو گمان کرے کہ تجھے دیکھا جا سکتا ہے اور میں واپس آتا ہوں اپنی اس معرفت کی طرف جو تیرے بارے میں ہے کہ آنکھیں تیرا ادراک نہیں کر سکتیں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہوں اور سب سے پہلے اقرار کرنے والوں میں سے ہوں کہ تو دیکھتا ہے اور دیکھا نہیں جاتا اور تو بلند دیکھنے کی جگہ پر ہے پھر فرمایا بے شک افضل ترین فرائض اور سب سے زیادہ واجب انسان پر اپنے رب کی معرفت ہے اور اسکے لئے عبودیت کا اقرار ہے اور معرفت کی حد یہ ہے کہ یہ پہچانے کہ اسکے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور نہ اسکی کوئی شبیہ ہے اور نہ مثل ہے اور وہ یہ جانے کہ اللہ قدیم ہے موجود اور ثابت ہے گم نہیں ہے وہ اوصاف والا ہے بغیر کسی شبیہ کے اور ہم مثل کے اسکی مثل کوئی شئ نہیں ہے اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے اور اسکے بعد رسول اللہؐ کی معرفت اور انکی نبوت کی شہادت لازم ہے اور کم از کم معرفت رسولؐ یہ ہے کہ اسکی نبوت کا اقرار کرے اور بے شک جو وہ کتاب یا امر نہیں لایا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اسکے بعد امامؑ کی معرفت جس کی اس نے اقتداء کرنی ہے اس کی سنت اور اسکی خدمت اور اسکی تعریف اور اسکے نام کے ساتھ تنگی اور خوشحالی میں اور ادنیٰ ترین معرفت امام کی یہ ہے کہ وہ نبی کے برابر ہے سوائے درجہ نبوت کے اور اسکا وارث ہے اور اسکی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے رسول اللہؐ کی اطاعت ہے اور اسکی ہر امر میں بات مانے اور اسکی طرف لوٹائے اور اسکی بات پر عمل کرے اور یہ جانے کہ رسول اللہؐ کے

https://www.shiabookspdf.com

بعد امام علی بن ابی طالبؑ ہیں اور اسکے بعد ان کا بیٹا الحسنؑ پھر حسینؑ پھر علیؑ بن حسینؑ پھر محمدؑ بن علیؑ پھر میں پھر میرے بعد موسیٰؑ میرا بیٹا اور اسکے بعد علیؑ اسکا بیٹا اور علیؑ کے بعد اسکا بیٹا محمدؑ اور محمدؑ کے بعد اسکا بیٹا علیؑ اور علیؑ کے بعد اسکا بیٹا الحسنؑ اور حجۃ الحسنؑ کی اولاد میں سے پھر فرمایا اے معاویہ میں نے تیرے لئے ایک بنیاد مہیا کر دی ہے پس اس پر عمل کر پس اگر تو اس حالت میں مر گیا جس پر اپنے سے ہے تو تیرا حال بدترین حال ہو گا پس نہ دھوکے میں ڈالے تجھے اس شخص کا قول جو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے حالانکہ لوگوں نے اس سے بھی عجیب بات کہی ہے کیا اسی سے انہوں نے میرے باپ آدم کو ناپسندیدہ بات کی طرف منسوب نہیں کیا یا ابراہیم کو ایسی شی کی طرف منسوب نہیں کیا جو کہ منسوب کیا یا انہوں نے داؤد کو منسوب نہیں کیا جدھر منسوب کیا پرندے کی بات میں اور کیا انہوں نے یوسفؑ صدیق کو زلیخا کی بات میں منسوب نہیں کیا کیا انہوں نے موسیٰ کو منسوب نہیں کیا جو منسوب کیا اسکو قتل سے یا انہوں نے رسول اللہؐ کو نہیں منسوب کیا اس سے طرف جو انہوں نے منسوب کیا زید کی بات میں سے یا انہوں نے منسوب کیا علی بن ابی طالبؑ کو جو کہ انہوں نے چادر کی بات کی نسبت کی انہوں نے اس سے اسلام کو اکھاڑنا چاہا ہے تاکہ وہ اپنی ایڑیوں پر پھر جائیں اللہ انکی آنکھوں کو اندھا کرے جیسے کہ انکے دلوں کو اندھا کیا ہے اللہ تعالیٰ تو اس سے بہت ہی بلند تر ہے۔

۱۷۔ کفایۃ الاثر احمد بن اسماعیل عن محمد بن ھمام عن الحمیری عن موسیٰ بن مسلم عن مسعدۃ فرمایا کہ میں امام صادقؑ کے پاس تھا تو ایک بڑا بوڑھا آیا جو کہ جھک چکا تھا اس نے عصا پر ٹیک لگائے ہوئے سلام کیا تو امام ابو عبد اللہؑ نے جواب دیا پھر اس نے کہا اے ابن رسول اللہؐ مجھے اپنا ہاتھ پکڑائیں میں اسے بوسہ دوں آپ نے ہاتھ دیا اس نے بوسہ دیا پھر رو پڑا تو امام ابو عبد اللہؑ نے فرمایا اے بوڑھے تجھے کیوں رونا آیا اس نے کہا میں آپ پر قربان جاؤں اے ابن رسول اللہؐ میں آپؑ کے قائم کے انتظار میں سو ۱۰۰ سال سے کھڑا ہوا ہوں کہتا ہوں اس مہینے ہو گا اس سال ہو گا اور میری عمر بڑی ہو گئی اور ہڈیاں باریک ہو گئیں میری موت قریب آ گئی لیکن آپؑ میں وہ نہیں جو میں چاہتا ہوں میں دیکھتا ہوں کہ آپؑ مظلوم ہو اور آپؑ کے دشمن پروں پر اڑ رہے ہیں تو میں کیسے نہ روؤں تو امام ابو عبد اللہؑ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں پھر فرمایا اے شیخ بے شک اللہ تجھے باقی رکھے گا حتیٰ کہ تو ہمارے قائمؑ کو دیکھے گا تو ہمارے ساتھ اوپر والے طبقے میں ہو گا اور اگر تجھے موت آ گئی تو قیامت کے دن تو محمدؐ کے بھاری وزن کے ساتھ آئے گا اور ہم اسکا بھاری وزن ہیں بے شک آپ نے فرمایا میں تم میں دو بھاری چیزیں وزنی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں پس تم انہیں تھامے رکھو ہرگز گمراہ نہ ہو گے ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسری میری عترتؑ اہل بیتؑ ہیں تو بوڑھے نے کہا کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں بعد اسکے کہ میں نے یہ حدیث سن لی ہے پھر آپؑ نے فرمایا اے بوڑھے تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ بے شک ہمارا قائمؑ نکلے گا

https://www.shiabookspdf.com

حسنؑ کی پشت سے اور حسنؑ نکلے گا علیؑ کی پشت سے اور علیؑ نکلے گا محمدؑ کی صُلب سے اور محمدؑ نکلے گا علیؑ کی صُلب سے اور علیؑ میرے اس بیٹے کی پشت سے نکلے گا اور آپ نے موسیٰؑ کی طرف اشارہ کیا اور یہ میری پُشت سے نکلا ہے اور ہم بارہ ہیں ہم سب معصوم اور پاک ہیں تو اس بوڑھے نے کہا یا سیدی بعض آپؑ کے بعض سے اہل ہے فرمایا کہ نہیں ہم فضیلت میں برابر ہیں لیکن ہمارا بعض بعض سے علم میں زیادہ ہے پھر فرمایا اے بوڑھے اللہ کی قسم اگر نہ باقی رہے دنیا میں سے مگر ایک دن تو اللہ تعالیٰ اس دن کو اتنا لمبا کر دے گا کہ ہمارا قائمؑ نکلے اہل بیتؑ میں سے مگر ہمارے شیعہ فتنے میں پڑ جائیں گے اور اسکی غیبت سے حیرت میں پڑ جائیں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ مخلص لوگوں کو اس ہدایت پر ثابت رکھے گا اے اللہ اس پر ان کی مدد فرما۔

۱۸۔ کفایۃ الاثر ابو المفضل الشیبانی عن الکلینی عن محمد العطار عن سلمہ بن حناب عن محمد لاطالسی عن ابن عمیرہ و صالح بن عقبہ حمیعاً عن علقمہ بن محمد الحضرمی عن الصادق علیہ السلام فرمایا کہ امام بارہ ہیں میں نے عرض کیا اے ابن رسول اللہؐ آپ میرے لئے انکا نام لیں فرمایا کہ گزرے ہوؤں میں علی بن ابی طالبؑ اور الحسنؑ والحسینؑ اور علی بن الحسینؑ اور محمد بن علیؑ اور پھر میں ہوں تو میں نے عرض کیا اے ابن رسول اللہؐ آپ کے بعد کون ہے فرمایا میں نے اپنے بیٹے موسیٰؑ کو وصی بنایا ہے اور وہ میرے بعد امام ہوگا میں نے کہا کہ موسیٰؑ کے بعد کون ہے فرمایا اسکا بیٹا علیؑ جیسے الرضا پکارا جاتا ہے جو مسافری کی زمین پر دفن ہوگا خراسان میں اور پھر علیؑ کے بعد اسکا بیٹا محمدؑ اور محمدؑ کے بعد اس کا بیٹا علیؑ اور علیؑ کے بعد اسکا بیٹا حسنؑ اور پھر حسنؑ کی اولاد سے مہدیؑ ہوگا، پھر فرمایا میرے والد گرامیؑ نے اپنے والد گرامیؑ سے انہوں نے اپنے داداؑ سے عن علی علیہ السلام روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے علیؑ بے شک ہمارا قائمؑ جب نکلے گا تو اسکے پاس تین سو تیرا ۳۱۳ آدمی بدر کے آدمیوں کی تعداد میں جمع ہونگے پس جب اسکے خروج کا وقت قریب ہوگا تو اسکی نیام میں بند تلوار ہوگی اور وہ تلوار اسے آواز دے گی اے اللہ کے ولی اُٹھ اور اللہ کے دشمنوں کو قتل کر:

https://www.shiabookspdf.com

باب ۴۶

امام موسیٰ بن جعفرؑ اور دیگر آئمہؑ کے فرمان صلوات اللہ اجمعین

۱۔الغیبہ للنعمانی: سلامہ بن محمد عن الحسن بن علی بن مھزیار عن احمد بن محمد السیاری عن احمد بن ھلیل قال وحد ثنا علی بن محمد بن عبید اللہ الجبائی عن احمد بن ھلال عن امیہ بنت میمون الشیعری عن زیاد القندی فرمایا کہ میں نے ابوابراہیم موسیٰ بن جعفر بن محمد علیہ السلام سے سنا کہ آپ فرماتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ عزو جل کا ایک نور کا گھر ہے اسکے چار ستون بنائے ہیں چار کو نے اسکے چار نام ہیں تبارک وسبحان والحمد و اللہ پھر اُس نے چار سے چار پیدا کئے اور چار سے چار پیدا کئے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ ماہ ہے۔

تشریح؛ یہ حدیث اس کے مشابہ ہے جو کہ باب الاسماء من باب التوحید میں گزر چکی ہے اور اسکے مشکل ہونے اور مغلق ہونے میں اسکے برابر ہے اور اسکاذکر کرنا یوں ہی مناسب تھالیکن ہم نے اسے یہاں ذکر کر دیا کیونکہ اس آیت کی تفسیر میں دوسری آنے والی احادیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ غرض صرف اماموں کی تعداد میں مطابقت ہے اور یہ اشاروں اور کنایوں والی حدیث ہے اور متشابہات میں سے ہے جنکو اللہ کے سوااور راسخ فی العلم لوگوں کے سواء کوئی نہیں جانتااور ممکن ہے کہ احتمال کے طور پر یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء کچھ تو کچھ تو ایسے ہیں جو ذات پر دلالت کرتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو صفات پر دلالت کرتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو تنفریہ پر دلالت کرتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو صفات فعلیہ پر دلالت کرتے ہیں: پس اللہ تو ذات پر دلالت کرتا ہے اور حمد اُس پر کہ وہ تعریف کا مستحق ہے اپنی صفات کمالیہ ذاتیہ کی بنا پر اور سبحان صفات التسنزیہ پر دلالت کرتا ہے اور تبارک جو برکت اور اضافہ سے ہے صفات فضل پر دلالت کرتا ہے یا تبارک صفات ذات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ بارک سے مشتق ہے جسکے معنی ثبات اور قیام کے ہیں اور حمد صفات فعل پر کیونکہ اختیاری نعمتوں پر ہوتی ہے اور پھر ان

سے چار پھوٹتے ہیں کیونکہ اسم ذات سے وہ نکلتے ہیں جو اسکی توحید پر دلالت کرتے ہیں اور حمد کثرت پر اسی لئے اس نے اللہ کے بعد اسی سے ابتداء کی ہے اور فرمایا ہے قُل ھواللہ احد (کہہ دیں کہ اللہ ایک ہے) اور اَحَد سے صمد نکلتا ہے کیونکہ وہ اپنے سواء ہر ایک سے بے نیاز ہے اور اسکے ماسواء سب اسکے محتاج ہیں اسکے لوازم احدیۃ ار فردیۃ کی وجہ سے اس لئے سورۃ توحید میں احد کے بعد اسکو ذکر کیا ہے لیکن صفات ذات سے اولاً تو قدیر نکلا اور جب قدرتِ کاملہ ہو تو وہ علم کامل کو متلزم ہے تو اس سے العلیم نکلا اور تمام صفات ان دو کی طرف لوٹتے ہیں حقیقت میں اور اسکے عکس کا بھی احتمال ہے کہ کہا جائے کہ علم سے قدرت نکلتی ہے جیسے کہ سوچنے والے آدمی پر یہ بات مخفی نہیں ہے: لیکن جو اسماء تنزیہ پر دلالت کرتے ہین تو اُن سے اولاً السبوح نکلتا ہے جو تنزیہ ذات پر دلالت کرتا ہے پھر قدوس جو کہ تنزیہ صفات پر دلالت کرتا ہے لیکن صفات فعل تو اُن سے اولاً خالق نکلتا ہے اور جب خلق رزق کو مستلزم ہے یا تربیت کو تو اس سے پھر دوبارہ رزق اور رب ہونا نکلا اور جب یہ صفات کمالیہ بعثت انبیاء کا تقاضہ کرتی ہیں اور حجتوں کو مقرر کرنے کا تقاضہ کرتی ہے تو بیت النور جو کہ بیت الامامتہ ہے جیسے کہ آیت نور میں اسے بیان کیا گیا ہے وہ انہی ستونوں پر قائم ہے یا اللہ تعالیٰ نے جب انکو اپنی صفات سے مزین کیا اور اپنی آیات جلالی کا مظہر بنایا اور انکو اپنے ناموں سے تعبیر کیا اور اپنے کلمات سے تعبیر کیا تو وہ رحمان کے اخلاق وعادات سے مزین ہوئے اور انکے نور اور کمال کا گھر ان ارکان پر بنایا گیا اور اس میں مزید تشریح اس حد تک پہچائے گی جسے عقل اور ذہن قبول نہیں کرتے اور نہ ہی اس کی تحریر میں قلم چلتے ہیں یہ کچھ حصہ ہے جو میری دل میں آیا اس روایت کے حل کے سلسلے میں اور اللہ ہی توفیق اور ہدایت کا مالک ہے:

https://www.shiabookspdf.com

۲۔ کفایۃ الاثر محمد بن علی عن الاقاق والوراق جمیعاً عن الصوفی عن الروایانی عن عبد العظیم الحسنی فرمایا کہ مین سیدی امام علی بن محمدؑ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپؑ نے مجھے دیکھا تو فرمایا مرحبا ہو تجھے اے ابو القاسم تو ہمارا سچا ولی ہے تو میں نے عرض کیا اے ابن رسول اللہؐ میں ارادہ رکھتا ہوں کہ آپ پر اپنا دین پیش کروں اگر تو اچھا و پسندیدہ ہو تو میں اس پر ثابت رہوں حتیٰ کہ اللہ سے ملاقات ہو جائے فرمایا اے ابو القاسم لائیے تو میں نے عرض کیا میں کہتا ہوں بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ واحد ہے کوئی شیٔ اسکی مثل نہیں ہے وہ دونوں حدّوں سے خارج حد ابطال سے اور حد تشبیہ سے اور بے شک وہ نہ جسم ہے نہ صورت ہے نہ ورض ہے اور نہ جوھر ہے بلکہ وہ جسم بنانے والا اور صورتیں تیار کرنے والا ہے اور اعراض کو پیدا کرنے والا اور جواھر کا خالق ہے ہر شے کا رب ہے اور مالک اور بنانے والا اور وجود میں لانے والا ہے اور بے شک محمدؐ اسکے بندے اور رسول خاتم النبیین ہیں انکے بعد کوئی نبی نہیں قیامت تک اور آپ کی شریعت خاتم الشرائع ہے اسکے بعد قیامت تک کوئی شریعت نہیں ہے میں کہتا ہوں بے شک امام اور خلیفہ اور ولی الامر آپ کے بعد امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ ہیں پھر الحسنؑ پھر

الحسینؑ پھر علی بن الحسینؑ پھر محمد بن علیؑ پھر جعفر بن محمدؑ پھر موسیٰ بن جعفرؑ پھر علی بن موسیٰؑ پھر محمد بن علیؑ پھر آپؑ اے میرے مولا تو فرمایا کہ میرے بعد میرا بیٹا حسنؑ ہو گا پس کیسے ہو گا لوگوں کے لئے خلیفہ اسکے بعد تو میں نے عرض کیا یہ کیسے ہو گا اے مولاؑ فرمایا کیونکہ اس کی شخصیت دکھائی نہ دیگی اور نہ ہی اسکا نام لیکر ذکر کرنا حلال ہو گا حتیٰ کہ وہ نکلے اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے جیسے کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہو گی میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں اقرار کرتا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ انکا دوست اللہ کا دوست ہے اور انکا دشمن اللہ کا دشمن ہے انکی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور انکی معصیت اللہ کی معصیت ہے اور میں کہتا ہوں معراج حق ہے اور قبروں میں سوال حق ہے اور بے شک جنت حق ہے اور نار حق ہے اور بلصراء حق ہے اور میزان حق ہے اور بے شک قیامت آنے والی ہے اُس میں کوئی شک نہیں ہے اور بے شک اللہ اٹھائے گا انکو جو قبروں میں ہیں اور میں کہتا ہوں کہ فرائض واجبہ ولایہ کے بعد نماز اور زکواۃ اور روزہ اور حج اور جہاد اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہیں تو امام علی بن محمدؑ نے فرمایا اے ابو القاسم یہ اللہ کی قسم اللہ کا دین ہے جو اس نے اپنے بندوں کیلئے پسند فرمایا ہے تو اس پر قائم رہ اللہ تجھے استقامت عطا فرمائے اس مضبوط قول پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی:

۳۔ کفایۃ الاثر علی بن محمد بن منویہ عن الھمدانی عن علی بن ابراہیم عن عبد اللہ بن احمد الموصلی عن الصقر بن ابی دلف فرمایا جب ہمارے سردار ابو الحسنؑ کو متوکل نے اسیر کر لیا تو میں آپکی خبر پوچھنے آیا تو میری طرف متوکل کے چوکیدار نے دیکھا اور کہا اے صقر تیرا کیا حال ہے اور تو کس کام میں آیا ہے میں نے کہا کہ خیریت سے ہوں میں اُس نے کہا کہ شاید تو اپنے مولا کی خبر پوچھنے آیا ہے تو میں نے کہا کہ کون میرا مولا ہے میرا مولیٰ تو امیر المومنین ہے اس نے کہا کہ خاموش ہو جاؤ تیرا مولا ابو الحسنؑ وہی سچا ہے اور مجھ سے نہ ڈرو میں تمہارے مذہب پر ہوں میں نے کہا کہ الحمد اللہ پھر اس نے کہا تو پسند کرتا ہے کہ ان کو دیکھے میں نے کہا کہ ہاں کہا کہ بیٹھ جا میں بیٹھ گیا تو اس نے اپنے غلام سے کہا صقر کا ہاتھ پکڑو اور اسے اس حجرہ میں داخل کرو جس میں ایک علوی قید ہے اور اسے اسکے ساتھ تنہا چھوڑ دو فرمایا کہ اُس نے مجھے ایک حجرہ میں داخل کر دیا اور ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا تو میں داخل ہوا تو آپؑ چٹائی کے اوپر بیٹھے ہوئے تھے اور آپؑ کے سامنے ایک قبر کھُدی ہوئی تھی میں نے سلام کیا اور مجھے انہوں نے سلام کا جواب دیا اور پھر مجھے بیٹھنے کا حکم دیا تو میں بیٹھ گیا پھر فرمایا اے صقر تجھے کیا چیز لے کر آئی میں نے کہا یا سیدی میں آپکی خبر لینے آیا ہوں اور پھر میں نے قبر کی طرف دیکھا اور رو پڑا تو آپ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا اے صقر تجھے کوئی خطرہ نہیں ہے وہ ہم تک نہ پہنچ سکیں گے بُرائی کے ساتھ تو میں کہہ دیا الحمد اللہ پھر میں نے کہا یا سیدی ایک حدیث نبیؐ سے روایت کی جاتی ہے میں اسکا معنی نہیں سمجھ سکا تو آپؑ نے فرمایا کہ وہ کیا ہے میں نے عرض کیا کہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ تم دنوں سے دشمنی نہ کرو دن تم سے

https://www.shiabookspdf.com

دشمنی کریں گے اسکا کیا معنی ہے پس فرمایا کہ ہاں اَیاّم ہم ہیں جب تک کہ زمین وآسمان قائم ہیں پس سبت (ہفتہ) رسول اللہؐ کا نام ہے اور الاحد (اتوار) امیر المومنینؑ کا نام ہے اور الاثنین (پیر) حسنؑ وحسینؑ ہیں اور الثاثاء (منگل) علی بن الحسینؑ ہے اور محمد بن علیؑ اور جعفر بن محمدؑ ہیں اور الارلباء (بدھ) موسیٰ بن جعفرؑ وعلی بن موسیٰؑ ومحمد بن علیؑ اور میں ہوں (جمعرات) میرا بیٹا حسنؑ ہے اور جمعہ میرے بیٹے کا بیٹا ہے اور اسکی طرف حق کی جماعت جمع ہوگی اور وہ ہی اسے عدل وانصاف سے بھرے گا جیسا کہ وہ ظلم اور جور سے بھری ہوئی ہوگی اور یہ ایام کا مطلب ہے پس تم دنیا میں ان سے دشمنی نہ کرو ورنہ وہ تم سے آخرت میں عداوت رکھیں گے پھر فرمایا الوداع مجھے تجھ پر اطمینان نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

باب ۷۴

جناب خضر علیہ السلام کے فرمان جناب امیرؑ کے بارے میں اور بعض النوادر

https://www.shiabookspdf.com

ا۔ اکمال الدین و عیون اخبار الرضا علیہ السلام ابی و ابن الولیدؒ معاً عن سعد و ل الحمیری و محمد العطار و احمد بن ادریس جمیعاً عن البرقی عن داؤد بن القاسم الجعفری عن ابی جعفر محمد بن علی الثانیؑ فرمایا کہ امیر المومنینؑ ایک دن تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ حسن بن علیؑ تھے اور سلمان فارسیؓ اور امیر المومنینؑ سلمانؓ کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے سہارا لئے ہوئے تھے پس آپ مسجد حرام میں داخل ہوئے تو ایک آدمی آیا خوبصورت شکل ولباس والا اور اُس نے امیر المومنینؑ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا پھر وہ بیٹھ گیا پھر کہا اے امیر لمومنینؑ میں آپ سے تین مسائل پوچھنا چاہتا ہوں اگر آپ مجھے انکی خبر دے دینگے تو میں جان لوں گا کہ لوگ آپ کے امر سے ارتکاب کریں گے جو میں اُن پر فیصلہ کرونگا کیونکہ وہ نہ تو اپنی دنیا میں محفوظ ہیں اور نہ ہی آخرت میں اور اگر دوسری بات ہوئی تو پھر میں جان لوں گا کہ آپ اور وہ دونوں برابر کی شرع ہیں تو امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ سوال کر جو تو چاہتا ہے اس نے کہا کہ آپ بتلائیں کہ آدمی جب سوتا ہے تو اسکی روح کہاں جاتی ہے اور آدمی کیسے یاد کرتا ہے اور کیسے بھولتا ہے اور آدمی کی اولاد اسکے چچوں اور ماموں کے کیسے مشابہ ہوتی ہے تو امیر المومنینؑ ابو محمد الحسن بن علیؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے ابو محمدؑ اسے جواب دو تو آپ نے فرمایا جو آپ نے سوال کیا ہے انسان کے امر میں سے کہ جب وہ سوتا ہے تو اسکی روح کہاں جاتی ہے: بے شک اُسکی روح ریح سے معلق ہوتی ہے اور ریح ہوا سے معلق ہوتی ہے اور اُس وقت تک کہ نیند والا بیداری کے لئے حرکت کرے پس اگر اللہ تعالیٰ اجازت دیتے ہیں اُس روح کو کے اسکے مالک کی طرف لوٹائے گا تو وہ ریح اُس روح کو کھینچ لیتی ہے اور وہ ریح کو وہ ہوا کھینچتی ہے پس روح واپس آجاتی ہے اور روح والے کے بدن میں ٹھہر جاتی ہے اور اگر اللہ

تعالیٰ اجازت نہ دیں اُس روح کے واپس لوٹانے کی تو وہ ہوا ریح کو جذب کرتی ہے اور ریح روح کو جذب کرتی ہے تو پھر وہ روح واپس نہیں جاتی اسکی بعثت تک لیکن تو نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ انسان کے یاد کرنے اور بھولنے کے بارے میں تو بے شک آدمی کا دل حق میں ہے اور حق کے اوپر اوندھا ایک طبق ہے پس جب آدمی اس وقت محمدؐ پر درود پڑھتا ہے کامل درود تو وہ طبق اُس حق سے اُٹھ جاتا ہے تو دل روشن ہو جاتا ہے اور انسان جو بھولا ہوتا ہے یاد کر لیتا ہے اور اگر وہ محمدؐ پر درود نہیں پڑھتا اور آل محمدؐ پر درود نہیں پڑھتا ان پر درود پڑھنے میں کمی کرتا ہے تو وہ طبق اس حق پر بند ہو جاتا ہے تو دل اندھیرے میں آجاتا ہے اور آدمی وہ بھول جاتا ہے جو اسے یاد ہوا ہے لیکن جو تو نے پیدا ہونے والے بچے کے بارے ذکر کیا کہ وہ اپنے ماموں اور چچاؤں کے مشابہ کیوں ہوتا ہے پس بے شک آدمی جب اپنی بیوی کے پاس آتا ہے پھر اس سے جماع کرتا ہے سکون والے دل سے اور مطمئن رگوں سے اور غیر پریشان بدن سے تو وہ نفطہ رحم کے دمیان میں جا کر ٹک جاتا ہے تو بچہ ماں و باپ کے مشابہ نکلتا ہے اور اگر وہ اپنی بیوی سے صحبت کرے غیر ساکن دل سے اور نہ مطمئن رگوں سے اور پریشان بدن سے تو نطفہ بھی پریشان ہوتا ہے اور اپنی پریشانی کی حالت میں کسی رگ میں جا واقع ہوتا ہے پس اگر تو وہ چچاؤں والی رگوں میں سے کسی رگ پر واقع ہو تو بچہ چچاؤں کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر ماموں والی رگ پر واقع ہو تو بچہ ماموں کے مشابہ ہوتا ہے تو اس آدمی نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں ہمیشہ اسکی گواہی دیتا رہوں گا کہ آپ رسول اللہؐ کے وصی ہیں اور اسکی حجت اس کے قائم ہیں اور امیر المومنینؑ کی طرف اشارہ کیا اور میں ہمیشہ اسکی گواہی دیتا ہوں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اسکے وصی اور اسے علم کے قائم ہیں اور ابو محمد الحسنؑ کی طرف اشارہ کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حسین بن علیؑ تیرے باپ کا وصی ہے اور قائم الحجہ ہے تیرے بعد اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن الحسنؑ کے بارے میں کہ وہ قائم باامر الحسینؑ ہے اسکے بعد اور میں گواہی دیتا ہوں محمد بن علیؑ پر کہ وہ قائم کرنے والا ہے امر علی بن حسینؑ کو اور میں گواہی دیتا ہوں جعفر بن محمدؑ پر کہ وہ قائم باامر محمد بن علیؑ ہے اور میں گواہی دیتا ہوں موسیٰ بن جعفرؑ پر کہ وہ قائم باامر جعفر بن محمدؑ ہے اور میں گواہی دیتا ہوں علی بن موسیٰؑ پر کہ وہ قائم بامر موسیٰ بن جعفرؑ ہے اور میں گواہی دیتا ہوں محمد بن علیؑ پر کہ وہ قائم باامر علی بن موسیٰؑ ہے اور میں گواہی دیتا ہوں علی بن محمدؑ پر کہ وہ قائم باامر محمد بن علیؑ ہے اور میں گواہی دیتا ہوں حسن بن علیؑ پر کہ وہ قائم باامر علی بن محمدؑ اور میں گواہی دیتا ہوں ایک امامؑ پر حسن بن علیؑ کی اولاد میں سے جسکا نہ نام ہے نہ کنیت ہے حتیٰ کہ اسکا امر ظاہر ہو پھر وہ زمین کو عدل سے بھر دے جیسے کہ ظلم سے بھری ہوگی کہ وہ قائم بامر الحسن بن علیؑ ہوگا: اور آپؑ پر اے امیر المومنین سلام ہو اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں پھر وہ آدمی کھڑا ہوا اور چلا گیا تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اے ابو محمدؑ اسکے پیچھے چلو پس اسے دیکھو کہاں کا

ارادہ کرتا ہے تو حسن بن علیؑ نکلے اسکے پیچھے فرماتے ہیں کہ نہ ہوا اتنا کہ اس نے اپنا پاؤں مسجد سے باہر رکھا تو مجھے نہ معلوم ہو سکا کہ کہاں اُسے اللہ کی زمین میں سے پکڑ لیا گیا ہے تو میں امیر المومنینؑ کی طرف واپس آیا آپ کو بتایا تو آپؑ نے فرمایا اے ابو محمدؑ کیا تو اسے پہچانتا ہے میں نے عرض کی اللہ اور اسکا رسولؐ اور امیر المومنینؑ ہی جانتے ہیں فرمایا کہ وہ خضرؑ تھا۔ الاغیبہ طوسی جماعۃ من عدۃ اصحابنا عن الکلینی عن بارۃ من اصحابہ عن البرقی بھی اسی طرح روایت ہے اور علل شرائع ابی عن سعد عن البرقی عن داؤد بن قاسم بھی اسی طرح ہے الاحتجاج میں عن داؤد بن قاسم اسی طرح ہے المحاسن من ابی عن داؤد بن قاسم اسی طرح رویت ہے الغیبہ الانعمانی میں عبد الواحد بن عبد اللہ بن یونس الموصلیعن محمد بن جعفر عن البرقی اسی طرح ہے تفسیر قمی الجاعن سعد عن البرقی مرسلاً تھوڑے سے تغیرّ سے اِسی طرح ہے اُسے باب النفس واحوالھا میں درج کیا ہے۔

۲۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام الطالقانی عن ابی سعید النسری عن ابراہیم بن محمد بن ہارون عن احمد بن الفضل الانجی عن خالیہ یحییٰ بن سعید عن الرضاء عن آبائیہ عن علی علیہ السلام فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نبیؐ کے ہمراہ چل رہا تھا مدینہ کی بعض راستوں میں اچانک ہمیں ایک لمبے قد کا گھنی داڑھی والا بوڑھا ملا جسکے کندھوں کے درمیانی فاصلہ دور تھا (چوڑے کندھوں والا) اُس نے نبی صلعم پر سلام کیا اور آپ کو مرحبا کہا پھر میری طرف متوجہ ہوا اور کہا تجھ پر سلام ہو اے چوتھے خلیفہ اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں کیا ایسا نہیں ہے اے اللہ کے رسولؐ تو آپ نے فرمایا کہ ہاں کیوں نہیں پھر وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم یہ کیا ہے جو اس نے مجھ سے کہا ہے اور آپکی تصدیق کرنے کا کیا مطلب ہے فرمایا کہ تو ایسے ہی ہے اور الحمد اللہ بے شک اللہ تبارک و تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے بے شک میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں اور خلیفہ جو اس میں بنایا گیا وہ آدم تھا اور اللہ نے فرمایا اے داؤدؑ بے شک ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے پس تو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرنا پس یہ دوسرا خلیفہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی حکایت کرتے ہوئے فرمایا ہے جب انہوں نے ہارونؑ سے کہا کہ تم میرے خلیفہ بن جاؤ میری قوم میں اور اصلاح کرنا پس یہ ہارونؑ جبکہ اسے موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم میں خلیفہ بنایا تو یہ تیسرا خلیفہ ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا کہ (اعلان ہے اللہ کی طرف سے اور اسکے رسول کی طرف سے لوگوں کی جانب حج اکبر والے دن) پس تو یا علیؑ اللہ کی طرف سے پہنچانے والا ہو گا اور اسکے رسول کی طرف سے مُبلغ ہو گا اور تو میرا وصی اور میرا وزیر اور میرے قرضے ادا کرنے والا اور میری طرف سے ادائیگی کرنے والا اور تو مجھ سے بمنزلہ ہارونؑ کے ہے موسیٰؑ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا پس و چوتھا خلیفہ ہے جیسے کہ تجھے اس بوڑھے نے سلام کیا اے علیؑ وہ تیرا بھائی خضرؑ تھا۔

https://www.shiabookspdf.com

ولایت مشن پبلیکیشنز (رجسٹرڈ)

کے زیرِ انتظام آئندہ شائع ہونے والی کتب

- ۱۔ بحار الانوار (فضائل امیر المومنینؑ) ۳۷ تا ۴۲
- ۲۔ المحاسن (۲ جلدیں)
- ۳۔ تفسیر قمی (۳ جلدیں)
- ۴۔ خطب النادرہ امیر المومنینؑ
- ۵۔ مقتل الحسینؑ
- ۶۔ فضائل العباسؑ
- ۷۔ تفسیر برہان (۸ جلدیں)
- ۸۔ ہدایہ الکبریٰ
- ۹۔ نفس الرحمان فی فضائل سلمان
- ان کے علاوہ دیگر نایاب کتب

WILAYAT MISSION

https://www.shiabookspdf.com

ولایت مشن پبلیکیشنز لاہور پاکستان (رجسٹرڈ)

www.wilayatmission.org